بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے کہ کیا نہین کہا تھا مین نے تجھسے اول صحبت مین
لَنْ تَسْتَطِيْعَ قوت نہین رکھتا اور نہ سکیگا مَعِيَ میرے ساتھ میرے کام دیکھکر صَبْرًا صبر کرنا قَالَ کہا
موسی علیہ السلام نے کہ اِنْ سَاَلْتُكَ اگر پوچھون تجھسے عَنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو ہماری اور تیری ان کامون کے مثل
بَعْدَهَا بعد اسی بار کے فَلَا تُصٰحِبْنِيْ تو نہ ساتھ رکھنا تو مجھے قَدْ بَلَغْتَ تحقیق پہونچ گیا تو مِنْ لَّدُنِّيْ
عُذْرًا میری طرف سے عذر کو یعنی جب تین بار مین تیری مخالفت کرچکون تو بیشک میرا ساتھ چھوڑ دینے مین تو معذور ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا رحمت کرے میرے بھائی موسی کو کہ شرم کی راہ سے اونھون نے کہا فلا تصاحبنی اگر صبر کرتے
اور اپنے ساتھی کے ساتھ دیر تک رہتے تو بہت عجیب عجیب چیزین دیکھتے فَانْطَلَقَا تو پھر آگے بڑھے اور چلے حَتّٰى
اِذَا اَتَيَا یہانتک کہ جب آئے اَهْلَ قَرْيَةِ ایک گاؤن والون کے پاس کہ وہ گاؤن انطاکیہ تھا یا ابلہ یا آذربیجان یا جزیرہ اندلس
یا روم کا یا برقہ یا فلسطین کی زمین پر اور اوس گاؤن کے لوگون کا حال یہ تھا کہ جب شام ہوتی دروازے بند کر لیتے اور کسیکے
واسطے نہ کھولتے تھے مغرب کی نماز کا وقت تھا کہ حضرت موسی اور حضرت خضر علیہما السلام اوس گاؤن پہونچے اور چاہا کہ گاؤن مین
داخل ہوسکنے دروازہ کھلوایا اسْتَطْعَمَا کھانا مانگا دونون نے اَهْلَهَا اوس گاؤن والون سے اور یہ بات کہی کہ یہان ہم
مسافر آئے ہین اور بھوکے بھی ہین اگر ہمین گاؤن مین نہین آنے دیتے تو کھانا ہی ہمارے واسطے کھیجدو فَاَبَوْا انکار کیا اوس
گاؤن والون نے اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا اس بات سے کہ اونکی ضیافت کرین رات بھر گاؤن کے باہر بھوکے پڑے رہے صبح کو
وہان سے چلے فَوَجَدَا پھر پائی اون دونون نے فِيْهَا اوس گاؤن کے قریب جِدَارًا ایک دیوار ایک طرف جھکی ہوئی يُّرِيْدُ

ڈرکون اور مرد صالح کے درمیان مین سات پشتین تھین تو حق تعالی نے اوس صالح کی صلاح کی برکت سے سات پشتون کے بعد اوسکے
پوتون کے واسطے خزانہ کی حفاظت فرمائی فَاَرَادَ رَبُّكَ تو چاہا تیرے رب نے اَنْ يَّبْلُغَآ کہ پہونچ جاوین وہ دونون اَشُدَّهُمَا
اپنی قوت اور کمال بزرگی کو وَيَسْتَخْرِجَا اور نکال لین كَنْزَهُمَا اپنا خزانہ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تیرے رب کی
طرف سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ اور نہین کیا مین نے جو کچھ تو نے دیکھا اپنی طرف سے بلکہ خدا کے حکم سے مین نے کیا
اسواسطے کہ الہی نے چاہا کہ خزانہ مستحقون کو پہونچے لکھا ہی کہ وہ خزانہ سونے چاندی سے بھرا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ دینی
علمی کتابین تھین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ اوسمین زر کی ایک تختی تھی اور اوسپر لکھا ہوا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تعجب ہی جو شخص
ایمان رکھتا ہی مجھے اوس سے تعجب ہی کہ خدا کے حکم اور تقدیر سے کیونکر غمگین ہوتا ہی اور جو خدا کی رزاقی کا ایمان لایا اوس سے تعجب
کرتا ہون کہ اپنے کو کیون تکلیف اور محنت مین ڈالتا ہی اور جو موت کی تصدیق کرتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ عمر خوشی مین کیونکر بسر
کرتا ہی اور جو قیامت کے دن حساب ہونے کا ایمان رکھتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ کیونکر غفلت کرتا ہی اور جو دنیا سے دل اور اوسکے
تغیر اور دنیاداروں کے حالات کے انقلاب کو جانتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ دل دنیا سے کیون لگاتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ذٰلِكَ یہ ہی تَاْوِيْلُ حقیقت مَا لَمْ تَسْطِعْ اوسکی کہ نسکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا اوسپر صبر کرنا لکھا ہی کہ حضرت موسی
اور خضر علیہما السلام نے باہم ایک دوسرے کو رخصت کیا اور ہر ایک نے اپنے مکان کی راہ لی محققون نے اس قصہ مین
بہت نکتے اور بھید لکھے ہین خصوصا صاحب بحر الحقائق نے یہ قصہ مرید صادق کے آداب اور مرشد محقق کے اشفاق کے
بیان مین عبارت خوب اور تقریر عجیب کے ساتھ لکھا ہی اور بعض نکات اور اسرار جواہر التفسیر مین [illegible] ہین وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
اور پوچھتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرک امتحانا یہود کے کہنے سے عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ذوالقرنین کا
حال کہ وہ مشرق سے مغرب تک کا بادشاہ تھا اور اسی جہت سے اوسے ذوالقرنین کہتے ہین کہ وہ مشرق اور مغرب کے
کنارے پھر آیا یا اوسکے زمانے مین لوگون کے دو قرن گذرے یا اوسکے تاج مین دو شاخین تھین یا ہاتھ اور رکاب دونون
جو بہ کرتا تھا یا کریم الطرفین تھا یا علم ظاہر اور علم باطن دونون اوسے حاصل تھے یا دو گیسو گندھے ہوئے سر کے دونون طرف رکھتا تھا
اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ یہ سکندر رومی ہی اور اسکی نبوت مین اختلاف ہی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَاَتْلُوْا
عَلَيْكُمْ قریب ہی کہ پڑھون مین تمپر مِّنْهُ ذِكْرًا اوس سے ایک خبر اور بیان اِنَّا مَكَّنَّا بیشک تمکین کیا ہمنے یعنی
قدرت اور زور دیا ہمنے لَهٗ اوسکے واسطے غلبہ کے سبب سے فِي الْاَرْضِ زمین مین وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسے
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے جسکی خلق محتاج تھی یا جو چیز ملک فتح کرنے اور دشمنون سے مقابلہ کرنے مین بادشاہون کے کام
آتی ہی یا ہر چیز وہ جیسے چاہتا تھا اوسکے واسطے ہمنے اوسے دی سَبَبًا ایک سبب کہ اوس سبب سے وہ چیز اوسے میسر
[illegible] نے اوسکا مسخر کر دیا تھا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ابر کو حق تعالی نے ذوالقرنین کا
[illegible]

اور مغرب کا قصد کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ تو پیچھے چلا ایک سبب کے کہ مغرب مین پہونچ سکے اور اوس سبب وسیلہ ڈھونڈھتا جاتا تھا
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَغْرِبَ الشَّمْسِ آفتاب غروب ہونے کی جگہ یعنی مغرب کی آبادی کی حد پر
وَجَدَهَا تَغْرُبُ پایا اوسے یعنی آفتاب کو دیکھنے دیکھنے ڈوبتا ہے فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ چشمے مین گندلے پانی کے
جسمین مٹی ملی ہوئی تھی اور بعضے نے حَامِیَةٍ پڑھا ہے یعنی گرم پانی کے چشمے مین تو وَوَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا اوس چشمے کے پاس
دریاے محیط غربی کے کنارے قَوْمًا ایک گروہ کہ اوسے ناسک کہتے ہین اور وہ ایک گروہ بت پرست تھا اونکی آنکھین سبز
بال لال بدن قوی اور مہیب جانورون کی کھال پہنتے وحشی اور آبی جانورون کا گوشت کھاتے قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ
ہم نے کہا اے ذوالقرنین اگر وہ نبی تھے تو یہ ندا وحی کے طور پر تھی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام کے طور پر یا اونکے زمانہ کے پیغمبر کی زبانی
ہر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ یا یہ کہ عذاب کریگا تو اوس قوم کو یعنی اگر ایمان نہ لائین تو تو قتل کر ڈالیگا وَاِمَّآ
اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ اختیار کریگا تو فِیْهِمْ اونکے باب مین حُسْنًا ۝ بھلائی کو اگر وہ ایمان لاے قَالَ کہا
ذوالقرنین نے کہ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ کہ جو کوئی ظلم کرے یعنی اپنے کفر پر مصر رہے فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ تو قریب ہے کہ عذاب
کرین ہم یعنی مین اور جو لوگ میرے ساتھ ہین اوسے قتل کر ڈالین اور یہ دنیا کا عذاب ہے ثُمَّ یُرَدُّ پھر پھیرا جاے اِلٰی رَبِّهٖ
اپنے رب کی جزا کی طرف قیامت کے روز فَیُعَذِّبُهٗ پھر عذاب کریگا اللہ اوسکو عَذَابًا نُّكْرًا ۝ عذاب سخت اور بد کہ اوسکے
مثل عہد کیا نہوگا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ اور جو کوئی ایمان لاوے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک یعنی ایمان کے موافق فَلَهٗ تو
اوسکے واسطے ہے دونون جہان مین جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى جزا اچھی وَسَنَقُوْلُ لَهٗ اور قریب ہے کہ کہینگے ہم اوسے مِنْ اَمْرِنَا
اپنے حکم سے یعنی جو کچھ ہم حکم کرتے ہین اوسمین سے یُسْرًا ۝ کام آسان اوسکی طاقت کے موافق لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے ظلمت یعنی تاریکی کا
لشکر قوم ناسک پر متعین کیا یہانتک کہ وہ لشکر اوس قوم کی آنکھون اور کانون مین گھس گیا اور وہ قوم بہیا ہو بانگ کر اوسکا ایمان لائی ثُمَّ
اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر دوبارہ پیچھا کیا ایسے سبب کا کہ اوسکے توسل سے مشرق کو پہونچ سکے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیکر نور کا لشکر آگے
کیا اور تاریکی کا لشکر پیچھے رکھا اور دکھن کی طرف متوجہ ہوکر قوم ہاویل کو جو قطر ایمن مین تھی مسخر کیا اور پھر جسطرح قصہ ناسک مین گذرا
اوسی طرح مشرق کی طرف توجہ کی حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَطْلِعَ الشَّمْسِ آفتاب نکلنے کی جگہ یعنی وہ
مقام پر جہانسے مشرق کی طرف آبادی شروع ہے وَجَدَهَا پایا آفتاب کو کہ ہر صبح تَطْلُعُ نکلتا ہے اور اوسکی شعاع پڑتی ہے
عَلٰى قَوْمٍ ایسی قوم پر لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ نہین پیدا کیا تھا ہم نے اونکے واسطے مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ آفتاب کے سوا
طلوع کے وقت کوئی پوشش لباس و بنا ہے جو آفتاب اور اون لوگون کے درمیان مین آڑ اور حجاب ہوا اسواسطے کہ اونکے پاس
پوشش بھی نہ تھی اور اونکی زمین اسقدر نرم تھی کہ اوسپر دیوار یا اور کسی طرح کی آڑ نہ ٹھہر سکتی تھی جب آفتاب نکلتا تو وہ لوگ تہخانون مین
چلے جاتے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوتے ہوتے ڈھل جاتا تو وہ لوگ زمین کے نیچے سے نکلتے اور مچھلیان پکڑکر آفتاب سے
بھون کے کھاتے اور یہ قوم منسک تھی كَذٰلِكَ ایسا ہی ساتھ اونکے بھی سکندر نے ویسا ہی کیا جیسا کہ مغرب والون کے ساتھ کیا تھا

یا دوہی طرح سبب کی اتباع کی اور بائین قطر کی طرف چلا ایک قوم مین پہونچا کہ اونکو تاویل کہتے تھے اور انکے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو قوم
ہاویل کے ساتھ کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا اور بیشک ہمنے گھیر رکھا تھا بِمَا لَدَيْهِ اوس چیز کو جو اوسکے پاس تھی خُبْرًا ○ آگاہی کی
رو سے یعنی جو لشکر اور لڑائی کے ہتھیار اور ملک گیری کے اسباب اوسکے پاس جمع تھے اون سب کو ہم گھیرے ہوئے تھے اور جانتے
تھے ثُمَّ پھر اسکندر اَتْبَعَ پیچھے داخل ہوا سَبَبًا ○ ایک راہ مین کہ مشرق سے اوتر کی طرف تھی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ یہانتک
کہ جب پہونچا زمین ترک کی تمامی پر بَيْنَ السَّدَّيْنِ دو پہاڑون کے بیچ مین جنکی پشت پر یاجوج ماجوج کی زمین ہے وَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمَا تو پایا اون دونون پہاڑون کے سامنے قَوْمًا ایک گروہ کو عجیب غریب شکلون اور صورتون پر لَّا
يَكَادُوْنَ نہ نزدیک تھے کم فہمی کی وجہ سے کہ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ سمجھین کوئی بات اور سکندر کے لشکر مین سے بھی
کوئی اونکی بات نہ سمجھتا تھا قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ وہ بولے یعنی جو اونکی باتون کا ترجمہ کرتا تھا وہ بولا کہ ای ذو القرنین اِنَّ
يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بیشک یاجوج ماجوج کی قوم مُفْسِدُوْنَ تباہی ڈالنے والے ہین فِي الْاَرْضِ ہماری زمین پر
کہ جب ان دونون پہاڑون سے نکلتے ہین ہری گھاس کی قسم سے جو پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک چیز ہوتی ہے اپنے ساتھ
لیجاتے ہین اور ہم سب کے چار پایون کو مار کر کھا لیتے ہین اور اگر چار پائے نہین پاتے ہین تو اونکے عوض آدمیون کو کھا جاتے
ہین اور یافث بن نوح کی اولاد ہین یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہین عین المعانی مین لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا او
اونکی منی خاک مین ملی تھی اونکو اس بات سے رنج ہوا حق تعالی نے اونکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومین پیدا کر دین اور جو لوگ کہتے ہین کہ
انبیا علیہم السلام کو احتلام نہین ہوتا اونکے نزدیک یہ قول ضعیف ہے اور اس قوم کے لوگون کی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اونمین سے بعضون کے قد بالشت بالشت بھر کے ہین اور بعضون کے قد بہت لمبے لمبے اور حدیث میں
آیا ہے کہ اونمین سے ایک قسم کے لوگ درخت ارز کے مثل ہین اور ولایت شام مین یہ ایک درخت ہوتا ہے ایک سو بیس گز کا لمبا اور بعضو
کا عرض و طول برابر ہے اور ایک قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ایک کان کا اوڑھنا ایک کا بچھونا کرتے ہین انھی لوگون کی کیفیت مین کہا ہے نظم
کوتاہ چشمی سگ جیفہ جوی ❊ بدگوش دراز از خران بردہ گوی ❊ نہ شرمے ونہ بیمشے ولنواز ❊ دران چشم کوتاہ و گوش دراز ❊ بہنگام
خفتن سپر بیکے گوش بالا و دیگر بزیر ❊ شکن بر شکن چین ابروے شان ❊ کشان نیش تا زیر زانوے شان ❊ برون آمدہ اشک شان
چون گراز ❊ شکم چون دف باخرد و گردن دراز ❊ چو بوزینگان آمدہ در وجود ❊ همہ زرد و سرخ و دیدہ کبود ❊ ندارند جز خواب و خوردن ہیچ
نہ پیچیکے تا نہ زاید ہر ایشان ❊ اوس گروہ نے سکندر سے یہ بات کہی کہ ہم اس قوم سے تنگ آگئے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ تو کیا کرین
یعنی مقرر کر دین ہم لَكَ تیرے واسطے اور اپنے مالون مین سے ہم نکالین خَرْجًا خرچ عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ اس شرط پر
کہ کر دے تو بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ہمارے اور اونکے درمیان سَدًّا ○ آڑ جو اونھین باہر نکلنے سے روکے قَالَ
سکندر نے کہ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ جو کچھ دسترس دیا ہے مجھے اوسمین رَبِّيْ میرے رب نے خَيْرٌ بہتر ہے اوس سے
کہ تم مجھے دینا چاہتے ہو فَاَعِيْنُوْنِيْ تو میری مدد کرو بِقُوَّةٍ قوت سے یعنی قوی لوگون سے یا ایسی چیز سے جسے

سبب سے اس کام مین مجھے قوت سے اَجْعَلْ تا کہ کرون بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهُمْ تمھارے اور اونکے درمیان رَدْمًا ۝
آڑ سخت کہ [illegible]ن سے بعض بعض پر مرکب ہو اٰتُوْنِیْ لاؤ میرے واسطے زُبَرَ الْحَدِیْدِ ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ
سکندر کے حکم سے لوہے کی اینٹین بنائی گئین بیت بہ فارغ دلی جابجا تن زدند ۔ ہمہ روز و شب خشت آہن زدند
جب اینٹین بن چکین تو حکم کیا کہ دو پہاڑون کے درمیان کہ چار ہزار قدم کا فاصلہ ہو اوسمین [illegible] گز چوڑی نیو کھودو چنانچہ اتنی گہری
نیو کھدی کہ پانی نکل آیا پھر زمین کی تہ مین پانی پر پتھر کی چٹان رکھی اور اوسپر لوہے کی اینٹین بچھائین حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی
یہانتک کہ جب برابر ہوگیا یعنی بھر چکا بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ درمیان دونون پہاڑون کے تو سکندر کے حکم سے جلانے کی
بہت سی لکڑیان اوسپر [illegible] بچھائے گئے اور دھونکنے کی راہین ادھر ادھر بنائین اور قَالَ انْفُخُوْا کہا سکندر نے اپنے کاریگرون کو
پھونکو لوہے کی اینٹون مین حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَهٗ یہانتک کہ جب کردیا اون لوہے کی اینٹون کو نَارًا لال آگ کے مثل تو قَالَ
اٰتُوْنِیْٓ کہا کہ لاؤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ تا کہ ڈالدون مین اس گرم لوہے پر قِطْرًا ۝ تانبا گلا ہوا [illegible]
[illegible] سے حل کرکے دو میر ریختند یعنی اور اسی طرح ڈیڑھ سو گز اونچی ایک دیوار پہاڑ کے مثل [illegible] برابر ایک ڈال بن گئی فَمَا اسْطَاعُوْٓا
پھر نہ سکے یاجوج ماجوج اَنْ یَّظْهَرُوْهُ یہ کہ چڑھیں اوس سد پر اوسکی بلندی اور چکنے پن سے وَمَا اسْتَطَاعُوْا اور نہ سکے
لَهٗ نَقْبًا ۝ اوسمین سوراخ کرنا اوسکی سختی کے سبب قَالَ کہا ذوالقرنین نے وہ دیوار بنانے کے بعد کہ هٰذَا یہ
[illegible] اوسے پورا کرنے کی قدرت رَحْمَةٌ رحمت ہے مِّنْ رَّبِّیْ میرے رب کی طرف سے اون لوگون پر جو یاجوج ماجوج کے
شر سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ رَبِّیْ وعدہ میرے رب کا یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بابت تو جَعَلَهٗ
کردیگا اس سد کو دَکَّآءَ زمین برابر یعنی حق تعالی اوس سد کو یاجوج ماجوج کی راہ مین سے اوٹھا لیگا وَکَانَ وَعْدُ رَبِّیْ
اور ہے وعدہ میرے رب کا حَقًّا ۝ صحیح اور درست سد کے اودھر سے یاجوج ماجوج کے گروہ کا نکلنا قیامت کی نشانیون
مین سے ایک نشانی ہے اور سورۂ انبیا کے آخر مین انشاء اللہ تعالی اوسکا ذکر آئیگا وَتَرَکْنَا اور چھوڑا ہوگا ہمنے بَعْضَهُمْ
بعض کو گروہ یاجوج ماجوج مین سے یَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی جسدن وہ نکلینگے کہ ازدحام کرکے یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ
اضطراب کرینگے اور داخل ہونگے بعض و بعض مین اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کے دن تحیر اور اضطراب کی وجہ سے آدمی اور جنات
ہم ملجائینگے وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور مین قیامت قائم ہونے کے واسطے فَجَمَعْنٰهُمْ پھر جمع کرینگے ہم
تمام خلق کو جَمْعًا ۝ جمع کرنا حساب اور جزا کے واسطے میدان حشر مین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ اور ظاہر کردینگے ہم جہنم کو
اوسدن لِّلْکٰفِرِیْنَ کافرون کے واسطے عَرْضًا ۝ ظاہر کرنا اور کافرون پر قبل دخول دوزخ دوزخ کو ظاہر کرنا ڈرانے اور ہول دلانے کے
واسطے ہوگا الَّذِیْنَ وہ کافر جو غفلت کی زیادتی کے سبب کَانَتْ تھین اَعْیُنُهُمْ آنکھین اونکے دل کی فِیْ غِطَآءٍ
پردے مین عَنْ ذِکْرِیْ میری یاد سے یعنی وہ آیتین مشاہدہ کرنے سے جنکے سبب ایمان لاوین اون کے نزدیک توحید اور تعظیم کے
ساتھ مین یاد کیا جاتا ہون وَکَانُوْا اور ہین کافر حق بات نہ سننے کے سبب لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نہین سکتے ہین سَمْعًا ۝

ع ۱۹

پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکا قصہ پڑھو اور یاد کرو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا جبکہ پکارا زکریا نے اپنے رب کو
بیت المقدس کی محراب میں قربانی سے تقرب حاصل کرنے کے بعد پکارنا پوشیدہ کہ یہ پکارنا ہمارے نزدیک بہت قریب ہے یا آواز بلند
دعا کرتے تھے اور قوم سے پوشیدہ تھے اسواسطے کہ اس بات سے شرم کرتے تھے کہ خوف تھا کہ لوگ کہیں کہ اس برس کے بوڑھے اور بی بی صاحبہ
بانجھ ہوکے حال میں لوگون کے سامنے فرزند پیدا ہونے کی یا دعا کرو یا بوڑھاپے کے سبب اونکی آواز ایسی ضعیف
ہوگئی تھی کہ مالک کے سوا کوئی بھی نہ سنتا اور اونکی دعا یہ تھی کہ کمال آرزو کے ساتھ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِنِّیْ کہا کہ اے میرے رب بیشک سست ہوگئی ہے میری ہڈی اور جب ہڈی جو تمام بدن کے اجزا میں سب سے
زیادہ سخت اور مضبوط ہے سست ہوگئی تو تمام بدن بطریق اولی کمزور ہوگا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا اور سفید
بالون سے اور بڑھاپے سے کہا کہ حق تعالی نے سفیدی کو روشنی میں آگ سے تشبیہ دی ہے اور بال سفید ہونے کو
آگ کے جلنے سے تشبیہ دی ہے یعنی بڑھاپے کے سبب سے سر روشن اور چمکدار ہوگیا وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ
شَقِیًّا ○ اور نہ تھا میں تجھے پکارنے سے اے میرے رب بے نصیب اور ناامید یعنی میں نے جب دعا کی تو نے قبول فرمائی
اور مجھے دعا کرنے کی عادت ہوگئی وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ اور بیشک میں ڈرتا ہوں اپنے چچازاد
بھائیوں سے کہ یہ میرے قرابتی بنیاد کام کرنے اور دین قائم رکھنے کے کام میں سستی کریں اور میری امت میں میری خلافت
کی طرح شرکت نہ کرین تو میرے بعد کوئی میرا خلیفہ چاہیے وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور حال یہ ہے کہ میری عورت بانجھ اور انتہا
درجہ کی بوڑھیا ہے فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ○ تو دے ڈال مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند کہ امور دین کا
متولی ہو اور استحقاق کی رو سے یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ تاکہ میراث لے مجھ سے امامت اور نیکوکاری اور
میراث لے علم اور حکمت یعقوب بن اسحاق کی یا یعقوب بن ماثان برادر عمران جو مریم کے باپ تھے اونکی اولاد سے وَاجْعَلْهُ رَبِّ
رَضِیًّا ○ اور کر میرے فرزند کو اے میرے رب نیک اور شائستہ کہ اوسکے قول فعل سے تو راضی ہو یہ دعا کرنے کے بعد سجدہ میں
عاجزی اور زاری کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے کرم سے اونکی دعا قبول فرمائی اور یہ ندا آئی کہ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ
اے زکریا ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ یَحْیٰی ایک بیٹے کی کہ اوسکا نام یحیی ہے لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ
سَمِیًّا ○ نہیں پیدا کیا ہمنے اوسکے واسطے اوس سے پہلے کوئی ہمنام اور تفسیر میں لکھا ہے کہ یحیی علیہ السلام کی فضیلت کا یہ
مطلب نہیں ہے کہ اونسے پہلے کوئی اونکا ہمنام نہ تھا اسواسطے کہ بہتیرے آدمی ایسے پیدا ہوئے ہونگے کہ اونسے قبل اونکا ہمنام نہیں پیدا
ہوا ہو بلکہ اونکی فضیلت یہ ہے کہ حق تعالی نے اونکا نام رکھنا اپنے ذمے لیا اور اونکے ماں باپ پر حوالہ نہیں کیا امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ
پہلے کا ذکر اس سبب سے فرمایا کہ اونکے بعد ایسے کسی کو پیدا کرے کہ اوسے کئی ناموں کے ساتھ خاص کرے اور اوسکا اسم شریف اپنے
نام مبارک سے مشتق فرمائے وہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع الکمالات ہے شعر وشق لہ من
اسمه لیجله فذو العرش محمود وهذا محمد بیت ای خواجہ کہ عاقبت کار است شد محمود از ان شد ست کہ نام محمد ست اور بعضون نے لکھا ہے

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور بھلائی کرنے والا اپنے ماں باپ کے ساتھ یا اونکا فرمانبردار اور خدمتگذار وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ○
اور نہ تھا سرکش یعنی اپنے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور اونکا حکم نہ ماننے والا اور خدا کا گناہگار نہ تھا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ اور سلام
ہے ہماری طرف سے يَوْمَ وُلِدَ جسدن وہ پیدا ہوا وَيَوْمَ يَمُوتُ اور جسدن مرتا ہے وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○
جسدن وہ زندہ اوٹھایا جائیگا زندہ آخرت میں اور بعضے کہتے ہیں کہ جسدن کہ یحیی علیہ السلام پیدا ہوے اوسدن شیطان کے چھونے
سے سلامتی پائی اور جسدن وفات کی اوسدن عذاب قبر سے اور قیامت کے دن اوسکے ہول سے اور یحیی علیہ السلام کے ولادت
کا قصہ بہت مشہور ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر قرآن میں قصہ مریم کا جو عمران کی بیٹی تھیں اور بیت
المقدس کی مسجد میں رہتی تھیں جب حیض واقع ہوتا تو اپنی خالہ کے گھر جاتیں اور پاک ہونے کے بعد مسجد میں پھر آتیں ایک دفعہ اپنی
خالہ کے گھر میں تھیں اور اونھیں غسل کی حاجت ہوئی غسل کرنے کو ایک جگہ ڈھونڈھی حق تعالی اوس سے خبر دیتا ہے کہ
إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا جب وہ دور ہوگئی مریم یا کنارہ کیا اپنے لوگوں یعنی اپنی خالہ اور اونکے لوگوں سے مَكَانًا
شَرْقِيًّا ○ مکان میں پورب کی طرف بیت المقدس سے یا اپنی خالہ کے گھر سے نہانے کے واسطے جاڑے کے دنوں میں اور
وہ مکان کا گوشہ آفتاب کی طرف تھا فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا پھر کرلیا مریم نے اونکے سامنے پردہ یعنی اونکی
آنکھ سے ایسا پردہ کرلیا کہ اوسکی آڑ میں نہائیں اور کوئی اونھیں دیکھ نہ سکے جب نہا چکیں اور کپڑے پہنے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
رُوحَنَا تو بھیجا ہمنے اونکی طرف اپنی روح کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اپنی ذات مقدس کی طرف روح کی اضافت اونکی بزرگی ظاہر
کرنے کو اور تخصیص کے واسطے ہے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ پھر صورت پکڑ گئے جبرئیل مریم کے واسطے آدمی پورے
یا جبرئیل بن گئے آدمی کی صورت بنکے اپنے کو حضرت مریم پر ظاہر کیا حضرت مریم نے اپنے غسلخانہ میں ایک بیگانہ مرد کو دیکھا تو
قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ کہا مریم نے کہ بیشک میں پناہ مانگتی ہوں بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ○ خدائے
بخشش کرنے والے کی تیرے شر سے اگر ہے تو پرہیزگار اپنی پاکدامنی میں کمال درجہ کا یہ مبالغہ ہے یعنی اگر تو متقی اور پرہیزگار ہے تو بھی میں تجھسے
پرہیز کرتی ہوں اور خدا کی پناہ مانگتی ہوں پھر اگر تو ایسا نہو تو کیونکہ پرہیز کروں اور پناہ نہ مانگوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس زمانہ میں ایک
شریر عورتوں سے متعرض ہوا کرتا اوسکا نام تقی تھا اور حضرت مریم نے اوسکا قصہ سنا تھا تو گمان کیا کہ یہی شریر ہے اور حق تعالی کی
پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اضطراب دیکھا تو قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا کہ سوا
اسکے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا جس سے تم پناہ مانگتی ہو مجھے اسواسطے یہاں بھیجا لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ○
کہ بخشوں تجھے خدا کے حکم سے بیٹا پاک اور اچھا قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ کہا مریم نے
کیونکر ہوگا میرے بیٹا اور مجھے نہیں چھوا ہے آدمی نے یعنی مباشرت کے طور پر اب تک کسی کا ہاتھ مجھ تک نہیں پہونچا وَلَمْ أَكُ
بَغِيًّا ○ اور نہ تھی میں نا کار اور خرابی اور برائی ڈھونڈھنے والی قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ایسا ہی ہے
تم کہتی ہو کہ کسی نے نکاح یا سفاح کے طور پر تمہیں ہاتھ نہیں لگایا مگر قَالَ رَبُّكِ فرمایا ہے رب نے کہ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

یہ کام یعنی بے باپ کے بیٹا دینا مجھ پر آسان ہے ہم تجھے بیٹا دیتے ہیں تاکہ تو اوسکے سبب سے ہماری قدرت پہچانے وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ اور تاکہ کرین ہم اوسے نشانی لوگون کے واسطے کہ اوسکے حال مین غور کرین کہ میری قدرت ہے ایسی وَرَحْمَةً مِّنَّا اور کرین اوسے رحمت اپنی طرف سے اون لوگون کے واسطے جو اوسکا ایمان لائین وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا اور ہے یہ کام بے باپ کا حکم کیا گیا یعنی مقدر اور مقرر ہوا اور لوح محفوظ مین تحریر ہو چکا ہے پھر جبرئیل نے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آکے اونکے گریبان مین پھونکا فَحَمَلَتْهُ تو مریم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئین اور وہی عیسی علیہ السلام اونکے حمل مین آئے فَانْتَبَذَتْ بِهِ پس کنارہ ہوئی اور دور ہو گئی شہر سے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے پیٹ مین لیکے مَكَانًا قَصِيًّا ایک مکان دور اور بعضون نے کہا ہے پورب کی طرف چار کوس پر چلی گئین یا بیت لحم کے میدان مین کہ شہر ایلیا سے چھ میل دور تھا اور نو مہینے کے بعد یعنی عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور بعضون نے کہا ہے کہ حمل رہنا اور عیسی علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک ہی ساعت مین واقع ہوا اور زاہدی نے لکھا ہے کہ نو ساعت مین اور مقاتل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ ایک ساعت مین اونکا حمل رہا ایک ساعت مین صورت بنی ایک ساعت مین پیدا ہوئے جب وضع حمل کا وقت قریب پہونچا تو حضرت مریم نے کھجور کا ایک خشک درخت دیکھا کہ اوسکی شاخین ٹوٹ گئی تھین قَلَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ پھر لایا اوسے درد زہ کھجور کے تنہ کی طرف یعنی کہ اوس سے پیٹھ لگا کر قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا کہا مریم علیہا السلام نے کہ کاش مین مر جاتی اس حال سے پہلے وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ○ اور مین چھوڑی اور بھولی ہوئی یعنی کوئی مجھے نہ جانتا اور مجھے حساب مین نہ لاتا اور حال یہ ہے کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب جانتے ہین اسواسطے کہ اونکے امام کی لڑکی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت مین ہون اور ابتک کنواری ہون شوہر نہین رکھتی اور لڑکا جنتی ہون اور اس امر کی ندامت سے نہین جانتی کہ کیا کرونگی اور ہر چند پرہیزگاری کرونگی تہمت دونگی جو خود دیکھے فَنَادَاهَا پھر آواز دی مریم کو مِن تَحْتِهَا اونکے نیچے سے عیسی علیہ السلام نے یا فرشتہ نے کھجور کے درخت کے نیچے سے اور یکرانے پڑھا ہے یعنی آواز دی اوسنے جو اونکے نیچے یعنی اونکے پیٹ مین تھا اس سے عیسی علیہ السلام مراد ہین کہ اونھون نے اپنی مان کو آواز دی أَلَّا تَحْزَنِي یہ کہ غمگین مت ہو اور موت کی تمنا مت کرو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تحقیق پیدا کی اور جاری کر دی تیرے رب نے تَحْتَكِ تیرے قدم کے نیچے سے سَرِيًّا ○ نہر پانی کی کہ اوس مین سے پیو اور اوسکے پانی سے طہارت کرو وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور ہلا اور جھکا اپنی طرف خرمے کے سوکھے درخت کے ٹھونٹھ کو تُسَاقِطْ عَلَيْكِ تاکہ گرائے وہ درخت تساقط پڑھا ہے یعنی تاکہ گرین تجھ پر رُطَبًا جَنِيًّا ○ خرمے تر و تازہ فَكُلِي وَاشْرَبِي پھر کھا خرمے اور پی پانی وَقَرِّي عَيْنًا اور روشن کر آنکھ فرزند سے یا خوش ہو درخت ہرا ہونے اور پھل دینے سے کہ تیرے حال سے مناسبت رکھتا ہے اسواسطے کہ جو اس بات پر قادر ہے کہ خشک درخت سے خرمے پیدا کرے وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ مان سے بے باپ لڑکا پیدا کر دے پھر حق تعالی نے ملائکہ کو بھیجا اور وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور جب عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو ملائکہ نے اونھین اوٹھا لیا اور نہلایا اور حریر مین لپیٹکر مریم علیہا السلام کی گود مین دیدیا اور آواز آئی کہ فَإِمَّا تَرَيِنَّ پھر اگر دیکھے تو مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا

پس اگر لوگ تجھ سے پوچھیں کہ یہ لڑکا کہاں سے آیا فَقُولِیٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا تو کہہ کہ بیشک میں نے
نذر کی اللہ مہربان کے واسطے روزہ اور ان لوگوں کا روزہ یہ تھا کہ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دیتے تھے فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ
اِنْسِیًّا تو ہرگز نہ بات کروں گی میں آج کسی آدمی سے بلکہ ملائکہ سے میں باتیں کرتی ہوں اور خدا سے مناجات کرتی ہوں
اور یہ بات کہ میں نے نذر کی خبر کرنا تھا یا اشارہ سے یہ بات کہ [illegible] لکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے لوگوں نے مریم علیہا السلام کو جب
وہاں نہ پایا تو انہیں ڈھونڈھنا شروع کیا ہر جگہ ڈھونڈھتے پھرے ہر ایک سے پوچھتے یہاں تک کہ کسی نے ان لوگوں کو خبر دی کہ مریم کو
بیت لحم میں دیکھا ہے پس حضرت مریم کی قوم وہاں پہونچی جب مریم علیہا السلام نے انہیں دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
اٹھا کر ان کی طرف متوجہ ہوئیں فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ پھر لائی مریم عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف اٹھا
کر جیسے اس گروہ کی نگاہ ان پر پڑی قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ بولے وہ لوگ اے مریم تحقیق لائی تو شَیْئًا
فَرِیًّا چیز عجیب بہلانے والی یا بڑی کہ تیرے گھر والوں میں ایسا امر نہ ہوا تھا یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ اے بہن ہارون کی کہتے ہیں کہ ان کے
بھائی کا ہارون نام تھا یا یہ کہ بنی اسرائیل میں ہارون ایک مرد صالح تھا کہ صلاحیت اور نیکبختی میں وہ ضرب المثل تھے یا کوئی مرد
بدکار فاسقوں کے واسطے ضرب المثل تھا تو لوگوں نے حضرت مریم سے یہ بات کہی کہ ہارون کی ایسی عفت اور پرہیزگاری میں
اس کی مثل گنہگاری میں ہے مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ نہ تھا تیرا باپ عمران بدکار آدمی بلکہ مسجد اقصیٰ کا امام تھا
اور بہت شریف اور عالی مقام تھا وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ اور نہ تھی تیری ماں حنہ فاقوذ کی بیٹی بَغِیًّا زناکار اور
ایسے ماں باپ کی بیٹی ہو کر بے باپ کا لڑکا تو نے کہاں سے جنا فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ تو اشارہ کیا مریم نے عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف کہ اس سے بات کرو اور جواب لو قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ بولے قوم کے لوگ کہ ہم کیونکر بات کریں مَنْ كَانَ اوس سے جو
فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا گہوارے میں ہے یعنی گہوارے کے قابل بچہ کہ نہ بات سمجھ سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
دودھ پیتے تھے جب لوگوں کی یہ بات سنی پستان چھوڑ کر قوم کی طرف پھرے اور زبان فصیح سے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ فرمایا
بیشک میں بندہ اللہ کا ہوں اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ دی ہے اوس نے مجھے کتاب یعنی مجھے انجیل دینے کا حکم ازل میں کر چکا ہے
[illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کی ہے کہ ماں کے پیٹ میں مجھے انجیل تعلیم فرما چکا ہے وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا اور کیا مجھے پیغمبر اوس حال میں
عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے اور اعجاز کے طور پر بات کرتے تھے وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اور کیا مجھے برکت اور منفعت والا اَیْنَ مَا كُنْتُ
جہاں ہوں وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ اور حکم کیا مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا مَا دُمْتُ حَیًّا ○
جب تک ہوں زندہ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِیْ اور کیا مجھے بھلائی کرنے والا میری ماں کے ساتھ اور اوس پر مہربان وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا
اور نہیں کیا مجھ کو سرکش متکبر کہ خلق کے ساتھ تکبر کروں اور انہیں رنج دوں شَقِیًّا ○ بدبخت کہ اوس کا حکم نہ مانوں وَالسَّلٰمُ
عَلَیَّ اور خدا کا سلام مجھ پر ہے جیسے یحییٰ علیہ السلام پر یَوْمَ وُلِدْتُّ جس دن میں پیدا ہوا وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ
حَیًّا ○ اور جس دن مروں اور جس دن اوٹھایا جاؤں زندہ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یہ جس کا ذکر کیا اور جس کا حال اور صفت کیا

عیسیٰ بیٹے ہین مریم کا بیٹا خدا نہیں ہے جیسے نصاریٰ اونکو خدا کا بیٹا کہتے ہین قَوْلَ الْحَقِّ مین کہتا ہون صحیح اور درست بات الَّذِي فِيهِ
يَمْتَرُونَ ۝ ایسا کہنا جسمین یہود شک کرتے ہین یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کہ یہود اوسے ناشایستہ باتون سے تہمت لگاتے ہین اور
نصاریٰ اوسمین جھگڑا کرتے ہین ایک گروہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتا ہی اور بعضے خدا کا بیٹا مَا كَانَ لِلَّهِ نہیں لایق
خدا کو أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ یہ کہ پیدا کرے فرزند اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ہمجنس ہونا چاہیے اور ممکنات کے ساتھ
ہمجنس ہونے سے حق تعالیٰ منزہ ہی سُبْحَانَهُ پاک ہی وہ بیٹے سے إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا جب حکم کرتا ہی اور کوئی کام کیا چاہتا ہی
اور کسی چیز پیدا کیا چاہتا ہی فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ پس سواے اسکے نہین کہ فرماتا ہی کہ كُنْ فَيَكُونُ ۝ اوس چیز کو کہ ہو تو وہ ہو
جاتی ہی وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ اور بیشک خدا رب ہے میرا اور رب ہی تمہارا فَاعْبُدُوهُ تو عبادت کرو اوسکی اور اوسی
کی عبادت مین مشغول ہو هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ یہی سیدھی راہ کہ جنت مین پہنچاوے فَاخْتَلَفَ
الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ پھر اختلاف کیا گروہون نے آپس مین یعنی یہود و نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے
اختلاف کیا یہود نے اونہین حد سے زیادہ گھٹایا اور نصاریٰ نے حد سے زیادہ بڑھایا اور مراد ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین
تین گروہ ہو گئے نسطوریہ نے تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یعقوبیہ نے اللہ کہا اور ملکانیہ نے تین خداون مین
خدا کہا فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا تو واے بر حال اونکے جو کافر ہوئے اور تعجب ہے مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ
حاضر ہونے سے بڑے دن مین کہ وہ قیامت کا دن ہی یا اوس دن کی ہولین مشاہدہ کرنے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ کیا
سننے والے ہونگے کافر اور کیا دیکھنے والے يَوْمَ يَأْتُونَنَا اوس روز جب آوینگے ہمارے پاس اور دیکھنے سننے سے اونہین کچھ فائدہ نہوگا یعنی
کہ وعدے دیکھینگے اور یقین کرینگے مگر یہ دیکھنا اور یقین کرنا اونہین کچھ فائدہ نہ پہونچاویگا اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ بات
دہمکی کے طور پر ہی یعنی اوس دن کیا وحشت دلانے والی باتین سنینگے اور ہولون کے سبب کیا سختیاں دیکھینگے لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ لیکن ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی مین ہین وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈرا اونکو یعنی مکہ کے کافرون
اون سے کہ برے آدمی حسرت کرینگے کہ ہمنے کیون برا کیا اور نیک لوگ حسرت کرینگے کہ ہمنے نیکی زیادہ کیون کی إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ
پورا کیا جائیگا اور کر ڈالا جائیگا حساب اور حکم ہوگا کہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ پس ایسا دن تو سامنے ہی وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ
اور اوس دن سے بیخبر ہین وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور وہ نہیں ایمان لاتے آخرت کا اور اون چیزون کا جو آخرت سے متعلق
إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا بیشک ہم میراث لینے والے ہین زمین کو اور اوسے جو زمین پر ہی یعنی سب فنا
اور ہم باقی رہینگے وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝ اور ہماری ہی طرف پھیرے جائینگے مرنے کے بعد کشف الاسرار مین
یہ اشارہ ہی بقاے احدیت اور فناے خلقیت کی طرف یعنی سطوت ازلی ہیبت لم یزلی کی وجہ سے جب موہوم ہستی
نقوش بے نیازی کی آگ سے جلاویگا اور اغیار کا غبار قدرت کے دامن سے اوڑا دیگا تو حضرت کبریا سے ندا ہوگی کہ لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ اور چونکہ ماسوا معدوم ہونگے تو خود ہی کمال جلال کے ساتھ جواب دیگا کہ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سورہ مریم

وقف لازم

ع ۲۵

بے دو خس و خاشاک تعینات ہمہ را باو جود وہ ہر چہ در عرصۂ امکان بوجود آمد و بود و بسیل غیرت ہمہ را با عدم تا با وجود وہو و اوئی کرد
فی الکتٰب ابراھیم اور یاد کر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے واسطے قرآن میں قصہ ابراہیم کا کہ سب ملتوں والے
ان کی بزرگی کے معترف ہیں اور عرب کے مشرک اونکی اولاد میں ہونے کے سبب فخر کرتے تھے تو ابراہیم کے موحد ہونے سے ان مشرکوں کو
خبر دو کہ انہ کان صدیقا نبیا ۝ بیشک ابراہیم تھا سچ بولنے والا اور توحید میں مبالغہ کرنے والا یا درست کام کرنے والا
یا صحیح بات کہنے والا پیغمبر خبر دینے والا یا عالی قدر اذ قال لابیہ یاد کر اوسکو کہا اوسنے اپنے باپ آزر بت تراش کو یہ کہ
یٰابت اے میرے باپ لم تعبد ما لا یسمع کیوں عبادت کرتا ہے تو اوسکی جو نہیں سنتا تیری دعا اور آرزو ولا یبصر
اور نہیں دیکھتا تیری عاجزی اور فروتنی جو اوسکے ساتھ تو خدمت سے کرتا ہے ولا یغنی عنک شیئا ۝ اور نہیں دفع کرتا
تجھسے کوئی چیز یا ضرر دفع کرنے یا منفعت حاصل کرنے میں تجھے کچھ نفع نہیں پہونچاتا یٰابت انی قد جاءنی اے میرے باپ بیشک
آیا ہے مجھے وحی کی راہ سے من العلم ما لم یاتک وہ کہ نہیں آیا تجھے فاتبعنی تو پیروی کر میری اھدک صراطا
سویا ۝ تاکہ دکھاؤں تجھے راہ سیدھی کہ چلنے والے کو منزل مقصود پر پہونچاتا ہے یٰابت لا تعبد الشیطٰن اے میرے
باپ نہ پوج شیطان کو اور اوسکی فرمانبرداری نہ کر خدا کی نافرمانی کرکے ان الشیطٰن کان للرحمٰن عصیا ۝ بیشک
شیطان ہے خدا کا گناہگار اور نافرمانبردار اور اوسکے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ کہ اوسنے آدم علیہ السلام کا سجدہ نہیں کیا یٰابت
انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمٰن اے میرے باپ بیشک میں ڈرتا ہوں یہ کہ پہونچے تجھے عذاب خدا کی طرف سے
شیطان کی متابعت کے باعث اور جب پہونچے تجھ خدا کا عذاب فتکون للشیطٰن ولیا ۝ تو ہوگا تو شیطان کا
دوست یعنی لعنت میں اوسکا شریک اور عذاب میں اوسکا ساتھی قال اراغب انت عن الٰھتی یٰابرٰھیم
کہا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم سے کیا منہ پھیرنے والا ہے تو میرے معبودوں کی پرستش سے اے ابراہیم اور اونکو چھوڑ دینے والا ہے
لئن لم تنته اگر باز نہ رہیگا تو مخالفت سے اونکی عیب اور مذمت کرنے سے لارجمنک ضرور گالی دونگا میں یا
سنگسار کرونگا میں تجھے واھجرنی ملیا ۝ اور جدا رہ مجھسے بہت مدت تک تاکہ میری وغیرت سے بچ جاوے قال
سلٰم علیک کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام تجھپر یعنی جاتا ہوں اور رخصت کرتا ہوں اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ نرمی
اور ملاطفت کے جواب میں حضرت ابراہیم نے اوسے سلام کیا تاکہ اوسکے دل میں اثر ہو اور وہ ایمان لاوے اور لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
جب جانے کا قصد کیا تو اونکے باپ نے کہا کہ جانے سے غمگین ہوں کہ تو خوب خدا رکھتا ہے جسنے تجھے پیدا کیا وہ چھوڑ دیگا ابراہیم
علیہ السلام کو اوسکے ایمان کی امید ہوئی اس سبب سے اوسپر سلام کیا اور فرمایا کہ ساستغفر لک ربی قریب ہے کہ میں مغفرت چاہوں
تیرے واسطے اپنے رب کا اور ون کے واسطے استغفار یہ کہ خدا سے دعا کرنا کہ تجھے ایمان کی توفیق دے اس واسطے کہ ایمان ہی مغفرت کا
سبب ہے اسکا انہ کان بی حفیا ۝ بیشک خدا ہے میرے ساتھ مہربان اور لطف والا اوسنے دعا قبول کرنیکا مجھے وعدہ کیا ہے و
اعتزلکم اور کنارہ کرتا ہوں تمسے مراد آزر ہے اور جتنے بت پرست لوگ اوسکے مثل تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں تم سب

جدائی اور دوری ڈھونڈھتا ہون تمکو وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اون چیزون سے جنکو تم پکارتے اور پرستش کرتے ہو سوائے خدا کے
بھی وَاَدْعُوْا رَبِّیْ اور پکارتا ہون اپنے رب کو اور اوسکی عبادت کرتا ہون وحدہ لاشریک سمجھکر عَسٰۤی اَلَّاۤ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ
رَبِّیْ شَقِیًّا ۝ چاہیے کہ مین نہ ہون اپنے خدا کو پکارنے اور پوجنے کے سبب نا امید اور بے بہرہ جیسے تم ہو اس بات سے کہ تم اپنے
بتون کو پوجنے کے سبب سے بے نصیب اور خراب ہو اور مین امید رکھتا ہون کہ حق تعالیٰ سے ضرور بہت اچھی طرح بہرہ مند ہونگا بیت
حاجت نکشت خود کہ محتاجان راہ چہ بہرہ گیرد ز انعام شہ تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے فارس کے
آئے اور سات برس تک اون پہاڑون کے گرد سیر کرتے رہے جب اونکے باپ نے انتقال کیا اور اونکے چاہنے سے اشتیاق ہوا تو
بابل مین آئے اور بتون کی مذمت شروع کی اس بار اونھون نے بہت توڑ ڈالے اور نمرود کی آگ اونپر ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت سارہ اور
حضرت لوط کے ساتھ ملک شام کا قصد کیا تو حق تعالیٰ نے اونکی اس ہجرت کی خبر دی کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پھر جب جدا ہوئے
ابراہیم بت پرستون سے اور اونھین چھوڑ دیا وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اونھین بھی جنھین وہ پوجتے تھے سوا خدا کے
وَهَبْنَا لَهٗۤ عطا کیا ہمنے اوسے سارہ سے اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝
اور سب کو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا اور دی ہمنے اونھین رحمت اپنی رحمت مین سے
مال اور اولاد مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے اونھین عطا فرمایا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور دیا ہمنے اونھین
سچائی کے ساتھ ذکر نیک اور بلند ذکر لوگون مین یہ اشارہ ہے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہو جانے کی طرف جو
اونھون نے مانگی تھی اور کہا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤی اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم قرآن مین موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تھا پاک کیا ہوا شکون اور نقصانون سے وَّكَانَ
رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا بھیجا ہوا اللہ کا اور خبر دینے والا خلق کو خدا کی طرف سے رسول نبی پر افضل اور اعلیٰ ہے یا وصف اسکے
رسول کا لفظ نبی پر مقدم آیا اسکی وجہ اہل معانی نے یہ کہی ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اونھین بھیجا تو مرتبہ رسالت حاصل ہوا پھر اونھون نے
خلق کو خبر دی تو نبوت حاصل ہوئی وَنَادَيْنٰهُ اور پکارا ہمنے موسیٰ کو مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ کوہ طور کی جانب
موسیٰ کی داہنی طرف سے وَقَرَّبْنٰهُ اور قریب کیا ہمنے اوسے درگاہ قرب سے نَجِيًّا ۝ اوس حال مین کہ وہ ہمسے راز کہنے والا
اور جس مفسر نے نجی کو بلند کیے گئے کے معنی مین رکھا ہے وہ یہ بات کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ایک آسمان پر سے دوسرے پر لیگئے اور ایک
حجاب سے دوسرے اوس حجاب تک جہان اوس قلم کی آواز سنائی دیتی تھی جس سے توریت لکھی جاتی تھی اور امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ
اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہی حجاب تھا اور صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو روش یعنی چال بھی تھی
اور کشش یعنی کھینچ بھی وَنَادَيْنٰهُ موسیٰ اونکی روش کی طرف اشارہ ہے اور قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا اونکی کشش کی طرف سالک جب تک روش مین ہے
خطرہ رکھتا ہے اور جب کشش مین آپڑا تو اوسے خطر جاتا رہا یعنی سلوک مین تفرقہ کا شائبہ ہے اور جذبہ محض جمعیت ہے نظم تا خود دوری
بیجا اصلی چون اوکشید وصلی باز دانی کجا برون کجا این سر بانسبت این با خود مبرور دی نگذارد و اوسکشد بہ بایت با تا او کرا

ہر بایش انعام سلطانست این ہ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اور عطا کی ہمنے موسیٰ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے اَخَاهُ
هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ بھائی اوسکے بھائی ہارون کی وزارت اور مہمات کی تدبیر کے سبب اوس حال مین کہ پیغمبر تھا وَاذْكُرْ
فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر قرآن مین اسماعیل کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ بیشک وہ تھا سچا وعدے کا
وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا خدا کا بھیجا ہوا اوسکی طرف خلق کو خبر دینے والا لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے
کسی سے وعدہ کیا کہ جبتک تو نہ آئیگا مین اسی جگہ کھڑا رہونگا اپنا وعدہ وفا کرنیکو مین ٹھیرا اور ایک قول کے موافق سال بھر تک
وہین کھڑے رہے یہانتک کہ وہ شخص آیا اور اس مدت مین درخت کی چھال کے سوا اور کچھ کھانے کو نہ تھا نظم ہر کرا این پایہ وفا نیست
کم ست و آن وفا بالمرسیت آدم ست ہ نیست آدم بر دم صاحب نظر ہ صورت قالب صدق و وفا خو ... پھر دوبارہ حضرت اسماعیل
کی صفت مین فرمایا ہے کہ وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ اور تھا حکم کرتا اپنے لوگون کو اور بعضون نے کہا ہے کہ اپنی تمام امت کو بِالصَّلٰوةِ
نماز کا کہ سب بدنی عبادتون مین افضل ہے وَالزَّكٰوةِ اور زکوٰۃ کا کہ سب مالی عبادتون مین افضل ہے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ
مَرْضِيًّا ۝ اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اقوال اور افعال پر استقامت کے سبب سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ
اور یاد کر قرآن مین ادریس کا قصہ حضرت ادریس حضرت شیث کے پرپوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا اونکا نام اخنوخ تھا
تعلیم کا درس دینے کی وجہ سے ادریس لقب ہوگیا قلم سے پہلے خط اونھون نے لکھا نجوم کا حال پہلے اونھی نے بیان کیا سینا پہلے اونھی نے
سیا اونپر تیس صحیفے نازل ہوئے اور جامع الاصول مین لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کی وفات سے سو برس کے بعد پیدا ہوئے اِنَّهٗ
كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک وہ تھا سچا خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور
اوٹھایا اوسے ہمنے بلند مکان مین کہ وہ شرف نبوت اور درجۂ قرب ہے یا اوسے جنت مین پہونچا دیا یا چوتھے آسمان پر اوٹھا لیا جیسا کہ
معراج کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے اور حضرت ادریس سے چوتھے آسمان پر ملاقات ہوئی
اور حضرت ادریس کے اوٹھ جانے کے باب مین مختلف خبرین ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ایکدن ادریس علیہ السلام کو آفتاب کی
بڑی تیزی اور گرمی معلوم ہوئی تو مناجات کی کہ الٰہی آفتاب مجھسے اسقدر دور ہے اور مین اوسکی گرمی اور تیزی سے تنگ ہون تو جو فرشتہ
آفتاب کو اوٹھائے ہوئے ہے اوسکا کیا حال ہوگا خدایا اوس فرشتہ پر آفتاب کا بوجھ اور تیزی سبک کر دے اور اوسے آفتاب کی حرارت سے اپنی
عنایت کے سایے مین محفوظ رکھ بیت از تاب آفتاب حوادث چہ غم خورد ہ آنرا کہ سایبان عنایت پناہ اوست ہ حق تعالیٰ نے اونکی دعا
قبول فرمائی جو فرشتہ آفتاب اوٹھائے ہوئے تھا اوسنے دوسرے دن اپنا بوجھ ہلکا پایا اور آفتاب کی حرارت کا اثر اپنے مین نہ دیکھا تو حق تعالیٰ
اوسکا سبب پوچھا جواب ملا کہ میرے بندے ادریس نے تیرے حق مین دعا کی اور مین نے قبول کر لی اوس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کی ملاقات
کے واسطے آنیکی درخواست کی اجازت ہوئی زمین پر آیا ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور اونکی التماس کے موافق اونھین اپنے پر کے اوپر
بٹھا کر آسمان پر لیگیا اور مطلع آفتاب کے قریب پہونچا دیا پھر حضرت ادریس کی استدعا کے بموجب ملک الموت سے پوچھا کہ اونکی عمر کسقدر
ہے اور موت کیونکر ہے حضرت عزرائیل نے عمر اونکا دفتر دیکھا اور آفتاب کے فرشتے سے یہ بات کہی کہ تو جسکا حال پوچھتا ہے اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ابھی مطلع

آفتاب کے قریب جانے سے جو تپش پہنچا کرتی تھی آفتاب کا فرشتہ پھر گیا اور ادریس علیہ السلام کو وہ بار آور ایک روایت ہے کہ ادریس علیہ السلام کو
کثرت سے شکر کرتے تھے تو ملک الموت اونکی زیارت کے مشتاق ہوئے اور حق تعالی کے اذن سے آئے اور ادریس نے ملک الموت سے التماس کیا کہ حق تعالی کے حکم سے اونکی روح قبض کرلی اور پھر دوبارہ حق تعالی نے اونہیں جان عطا کی اور وہ فرشتہ اونکو
لیگیا اور اونہیں دوزخ دکھائی پھر وہاں سے جنت میں گئے اور وہاں سے نہ نکلے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
یہ کہ وہ انبیا علیہم السلام جو مذکور ہوئے زکریا اور ادریس علیہما السلام وہ وہ لوگ ہیں جنپر نعمتیں بھیجی ہیں اللہ نے دینی و دنیوی و
باطنی مِّنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون میں سے مِن بیان موصول کا بیان ہے یعنی وہ لوگ پیغمبر ہیں مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ اولاد آدم
علیہ السلام میں سے کہ وہ ادریس ہیں فقط اور باقی وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ذریت میں سے ہیں اونکی جنہیں ہمنے اوٹھایا
کشتی میں نوح کے ساتھ اور وہ ادریس علیہ السلام کے سوا ہیں وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اور اولاد ابراہیم میں سے وَاِسْرَاۤءِيْلَ
اور فرزند یعقوب میں سے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا اور اونمیں سے جنہیں ہمنے راہ حق دکھائی وَاجْتَبَيْنَا اور برگزیدہ کیا
لوگون میں نبوت کے سبب اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ جب پڑھی جاتی ہیں اونپر خدا کی آیتیں اوتاری ہوئی
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ منھ کے بل گرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں خدا کو اور رونے والے ہیں اوسکے خوف سے

سجدہ

تلاوت کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک خاص نسبت ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ قرآن پڑھو اور روؤ اور اگر رونا نہ آوے تو رونے کی
شکل کے ساتھ روؤ ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے میں نے قرآن پڑھا آپنے فرمایا الا یہ صالح
قرأت ہے رونا کہاں ہے دوست کا کلام شوق بڑھاتا ہے جب شوق کی آگ دل میں بھڑکتی ہے تو آنکھ کے آنسو بہتے ہیں وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ نظم ای دریغا اشک من دریا بدے * تانثار دلبر زیبا بدے * اشک کان از بہر او بارند خلق * گوہر است
اشک پندارند خلق * قرآنی سجدون میں سے پانچوان سجدہ ہے حضرت شیخ ہمول قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ سجود انعام عام کا ہے سجدہ
آیات رحمانی کی تلاوت کے سبب واقع ہوتا ہے اور اس سجدہ پر جو رونا آئے وہ خوشی اور فرحت کا رونا ہے اسواسطے کہ رحمانیت کی رحمت
اور مہربانی چاہتی ہے اور فرحت اور مسرت کا سبب ہے تو اوسکا نتیجہ خوشی ہے رنج و تعب نہیں فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پھر آئے
اونکے پیچھے سے فرزند برے کہ وہ ناخلف کے سبب اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ ضائع کی نماز یعنی ترک کر دی وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ اور
پیروی کی اونھون نے نفس کی خواہشون کی اور گناہ کرنے لگے جیسے شراب خواری زناکاری اور اسکے مثل فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝
تو قریب ہے کہ دیکھیں گمراہی اور تباہ کاری کی جزا یا عذاب یا نقصان اور بعضے کہتے ہیں کہ غی ایک کنواں ہے دوزخ میں کہ دوزخی لوگ اوس
کنوے والون کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگینگے اور بعض کا قول ہے کہ غی ایک میدان ہے جہنم میں اوسکی آگ بہت تیز ہے اور اوسکا عذاب
بڑا سخت ہے کہ بے نمازون اور نفس کی آرزوؤن کی پیروی کرنے والون کو وہاں لیجاینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ مگر وہ جو پھرا
ہو گناہون سے اور ایمان لایا ہو دل و زبان سے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے ہون کام اچھے فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ تو وہ گروہ توبہ کرنے والا ایمان لانے والا داخل ہوگا بہشت میں یہ ترجمہ حفص کی قرأت کے موافق ہے اور بکر نے

حضرت شیخ ہمول قدس سرہ
سنت ہے سجدہ کرنا
ہے حضرت شیخ
بحر غی

یدخلون الجنۃ مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی وہ داخل کیا جائیگا جنت مین ولا یظلمون شیئا اور نہ ظلم کیے جائینگے کسی چیز مین
اپنی جزاؤن مین سے یعنی اونکے اجر مین سے کچھ کم نہ کرینگے اور وہ بہشت جسمین وہ داخل ہونگے وہ جنت عدن التی
وعد الرحمن عبادہ باغ ہین اونکی اقامت کے کہ وعدہ دیا ہی خدا نے اونکا اپنے بندون کو بالغیب پوشیدگی کے
ساتھ یعنی اونسے بہشت کا وعدہ کیا اور وہ بہشت اونسے غائب ہی یا وہ اوس سے غائب ہین اور چونکہ وعدہ ہو تو اس غائب
ہونے سے کچھ باک نہین انہ کان وعدہ ماتیا بیشک ہی وعدہ خدا کا آنے والا یعنی اوسکی وعدہ کی ہوئی بہشت
سامنے آنے والی ہی اور ایمان والون کو اوسمین داخل ہونا ہی لا یسمعون فیہا لغوا نہ سنینگے جنتی جنتون مین بات بیہودہ
اور خراب الا سلاما مگر سنینگے سلام حق تعالی سے یا فرشتون سے یا آپس مین ایک دوسرے سے ولہم رزقہم اور اونکے واسطے ہی
اونکی روزی جنت کی نعمت مین سے فیہا جنت مین بکرۃ وعشیا صبح اور شام یعنی اونہین جنت کی نعمتین پاکیزہ ان
دو وقت یعنی ابتدا انتہا کی قدر فاصلہ پر کھلائینگے جیسے امیرون کی عادت ہی کہ دن بھر مین دو بار کھانا کھاتے ہین یا ہمیشہ اور ہمیشہ
روزی دینا مراد ہی اور جنت مین اگرچہ دن ہوگا نہ رات مگر دلالتین ہونگی کہ اونسے دن رات کی مقدار پہچانینگے جیسے المعانی مین لکھا ہی
کہ پردے چھوڑنے اور دروازے بند کرنے سے رات کا وقت معلوم ہوگا اور پردے اوٹھنے اور دروازے کھلنے سے دن اور تبیان مین
لکھا ہی کہ شب کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا وہ بہشت
جسکا ذکر ہو چکا وہ ہی کہ ہم میراث دینگے اپنے بندون مین سے من کان تقیا اوسے جو ہوگا پرہیزگار لکھا ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف اور ذو القرنین اور روح کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا کل آنا تو مین جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی
آپنے نہین فرمایا تو بارہ یا پندرہ یا چالیس دن تک جبرئیل علیہ السلام آپ پر نازل نہین ہوئے جب نازل ہوئے تو آپنے فرمایا کہ بہت
دیر کے بعد آئے ہین تو تمہارا انتظار تھا جبرئیل علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ وما نتنزل اور نہین نازل ہوتے ہین ہم فرشتے الا
بامر ربک مگر تیرے رب کے حکم سے لہ ما بین ایدینا اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہمارے آگے ہی آنے والے کامون مین سے
وما خلفنا اور جو کچھ ہمارے پیچھے چھوڑا ہی یعنی گذرے ہوئے امور وما بین ذلک اور جو کچھ درمیان مین ہی اوسکے جو
ہوگیا اور ہوگا یعنی جو حال مین ہوتا ہی یا اوسی کے واسطے حکم ہی ہماری ابتدا خلقت مین اور ہماری انتہا مدت مین اور ہماری زندگی مین
وما کان ربک نسیا اور نہ ہی تھا نہ ہوگا تیرا رب بھولنے والا یعنی یا رسول اللہ آپکے حال سے وہ آگاہ ہی جب چاہتا ہی
ہمین آپکے پاس بھیجتا ہی رب السموات والارض وہ ہی رب آسمانون اور زمین کا وما بینہما اور اوسکا جو کچھ اونکے
درمیان مین ہی تو زمین آسمان پیدا کرنے والا اور اونکے درمیان جو کچھ ہی اوسکا پرورش کرنے والا نہ چاہیے کہ بھولنے والا ہو فاعبدہ
تو اوسکی عبادت کر واصطبر اور صبر کر تو لعبادتہ اوسکی عبادت کے واسطے یعنی یا رسول اللہ جب آپنے یہ بات جان لی
کہ وہ آپکو بھولا نہین تو عبادت پر ثابت رہیے اور وحی دیر کر آنے مین تنگ نہ ہوجیے ہل تعلم لہ سمیا کیا جانتا ہی
خدا کے واسطے کوئی مثل کہ اوسے معبود کہہ سکین یا ہمنام یعنی یا رسول اللہ کیا آپ جانتے ہین کہ اللہ کے سوا کسیکا نام ہوا ہو ایک فرقہ اور قبیلے کی

اللہ مین یہ بات ہی کہ کسی مشرک نے اپنے معبود باطل کو اللہ نہیں کہا بلکہ الٰہ کہتے تھے اور ... اسی سبب سے اس لفظ کا نام
کافرون کے تصرف تھا اور بتون کا یہ نام رکھنے سے محفوظ رہا اور ایمان والون کی زبان پر ہیچ و درست ہی ... کہ یہ لفظ
چہار حرف نام ست این ہمہ عز جان و دل تمام ست این ہا بس ہو و نزد صاحب معنی ... اللہ کو ... وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ
اور کہتا ہی آدمی یعنی ایک گروہ سے کہتا ہی یا ابی بن خلف ہڈیان چور چور کرتا ہی اور بطریق تعجب کہتا ہی کہ أَإِذَا مَا مِتُّ
کیا جب مین مرونگا تو لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ضرور جلدی نکالا جاؤنگا خاک سے زندہ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں
یعنی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مردہ زندہ ہو اور خاک قبر سے نکلے تو حق تعالیٰ اوسکے جواب مین فرماتا ہی کہ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ
نہیں یاد کرتا وہ آدمی أَنَّا خَلَقْنَاهُ یہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے وَلَمْ يَكُ شَيْئًا اور تھا
وہ کچھ بلکہ معدوم محض تھا یعنی آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ معدوم کو موجود کرنا پراگندہ ہوئی چیز کو جمع کرنے کی نسبت سے بہت عجیب ہی
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ تو قسم ہی تیرے رب کی کہ قیامت کے دن ہم ضرور حشر کرینگے اونھین یعنی کافرون کو وَالشَّيَاطِينَ
شیطانون کے ساتھ یعنی اونکے قریب لے شیطانون کے ساتھ جو دنیا مین رکھتے تھے اوسکے ساتھ ... ایک ایک زنجیر مین بندھا
ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ پھر حاضر کرینگے ہم اونھین اور بعض نے کہا ہی کہ سب آدمیون کو حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا گرداگرد
دوزخ کے سب زانون کے بل پڑے ہونگے حساب کے ہول سے اور دوزخ کے گرد اونکا حاضر کرنا اس جہت سے ہوگا تاکہ نیک لوگ جان لین
کہ کن بلاؤن سے اونھون نے نجات پائی ہی اور اونکی خوشی زیادہ ہو اور برے لوگ دوزخ مین اپنے مکان دیکھین اور اونکا ملال زیادہ ہو
ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ پھر ہم نکالینگے دوزخ مین ڈالنے کو پہلے مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ ہر ایک گروہ سے اوسے أَيُّهُمْ جو ہوگا اونمین سے
أَشَدُّ بہت سخت اور بہت زیادہ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا خدا پر سرکشی اور جرات کی راہ سے یعنی ہر ایک گروہ مین جو بڑا کافر
بہت نافرمان ہوگا پہلے ہم اوسی کو جدا کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ پھر بیشک ہم خوب جاننے والے ہین بِالَّذِينَ هُمْ اون لوگون کو جو
بہت لائق ہین بِهَا آتش دوزخ کے ساتھ صِلِيًّا ڈالے جانے کی راہ سے یعنی مین جانتا ہون کہ کون پہلے آتش دوزخ مین ڈالے جانے کے
قابل ہی وَإِنْ مِنْكُمْ اور نہیں کوئی تم آدمیون مین سے إِلَّا وَارِدُهَا مگر ہو پہنچنے والا اور گذر کرنے والا دوزخ پر لیکن جب مومن
دوزخ پر گذرینگے تو آگ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہو جائیگی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ بعضے جنتی لوگ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ کیا حق تعالیٰ نے
ہمسے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم سب دوزخ پر گذرو گے تو یہ کیا ماجرا ہی کہ ہمنے تو آگ دیکھی ہی نہیں فرشتے کہینگے کہ تمنے تو دوزخ پر سے گذر کیا مگر
اوسکی آگ تمھارے ایمان کے نور کے سبب سے بجھ گئی تھی مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی بیت مومن فسون ... آتش بجواند ... دوزخ
ور دمن نماند گرد و چو نور روشن كَانَ ہی دوزخ پر گذرنا عَلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب پر حَتْمًا لازم اور قطعی مَقْضِيًّا حکم
کیا ہوا یعنی ایسا وعدہ ہی کہ ضرور واقع ہوگا اور اوسمین ہرگز خلاف نہین اور کچھ مفسر اس بات پر ہین کہ ورود دخول کے معنی مین ہی اسواسطے
کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود دخول ہی یعنی سب کو دوزخ مین جانا ضرور
کرینگے کوئی نیک اور بد ایسا نہوگا جو دوزخ مین نہ داخل ہوگا مگر ایمان والون پر آگ اسطرح گل ہو جائیگی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گل

ہوگی تھی اور اسی قول کی تائید کرتا ہے جو حق تعالی نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّي پھر نجات دینگے ہم الَّذِينَ اتَّقَوْا اونھین جنھون نے پرہیز کیا
شرک سے یعنی نکال لینگے اونھین دوزخ سے وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو فِيهَا جِثِيًّا اوس مین گھٹنون
زانو کے بل گرے ہوئے وَإِذَا تُتْلَى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ مشرکون پر آيَاتُنَا ہماری آیتین بَيِّنَاتٍ
کھلی ہوئی اور ظاہر ہین اوسکے معنی یا قدرت کی دلیلین یا معجزے قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے
قریش کے سردارون مین سے لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین فقیرون مین سے یعنی امیر لوگ فقیرون
سے کہتے ہین کہ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ کون ان دونون گروہ مین یا کافرون مین سے خَيْرٌ بہتر ہے مَقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی
ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہین اور عیش کا اسباب یہان مہیا ہے اور کھانے پاس بیٹھنے کو تمھارے منہ کو [illegible] اور جنت مین
مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت معاش مراد ہے حاصل کلام یہ ہے کہ مشرک لوگ مومنون سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہون مین کون
بہت خوشحال ہے وَأَحْسَنُ نَدِيًّا اور بہتر مجلس کی رو سے یعنی کسکی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہے اسواسطے کہ ہمارے
مجمع مین سب سردار اور اشراف ہین اور تمھاری مجلس مین غلام ناتوان تو حق تعالی نے اونکی ڈینگ اور افتخار کی جڑ اوکھاڑ کر فرمایا کہ
وَكَمْ أَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہین ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے مشرکان عرب سے مِنْ قَرْنٍ ہر ایک گروہ سے اور ہر ایک قبیلہ سے ایک ایک
زمانہ مین مجمع تھے اور واقع مین تھے هُمْ وہ جو پہلے کافرون سے أَحْسَنُ أَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جیسے کہ گھر کی
آرایش ہوتی ہے وَرِئْيًا اور بہتر اونکے پہناوے اور صورت مین اونکا مال نے اونکی ہلاکت منع کی نہ اونکے جمال نے اونسے عذاب کا
ہیبت [illegible] مال و جمال خوشی [illegible] کا اثر [illegible] قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنھون نے جو مال و جمال پر
بھروسا کیے ہین کہ گھمنڈ کر [illegible] اسواسطے کہ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ جو کوئی گمراہی اور دوری مین ہے راہ حق سے فَلْيَمْدُدْ
تو چاہیے کہ مدد کرے [illegible] یعنی مدد کرتا ہے لَهُ الرَّحْمَنُ اوسکی خدا اور کھینچتا ہے اوسکی عمر مَدًّا کھینچنا یعنی اوسے
مہلت دیتا ہے اور [illegible] نعمت پہونچاتا ہے حَتَّى إِذَا رَأَوْا اوس وقت تک کہ وہ دیکھتے ہین مَا يُوعَدُونَ وہ چیز جسکا وعدہ
دیا گیا تھا إِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب دنیا مین قتل اور قید کے سبب وَإِمَّا السَّاعَةَ یا قیامت مین انواع و اقسام کی رسوائی
اور خجلی دیکھین فَسَيَعْلَمُونَ تو قریب ہے کہ جانین مَنْ هُوَ شَرٌّ اوسے جو بدتر ہے اون دو گروہ مین سے مَكَانًا مکان کی راہ سے
کہ ایمان والون کے لیے جنتون کے درجے ہین اور اون کافرون کے واسطے دوزخ [illegible] وَأَضْعَفُ اور جانین اوسے جو ضعیف تر ہے
جُنْدًا سپاہ کی رو سے یعنی دوستون اور مددگارون کی طرف سے اسلیے کہ ایمان والون کو خدا اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے
یاری اور مددگاری پہونچیگی اور مشرکون کا مطلق کوئی یار مددگار نہوگا وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ وَيَزِيدُ اللَّهُ اور زیادہ کرتا ہے خدا
دنیا مین الَّذِينَ اهْتَدَوْا اون لوگون کو جنھون نے ہدایت پائی اوسکی کتاب کے سبب هُدًى ہدایت یعنی جسقدر قرآن
نازل ہوا اوسکا ایمان لائے اور جو نازل ہوتا ہے اوسکی تصدیق کرتے جاتے ہین اور اونکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہے وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
اور نیک کام باقی پانچون نماز یا چارون کلمے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وغیرہ اونکے واسطے بہتر ہین عِنْدَ

ف اور نہین ہے کافرون کے واسطے کوئی مددگار ۱۲

رَبِّکَ تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی رو سے وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا اور بہتر ہو بازگشت کی راہ سے یعنی دنیا میں اگر کافرون کے
واسطے جاہ و مال ہے تو آخرت میں وبال و نکال ہوگا اور مومن دنیا میں ہدایت بھی رکھتا ہے اور عبادت بھی اور آخرت میں ثواب بھی پاینگا
حسن مآب بھی یعنی پھرنے کی اچھی جگہ بہشت بریں ناصر فراز و نامدار (؟) بیہقی کا مدار و کا سنگار (؟) لکھا ہے کہ خباب بن ارت رضی اللہ
عنہ کا قرض عاص بن وائل سہمی پر تھا ایک دن اونھون نے اوس سے تقاضا کیا کہ ہمارا قرض ادا کرو وہ بولا کہ جب تک محمدی دین
چھوڑ کر کافر نہ ہوگے ہرگز تمہارا قرض ادا نہ کرونگا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ میں تو آنحضرت کے دین ہی پر رہونگا ہرگز کفر نہ اختیار کرونگا
یہانتک کہ مرجاونگا اوس دن جب پھر اوٹھایا جاونگا عاص بولا کہ اچھا جس دن پھر اوٹھایا جائیگا اوس دن آنا اور اپنا قرض مجھ سے لے لینا مسلمانو
لیے جو تم کہتے ہو اگر حق ہے تو وہان ہان تم سے افضل ہونگا میرا مال اور میری اولاد وہان بھی ہے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ
کَفَرَ کیا دیکھا تونے اوسے جو نہیں ایمان لایا بِاٰیٰتِنَا میری آیتونکا یعنی قرآن کا یا میری وحدت کی نشانیون کا وَقَالَ اور بولا
یعنی عاص کہ قسم خدا کی کل قیامت کو لَاُوْتَیَنَّ البتہ دیا جاونگا یعنی اوس دن مجھے ضرور دینگے مَالًا وَّوَلَدًا مال اور
اولاد اَطَّلَعَ الْغَیْبَ کیا اطلاع ہو گیا غیب پر اور لوح محفوظ کا مطالعہ کرکے یہ بات وہان سے کہتا ہے اَمِ اتَّخَذَ یا لیا ہے
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا خدا کے پاس سے کوئی عہد و پیمان اس صورت پر کَلَّا ایسا نہیں ہے جو وہ کہتا ہے سَنَكْتُبُ
قریب ہے کہ لکھ لیں ہم یا نگاہ رکھیں ہم مَا يَقُوْلُ وہ بات جو وہ کہتا ہے تاکہ اوس بات کے سبب اوسے ہم جزا دیں یا نامہ اعمال لکھنے
والے فرشتون کو ہم حکم کردیں تاکہ وہ لکھ لیں وَنَمُدُّ لَهٗ اور کھینچیں ہم اوسکے واسطے مِنَ الْعَذَابِ عذاب میں سے
مَدًّا کھینچنا یعنی بڑا اور بلا ہوا کر دیں ہم اوسکے واسطے عذاب کو اسطرح کہ عذاب پر عذاب اوسے ہم پہونچائیں وَّنَرِثُهٗ اور میراث لیں
یعنی پھیر لیں ہم موت کے سبب مَا يَقُوْلُ جو کچھ وہ کہتا ہے کہ کل مجھے دینگے یعنی مال اور اولاد وَيَاْتِيْنَا اور آئیگا ہمارے پاس موت کے وقت
یا قیامت کے روز فَرْدًا اکیلا نہ مال ہوگا اوسکے ساتھ نہ اولاد ہوگی وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرالئے قریش کے مشرکون نے مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اٰلِهَةً جھوٹے خدا جیسے بت اور فرشتے لِّيَكُوْنُوْا تاکہ ہون معبود لَهُمْ عِزًّا اونکے واسطے عزت کے
سبب یعنی مشرک اون معبودون کی شفاعت کی بدولت خدا کے سامنے عزت پائین کَلَّا ایسا نہیں کہ وہ عزت پائین بلکہ سَيَكْفُرُوْنَ
قریب ہے کہ کافر ہوجائین یعنی اونکے معبود انکار کرین اور اقرار نہ کرین بِعِبَادَتِهِمْ اپنی عبادت کا یا کافرون کو جب حال قیامت معلوم ہو
تو بتون کی پرستش سے انکار کرین وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اور ہون اپنے معبودون پر ضِدًّا دشمن یا اونکے معبود اونکے دشمن ہوجا
اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تونے اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اسے کہ ہمنے بھیجا شیطانون کو عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
کافرون پر یعنی اونپر ہمنے مسلط کر دیا یا اونکا ساتھی اور رفیق کر دیا تَؤُزُّهُمْ ہلاتے ہیں اونھیں اَزًّا ہلانا یعنی گناہ کرنے پر اونھیں آمادہ
کرتے ہیں اور وسوسے دیکر اونھیں اونکی جگہہ سے لیجاتے ہیں فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ تو جلدی نہ کر اونپر یعنی اونپر عذاب نازل ہونے کی جلدی کر
اِنَّمَا نَعُدُّ اسکے سوا نہیں گنتے ہیں ہم لَهُمْ اونکے واسطے اونکی جلوت (؟) کے دن عَدًّا ایسا گننا کہ اوس میں غلطی نہیں ہے جب ایام
ہوجائینگے تو نازل ہوگا جو کچھ مقرر ہوا ہے يَوْمَ یاد کرو وہ دن کہ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اکٹھا کرینگے ہم پرہیزگارون کو اِلَى الرَّحْمٰنِ خدا کی بہشت کی طرف

ع ۵

وُدًّا ۝ دوستی خلق کے دلون مین یعنی اونکی محبت لوگون کے دلون مین ڈال دیگا جیسا کہ حدیث مین ہے کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہی تو جبریل علیہ السلام سے حکم کر دیتا ہی کہ مین فلان بندہ کو دوست رکھتا ہون تو بھی اوسے دوست رکھ پس جبریل علیہ السلام بھی اوسکو دوست رکھتے ہین اور اہل آسمان مین منادی کر دیتے ہین کہ حق تعالیٰ فلان بندہ کو دوست رکھتا ہی تم بھی اوسے دوست رکھو پس آسمان کے رہنے والے اوسے دوست رکھتے ہین پھر اوس بندہ کی محبت زمین پر ڈالتے ہین یہانتک کہ زمین کے رہنے والے بھی اوسے دوست رکھ لیتے ہین فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ سو اسکے سوا نہین کہ آسان کر دیا ہمنے قرآن یا ہم نے اوتارا ہمنے قرآن بِلِسَانِكَ تمھاری زبان مین یعنی عربی زبان مین یا اوسکا پڑھنا تمھاری زبان پر ہمنے آسان کر دیا ہی لِتُبَشِّرَ بِهِ تاکہ خوشخبری دو تم بِهِ الْمُتَّقِيْنَ اوسکے سبب پرہیزگارون کو جو شرک سے کنارہ کرتے ہین وَتُنْذِرَ بِهٖ اور ڈراؤ اوسکے سبب سے قَوْمًا لُّدًّا ۝ گروہ جھگڑنے والے سخت عداوت رکھنے والا کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کر ڈالے ہمنے قَبْلَهُمْ تمھاری قوم سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانے والون مین سے یعنی اگلی قرن اور قوم مین مشرکون مین سے ہمنے ہلاک کیے ہین هَلْ تُحِسُّ کیا پاتے اور دیکھتے ہو تم مِنْهُمْ اون ہلاک ہونے والون مین مِّنْ اَحَدٍ کسی کو اَوْ تَسْمَعُ یا سنتے ہو تم لَهُمْ اونکی رِكْزًا ۝ آواز پوشیدہ یعنی اوپر جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو سب نیست و نابود ہوگئے نہ اون مین سے کوئی شخص باقی رہا کہ کوئی دیکھے نہ آواز آتی ہی کہ کوئی سنے بلکہ قہر الٰہی سے کچھ بھی نہ چھوڑا سب کو ایسا فنا کر دیا کہ گویا پیدا ہی نہوئے تھے نظم کو افراز سروران تاج بخش ہ کو نشان از خسروان تاجدار ہ سوخت وہم شہان کا مجوید خاک شد تخت او کی کامگار

سورة طٰهٰ مكية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مائة و خمس و ثلثون آية
سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتین ہین

طٰهٰ ۝ حروف مقطعہ جو سورتون کے شروع مین ہین وہ کسی مین اسقدر اختلاف نہین جتنا طٰہٰ مین ہی بعضے اسے حروف مقطعہ جانتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کا نام ہی یا سورت کا یا اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتدا کے دو حرف ہین اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے نامون مین سے ایک نام ہی جیسے مزمل مدثر یٰس اور کہتے ہین کہ طٰہٰ یا منادی ہی اور حرف ندا اوس پر سے گرا دیا گیا ہی یا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے دو نام ایک طالب دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہی یعنی شفاعت کے طالب شریعت کے ہادی یا گناہون سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا اونکا دل غیر خدا سے طاہر ہی اور قرب خدا کی طرف ہادی ہین حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ طٰ سے اس طرف اشارہ ہی کہ سِرّ محمدی کے صفحے سے کائنات کے نقوش طے کر دیے گئے اور ہ سے یہ رمز ہی اس طرف کہ ہدایت مبدء کائنات کے قرب کی طرف پائی اور بعض کے قول کے موافق یہ بات ہی کہ ان دونون حرفون کی قسم کھائی ہی اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ ہی تبیان مین کہا ہی کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت الٰہی کی یا قسم طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تیسیر مین امام جعفر صادق علیہ السلام و علی آبائہ الکرام سے نقل ہی کہ طٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی قسم جو اللہ نے فرمایا ہی کہ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اور ایک قول یہ ہی کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہی اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ طٰ سے مدینہ طیبہ کی

ع ۱۴

اور یہ ہے کہ مستعمل کیا [illegible] ان دو حرفون سے حق تعالیٰ حرمین شریفین یعنی مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کی قسم کھاتا ہے یا ط طوبیٰ ہ [illegible] بیان کی ہے اور
ہ سے ہاویہ کافرون کی یا ط طوبیٰ ہے اہل جنت کی ہے اور ہ سے ہاویہ اہل دوزخ کی ایک گروہ اس طرف ہے کہ یہ لفظ حروف مقطعات سے نہیں ہے
بلکہ یا رجل کے مقابلہ میں موضوع ہے عکلی یا حبشی یا نبطی یا سریانی زبان میں اور اس قول پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم منادی یعنی پکارے
گئے ہونگے اور بعضی تفسیرون میں لکھا ہے کہ ابجد کے حساب سے طٰ کے نو عدد ہیں اور ہ کے پانچ مجموعہ چودہ ہوئے اور اکثر یہ ہے کہ چودھوین رات کو
چاند پورا ہوتا ہے تو اس میں یہ اشارہ نکلا کہ اے چودھوین رات کے چاند اور یہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور پورا چاند ہونا
آپکے مرتبہ جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہے اور یہ بات عارفون پر پوشیدہ نہیں قطعہ ماہ چون کامل شود انور بود [illegible]
کامل ماہ بدری [illegible] صد [illegible] ضلال [illegible] روشن شد انوار جلال [illegible] اور بعضے
کہتے ہیں کہ طٰہٰ اصل میں طاہا تھا ہمزہ کو الف یا [illegible] امر ہے وطی سے اور ہا کنایہ زمین ہے اور زمین کا ذکر نہیں آیا [illegible] جب
جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تہجد کے واسطے اوٹھتے تو ایک پانون پر آپ کھڑے ہوتے اس سبب سے پاے مبارک کی [illegible] ورم
کر جاتی تو یہ سورت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حکم کر دیا کہ طا یعنی اپنے دونون پانون زمین پر رکھو اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک دن
ابو جہل اور اوسکے لوگون نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم نے ہمارا دین چھوڑ کر اپنے کو رنج او تکلیف میں ڈالا
یا طعن کرتے تھے کہ محمد پر قرآن اسیواسطے اوترا ہے کہ اونھین رنج و مصیبت میں ڈالے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنی اے مرد کہ
تیری طرح کسی مرد نے میدان مردی میں قدم نہیں رکھا مَآ اَنْزَلْنَا نہیں نازل کیا ہمنے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجپر قرآن
لِتَشْقٰۤى ۝ اسواسطے کہ تو رنج کھینچے اور رات کو نہ سوئے اور نماز میں کھڑے رہنے کے سبب تیرے پانون ورم کر جائین اِلَّا
تَذْكِرَةً مگر نازل کیا ہمنے تجپر قرآن نصیحت کرنیکے واسطے لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ اوس شخص کے جو ڈرتا ہو یا وعدہ [illegible] اسکے [illegible]
عام ہے مگر ڈرنے والے کی تخصیص اسواسطے ہے کہ وہ نصیحت سے فائدہ پاتا ہے تَنْزِيْلًا اوتارا گیا اوتارنا مِّمَّنْ خَلَقَ
الْاَرْضَ اوسکی طرف سے جسنے پیدا کی زمین وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اور آسمان اونچے اَلرَّحْمٰنُ وہ بڑی بخشش
کرنے والا عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ عرش پر غالب ہوا اوسکا حکم اور باوجود اسکے کہ حق تعالیٰ سب موجودات پر غالب اور
مستولی ہے مگر استیلا کی اضافت خاص عرش کے ساتھ اس جہت سے ہو سکتی ہے کہ وہ سب مخلوقات میں بڑا ہے تاویلات میں امام ماتریدی نے
فرمایا ہے کہ عرش ملک کے معنی میں آتا ہے اور حق تعالیٰ اپنے ملک پر مستولی اور غالب ہے فتوحات میں ہے کہ شیخ قدس سرہ اس آیت میں لفظ عرش
پر وقف کرتے اور اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ الخ پڑھتے یعنی ثابت ہے اوسکے واسطے جو کچھ ہے آسمانون اور زمین میں شیخ الاسلام قدس سرہ نے
فرمایا کہ عرش پر خدا کا استوا یعنی قرار پکڑنا قرآن میں ہے اور مجھے اس بات کا ایمان ہے میں تاویل نہیں ڈھونڈھتا اسلیے کہ اس باب میں
تاویل کرنا طغیان ہے ظاہر میں قبول کرتا ہون اور باطن میں مان لیتا ہون اسواسطے کہ سنیون کا یہی اعتقاد ہے مگر میں یہ
جانتا ہون کہ وہ نہ مکان کا محتاج ہے نہ عرش اوسکو اوٹھائے ہوئے ہے اسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے عرش کو اوٹھائے ہوئے ہے
اور اوسکا نگہبان ہے نظم نہ مکان و یافت نہ عرش [illegible] قرآن [illegible] بیان [illegible] وہم [illegible] محتاج [illegible]

ذالق عالم ہر چیز ست وہی مالک ہے لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اوسکے واسطے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی مبدعات علوی سے وَمَا فِی الْاَرْضِ
اور جو کچھ زمینون مین ہی مخترعات سفلیہ سے وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ دونون کے درمیان ہی بادل اور ہوا اور مولدات ثلثہ وَمَا تَحْتَ
الثَّرٰی ○ اور جو کچھ گیلی مٹی کے طبقے کے نیچے ہی یعنی زمین کے سب طبقون سے نیچے والا طبقہ ہی اور وہ جگہ جو سب کے نیچے ہی تفسیر زاہدی
اور تفاسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکور ہی کہ زمین کے ساتون طبقے ایک فرشتے کے کاندھے پر ہین اور اوس فرشتے کے
دونون پاؤن ایک پتھر پر ہین اور پتھر ایک جنت کی گاے کے سینگ پر اور گاے کے پاؤن حوض کوثر کی ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہین اور مچھلی دریا پر
ثابت ہی اور دریا جہنم پر اور جہنم ہوا پر اور ہوا ایک حجاب ظلمت پر اور وہ حجاب ثری پر اور زمین آسمان والون کا علم ثری سے آگے
نہین پہونچتا اور ثری کے نیچے جو کچھ ہی اوسے حق تعالی کے سوا کوئی نہین جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ اور اگر آشکارا کہو
تم بات فَاِنَّهٗ تو بیشک وہ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ○ جانتا ہی پوشیدہ اور جو کچھ پوشیدہ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہو کہتے ہین
کہ سر وہ ہی جو بندہ کرتا ہی اور جانتا ہی اور چھپاتا ہی اور اخفی وہ ہی کہ جانتا ہی نہین کہ کیا کریگا یا سر وہ ہی جو کسی سے کہین اور اخفی
جو اپنے دل مین چھپائین اَللّٰهُ وہی خداے برحق لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود پرستش کے لائق گروہ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰی ○ اوسکے واسطے ہین نام نیک یا صفتین اچھی وَهَلْ اَتٰىكَ اور کیا آئی تمھارے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حَدِیْثُ مُوْسٰی ○ خبر موسی بن عمران کی اور اونکا قصہ کہ یہین معلوم ہوا تو سختیون پر صبر کرینگے اونکی قصہ کو
یاد کرو جب دیکھی موسی علیہ السلام نے نَارًا آگ لکھا ہی کہ جب حضرت موسی نے شعیب علیہ السلام سے اپنی ماں یا بھائی کو
دیکھنے کے واسطے مصر مین جانے کی اجازت چاہی تو شعیب علیہ السلام نے اونھین اجازت دی اور اونکی بی بی کو اونکے ساتھ روانہ کیا
بڑی اندھیری اور بہت سردی تھی برف پڑ رہی تھی وہ راہ بھول گئے اور وادی ایمن کے پاس پہونچے اور حضرت صفورا حضرت شعیب کی
بیٹی جو موسی علیہ السلام کی منکوحہ تھین اونکو درد زہ شروع ہوا آگ کی حاجت پڑی موسی علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی چقماق
سے آگ نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ دیکھی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا تو اوسنے اپنے اہل و عیال اور خادمون سے کہا ٹھہرو اسی جگہ اِنِّیْۤ
اٰنَسْتُ نَارًا بیشک مین نے دیکھی ہی آگ لَعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ شاید لاؤن تمھارے واسطے مِّنْهَا بِقَبَسٍ اوس آگ مین سے کوئی لکڑی
جسکا کنارہ سلگتا ہو یا ایسی بتی روشن کر لاؤن یا کوئی لکڑی جلا لاؤن یا انگارے لاؤن اَوْ اَجِدُ یا پاؤن عَلَی النَّارِ هُدًی
آگ پر راہ کہ مجھے گھر سے پر لگا دے تو اپنے لوگون کو چھوڑ کر اکیلے آگ کی طرف چلے فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا پھر جب آئے وہ اوس آگ کے پاس نقل ہی
آگ سبز درخت مین جلتی دیکھی کہ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا اور اوسکے گرد کوئی نہ تھا تو متحیر ہوئے اور آگ کی روشنی اور درخت کی
سبزی سے متعجب تھے کہ ناگاہ نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی ○ ندا کی گئی کہ اے موسی اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ مین ہون مین تیرا رب متکلم کی ضمیر کی تکرار
تاکید اور تحقیق کے واسطے ہی یعنی کچھ شک نہ کر اور یقین جان کہ مین تیرا رب ہون فَاخْلَعْ پھر اوتار ڈال اپنے پاؤن سے نَعْلَيْكَ
اپنی دونون جوتیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ جوتیان نجس تھین گدھے کے چمڑے کی اور بے دباغت کیے ہوئے اور صحیح روایت ہی
جوتیان گاے کے چمڑے کی پاک تھین مگر حق تعالی نے اونھین اوتارنے کا حکم دیا تاکہ حضرت موسی علیہ السلام کا قدم ارض مقدس کی خاک

وقف لازم

اور اوسکی برکت اونکے پاؤن مین پہونچے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ تواضع اور ادب کی تعلیم ہی اسواسطے کہ بادشاہون کے فرش پر جوتیان پہنے
نہین جا سکتے اور اسیواسطے اگلے بزرگون کے ایک گروہ نے مثل حضرت بشر حافی وغیرہ قدس سرہم کے ننگے پاؤن سیر کی ہی نظم
گیج کہ زمین چہ آسمان طالب او دست ہا ۔ چون درنگری برہنہ پایان دانند ہا ۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ جو حکم ہوا کہ جوتیان اوتار اسکے یہ معنی ہین
کہ اپنا دل جورو لڑکون کی فکر سے فارغ رکھ اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ دونون جوتے اوتار ڈال یہ اس طرف اشارہ ہی کہ دنیا
اور آخرت کی فکر اپنے دل سے نکال ڈال یعنی عالم تفرید مین دونون جہان سے الگ ہوجا إِنَّكَ بیشک تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝
میدان پاکیزہ و برکت والے مین ہی جو تعریف کیے ہوئے میدانون مین ہی وَأَنَا اخْتَرْتُكَ اور مین نے برگزیدہ کر لیا تجھے نبوت کے واسطے
فَاسْتَمِعْ تو سن لِمَا يُوحَىٰ ۝ وہ چیز جو وحی کی جاتی ہی تجھپر اور وحی یہ ہی کہ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ بیشک مین ہون خدا
لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا نہین ہی خدا اسوا میرے فَاعْبُدْنِي تو میری عبادت کر اور یہ وحی مقصود تھی توحید مقرر کرنے پر کہ منتہا ہے
علم ہی اور عبادت کے حکم پر کہ کمال عمل ہی پھر اقسام عبادت مین سے نماز کی تخصیص کرکے فرمایا کہ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ اور قائم رکھ نماز
لِذِكْرِي ۝ اسواسطے کہ تو اوسمین مجھے یاد کرے یا مین تجھے ثنا کے ساتھ یاد کرون إِنَّ السَّاعَةَ بیشک قیامت آتِيَةٌ آنے
والی ہی أَكَادُ أُخْفِيهَا چاہتا ہون کہ چھپاؤن اوسکا وقت اسواسطے کہ اوس عذاب سے ڈرنا بہت سخت ہوتا ہی جسکا وقت معلوم
نہین اور اگر اخفا کو سلب خفا یعنی پوشیدگی اوٹھا لینے کے معنی مین رکھین تو یہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ ظاہر کردین ہم اوسے لِتُجْزَىٰ
آتیہ کا متعلق ہی یعنی قیامت بیشک آنے والی ہی تاکہ بدلا دیا جاوے كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک بِمَا تَسْعَىٰ ۝ ساتھ اوس کام کے کہ دوڑتا ہی
اوسکی طرف اور کرتا ہی فَلَا يَصُدَّنَّكَ تو چاہیے کہ تجھے باز نہ رکھے عَنْهَا قیامت پر ایمان لانے سے مَنْ لَا يُؤْمِنُ وہ شخص جو نہین
ایمان لاتا بِهَا اوسکے واقع ہونے کا وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہی جسنے هَوَاهُ اپنے نفس کی خواہش کی تو اوس شخص کے منع کرنے
کے سبب سے راہ چھوڑکر فَتَرْدَىٰ ۝ پھر تو ہلاک ہوجاوے یہ خطاب تو موسی علیہ السلام سے ہی اور مراد اوسکی امت ہی امام علم الہدی
اور فقیہ ابو اللیث رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ وانا اخترتک سے یہانتک ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہین اور
اس تقدیر پر امت محمدی مراد ہی غرضکہ حضرت موسی علیہ السلام نے جب دونون جوتے پاؤن سے اوتارے اور وادی مقدس مین
ٹھہرے تو خطاب پہونچا کہ وَمَا تِلْكَ اور یہ کیا چیز ہی بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسی حضرت موسی کو
انس حاصل ہونے اور اونکی ہیبت دور ہونے کے واسطے حق تعالی نے اونسے کلام کیا اور یہ بات پوچھی کہ تمہارے ہاتھ مین کیا ہی
استفہام یعنی پوچھنا تنبیہ یعنی ہوشیار کرنے کو شامل ہی یعنی حاضر رہ تاکہ عجائب دیکھ قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ هِيَ عَصَايَ
یہ میرا عصا ہی اور وہ جنت کے درخت کی لکڑی کا تھا دس گز لمبا اور اوسکے اوپر والے سرے پر دو شاخین نکلی ہوئی تھین اور اوسکے نیچے
لمبی نوک دار شام لگی تھی اوسکا نام علیق تھا یا نبعہ حضرت آدم سے حضرت شعیب کو میراث مین پہونچا تھا اونھون نے حضرت موسی علیہ السلام کو
دیا تھا غرضکہ حضرت موسی نے جواب دیا اور خدا کی نعمتین شمار کرنے کو جواب پر یہ باتین اور زیادہ کین اور کہا کہ أَتَوَكَّأُ تکیہ کرتا ہون عَلَيْهَا
اس عصے پر جب تھکجاتا ہون راہ مین یا جب بکریان چرتی ہوتی ہین اور مین اونکے پاس ہوتا ہون وَأَهُشُّ اور جھاڑتا ہون جھکے

یہاں اس عصا کے سبب سے عَلٰی غَنَمِیْ اپنی بکریوں پر وَلِیَ فِیْهَا اور میرے واسطے اس عصا میں مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○ کام اور بہت
لکھا ہے کہ عصا اثنا راہ میں موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرتا اور درندے اور موذی جانوروں سے اونکی حفاظت کرتا اور جس کوئیں پر موسیٰ علیہ السلام
پہونچتے اوسکی لکڑی رسی ہو جاتی اور دونوں شاخیں ڈول بنجاتیں اور زمین میں گاڑتے تو سایہ دار درخت ہو جاتا اور جو میوہ موسیٰ علیہ السلام کو
مرغوب ہوتا وہ اوس میں پیدا ہو جاتا اور اندھیری رات میں شمع اور چراغ کی طرح روشنی دیتا اور چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے مجملاً کہا کہ مجھے
اس سے بہت کام ہیں تو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ○ ڈالدے اسے ای موسیٰ تو حضرت موسیٰ سمجھے کہ جوتوں کی طرح
اس عصا کو بھی دور کرنا چاہیے فَاَلْقٰهَا تو پھینک دیا اوسے اپنے پیچھے فوراً ایک بہت بڑی آواز سنی پھر کر دیکھا فَاِذَا هِيَ
تو ناگہان وہ عصا حَيَّةٌ سانپ تھا تَسْعٰى ○ دوڑتا ہوا طرف لکھا ہے کہ پہلے تو وہ زرد سانپ ہو گیا عصا کی پتلائی کے برابر پھر بڑھا
بڑھا اونٹ کے برابر اور لمبا ہو گیا اور چھوٹے چار پیروں پر کھڑا ہو کر چلنے لگا اوسکے دونوں کلپھڑوں کے درمیان بقدر بارہ گز کا
فرق تھا اور منہ میں بڑے بڑے دانت اور دونوں آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی تھیں بڑے بڑے پتھر جب سامنے پڑتے تو ایک لقمہ
کر جاتا بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکھاڑ کر کھا جاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسے دیکھا تو ڈر کر بھاگے تو قَالَ خُذْهَا
فرمایا خدا نے پکڑ لے اوسے وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر اوس سے سَنُعِيْدُهَا جلدی پھیر دینگے اور لے آوینگے ہم اوسے سِيْرَتَهَا
الْاُوْلٰى ○ پہلی ہیئت پر جو وہ رکھتا تھا یعنی اوسے ہم پھر عصا بنا دینگے جب یہ خطاب الٰہی موسیٰ علیہ السلام کو پہونچا تو اژدہے
کی طرف منہ کر کے دوڑے اور اپنا ہاتھ اوسکے منہ میں کر دیا اور اوسکے دونوں کلپھڑے پکڑے وہی عصا کا عصا ہو گیا دونوں شاخیں
ہاتھ میں آئیں تو موسیٰ علیہ السلام کا دل ٹھہرا پھر ندا آئی کہ وَاضْمُمْ يَدَكَ اور ملا اور بھیج اپنا ہاتھ اِلٰى جَنَاحِكَ اپنے
پہلو کی طرف بغل کے نیچے تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَيْضَآءَ سفید روشن مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ بے کسی عیب اور بیماری کے یعنی سفید
برص کی بیماری نہو گی بلکہ سفید چمکتا ہو گا بجلی کی طرح اوسکی شعاع پڑیگی اٰيَةً اُخْرٰى ○ یہ معجزہ اور نشانی دوسری اپنی نبوت کا
لِنُرِيَكَ ایسا ہمنے اسواسطے کیا تاکہ دکھائیں ہم تجھے مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ○ بعضی اپنی بڑی نشانیاں اِذْهَبْ
ع اِلٰى فِرْعَوْنَ جا یہ دونوں معجزے لیکر فرعون کی طرف اور بلا اوسے میری عبادت کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ○ بیشک وہ حد سے
گذر گیا ہے اور خدائی کا دعویٰ کرتا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو دعوت کرنے پر مامور ہوئے تو اپنے دل میں سوچے کہ
میں اکیلا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتھ کیونکر مقابلہ کرونگا تو حق تعالیٰ سے تقویت چاہی اور دعا شروع کی اور عاجزی کی راہ
قَالَ کہا کہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ ای میرے رب کھولدے میرے واسطے صَدْرِيْ ○ میرا سینہ تاکہ جو کچھ وحی نازل
فرماوے وہ اوس میں سماوے یا یہ کہ مجھے متحمل اور بردبار کر دے تاکہ ہر بات سے دلتنگ نہوں وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ اور آسان کر دے
میرے لیے میرا کام کہ تبلیغ رسالت ہے وَاحْلُلْ اور کھولدے عُقْدَةً گرہ مِّنْ لِّسَانِيْ ○ میری زبان سے تاکہ يَفْقَهُوْا
قَوْلِيْ ○ سمجھیں لوگ میری بات لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بچے تھے تو فرعون ایک دن اونھیں گود میں لیے تھا
موسیٰ علیہ السلام نے اوسکی ڈاڑھی پر ہاتھ مارا اور کچھ نوچ لی اور کیفیت یہ تھی کہ اوسکی ڈاڑھی میں موتی وغیرہ جواہر گندھے تھے

فرعون کو غصہ آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ خاتون نے عذرخواہی شروع کی اور یہ بات کہی کہ اس بچے نے جواہر چمکتے ہوئے دیکھے اسوجہ سے داڑھی پر ہاتھ مارا اگر آگ کا انگارا دیکھے تو بھی اوسپر ہاتھ ڈالدے اس امتحان کے واسطے ایک طباق مین آگ ایک مین یاقوت بھر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے لائے اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کے انگارون کی طرف بڑھا دیا پس موسیٰ علیہ السلام نے ایک انگارا اوٹھا کر اپنے منھ مین رکھ لیا تو اونکی زبان جل گئی اور اوسمین گرہ لگی اونکی بات خوب سمجھ مین نہ آتی تھی تو اس جگہ درخواست کی کہ یا اللہ وہ گرہ کھل جائے اور یہ بھی عرض کی کہ وَاجْعَلْ لِّیْ اور کر دے میرے واسطے یعنی مقرر کر وَزِیْرًا مدد دینے والا یا بوجھ بانٹنے والا مِّنْ اَهْلِیْ میرے لوگون مین سے هٰرُوْنَ اَخِی ہارون میرا بھائی اشْدُدْ بِهٖ مضبوط کر اوسکے سبب سے اَزْرِیْ میری پیٹھ وَاَشْرِكْهُ اور شریک کر اوسے فِیْۤ اَمْرِیْ میرے کام مین یعنی وحی و نبوت مین میرا شریک کر دے كَیْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی بیان کیا کرین ہم تیری یا تیرے واسطے نماز پڑھا کرین ہم كَثِیْرًا بہت وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا اور یاد کرین تجھے ہمیشہ اور دعا کے ساتھ بہت اِنَّكَ كُنْتَ بے شک تو ہے بِنَا بَصِیْرًا ہمارا حال دیکھتا یا تو جانتا ہے وہ بات جسمین ہماری بھلائی ہے قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق دیا گیا ہے تو سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى اپنی مانگی مراد اے موسیٰ یعنی جو تیری درخواست کی وہ مین نے تجکو عطا فرمائی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک احسان رکھا ہمنے عَلَیْكَ تجپر اور نعمت دی ہمنے تجکو مَرَّةً اُخْرٰۤى دوسرے وقت اِذْ اَوْحَیْنَاۤ جب ہمنے وحی کی بھیجی اِلٰۤى اُمِّكَ تیری مان کی طرف مَا یُوْحٰۤى وہ جو نہین معلوم ہو سکتی مگر وحی سے یعنی اوسے ہمنے الہام کیا اوسوقت جبکہ تجکو جنتی تھی اور فرعون کے لوگ لڑکون کی تلاش مین تھے کہ جہان پائین قتل کر ڈالین اور وہ تمھارے باب مین عاجز تھی تو بھیجا ایک فرشتہ کی زبانی اوسے الہام کیا نبوت کے طور پر نہین اور بھیجے یہ پیغام بھیجا اَنِ اقْذِفِیْهِ یہ کہ ڈالدے موسیٰ کو فِی التَّابُوْتِ صندوق مین روئی رکھکر اور اوسکا منھ رال لگا کر خوب بند کر دے فَاقْذِفِیْهِ پھر ڈالدے وہ صندوق فِی الْیَمِّ دریائے نیل مین فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ پھر چاہیے کہ ڈالدے دریا یعنی دریا اوسے ڈالدیگا بِالسَّاحِلِ کنارے پر یَاْخُذْهُ تاکہ لیوے اوسے اوسمین سے عَدُوٌّ لِّیْ دشمن جو میرا ہے وَعَدُوٌّ لَّهٗ اور دشمن جو اسکا بھی ہے یعنی فرعون عدو کا لفظ مکرر لانا کمال عداوت کی وجہ سے ہے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی مان نے خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریائے نیل مین ڈالدیا اور اوس دریا مین سے ایک نہر فرعون کے گھر مین جاری تھی اوس نہر کی راہ صندوق فرعون کے باغ مین آیا فرعون اپنی جورو کو ساتھ لیے ہوئے نہر کے کنارے بیٹھا تھا جب صندوق اون دونون کے سامنے گیا تو اونھون نے نکال لیا کھولا تو اوسمین ایک لڑکا چاند کی صورت سیاہ چشم نکلا بیت

ماہ زیبا است و لے روئے تو زیبا تر از وست ۞ چشم نرگس چشم تو رعنا تر از وست ۞

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی آنکھون مین ایسی ملاحت تھی کہ جو اونھین دیکھتا محبت کرنے لگتا آسیہ اور فرعون نے جو اونھین دیکھا تو دونون کے دل مین اونکی محبت پیدا ہو گئی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ اور ڈالدی مین نے تجپر مَحَبَّةً مِّنِّیْ محبت اپنی طرف سے یعنی تمھاری محبت کا بیج دلون مین مین نے بو دیا تاکہ تجپر مہربان ہوجائین وَلِتُصْنَعَ اور پرورش کیا جائے تو عَلٰی عَیْنِیْۤ میری

دیکھنے پر یعنی میرے علم اور ارادے کے ساتھ لکھا ہی کہ فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنا لیا اور بہت لاڈ پیار کیا
انا مقرر کرنے میں مشغول ہوئے ہر چند انائیں لائے موسیٰ علیہ السلام کسیکا دودھ نہ لیتے موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنی بیٹی
مریم سے کہا تھا کہ دریاے نیل کے کنارے کنارے دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہاں جاتا ہی جب صندوق فرعون کے باغ میں گیا تو مریم بھی
اوس باغ میں چلی گئیں اور یہ حال وہاں دیکھا کہ اونکا بھائی کسی انا کا دودھ نہیں لیتا پس مریم نے اپنے تئین آسیہ کے پاس پہونچایا
اِذْ تَمْشِیْٓ یاد کر جب جاتی تھی اُخْتُكَ تیری بہن فَتَقُوْلُ پھر بولی کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا بتادوں تمکو ایسی کو عَلٰی
مَنْ یَّكْفُلُهٗ جو اوس کی خبرداری کرے یعنی جو اس لڑکے کا تکفل کرے اور اسے دودھ دے آسیہ بولیں کہ اگر ایسا ہو تو ہم تیرے ساتھ احسان
کرینگے مریم باہر آئیں اور اوسیوقت اپنی ماں کو بلا لائیں پس موسیٰ علیہ السلام کو اونکی گود میں دیا فَرَجَعْنٰكَ پھر پہیر دیا ہمنے تجکو
اِلٰٓى اُمِّكَ تیری ماں کی طرف اور وعدہ پورا کیا ہمنے كَیْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَیْنُهَا ماں کی آنکھ تیرے دیدار سے وَلَا
تَحْزَنَ اور تاکہ غمگین نہو تیری جدائی میں وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور مار ڈالا تھے ایک جی یعنی اوس قبطی کو جسکی لاش جگہ
بنی اسرائیل سے کی اور فرعون کے لوگون کو معلوم ہوا اور اونھون نے تمہارے قتل کا ارادہ کیا فَنَجَّیْنٰكَ پھر نجات دی ہمنے تجکو
مِنَ الْغَمِّ مارڈالے جانے کے غم سے اور ہمنے حکم کردیا کہ مدین میں چلے جاؤ وَفَتَنّٰكَ اور آزمایا ہمنے تجکو فُتُوْنًا ۵
آزمانا یعنی ہمنے تجکو بلا میں ڈالا اور صاف نجات دیدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور قبطی کے قتل اور مدین کی طرف ہجرت کرنیکا
قصہ سورۂ قصص میں مفصل آئیگا فَلَبِثْتَ پھر رہی تجھ سِنِیْنَ فِیْٓ اَهْلِ مَدْیَنَ ۵ برسون اہل مدین کے درمیان
اور وہ اٹھارہ یا اٹھائیس برس تھے ثُمَّ جِئْتَ پھر آیا تو اس میدان میں عَلٰى قَدَرٍ یّٰمُوْسٰى ۵ اوس اندازہ پر جو مقرر
کیا تھا ہمنے اے موسیٰ اور یہان تجسے ہمنے کلام کیا وَاصْطَنَعْتُكَ اور تجھے برگزیدہ اور خاص کر لیا میں نے لِنَفْسِیْ ۵ اپنی
محبت کے واسطے یعنی دوست بنا لیا اِذْهَبْ اَنْتَ جا تو وَاَخُوْكَ اور تیرا بھائی بِاٰیٰتِیْ میرے معجزون سمیت
وَلَا تَنِیَا اور سستی نکرو فِیْ ذِكْرِیْ ۵ میرا ذکر پہونچانے میں توحید اور عبادت کے ساتھ اِذْهَبَآ جاؤ تم دونون اِلٰى
فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ۵ بیشک گناہ میں حد سے گذر گیا ہی فَقُوْلَا لَهٗ پھر بات کہو اوس سے قَوْلًا
لَّیِّنًا بات کہنا نرم یعنی اوسکے ساتھ مدارا کرکے اوسے دعوت کرو مشورہ کی صورت جیسے هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ایسا نہو کہ تم سختی کرو
تو وہ تجپر غصہ کرے یا یہ کہ نرمی کے ساتھ بات کرکے اوسکی پرورش کے حق کی رعایت رکھو اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسے کنیت کے ساتھ
پکارا کرو جیسے ابوالعباس اور ایک قول میں ابوالولید اور ابو مرہ بھی اوسکی کنیت کہی ہی بہرتقدیر اوسکے ساتھ سخت کلامی نکرو لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ
شاید کہ وہ نصیحت مانے تمہاری بات سے اَوْ یَخْشٰى ۵ یا ڈرے خدا کے عذاب سے تذکرہ نصیبہ محقق ہی اور خشیہ جسکا متوہم پھر موسیٰ
علیہ السلام اسی جگہ سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر کر اپنے لوگون کے پاس نہ گئے تیسیر میں لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کے لوگ رات بھر
منتظر رہے اور وہ نہ آئے اور دن کو بھی اونکی کچھ خبر نہ ملی وہ لوگ اوس میدان میں متحیر رہے انتہا اہل مدین کے لوگون کی ایک جماعت ادن
پہونچی اور حضرت صفورا کو پہچان کر اونکے باپ پاس لیگئی جب فرعون غرق ہو لیا تو موسیٰ علیہ السلام کی خبر اونھیں ملی ہر چند کہ موسیٰ علیہ السلام

ہر ایک کو وہ چیز کہ جو معاش میں اوسکا قیام اور منتفع ہونا اوس چیز کے سبب سے ہو ثُمَّ هَدٰى ۝ پھر راہ بتائی اوسے یعنی
چیز کی اپنی پہچان دی یہی کہ اس سے اس طرح فائدہ حاصل کرنا چاہیے یا ہر جاندار کو اوسکی روزی دی اوسی کے مثل منفعت اور مضرت میں
اور بہشت اور دوزخ میں جانے کی راہ اوسے بتا دی اور بعضوں نے کہا ہے کہ خلقہ پہلا مفعول ہے اور تقدیر کلام یہ ہے کہ دی اپنے پیدا کیے ہوؤں کو
وہ چیز جس کی اونہیں حاجت تھی اور چونکہ خلق کی ہوئی چیز کا بیان مقصود ہے تو اوسے مقدم کیا فرعون نے جو یہ کلام سنا تو ڈرا کہ ایسا
نہو کہ اوسکی قوم اپنے معبود کی عبادت کی بابت شبہ میں پڑے تو پیہات کا ذکر بیچ میں لایا اور موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کرنے کے واسطے
قَالَ کہا فرعون نے فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ پھر کیا حال ہے اگلے زمانے کے لوگوں کا جیسے قوم نوح و عاد و ثمود و قوم لوط علیہ السلام
کی قوم کہ اون لوگوں نے تو اس خدا کی پرستش نہیں کی اب وہ سعادت اور دولت میں ہیں یا شقاوت اور بدنصیبی میں قَالَ کہا موسیٰ
علیہ السلام نے کہ عِلْمُهَا علم اوس گروہ کے حال اور مآل کا عِنْدَ رَبِّیْ میرے رب کے پاس ہے فِیْ كِتٰبٍ لوح محفوظ میں لکھا
ہوا لَا یَضِلُّ غلطی نہیں کرتا اور نہیں چھوڑتا رَبِّیْ میرا رب کسی چیز کو وَلَا یَنْسٰى ۝ اور نہیں بھولتا یا کہ اوسکا علم سب کو
گھیرے ہوئے ہے اور میں تمہاری طرح بندہ ہوں وہی جانتا ہوں جسکی خبر خدا مجکو دے اور بعضوں نے کہا ہے کہ فرعون نے قیامت کا
حال پوچھنا مقصود تھا تو بولا کہ اگلے لوگوں کا کیا حال ہے کہ اوٹھائے نہیں جاتے تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسے میرے خدا کے سوا
اور کوئی نہیں جانتا اور پھر اوسی پہلی بات کی طرف حضرت موسیٰ پھر کے حق تعالیٰ کی صفت کرنے لگے اور یہ کہ میرا رب اَلَّذِیْ جَعَلَ
وہ ہے جس نے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو مَهْدًا فرش بچھا ہوا کہ اوسپر بیٹھتے اور گھر بناتے ہو وَّسَلَكَ
لَكُمْ اور چلائیں تمہارے واسطے فِیْهَا زمین میں سُبُلًا راہیں کہ اونپر آتے جاتے ہو ایک ملک سے دوسری زمین پر اور اپنی
مصلحتوں پر قیام کرتے ہو وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ اور نازل کیا آسمان سے پانی کہ مینہ ہے فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے
اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات فرمانا کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ کر دینا ہے یعنی ہمارے سوا اور کسی کا نکالنا ہرگز
میسر نہیں میں ہی نکالتا ہوں مینہ کے پانی سے اَزْوَاجًا اقسام رنگا رنگ مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ اوگنے والی پراگندہ
چیزوں میں سے کہ باوصف اسکے کہ زمین ایک پانی ایک مگر ہر ایک کا مزہ رنگ بو دوسرے کے مخالف ہے كُلُوْا پھر ہمنے کہدیا کہ کھاؤ
اوس میں سے جو ہمنے نکالا ہے جو کھانے کی چیزیں پھل دانے وَارْعَوْا اور چراؤ اَنْعَامَكُمْ اپنے چارپائے چراگاہوں میں تاکہ
وہ گھاس چریں جو چرنے کے لائق ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمیں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں دکھاتا ہے خدا کی قدرت
اور وحدت کی لِّاُولِی النُّهٰى ۝ عقل والوں کے واسطے اس لیے کہ اونکی عقلیں باطل کی اتباع اور بری باتیں کرنے سے منع
کرتی ہیں مِنْهَا زمین سے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہے ہمنے تمہیں یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کی اصل خلقت اور تمہارے
بدنوں کا پہلا مادہ زمین کی خاک ہی ہے تبیان میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ جہاں بندہ دفن ہوگا اوس جگہ کی تھوڑی سی
خاک اوٹھا لاوے وہ اوٹھا لاتا ہے اور نطفہ جو اوسکے وجود اور ہستی کا مادہ ہے اوسپر وہ خاک ڈالدیتا ہے اور وہ شخص نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہے اور
پھر اوسی خاک میں دفن ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمکو زمین سے پیدا کیا ہے وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ اور اوسی میں ہم پھر لیجائینگے تم

تمکو مرنے کے بعد وَمِنْہَا نُخْرِجُکُمْ اور اوسی زمین سے نکالینگے ہم تمکو تَارَۃً اُخْرٰی ۝ دوسری بار حساب و جزا کے واسطے
حکیم فردوسی کہتے ہیں قطعہ ز خاک آفریدت خداوند پاک ٭ دگر بارہ بیرون آرد از زیر خاک ٭ میان حال کانی بخاک اندرون ٭ بہمان گونہ ز
خاک آئی بیرون ٭ اگر پاک دیدی بخاک گیری مقام ٭ بہمانی از آن پاک گیر نام ٭ پھر فرعون نے معجزہ طلب کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے
عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہو گیا پھر اوٹھا لیا تو وہی عصا تھا اور ید بیضا بھی ایسے دکھایا اور نشانیوں میں سے ایک کے بعد ایک معجزہ دیکھتا
تھا اور ایمان نہ لاتا تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اَرَیْنٰہُ اور بیشک ہم نے دکھائے فرعون کو اٰیٰتِنَا
کُلَّہَا اپنے سب معجزے جو ہمنے موسیٰ کو دئیے تھے فَکَذَّبَ پھر جھوٹا بتایا موسیٰ کو وَاَبٰی ۝ اور انکار کیا ان باتوں
کا یعنی ایمان لانے اور فرمانبرداری کرنے اور چھوڑ دینے کا واسطے قَالَ کہا فرعون نے اَجِئْتَنَا کیا آیا ہے تو ہماری طرف لِتُخْرِجَنَا
تاکہ نکال دے تو ہمیں مِنْ اَرْضِنَا ہماری زمین سے کہ مصر ہے بِسِحْرِکَ یٰمُوْسٰی ۝ اپنے جادو سے اے موسیٰ یعنی
یہ جادو کر کے تو ساحر ہے اور چاہتا ہے کہ ہم لوگوں کو ہماری زمین مصر سے نکال دے اور بنی اسرائیل کو یہاں بسا کر تو بادشاہی کرے
فَلَنَاْتِیَنَّکَ بِسِحْرٍ تو ضرور لاوینگے ہم تیرے واسطے کوئی جادو مِّثْلِہٖ تیرے جادو کی مثل اور اوس جادو کے سبب
تیرے ساتھ ہم مقابلہ کرینگے تاکہ لوگ جان لیں کہ تیری طرح ہم بھی جادوگر ہیں فَاجْعَلْ پس مقرر کر بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ہمارے اور اپنے
درمیان مَوْعِدًا کوئی وعدہ مقابلہ کے واسطے ایسا وعدہ کہ جس سے لَّا نُخْلِفُہٗ نہ خلاف کریں ہم اوسکا نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ
نہ ہم اور نہ تو بلکہ جب وعدہ آئے تو ہم حاضر ہوں مَکَانًا سُوًی ۝ ایسی جگہ کہ وہاں ہماری اور تیری قوم برابر ہو یا مکان وسط
یعنی برابر اور ہموار میں جہاں دونوں پہنچ سکیں تاکہ سب لوگ دیکھ سکیں قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ مَوْعِدُکُمْ تمہارے
وعدے کا زمانہ یَوْمُ الزِّیْنَۃِ قبطیوں کی زینت کا روز ہے اور وہ مصر والوں کی عید کا دن تھا کہ اوس دن آراستہ ہو کر ایک جگہ
حاضر ہوتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے یا نوروز یا عاشورا کا دن تھا وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ اور یہ کہ جمع کئے جائیں لوگ
ضُحًی ۝ کچھ دن چڑھے کہ اوسوقت بہت روشنی ہوتی ہے یعنی ہمارا وعدہ لوگوں کے جمع ہونے کے دن چاشت کے وقت کا ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن اس واسطے مقرر کیا تاکہ سب لوگوں کے سامنے حق ظاہر ہو اور باطل چھپ جائے اور اسکی خبر تمام
عالم میں بطریق شہرت پھیل جائے فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ پھر پھرا فرعون مجلس سے اور خلوت میں آیا اور ساحروں کے جمع کرنے کے باب میں
اپنے قرابتیوں کو بھیجا فَجَمَعَ کَیْدَہٗ پھر جمع کیا اوس چیز کو جس سبب سے کید کیا اور مکر کیا یعنی ساحروں کو اور سحر کا سامان
ثُمَّ اَتٰی ۝ پھر آیا وعدہ کی جگہ پر ساحروں کے ساتھ قَالَ لَہُمْ مُّوْسٰی کہا موسیٰ نے جادوگروں سے جب آیا وہ لیکر اونکو
ہوئی کہ اے لوگو وَیْلَکُمْ وائے تمپر لَا تَفْتَرُوْا افترا نہ کرو اور نہ باندھو عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا خدا کے اوپر جھوٹ کہ اوسکے
معجزے کو سحر کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اوسکا مقابلہ کرو یا خدا پر جھوٹ نہ باندھو اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک کر کے فَیُسْحِتَکُمْ
پھر مٹا دیگا اور جڑ سے اکھاڑ ڈالیگا تمکو بِعَذَابٍ اوس عذاب کے سبب جو تمپر نازل کریگا وَقَدْ خَابَ اور بیشک
بے نصیب اور ناامید ہوا وہ مَنِ افْتَرٰی ۝ جسنے افترا کیا خدا پر فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَہُمْ پھر جھگڑے کی جادوگروں نے

امرہم بینہم اپنے کاموں کی نسبت باہم جھگڑنے لگے اور آپس میں موسیٰ علیہ السلام کا کلام سنکر بولے کہ یہ ساحروں کے سے باتیں نہیں ہیں و
اسروا النجویٰ ○ اور چپکا چپکا کہنا فرعون کے لوگوں سے اوس بات پر قرار کیا اگر یہ شخص پھر غالب آگئے تو اوسکی
تابعیت کرنا چاہیے تھا پھر فرعون لشکری سے دیکھتا تھا کہ جادوگر باہم باتیں کرتے ہیں اور شور کرتے ہیں تو پوچھنے لگا کہ یہ
ساحر کیا کہتے ہیں وہ فرعون کے خوف سے قالوا بولے کہ ان ہذان لساحران یقیناً دونوں جادوگر ہیں یریدان
چاہتے ہیں ان یخرجاکم کہ نکالیں تمکو من ارضکم تمہاری زمین سے بسحرہما اپنے جادو کے زور سے
اور مصر کا ملک اپنے تصرف میں لائیں ویذہبا اور لیجائیں بطریقتکم المثلیٰ ○ تمہارا مذہب کہ سب مذہبوں میں
افضل ہے اور اپنا دین اور مذہب ظاہر کریں یا لیجائیں تمہارے اشراف اور اکابر کو یعنی اونکا دل تمہاری طرف سے پھیر دیں
اور اپنی طرف متوجہ کر لیں ہذان کے لفظ میں علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ ان کا اسم ہے اور شعر کی زبان میں دونوں
حالتوں میں تثنیہ کے اعراب الف ہی کے ساتھ ہوتے ہیں اور یہ حرف اونکی زبان کے موافق واقع ہوا یا ان ایسے معنی میں ہے اور
ہذان مبتدا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر شان کی اسم محذوف ہے اور ہذان لساحران اوسکی خبر ہے ابو عمرو کی قرأت کے موافق
ہے کہ اونھوں نے اِنَّ کو تشدید سے پڑھا ہے اور حفص نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے یعنی اِن اور وہ واسطے تاکید آتے ہیں اور لام
الا کے معنی میں کہتے ہیں یعنی نہیں ہیں یہ مگر ساحر غرضکہ فرعون نے جب ساحروں سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام جادوگر
ہیں اور مصر سے قبطیوں کو نکالدینے کا داعیہ باندھے ہیں تو فرعون غصے میں آیا اور بولا کہ فاجمعوا کیدکم پس جمع کرو
حالا تو تم مکر کے اسباب جمع کرو یعنی سحر کے آلات لاؤ ثم ائتوا صفا پھر آؤ صف باندھ کر میدان کی طرف تاکہ تمہاری ہیبت
لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جائے اور کوشش کرو تاکہ ان پر غالب آؤ وقد افلح الیوم اور بیشک کامیاب ہوا اور اپنی مراد کو پہونچا آج
من استعلیٰ ○ جو بالا ہوا سحر میں تو ستر ہزار یا بتیس ہزار جادوگروں نے صف باندھی اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اونکے برابر کھڑے
ہوئے فرعون کے جادوگر ایک قول کے موافق رسیاں اور عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے تھے لیکر میدان میں
اور ادب کی راہ سے قالوا یٰموسیٰ بولے کہ اے موسیٰ اما ان تلقی یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا و اما ان نکون یا یہ کہ ہم ہوں
اول من القیٰ ○ پہلا اوس شخص کے جو ڈالے موسیٰ علیہ السلام نے اونکا ادب کے مقابلہ میں خود بھی ادب کو کام فرمایا اور اونکے
بے اعتبار اور بے حساب ہونے کی وجہ سے قال بل القوا کہا بلکہ تمہی ڈالو پس جادوگروں نے اپنے جادو پھینکے اور دہوپ کی گرمی کے موافق
پارہ نے چکر کیا فاذا حبالہم وعصیہم پھر وہیں اونکی رسیاں اور عصے یخیل الیہ دکھائی دیے موسیٰ علیہ السلام کو من
سحرہم اونکے جادو اور مکر سے گویا انہا تسعیٰ ○ یقینی وہ چلتے ہیں اور دوڑتے ہیں فاوجس تو پایا فی نفسہ
اپنے دل میں خیفۃ موسیٰ ○ خوف موسیٰ نے اس بات سے کہ دیکھنے والے تو سحر اور معجزہ میں فرق نہ کرینگے یا میں جب
اپنا عصا پھینکوں دیکھنے والے متفرق ہو جاوینگے جب موسیٰ علیہ السلام پر یہ وہم طاری ہوا تو قلنا ہمنے کہدیا کہ
لا تخف نہ ڈر تو اوس بات سے جسنے تجھے وہم میں ڈالا ہے اسواسطے کہ تیرا کام نہایت کھلا ہونے کے سبب عام خاص

اُسکی پیشتر ہو رہیگا إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ ○ بیشک تو ہی ہو اوپر اور اونچا غالب ہو وَأَلْقِ اور ڈالدے مَا فِي يَمِينِكَ
جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ مین ہی حق تعالی عصے کی تحقیر فرماتا ہی کہ اے موسی انکی رسیان اور عصے بہت سے ہین اسے کچھ باک نکر اور
ایک لکڑی جو تیرے ہاتھ مین ہی ڈالدے تو تَلْقَفْ تا نگل جاوے مَا صَنَعُوا جو کچھ بنایا ہی اونھون نے إِنَّمَا صَنَعُوا
بیشک جو کچھ اونھون نے بنایا ہی كَيْدُ سَاحِرٍ فریب ہی جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ اور نہ چھٹکارا پائیگا اور نہ فتحمند ہوگا
حَيْثُ أَتَىٰ ○ جہان سے آوے اور جہان جاوے پس حضرت موسی علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فورًا وہ بڑا اژدہا ہوگیا اور اپنا
منہ پھیلا کر جادوگرون کا سب اسباب نگل گیا اور لوگ اوسکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے اور کئی ہزار آدمی اوس بھیڑ مین کچلکر مرگئے
پس موسی علیہ السلام نے اوس اژدہے کو پکڑ لیا اژدہا وہی عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہ سحر نہین ہی اسواسطے کہ ایک سحر
دوسرے سحر کو باطل نہین کرسکتا ہی بلکہ سمجھے کہ یہ خدا کی قدرت اور موسی کا معجزہ ہی فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ پھر گرا دیے گئے یعنی بیتاب
جو اونھون نے خود فعل کیا اوسے اونھین پر محمول کیا سُجَّدًا حال اونکا وہ سجدہ کرنے والے تھے خدا کو اور صدق اور
سچائی کی راہ سے قَالُوا بولے آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ○ ایمان لائے ہم ہارون اور موسی کے رب کا
اس آیت مین ہارون علیہ السلام کا نام پہلی آیتون کے کنارون کے لحاظ اور رعایت کے سبب سے مقدم ہی فرعون نے جب یہ حال
دیکھا تو قَالَ آمَنتُمْ لَهُ بولا کہ تم ایمان لائے موسی کا اور اونکی تصدیق کی حفص کی قرأت کے موافق خبر ہی
اور بعضے آٰمنتم ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا تم ایمان لائے ہارون اور موسی کے رب کا قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ
قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اور اونپر ایمان لانے کا حکم کرون إِنَّهُ بیشک موسی لَكَبِيرُكُمُ البتہ بزرگ ہے تمھارا
الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ کہ سکھایا ہی اوسنے تمکو سحر یعنی استاد اور معلم اور سردار جادوگرون کا ہی تم نے باہم سازش
کرلی ہی چاہتے ہو کہ میرا ملک چھین لو فَلَأُقَطِّعَنَّ تو ضرور کاٹ ڈالونگا مین أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم ہاتھ اور پانون
تمھارے مِّنْ خِلَافٍ مخالف ایک دوسرے کے یعنی ایک ہاتھ داہنا ایک پانو بایان وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ اور ضرور سولی پر چڑھاؤنگا
تمکو فِي جُذُوعِ النَّخْلِ درخت خرما کے تنون پر اسواسطے کہ یہ درخت بہت لمبا ہوتا ہی تاکہ سب لوگ تمھین دیکھین
اور عبرت پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا تا کہ جان لو تم کہ کون ہم مین سے ہی یعنی مین یا موسی کا خدا جسکا تم ایمان لائے ہو
أَشَدُّ عَذَابًا بہت سخت عذاب کی رو سے وَأَبْقَىٰ ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی سختی کی راہ سے چونکہ جادوگر
جذبۂ حقانی کے جام سے مست تھے اور انوار ربانی جو ستوار اونکے دلون پر پڑے تھے اوسکے سبب بے اختیار نظم
خوردہ یکجرعہ از کف ساقی ۔ ہمہ چہ فانی ست کردہ در باقی ۔ ہر دو عالم ز فکر غیر افشاندہ ۔ لیس فی الدار غیرہ خواندہ ۔ تو خواہ مخواہ
فرعون کے جواب مین قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ بولے کہ ہم تجھے نہین برگزیدہ کرینگے اور تجھکو نہین اختیار کرینگے عَلَىٰ
مَا جَاءَنَا اوس چیز پر جو آئی ہی ہمارے پاس مِنَ الْبَيِّنَاتِ کھلے ہوئے معجزات مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ سجدہ کی حالت
جنتین اور اوسکی نعمتین اور دوزخین دکھادی تھین تو وہ فرعون سے بولے کہ یہ جو کھلی نشانیان ہمنے دیکھین ہین تیری نعمت

اور قوم سے وعدہ کرلیا کہ چالیس دن گذرنے کے بعد مین آؤنگا اور ایک کتاب لاؤنگا جب کوہ طور کے پاس پہونچے تو ستر شخصون کو چھوڑ دیا
اور کلام و پیام الٰہی کا شوق جو نہایت درجہ رکھتے تھے اوسکے سبب سے جھٹ پٹ پہاڑ کے نیچے پہونچے تو خطاب ربانی پہونچا کہ
وَمَآ اَعۡجَلَكَ اور کس چیز نے جلد باز کردیا تجھے کہ تو نے جلدی کی اور پہلے آیا عَنۡ قَوۡمِكَ يٰمُوۡسٰى اپنے گروہ
اور موسیٰ سے قَالَ هُمۡ اُولَآءِ موسیٰ بولے کہ اون مردون کا گروہ بھی ابھی آتا ہو عَلٰۤى اَثَرِىۡ میرے قدمون کے نشان پر اور
ساعت بساعت پہونچتے ہین وَعَجِلۡتُ اور جلدی کی مین اِلَيۡكَ رَبِّ تیری طرف اے میرے رب لِتَرۡضٰى تاکہ
خوش ہو تو مجھسے اسواسطے کہ حکم کے موافق عمل کرنا حاکم کی خوشنودی کا باعث ہے یقینی ہے جو قوم سے پہلے آیا اسلئے سے میرا مقصود
نہین کرین اونسے بڑا اور بزرگ ہون بلکہ تیری خوشنودی ہی مین نے طلب کی قَالَ فَاِنَّا فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پس بیشک ہمنے
قَدۡ فَتَنَّا قَوۡمَكَ یقینی ڈالدیا ہمنے تیری قوم کو اور مبتلا کیا ہمنے بچھڑے کی پرستش مین اونہین مِنۡۢ بَعۡدِكَ
تیرے چلے آنیکے بعد وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ اور گمراہ کردیا یعنی اونکی گمراہی کا سبب ہوا سامری اور وہ ایک مرد تھا
قبیلہ سامرہ کی طرف منسوب بنی اسرائیل کے بڑے آدمیون مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ کرمان کا رہنے والا تھا یا جرما کا کہ ایک
موضع ہے عراق عرب مین اور سامری اسرائیلیون مین سے ہے قوم بنی اسرائیل سے نہین بلکہ بچھڑا پوجنے والون کی جماعت سے تھا
اور اوسے موسیٰ بن ظفر کہتے تھے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہی مین سے تھا جب فرعون اونکے لڑکون کو قتل کرتا
تو یہ پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد اسکی ماں نے اوسے دریاے نیل کے کنارہ ایک جزیرہ مین ڈالدیا تھا اور حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو
حکم فرمایا کہ اوسے پرورش کرو اور اوسکا کھانا پینا پہونچاؤ اور اسی سبب سے وہ جبرئیل علیہ السلام کو پہچانتا تھا جس روز فرعون کے لوگ
غرق ہوئے اوس دن جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اوسنے مٹھی بھر خاک اوٹھا کر حفاظت سے اپنے پاس رکھی اب جو موسیٰ
علیہ السلام طور پر گئے تو سامری ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تھوڑا سا زیور قبطیون سے جو ہمنے عاریتاً لیا تھا
وہ ہمارے پاس ہے یہ جو اوسمین تصرف کرنا درست نہین اور ہم دیکھتے ہین کہ بنی اسرائیل بیچتے اور مول لیتے ہین آپ حکم کیجئے کہ
جمع کرکے جلادین ہارون علیہ السلام نے حکم کردیا اور سب زیور لاکر گڑھے مین بھر کر آگ دیدی اور سامری چالاک سنار تھا جیسے ہی
سونا چاندی پگھلا اوسنے سانچا بناکر وہ پگھلا ہوا سونا چاندی اوسمین ڈالدیا بچھڑے کی صورت ایک چیز اوسمین سے نکلی حضرت جبرئیل کا
گھوڑا جسکو فرس الحیوٰۃ کہتے ہین اوسکے سم کے نیچے کی خاک جو اوسنے اوٹھا رکھی تھی اوس بچھڑے کی ڈھلی ہوئی صورت مین ڈالدی
فوراً وہ زندہ ہوگیا اور گوشت پوست اوسپر پیدا ہوگیا اور بولنے لگا اور بعضے کہتے ہین کہ زندہ نہین ہوا مگر جس وضع پر خاک ڈالی تھی اوسی
وضع پر اوسنے ایک آواز کی کہ تمام قوم بنی اسرائیل نے اوسے سجدہ کیا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ تمہاری قوم نے
تمہارے چلے آنے کے بعد بچھڑے کی پرستش اختیار کرلی فَرَجَعَ مُوۡسٰۤى تو پھرے موسیٰ مقام مناجات سے چالیس دن کے بعد توریت
لیکر اِلٰى قَوۡمِهٖ اپنی قوم کی طرف غَضۡبَانَ غصہ مین اور اَسِفًا غمگین ہوکے اس کام کے سبب سے اور جب قوم مین
پہونچے تو اونکا شور وغل سنا کہ بچھڑے کے گرد دف بجاتے ہین اور ناچتے گاتے ہین تو خفا ہونا شروع کیا اور راستی کی راہ سے

قَالَ يَا قَوْمِ کہا اے میری قوم أَلَمْ يَعِدْكُمْ کیا وعدہ نہیں کیا تھا تمکو رَبُّكُمْ تمہارے رب نے وَعْدًا حَسَنًا وعدہ اچھا
اور سچا اسطرح کہ توریت دیگا اور یہی تمہاری قوم کے شریف لوگوں کو لیکر توریت کی طلب اور تلاش میں گیا تھا أَفَطَالَ کیا طول
کھینچا عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ تمپر یعنی جدائی کے زمانہ نے اور میں نے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا اور اوسی وعدہ پر پھر آیا ہوں أَمْ
أَرَدتُّمْ کیا چاہا تمنے أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ کہ نازل ہو تمپر غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ غضب تمہارے رب کا پس بچھڑے کو پوجنے
کے باعث فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي تو خلاف کیا تمنے وعدہ میرے سے ○ یعنی ہمیشہ ایمان پر ثابت قدم اور میرے حکم پر قائم رہنے کا وعدہ جو
تمنے مجھ سے کیا تھا قَالُوا بولے بچھڑا پوجنے والے کہ مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ خلاف نہیں کیا ہمنے تیرا وعدہ بِمَلْكِنَا
اپنی قوت اور اختیار سے وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا لیکن ہم اوٹھوائے گئے اسلیے کہ ہمیں حکم کیا گیا تھا کہ جنھوں نے اوٹھا لیا تھا جسم
فرعون کے ... اوٹھائے ہمنے أَوْزَارًا بوجھ مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ زیور سے قوم کے جو گروہ
قبطیوں کا زیور ہمنے عاریت لیا تھا فَقَذَفْنَاهَا پھر پھینک دیا ہمنے اوسے آگ میں ہارون کے حکم سے فَكَذَٰلِكَ پس جسطرح
ہمنے ڈالا تھا اوسی طرح أَلْقَى السَّامِرِيُّ ڈالا سامری نے بھی جو کچھ اوسکے پاس تھا فَأَخْرَجَ لَهُمْ پھر نکالا
سامری نے اونکے واسطے عِجْلًا بچھڑا جَسَدًا ایک تن لَّهُ خُوَارٌ جسکے آواز تھی گائے اور بچھڑے کی سی فَقَالُوا پھر
کہا سامری اور اوسکے تابع لوگوں نے هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ یہ ہے معبود تمہارا وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ اور موسی کا بھی خدا ہے
فَنَسِيَ ○ تو بھول گیا موسی خدا کو اور اوسے ڈھونڈھنے کو طور پر گیا ہے یہ بچھڑا پوجنے والوں کا کلام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نسی
حق تعالی کا کلام ہے یعنی چھوڑ دیا سامری نے جو اوسپر تھا ایمان پر ثابت قدم رہنا أَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے
بچھڑا پوجنے والے أَلَّا يَرْجِعُ کہ نہیں پھیرتا بچھڑا إِلَيْهِمْ اونکی طرف قَوْلًا بات یعنی اوس سے جو پوچھتے ہیں جواب
نہیں دیتا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ اور نہیں قادر ہوتا اونکے واسطے ضَرًّا نقصان کا وَلَا نَفْعًا اور نفع کا یعنی یہ قدرت
نہیں رکھتا کہ کسیکو نفع نقصان پہونچا سکے اور جو چیز اپنے پکارنے والے کو جواب نہ دیسکے اور نہ اوسکو نفع ضرر پہونچانے پر قادر ہو وہ خدا
کسطرح ہو سکتے ہیں وَلَقَدْ قَالَ اور بیشک کہا تھا لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ اونسے ہارون نے پہلے اس سے
کہ موسی علیہ السلام آئیں وعظ و نصیحت کے طور پر يَا قَوْمِ اے میری قوم إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ سوا اسکے نہیں کہ مبتلا ہو
تم یا آزمائے گئے بچھڑے کے ساتھ یعنی اوسکی پرستش کے ساتھ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ اور بیشک تمہارا رب خدا ہے بڑی مہربانی
کرنے والا فَاتَّبِعُونِي تو پیروی کرو تم میری اوسکی عبادت میں وَأَطِيعُوا أَمْرِي اور اطاعت کرو امر میری ○ یعنی میرے حکم کی اور
دین پر ثابت اور قائم رہو قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ بولے کہ ہم برابر رہینگے اوس بچھڑے پر عَاكِفِينَ مجاور اور اوسکی
پرستش پر یہانتک کہ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ○ ہماری طرف موسی طور پر سے اور دیکھیں کہ وہ پرستش کرتے ہیں یا نہیں
اور جو سامری نے کہا ہے کہ موسی کا خدا یہی ہے یہ بات سچ ہے یا نہیں پھر جب موسی علیہ السلام طور سے آئے اور اونھوں نے قوم
کو دیکھا کہ ایمان سے پھر گئی ہے اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوئے اور غصے میں ایک ہاتھ سے اونکی داڑھی اور ایک ہاتھ سے بال

اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑی اور کھینچا اور غصہ کی راہ سے قَالَ یٰہٰرُوْنُ کہا اے ہارون مَا مَنَعَکَ کس چیز نے
باز رکھا تجھے اِذْ رَاَیْتَہُمْ ضَلُّوْٓا ۝ جب کہ دیکھا تھا تو نے کہ وہ گمراہ ہو گئے اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس بات سے کہ میری پیروی
کرتا مقابلہ کے واسطے اور دین کی حمایت کرنے کو غضبناک ہوتے نہیں یا اوس بات سے کہ میرے پاس تو چلا آتا اور خبر کرتا میرے
پاس پہنچتا اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ۝ کیا سرکشی کی تو نے میرے حکم سے قَالَ کہا ہارون علیہ السلام نے [illegible]
[illegible] یَبْنَؤُمَّ اے میری ماں کے بیٹے اگرچہ ہارون اور موسیٰ علیہ السلام سگے بھائی تھے ایک ہی ماں
اور باپ سے لیکن ہارون نے ماں کا ذکر اس واسطے کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا دل نرم ہو جاوے اور مہربانی کرے لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ
نہ پکڑ میری داڑھی وَلَا بِرَاْسِیْ اور نہ میرے سر کے بال اِنِّیْ خَشِیْتُ بیشک میں ڈرا کہ اگر اون سے قتال کروں
یا نہیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آؤں اَنْ تَقُوْلَ اس بات سے کہ کہیگا تو فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ تو نے
جدائی ڈالدی بیچ بنی اسرائیل میں وَلَمْ تَرْقُبْ اور نہ نگہبان رکھا تو نے قَوْلِیْ ۝ میری بات کو جس وقت کہ کہی تھی
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جانے کے وقت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ یعنی خلافت
کرنا میری قوم میں اور صلاح رکھنا اصلاح جماعت کی نگہبانی اور اوسکے ساتھ مدارا کرنے کا کام ہے پس موسیٰ نے ہارون علیہ السلام کا
عذر مان لیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُکَ یٰسَامِرِیُّ ۝ کہا کہ کیا ہے بڑا کام تیرا اے سامری
یعنی تو نے یہ کیا کیا تو قَالَ بَصُرْتُ سامری بولا کہ دیکھا ہوا میں نے بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِہٖ اوس چیز کو کہ نہ دیکھا اوسکو
بنی اسرائیل نے اوسکے ساتھ یعنی میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور پہچان لیا فَقَبَضْتُ پھر لی میں نے قَبْضَةً
ایک مٹھی خاک کی مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ رسول کے سم سے یعنی نشان کے نیچے سے یعنی جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کا جو
نشان تھا اوس میں سے خاک اوٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب بچھڑے کو قالب میں بنا چکا فَنَبَذْتُہَا تو ڈالدی
میں نے وہ خاک اوس بچھڑے میں اور وہ زندہ ہو کر بولنے لگا وَکَذٰلِکَ اور یہ جو میں نے کیا سَوَّلَتْ آراستہ کر دیا میرے
واسطے اور میری نگاہ میں اچھا دکھلایا یہ کام لِیْ نَفْسِیْ ۝ میرے نفس نے تبیان میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو قتل
کرنے کا ارادہ کیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اسے قتل نہ کر اس واسطے کہ وہ سخی ہے اور چونکہ اوسکی سخاوت سے خلق کو منفعت
تھی تو زندگی کا فائدہ اوس سے نہیں رک سکتا وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کا بھید یہاں ظاہر ہوتا ہے لطیفہ یہاں
[illegible] قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو
کہ تجھ پر سے قتل کی ممانعت ہوئی فَاذْہَبْ تو نکل جا ہم میں سے فَاِنَّ لَکَ پس بیشک تجھکو ہے سختی اور عذاب کے سبب
فِی الْحَیٰوةِ دنیا کی زندگی میں اَنْ تَقُوْلَ یہ کہ کہے تو اوس شخص سے جو پاس آوے لَا مِسَاسَ ۝ نہ چھوؤ مجھے اور نہ چھوؤں تجھے
اس واسطے کہ یہ بات مقرر تھی کہ جو کوئی اوس سے قریب ہوتا تو اوسے اور اوس قریب جانے والے کو تپ چڑھ آتی تو لوگ اوس سے متنفر ہوئے
اور وہ اکیلا وحشیوں کی طرح جنگلوں میں پھرتا اور جسے دور سے دیکھتا کہا کرتا کہ میرے پاس نہ آنا اور بعضی تفسیروں میں ہے کہ سامری کی

جیسے قیدی اسیر چالاکون کے ہاتھ مین یا اور بعضے کہتے ہین کہ مشرک اور مجرم لوگ مراد ہین یعنی یہی ذلیل ہونگے وَقَدْ خَابَ اور بے شبہی
بے نصیب ہوا اور نا امید ہی پہنچی مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ جسنے اوٹھایا ظلم یعنی جو شرک کا بوجھ لیکر میدان حشر مین آیا وَمَنْ
يَعْمَلْ اور جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ بعضے کام اچھے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ مومن ہو اسواسطے کہ طاعات کی صحت اور
خیرات کی قبولیت مین ایمان شرط ہے تو ضرور ہے کہ جو مومن نیک کام کرے فَلَا يَخَافُ تو نہ ڈرے قیامت کے دن ظُلْمًا ظلم اور
بیداد سے کہ سیاست کی زیادتی ہو وَلَا هَضْمًا ○ اور نہ لوٹ چھوٹ سے کہ نیکیون کا نقصان ہو یعنی حق تعالیٰ نہ مسلمان کی
نیکیون مین سے کچھ کم کریگا نہ اسکی برائیون مین کچھ زیادہ کریگا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح نازل کین ہمنے یہ آیتین جنمین وعید ہے اسی طرح
اَنْزَلْنٰهُ نازل کی ہمنے کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب مین وَّصَرَّفْنَا اور مکرر کین ہمنے فِيْهِ مِنَ
الْوَعِيْدِ اوسمین وعید کی آیتون مین جیسے طوفان زلزلہ اور ہلاک ہونا اصحاب فیل کا تا کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ شاید
پرہیز کرین مشرک اور ڈرین اس بات سے کہ مبادا ایسا ہی عذاب اونپر نازل ہو اَوْ يُحْدِثُ یا نئی کرے قرآن لَهُمْ ذِكْرًا ○
اونکے واسطے کوئی نصیحت جیسے کہ وہ اوس سے پند پکڑین فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہے خدا مخلوقات کی صفتون سے یا برتر ہے ملحدون کے
الحاد سے یا پاک ہے مشرکون کے قول سے الْمَلِكُ بادشاہ جسکا حکم نافذ ہے الْحَقُّ ثابت اپنی ذات اور صفات مین یا اوصاف
کمال کے لائق لکھا ہے کہ جب جبرئیل امین وحی لاکر کوئی آیت حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے پڑھتے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوف سے کہ مبادا کچھ فوت ہو جائے یا بھول جائے وہ آیت تمام کرنے سے پہلے حضرت جبرئیل کے ساتھ پڑھتے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے مین مِنْ قَبْلِ
اَنْ يُّقْضٰٓى قبل اسکے کہ اوسکو پورا کرے اِلَيْكَ وَحْيُهٗ تمہاری طرف اوسکی وحی یا اوردی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکے
معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ وحی نازل ہونے کے قبل قرآن نازل کرنے کا سوال نہ کرو اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہے کہ جب تک بیان
واضح نازل نہ ہوئے مجمل قرآن خلق کو نہ پہونچاؤ اور زاد المسیر مین امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو
طمانچہ مارا وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر قصاص کی طالب ہوئی حضرت نے چاہا کہ قصاص لینے کا
حکم فرمائین تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نے وہ حکم جاری کرنے مین توقف فرمایا یہانتک کہ آیۂ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ نازل ہوئی
تو اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ قرآن کے موافق حکم کیا کرو جب وہ نازل ہو چکے وَقُلْ رَّبِّ اور کہو کہ اے میرے رب زِدْنِیْ
عِلْمًا ○ زیادہ دے مجھکو علم احکام شرع کا یا قرآن کا اور اوسکے معانی کا یا میرا حفظ زیادہ کر تا کہ مین بھول نہ جاؤن وہ جو تو میری طرف
وحی کرتا ہے یا دے مجھکو ایک علم کے بعد دوسرا علم لطائف قشیری مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبکہ علم کی زیادتی طلب کی
تو حق تعالیٰ نے حضرت خضر پر حوالہ فرمایا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے طلب علم زیادہ ہونے کی دعا تعلیم فرمائی اور اپنے
سوا کسی پر حوالہ نہ فرمایا تا کہ معلوم ہو جائے کہ جیسے اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ کے مکتب مین قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کا سبق پڑھا ہو وہ
البتہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے مدرسہ مین فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مستفیدون کے گوش ہوش مین پہونچا سکتا ہے قطعہ

علماے انبیا و اولیا ہو ور دانش خرشید وچون شمس الضحی ہو عالی کا سونگا شرحق ہوے ہو علم اون کا مل مطلق ہو وا ولقد
عہدنا اور بیشک ہمنے وحی بھیجی الی آدم آدم صفی کی طرف من قبل اونکے پانے سے پہلے اور حکم کیا ہے کہ ہمنے
تکو منع کر دیا ہے اوسکے گرد نہ جانا اور اوسے نہ کھانا فنسی پھر بھول گیا وہ اوس حکم کو ولم نجد لہ عزما اور نہیں پایا ہمنے
اوسکے واسطے عزما ○ قصد گناہ یعنی قصداً اونسے وہ صورت نہیں واقع ہوئی بلکہ خطا یا بھول ہوئی ہیں کہ وہ جو ہمنے ممانعت
کر دی تھی اوسپر آدم کو صبر تھا واذ قلنا اور یاد کر وائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے للملائکۃ اسجدوا
فرشتون کو کہ سجدہ کرو لآدم آدم کو سجدہ تحیت اور کرامت کا فسجدوا تو سجدہ کیا سب نے الا ابلیس مگر شیطان
دور ہا ہوا ہے رحمت سے اوسنے ابیٰ ○ انکار کیا سجدہ سے فقلنا تو کہا ہمنے کہ یا آدم ان ھذا اے آدم یقینی یہ
شیطان عدو لک دشمن ہے تیرا و لزوجک اور تیری جورو کا کہ حوا ہے فلا یخرجنکما تو چاہیے کہ نہ نکالے تم دونو
یعنی تمہارے نکلنے کا سبب نہو من الجنۃ جنت سے فتشقیٰ ○ پھر تو رنج مین پڑے یعنی جب جنت سے تو باہر جائیگا
تو محنت اور مشقت سے اسباب معاش مہیا کرنے ہونگے ان لک یقینی تیرے واسطے ہی بہشت الا تجوع فیہا یہ کہ بھوکا
نہیں ہوتا ہے تو اوسمین اسواسطے کہ سب نعمتین مہیا ہین ولا تعریٰ ○ اور نہ تو ننگا ہوتا ہے اسلیے کہ جو لباس چاہیے موجود ہے وانک
لا تظمؤا اور بیشک تو پیاسا نہیں ہوتا فیہا اوسمین اسواسطے کہ چشمے اور نہرین برابر جاری ہین ولا تضحیٰ ○ اور نہ دھوپ
مین ہے تو اسواسطے کہ بہشت کا سایا ہمیشہ پھیلا ہوا ہے بہشت کے باہر یہ چیزین میسر نہیں ہین فوسوس الیہ الشیطن پھر
وسوسہ ڈالا اوسکی طرف شیطان نے بعد اسکے کہ بہشت مین آیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو دیکھا اور موت سے اونہین ڈرایا اور حضرت
حوا نے آدم علیہما السلام سے کہا وہ بھی موت سے ڈرے اور ابلیس جو بوڑھی صورت پر ظاہر ہوا تھا اوس سے موت کا علاج پوچھا تو ابلیس نے
قال یا آدم کہا کہ اے آدم شجرۃ الخلد کا میوہ کھانا اس مرض کا علاج ہے ھل ادلک کیا دلالت کرون تجھے علی شجرۃ الخلد
ہمیشگی کے درخت پر کہ جو کوئی اوسمین سے کھائے ہرگز مرے ہی نہ وملک لا یبلیٰ ○ اور راہ بتاؤن تجکو ایسی بادشاہی کی جو پرانی
نہو یعنی زوال اوسے نہ پہونچے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتادے ابلیس نے یہ راہ بتائی کہ جس درخت سے کھانے کی ممانعت تھی وہی
بتادیا فاکلا منہا پھر کھالیا آدم اور حوا نے اوس درخت مین سے فبدت لہما تو کھل گئین اون دونون کے واسطے
سوآتہما شرمگاہین اونکی یعنی بہشت کا لباس اونپر سے اوتر گیا اور دونون برہنہ ہو گئے وطفقا یخصفن اور لگے
ہوے تھے اور چپکانے تھے علیہما اپنی شرمگاہون پر من ورق الجنۃ بہشت کے درختون کے پتون مین سے
وعصیٰ آدم اور خلاف کیا آدم نے ربہ اپنے رب کے حکم کو درخت کا میوہ کھا لینے مین فغویٰ ○ تو نہ نصیب ہوا اوسے
مطلوب ہے کہ ہمیشہ کی زندگی تھی پھر توبہ اور استغفار کرتے رہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ گردانا ثم
اجتبٰہ ربہ پھر برگزیدہ کر لیا اوسے اوسکے رب نے فتاب علیہ پھر قبول کی توبہ اوسکی وھدیٰ ○
اور ہدایت کی اوسے توبہ پر ثابت رہنے کی قال اھبطا فرمایا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو کہ اوترجاؤ تم دونون

منہا جمیعًا بہشت سے سب باہم بعضکم بعضے تمہاری اولاد سے لبعض عدو واسطے بعض کے دشمن ہونگے
جیسا کہ اب عداوت اور لڑائیان ظاہر ہین اور اگر آدم علیہ السلام اور ابلیس علیہ اللعن مخاطب ہین تو دونون کی ذریت مین جو عداوت ہے
وہ ظاہر ہی فاما یاتینکم پھر اگر آئے تمہارے پاس جبکہ تم زمین پر ہو منی میرے پاس سے ھدًی ہدایت کرنے والا
یا وہ چیز جو ہدایت کی سبب ہو یعنی کتاب اور رسول فمن اتبع ھدای تو جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت کی فلا یضل
تو وہ گمراہ ہوگا دنیا مین ولا یشقٰی ○ اور نہ رنج مین پڑیگا آخرت مین یعنی سختی اور عذاب مین مبتلا ہوگا ومن اعرض
اور جو کوئی منہ پھیریگا عن ذکری ہدایت کرنے والے سے جو میری یاد کا سبب ہو یا منہ پھیریگا میری کتاب سے فان لہ
تو بیشک اوسکے واسطے معیشۃ ضنکًا معیشت تنگ ہے اور سخت دنیا مین یعنی حرام کمائی مین پڑجائیگا یا برے
کام مین مبتلا ہوجائیگا یا قناعت اوس سے جاتی رہیگی اور وہ حرص کے پھندے مین پھنسیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ تنگ معیشت
عذاب قبر ہی یا زقوم دوزخ ونحشرہ اور حشر کرینگے ہم اوس منہ پھیرنے والے کو یوم القیٰمۃ اعمٰی ○ قیامت کے
دن اندھا کہ کچھ دیکھے ہی نہ مگر جہنم کو اور اوسمین جو طرح طرح کے عذاب ہین اور قال رب وہ کہیگا الٰہی میرے رب لم حشرتنی
اعمٰی کیون حشر کیا تو نے مجھے اندھا یعنی کس سبب سے تو نے مجکو اندھا حشر کیا فعل ماضی لانے مین اسطرف اشارہ ہے کہ یہ امر
یقینی واقع ہوگا وقد کنت اور حال یہ ہے کہ بیشک تھا مین بصیرًا ○ بینا جبکہ قبر سے مین نے سر نکالا تھا قال فرمائیگا
حق تعالی کہ کذلک کام ایسا ہی ہے جیسا تو نے جانا اتتک اٰیٰتنا آئی تھین تیرے پاس ہماری کتاب کی یا ہماری
قدرت کی دلیلین اور ہماری وحدت کی نشانیان فنسیتہا تو تو نے آنکھ بند کرلی اوس سے اور اوسے ترک کردیا وکذلک
اور جسطرح تو نے اونھین دنیا مین ترک کردیا تھا اوسیطرح الیوم تنسٰی ○ آج تو ترک کردیا گیا اور عذاب مین ہمیشہ کو وکذلک
جسطرح اپنی کتاب سے منہ پھیرنے والے کو ہمنے جزا دی اسیطرح نجزی جزا دیتے ہین ہم من اسرف اوسے جو حد سے گذرا یعنی
مشرک ہوگیا ولم یؤمن باٰیٰت ربہ اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتون کا بلکہ تکذیب کی ولعذاب الاخرۃ اور البتہ
عذاب آخرت کا اشد بہت سخت ہے اس جہان مین تنگ عیش رہنے سے وابقٰی ○ اور بہت باقی رہنے والا ہے اس جہت سے
کہ منقطع ہوتے ہی کا نہین افلم یہد لہم کیا ہدایت نہ کی قریش کے مشرکون کو اور عبرت پکڑنے کی راہ اونپر ظاہر کی سوچنا
کم اھلکنا کتنے ہی ہلاک کردیے ہمنے قبلہم پہلے اونسے من القرون گذرے زمانون کے لوگ جیسے قوم عاد
قوم ثمود نمرود یمشون چلتے تھے تجارت کے وقت فی مسٰکنہم اپنے رہنے کی جگہون مین جیسے احقاف یا حجر اور
ہلاکت اور عذاب کی علامت دیکھتے تھے ان فی ذلک بیشک اوس ہلاک کرنے مین لاٰیٰت البتہ نشانیان ہین عبرت لینے کو
یا دلیلین ہین منکرون کے عذاب پر لاولی النہٰی ○ اون لوگون کے واسطے جنکی عقلین منع کرنے والی ہین یعنی ایسی عقلین کہ
جنکو وہ عقلین ہین اونکو تغافل سے منع کرتی ہین ولولا کلمۃ اور اگر نہ ایک بات سبقت پہلے ہوچکی ہوتی من
ربک تمہارے رب سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منکرون کے عذاب کو آخرت پر پھیریگا یا اونکی نسل سے مومن پیدا کریگا تو لکان

البتہ ہوتا عذاب لِزَامًا لازم اور ہرگز جب تک فنا نہ کرلیتا کسی طرح سے نہ چھوڑتا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ اور وقت نام رکھا گیا یعنی کلمہ سبقت
یعنی اگر تاخیر عذاب اور اجل مسمّٰی کا حکم نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا وہ سب کافروں پر نازل ہوتا فَاصْبِرْ پس صبر کر
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو کہتے ہیں مشرک تمہاری تکذیب اور قرآن پر طعن تا وقتیکہ حکم
الٰہی پہونچے اور یہ آیت مصابرت آیت سیف سے منسوخ ہو وَسَبِّحْ اور نماز ادا کر بِحَمْدِ رَبِّكَ نماز ملی ہوئی اپنے رب کی
حمد سے یعنی فجر کی نماز پڑھو کہ اوس وقت حمد کرو خدا کی توفیق اور ہدایت پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ اور قبل آفتاب ڈوبنے کے یعنی عصر کی نماز وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ اور رات کی بعضی ساعتوں میں فَسَبِّحْ
پھر نماز پڑھو یعنی مغرب و عشا وَاَطْرَافَ النَّهَارِ اور دن کے کناروں میں یعنی ظہر کی نماز اسواسطے اوسکا وقت زوال کے
قریب ہے اور پہلے آدھے دن کا پچھلا کنارہ اور پچھلے آدھے دن کا پہلا کنارہ ہے اور لفظ اطراف کا جمع ہونا اسواسطے ہے کہ دوسرے
وقت کے شبہے سے امن ہو جائے یا دو نصفوں کے اعتبار سے تو اسوقت نماز ادا کر لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ شاید کہ خوش ہو
یہ ترجمہ قرأت حفص کے موافق ہے اور بکر نے تُرْضٰى مجہول کا صیغہ پڑھا یعنی شاید کہ راضی کیے جاؤ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اصح اقوال یہ ہے خوشنودی ایسی ہوگی کہ سبب ہوگی جو حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیگا اور وہ بزرگی شفاعت ہے
اور وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کا نکتہ اس قول کی تقویت کرتا ہے نظم امت ہمہ جسم اند و تو ای جان ہمہ با ایشان ہمہ آن تیغ و تو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خداوند بحشر خوشنود نہ گردی بہ غفران ہمہ تا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور گھر میں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے مہمان کی صلاح ہو پس حضرت نے مجھے ایک یہودی پاس بھیجا
اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں کہ ایک مہمان ہمارے گھر میں اوترا ہے اور میں اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا
جسکے سبب سے اوسکی مہمانداری کروں اسقدر آٹا ہمیں قرض دے اور رجب کا چاند دیکھنے تک کا وعدہ کرلے جب وہ وقت آئیگا ہم قیمت
بھیجدینگے جب یہ پیام میں یہودی کے پاس لیگیا تو وہ بولا کہ میں یہ معاملہ نہیں کرتا اور آٹا قرض نہیں دیتا مگر ہاں کوئی چیز میرے پاس رہن
میں پھرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی
امین ہوں اگر وہ مجھسے معاملہ کرتا تو میں ضرور اوسکا حق ادا کردیتا پھر آپنے اپنی زرہ مجکو دی میں یہودی پاس گرو رکھ آیا اور یہ آیت حضرت کے
دل مبارک کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اور ہرگز نہ پھیلاؤ نظر اپنی آنکھوں کی یعنی نہ دیکھو اِلٰى
مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ فائدہ مند کیا ہمنے بِهٖٓ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ قسموں کو کافروں میں سے جیسے بت پرست
اور اہل کتاب وغیرہ ہیں اور نہیں زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۥ زینت زندگی دنیا کی کہ مال و منال ہے لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تا آزمائیں ہم اونکو
اوسمیں یا اوسسے اونکے حق میں ہم فتنہ اور بلا کریں یا قیامت کے دن اوسکے سبب سے اونپر ہم عذاب کریں وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی
تمہارے رب کا تمہیں ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وزر روزیا یہ کہ نبوت اور ہدایت میں جو تمکو روزی دی خَيْرٌ بہتر ہے اونکے فانی ہے اعتبار مال
وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ زہرہ در حقیقت پھول کی کلی ہے حق تعالیٰ نے دنیا کو کلی فرمایا اسواسطے کہ اوسکی ہر کلی

اور تازگی دنیا کی اس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ تھوڑی سی مدت میں پژمردہ اور فنا ہو جاتی ہے قطعہ اے جہان چو باغ نعم شگوفہ ایست بکاوان جلوہ ال
بہار اہل جمال چو یک ہفتہ نگذرد کہ فرو ریزد از درخت * بر خاک پایمال شود چون خس و خاک * اہل کمال در دل خود جا چرا دہند آنرا
کہ در مسلم بہ یک ہفتہ نہ باشد زوال * وَأْمُرْ أَهْلَكَ اور حکم کر اپنے لوگون کو بِالصَّلَاةِ نماز کا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور صبر کر اوس پر یعنی ہمیشہ پڑھتے اور حکم کرتے رہو لَا نَسْأَلُكَ نہیں چاہتے ہم تجھ سے رِزْقًا روزی دینے کو یعنی ہم نہیں
کہتا کہ تم اپنے تئیں اور اپنے لوگون کو روزی دو نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہیں تجھے اور اونھین تو نماز کے واسطے اور
اسباب نماز مہیا کرنے کو تم فارغ البال رہو وَالْعَاقِبَةُ اور انجام کار بہتر ہے لِلتَّقْوَىٰ ○ متقیون کو تبیان میں حضرت
ابن سلام رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعضے لوگون کو تکلیف پہونچتی تو آپ اونکو نماز
پڑھنے کا حکم فرماتے اور اونکے سامنے یہ آیت پڑھتے وَقَالُوا اور کہا کہ مشرکون نے کہ لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ کیون
نہیں لاتا ہمارے لیے کوئی آیت مِّن رَّبِّهِ اپنے رب کے پاس سے یعنی جو کچھ ہم طلب کرتے ہیں وہ معجزہ کیون نہیں ظاہر کرتا أَوَلَمْ
تَأْتِهِم کیا نہیں آئی اونکے پاس بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ○ خبر اون چیزون کی جو اگلی کتابون میں ہے کہ انبیا
علیہم السلام کی تکذیب کے سبب عذاب آتا اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد جن لوگون نے اپنی خواہش کے موافق معجزون کی فرمائش کی
اونکا ہلاک ہو جانا یا یہ کہ نہیں آئی اونکے پاس یعنی توریت اور انجیل میں حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور
اونکے قدوم کی بشارت جو انکو یہود و اہل کتاب نے کیا اونھون نے نہیں دی اور حقیقت یہ ہے کہ جیسا اونھون نے معجزہ طلب کیا اوس حق تعالی
نے بہتر معجزہ یعنی قرآن کے سبب سے اونکو الزام دیا اور فرمایا کہ اونکے پاس کیا کھلا ہوا بیان نہیں آیا جو اون سب باتون کا خلاصہ ہے جو
آسمانی کتابون میں تھیں اور یہ کھلا ہوا بیان یعنی قرآن جو شخص اونکے پاس لایا وہ امّی ہے جسنے کتابیں نہ دیکھیں اور نہ کسی سے تعلیم کیا
اور ریب کے سبب فصیح اوسکی ایک سورت کے مثل بنانے میں عاجز ہیں تو ایسا کھلا ہوا معجزہ موجود ہونے پر پھر اور نشانی طلب کرنا
عین عناد اور انکار ہے وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم اور اگر ہم ہلاک کرتے ان کافرون کو بِعَذَابٍ کسی عذاب کے سبب سے
اونکے کفر کے باعث اونکے پاس بھیجنے سے مِّن قَبْلِهِ محمد کو بھیجنے سے پہلے یا قرآن نازل کرنے سے پہلے لَقَالُوا رَبَّنَا
البتہ کہتے کہ اے ہمارے رب لَوْلَا أَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تو نے إِلَيْنَا رَسُولًا ہماری طرف رسول کہ ہمیں تیری آیات
کی طرف پکارتا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ پھر ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی جو اوس رسول کے ساتھ تو بھیجتا مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ
پہلے اس سے کہ ذلیل ہوتے ہم دنیا میں قتل اور قید ہو کر وَنَخْزَىٰ ○ اور رسوا ہوتے ہم قیامت کے دن آگ میں داخل ہونے کے
سبب تو نے جو تمام کی بینہ اونکے پاس پیغمبر اور قرآن بھیجا کہ وہ ایمان لاوین اور وہ ایمان لائے قُلْ کہہ کہ ہر ایک ہم میں اور تم میں
مُّتَرَبِّصٌ منتظر ہے کہ انجام میں ہر ایک کا کیا حال ہوتا ہے ہم تمہاری خرابی کے امیدوار ہیں اور تم ہمارے [illegible] ہونے کے منتظر [illegible]
فَتَرَبَّصُوا تو امیدوار رہو اور انتظار کھینچو فَسَتَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانوگے یعنی قیامت میں معلوم ہو جاویگا کہ
حقیقت میں مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ کون لوگ ہیں سیدھی راہ والے وَمَنِ اهْتَدَىٰ ○ اور کون راہ پایا ہوا

حق کی طرف راہ بین جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ راہ پائے ہوئے بھی ہیں اور راہ دکھانے والے بھی ہدایت راہ دان و
راہ بین و راہبر ہیں در حقیقت نیست جز خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ بعدد ما فی جمیع القرآن حرفا حرفا و بعدد کل حرف الفا الفا

وھی مائۃ واثنا عشر آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الانبیاء مکیۃ
اور وہ ایک سو بارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ انبیاء مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

اقترب للناس حسابھم قریب آگیا لوگوں کے واسطے اونکے اعمال کے محاسبے کا وقت یعنی قیامت کا
دن اور بعضوں نے کہا ہے کہ لوگوں سے مراد مکے کے کافر ہیں یعنی نزدیک ہے اونکے مواخذہ اور سزا کا وقت کہ وہ جنگ بدر کے دن قتل اور گرفتاری
وھم فی غفلۃ اور وہ غفلت میں ہیں حساب اور مواخذے سے معرضون ۝ انکار کرنے والے اور سمجھنے فکر کرنے سے یا
منہ پھیرنے والے ہیں توبہ کرنے اور آگاہ ہونے کی راہ سے ما یاتیھم نہیں آتی اونکے پاس من ذکر کوئی نصیحت من
ربھم اونکے رب کے پاس سے محدث نئی بھیجی ہوئی الا استمعوہ مگر سنتے ہیں اوسے پیغمبر سے وھم یلعبون
حالانکہ وہ کھیل کرتے ہیں اوسکے ساتھ اور ہنسی اوس نصیحت کو سنکر لاھیۃ قلوبھم اوس حال میں کہ اونکے دل مشغول ہیں
اور بیہودہ چیز کے ساتھ یعنی قرآن کے معنی اور حقائق میں غور اور فکر کرنے سے غافل ہیں شیخ ابوبکر وراق رحمہما اللہ تعالی سے نقل کیا ہے
کہ قلب لاہی وہ دل ہے جو دنیا کے کمال سے مشغول اور عقبی کے احوال سے غافل ہو واسروا النجوی اور پوشیدہ رکھتے ہیں
کافر اپنا بھید کہنا الذین ظلموا جنہوں نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک اور گناہ کرکے ھل ھذا کیا ہے یہ شخص جو دعوت کرتا ہے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا بشر مگر آدمی مثلکم مثل تمہارے کھانے پینے آنے جانے میں تو اوسے رسول نہ ہونا
چاہیے بلکہ فرشتہ رسول ہو افتاتون السحر کیا لاتے ہو تم جادو یعنی اوسکا سحر تم مان لیتے ہو کافروں کا اعتقاد یہ تھا کہ جتنا
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کلام اللہ اونپر پڑھتے ہیں وہ سحر ہے تو اونھوں نے چھپا کر باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے بولا کہ تم
جانتے ہو جو کچھ وہ پڑھتا ہے وہ سحر ہے وانتم تبصرون ۝ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہے تمہارے مثل اور فرشتہ نہیں ہے تو کیا
انکار کرتے ہو جس سے اوسکا کام بگڑے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو اوس مشورہ سے خبر دی اور فرمایا کہ قل کہا پیغمبر نے کافروں کے
جواب میں اور بعضوں نے قل امر کا صیغہ پڑھا ہے یعنی حق تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کافروں کے جواب میں کہہ کہ ربی یعلم القول
میرا رب جانتا ہے بات ہر بات کرنے والے کی فی السماء والارض آسمان اور زمین میں علانیہ کہیں یا چھپا کر وھو السمیع اور وہ
ہے سننے والا کافروں کی بات العلیم ۝ جاننے والا اونکے دلوں کی بات بل قالوا بلکہ کہا کافروں نے کہ قرآن اضغاث
احلام باتیں ہیں جیسے خواب پریشان یعنی ہر جگہ سے پراگندہ اور وہ ایسا بھی نہیں بل افترٰہ بلکہ بندش کر لیا ہے اپنی طرف سے
اور افترا کیا ہے خدا پر اور وہ ایسا بھی نہیں بل ھو شاعر بلکہ وہ شاعر ہے شعر کہتا ہے اور سننے والے کے خیال میں مخیل
مضمون جماتا ہے حاصل یہ کہ کافر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں مضطرب اور متحیر ہو کر کبھی تو آپکو ساحر کہتے کبھی شاعر

کبھی مفتری کبھی اوکھڑی ہوئی پریشان باتین کرنے والا اور پھر یہ بھی کہتے کہ جیسا ہم کہتے ہین اگر ایسا نہین فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ تو چاہیے
کہ لاوے ہمارے واسطے کوئی درست معجزہ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ جیسا معجزہ دیکر بھیجے گئے تھے اگلے پیغمبر جیسے اونٹنی
عصا ید بیضا مردے جلانا تو حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ نہین ایمان لائے کفار ہوتے معجزون پر اونکی فرمائش کرنے کے بعد
قَبْلَهُمْ مکہ والون سے پہلے مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا کسی شہر والے کہ ہلاک کردیا ہمنے اونہین یعنی اگلی امتون نے معجزے
مانگے اور وہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد ایمان نہ لائے تو انکار اور تکذیب کے سبب ہلاک ہوگئے أَفَهُمْ کیا مکہ کے سردار يُؤْمِنُونَ ۝
ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے ظاہر کرین یعنی جو حال اگلے مشرکون کی نسبت یہ بڑے سخت دل اور جھگڑالو ہین تو معجزے دیکھکر
بھی ہرگز ایمان نہ لاوینگے وَمَا أَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے کوئی پیغمبر إِلَّا رِجَالًا نُوحِي مگر اون
مردون کو کہ وحی بھیجی ہمنے اور بکرنے نوحی پڑھا ہے یعنی وحی بھیجی گئی إِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا سب آدمی
ہی تھے تاکہ ہمجنس ہونے کے سبب سے اونہین اور اونکی امتون مین فائدہ لینا اور فائدہ دینا ظاہر ہو فَاسْأَلُوا تو پوچھ لو یہ بات کہ
انبیا آدمی تھے یا فرشتہ أَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے جو انبیا کا حال جانتے ہین إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اگر تم نہین
جانتے کہ رسول آدمی ہونا چاہیے اور تمنے اعتقاد جمالیا ہے کہ پیغمبر کے واسطے کھانا پینا کیونکر ہوگا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ اور ہمنے نہین بنایا
پیغمبرون کو جَسَدًا ایسے جسم والا کہ لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ نہ کھاتے ہین کھانا وَمَا كَانُوا اور نہ تھے خَالِدِينَ ۝
باقی رہنے والے دنیا مین کہ مرتے ہی نہ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ پھر سچ کردیا ہمنے اونکا وعدہ یعنی یہ وعدہ جو ہمنے اونسے کیا تھا
کہ وہ عہد غالب ہونگے اور مشرک مغلوب فَأَنْجَيْنَاهُمْ پھر نجات دی ہمنے انبیا کو وَمَنْ نَشَاءُ اور جسے ہمنے چاہا مومنون مین
یا اون لوگون کو جنھین باقی رکھنے مین کچھ حکمت تھی وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے فضول کام کرنے والون
اور فضول بات کہنے والون کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا بیشک بھیجی ہمنے إِلَيْكُمْ تمہاری طرف اے گروہ قریش كِتَابًا فِيهِ ایسی کتاب
جسمین ہے ذِكْرُكُمْ تمہارا شرف نامہ اور تمہارا آوازہ اور شہرہ یا تمہارے واسطے نصیحت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا تم نہین
دریافت کرلیتے یا تم یہ نہین سمجھتے کہ اوسپر ایمان لاؤ اور یہ آیت قرآن والون کو بڑی بزرگی کی بات ہے اور یہ خبر کہ اشراف امتی حملۃ القرآن
اس بات کی تائید کرتی ہے مثنوی اہل قرآنند اہل اللہ بس ٭ اندر ایشان کرسہ بر طاوس ٭ اہل شہد جنس و جنس این کلام ٭ نیست جز بہر
کہ بتر وز دام ٭ ہر کہ اندر دام نفس ست وہوا ٭ اہل شیطان ست نی اہل خدا ٭ لکھا ہے کہ ملک شام مین ایک گانون تھا کہ اوسے حضور یا حضورا
کہتے تھے حق تعالی نے وہان ایک پیغمبر بھیجا اون گانون والون نے سرکشی اور عداوت کی راہ سے اوسے قتل کرڈالا اسبب سے غضب نے
بخت نصر کو اونپر بادشاہ مقرر کیا یہانتک کہ اوسنے اون لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے ندا آئی کہ اے انبیا کے قصاص لینے والو
آو کہ اب تمہارا وقت آگیا تو وہ لوگ نادم ہوئے لیکن وقت نہ رہنے سے کچھ فائدہ نہ دیکھا یا سب کے سب ہلاک ہوگئے جیسا حق تعالی فرماتا ہے وَكَمْ
قَصَمْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ گانون والون مین سے جو تھے ظَالِمَةً ظالم یعنی ہمنے ہلاک کردیے اور عذاب سے
گرفتار کیے شہر اور گانون والے جو شرک کے سبب ظالم تھے وَأَنْشَأْنَا اور پیدا کیے ہمنے بَعْدَهَا اوس جمع کو تباہ اور ہلاک کرنے کے بعد

ع ۱۰

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ○ ایک گروہ اور دون مین سے اونکی جگہ پر یہ بیان فرمایا حق تعالی کفار عرب کو تہدید کرتا ہے کہ جیسا اونکا ہلاک کر دینے مین
عاجز نہ تھا ویسے پیچھے آئے ہوؤن کو ہلاک کر ڈالنے کی بھی قدرت رکھتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا پھر جس وقت کہ اون گانون والون یعنی حضور والون نے
دریافت کیا اور پایا بَاْسَنَآ ہمارا عذاب اور آنکھون سے دیکھ لیا کہ بخت نصر کے لشکر نے اونہیں گھیر لیا تو اِذَا هُمْ ناگاہ وہ مِّنْهَا اوس
گانون سے يَرْكُضُوْنَ ○ بھاگتے تھے اور اپنے چارپائے جلدی سے ہانکے لئے جاتے تھے تو فرشتون نے ہنسی کے طور پر کہا کہ لَا
تَرْكُضُوْا نہ بھاگو اور قدم نہ اٹھاؤ اور خدا کے عذاب سے بھاگو وَارْجِعُوْٓا اور پھر جاؤ اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ اوس چیز کی طرف کہ نعمت
اور راحت دئیے گئے اوس چیز مین وَمَسٰكِنِكُمْ اور پھر آؤ اپنے گھرون مین لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔلُوْنَ ○ شاید تم پوچھے جاؤ یعنی
تمہارے پیغمبر کے قتل کی کیفیت تم سے پوچھین جب حضور کے رہنے والون نے عذاب کے آثار دیکھے اور نجات کی کوئی راہ نہ پائی تو قَالُوْا
بولے کہ يٰوَيْلَنَآ اے وائے ہم پر اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبر کو قتل کر ڈالا
فَمَا زَالَتْ تو ہمیشہ تھا تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ یہ پکارنا اونکا یعنی یا ویلنا کہتے رہے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ یہانتک کہ کر دیا
ہم نے اونہیں حَصِيْدًا گھاس چھیلی ہوئی یعنی جس طرح کھیتی کاٹتے ہین اوسی طرح اونہیں تلوار سے کاٹ ڈالا اور کر دیا
ہم نے اونہیں خٰمِدِيْنَ ○ مرے مرجھائے ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور ہم نے نہیں پیدا کیا ہے آسمان اور
زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے جو کچھ اون دونون مین ہے لٰعِبِيْنَ ○ اوس حال مین کہ ہم کھیلنے والے تھے یعنی یہ چیزین ہم نے کھیل کے
طور پر نہیں پیدا کین بلکہ نگاہ والون کی بصیرت اور سمجھ والون کے دھیان کے واسطے انواع و اقسام کے عجائب سے انہیں پیدا
کیا ہے بیت نگہ چشم فکر کہ از عرش تا بہ فرش ہمہ ہیچ ذرہ نیست کہ سری عجیب نیست لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہم اَنْ نَّتَّخِذَ یہ کہ اختیار کرین
ہم لَهْوًا وہ چیز جس سے کھیلتے ہین یا جسے دیکھنے سے خوش ہوتے ہین جیسے جورو لڑکے لَّاتَّخَذْنٰهُ تو اختیار کر لیتے ہم اوسے مِنْ لَّدُنَّآ ق اپنے
یعنی قدرت کی جہت سے یا اپنے پاس سے یعنی ایسے طور پر جو ہماری شان کے لائق ہوتا اختیار کر لیتے ہم اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اگر ہوتے ہم
کرنے والے اس کام کو بَلْ انکار ہے کھیل اختیار کرنے سے اور تنزیہ ہے جورو لڑکے سے یعنی ہم لہو و لعب ہرگز نہین اختیار کرتے نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
ڈال دیتے ہین ہم حق کو کہ خیر ہے عَلَى الْبَاطِلِ باطل پر یعنی لہو و لعب پر یا اسلام کو ہم کفر پر مسلط کرتے ہین فَيَدْمَغُهٗ پھر توڑ ڈالتا ہے حق
باطل کو فَاِذَا هُوَ تو وہ جو لہو و لعب یا کفر تھا زَاهِقٌ ؕ محو اور زائل ہو گیا ہوتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ اور تمہارے واسطے ہے ویل حسرت
اور ندامت کا کلمہ ہے یا تمہارے واسطے ہے عذاب کی شدت مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ اوس چیز کے سبب سے کہ وصف کرتے ہو خدا کو اوس
وصف کے ساتھ جو نہ چاہیے کہ وہ جورو لڑکے اختیار کر لیتا ہے وَلَهٗ اور اوسی کے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی آسمانون مین ہے
روحانیات وَالْاَرْضِ ؕ اور جو کوئی زمین مین ہے جسمانیات یعنی آسمان و زمین والے سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہین وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو لوگ اوسکے پاس ہین یعنی ملائکہ آسمانون والون کو الگ کر کے ذکر کرنا اونکی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی فرشتے جو درگاہ الٰہی کے مقرب
ہین اور جنکو تم پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نہیں سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ اوسکی بندگی سے وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ اور کچھ تھکتے بھی نہیں اور عبادت سے کبھی باز نہیں رہتے يُسَبِّحُوْنَ پاکی بیان کرتے ہین

حق تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں یا نماز ادا کرتے ہیں یا حمد کرتے ہیں الیل والنہار رات دن یعنی امر الٰہی کی تعظیم میں برابر گذارتے ہیں لا یفترون ○
سستی اور ضعیف نہیں ہو جاتے ام اتخذوا آلہۃ کیا ٹھہرائے ہیں کافروں نے جھوٹے خدا من الارض
زمین سے یعنی وہ خدا جو زمین کے اجزا سے بنائے گئے ہیں جیسے سونے چاندی لکڑی پتھر کے یعنی انھوں نے جو خدا ٹھہرائے ہیں
کیا قدرت سے ہم ینشرون ○ وہ زندہ کرتے ہیں مُردے حق تعالیٰ مشرکوں کی نادانی بیان فرماتا ہے یعنی بتوں کو
خدا کہتے ہو اور خدائی کو یہ بات لازم ہے کہ مُردوں کے زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور تم جانتے ہو کہ بتوں کو قدرت نہیں ہے تو باوصف انکی عاجزی
کے تم انکی پرستش سے ہاتھ نہیں کھینچتے لو کان اگر ہوتے فیہما زمین آسمان میں آلہۃ بہت سے
خدا جو انکے کاموں کی تدبیر کریں الا اللہ اللہ کے سوا لفسدتا تو ضرور تباہ ہو جاتے آسمان و زمین اور کام خراب
ہو جاتے اسواسطے کہ اگر سب خدا آپس میں مراد میں موافق ہوتے تو ایک مقدور پر بہت سی قدرتیں جاری ہو جاتیں اور اگر کسی کام
میں مخالفت کرتے تو وہ کام نقص میں پڑ جاتا پس ثابت ہوا کہ تمام عالم کا تدبیر کرنے والا ایک ہی چاہیے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے سوا اسکے نہیں الٰہی
در دو جہان قادر یکتا توئی [illegible] الحق زندہ [illegible] فسبحان اللہ
پاکی بیان کرنا خدا کے واسطے ہے رب العرش جو رب ہے عرش کا عما یصفون ○ اوس چیز سے جو وصف
کرتے ہیں جو ربوبیت کے اختیار کرنے سے لا یسئل نہیں پوچھا جائیگا خدا عما یفعل اوس چیز سے جو وہ کرتا ہے اپنی عظمت و سلطنت کے سبب
اور اسوجہ سے کہ خدائی میں اکیلا ہے اور اس باعث سے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے عین حکمت و صواب ہے وہم یسئلون ○ اور وہ یعنی سب بندے
پوچھے جائینگے یعنی وہ کام جو وہ کرتے ہیں اسوجہ سے پوچھے جائینگے کہ مملوک ہیں اور مالک کو ضرور ہے کہ اپنی باتوں اور کاموں کا حساب
مالک کے ساتھ درست کریں ام اتخذوا کیا ٹھہرائے ہیں انھوں نے من دونہ خدا کے سوا آلہۃ بہت سے خدا اے محمد ان سے کہو
حکم ہوتا کہ وہ فقط اللہ کو خدا کہیں قل ہاتوا کہہ کہ لاؤ برہانکم اپنی دلیل اسکے سوا اور بہت سے خدا ٹھہرانے پر عقلی یا نقلی
ہذا ذکر من معی یاد کرنے کی چیز اون لوگوں کی ہے جو میرے ساتھ ہیں میری امت میں سے یعنی قرآن وذکر من
قبلی اور یاد کرنے کی چیز اون لوگوں کی جو مجھ سے پہلے تھے یعنی توریت انجیل اور سب آسمانی کتابیں [illegible] انکی کتابیں
جانتے ہیں اونسے پوچھو کہ جتنی کتابیں نازل ہوئی ہیں ان سب میں توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت ہے بل اکثرہم بلکہ بہتیرے کافر یعنی وہ
جنکے سبب لا یعلمون الحق نہیں جانتے حق کو اور حق و باطل میں تمیز نہیں کرسکتے فہم معرضون ○ تو وہ انکار کرنے
والے ہیں خدا پر ایمان لانے اور اسکے رسول کی متابعت کرنے سے وما ارسلنا من قبلک اور نہیں بھیجا ہمنے پہلے
تجھ سے من رسول کوئی رسول الا نوحی الیہ مگر وحی کی ہمنے اسکی طرف [illegible] یعنی وحی کی گئی
اوسکی طرف کہ انہ لا الہ بیشک نہیں ہے کوئی خدا یعنی الا انا مگر میں فاعبدون ○ تو میری ہی عبادت کرو
وقالوا اتخذ الرحمن اور کہا انھوں نے کہ پکڑا ہے خدا نے جو بڑا مہربان ہے ولدا فرزند یعنی ملائکہ کو اسکی اولاد کہا
سبحانہ پاک ہے وہ اس بات سے بل عباد بلکہ فرشتے بندے ہیں مکرمون ○ بزرگی دیے گئے اور نوازے گئے

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ نہین پیشی کرتے خدا پر بِالْقَوْلِ بات کہنے یعنی اوسکی بے اجازت بات نہ کہین اوس کلام سے یہ مراد ہے کہ کافر یہ امید منقطع
کرین کہ فرشتے اونکی شفاعت کرینگے یعنی خدا کے بے اذن فرشتے ہرگز شفاعت نہین کرسکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ اور وہ خدا کے حکم سے
يَعْمَلُوْنَ ۝ کام کرتے ہین يَعْلَمُ جانتا ہے خدا مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جو کچھ اس سے پہلے وہ کر چکے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو
کچھ اسکے بعد کرینگے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اور درخواست نہین کرتے اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى مگر اوس شخص کے واسطے جسکے لیے
خدا پسند کرے شفاعت یا اوسکے واسطے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ شفاعت کرنے والے
اوسی کی شفاعت کرینگے جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے یعنی جسنے دنیا مین کلمہ طیب زبان سے کہا اور دل سے اوسکی تصدیق کی اونکی
شفاعت واجب ہوگی وَهُمْ اور فرشتے مِنْ خَشْيَتِهٖ خوف سے عذاب الٰہی کے مُشْفِقُوْنَ ۝ ڈرتے ہین یا خدا کی ہیبت
اور عظمت سے ڈرتے ہین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اور جو کوئی کہے ان مین سے یا تمام مخلوقات مین سے کہ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ بیشک مین خدا ہون
مِّنْ دُوْنِهٖ اوسکے سوا فَذٰلِكَ تو وہ کہنے والا نَجْزِيْهِ جزا دینگے ہم اوسے جَهَنَّمَ دوزخ كَذٰلِكَ جسطرح
خدائی کے دعوی کرنے والے کو ہم جزا دیتے ہین اوسی طرح نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ جزا دینگے ہم ظالمون کو جنھون نے اون دعوی
کرنے والون کی پیروی کرکے اپنے اوپر ظلم کیا اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کیا نہین دیکھا یعنی نہین جانا اونھون نے جو ایمان نہین
لائے اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتْقًا دونون تھے بند ملے ہوے یعنی مجتمع مراد یہ ہے کہ ایک حقیقت
تھے فَفَتَقْنٰهُمَا پھر کھولدیا ہمنے اونھین ایک سے دوسرے کو قسم کرکے اور ہر ایک کو بایسطرح کہ آسمان ایک ہی آسمان تھا اوس سے مختلف حرکتون
والے کتنے آسمان ہمنے بنادیے اور ایک زمین کو بھی طبقون کی کیفیتون اور حال مختلف ہونے کے سبب سے کئی قسم کی ہمنے کردی یا زمین آسمان ایک مین
چپکے اور جمے تھے اور اونکے بیچ مین فرق نہ تھا ہم درمیان مین ہوا لائے اور اونھین ایک کو دوسرے سے ہمنے الگ کردیا یا دا مین یہ معنی لکھے
ہین کہ ایک زمین سے ہمنے چھ طبقے نکالے تو سات طبقے ہوگئے اور ایک آسمان سے چھ نکالے تو سات ہوگئے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ آسمان
بندھا تھا اور اوس سے پانی نہ برستا تھا اور زمین بندھی تھی اور اوس سے گھاس نہ اوگتی تھی ہمنے اوسے تو مینھ کے سبب سے اور اسے گھاس کے سبب سے
کھولدیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ اور کیا ہے ہمنے پانی سے كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ہر چیز کو جو زندہ ہے یعنی سب جیوانون کو ہمنے پانی سے بنا
ہے اسواسطے کہ جن چیزون سے یہ بنے اونمین سب سے زیادہ پانی ہی ہے اور اونکا پانی سے احتیاج رکھنا اور پانی سے نفع لینا سب پر ظاہر ہے
یا ہمنے نطفے سے پیدا کیا یا ہمنے پانی کو ہر زندے کی زندگی کا سبب کردیا اور کل کا لفظ یہان اکثر کے معنی مین ہے عموم کے واسطے نہین
اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ کیا پھر نہین ایمان لاتے مشرک باوجود ان کھلی ہوئی نشانیون کے وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین
رَوَاسِيَ پہاڑ اونچے اونچے اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ تاکہ نہ ہلے زمین اور آدمیون کو تباہ اور ہلاک کرے وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور بنائین ہمنے
زمین مین یا پہاڑون کے درمیان فِجَاجًا سُبُلًا راہین کشادہ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ تاکہ وہ راہ پائین سفرون مین اور اپنی
منزلون پر پہونچین وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ اور کردیا ہمنے آسمان کو سَقْفًا چھت مَّحْفُوْظًا حفاظت کی ہوئی گرپڑنے سے
یا جہت علم یا کسی سست ہونا او ڈھہ جانے سے یا بغیر ستون محفوظ وَهُمْ اور کافر عَنْ اٰيٰتِهَا ہماری نشانیون سے جو آسمان مین ہین

اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ بنانے والا موجود ہی اور ایک ہی ہی اور اوسکی قدرت کاملہ کھلی ہوئی ہی مُعْرِضُوْنَ ○ منھ پھیرنے والے
ہین یعنی جسقدر ہماری نشانیان دیکھتے ہین انکار اونکا بڑھتا جاتا ہی وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہ ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کی رات اندھیری تاکہ اوسمین آرام پاوین اور دن روشن تاکہ اوسمین کمائی کرنے کو چلین پھرین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اور پیدا کیے آفتاب ماہتاب كُلٌّ ہر ایک ونمین سے فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ ایک آسمان مین تیرتے ہین یعنی آسمان پر اسطرح دوڑتے ہین
جیسے پیراک پانی پر دوڑتا ہی اور کشف الاسرار مین ہی کہ اہل اشارت کے نزدیک رات دن عارفون کا قبض اور بسط ہی کبھی تو سالک قبض کے
قبضہ مین لے لیتا ہی تو جلال کے سبب سے اوسے جوش آتا ہی اور کبھی سالک بسط کے فرش پر بیٹھتا ہی تو جمال کی بدولت وہ اقبال پاتا ہی اور آفتاب
صاحب توحید کا نشان ہی کہ ایک حال پر روشن ہی نہ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ہی اور ماہتاب اہل تلوین کا نشان ہی کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا ہی
کبھی صدرت کا نور ظاہر ہونے سے غائب ہو جاتا ہی اور کبھی جامعیت کے رنگ کھلنے سے بدر کامل ہو جاتا ہی اور حضرت قاسم انوار قدس سرہ کے
کلام حقائق انجام مین اسی بات کی طرف اشارہ ہی فرد ہم سوزند پیرامون دل ما بیگر گردیم ما چو مہ وز وصل یار آیم شوم و جمال ان و ہم اور حضرت
مولانا روم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین شعر چون گم ... برنایی زمین گردم ہلال [illegible] ... ہون بدر بے نقصان شوم
تو آفتاب مین ... [illegible] ... افشان شوم ... حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دشمن گمراہی کی وجہ سے کہتے تھے کہ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم انتظار کرتے ہین کہ حوادث کی آندھی آئے اور محمد کے یارون کو
متفرق کرے اور اسے ہلاک کر ڈالے تو اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور نہین گردانا ہم نے کسی
آدمی کو مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ تجھسے پہلے ہمیشہ رہنا دنیا مین اَفَاِئِنْ مِّتَّ کیا اگر تم اے محمد مر جاؤ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○
تو وہ یعنی جو تمھاری موت کے منتظر ہین ہمیشہ رہینگے اور موت سے نجات پاوینگے ایسا نہین كُلُّ نَفْسٍ ہر جی ہر جان ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ چکھنے والا ہی موت جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا بیت ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود
وَنَبْلُوْكُمْ اور ہم آزماتے ہین تمھین بِالشَّرِّ برائی کے ساتھ یعنی بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار کرکے وَالْخَيْرِ اور بھلائی کے
ساتھ یعنی نعمتین اور بخششین دیکر فِتْنَةً آزمانا یہ مفعول مطلق لفظ فعل کے خلاف ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ ہم تمھارے ساتھ آزمایش
کرنے والون کا معاملہ کرتے ہین سختی اور آسانی مفلسی اور تونگری مین تاکہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری مین ہر ایک کا مرتبہ اہل عالم کو
معلوم ہو جائے وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ اور ہماری طرف پھیرے جاؤگے اور اعمال کے موافق جزا پاؤگے لکھا ہی کہ ایک دن حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے سردارون کی ایک جماعت کے سامنے سے گذرے اونھین سے ابوجہل بے ادبی کی راہ سے ہنسا
اور بولا کہ یہی عبد مناف کا بیٹا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جب دیکھتے ہین تجھین اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ لوگ جو نہین ایمان لائے ہین تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین لیتے تمھین اِلَّا هُزُوًا مگر ٹھٹھا کیا گیا یعنی وہ ہنسی کی
راہ سے تمکو نبی کہتے ہین اور آپسمین کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہی ہی جو ہمیشہ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ یاد کرتا ہی تمھارے خداؤن کو
برائی اور بدی کے ساتھ وَهُمْ اور حال یہ ہی کہ کافر بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ خدا کو یاد کرنے اور اوسے ایک جاننے پر [illegible] کے ساتھ انکار [illegible] کے

نام پر هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وہ نہیں ایمان لاتے ہیں تو ہنسے جانے اور مسخرے بننے کے لائق وہی ہیں خُلِقَ الْاِنْسَانُ پیدا کیا گیا ہی
انسان مِنْ عَجَلٍ جلدی سے یہ کمال درجہ کا مبالغہ ہے یعنی کاموں میں بہت جلدی کرنے اور دیر کم کرنے سے گویا کہ جلدی ہی سے انسان
پیدا ہوا ہے اور اوسکی جلد بازیوں میں سے ایک یہ بات ہے کہ عذاب الٰہی بھی جلدی چاہتا ہے جیسے نضر بن حارث عذاب کی جلدی کرتا تھا تو
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَاُورِيْكُمْ قریب ہے کہ دکھا دیں ہم تمکو اٰيٰتِيْ نشانیاں اپنے عذاب کی دنیا میں کہ بدر کا واقعہ تھا اور آخرت
کہ عذاب دوزخ ہوگا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ تو جلدی نہ کرو مجھسے عذاب مانگنے میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان سے حضرت
آدم علیہ السلام مراد ہیں اونکی جلدی یہ تھی کہ جب اونکے سر اور آنکھوں میں روح آئی تو اونھوں نے دیکھا کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہے تو بولے
کہ یا رب آفتاب ڈوبنے سے پہلے میری خلقت پوری کر دے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کافر مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ
عذاب کا یا قیامت کا وعدہ ہمیں بتاؤ تو اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ○ سچے خطاب ہے حضرت رسول خدا اور اونکے صحابہ
کبار صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہیں کو حق تعالیٰ نے اونکی بات کے جواب میں فرمایا لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر جانیں وہ
لوگ جو کافر ہیں حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ اوس وقت کو جب کہ باز نہ رکھینگے یعنی باز نہ رکھ سکینگے عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ اپنے
مونہوں سے دوزخ کی آگ کو وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اسواسطے کہ آگ نے اونکے بدن کو گھیر لیا ہوگا
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مدد دیے جاینگے یعنی ایسا کوئی یار و مددگار نہ پاینگے جو عذاب کو اونسے روکے شرط
محذوف کا جواب ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر کافر لوگ اس عذاب کو جانیں تو اسکے نازل ہونے کی جلدی نہ کریں بلکہ اپنی بدحالی اور اپنی
غلطی جانیں بَلْ تَاْتِيْهِمْ بلکہ آجاویگی اونپر قیامت بَغْتَةً اچانک فَتَبْهَتُهُمْ تو مبہوت اور متحیر کریگی اونھیں فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تو نہ سکینگے رَدَّهَا باز رکھنا اوسکی ہولوں کو اپنے سے وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جاویں توبہ یا
معذرت کے واسطے یا یہ کہ نظر نہ ڈالی جاویگی اونپر اونکی گریہ وزاری پر وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور تحقیق ہنسے ہیں بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ رسولوں کے ساتھ تجھسے پہلے حق تعالیٰ جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل کو تسلی دینے کے واسطے اگلے انبیا
علیہم السلام کا حال اور اونکے ساتھ دشمنوں کے ہنسنے کی خبر دیتا ہے اور جناب سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو کافر
ہنسی کرتے تھے اونکو تہدید کرتا ہے فَحَاقَ تو عذاب نے گھیر لیا بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا اون لوگوں کو جنھوں نے مسخراپن کیا تھا مِنْهُمْ
پیغمبروں سے یعنی جو لوگ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اونھیں پہونچی مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوسکی کہ تھے اوسکے
سبب سے يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تو یا رسول اللہ جو لوگ تمہارے ساتھ ہنسی کرتے ہیں اونکے ساتھ بھی یہی صورت
واقع ہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے والوں کو کہ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ کون ہے جو نگاہ رکھتا ہو تمھیں بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن میں مِنَ الرَّحْمٰنِ خدا کے عذاب سے اگر وہ تمپر بلا لانا چاہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی یاد سے یا قرآن
یا اوسکی نصیحت سے مُّعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہیں پھر اگر اونکے دل میں قرآن یا نصیحت نہیں تو عذاب الٰہی سے
کیا ڈرینگے اور اپنے نگہبان کو کیونکر پہچانیں اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ کیا اونکے واسطے بہت سے خدا ہیں کہ قدرت کی راہ سے تَمْنَعُهُمْ

ع ۱۲

بازرکھین اونسے مِّنْ دُوْنِنَا ہمارے سوا اوس عذاب کو جو ہمارے پاس سے اونپر نازل ہوا اور بعضون نے کہا کہ اس آیت مین الفاظ
مقدم موخر ہین اصل مین یون ہی کہ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ مِّنْ دُوْنِنَا تَمْنَعُهُمْ پھر اونکے جھوٹے خداؤن کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ طاقت
نہین رکھتے ہین بت جو اونکے زعم مین خدا ہین نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ مدد کرنا اپنی ذاتون کی یعنی اگر کوئی اونکے ساتھ خرابی چاہے
جیسے توڑ ڈالنا نجاست پھیر دینا تو اس خرابی کو اپنے سے دفع نہین کرسکتے تو جو اونکی پرستش کرتے ہین اونکی نگہبانی کیونکر کرسکینگے
وَلَا هُمْ اور نہ بت یا بت پرست ایک دوسرے کی مدد کرکے مِّنَّا ہمارے عذاب سے يُصْحَبُوْنَ نگاہ رکھے گئے اور پناہ دیے
گئے ہین بَلْ مَتَّعْنَا بلکہ فائدہ دیا ہمنے هٰٓؤُلَآءِ اوس مکہ مین رہنے والے گروہ کو وسعت عیش اور ایمنی اور سلامتی کے ساتھ
وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو حَتّٰى طَالَ یہانتک کہ دراز ہوئی عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگی اور اوسکے سبب سے مغرور
ہوکر سمجھے کہ ہمیشہ یون ہی رہینگے اور یہ نہ سمجھے کہ عیش اور زندگی دم بدم گھٹتی ہی بیت مغرور مشو کہ دم بدم دست اجل برہم زند
این بنا کہ افراشتہ اند اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے کافر اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ یہ بات کہ آتا ہی ہمارا حکم اونکی زمین پر اور
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا گھٹاتے ہین ہم اوسے اوسکے کنارون سے یعنی مسلمانون کے واسطے وہ ملک زیر و زبر فتح کیے
دیتے ہین کہ ہر روز ایک قلعہ لیتے ہین اور ایک جگہ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ کیا وہ غالب ہین یا پیغمبر
یا مسلمان قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ کہہ اسکے سوا نہین کہ مین ڈراتا ہون تمہین بِالْوَحْيِ اوس چیز کے سبب سے جو وحی بھیجی گئی ہی
میری طرف یعنی مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا ہون اور تم بہرے ہو ڈرتے نہین ہو وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اور نہین
سنتے بہرے پکارنا اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ جب ڈرائے جاتے ہین یعنی جو باتین سنتے ہین اوس سے فائدہ حاصل نہین کرتے بہرون کے
مثل ہین جو کچھ سنتے ہی نہین وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ اور اگر چھو جائے کافرون کو نَفْحَةٌ ذرہ بھی مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ تیرے
رب کے عذاب مین سے یعنی یا رسول اللہ تم جس عذاب سے اونہین ڈراتے ہو اوس سے ذلیل اور عاجز ہوکر کمال اضطراب اور حسرت سے
لَيَقُوْلُنَّ ضرور کہینگے کہ يٰوَيْلَنَآ اے وائے ہمکو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ بیشک تھے ہم اپنی جانون پر ظلم کرنے والے شرک اور
تکذیب کے سبب سے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ اور رکھینگے ہم ترازوین عدل کی لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن ترازو سے غرض
صاحب لباب اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ترازو عبارت ہی عدل سے یعنی ترازوین تمثیل ہی ٹھیک ٹھیک حساب کی پوری پوری جزا
اعمال کے واسطے اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ایک میزان مراد ہی کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلڑے ترازو کی طرح ہونگے اور اوسمین اعمال تولے جاینگے
تیسیر مین لکھا ہی کہ میزان کو جمع کے لفظ سے لانا اوسکی شان بڑھانے کو ہی جیسے يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا تو آپکی تعظیم شان کی وجہ سے فرمایا یا یہ بات ہی کہ ہر ایک مکلف کے اعمال اوس ترازو مین تولے جاینگے تو ہر ایک کے واسطے ایک
ترازو ہوگی یعنی نیک و بد عمل جو اوسمین تولینگے فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ تو ظلم نہ کیا جائیگا کسی نفس پر شَيْـًٔا کچھ اپنے حق مین یعنی کوئی نیک
عمل بے تولے نہ چھوڑینگے وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو عمل مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی مین سے کہ سب دانون مین چھوٹا
ہوتا ہی اَتَيْنَا بِهَا لاوینگے ہم اوسے اور ترازو کے پاس حاضر کرینگے وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ اور بس ہین ہم حساب کرنے والے بندون کے

اعمال کو واسطے کہ علم اور عدل کا کمال ہم ہی کو ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور بیشک ہم ہی نے دیا مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ موسیٰ اور
ہارون کو ایک کتاب روشن حق اور باطل کو جدا کرنے والی یا دشمنوں پر فتح یا دریا کا پھٹ جانا وَضِیَآءً اور دی ہم نے اونھیں یعنی
ایک روشن کتاب کہ اوسکی متابعت کرنے والے حیرت اور جہالت کی تاریکی سے چھوٹ جاتے ہیں وَذِکْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ اور نصیحت
پرہیزگاروں کو الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ جو ڈرتے ہیں رَبَّهُمْ اپنے رب سے بِالْغَیْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خدا کو دیکھا نہیں اور بہشت
اوس سے ڈرتے ہیں اور عذاب دیکھا نہیں اور اوس سے خوف کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور
جنت حشر حساب میزان کا ایمان رکھتا ہو وہ بیشک خدا سے پوشیدہ ڈرتا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی پرہیزگار مِّنَ السَّاعَةِ قیامت کے
ہولوں سے مُشْفِقُوْنَ ڈرنے والے ہیں وَهٰذَا اور یہ قرآن ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ کلام ہے بہت برکت اور منفعت والا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہم نے اوسے اور اونھوں نے خود نہیں بنا لیا اَفَاَنْتُمْ کیا تم لَهٗ مُنْکِرُوْنَ اوسکے منکر ہو

ع ۹

وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اور بیشک ہم نے دی اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ ابراہیم کو ہدایت اوسکی صلاحیت موجود ہونے کے باعث مِنْ
قَبْلُ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے قبل یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل یا نبی ہونے کے پہلے ہم نے ابراہیم کو پہچاننے کی توفیق
دی تھی وَکُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ اور تھے ہم جاننے والے یہ بات کہ وہ بخشش ہی کا مستحق ہے تو اوسکے استحقاق کے موافق ہم نے اوسے
نوازا اِذْ قَالَ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ابراہیم نے کہا لِاَبِیْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنی قوم سے یعنی بابل والون
کو مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا کیا ہیں یہ شکلیں اور صورتیں کہ برابر تم اونپر یعنی اونکی پرستش پر عٰکِفُوْنَ مجاور
اور وہ ستر مورتیں تھیں اور تفسیر میں لکھا ہے کہ بہتر بت تھے سب سے جو بڑا تھا اوسے آزر نے بنایا تھا اور سہا سے [illegible] دو موتی اوسکی آنکھون کی
جگہ جڑے تھے تبیان میں لکھا ہے کہ درند پرند چارپائے آدمیون کی وہ صورتیں تھیں اور بعضون کا قول ہے کہ تارون کی شکلیں تھیں [illegible]
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کیا صورتیں ہیں جنکو تم پوجتے ہو تو قَالُوْا وَجَدْنَآ وہ بولے کہ
ہم نے پایا اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو لَهَا عٰبِدِیْنَ انکے واسطے پوجا کرنے والے تو ہم نے بھی اونکی تقلید کی قَالَ کہا ابراہیم نے کہ
لَقَدْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ قسم خدا کی تھے تم وَاٰبَآؤُکُمْ اور تمہارے باپ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کھلی گمراہی اور خطا میں تو قَالُوْٓا بولے
نمرود کے لوگ تعجب کی راہ سے کہ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہے تو یہ بات سچی اور پکی اَمْ اَنْتَ یا تو ہے مِنَ اللّٰعِبِیْنَ کھیلنے والو
میں سے کہ ہنسی اور دل لگی سے بات کرتا ہے تو اونھوں نے اپنی گمراہی اور اپنے باپ دادا کی نادانی پر تعجب کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ
بَلْ بلکہ میں کھیل کرنے والا نہیں ہوں بلکہ رَّبُّکُمْ تمہارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا
الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وہ جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین یا تمہاری مورتیں وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ اور میں اس بات پر کہ وہ میرا اور
تمہارا پروردگار ہے مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ گواہوں میں سے ہوں یعنی تحقیق کی رو سے گواہی دیتا ہوں لکھا ہے کہ نمرودیون کی عید کا ایک
دن تھا اوسدن وہ میدان میں جاتے اور شام تک سیر کرتے پھرتے وقت بتخانہ میں آتے اور بتوں کو بنا سنوار کر اونکے سامنے گانے بجاتے
پھر پرستش کی رسمیں ادا کرکے اپنے گھروں میں پھر آتے جب ابراہیم علیہ السلام نے اونمیں سے کچھ لوگوں سے اون مورتوں کے بابت میں

مناظرہ کیا تو وہ بولے کہ اچھا کل ہماری عید کا دن ہے شہر سے باہر آکر دیکھنا کہ ہمارے دین اور آئین مین کسقدر زیبائش ہے ابراہیم علیہ السلام نے
ہان نہین کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن جب وہ صحرا کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لیجانا چاہا ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا
بہانہ کیا اور فرمایا کہ انی سقیم مین بیمار ہون وہ لوگ انھین چھوڑکر چلے گئے ابراہیم علیہ السلام نے اونسے پوشیدہ یہ بات فرمائی کہ وتاللہ اور قسم خدا کی
کہ مین لاکیدن ضرور تدبیر اور کوشش کرونگا کہ توڑ ڈالون اصنامکم تمہارے بت بعد ان تولوا بعد اسکے کہ
منھ پھیر و اونکی طرف سے اور عیدگاہ چلے جاؤ اور ہو تم مدبرین ○ پیٹھ کرنے والے اونکی طرف یعنی جب بتون کو چھوڑکر اپنی سیرگاہ مین
جا رہے اون لوگون مین سے ایک نے یہ بات سن لی اور کسی سے نہین کہی مگر جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر
اوٹھالیا اور بتخانہ مین گئے فجعلھم پھر کردیا بتون کو تبر سے جذاذا ٹکڑے ٹکڑے الا کبیرا لھم مگر ایک بڑے بت کو
جو اونمین تھا یعنی بڑے بت کو نہین توڑا بلکہ اوسکی گردن پر تبر رکھکر چل آئے کہ لعلھم الیہ شاید نمرود کے لوگ اوس بڑے بت کیطرف
یرجعون ○ پھر آئین اور اوس سے پوچھین کہ انھین کسنے توڑ ڈالا اسواسطے کہ معبود کی شان سے یہ بات ہے کہ مشکلین حل کرنے مین
اوسکی طرف رجوع کرین اور اس کام سے ابراہیم علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ قوم کو الزام دیجئے اور بعضون نے کہا ہے کہ الیہ کی ضمیر ابراہیم علیہ السلام
کی طرف پھرتی ہے یعنی اونھون نے اسواسطے بت توڑے کہ شاید وہ بت پرست اونکی طرف رجوع کرین اور وہ دلیل قاطع سے بتون کی عاجزی ثابت
کردین غرضکہ نمرودی جب شام کو بتخانہ مین آئے تو وہ حال دیکھا متحیر ہوئے اور قالوا من فعل بولے کسنے کیا ہے ھذا یہ کام بالھتنا
ہمارے خداؤن کے ساتھ اور اونھین توڑ پھوڑ ڈالا انہ یقینی وہ لمن الظلمین ○ ضرور ظالمون مین سے ہے اپنی جان پر یہ کام
کرکے اپنے کو ہلاکت مین ڈالا نمرود اور اوسکے لوگ اوس شخص کی کھوج مین پڑے اور چاہا کہ بت توڑنے والے کو پیدا کرین وہ شخص جسنے
تاللہ لاکیدن اصنامکم کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے سنا تھا اوسنے دوسرے سے کہا ایک سے دوسرے کی زبان پر یہ بات آئی
یہانتک کہ نمرود کے مصاحبون کو خبر پہونچی قالوا سمعنا اونھون نے نمرود سے کہا کہ ہمنے قوم سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہین فتی ایک
جوان کو کہ برائی سے یذکرھم یاد کرتا ہے بتون کو یقال لہ ابرھیم ○ کہتے ہین اوسے ابراہیم یعنی اوسکا نام ابراہیم ہے
قالوا بولے نمرود اور اوسکے امیر کہ فأتوا بہ پھر لاؤ اوسے علی اعین الناس لوگون کی آنکھون کے سامنے یعنی ایسا کرو
کہ لوگ اوسے دیکھین لعلھم یشھدون ○ شاید گواہی دین کہ ہان یہی بتون کی مذمت کرتا ہے تب ابراہیم علیہ السلام کو
پکڑکر نمرود کے سامنے حاضر کیا تو قالوا ءانت اونھون نے کہا کہ کیا تونے فعلت ھذا کی ہے جو ہم دیکھتے ہین توڑ پھوڑ
بالھتنا یابرھیم ○ ہمارے خداؤن کے ساتھ ای ابراہیم قال ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین نے تو نہین کیا بل
فعلہ بلکہ کیا ہے یہ کبیرھم ھذا بڑے انکے نے کہ یہی انپر غصہ کی راہ سے کہ میرے ہوتے ہوئے لوگون نے انھین کیون پوجا
فسئلوھم تو پوچھو تم انسے کہ تمھین کسنے توڑا ان کانوا ینطقون ○ اگر یہ بات کرتے ہین فرجعوا الی انفسھم
تو پھرے وہ اپنی عقلون کی طرف یا ایک دوسرے کی جانب فقالوا پھر کہا بعض نے بعض سے کہ انکم انتم الظلمون ○
بیشک تم ہمی تو ظالم ہو ایسی چیز کو پوجنے کے سبب جو نہ سنے نہ بولے ثم نکسوا پھر جھکا گئے علی رءوسھم اپنے سرون کو

یعنی خجالت سے سر جھکا لیا اور حیرت سے بولے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو نے جانا ہے کہ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ یہ بت نہیں
کرتے پھر جان بوجھکر یہ بات کیوں کہتا ہے کہ انسے پوچھو پھر جب ان بت پرستوں نے اپنے خداؤں کی عاجزی کا اقرار کیا تو قَالَ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ اَفَتَعْبُدُوْنَ کیا پس پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وہ چیز
جو نہیں نفع پہونچاتا تمکو کچھ بھی اگر تم اوسے پوجو وَلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اور ضرر نہیں پہونچاتا تمہیں کچھ اگر اوسکی پرستش چھوڑ دو
اُفٍّ لَّكُمْ برائی اور خرابی ہو تمپر یعنی ٹھہری ہے تمہارے وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز کو جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا پس تم دریافت نہیں کرتے اپنے کام کی برائی کو جب نمرود کی قوم نے یہ بات سنی تو عاجز ہو
سے مضرت پہونچانے کی طرف پھرے اور قَالُوْا حَرِّقُوْهُ بولے کہ جلا دو اوسے کہ آگ کا عذاب ہولناک ہے وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ
اور مدد کرو اپنے خداؤں کی اس سے بدلا لیکر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِيْنَ ۝ کرنے والے مدد یعنی اگر بتوں کی مدد کرنے والے
ہو پھر نمرود نے حکم کیا تو ایک پہاڑ کے سامنے ایک حظیرہ بنایا گیا اوسکی دیوار ساٹھ گز بلند تھی اور مہینا بھر تک لکڑیاں جمع کر کر
اوس حظیرہ کو بھر دیا اور بہت سا تیل تمام ایندھن پر چھڑک کر اوسمین آگ دی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
کی گردن مبارک مین طوق ہاتھ مین ہتھکڑیاں پاؤن مین بیڑیان ڈالکر منجنیق سے آگ مین ڈالدیا پس جبرئیل علیہ السلام ہوا سے اونکے
پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمکو کچھ حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے جواب مین فرمایا کہ تمسے تو کچھ بھی حاجت نہیں جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ جس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے مانگو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خود جانتا ہے مانگنے کی حاجت نہیں ہے جبکہ خدا
جلیل پر ابراہیم خلیل کا توکل پکا اور ماسوی اللہ سے انقطاع پورا تھا تو قُلْنَا يٰنَارُ کہدیا ہمنے کہ اے آگ كُوْنِيْ ہوجا بَرْدًا
وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ اگر یہ نہ کہا جاتا کہ سلامتی
ساتھ ٹھنڈی ہو تو ممکن تھا کہ ابراہیم علیہ السلام سردی کے مارے ٹھٹھر جاتے وَاَرَادُوْا اور چاہا نمرودیوں نے بِهٖ كَيْدًا ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ مکر اونکے جلانے مین فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ تو کردیا ہمنے اونکو بڑے نقصان والے اسواسطے کہ اونکی
کوشش ابراہیم علیہ السلام کی حقیت اور اونکے فعل کے باطل ہونے پر دلیل روشن ہو گئی لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ مین گرے تو
فورًا اونکا طوق اور بیڑی اور ہتھکڑی جل گئی اور اونکے گرد پھول کھل گئے اور میٹھے پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا سات دن تک آگ کے
حظیرہ مین رہے نمرود نے بلندی پر سے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نہایت دلچسپ باغ مین بیٹھے ہوئے کسی گل اندام سے باتین کر رہے ہین
اور اونکے گرد اگرد آگ شعلے مارتی ہے تو نمرود نے پکار کر کہا کہ ای ابراہیم تیرا خدا جسکی اتنی بڑی قدرت ہے جو مین دیکھ رہا ہون بڑا خدا ہے مین اوسکے واسطے
قربانی کرون ابراہیم علیہ السلام بولے کہ جبتک تو اپنے طریقہ پر ہے میرا خدا تیری قربانی قبول نہیں کرتا لکھا ہے کہ نمرود نے چار ہزار گائین قربانی
کین اور ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دینا چھوڑ دیا کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ محققون نے کہا ہے کہ یا نار کونی خطاب اوس آگ سے ہے جو ابراہیم علیہ الصلوۃ
والسلام کے دل مین تھی یعنی شوق محبت کا شعلہ بیت آتش دارد دل من آتش دارد ۞ وان آتش دل دل مرا خوش دارد ۞ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے
نمرود کی آگ کے قریب پہونچکر چاہا کہ شہود عشق کے سوز کے ساتھ آہ کرین اور نمرود کی آگ کو تباہ کرین ندا پہونچی کہ آتش شہود کی ٹھنڈی ہو

نمرود کی آگ پر اور ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ رہ اسواسطے کہ ہم حکم کر چکے ہیں کہ اوس آگ میں اپنے خلیل کے معجزے سے ایک نشان ہم ظاہر کرینگے
اگر تو نمرود کی آگ پر اپنا تسلط کریگی یہانتک کہ وہ مسخر ہو جائے تو بلغ نہ پیدا ہوگا اور معجزہ نہ ہویدا ہوگا اور اگر تو ابراہیم پر سلامتی سے
ٹھنڈی نہ رہیگی تو نار اللہ الموقدۃ کے شعلے سے وہ جل جائیگا اور دعوت کا قاعدہ بگڑ جائیگا اور یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ عشق کی آگ
سب چیزوں پر غلبہ کرتی ہے اور اوسپر کوئی چیز غالب نہیں ہوتی بیت عشق کان شعلہ ست کوچون بر فروخت ہر چہ جز معشوق
باقی جملہ سوخت ۞ وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ نمرود اور اوسکی قوم کی جگہ تھی وَلُوْطًا اور اوسکے بھتیجے
لوط بن ہارون کو بھی اور پہونچا دیا ہمنے اونھیں اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا اوس زمین کی طرف کہ ہمنے برکت دی اور زیادتی کی
فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ اوسمیں اہل عالم کے واسطے یعنی ولایت شام میں اور وہان انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے
برکت اور نعمت و رحمت کی کثرت تھی کہا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں اوترے اور لوط علیہ السلام موتفکات میں اور ان دونوں
مقاموں میں ایک دن رات کی راہ تھی وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو سارہ سے جو اونکے چچا کی بیٹی تھیں ایک بیٹا
اِسْحٰقَ ط اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ط اور دیا ہمنے اوسے یعقوب مانگنے سے زیادہ یعنی اونسے ہمسے ایک بیٹا مانگا تھا
ہمنے اوسے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی وَكُلًّا جَعَلْنَا اور چارون کو کردیا ہمنے یعنی ابراہیم لوط اسحاق یعقوب علیہم السلام کو صٰلِحِيْنَ ۝
نیک و شایستہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً اور کیا ہمنے اون سب کو پیشوا خلق کو يَّهْدُوْنَ راہ دکھاتے ہیں ہماری طرف
بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ اور وحی کی ہمنے اونکی طرف فِعْلَ الْخَيْرٰتِ بھلائیاں کرنے کی یعنی نیک کام
کہ خلق کو اونکی نصیحت دلاتے ہیں وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے کی وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ج اور زکوٰۃ دینے کی نماز اور زکوٰۃ کی تخصیص
تفضیل کی جہت سے ہے وَكَانُوْا لَنَا اور تھے ہمارے واسطے عٰبِدِيْنَ ۝ عبادت کرنے والے اخلاص کے ساتھ وَلُوْطًا
اٰتَيْنٰهُ اور دی ہمنے لوط کو حُكْمًا حکمت یا نبوت یا جھگڑنے والوں میں فیصلہ کرنا وَّعِلْمًا اور علم جو پیغمبرون کو چاہیے شریعت
اور ملت کے قواعد وَّنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسے مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اوس گانون سے کہ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىِٕثَ ط
تھا کرتا تھا وہ گانون یعنی اوس گانون کے لوگ کرتے تھے کام ناپاک اور وہ گانون سدوم تھا موتفکات میں کہ اوسکے لوگ لواطت میں مشغول تھے
اور رہزنی کرتے تھے ہمنے اونھیں ہلاک کردیا اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق تھے وہ قَوْمَ سَوْءٍ برے لوگ فٰسِقِيْنَ ۝ فرمان سے نکلنے
والے وَاَدْخَلْنٰهُ اور داخل کیا ہمنے لوط علیہ السلام کو فِيْ رَحْمَتِنَا ط اپنی رحمت میں یعنی رحمت والوں میں یا جنت میں کہ رحمت کی
جگہ ہے اِنَّهٗ بیشک لوط مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ع نیکون اور شایستہ لوگون میں سے ہے اور اس سے قبل لوط علیہ السلام کا قصہ
تفصیل کے ساتھ گذرا ہے وَنُوْحًا اور یاد کر نوح علیہ السلام کو اِذْ نَادٰى جب پکارا اوسنے اپنے رب کو مِنْ قَبْلُ قبل
لوط اور ابراہیم علیہما السلام سے یعنی اپنی قوم کے ہلاک ہونے کو دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کرلی ہمنے اوسکی دعا
فَنَجَّيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗ اور اوسکے گھر والوں کو اوسکے فرزندوں اور عورتوں میں سے مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ ج بڑے غم یعنی طوفان کی مصیبت سے وَنَصَرْنٰهُ اور مدد کی ہمنے اوسکی مِنَ الْقَوْمِ اوسکی قوم پر

ع ۵ ۲۵

یعنی منکرون پر اوسے غالب کردیا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا ہماری آیتون کی اِنَّھُمْ بیشک وے
قوم نوح کے لوگ کَانُوْا تھے قَوْمَ سَوْءٍ ایک بری قوم یعنی کافر تھے اسواسطے کہ کفر سب برائیون کا سر ہی فَاَغْرَقْنٰھُمْ
اَجْمَعِیْنَ ○ تو غرق کردیا ہمنے اون سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اور یاد کر داؤد بن ایشا اور اوسکے بیٹے سلیمان کا قصہ
اِذْ یَحْکُمٰنِ جب حکم کیا اون دونون نے فِی الْحَرْثِ کھیت مین لکھا ہی کہ جب داؤد علیہ السلام محکمہ مین بیٹھتے تو سلیمان علیہ السلام
دروازہ پر بیٹھے رہتے جو باہر نکلتا اوس سے اوسکا مقدمہ اور اپنے والد کا فیصلہ پوچھ لیتے ایکدن دو آدمی محکمہ مین آئے ایک کسان کہ اوسے
ایلیا کہتے تھے اور ایک بکریون والا کہ اوسے یوحنا کہتے تھے ایلیا نے اظہار کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میرا پڑوسی یوحنا رات کو اپنی بکریان چراتا تھا
میرے کھیت مین پڑین اور سب کھیت چر گئین اور ایک قول یہ ہی کہ ایلیا کے باغ مین جاکر بکریان انگور کے خوشے کھا گئی تھین اور تلف
کر ڈالے تھے داؤد علیہ السلام نے یوحنا سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہی داؤد علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اپنی بکریان
ایلیا کو دیدے اور داؤد علیہ السلام کی شریعت مین اسی طرح حکم تھا جب وہ دونون محکمہ کے باہر آئے اور اس قصہ کا حال سلیمان علیہ السلام کو
معلوم ہوا تو وہ محکمہ کے اندر چلے آئے انکی تیرھوان برس تھا اور اپنے والد سے عرض کی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ حکم ہوتا تو اولی اور انسب تھا
داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ کسطرح حکم کرنا چاہیے سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ بکریان ایلیا کو سپرد کرنا چاہیے کہ اونسے نفع
حاصل کرے دودھ گھی بالون کے سبب سے اور باغ یا کھیت یوحنا کو دینا چاہیے کہ محنت کرکے جیسا پہلے تھا ویسا ہی تیار کردے جب
انگور کے خوشے لگین یا کھیت تیار ہو تو ایلیا کو سپرد کرکے اپنی بکریان لیلے تاکہ دونون مین کوئی بے نصیب نہ رہے داؤد علیہ السلام نے
اسی طرح حکم فرمایا تو حق تعالی نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو خبر دی کہ اس قوم پر داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ پڑھین جب
حکم کیا کھیت یا باغ کے مقدمہ مین اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ جب رات کو گئی تھی اوس کھیت یا باغ مین غَنَمُ الْقَوْمِ
بکری ایک قوم کی وَكُنَّا اور تھے ہم لِحُكْمِهِمْ حکم حاکم کو جو فریقین پر اونھون نے نافذ کیا تھا شٰهِدِیْنَ ○ حاضر جانتے
یعنی ہمنے جانا کہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام نے ایلیا اور یوحنا پر کیا حکم جاری کیا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ پھر تعلیم کی ہمنے حکومت
سلیمان کو اور اوسے سکھادی اور اوسکے فہم مین پہونچادی یہانتک کہ اوسنے حکم کیا کہ بکریان باغ والے کو دین کہ وہ اونسے نفع لے اور
اوسکے سبب سے اپنے روزگار کا عوض اور تلافی کرے اور باغ بکری والے کو دیا جائے کہ محنت کرکے پہلا سا تیار کردے تاکہ پھر کبھی بکریون
کے نگاہ سے غافل نہو جائے اور حقیقت امر یہ ہی کہ اوس زمانہ مین حکم اوسی طرح تھا جو داؤد علیہ السلام نے دیا تھا حق تعالی نے حضرت سلیمان پر
وحی بھیجی کہ اس وحی نے وہ حکم منسوخ کردیا اور حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام پہلا حکم منسوخ ہوجانے پر جب مطلع ہوے تو یہ دوسرا
حکم اونھون نے نافذ فرمایا وَكُلًّا اٰتَیْنَا اور ہر ایک کو باپ بیٹے مین دیا ہمنے حُكْمًا حکم کرنا یا پیغمبری وَّعِلْمًا اور علم
دین کے امور کا وَّسَخَّرْنَا اور مسخر کردیے ہمنے مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ داؤد کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے
خدا کی اونکے ساتھ تبیان مین لکھا ہی کہ جسطرح داؤد علیہ السلام سے لوگ ذکر الہی سنتے تھے اوسی طرح پہاڑون سے بھی سنتے تھے
اور یہ اونکا معجزہ تھا وَالطَّیْرَ اور مسخر کردیے ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے پرندے کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کرنے مین اونکا ساتھ دیتے

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اور ہین ہم کرنے والے ایسی باتین اور ہماری قدرت مین یہ اچنبے کی بات نہین اگرچہ تمہارے نزدیک عجیب بات ہے
صاحب انوار نے کہا ہے کہ بعضون نے تسبیح کو سباحت کے معنی مین کہا ہے یعنی جہان داؤد علیہ السلام جاتے پہاڑ بھی اونکے ساتھ چلتے
فوائد مین لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑون کا سیر کرنا قرآن مین مذکور نہین ہے تو تسبیح سے سیر مراد لینے کی کچھ ضرورت نہین
اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ پرند اور پہاڑون کی تسبیح زبان حال سے تھی اس تقدیر پر عجب کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح الٰہی مین
گویا ہین تو حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ کیا خصوصیت ہو سکتی ہے یقین کرنے والے مسلمان کو اعتقاد رکھنا چاہیے کہ پہاڑ اور پرند
حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ اسطرح تسبیح کرتے تھے کہ سب سننے والے اونکے حروف اور کلمے سمجھتے تھے اور قدرت الٰہی سے یہ بات کچھ
عجب کی نہین ہے نظم ہر کجا قدرتش علم افراخت ٭ ز غرائب ہر آنچہ خواست بساخت ٭ قدرتے را کہ نیست نقصانش ٭ کار ہا جملہ ہست
آسانش ٭ وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہمنے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا زرہ کا لَّكُمْ تمہارے واسطے
لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچاوے زرہ تمہین اور بکرے لنحصنکم نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہے یعنی بچائین ہم تمکو مِّنْۢ بَاْسِكُمْ
تمہاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان مین قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ○ شکر کرنے والے اس نعمت کے
حکم ہے استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کردی ہمنے سلیمان کے واسطے ہوا عاصفة
سخت اور تیز چلنے والی اور اوسکی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت اوٹھا لیجاتی تھی اور ایک دن مین ایک مہینے کی راہ پہونچا دیتی
تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ تھی چلتی حکم سے سلیمان کے یعنی اونکی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا
ایسی زمین کہ برکت دی ہے ہمنے فِيْهَا اوسمین یعنی ولایت شام مین تخصیص مین لکھا ہے کہ ملک شام مین ایک شہر تھا تدمر نام دیوون نے
سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے مغرب کی نماز کے وقت ہوا اونہین
وہین لے آتی مختار القصص مین لکھا ہے کہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس مین استراحت کرتے رات کو بابل مین جاتے
دوسرے دن بابل سے نکلکر چاشت کے وقت اصطخر مین ہوتے اور شام کے وقت تدمر مین پھر آتے وَكُنَّا اور ہین ہم بِكُلِّ شَيْءٍ
عٰلِمِيْنَ ○ سب چیزین جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے دیوون مین سے بھی مَنْ
يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگاتے دریاؤن مین لَهٗ اوسکے واسطے نفیس چیزین نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کرین عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیوون کے واسطے
حٰفِظِيْنَ ○ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر نہو جائین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہین
اموص رازخ کے رازخ روم کے روم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام کے بیٹے ہین حق تعالیٰ
نے اونہین مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت بثنیہ مین بھیجا تھا وہان شام کی زمین پر دن رات وہ
عبادت مین مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمین کما حقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اوسپر حسد کرکے حق تعالیٰ سے مناجات کی
کہ یا اللہ تیرا یہ بندہ عیش مین خیر و عافیت سے ہے اور مال بہت رکھتا ہے اور اوسکی نیک اولاد بھی کثرت سے ہے اگر مال اور اولاد چھین

لیتے کی بلائین تو او سے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرلے حق تعالی نے فرمایا کہ تو جو کہتا ہی ایسا نہین ہی وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہی اگر او سے ہزار بار بلا مین مبتلا کرون تو بھی امتحان مین پورا ہی اونکا جبیت چنان و عشق یک دیم کہ گر تیغ رود بر سر ما بر روز امتحان باشیم چو شمع استادہ پا بر جا۔ بہت سی تفسیرون مین لکھا ہی کہ ابلیس ملعون نے حق تعالی سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوب کے مال اولاد جسم پر مسلط کر دے تا اونکی حقیقت حال کھلجائے حق تعالی نے ابلیس کو اونکے ظاہر پر مسلط کر دیا او سنے شیطانون کو مقرر کر دیا یہانتک کہ وہ اونکی ہلاکت مین مشغول ہوے حقائق مین لکھا ہی کہ اس بات پر قرآن اور حدیث مین کوئی دلیل نہین بلکہ یہود کی روی ہوئی خبر ہی کہ کعب احبار رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہی حقیقت یہ ہی کہ حق تعالی نے انواع و اقسام کی مصیبتین اوپر مقرر فرمائین تو بلائین اوپر ٹوٹ پڑین [illegible] جلکے اونٹ بجلی گرنے سے ہلاک ہوے اور بکریان بہیا آنے سے ڈوبین اور کھیتی کو آندھی نے پراگندہ کر دیا اور سات بیٹے تین بیٹیان دیوار کے نیچے دبکر مرگئے اور اونکے جسم مبارک پر زخم پڑگئے او متعفن ہوے اور اونمین کیڑے پڑگئے جو لوگ اونکا ایمان لائے تھے مرتد ہوگئے جس گانون اور مقام مین حضرت ایوب علیہ السلام جاتے وہان سے وہ مرتد اونھین نکالدیتے اونکی بی بی رحیمہ نام افرائیم بن یوسف کی بیٹی یا ماجر نام منشا بن یوسف کی بیٹی تھین یا او حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت مین رہین سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السلام اس بلا مین مبتلا رہے اور بعضون نے تیرہ یا اٹھارہ برس بھی کہے ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السلام کا قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ جب پکارا او سنے اپنے رب کو اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ یہ کہ مجکو پہونچی ہی مضرت اور سختی وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کہتے ہین کہ حق تعالی نے ایوب علیہ السلام کی شان مین فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اور اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ کا نکتہ اوسکے منافی ہی اسواسطے کہ رنج و مصیبت کی شکایت بے صبری کی علامت ہی اسکا جواب اسطرح دیتے ہین کہ شیطان کے طعن سے اونھین بڑا رنج پہونچا اسواسطے کہ شیطان نے اونکے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا سجدہ کرو تو تمھین بلا سے نکالدون اوسوقت حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے شیطان کی ضررسانی کی شکایت کی اپنے رنج و مصیبت کی شکایت نہین کی عشرات حمیدی مین لکھا ہی کہ جو لوگ ایوب علیہ السلام کا ایمان لائے تھے اونمین سے بعض نے کہا کہ اگر اونمین کچھ بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا مین مبتلا ہوتے اس سخت کلام نے اونکے دل مبارک کو زخمی کر دیا اور اونھون نے جناب الٰہی مین اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ عرض کیا یا اسقدر ضعیف اور ناتوان ہوگئے تھے کہ فرض نماز اور عرض نیاز کے واسطے کھڑے نہو سکتے تھے تو یہ بات اونکی زبان پر آئی یا کیڑون نے دل و زبان مین نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا اور یہ دونون عضو توحید اور تمجید کے محل ہین انکے ضائع ہونے سے ڈرکر یہ کلمہ زبان مبارک پر لائے یا اونکی بی بی کمال تہیدستی اور بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچکر اونکے واسطے کھانا لائین ایوب علیہ السلام نے اس حال سے مطلع ہوکر اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی آئی اس جہت سے اونھون نے یہ شکایت فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے جسم مبارک مین جو کیڑے پڑے تھے اونمین سے ایک کیڑا زمین پر گرا اور جلتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السلام نے اوسے اوٹھا کر پھر اوسی جگہ پر رکھدیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا

تو اونسے ایسا کام آیا کہ ایوب علیہ السلام تاب لا سکے اور یہ کلمہ اونکی زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ہر صبح کو بے واسطہ کسی
فرشتہ یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب مکروب علیہ السلام کو پہونچتا تھا کہ اے ہمارے بیمار کیسا ہی اور ایوب علیہ السلام
اس پرسش کے ذوق و شوق مین وبلا کا بہار جان پر اوٹھائے ہوے تھے اور اوس بیماری مین خوش تھے **بیت** گر سر بیمار خود
آئی بعیادت ٭ صد سال بامید تو بیمار توان بود ٭ جس دن صحت ہونے لگی اوس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہین ہوئے
تو فریاد کی کہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خدا سے شکایت تھی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ایوب علیہ السلام
کی بشریت ضر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اونکی روحانیت توجہ اور سیلان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اوس بلا مین کمال عنایت
دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اونکی زبان بشریت سے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا اور لسان روحانیت سے اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کی بات سے ترنم ہوئی لطائف قشیری
مین مذکور ہی کہ یہ بات اس طور پر نہین کہ قضا و قدر پر اعتراض ہو بلکہ ضعف اور عجز بشریت کی روش ہی اسواسطے کہ منقول ہی کہ جبرئیل
امین ایوب علیہ السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیون چپ بیٹھے ہو وہ بولے کہ چپ بیٹھا ہون اور صبر کرون تو کیا کرون جبرئیل علیہ السلام
نے فرمایا کہ خدا کے بندے اون بلا مین بہت ہین کہ اونکی طاقت نہین رکھتے خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام
یہ دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کی ہمنے اونکی دعا فَكَشَفْنَا پھر لیگئے ہم مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وہ چیز جو اوسے تھی رنج
اور بیماری اوسکی یعنی اوسے ہمنے شفا دیدی اور اسکی شرح سورۂ صاد مین آئیگی وَاٰتَیْنٰهُ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ فرزند
اوسکے کہ بیٹا اور بیٹی کو ہمنے زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور اونکے مثل اونکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیان اور بھی پیدا ہوے
مشابہ مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دونے اونھین حق تعالیٰ نے دیے اور ایک ابر سرخ
یا سفید بھیجا کہ اوس سے سونے کی ٹڈیان اونپر برسین اور اعتاقات مین آیا ہی کہ تین دن رات اونکے گھر کے گرد سونے کی ٹڈیان برسین
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا یہ کام ایوب کے ساتھ ہمنے کیے تو اپنی طرف سے اوسکو رحمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے
وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ اور عبادت کرنے والون کو نصیحت کے واسطے تاکہ جسطرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کرین اور جس طور
اوسنے بدلا پایا یہ بھی پاوین **نظم** ہر کہ او در راہ حق صابر بود ٭ ہمراز خویشتن قادر بود ٭ صبر باید تا شود کشف حجب ٭ زانکہ گفت الصبر
مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ٭ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمٰعیل اور ادریس علیہما السلام کو وَذَا الْكِفْلِ
اور صاحب نصیب کو کہ الیاس ہی یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہی کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
کفل ضعف کے معنی مین ہی یعنی اون نبی کے عمل اون انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اونکے زمانہ مین تھے امام محی السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ
اور صاحب تیسیر نے لکھا ہی کہ انبیاء بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون تو اپنا ملک بنی اسرائیل کے
پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے تھوڑا نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگون مین حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی
ایسا کرے اوسے تو اپنی پادشاہی سپرد کر جب وہ پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اوس قوم مین سے اوٹھا اور بولا کہ انا
اتکفل لک یعنی اُن پیغمبر علیہ السلام نے ملک اوس جوان کو سپرد کر دیا اور اوسنے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالیٰ نے اوسے

ملہ مین کفالت کرتا ہون تیرے واسطے اس بات کی ١٢

ذوالکفل کو ہر ایک سب پیغمبر اسماعیل ادریس و ذوالکفل علیہم السلام مِّنَ الصّٰبِرِينَ صبر کرنے والون مین سے تھے مشقت تکلیف پر
زمانہ کی شدتون پر اسماعیل علیہ السلام نے تو یکہ مین ہنتے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا اور ادریس علیہ السلام نے عداوت اپنی
قوم کی بلا و مصیبت پر صبر کیا اور لوگ انکا ایمان نہ لائے اور ذوالکفل نے اون کامون پر صبر کیا جسکے متکفل ہوے تھے وَأَدْخَلْنَاهُمْ
اور داخل کیا ہمنے فِي رَحْمَتِنَا اپنی رحمت مین کہ نبوت ہی یا آخرت کی نعمت إِنَّهُم بیشک وہ مِّنَ الصَّالِحِينَ
نیکون مین ہمارے نزدیک ہین وَذَا النُّونِ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو إِذ ذَّهَبَ
جب چلا گیا مُغَاضِبًا غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اسواسطے کہ قوم نے اونکی دعوت قبول نہین کی تھی اور جنید قدس سرہ نے کہا ہے
کہ بلانے مین اپنے نفس پر اونھون نے غصہ کیا اسواسطے کہ اونکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہین صادر ہوا تھا اور بعضون نے کہا ہے
کہ اونھون نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے مین دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا جانینگے
تو اپنی امت مین سے نکل گئے فَظَنَّ پھر گمان کیا یعنی اونسے اوس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہے أَن لَّن نَّقْدِرَ
کہ ہم تنگی نکرینگے ہم عَلَيْهِ اوس پر راہ چلنا تو یونس کو ہم دریا مین لیگئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید کردیا فَنَادَىٰ تو وہ پکارا
فِي الظُّلُمَاتِ تاریکیون مین یعنی ایک دریا دوسرے مچھلی کے پیٹ تیسرے رات کی تاریکی مین اسطرح یونس علیہ السلام پکارے
أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ کہ کوئی معبود نہین مگر تو سُبْحَانَكَ پاک ہی تو اس سے کہ کسی چیز مین تو عاجز ہو إِنِّي كُنتُ
بیشک ہون مین آپہین مِنَ الظَّالِمِينَ اپنی جان پر ظلم کرنے والون مین سے کہ جدا ہوتے ہین مین جلدی کی آنے مین حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی سختی اور کرب مین پھنسا ہو اور خدا کو اس دعا کے ساتھ پکارے تو خدا اوسکی دعا قبول کرتا ہی
فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهُ تو ہمنے قبول کرلی یونس کی دعا وَنَجَّيْنَاهُ اور نجات دی ہمنے اوسکو مِنَ الْغَمِّ اوس غم دریا سے
اور مچھلی کے نگلجانے سے یعنی ہمنے مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے دریا کے کنارے اونکو اگل دیا وَكَذَٰلِكَ اور جسطرح اوسے ہمنے غم سے
نجات دی اسی طرح نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو مچھلی اور دریا کا قصہ سورہ صافات مین مفصل آتا ہی
وَزَكَرِيَّا اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکریا بن آزر کو إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ جب پکارا اوسنے اپنے رب کو اور کہا کہ رَبِّ
لَا تَذَرْنِي ای میرے رب نہ چھوڑ مجھکو فَرْدًا اکیلا یعنی لاولد اور مجھے بیٹا دے کہ وہ میرا وارث ہو وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ
اور تو بہتر وارثون کا ہی تو اگر تو مجھے وارث نہ دیگا تو کچھ پروا نہین فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ تو قبول کی ہمنے اوسکی دعا
اور دیا ہمنے اوسکو یحیی نام بیٹا اور اوسکے سبب دین زندہ ہوگیا وَأَصْلَحْنَا لَهُ اور صلاحیت پیدا کی ہمنے اوسکے واسطے زَوْجَهُ
اوسکی عورت الیشاع عمران کی بیٹی کو کہ پہلے بانجھ تھین پھر لڑکا جننے کی صلاحیت ہمنے اونھین دی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ہمنے
زکریا کی عورت کو خوش اخلاق کردیا زکریا کے واسطے اور پہلے وہ بدخلق تھین إِنَّهُمْ بیشک سب پیغمبر جنکا ذکر ہوا كَانُوا يُسَارِعُونَ
تھے جلدی کرتے فِي الْخَيْرَاتِ نیکیون مین وَيَدْعُونَنَا اور پکارتے تھے ہمکو رَغَبًا رغبت کرکے ثواب کی طرف وَرَهَبًا
اور ڈر کر عذاب سے وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ اور تھے ہمارے واسطے فروتنی اور حکم ماننے والے یا نیاز مند محققون نے کہا ہے کہ نیاز

انہی کے واسطے چاہیے اور نازا وسی پر لائق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جو کوئی نیاز اوسکے سامنے بیچتا ہی وہ اوس نیازمند کو تونگر کر دیتا ہی
اور جو کوئی اوس پر ناز کرتا ہی وہ اوس ناز کرنے والے کو عزتدار بنا تا ہی کانوا لنا خاشعین بیان نیاز ہی اور من یقل ورب العرش معبودی نشان
ناز ہی بیت گدا ے سیکدہ ام لیک وقت مستی بین کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم ﴿وَالَّتِيٓ أَحۡصَنَتۡ﴾ اور یاد کر وا ے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوس عورت کو جسنے بچائی ﴿فَرۡجَهَا﴾ اپنی فرج حلال او رحرام سے اس سے حضرت مریم عمران کی بیٹی مراد ہین کہ اونھون نے اپنے کو
پاک رکھا اور اونکے دامن عصمت تک کسی کا ہاتھ نہین پہونچا ﴿فَنَفَخۡنَا﴾ پھر پھونکدی یعنی ہمنے جبرئیل کو حکم کیا اور اونھون نے پھونکدی
﴿فِيهَا﴾ اوسکے پیراہن مین یا پیٹ مین ﴿مِن رُّوحِنَا﴾ اوس روح مین سے جو ہمارے حکم سے ہی حاصل یہ ہی کہ جاری کردی ہمنے اوسمین
مسیح علیہ السلام کی روح ﴿وَجَعَلۡنَٰهَا﴾ اور کر دیا ہمنے اوس قصہ کو ﴿وَٱبۡنَهَآ﴾ اور اوسکے بیٹے عیسی علیہ السلام کے حال کو ﴿ءَايَةٗ﴾
دلیل اور علامت ﴿لِّلۡعَٰلَمِينَ ۝﴾ اہل عالم کے واسطے یعنی جب اونکے حال مین اہل عالم غور اور فکر کرین تو اونپر یہ بات صاف
کھل جاوے کہ فقط روح پھونکنے کے باعث بغیر کسی پاکدامن عورت سے بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا صانع حکیم قدیم جل جلالہ کے کمال قدرت پر
دلالت کرتا ہی ﴿إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمۡ﴾ اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ملت توحید اور دین اسلام جسپر تمام استقامت و اجب ہی ﴿أُمَّةٗ
وَٰحِدَةٗ﴾ ملت ایک ہی ہی یعنی اوسمین کچھ اختلاف نہین بلکہ سب انبیا علیہم السلام اسی ملت اور دین پر تھے اور اصل توحید مین
سب کو اتفاق ہی ﴿وَأَنَا۠ رَبُّكُمۡ﴾ اور مین تمہارا رب ہون ﴿فَٱعۡبُدُونِ ۝﴾ تو میری ہی عبادت کرو میرے سوا اور کسی کی عبادت نکرو
﴿وَتَقَطَّعُوٓاْ﴾ اور کاٹ دیا اگلی امتون نے ﴿أَمۡرَهُم بَيۡنَهُمۡ﴾ اپنے دین کا کام آپسمین یعنی فرقے فرقے ہو گئے جیسے یہود و نصارا اور ایک دوسرے کو کافر
ہی جانتے تھے ﴿كُلٌّ﴾ یہ سب فرقے ﴿إِلَيۡنَا رَٰجِعُونَ ۝﴾ ہماری طرف پھرنے والے ہین اور ہم اونھین اونکے اعمال کے موافق جزا دینگے
﴿فَمَن يَعۡمَلۡ﴾ پھر جو کوئی کرے ﴿مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ﴾ نیک کامون مین سے ﴿وَهُوَ مُؤۡمِنٞ﴾ حالانکہ وہ ایمان لایا ہو خدا اور رسول کا
﴿فَلَا كُفۡرَانَ﴾ تو ناشکری نہین ہی ﴿لِسَعۡيِهِۦ﴾ اوسکے دوڑنے کے واسطے نیک کام کی طرف یعنی ہم اوسکے اعمال ضائع نہ کرینگے ﴿وَإِنَّا
لَهُۥ﴾ اور ہم اوسکے دوڑنے کو ﴿كَٰتِبُونَ ۝﴾ لکھنے والے ہین یعنی اوسکے نامہ اعمال مین ہم ثبت کرنے والے ہین مراد یہ ہی کہ اوسکا کام کسی
وجہ سے ضائع نجائیگا بیت مرو کار نیکوان ضائع نباشد نزد حق ﴿لا یضیع اللہ﴾ فی الدارین اجر المحسنین ﴿وَحَرَٰمٌ عَلَىٰ قَرۡيَةٍ﴾
اور حرام اور ممتنع ہی اوس گانون والون پر کہ ﴿أَهۡلَكۡنَٰهَآ﴾ ہلاک کر دیا ہی ہمنے اونکو ﴿أَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُونَ ۝﴾ یہ کہ پھر آئینگے دنیا
مین یعنی جو لوگ ہلاک ہو گئے اپنے اعمال کی درستی کے واسطے دنیا مین پھر آنا اونپر حرام ہی اور بعضے مفسر لاکو صلی جانتے ہین اور نہین جانتے اور
کہتے ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ ہلاک ہو جانے والون پر یہ بات حرام اور ممتنع ہی کہ حساب کے واسطے محشر کی طرف رجوع نکرین بلکہ
ضرور آئینگے اور اونکا حساب کیا جائیگا اور پہلا قول یعنی لا کا زائد ہونا بہت مشہور ہی اسواسطے کہ اس عالم کی طرف اونھین رجوع نہوگی اور
اون شقیون پر قبرون ہی مین عذاب ہوتا رہیگا ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتۡ﴾ یہانتک کہ کھول دیجائے ﴿يَأۡجُوجُ وَمَأۡجُوجُ﴾ یاجوج اور ماجوج
کی آڑ یعنی قیامت تک اسواسطے کہ یاجوج ماجوج کی آڑ کا کھلنا قیامت کی علامت ہی ﴿وَهُم﴾ اور یاجوج ماجوج ﴿مِّن كُلِّ حَدَبٖ﴾ ہر بلندی
﴿يَنسِلُونَ ۝﴾ جھپٹتے اور دوڑتے ہین تاکہ تمام عالم کو لیلیوین اور سب دریاؤن کا پانی پیجائین اور خشک و تر جو کچھ پائین کھا جائین صاحب

ع ۱۶

مفسر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر مین جہان قیامت کی علامتین بیان کی ہین وہان لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال اور
اوسکے تابع لوگ ہلاک ہوجائینگے تو یاجوج ماجوج نکل آوینگے اور اونکی آمد کھل جائیگی اور ایمان والون کو لیکر عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آ رہ
جاوینگے اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ یاجوج ماجوج جبل الخمر تک جاوینگے اور جبل الخمر بیت المقدس کا پہاڑ ہے اور کہینگے کہ زمین والون کو
تو ہم قتل کر چکے اب آؤ جو کچھ آسمان پر ہو اوسے قتل کرڈالین اور آسمان کی طرف تیر مارینگے اور تیر خون مین ڈوبے ہوئے پھر آوینگے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے ساتھیون کو دشواری ہوگی وہ دعا کرینگے اور حق تعالیٰ دفعۃً یاجوج ماجوج کو ہلاک کردیگا **واقترب**
الوعد الحق اور قریب آپہونچا وعدہ سچا کہ قیامت کا آنا ہے **فاذا ھی** تو وہان قصہ یہ ہے کہ ہونگی **شاخصۃ** دہشت سے کھلی ہوئی
قیامت کے **ابصار الذین کفروا** آنکھین اون لوگون کی جو نہین ایمان لائے اور وہ **یاویلنا** کہینگے ہائے ہم پر کہ
قد کنا بیشک تھے ہم دنیا مین **فی غفلۃ** بیخبر **من ھذا** اس دن اور اس حال سے **بل کنا** بلکہ تھے ہم **ظالمین** ۝
ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبرون کی بات ہنسنے ہنسی اور اونکے ساتھ تکبر و جھگڑا کرتے رہے **انکم** بیشک تم اے مشرکو **وما تعبدون**
اور وہ چیز جسکو تم پوجتے ہو **من دون اللہ** سوا خدا کے بت اور شیطان **حصب جھنم** ایندھن آگ جہنم کا یعنی وہ دوزخ
مین **انتم لھا واردون** ۝ تم تینون ہمیشہ دوزخ پر گذرنے والے اور داخل ہونے والے ہو تبیان مین ہے کہ بت جو دوزخ مین
لائے جاوینگے اسمین یہ حکمت ہے کہ بت پرستون پر اور زیادہ عذاب ہوا اسواسطے کہ بتون سے اور بھی زیادہ آگ تیز ہو جائیگی اور بت پرست
زیادہ جلنے لگینگے اور بت پرستون کی نادانی کھلجائیگی دیکھینگے کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ اونکے ساتھ آگ مین جلتے ہین **لو کان**
ھؤلاء اگر ہوتے وہ بت **آلھۃ** خدا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے تو **ما وردوھا** نہ داخل ہوتے دوزخ مین اسواسطے کہ خدا
تو اورون پر عذاب کرتا ہے خود عذاب مین نہین ڈالا جاتا **وکل** اور سب بت اور بت پرست **فیھا** دوزخ مین **خالدون** ۝ ہمیشہ
رہنے والے ہین کہ اوسمین اوس سے کسی طرح خلاصی نہین ہے **لھم** اونکے واسطے ہے **فیھا** دوزخ مین **زفیر** چلانا **وھم فیھا**
اور وہ اوس آگ مین **لا یسمعون** ۝ نہ سنینگے ایسی کوئی بات جس سے خوش ہون لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی انکم وما تعبدون
من دون اللہ تو سب کے مشرک غصہ کی آگ مین جلنے لگے ابن الزبعری نے مشرکون کو جب پریشان دیکھا تو بولا کہ غم نہ کرو اور مضطرب نہو مین اونسے
مباحثہ کرتا ہون پھر بولا کہ اے محمد تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا جن جھوٹے معبودون کی عبادت کیجاتی ہے وہ سب دوزخ مین ہونگے حالانکہ
عزیر اور عیسیٰ اور فرشتے یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح کے معبود ہین جب یہ معبود دوزخ کے ایندھن ہونگے تو ہمارے بھی ہون تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ **ان الذین سبقت لھم** بیشک وہ لوگ جنکے واسطے آگے بڑھ چکی ہے **منا الحسنی** ہماری طرف سے نیکی کہ سعادت ازلی تو
طاعت ہے یا جنت کی بشارت اور وہ لوگ عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السلام ہین **اولئک** وہ لوگ جو ہماری اگلی عنایت کے ساتھ خاص کیے
گئے ہین **عنھا مبعدون** ۝ دوزخ سے دور کیے گئے ہین صاحب بحر نے کہا ہے کہ ابتدا مین عنایت کی بخشش سبب ظہور تجلی اور انتہا مین
دوستی ہوگی بیت ہر تخم کہ در ازل بکشتند نہان ۔ در مزرعۂ ابد بروید بعیان ۔ **لا یسمعون** نہ سنینگے وہ لوگ جو دوزخ سے دور رکھے گئے ہین
حسیسھا آواز اوسکی آواز اس سبب سے کہ وہ اعلیٰ علیین مین ہین اور دوزخ اسفل السافلین مین ہے **وھم فی ما اشتھت** اور وہ

جس چیز مین آرزو کرینگے اَنْفُسُهُمْ اونکے دل خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہینگے یعنی اپنی خواہش کی چیزین ہمیشہ پاتے رہینگے
لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ نہ غمگین کریگا اونھین فزع اکبر یعنی فرشتون کا قول جو فرشتے کہینگے کہ لا بشرٰی اسواسطے کہ
وہ لوگ یہ کلمہ سنینگے جبتک کہینگے وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اور وہ لوگ غمگین ہونگے اسواسطے کہ داہنے ہاتھ کی طرف بہشت کی جانب
متوجہ ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ فزع اکبر وہ وقت ہوگا جب موت کو بھیڑی کی صورت بلندی پر پکڑی کرکے ذبح کرینگے اور ندا آئیگی کہ ای
دوزخیو تمھین دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی اور ای جنتیو تمکو جنت مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی تو دوزخی بے صبری
اور شور کرینگے اور جنتی خوشی کے ساتھ رہینگے وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور سامنے آئینگے اونکے فرشتے قبرون سے نکلتے وقت
اور کہینگے کہ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ یہ وہ دن ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ تھے اسکا وعدہ کیے گئے یعنی یہی
تمہارے ثواب اور بزرگی کا دن ہی کافرون کو عذاب پہونچیگا کہ یہ دن تمہارے تماشے کا ہی نظم شکر دان رالعیم اندر نعیم عشقبازا ز لقا الله
حصہ آنہا بیال جو جزا بہرہ اینہا جمال کہ یابی یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ کہ لپیٹینگے ہم
اور لپیٹ لینگے آسمانون کو كَطَیِّ السِّجِلِّ طومار لپیٹ لینے کی طرح لِلْكُتُبِ نوشتون پر یعنی جسطرح نوشتون پر طومار لپیٹ لیا
جاتا ہی اوسطرح ہم آسمانون کو لپیٹ لینگے اور کہتے ہین للکتاب پڑھا ہی یعنی کتابت کے واسطے اور سجل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کاتب کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سجل ایک فرشتہ ہی کراماً الکاتبین نامہ اعمال اوسکو حساب کے دیتے ہین تو وہ لپیٹ لیتا ہی كَمَا
بَدَاْنَآ جسطرح ابتدا کی تھی ہمنے اَوَّلَ خَلْقٍ پہلی بار پیدا کرنے کو بے مادہ اور بے مدد نُّعِیْدُهٗ پھیر لینگے ہم اوسے جو ہمنے پیدا کیا ہی
پھر وہ ویسا ہی ہوگا جیسا معدوم سے موجود کرنے کے وقت ہمنے بنایا پیدا کیا تھا دونون باتین ہماری قدرت کے نزدیک آسان ہین وَعْدًا
وعدہ کیا ہی ہمنے پھیرنے کا وعدہ کرکے عَلَیْنَا ہم پر اوسکا وفا کرنا ہی اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝ بیشک ہم کرنے والے ہین یعنی جسطرح
پہلے ہمنے معرفت کے واسطے موجود کیا دوبارہ مکافات کے لیے موجود کرینگے وَلَقَدْ كَتَبْنَا اور یقینی ہمنے لکھا ہی فِی الزَّبُوْرِ
داؤد کی کتاب مین مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ توریت کے بعد یعنی توریت مین لکھنے کے بعد زبور مین بھی ہمنے لکھا اَنَّ الْاَرْضَ یہ کہ زمین
بہشت کی یَرِثُهَا میراث لینگے اوسے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ میرے نیک بندے یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لوگ اور بعضون نے کہا ہی کہ نیک بندون سے تمام ایمان والے مراد ہین اِنَّ فِیْ هٰذَا بیشک جو ہمنے خبرین نصیحتین وعدے وعیدین
بیان کین انمین لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہی لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ۝ گروہ عبادت کرنے والے کو انسے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ
والثنا کی امت مراد ہی کہ قرآن کی دی ہوئی خبر اور کی ہوئی نصیحت مقصود کو پہونچنے کے واسطے اونھین بس ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اہل عالم کے واسطے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کی ذات بابرکات مومنون کے واسطے رحمت ہی اسواسطے کہ آپ ہی کی بدولت ایمان والون نے ہدایت پائی اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ اور
آپ کافرون کے واسطے بھی رحمت ہین اسلیے کہ آپکے قدمون کی برکت سے کافر عذاب ہلاکت سے چھوٹ گئے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ
اَنْتَ فِیْهِمْ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ آپکی رحمت مین سے یہ بات بھی ہی کہ اپنی امت کو آپ کہین نہین بھولے اگرچہ معظم مین تھے اور اگر

سلا نہیں ہو بین بلکہ رحمت ہی ہیں بھی ہو ... سلا نہیں ہے ایسا کہ عذاب کا زون پر اور نہیں ہوا و صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

مدینہ منورہ میں ہے مسجد کرم میں بھی اور حجرۂ طاہرہ میں بھی عرش پر مقام قاب قوسین پر یاد فرمایا کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
کل قیامت کے دن شفاعت کا فرش بچھا کر فرمائینگے امتی امتی نظم عاصیان برگنہ در دامن آخر زمان ٭ دست در دامان تو دارند وجان در
آستین ٭ ناامید از حضرت بانصرت نتوان شدن ٭ چون توئی در ہر دو عالم رحمۃ للعالمین ٭ قل کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو
انما یوحی الی سوا اسکے نہیں کہ وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف انما الٰھکم یہ کہ نہیں ہے خدا تمہارا مگر الٰہ واحد
خدا ایک اور یکتا فھل انتم تو کیا ہو تم مسلمون ٥ ماننے والے وہ بات جو وحی چاہتی ہے فان تولوا پھر اگر وہ برگشتہ ہو جائیں
توحید سے فقل اذنتکم تو کہہ کہ آگاہ کر دیا میں نے تمہیں علی سواء برابری پر یعنی جو کچھ میں نے اعلام کر دیا ہے میں اور تم اوس میں برابر ہیں
موضح میں لکھا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ مجھ پر وحی آئی وہ میں نے صاف تمہیں پڑھ سنائی اور مسلمان اور کافر اسکو جانتے ہیں برابر ہیں
وان ادری اور میں نہیں جانتا کہ اقریب آیا نزدیک ہے ام بعید یا دور ہے ما توعدون ٥ وہ چیز جو تم وعدہ
دیے گئے ہو یعنی حشر یا مسلمانوں کا غلبہ انہ یعلم الجھر بیشک خدا جانتا ہے من القول کافروں کی بات جو اسلام پر وہ طعن کرتے ہیں
ویعلم ما تکتمون ٥ اور جانتا ہے وہ جو تم چھپاتے ہو حسد پیغمبر اور مسلمانوں پر وان ادری اور میں نہیں جانتا
لعلہ فتنۃ شاید کہ اوس وعدہ کیے ہوئے امر کی تاخیر یا تمکو اعمال کی مکافات دیر کو پانا آزمائش ہو لکم تمہارے واسطے یعنی
استدراج کی راہ سے تاخیر میں ڈالتا ہو ومتاع اور شاید فائدہ ہو تمہارے واسطے الی حین ٥ یہاں تک کہ وقت مقرر آ پہنچے قل
رب احکم کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے میرے رب حکم کر دے اور ایک نے قل پڑھا ہے امر کا صیغہ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ اے میرے رب حکم کر دے میرے اور مکہ والوں کے درمیان بالحق راستی کے ساتھ وربنا الرحمن اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے اپنے بندوں پر
المستعان مدد چاہا گیا یعنی اوس سے مدد چاہتے ہیں علی ما تصفون ٥ اوس چیز پر جو تم صفت کرتے ہو کہ وعدہ کیا ہوا
عذاب اگر حق ہے تو پھر کیوں نہیں نازل ہوتا یا یہ جو تم کہتے ہو کہ اسلام دمبدم ضعیف ہوتا جائیگا یعنی تم نالائق باتیں کہتے ہو اور وہ باتیں
رد کرنے کو ہم خدا سے مدد چاہتے ہیں بیت مراد خویش ز درگاہ بادشاہی خواہ ٭ کہ ہیچ کس نشد و ناامید ازان درگاہ ٭

نصف

سورۃ الحج مدنیۃ وقیل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥	وھی ثمان وسبعون آیۃ
سورۂ حج مدینہ میں نازل ہوئی اور بقول بعض مکہ میں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھتر آیتیں ہیں

یایھا الناس اے لوگو یہ خطاب عموماً ان سب لوگوں کو ہے جو مکلف ہیں حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اتقوا ربکم ڈرتے رہو اپنے
رب کے عذاب سے ان زلزلۃ الساعۃ بیشک ہلا دینا قیامت کا زمین کو شیء عظیم ٥ چیز بڑی ہول والی ہے ہلا دینے کی
نسبت قیامت کی طرف مجازاً ہے اور یہ زلزلہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہوگا اور آفتاب نکلنے کے قبل مغرب کی طرف سے ہوگا اور تیسیر میں
لکھا ہے کہ پہلے نفخہ کے قبل زمین کو زلزلہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئیگی کہ اے لوگو خدا کا حکم آ پہنچا پس مخلوق میں بڑا تہلکہ اور کہرام پڑ جائیگا
چلیست در طبقات زمین افگندہ ہم ٭ زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم ٭ یوم ترونھا جس دن دیکھو گے تم اوس زلزلہ کو تذھل غافل

ہو جائیگی اور بھولیگی كُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودھ پلانے والی عَمَّآ اَرْضَعَتْ اوس لڑکے کو جسے دودھ پلاتی ہے باوجودیکہ دودھ پلانے والی کو
اوس بچہ پر شفقت ہوتی ہے جسے وہ دودھ پلاتی ہے وَتَضَعُ اور رکھدیگی كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ ہر حمل والی یعنی گراویگی ہر حاملہ حَمْلَهَا
حمل اپنا وَتَرَى ہمی النَّاسَ اور دیکھیگا تو لوگون کو کمال دہشت کی جہت سے اوس روز سُكٰرٰى مست یعنی ایسے مست کہ عقل اور تمیز زائل
ہو گئی ہو وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى اور نہونگے وہ حقیقت مین مست سو اسلئے کہ خوف و حیرت سے عقل جاتی رہنا مستی نہین ہوتی اگرچہ
دیکھنے مین مست کے مانند آدمی دکھائی دے تو وہ لوگ حقیقت مین مست نہونگے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ اور لیکن خدا کا
عذاب سخت ہو اوسکے ہول کے مارے لوگ بیہوش نظر آئینگے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے
فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب مین جیسے نضر بن حارث کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتا ہے یا خدا کی قدرت مین بحث کرتا ہے جیسے اُبی بن خلف
کہ حشر کا منکر ہو بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے بوجھے اور بے دلیل کے وَّيَتَّبِعُ اور پیروی کرتا ہے جھگڑے مین اپنے سب احوال مین كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ ہر شیطان سرکش گمراہ کی ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ لکھا گیا ہے اوس شیطان پر لوح محفوظ مین اَنَّهٗ
مَنْ تَوَلَّاهُ یہ کہ جو کوئی اوسے دوست پکڑیگا اور اوسکی متابعت کریگا فَاَنَّهٗ تو تحقیق وہ شیطان يُضِلُّهٗ گمراہ کریگا اپنے تابع کو
وَيَهْدِيْهِ اور راہ بتاویگا اوسے اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ جلتی آگ کے عذاب کی طرف یعنی اپنے دوست کو ایسے کام مین لگاویگا
جسکی جزا دوزخ ہو احقاف مین لکھا ہے کہ اَنَّهٗ کی ضمیر مجادلہ یعنی جھگڑنے والے کی طرف پھرتی ہے یعنی خدا نے حکم کیا ہے کہ جو جھگڑنے والا شیطان کی
پیروی کریگا وہ دوزخ مین جائیگا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب کفار سے ہے حشر کے منکرون سے فرماتا ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ اگر تم ہو
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ شک مین اوٹھنے سے خلق کے اور کہتے ہو کہ مردہ دوبارہ اوٹھنا ممکن ہی نہ مقدور ہے تو اپنے پہلے حال مین نظر کرو
فَاِنَّا کہ بیشک ہمنے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے اور تم اوسکی نسل ہو ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر نطفہ منی سے
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر ذرا سے خون کے ٹکڑے سے ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ پھر گوشت کے ایک ٹکڑے سے کہ تم اوسے چبا جاو مُّخَلَّقَةٍ
پوری خلقت کا اوسمین کچھ عیب اور نقصان نہو وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اور ادھوری کہ اوسکے بعضے اجزا مین نقصان ہو یا صورت بنایا گیا اور صورت
نہ بنایا گیا اور وسیط مین لکھا ہے کہ یہ بات اوس بچے مین ہے جو مدت حمل پوری ہونے سے قبل ساقط ہو جاوے اوسمین سے بعض کی صورت بنی ہوئی
بعض کی نہین خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمکو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ہمنے منتقل کیا ہے لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تاکہ بیان کرین ہم تمھاری خلقت
کی ابتدا کہ اسمین سے معاد پر دلیل پکڑو اور غور کرو کہ جو چیز تغیر اور تکوین کے قابل ہے وہ دوسری بار بھی اوسے قبول کر سکتی ہے وَنُقِرُّ اور
قرار دیتے ہین فِي الْاَرْحَامِ رحمون مین مَا نَشَآءُ جسے چاہتے ہین ہم کہ قرار دین یعنی گر نہ جاوے اور رحم ہی مین رہے اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ایک وقت تک جو نام رکھا گیا ہے کہ وہ لڑکا پیدا ہونے کا زمانہ ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا پھر باہر نکالتے ہین ہم ماؤن کے
پیٹ سے بچہ کہ کمال ضعف کی جہت سے اپنے کامون پر قیام نہ کر سکے ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تاکہ پہونچو اَشُدَّكُمْ
قوت اور فہم کے کمال کو کہ یہ کمال تیس اور چالیس برس کے درمیان مین ہے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم مین سے کوئی ہے کہ وفات پاتا ہے
جوانی کے قریب پہونچکر یا اوس سے قبل وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اور کوئی تم مین ہوتا ہے کہ پھیرا جاتا ہے اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ بہت نکمی عمر کی

نصف

کہ وہ خرف ہوجانے کی عمر ہو لِکَيْلَا يَعْلَمَ تاکہ نہ جانے مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْـًٔا کچھ یعنی پھر بچپنے کی حالت کی طرف
پھرے اور جو کچھ جانا ہو بھول جائے اور جو انتہا سے بہت قریب ہی اوسکا ابتدا کی طرف پھرنا اسطرف اشارہ ہی کہ قدرت کاملہ پھیرنے میں عاجز
نہین جیسے پیدا کرنے میں عاجز نہ تھی پھر دوسری بار قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑنے کے واسطے فرماتا ہی کہ وَتَرَى الْاَرْضَ اور
دیکھتا ہی تو اے آدمی زمین کو هَامِدَةً خشک اور بے رونق جیسے مردہ فَاِذَآ اَنْزَلْنَا پھر جب نازل کرتے ہین ہم اوسپے
عَلَيْهَا الْمَآءَ اوس مین مینھ کا پانی تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہی وہ زمین گھاس کے سبب سے وَرَبَتْ اور بڑھتی اور پھولتی ہی
وَاَنْۢبَتَتْ اور اگاتی ہی مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم سے اوگنے والی چیزین بَهِيْجٍ ترو تازہ اور اچھی اور خوشی زیادہ کرنے والی تو جو
قادر مری ہوئی زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہی وہ اس بات پر بھی قادر ہی کہ مردون کے اجزا جمع کرکے اوسی حال پر لے آوے جس حال پر تھے
وہ تھے نظم آنکہ بے دانہ نہال افروخت ؛ دانہ راہم شجر تواند ساخت ؛ ہرکہ دانا بود ز قدرت او ؛ نہ چہ عجب گر ز ہیچ بود وجود ؛ ذٰلِكَ
یہ جو بیان کیا گیا مختلف طورون مین آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کے حالون مین اوسکا پھرنا اور موت کے بعد زمین کا زندہ ہونا
بِاَنَّ اللّٰهَ اس سبب سے ہی کہ خدا هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور صفات کمال کا مستحق ہی وَاَنَّهٗ اور اس سبب سے ہی کہ وہ
يُحْيِ الْمَوْتٰى زندہ کرتا ہی مردون کو ورنہ موئے ہوئے نطفے کو زندہ اور سوکھی ہوئی زمین کو تر و تازہ نہ کرتا وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اور اسواسطے کہ وہ سب چیزون پر قادر ہی اسواسطے کہ قدرت صفات ذاتیہ مین سے ہی اوسکی نسبت سب چیزون کی طرف
برابر ہی تو جب بعضے مردے زندہ کرنے کی قدرت دیکھی گئی تو یہ بات لازم آئی کہ وہ سب مردون کو زندہ کرنے پر قادر ہی وَّاَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ اور یہ دلیلین لانا اسواسطے ہی تاکہ لوگ جان لین کہ قیامت آنے والی ہی لَّا رَيْبَ کچھ شبہہ نہین ہی فِيْهَا اوسکے آنے مین
وَّاَنَّ اللّٰهَ اور جان لین یہ بات بھی کہ بیشک خدا يَبْعَثُ اوٹھائیگا مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ○ ان لوگون کو جو قبرون مین ہین اپنے
وعدے کے موافق حساب لینے اور جزا دینے کے واسطے اوٹھائیگا وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہی
تکبر کی راہ سے جھگڑتا ہی فِي اللّٰهِ خدا کے کلام مین یا اوسکی قدرت مین یہ مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی یہ مضمون اسکے قبل بھی الفاظ سے
مذکور ہو چکا ہی یا پہلے جو جھگڑنے والے مذکور ہوئے اونسے کافرون کے رئیس مراد ہین جیسے نضر اور ابی اور اوسکے مثل اور یہان جو جھگڑنے والوں کا
ذکر ہی انسے اونکے تابع اور مقلد لوگ مراد ہین کہ انہین سے بھی ہر ایک جھگڑا اوٹھاتا تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے یعنی بے ضروری علم نہین اور وہ جھگڑتا ہی
وَّلَا هُدًى اور بے کسی دلیل کے جو اوسے مقصد کی راہ دکھاوے وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○ اور بے کتاب روشن کے کہ اوس سے صواب اور
خطا مین تمیز کیجائے یعنی جھگڑتا ہی اور یہ نہین کہ جھگڑے پر کوئی دلیل لائے یا وحی سنائے بلکہ جھگڑے کے درپے محض تقلید کی وجہ سے ہی
ثَانِيَ عِطْفِهٖ اوس حال مین کہ اپنا دامن لپیٹنے والا ہی اور یہ تکبر سے کنایہ ہی اسواسطے کہ متکبر ہر چیز سے دامن سمیٹتا ہی تو یہ مقلد متکبر جھگڑتا ہی
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو خدا کی راہ سے یعنی فرمانبرداری سے لَهٗ فِي الدُّنْيَا اوسکے واسطے ہی
دنیا مین خِزْيٌ رسوائی قتل کے سبب سے جیسے بدر مین ہوئی وَّنُذِيْقُهٗ اور چکھائینگے ہم اوسے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قیامت کے دن عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ عذاب جلنے والی آگ کا اور ہم کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ رسوائی اور عذاب دنیا و عقبیٰ

بما قدمت یداک اوس چیز کے سبب سے ہے جو پہلے سے بھیجی ہے تیرے ہاتھون نے یعنی وہ جو تو نے کمائی کی ہے کفر اور معصیت وَاَنَّ اللّٰہَ اور اس
سبب سے ہے کہ اللہ لَیْسَ بِظَلَّامٍ نہین ہے ظلم کرنے والا لِّلْعَبِیْدِ ۝ اپنے بندون پر ظلام صیغہ مبالغہ ہے یہ صیغہ لانا بندون کی
کثرت کی وجہ سے ہے لکھا ہے کہ اعرابیون کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوا پھر اونمین سے جس کسیکو بیماری نہوئی اور اوسکی
عورت بیٹا جنی اور اوسکی گھوڑی کے بچھیرا پیدا ہوا اور اوسکے مویشی نے خوب فائدہ دیا اوسنے تو کہا کہ اسلام خوب دین ہے پس جو قبول کیا
تو اوسکی برکت سے بہت سی بھلائیان پیش آئین اوسکے دل نے تو اسلام کے ساتھ آرام پایا اور اگر اسکے برعکس امور پیش آئے تو دین سے
برگشتہ ہوکر کہا کہ اسلام تو ہمکو سازوار نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ کوئی ہے
کہ عبادت کرتا ہے خدا کو عَلٰی حَرْفٍ انحراف اور اضطراب پر یا بر طرف یعنی کنارہ پکڑا ہو کہ اپنے کام مین سے جمے ہوئے اور بعضی
اسکی تفسیر یون کی ہے کہ عبادت کرتا ہے خدا کی نعمت اور راحت مین سوا عسرت اور کلفت کے فَاِنْ اَصَابَہٗ پھر اگر پہونچے
اوسے خَیْرٌ بھلائی جیسے صحت اور مالداری تو اطْمَاَنَّ بِہٖ آرام لیتا ہے دین سے اور اوس بھلائی کے سبب دین پر ثابت
ہو جاتا ہے وَاِنْ اَصَابَتْہُ فِتْنَةٌ اور اگر پہونچے اوسے آزمائش جیسے بیماری اور فقیری تو انْقَلَبَ پھر جاتا ہے عَلٰی
وَجْہِہٖ اپنے منھ پر یعنی جس طرف سے آیا تھا پھر اوسی طرف پھر جاتا ہے مراد یہ ہے کہ مرتد ہو جاتا ہے اور دین اسلام سے ہاتھ اوٹھا لیتا ہے ایک قول ہے
کہ ایک یہودی ایمان لایا اور اندھا ہو گیا اور بہت سی بلائین اوسپر پیش آئین اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا
کہ مینے دین اسلام کو منحوس ٹھہرایا مجھے بیعت سے رہائی کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام سے نہین چھوڑا جاتا پس یہودی مرتد ہو گیا اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ جو کوئی دین سے پھرا خَسِرَ الدُّنْیَا اوسنے نقصان کیا دنیا مین کہ مرادکو نہ پہونچا وَالْاٰخِرَةَ اور نقصان
رکھتا ہے آخرت مین اسواسطے کہ اوسکے اعمال نیست و نابود ہو گئے ذٰلِکَ وہ دو جہان کا نقصان ہُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝
وہ تو ہے کھلا ہوا زیان اسواسطے کہ سب عقلمندون پر ظاہر ہے کہ اوس سے بڑھکر کوئی نقصان نہین نظم نہ باغ اعمال نہ دنیا و نہ دین
نہ لامعہ صدق نہ انوار یقین ہو دو سر دو جہان منفعل و خوار و حزین ہا البتہ نہ باشد نہ بود بدتر ازین یَدْعُوْا پکارتا ہے اور پوجتا ہے مرتد یا
مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا مَا لَا یَضُرُّہٗ اوس چیز کو جو نہ ضرر پہونچاتی ہے اوسے اگر نہ پوجے وہ اوس چیز کو وَمَا لَا یَنْفَعُہٗ
اور نہ نفع دیتی ہے اوسے اگر وہ اوس چیز کی پرستش کرتا ہے ذٰلِکَ یہ پرستش ہُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۝ وہی تو گمراہی ہے
دور مقصد سے یَدْعُوْا پوجتا ہے لَمَنْ ضَرُّہٗ اوسے جسکو پوجنے کا ضرر کہ دنیا مین قتل آخرت مین عذاب ہے اَقْرَبُ بہت
نزدیک ہے مِنْ نَّفْعِہٖ اوسکے نفع سے کہ شفاعت کی توقع ہے درگاہ الٰہی مین توسل لَبِئْسَ الْمَوْلٰی البتہ برا یار ہے بت وَ
لَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ۝ اور برا ساتھی اور ملنے والا اِنَّ اللّٰہَ بیشک خدا یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہے اونھین
جنھون نے خدا رسول کی تصدیق کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بہشتون مین کہ جاری ہین
مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین اور باغ کی نہایت تروتازگی بہتے پانی ہی سے ہے اِنَّ اللّٰہَ
یَفْعَلُ بیشک اللہ کرتا ہے مَا یُرِیْدُ ۝ جو چاہتا ہے بدلا موحد اور مشرک کے ساتھ لکھا ہے کہ غطفان کے ایک گروہ نے اسلام

قبول کرنے مین کچھ توقف کیا اور بولے کہ شاید محمد کی مہم پیش جائے تو ہمارے اور یہود کے درمیان دوستی ہے منقطع ہو جائیگی اور اونکی
مدد پھر ہم تک پہونچیگی حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ جو کوئی ہو گمان کرے أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ یہ کہ ہرگز مدد
نہ دیگا اللہ اپنے پیغمبر کو فِي الدُّنْيَا دنیا مین کلمہ بلند کر کے اور دلیل ظاہر فرما کر اور دشمنون پر غلبہ دیکر وَالْآخِرَةِ اور آخرت مین درجے
کی بلندی اور شفاعت اور فریاد رسی کے ساتھ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ تو اوسے چاہیے کہ لٹکائے ایک رسی إِلَى السَّمَاءِ
گھر کی چھت کی طرف یعنی چھت مین رسی لٹکا کر اپنے گلے مین باندھ لے ثُمَّ لْيَقْطَعْ پھر کاٹ دے وہ رسی تا کہ زمین پر گر پڑے اور مر جائے
یا گلے مین رسی باندھ کر پھانسی لے لے اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان دنیا مین رسی لٹکائے اور اوسے پکڑ کر آسمان پر چڑھ جائے
اور پیغمبر کی مدد دفع کرنے مین کمال درجہ کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ پھر دیکھے وہ تامل سے کہ با وجود ان کلفتون کے هَلْ يُذْهِبَنَّ
کیا لیجاتا ہے كَيْدُهُ کام اوسکا جیسا ہے ملا ہوا ہو مَا يَغِيظُ اوس امر کو جو اوسے غصے مین لاتا ہے یعنی پیغمبر کا کام اور یہ گمان
کہ شاید وہ غصہ اوسکا موقوف ہو وَكَذَلِكَ اور جس طرح ہم نے یہ امر بیان کیا اور ظاہر کر دیا اسی طرح أَنْزَلْنَاهُ اوتارا ہم نے قرآن کو آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئی حکمون اور خبرون مین تا کہ تمہیر ظاہر ہو جائے وَأَنَّ اللَّهَ اور اسواسطے کہ اللہ يَهْدِي ہدایت کرے
اون آیتون کے سبب یا ہدایت پر ثابت رکھے مَنْ يُرِيدُ جسے چاہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا بیشک جو ایمان لائے وَ
الَّذِينَ هَادُوا اور جو لوگ یہودی ہوئے وَالصَّابِئِينَ اور ستارے پوجنے والے وَالنَّصَارَى اور نصارا وَالْمَجُوسَ
اور مجوس وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا اور جو مشرک ہوئے یعنی بت پرست إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بیشک اللہ جدا کریگا بَيْنَهُمْ اونکے
درمیان يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن حکم محکم اور قضا مبرم کے ساتھ تا کہ جو کوئی حق پر ہے وہ اوس سے تمیز ہو جائے جو باطل پر ہے
إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ہر چیز پر گواہ ہے اور سب کے حال سے آگاہ ہے أَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھتے ہو تم یعنی نہیں
جانتے ہو تم أَنَّ اللَّهَ یہ کہ خدا يَسْجُدُ لَهُ کو سجدہ کرتا ہے مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ جو کوئی ہے آسمانون مین فرشتے اطاعت کا سجدہ
اور باقی مسخر ہونے کا سجدہ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اور جو کوئی ہے زمین مین مومن طاعت کا سجدہ اور دوسرے ذلت کا سجدہ
وَالشَّمْسُ اور آفتاب طلوع اور غروب ہو کر وَالْقَمَرُ اور ماہتاب گھٹ بڑھ کر وَالنُّجُومُ اور تارے آنے جانے سے وَالْجِبَالُ
اور پہاڑ چشمے جاری اور کھانون کی پرورش کرنے کے ساتھ وَالشَّجَرُ اور درخت سایہ کے ساتھ وَالدَّوَابُّ اور چارپائے عجیب
عجیب ترکیبون کے ساتھ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ اور بہتیرے لوگون مین سے سجدہ کرتے ہیں اوسے طاعت کا وَكَثِيرٌ اور
بہتیرے اونمین سے جنھون نے سجدہ سے انکار کیا حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ حکم ہوا اونپر عذاب کا حقائق مین لکھا ہے کہ حقیقت مین
ماتھا زمین پر ٹیکنے کا نام سجدہ نہین ہے اسواسطے کہ اگر کوئی کسیکے سامنے ہنسی سے زمین پر ماتھا لگائے تو اوسے سجدہ نہین گنتے بلکہ سجدہ
دلی فروتنی کا نشان اور نہایت درجہ عاجزی اور فروتنی کی علامت اور کمال مرتبہ تعظیم و تکریم کی دلیل ہے اور عالم مین جتنے ذرے ہین
سب خدا کے سامنے عاجز اور فروتن ہین اسپر اونکا حال دلالت کرتا ہے اور یہ دلالت بہت صادق ہے دلالت مقال سے بیت ورنگ بانیی از
یقین شہود [illegible] جملہ ذرات جہان را در سجود سب عالمون کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن کے سجدون مین یہ چھٹا سجدہ ہے فتوحات مین لکھا ہے مشاہدہ

اور عبرت لینے کا سجدہ کہا ہی اور فرمایا ہی کہ آدمیون کے سوا اورکسیکو حق تعالی نے یہ نہین فرمایا کہ بعضے اونمین سے سجدہ کرتے ہین تو بندہ کو چاہیے کہ سجدہ کرنے مین جلدی کرے تاکہ اون بہتون مین سے ہوجاے جنکو حق تعالی نے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہین اور نزدیکی ڈھونڈھنے والے ہین اور دوسری قسم کے بہتون مین سے نہو جو عذاب کے مستحق ہین وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ اور جسکو ذلیل کرے اللہ شقاوت کے سبب سے یا گمراہ کرنے کی وجہ سے یا بدنصیبی کے باعث یا دوزخ مین داخل ہونے کے سبب فَمَا لَهٗ تو نہین اوسکے واسطے مِنْ مُّكْرِمٍ کوئی بزرگ کرنے والا اور نوازنے والا اور عزت دینے والا سعادت دیکر یا ہدایت کرکے یا توفیق دیکر یا جنت مین پہونچا کے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی ذلیل کرنا یا عزت دینا لکھا ہی کہ اہل کتاب حضرت اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ جھگڑتے تھے کہ ہمارا پیغمبر مقدم اور ہمارا دین قدیم ہی ہم تمسے زیادہ حق پر ہونے کے لائق ہین مسلمان جواب دیتے کہ ہم اپنے پیغمبر کی بھی تصدیق کرتے ہین اور تمہارے پیغمبر کی بھی اپنی کتاب کا ایمان رکھتے ہین تمہاری کتاب کا بھی اور تم باوجود معرفت اسکے ہمارے پیغمبر کو پہچانتے ہو مگر حسد کی وجہ سے اونکا ایمان نہین لاتے تو ہم ہی حق پر ہین تم نہین ہو تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی هٰذٰنِ خَصْمٰنِ یہ دو گروہ دشمن آپس مین اخْتَصَمُوْا لڑے اور جھگڑے فِيْ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دین مین ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین خدا کی قسم کہتا ہون کہ یہ آیت چھ آدمیون کی شان مین ہی جنھون نے جنگ بدر کے دن پیشی کی کافرون کی طرف سے عتبہ شیبہ ولید اور تین جنھون نے پیشقدمی کی مومنون کی جانب سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور امیر المومنین حضرت علی اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اور بیان مین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب ہم لوگون نے جنگ بدر کے دن کافرون پر جرأت کی وسیط مین لکھا ہی کہ پانچون فرقہ مذکور یعنی یہود ستارہ پرست نصارا مجوسی مشرک ایک گروہ مسلمانون کا دشمن ہی اور مسلمان علیحدہ ایک گروہ اون پانچون گروہ کے دشمن اور یہ دونون گروہ برابر خدا کی ذات اور صفات مین لڑتے جھگڑتے رہتے ہین فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو جو لوگ کافر ہین قُطِّعَتْ لَهُمْ کاٹینگے اونکے واسطے اونکے قد کی مقدار ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ کپڑے آگ سے کہ اونکے بدن کو اسطرح گھیرلین جیسے کپڑا بدن سے لپٹا ہوتا ہی يُصَبُّ ڈالا جاتا ہوگا مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ اونکے سرون پر سے یعنی اونکے سرون پر ڈالینگے الْحَمِيْمُ گرم پانی کہ خوب کھولنے کے باعث يُصْهَرُ بِهٖ گلایا جائیگا اوسکے سبب سے مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ جو کچھ اونکے پیٹون مین ہی آنتین وغیرہ وَالْجُلُوْدُ ۝ اور گلائی جائینگی اونکی کہالین یعنی اوس گرمی کا اثر اونکے باطن مین بھی پہونچیگا اور ظاہر مین بھی وَلَهُمْ اور اون لوگون کے واسطے جنپر عذاب کیا جائیگا مَّقَامِعُ گرز ہونگے مِنْ حَدِيْدٍ ۝ لوہے کے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا جب کافر چاہینگے اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا یہ کہ نکلین اوسمین سے مِنْ غَمٍّ اوس غم کے مارے جسنے اونھین گھیر لیا ہوگا تو اُعِيْدُوْا پھیرے جائینگے اون گرزون کے سبب سے فِيْهَا دوزخ مین یعنی جب دوزخ کے کنارے آکر نکلنے کے قریب ہونگے تو اونکے سر پر مارینگے اور دوزخ کے اندر پھیر لیجا کر کہینگے کہ وَذُوْقُوْا اور چکھو عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ عذاب جلانے والی آگ کا اِنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالی يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کریگا اون لوگون کو جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے نیک کام جَنّٰتٍ

سجدہ فرض

ع ۲ ۱۲

تجری جنتون مین کہ جاری ہین من تحتہا الانہار اونکے مکانون کے نیچے سے نہرین یحلون آراستہ کرینگے اونھ
زیور پہنائینگے اونہین فیہا بہشت مین من اساور کنگن من ذہب سونے کے ولؤلؤا اور آراستہ کرینگے
اونہین موتی سے ولباسہم فیہا اور پوشاک اونکی جنت مین حریر ۝ خالص ریشمی ہو حدیث مین آیا ہو کہ جو کوئی
دنیا مین ریشمی لباس پہنتا ہو وہ آخرت مین اوس سے محروم رہیگا اس سے امت کے مرد مراد ہین اسواسطے کہ اونہین ریشمی لباس
پہننا حرام ہو وہدوا اور ہدایت کیے گئے مؤمن الی الطیب من القول پاکیزہ کی طرف بات مین سے یعنی اچھی باتون کی طرف
اور آخرت مین بھی اونہین یہ ہدایت کرینگے اور ہدایت ایسا ہی ہو کہ جب اونکی نگاہ جنت پر پڑیگی تو کہینگے کہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا
اور جب بہشت مین داخل ہونگے تو بول اوٹھینگے کہ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور جب مکانون مین پہنچینگے تو کہینگے کہ
الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ یا جنت مین پاکیزہ بات یہ ہوگی کہ لغو فحش جھوٹ کچھ نہ کہینگے نہ سنینگے اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہو لا یسمعون
فیہا لغوا ولا تاثیما اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ دنیا مین اچھی بات کی ہدایت یہ پائی ہو کہ کلمہ شہادت کہا ہو یا قرآن پڑھا ہو یا استغفار
کیا ہو سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہو کہ پاکیزہ بات اللہ کا ذکر ہو یا مسلمانون کو نصیحت اور بعضون نے کہا ہو کہ مریدون کو تعلیم کرنا یا مؤمنون کی
دعا یا امر معروف اور نہی منکر اور لطائف قشیری مین مذکور ہو کہ پاکیزہ بات وہ ہو جو خالص ہو [illegible] سے مراد ہو اور خدا کی [illegible]
ہو کشف الاسرار مین کہا ہو کہ پاکیزہ بات وہ ہو جو دعوے سے پاک اور تکبر سے دور اور عجز و نیاز سے نزدیک ہو سہل تستری رحمہ اللہ تعالی نے
کہا ہو کہ مین نے اس کام کو غور سے دیکھا نیاز سے زیادہ کوئی راہ خدا سے قریب نہین دیکھی اور کوئی آڑ دعوے سے بڑھکر مین نے
نہ پائی قطعہ این آباد ست این راہ نیاز ٭ ترک نازش گیر و با این رہ بساز ٭ رو بترک دعوی و دعوت بگو ٭ راہ حق از کبر و از نخوت
مجو ٭ وہدوا اور ہدایت کیے گئے ایمان والے الی صراط الحمید ۝ خدا کی راہ کی طرف جو تعریف کیا ہوا ہو اور وہ
راہ دین اسلام ہو ان الذین کفروا بیشک جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا ویصدون اور باز رکھتے ہین عن
سبیل اللہ خدا کی راہ سے یعنی طاعت سے لوگون کو منع کرتے ہین والمسجد الحرام اور مسجد حرام کے طواف سے
بہت مشہور قول کے موافق اس سے جنگ حدیبیہ کا دن مراد ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافرون نے
خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے طواف سے اوس دن روکا تھا الذی جعلنہ وہ مسجد کہ کر دیا ہمنے اوسے للناس سب لوگون کے واسطے
اور یہ نہین کہ کسیکے واسطے خاص کر دیا ہو کسیکے واسطے نہین سواء یکسان ہین العاکف فیہ رہنے والے اوسمین والباد
اور آنے والے یعنی مسافر اور اوس شہر کے رہنے والے ارکان حج ادا کرنے اور خانہ خدا کی تعظیم بجالانے مین برابر ہین یا قبلہ مین برابر ہین یا
وہان داخل ہو کر امین ہو جانے مین اور اس قول پر مسجد سے فقط مسجد ہی مراد ہی اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہو اور حضرت امام اعظم
اور امام احمد حنبل کے قول پر مسجد سے تمام حرم مراد ہو اور مکہ معظمہ کے گھرون اور اونمین اوترنے کے واسطے مسافر اور مجاور سب یکسان ہین
یعنی حج کرنے والے عمرہ بجالانے والے اور وہان کے مقیم لوگ جس گھر مین چاہین اوتر پڑین مگر اون گھرون مین رہنے والون کو نکال دین
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ اونھون نے حج کے موسم مین منادی فرمائی کہ مکہ معظمہ مین گھرون کے دروازے

لوگ بند کرین تاکہ آنے والے جہان چاہین اوترین وَمَن يُرِدْ فِيهِ اور جو کوئی چاہے حرم مین بِإِلْحَادٍ حق سے پھرنا یعنی
جو کوئی سیدھی راہ سے پھرنے کا ارادہ کرے بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ نُذِقْهُ چکھاینگے ہم مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ دکھ
دینے والے عذاب مین سے اور ایک قول کے موافق حرم مین الحاد حرام کو حلال کیا چاہنے کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ
جس چیز کی ممانعت ہے حرم مین اوسے حلال کیا چاہنا الحاد ہے حتی کہ خدمتگار کو گالی دینا بھی اور تیسیر مین کہا ہے کہ گرانی مین بیچنے کی
امید پر غلہ جمع کرنا الحاد ہے اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ حرم مین گناہ کا ارادہ کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے اور جو
کوئی حرم کے باہر گناہ کا قصد کرے اور اوسکا مرتکب بھی ہوجاوے تو اوسکے نام گناہ لکھتے ہین اور اگر فقط قصد ہی کیا تو گناہ نہین لکھتے
مگر حرم مین اگر گناہ کا خیال ہی کرے اور اوسکا مرتکب نہو تو بھی اوسکے نام گناہ لکھ لیتے ہین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا ہے کہ اگر کسی نے عدن مین یہ ارادہ کیا کہ مکہ معظمہ مین کسیکو قتل کرونگا تو وہ بھی عذاب الیم چکھیگا امام علم الہدی رحمہ اللہ تعالی نے
کہا ہے کہ مکہ معظمہ چونکہ نیکیان زیادہ ہونے کے واسطے مخصوص ہے اسواسطے کہ اوسمین ایک نماز پڑھنے کا ثواب اوسکے سوا اور جگہ
دونی نمازین پڑھنے کے ثواب برابر ہے تو وہان گناہ کرنا بھی اور جگہ گناہ کرنے سے بہت بڑھکر ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اول آیت مین
فرمایا اوسکی خبر محذوف ہے اور اوسکے معنی یہ ہین کہ وہ لوگ ہلاک ہونگے یا نقصان پانے والے ہوے وَإِذْ بَوَّأْنَا اور یاد کر یا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معین اور ظاہر کردیا ہمنے لِإِبْرَاهِيمَ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے مَكَانَ الْبَيْتِ جگہ خانہ کعبہ کی
جب وہ بنانے لگے اسطرح کہ ہمنے ابر کا ایک ٹکڑا بھیجا اور اوسنے اوس مقدار زمین پر سایہ کرلیا جہان کعبہ بننے کو تھا یا ہمنے ہوا چلائی
اوسنے اوسی قدر زمین کو گھیر لیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنادیا اور ہمنے اوسکی طرف وحی بھیجی أَنْ لَا تُشْرِكْ کہ شریک کر
اور شریک نٹھرا بِي شَيْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو اسواسطے کہ مین شریک سے پاک اور منزہ ہون وَطَهِّرْ بَيْتِيَ اور پاک کر
میرے گھر کو بتون اور ناشایستہ چیزون سے لِلطَّائِفِينَ طواف کرنے والون کے واسطے جو اور شہرون سے آکر اوسکے گرد اگرد
طواف کرین وَالْقَائِمِينَ اور کھڑے ہونے والون کے لیے یعنی شہر مکہ کے رہنے والون کے واسطے اور بعضون نے قائمین کی تفسیر
یہ کی ہے کہ نماز پر کھڑے ہونے والون کے واسطے وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ اور رکوع اور سجدے کرنے والون کے لیے یعنی خانہ کعبہ
گندگی اور پلیدی سے پاک کر تاکہ لوگ اوسکا طواف کرین اور اوسمین نماز پڑھین یہ قول تو اہل علم کی زبانی ہے مگر ارباب اشارہ کی
زبانی فرماتا ہے کہ تمہارا دل جو میری کبریائی کا دار السلطنت ہے اوسے سب چیزون سے پاک کرو اور کسی غیر کو اوسمین راہ نہ دو اسواسطے
کہ ہماری محبت کی شراب کا پیمانہ ہے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت اوس پر پڑے
حضرت داود علیہ السلام نے عرض کی کہ کون سا مکان تیری گنجایش رکھتا ہے یعنی تیرے جلال اور عظمت کے لائق ہے ارشاد ہوا کہ مومن بندہ کا
دل داود علیہ السلام نے پوچھا کہ اوسے کیونکر صاف کرون حکم ہوا کہ عشق کی آگ اوسمین لگادے تاکہ جو کچھ میرے سوا ہے سب کو جلادے
بیت خوش آن آتش کہ اندر دل فروزد ٭ بجز حق ہر چہ پیش آید بسوزد ٭ جیسا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے خانہ کعبہ بناکر تیار کیا
تو وحی آئی کہ اس گھر کی زیارت کے واسطے لوگون کو آواز دے ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہانتک پہونچیگی

حکم پہنچا اکثر احکام آواز دینا اور یہاں تک آواز پہنچانا ہو تو ابراہیم علیہ السلام مقام پر یا کوہ صفا پر آئے اور پکار کر کہا کہ ای مومنو خدا نے
اپنے گہر کا حج تم پر فرض کیا اور تمکو اوسکی طرف بلایا ہی اوسکا حکم قبول کرو حق تعالی نے اونکی آواز تمام زمین اور ذریتون کو پہنچائی
اور سب نے اونکی پکار کی آواز سنا اور جو اسکے علم میں حج کرنے والا تھا اوسنے لبیک اللهم لبیک جواب مین کہا اور ابراہیم علیہ السلام
ندا کرنے کا قصہ یہی ہے حق تعالی نے فرمایا کہ وَأَذِّن اور ندا دے ای ابراہیم فِي النَّاسِ لوگون مین اور اونہیں پکار بِالْحَجِّ
خانہ خدا کے حج کی طرف آو اور عین المعانی مین کہا ہی کہ یہ پکارنے کا حکم ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حق تعالی فرماتا ہی
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو حج فرض ہونے کی خبر دو يَأْتُوكَ تا آئین تمہارے پاس رِجَالًا پیادہ وَعَلَىٰ كُلِّ
ضَامِرٍ اور سوار ہر ایک دبلے اونٹ دبلا اور کمزور ہو کہ يَأْتِينَ آتے ہین وہ اونٹ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ہر راہ دور سے یعنی ہم پکار
کر سوار اور پیدل لوگ حج کو آئینگے لِّيَشْهَدُوا تا کہ حاضر ہون مَنَافِعَ لَهُمْ منفعتون کے پاس جو اونکے واسطے ہین یعنی
دینی دنیوی نفعون سے ہو بہین وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ اور یاد کرین اللہ کے نام کو یعنی لبیک کہین فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ
جانے ہوئے دنون مین کہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہین اور فقہا کا یہ قول ہی کہ نحر اور تشریق کے دنون مین خدا کا نام لین عَلَىٰ
مَا رَزَقَهُم ذبح پر اوس چیز کے جو روزی دی اونہین مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی اونٹ
گائے بکرا اس سے قربانی مراد ہی کہ خدا کے نام پر ذبح کرین کافر بتون کے نام پر قربانی کرتے تھے اور قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے حق تعالی
مسلمانون کو حکم فرمایا کہ خدا کے نام پر قربانی کرو فَكُلُوا مِنْهَا پھر کھاؤ اوسکا گوشت یہ اباحت ہی تطوع کی قربانی مین اور یہ امر
اسواسطے کہ اگر کسی کفارہ مین قربانی ہو یا کسی جبر نقصان مین تو صاحب قربانی کو اوسکا گوشت کھانا جائز نہین وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ
الْفَقِيرَ اور کھلاؤ اوس قربانی مین سے عاجز مصیبت کے مارے محتاج فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوا پھر تا کہ ادا کرین یہ لوگ
یعنی حج کو آئین تا کہ خدا کو یاد کرین اور ادا کرین تَفَثَهُمْ اپنی حاجتین یا مناسک حج بجا لائین یا زائل کرین اپنے میل کچیل
سو جہین کتر کر ناخن کٹوا کے بغلون وغیرہ کے بال لیکر وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور تا کہ وفا کرین اپنی نذرین جو مانی ہین وَلْيَطَّوَّفُوا
اور تا کہ طواف کرین زیارت کا کہ رکن ہی یا طواف وداع بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ گہر کا جو آزاد ہی لوگون کی ملک ہونے سے
یا ظالمون کے تسلط سے یا قدیم گہر اسواسطے کہ پہلا عبادتخانہ وہی ہی اس سے خانہ کعبہ مراد ہی ذَٰلِكَ یہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج
مین سے دین خدا ہی وَمَن يُعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے حُرُمَاتِ اللَّهِ احکام الٰہی کی کہ اوسکی ہتک حرمت روا نہین ہی
فَهُوَ تو وہ تعظیم کرنا خَيْرٌ لَّهُ بہتر ہی اوسکے واسطے عِندَ رَبِّهِ اوسکے رب کے پاس ثواب کی راہ سے وَأُحِلَّتْ اور حلال کیے گئے
لَكُمُ الْأَنْعَامُ تمہارے واسطے چارپائے إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر وہ کہ پڑھی گئی ہی تمپر حرمت اوسکی کہ وہ مردار ہی اور سور کا گوشت
اور اسکے سوا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ تو الگ ہو ناپاکی سے مِنَ الْأَوْثَانِ بتون سے کہ وہ عین ناپاکی ہی وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ
اور الگ ہو جھوٹ بات سے کہ خدا کا شریک ٹھہرانا ہی یا جھوٹی گواہی دینے سے یا اوس بات سے جو زبان پر آئے دل مین نہو حُنَفَاءَ لِلَّهِ
اوس حال مین خلوص رکھنے والے رہو خدا کے ساتھ اور اوسکے دین کی طرف مائل ہو کہ وہ دین اسلام ہی غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ

شرک کرنے والے اوسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے خدا کے ساتھ فَكَاَنَّمَا خَرَّ تو گویا ایسا ہو کہ گر پڑا
مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یعنی بلندی سے اور ہلاک ہو گیا فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پھر نوچ لیے جاتے ہیں اوسے پرندے مردار خوار زمین پر
اور اوسکے اجزا متفرق کیے دیتے ہیں اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ یا گرا دے اوسے ہوا اور پھینک دے فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○
ایسی جگہ جو دور ہو فریاد رس اور دستگیر سے یہ کلمات تشبیہات مرکبہ ہیں یعنی جو کوئی ایمان کی بلندی پر سے کفر کی پستی پر
گرے نفس کی خواہشین اوسے پریشان اور پامال کرتی ہیں یا وسوسہ شیطانی کی ہوائین اوسے گمراہی کے جنگل مین ڈال دیتی ہین
خلاصہ کلام مشرکون کی ہلاکت ہی ذٰلِكَ یہی کام ہی جو حکم فرمایا بتون سے الگ رہنا اور جھوٹ بات سے بچنے کا وَمَنْ
يُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے شَعَآئِرَ اللّٰهِ خدا کے نشانون کی یعنی حج کے مناسک ہیں یا ہدیے اور ہدیون کی تعظیم یہ کہ فربہ
اور قیمتی ہون فَاِنَّهَا پھر اسمین کچھ شبہ نہیں کہ اوسکی تعظیم مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ دلون کی پرہیزگاری سے ہی یعنی
اون لوگون کا کام ہی جنکے دل پرہیزگار ہیں اور جو باتین عذاب الٰہی کا سبب ہیں اونسے دلون کی پرہیزگاری ہی لَكُمْ فِيْهَا
تمہارے واسطے چار پایون مین مَنَافِعُ فائدے ہیں دودھ اون بال سواری بوجھ لادنا اور چرانا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام
رکھے ہوے تک کہ وہ قربانی کا وقت ہی ثُمَّ مَحِلُّهَآ پھر اوسکے ذبح کی جگہ یا اوسے ذبح کرنے کا واجب ہونا منتہی ہوتا ہی اِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ○ ایسے گھر تک جو آزاد ہی طوفان مین غرق ہونے سے یا بزرگ گھر ہو وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور ہر گروہ کے واسطے دین والون مین
جو تم سے قبل تھے جَعَلْنَا مَنْسَكًا ہمنے قربانی یعنی قربانی کا حکم دیا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تا کہ یاد کرین خدا کا نام عَلٰى
مَا رَزَقَهُمْ اوس چیز کے ذبح پر جو دیا اونھین مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ بے زبان چارپایون میں سے یعنی ہر گروہ کے واسطے یہی
یہ بات مقرر کر دی تھی کہ ہمارے نام پر قربانی کیا کرین فَاِلٰهُكُمْ تو تمہارا خدا اور اونکا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ایک خدا ہی فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا
تو اوسی کے مطیع ہو اور قربانی کو شرک سے نہ ملاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنیوالون کو
اوس عالم مین بزرگی اور عظمت کی یاد کرنے والون کو جنت بے غایت کی اور سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہیں کہ مشتاقون کو دیدار
الٰہی کی خوشخبری دو واسطے کہ کوئی خوشخبری اس سے بڑھکر نہیں پھر عاجزون کی صفت مین فرماتا ہی کہ وہ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جاتا ہی خدا اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرتے ہیں اونکے دل جلال ربانی کی ہیبت اور انوار جاودانی
کی عظمت سے چاہتے ہیں کہ شمع جمال کے شعلہ مین اپنے کو پروانہ کی طرح جلا دین اور اپنی ہمت کی آنکھ حضرت قدیم کے وجہ مقدس کے
سوا اور کی طرف سے بند کر لین بیت دیدہ از غیر تماشائے تو بر دوختہ باد ۔ جز آتش عشق تو جان و دل ما سوختہ باد ۔ تو مطلب
بر آنے کی خوشخبری اونھین دو وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والون کو عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ اوس پر جو اونھین پہونچی اور
پہونچتی ہی تکلیف اور مصیبت وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے والون کو یعنی وقت پر نماز ادا کرنے والون کو
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز مین جو کہ روزی دی ہی ہمنے اونھین يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہیں نیک وجہون مین
اور صرف کرتے ہیں اچھے مصرفون مین وَالْبُدْنَ اور اونٹ گائین جو قربانی کے واسطے ہانکے لیے جاتے ہیں جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

کر دیا ہمنے اونھیں یعنی اونکے ذبح کو تمہارے واسطے مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ دین الٰہی کے نشانون مین سے لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهَا
خَيْرٌ ق اوس مین بھلائی ہی دینی و دنیوی منفعتون مین سے فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تو یاد کرو اللہ کا نام عَلَيْهَا اونکے ذبح پر صَوَآفَّ
اوس حال مین کہ وہ کھڑے ہون اور اونٹ کو کھڑے کھڑے ہی نحر کرنا سنت ہی اور بعضے نحر کے وقت اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
اللّٰهم منك ولك کہتے ہین فَاِذَا وَجَبَتْ پھر جب گر پڑین زمین پر جُنُوْبُهَا پسلیان اون ذبح کیے ہوئے جانورونکی
اور اونکی روح نکل جائے فَكُلُوْا مِنْهَا تو کھاؤ اونکے گوشت مین سے اور یہ کھانا سنت ہی وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کھلاؤ
فقیر قناعت والے کو جو سوال نہین کرتا وَالْمُعْتَرَّ ط اور سائل خواہش کرنے والے کو زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قانع سے مکہ کے فقیر مراد
ہین اور معتر سے آفاقی فقیر كَذٰلِكَ جسطرح ہمنے انکی نحر کی کیفیت بیان کی اسی طرح سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ مسخر کردیا ہمنے اونھین
تمہارے واسطے باوجود اسکے کہ اونکی قوت زیادہ و جثہ بڑا ہی اور تم اونھین پکڑتے ہو کو لٹتے باندھتے ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
شاید تم شکر کرو خدا کا اوسکی نعمتون پر لکھا ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ قربانیون کا خون کعبہ شریف کی دیوارون پر ملتے تھے اور اسے
تقرب کا سبب جانتے تھے ابتدائے اسلام مین اوسی اگلے قاعدہ کے موافق کعبہ معظم کی دیوار محترم کو خون آلود کرنے کا ارادہ کیا
حق تعالیٰ نے اس بات سے منع کرکے فرمایا کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ نہین پہونچتے ہین خدا کو لُحُوْمُهَا گوشت قربانی کے جو تم
صدقہ دیتے ہو وَلَا دِمَآؤُهَا اور نہ اونکے خون جو قربانی کے وقت گراتے ہو وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ اور لیکن پہونچتی ہی محل قبولیت پر
اوسکی جناب مین التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط وہ چیز جسکے ساتھ ملی ہی پرہیزگاری تمسے کہ وہ حکم الٰہی کی تعظیم ہی اور اچھی طرح سے قربانی
کرکے اوسکا قرب حاصل کرنا ہی كَذٰلِكَ جسطرح ذکر کیا گیا اسی طرح سَخَّرَهَا لَكُمْ مسخر کردیے تمہارے واسطے چارپائے
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ تکبیر کہو ذبح کے وقت خدا کی یا بڑائی کے ساتھ یاد کرو خدا کو عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ط اوس چیز پر کہ ہدایت کیا
اوسنے تمکو قربانی کے جانورون کو ذبح کرنا اور خدا سے قرب ڈھونڈھنا وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور خوشخبری دے نیک کام
کرنے والون کو جنت کی یا قبول طاعت کی اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ بیشک اللہ باز رکھتا ہی مشرکون کے فتنے کو عَنِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ط اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی اونھین دشمنون پر فتح دیتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ بیشک اللہ دوست
نہین رکھتا كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ ہر خیانت کرنے والے کو جو دین کی امانت مین خیانت کرتا ہی خدا کی نعمت پر ناشکرا
کہ حق تعالیٰ تو محض نعمت عطا فرمانے کی راہ سے چارپائے عطا کرتا ہی اور مشرک لوگ بتون کے نام پر قربان کرتے ہین اگلی آیت کا
شان نزول یون لکھا ہی کہ مکہ کے کافر ہاتھ اور زبان سے مسلمانون کو ایذا دینے مین کوشش کرتے تھے اور اصحاب مین ہر گھڑی ایک
نہ ایک سر پھٹا ہاتھ بندھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آتا اور کفار کی شکایت زبان پر لاتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
کہ صبر کرو اونکے ساتھ قتال کرنے کا ابھی مجھے حکم نہین جب ہجرت کرکے آپ مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو قتال کا حکم آگیا اور اس
باب مین پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہی کہ اُذِنَ اجازت دیا گیا قتال کرنا لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ اون لوگون کو کہ قتال کرتے ہین
کافر اونکے ساتھ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط اس سبب سے کہ وہ ظلم کیے گئے اور دشمنون کی جفائین بہت سہہ چکے ہین بکسرہ يُقٰتِلُوْنَ کی

ع ۵

قسے کو نیہ پڑھا ہے یعنی جو لوگ کافرون کے ساتھ قتال کیا چاہین اونھین ہمنے اجازت دی کہ قتال کرین وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک
اللہ تعالی عَلٰی نَصْرِهِمْ مظلومون کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہین لَقَدِیْرُ ۝ البتہ قادر ہے الَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہین مِنْ دِیَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے بِغَیْرِ حَقٍّ ناحق یعنی
حقیقت مین نکالدینے کے مستحق نتھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا جو اونکے نکالدیے جانیکا سبب ہوتا اِلَّآ
اَنْ یَّقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰهُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ
النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اونکے بعض کو بعض سے یعنی کافرون پر مومنون کو غالب
کرکے تو لَّهُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والون پر کافرون کے غالب ہو جانے کے سبب صَوَامِعُ صومعے
راہبون کے یعنی خلوتخانے درویشون کے وَبِیَعٌ اور گرجے نصاریٰ کے وَصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدین
مسلمانون کی کہ برابر یُذْكَرُ فِیْهَا ذکر کیا جاتا ہے اون مسجدون مین اور بعضون نے کہا ہے اون سب جگہون مین اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا نام
اللہ کا بہت وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اوسکی جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ
بیشک اللہ قادر ہے مومنون کی مدد پر عَزِیْزٌ ۝ غالب ہے سب لوگون پر اور سب چیزون پر خدا جسے چاہے غالب کردے اور اس
آیت مین حق تعالی نے مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہون کا ملک و مال
اونھین عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگون کی صفت مین فرماتا ہے جنھین قتال کی اجازت دی کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کہ ہم نے شان ہے اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ
اگر جگہ دین ہم اونھین فِی الْاَرْضِ زمین مین اور قدرت اور اختیار پائین تو اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم رکھین نماز بری تعظیم کے
واسطے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ مال کی بہتر بندون کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرین بھلائی کے
ساتھ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھین برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہین وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہے
عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ نہایت کامون کی یعنی سب کامون کا انجام وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے رباعی این دولت و مالہاے و منصبہاے
وان گلشن و باغ و حوض و جو میخواهد ؏ از حق همه کس جان نکو میخواهد ؏ آنست سرانجام که او میخواهد ؏ وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور اگر
تکذیب کرین تمہاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا کچھ تمہارے ہی ساتھ خاص
نہین ہے اور اگر تکو یہ مشرک جھٹلاتے ہین فَقَدْ كَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبْلَهُمْ پہلے اونکے یعنی سرداران مکہ کے قبل قَوْمُ
نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوْدُ ۝ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو
وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَكُذِّبَ مُوْسٰی اور جھٹلایا گیا موسی یعنی قبطیون نے موسی علیہ السلام کی تکذیب کی
اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہین فَاَمْلَیْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلْكٰفِرِیْنَ کافرون کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرری
پہونچے ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ پھر لے لیا مین نے اونھین طوفان آندھی کڑک چہرون کے لشکر دھنسنے پتھر برسنے و عذاب الیم

ثلثة

عذاب میں فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا نَكِيْرِ ۝ ناپسند کرنا میرا اونھیں یعنی اونکا کام میں نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے
زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے میں نے بدل دیا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ پھر کتنی ہی بستیاں اور شہروں میں کہ اَهْلَكْنٰهَا
ہلاک کر دیا ہمنے اونھیں یعنی اونکے رہنے والوں کو ہلاک کرکے وَهِيَ حَالانکہ وہ بستیاں ظَالِمَةٌ ظالم تھے یعنی وہان کے رہنے والے
مشرک اور ظالم تھے فَهِيَ پھر وہ بستیاں خَاوِيَةٌ گری پڑی ہیں عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی
چھتیں گریں پھر اوپر دیواریں گر پڑیں وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور بہت کنوئیں بیکار پڑے ہوئے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک
ہو گئے ہیں اور کوئی نہیں کہ اونکا پانی لیکر نفعت حاصل کرے وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ اور بہت سے اونچے محل گچکاری کئے ہوئے
کہ اونھیں اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کر دیا اکثر معتبر تفسیرون میں ہے کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت میں تھے اور محل
اوس پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب میں ہے کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے منذر کہتے ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ قوم
ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوئے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت وہان میں آئے اور اوس ملک کے یعنے مکانون میں صالح
علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضرموت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جلاس بن سوید یا جلیس بن
جلاس کو اپنے اوپر حاکم کر لیا اور سنحاریب بن سوادہ کو اونکی وزارت ملی اور اس کنوے پر کہ بیر معطلہ کہکر جسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہے وہ
ٹھیرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان
ایک پیغمبر ہوا اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالی نے اون لوگون کو ہلاک کیا اور اونکا
کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسیر میں لکھا ہے کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمان جو زبیر پر غصہ کیا اور اوسے قتل کیا چاہتا تھا وزیر چار ہزار
مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہرچند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا ناگاہ غیب
میں سے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کر دیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا
پانی نکلا بیت ۔ ور قرہ چون شیرہ شاخ نبات ۔ در خوشی ہمشیرہ آب حیات ۔ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کر کے نیچے سے
اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت میں وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان
ایک بدبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو راہ بتائی کہ جب تمہارے شوہر نہون تو آپس میں ملا کرو اور پھر ایک بوڑھے کی صورت
ظاہر ہوکر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمہاری جوروین غائب ہوں تو چارپایون سے جماع کر لیا کرو اور یہ دونون برے کام اون عورتون
اور مردون میں شائع ہوئے تو حق تعالی نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو پیغمبر کرکے اونھین بھیجا وہ لوگ اونپر ایمان نہ لائے اونکا پانی
غائب ہوگیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہو گیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالی نے
فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی
اینٹون سے بنا کر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہو کر
دروازے بند کر لیے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوتر کر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرا دیا اور اونھین اوسی میں دبا دیا اور اونکا کنوا بیکار

پہاڑ ہی اور دھوان سیاہ متعفن وہان سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہوگئے تھے اَفَلَمْ
يَسِيْرُوْا کیا نہین گئے اور نہین جانتے ہین ساری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی
تاکہ عذاب کی نشانیان منکرون کے دروازون مین تماشا کرکے عبرت پکڑین فَتَكُوْنَ لَهُمْ تو ہوون اونکے واسطے قُلُوْبٌ
يَّعْقِلُوْنَ دل کہ سمجھین بِهَآ اونکے سبب ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو اَوْ اٰذَانٌ
يَّسْمَعُوْنَ یا ہوون اونکے واسطے کان کہ سنین بِهَا ج اونکے سبب اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَاِنَّهَا تو قصہ یہ ہی کہ
لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے سامنے کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین
وَلٰكِنْ تَعْمَى اور لیکن اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوْبُ الَّتِيْ وہ دل جو ہین فِي الصُّدُوْرِ ۞ سینون مین
یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باز
بین بے انتظار ہر طرف آیات قدرت آشکار چشم سر خیرہ پرست خود چیزے ندیدہ چشم سر در منظر ہر چیز سے دید وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ
اور جلدی چاہتے ہین تم سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ
عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ اور خلاف نہ کریگا خدا وَعْدَهٗ ط اپنا وعدہ جو اوسنے عذاب نازل کرنے کا بات مین
فرمایا ہی وَاِنَّ يَوْمًا اور بیشک ایک دن تمہارے دنون مین سے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس كَاَلْفِ سَنَةٍ مثل ہزار برس کے
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۞ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوسپر
جاری نہین تو اوسکا ہونا نہونا کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ
جلدی آجاوے کچھ فایدہ نہو گا فرد تا نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست ہر چند کنی جہد بجاے نرسد وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اور کتنے گانون مین سے یعنی کتنے گانون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے اَمْلَيْتُ لَهَا مہلت دی مین نے اون گانون
والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانون یعنی اون گانون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت
اس جہت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ اَخَذْتُهَا ج پھر لیا مین نے اونہین جب اونھون نے توبہ نکی سخت عذاب
دنیوی مین وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۞ اور میری ہی طرف پھرنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای آدمیو اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمہارے واسطے نَذِيْرٌ ڈرانے والا ہون
مُّبِيْنٌ ج ۞ ظاہر یعنی جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا
ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہی درگذر ہی
گناہون سے وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۞ اور روزی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِيْنَ سَعَوْا
فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتین باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ عاجز کرنے
والے ہین ہم اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہم سے درگذر ہین اور سبقت لیجائین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہو جاوے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

الجحیم ۝ وہ گروہ رہنے والے ہین دوزخ جہنم مین ہمیشہ جلتی ہوئی آگ مین ہینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبار مسلمانون کو قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملا کر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھ دیئے یہ قصہ بعضی تفسیرون مین اسطرح پر لکھا ہے کہ اہل سنت اوسے اچھا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدی اور تیسیر اور اور معتبر کتابون سے جیسے معتمد فی المعتقد اور روضۃ الاحباب ہو اوس قصے کو بیان اسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہے لکھا ہے کہ جب سورۂ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ لوگ تھوڑے سے سنکر یاد کرلین جب یہ آیت کہ افرأیتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع پاکر مشرکون کے کان مین یہ پہونچا دیا کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنی لات عزی منات قوم کے بزرگ ہین یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور اونکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہ سجدہ کرنے مین شریک ہوئے اسی حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نازل ہو کر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ ماجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وما ارسلنا اور نہین بھیجا ہمنے من قبلک من رسول تمہین بھیجنے کے قبل کوئی رسول ولا نبی اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق یہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہو اور نبی اوسکا تابع ہو اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسی علیہما السلام اور شمعون اور عیسی علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہے خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہے اور شامل ہے اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنے والا ہو تو نبی بہت عام ہے رسول سے اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول وہ ہے کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہے وہ ہے وہ ہے جسپر کتاب نازل نہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہے جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو یا خواب دیکھے بہر تقدیر حق تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا الا اذا تمنی القی الشیطن مگر جب تلاوت کی اوسنے تو ڈالدیا شیطان نے فی امنیتہ اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر کہ لوگون کو شبہہ ہوا کہ پیغمبر ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہین آپکی آواز بنا کر یہ کلمات پڑھدیے شعر تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی اوسوقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے تھے اور یہانتک پہونچے کہ ومناۃ الثالثۃ الاخری اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن پھر باطل اور زائل کردیتا ہے اللہ وہ چیز جو ملادی ہے شیطان نے کلمات کفر مین سے ثم یحکم اللہ ایتہ پھر ثابت کرتا ہے اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہے واللہ علیم اور اللہ جاننے والا ہے لوگون کا احوال حکیم ۝

سے کہ ون پر چڑھائی یعنی جو لوگ کہ کافرون کے ساتھ قتال کیا چاہین اونھین ہمنے اجازت دی کہ قتال کرین وَاِنَّ اللّٰہَ اور بیشک
اللہ تعالی عَلٰی نَصْرِھِمْ مظلومون کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہین لَقَدِیْرُ ۝ البتہ قادر ہے اَلَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہین مِنْ دِیَارِھِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے بِغَیْرِ حَقٍّ ناحق یعنی
حقیقت مین نکالدینے کے مستحق نہ تھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا جو اونکے نکالدیے جانے کا سبب ہوتا اِلَّا
اَنْ یَّقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰہُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ
النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگون کو بَعْضَھُمْ اونکے بعض کو بِبَعْضٍ بعض سے یعنی کافرون پر مومنون کو غالب
کرکے تو لَّھُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والون پر کافرون کے غالب ہوجانے کے سبب صَوَامِعُ صومعے
راہبون کے یعنی خلوتخانے درویشون کے وَبِیَعٌ اور گرجے نصارا کے وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدین
مسلمانون کی کہ یُذْکَرُ فِیْھَا ذکر کیا جاتا ہے اون مسجدون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ اون سب جگہون مین اسْمُ اللّٰہِ كَثِیْرًا نام
اللہ کا بہت وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اوسکی جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ
بیشک اللہ قادر ہے مومنون کی مدد پر عَزِیْزٌ ۝ غالب ہے سب لوگون پر اور سب چیزون پر جسے چاہے غالب کردے اور اس
آیت مین حق تعالی نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وہ وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہون کا مال
اونھین عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگون کی صفت بیان فرماتا ہے جنھین قتال کی اجازت دی کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کہ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ
اگر جگہ دین ہم اونھین فِی الْاَرْضِ زمین مین اور قدرت اور اختیار پائین تو اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ قائم رکھین نمازین شکر کے
واسطے وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ اور دین زکوۃ مال کی محتاج بندون کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرین اچھی بات کے
ساتھ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ اور باز رکھین برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہین وَلِلّٰہِ اور خدا ہی کیلئے ہے
عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ۝ نہایت کامون کی یعنی سب کامون کا انجام وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے رباعی این دولت و مال ہا سے دنیا چو
وان گلشن و باغ و حوض و جو میخواہد ٭ از حق ہمہ کس جان نکو میخواہد ٭ آنست سر انجام کہ او میخواہد ٭ وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ اور اگر
تکذیب کرین تمھاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا کچھ تمھارے ہی ساتھ خاص
نہین ہے اور اگر تمکو یہ مشرک جھٹلاتے ہین فَقَدْ کَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبْلَھُمْ پہلے اونکے یعنی ہر زمانہ کے قَوْمُ
نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوْدُ ۝ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو
وَقَوْمُ اِبْرٰھِیْمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَکُذِّبَ مُوْسٰی اور جھٹلایا گیا موسی یعنی فرعونیون نے موسی علیہ السلام کی تکذیب کی
اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہین فَاَمْلَیْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلْکٰفِرِیْنَ کافرون کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرری
آپہونچے ثُمَّ اَخَذْتُھُمْ تو لے لیا مین نے اونھین طوفان آندھی کڑک چنگھاڑون کے لشکر دھنسنے پتھر برسنے وغیرہ بلاؤن سے

ثلثہ

عذاب مین فکیف کان پھر کیسا تھا نکیر ۝ ناپسند کرنا میرا اونھین یعنی اونکا کام مین نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے
زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے مین نے بدل دیا فکاین من قریۃ پھر کتنے ہی دیہ اور شہرون مین اہلکنٰہا
ہلاک کردیا ہمنے اونھین اونکے رہنے والون کو ہلاک کرکے وھی حال یہ ہیکہ وہ دیہ ظالمۃ ظالم تھے یعنی ان کے رہنے والے
مشرک اور ظالم تھے فھی پھر وہ دیہ خاویۃ گرے پڑے ہین علی عروشہا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی
چھتین گرین پھر اونپر دیوارین گر پڑین وبئر معطلۃ اور بہت کنوے بیکار پڑے ہوئے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک
ہوگئے ہین اور کوئی نہین کہ اونکا پانی لیکر نعمت حاصل کرے وقصر مشید ۝ اور بہت سے اونچے محل گچکاری کئے ہوئے
کہ اونھین اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کردیا اکثر معتبر تفسیرون مین ہے کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت مین تھے اور محل
اوس پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب مین ہے کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے مندر کہتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ قوم
ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوئے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت دیار یمن مین آئے اور اوس ملک کے بعضے مکانون مین صالح
علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضرموت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جا[illegible] ابن سوید ابا جلیس بن
جلاس کو اپنے اوپر حاکم کرلیا اور سنحاریب بن سوادہ کو اونکی وزارت دی اور اس کنوے پر کہ بئر معطلۃ کہکر جسکی [illegible] اللہ نے اشارہ فرمایا ہے وہ
ٹھہرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے بات [illegible] پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان
ایک پیغمبر جو اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالیٰ [illegible] اونکے دشمن کو ہلاک کیا اور اونکا
کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسیر مین لکھا ہے کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمانون پر غصہ کیا اور اونھے قتل کیا چاہتا تھا عزیز چار ہزار
مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہر چند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا آخر الامر
مین سے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کردیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا
پانی نکلا بیت در مزہ چون شیرہ شاخ نبات ٭ در خوشی ہمشیرہ آب حیات ٭ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کرکے نیچے سے
اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت مین وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان
ایک نیکبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو راہ بتائی کہ جب تمہارے شوہر نہون تو چپٹی اطلا کرو اور پھر ایک اچھے بوڑھے کی صورت
ظاہر ہوکر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمہاری جوروین غائب ہون تو چار پایون سے جماع کرلیا کرو اور یہ دونون برے کام اون لوگون
اور مردون مین شائع ہوئے تو حق تعالیٰ نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو پیغمبر کرکے اونکے پاس بھیجا وہ لوگ اونپر ایمان نہ لائے اونکا پانی
غائب ہوگیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہوگیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی
اینٹون سے بنا کر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہوکر
دروازے بند کرلیے حضرت جبریل علیہ السلام نے اوترکر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرا دیا اور اونھین اوسی مین دبا دیا اونکا کنوا بیکار

پڑا ہی اور دھوان سیاہ متعفن اوس سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہو گئے تھے أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا نہین گئے اور نہین جاتے ہین تمھاری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِي الْأَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی تاکہ عذاب کی نشانیان منکرون کے دروازون مین مشاہدہ کرکے عبرت پکڑین فَتَكُونَ لَهُمْ تو ہون اونکے واسطے قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ دل کہ سمجھین بِهَا اونکے سبب سے ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ یا ہون اونکے واسطے کان کہ سنین بِهَا اونکے سبب سے اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَإِنَّهَا تو قصہ یہ ہی کہ لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے سامنے کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین وَلَكِنْ تَعْمَى اور لیکن اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوبُ الَّتِي وہ دل جو ہین فِي الصُّدُورِ سینون مین یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باز کن بین بے انتظار ہر طرف آیات قدرت آشکار چشم سر جز پوست خود چیزے ندید چشم سر در مغز ہر چیزے رسید وَيَسْتَعْجِلُونَكَ اور جلدی چاہتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ اور خلاف نہ کریگا خدا وَعْدَهُ اپنا وعدہ جو نسبت عذاب نازل کرنے کے بیان فرمایا ہی وَإِنَّ يَوْمًا اور بیشک ایک دن تمھارے دنون مین سے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس كَأَلْفِ سَنَةٍ مثل ہزار برس کے مِمَّا تَعُدُّونَ ○ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوسپر جاری نہین تو اوسکا ہونا نہونا اور کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ جلدی آجاوے کچھ فائدہ نہوگا فرد تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ہا ہر چند کنی جہد بجاے نرسد وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ اور کتنے گانون مین سے یعنی کتنے گانون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے أَمْلَيْتُ لَهَا مہلت دی مین نے اون گانون والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانون یعنی اون گانون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت اس جہت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ أَخَذْتُهَا پھر لیلیا مینے اونھین جب اونھون نے توبہ نکی سخت عذاب دنیوی مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ○ ع اور میری ہی طرف پھر آنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمھارے واسطے نَذِيرٌ ڈرانے والا ہون مُبِينٌ ○ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِينَ آمَنُوا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہی گناہون سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○ اور روزی اچھی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتین باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ عاجز کیجانے والے ہین ہمکو اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہمسے درگذر جاوین اور سبقت لیجاوین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہو جائے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

ع ۱۰

الجحیم ۝ وہ گروہ رہنے والے ہین درکہ جہیم مین ہمیشہ جلتی ہوئی آگ ہین منقولست کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبار مسلمانون کو
قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملاکر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھدیئے قصہ یہہ بعضی تفسیرون مین اسطرح پر
لکہا ہی کہ اہل سنت اوسے اچہا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدی اور تیسیر اور اور معتبر کتابون سے جیسے مستقصی فی الاحادیث اور روضۃ الاحباب
وغیرہ سے اوس قصے کو یہان اسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہی لکہا ہی کہ جب سورہ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ
لوگ غور سے سنکر یاد کرلین جب یہہ آیت کہ افرأیتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع
پاکر مشرکون کے کان مین یہہ پہنچادیا کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترجی یعنی لات عزی منات قوم کے بزرگ ہین
یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت
رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہہ کلمات بھی پڑھے اور انکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہہ سجدہ کرنے مین شریک ہوئے پس حضرت
جبرئیل امین علیہ السلام نے نازل ہوکر یہہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہہ ماجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکے دل کی تسلی دینے کے واسطے یہہ آیت بھیجی کہ **وما ارسلنا** اور نہین
بھیجا ہمنے **من قبلک من رسول** تمسے پہلے کوئی رسول **ولا نبی** اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق
یہہ ہی کہ رسول صاحب شریعت ہی اور نبی اوسکا تابع ہی اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط حضرت ابرہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف
لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسی علیہما السلام اور شمعون اور عیسی علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہی
خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہی اور رسول شامل ہی اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنیوالا ہو تو نبی بہت عام ہی
رسول سے اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول وہ ہی کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہی
وہ ہی جسپر کتاب نازل نہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہی جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہی جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو
خواب دیکھے بہرتقدیر حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا **الا اذا تمنی القی الشیطان** مگر جب
تلاوت کی اوسنے تو ڈالدیا شیطان نے **فی امنیته** اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر لوگون کو شبہہ ہوا کہ یہہ بھی
ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہین آپکی آواز
بناکر یہہ کلمات پڑہدیئے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترجی اور اوسوقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ نجم پڑھتے
تھے اور یہانتک پہونچے کہ ومناۃ الثالثۃ الاخری اور ایک جماعت نے یہہ گمان کیا کہ یہہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے
فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان پھر باطل اور زائل کردیتا ہی اللہ وہ چیز جو ڈالدی ہی شیطان نے کلمات کفر مین سے **ثم یحکم اللہ**
ایٰتہ پھر ثابت کرتا ہی اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہی **واللہ علیم** اور اللہ جاننے والا ہی لوگون کا احوال **حکیم**

حکم کرنیوالا ہی حکم اونپر لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً القا کیا شیطان نے انبیا علیہم السلام کی تلاوت کے وقت تاکہ کردے حق تعالیٰ اوس چیز کو جو القا کیا ہی شیطان نے ایک آزمایش لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اون لوگون کے واسطے جنکے دلون مین کفر کی بیماری ہی یعنی منافق لوگ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ط اور سخت ہین اونکے دل اور تاریک وہ یہود ہین اور مشرک شیطان کے القا سے شک اور حیرت مین پڑجاتے ہین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور بیشک ظالم لوگ یعنی یہ دونون گروہ اسم ظاہر کا ضمیر کی جگہ پر رکھنا اونپر ظلم کا حکم کرنا ہی یعنی کافر اور منافقون کا فریق لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ البتہ خلاف دور دراز اور تکبر اور عناد بے پایان مین ہین وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور القا سو واسطے ہی تاکہ جانین وہ لوگ جو دیے گئے ہین علم یعنی قرآن اَنَّهُ الْحَقُّ یہ کہ قرآن حق ہی مِنْ رَّبِّكَ نازل ہی رب کی طرف سے اور شیطان کو اوس مین تصرف کی مجال نہین فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ پھر ایمان لائین قرآن کا فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ط پھر نرم ہو جاوین قرآن کے واسطے اونکے دل اور اوسکے احکام و وعدہ پر وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور بیشک اللہ البتہ ہدایت کرنیوالا ہی اونکو جو ایمان لائے ہین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ طرف سیدھی راہ کے یعنی جو بات مومنون پر مشکل ہوتی ہی حق تعالیٰ اونہین راہ دکھا دیتا ہی نظر صحیح اور فکر سلیم کے ساتھ تاکہ جلدی اپنے مقصود کو پہنچ جاوین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہین لائے فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک مین قرآن سے یا رسول سے یا القاے شیطان سے جو نے رکھا ہی کہ کافر کہتے تھے کہ محمد کو کیا ہو گیا جو ہمارے بتون کی تعریف کر کے پشیمان ہوا تو وہ ہمیشہ شک ہی مین ہین حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یہانتک کہ آوے اونپر قیامت یا موت کہ قیامت صغریٰ ہی یا آئین اونکے سامنے علامات قیامت بَغْتَةً ناگہان اَوْ يَاْتِيَهُمْ یا آوے اونپر عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ عذاب اوس دن کا کہ اونکی نسل کٹ جاوے جیسے جنگ بدر کا دن اور بعضون نے کہا ہی کہ روز عقیم قیامت کا دن ہی کہ اوسکے بعد کوئی دن نہوگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ط اوسدن بادشاہی اور حکومت خدا ہی کے واسطے ہی بے کسی مدعی اور جھگڑنے والے کے یعنی آج تو بادشاہون کو سلطنت اور ملکداری کا دعویٰ ہی اور اوسدن متکبرون کی کمر سے تکبر کا پٹکا کھول لینگے اور بادشاہون کے سر سے زبردستی کا تاج اوتار لینگے انکے دعوے اور گمان جاتے رہینگے مالک الملک ان بادشاہون کے تصورات اور تخیلات مٹا دیگا الملک یومئذ للہ کے صدمہ سے سلاطین کے توہمات اور تفکرات توڑ دیگا سب کو بندگی کے اظہار اور بیچارگی کے اقرار کے سوا کچھ چارہ نہوگا

بیت

آن سر کہ صیت افسرش از چرخ برگذشت ہر روز بے در آستانہ او خاک در شود

اونروز بادشاہ حقیقی کی حکومت ظاہر ہو جاویگی يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ط حکم کریگا بغیر کسی کی شرکت کے مومن اور کافر بندون مین فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پھر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ باغون مین ہونگے ناز و نعمت کے بے رنج و محنت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ تو وہ گروہ اونھین کے واسطے ہی عذاب رسوا اور ذلیل کرنیوالا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اور جن لوگون نے ہجرت کی اپنے گھر وطن سے نکل گئے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین یعنی خدا کی رضا طلب کرنیوالے

ع ۹

اوسی کی رضا کے واسطے ثُمَّ قُتِلُوْٓا پھر قتل کیے گئے جہاد کرکے دین کے دشمنون کے ہاتھ سے اَوْ مَاتُوْا یا مر گئے اپنی موت
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ ضرور روزی دیگا اونھیں اللہ رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی کہ جنت کی نعمت ہے نہ وہ روزی حاصل
کرتے مین کچھ محنت ہوگی نہ اوسکے کھانے سے کچھ بیماری اور علالت ہوگی نہ وہ روزی ٹھکنے کا کچھ وعدہ ہوگا لکھا ہے کہ بعضے صحابہ رضی اللہ
عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم دینی بھائیون کے ایک گروہ کے ساتھ جہاد کو جاتے ہین اور وہ شہید ہوکر خدا کے عطیون سے
مشرف ہوتے ہین اگر ہم شہیدون اپنی موت سے مرین تو ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب سب جہاد کی نیت مین متفق
ہین تو سب کو ہم نیک روزی دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور بیشک اللہ البتہ وہی تو بہتر ہے روزی
دینے والون سے اسواسطے کہ بے حساب دیتا ہے لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ البتہ داخل کریگا اونھین بہشت مین
ایسا داخل کرنا جو اوسے پسند کیا یعنی فرشتون کو جنتیون کے استقبال کے واسطے بھیجیگا اور بڑی تعظیم کے ساتھ اونھین جنت مین
داخل کریگا اور جو نعمتین نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بشر کے دل مین گذرین وہ اونھین دیگا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ اور
بیشک اللہ اونکا حال جانتا ہے اور اونکے دشمنون کے ساتھ حَلِيْمٌ ۝ بردبار ہے کہ دشمنون پر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہیں کرتا
تبیان مین لکھا ہے کہ مشرکون مین سے ایک قوم نے محرم کے آخر مہینے مین چاہا کہ مسلمانون کے ساتھ قتال کرین مسلمانون نے محرم کے مہینے مین
قتال سے پرہیز کرکے کہا کہ صبر کرو محرم کا مہینا گذر جانے دو وہ کافر راضی نہوئے مسلمان اونسے لڑکر فتحمند ہوئے اس آیت مین اوسکی خبر دیتا ہے
کہ ذٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ یہی حکم الٰہی جو کہا گیا مومن اور کافر کے باب مین کہ جو کوئی عقوبت کرے یعنی مشرکون کے ساتھ مقابلہ کرے
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ جیسے اوسکے ساتھ عقوبت کیگئی یعنی قتال کیا گیا جزا کو عقوبت کے جوڑ کے واسطے کہتا ہے یعنی ظالم کو
ویسی جزا دیگا جیسا اوسنے ظلم کیا ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ پھر ظلم کیا جائے اوسپر یعنی وہ شخص جو پہلی بار عقوبت کرکے مظلوم نے اپنا
بدلا لیا وہ پھر مظلوم پر ظلم کرے تو لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ضرور مدد کریگا اللہ اوس مظلوم کی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَعَفُوٌّ البتہ
عفو کرنے والا ہے غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہے بدلا لینے والے کو یہ اشارہ ہے اسطرف کہ معاف کردینا بدلا لینے سے بہتر ہے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ صاحب موضح نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا حکم زخمون کے باب مین ہے یعنی کسی نے دوسرے کو زخمی کیا زخمی نے اپنے برابر ہی
اوسے بھی زخمی کرلیا پھر اوسنے زخمی کو ان زخمون کے مقابلہ مین اور زخم پہونچائے تو حق تعالی مجروح مظلوم کی مدد کرتا ہے ذٰلِكَ یہ مظلوم
کی مدد بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ حق تعالی اس بات پر قادر ہے کہ ایک چیز کو ایک چیز پر غالب کرے اور از انجملہ یہ ہے کہ يُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ پیٹھالتا ہے رات کو دن مین اور دن کی گھڑیان زیادہ کردیتا ہے یا رات کی تاریکی کو دن کی روشنی کی جگہہ رکھدیتا ہے وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور پیٹھالتا ہے دن کو رات مین اور رات کی ساعتین بڑھا دیتا ہے یا دن کی روشنی کو رات کی تاریکی کی جگہہ پر
لاتا ہے وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ اور سبب یہ ہے کہ حق تعالی سننے والا ہے عقوبت کرنے والے کی بات بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہے بدلا لینے
والے کا احوال ذٰلِكَ یہ وصف جو حق تعالی کے واسطے کمال قدرت کے ساتھ کیا گیا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ بسبب اسکے ہے
کہ حق تعالی وہ تو ثابت ہے اپنے نفس مین اور واجب ہے ذات قدیم ہے وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ

اور بیشک وہ چیز جسے کافر پوجتے اور پکارتے ہین خدا کے سوا وہ ہی باطل اور معدوم اپنی ذات کی حد مین آخفاف مین لکھا ہی کہ خدا تو اپنی ذات سے موجود ہی اور دوسرے اگرچہ موجود ہین مگر انکا وجود اوسی کے سبب سے ہی تو اپنی ذات سے باطل ہین اسواسطے کہ باطل وہ ہی جو موجود نہو جیسے باطل وعوے اسی سبب سے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے اشعار مین لبید کی یہ بیت بہت سچی ہی مصرع الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ۔ مولانا نے مثنوی معنوی مین فرمایا ہی ابیات این دوئی اوصاف دیدہ احول ست ٭ ورنہ اول آخر آخر اول ست ٭ کل شیء ما خلا اللہ باطل ٭ ان فضل اللہ غیم ہاطل ٭ ملک ملک اوست او خود مالک ست ٭ غیر ذاتش کل شیء ہالک ست ٭ وان اللہ هو العلی الکبیر ○ اور اس سبب سے کہ خدا وہ تو برتر ہی سب چیزون سے اور بہت بڑا ہی شریک اور بیٹے سے الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے یہ استفہام مقرر کرنیکے واسطے ہی یعنی جانا ہی تو نے یہ کہ خدا نے بھیجا اور بہایا آسمان کی طرف سے پانی فتصبح الارض مخضرة تو ہو گئی زمین پانی کا لایا مضارع کے لفظ کے ساتھ فائدہ دیتا ہی کہ مینہ کا اثر بہت مدت تک باقی رہتا ہی یعنی زمین ہمیشہ ہی اوس پانی کے سبب سے سبز ہری گھاس کے سبب سے پژمردہ اور خشک ہو جانے کے بعد ان اللہ لطیف خبیر ○ یقینی اللہ مہربانی کرنے والا ہی بندون پر گھاس اوگانے کے سبب سے تاکہ بندون کو اوسکے سبب سے روزی دے جاننے والا روزی اور روزی پانے والون کا حال له ما فی السموات وما فی الارض اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین وہ سب کا خالق اور مالک ہی وان اللہ لهو الغنی الحمید ○ اور اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ البتہ وہ تو ہی بے نیاز اپنی ذات مین سب چیزون سے تعریف کیا ہوا اور تعریف کرنیوالا یا تعریف اور عبادت کے لائق اپنی صفتون اور احوال کے ساتھ الم تر ان اللہ سخر لکم کیا نہین دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے مسخر کر دیا تمہارے واسطے ما فی الارض جو کچھ زمین مین ہی حیوانات وغیرہ یعنی وہ سب چیزین جن سے آدمی نفع پاتا ہی والفلک تجری فی البحر بامره اور مسخر کردی تمہارے واسطے کشتی کہ دریا مین اوسکے حکم سے چلتی ہی ویمسک السماء اور نگاہ رکھتا ہی آسمان کو ان تقع علی الارض الا باذنه اس بات سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اوسکے اذن سے یعنی جب خدا چاہے کہ آسمان زمین پر گرے تو گر ہی پڑے ان اللہ بالناس لرءوف رحیم ○ بیشک اللہ لوگون پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہی کہ منفعتون کے دروازے اونکے واسطے کھول دیے ہین اور انواع و اقسام کی مضرتین اونسے دفع کر دین وهو الذی احیاکم اور وہی ہی وہ جسنے زندہ کیا تمہین بعد اسکے کہ تم مردہ تھے ثم یمیتکم پھر مار ڈالیگا تمکو جب اجل آویگی ثم یحییکم پھر زندہ کریگا تمہین قیامت مین ان الانسان لکفور ○ بیشک آدمی البتہ ناشکرا ہی کہ باوصف اتنی نعمتون کے نعمت دینے والے کی عبادت چھوڑ دیتا ہی لکل امة ہر ایک گروہ کے واسطے ملت والون مین سے جعلنا منسکا معین کیا ہمنے ایک دین اور ایک شریعت کہ ہمارے حکم سے هم ناسکوه وہ قبول کرنے والے اوس دین کے ہین فلا ینازعنك تو چاہیے کہ نزاع نکرین سب اہل ملت تجھسے فی الامر دین کے امر مین اسواسطے کہ تمہارا دین نہایت روشن اور ظاہر ہی کہ اوسمین نزاع کر ہی نہین سکتے مصرع در نور آفتاب چہ جا

تامل ست ہے وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اور پکار وای محمد لوگون کو اپنے رب کی توحید اور عبادت کی طرف اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى
مُّسْتَقِيْمٍ یقینی تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی راہ پر ہو وَاِنْ جٰدَلُوْكَ اور اگر خصومت اختیار کرین تجھ
ساتھ اور جھگڑا کرین حال آنکہ حق ظاہر ہوگیا اور دلیل لازم ہوچکی فَقُلِ تو کہہ کہ اللّٰهُ خدا اَعْلَمُ خوب جانتا ہے بِمَا
تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو عناد اور جھگڑا اور اوسپر تمہین جزا دیگا اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خدا
حکم کریگا تمہارے درمیان قیامت کے دن فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ اوس چیز مین کہ تھے تم اوسمین اختلاف کرتے
دین کے امر مین اور حکم یہ ہوگا کہ مومن کو ثواب کے درجون پر بلند کریگا اور مشرک کو عذاب کے گڑھون مین ڈالیگا اور زاد المسیر مین کہا کہ
یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ کیا نہین جانا تو نے یعنی جانا ہے تو نے
یہ کہ خدا جانتا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے عجائب علویات وَالْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہے عجائب سفلیات اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ
نہین اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ یقینی جو چیز آسمان و زمین مین ہے وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین اور لوح محفوظ اوسکے علم مین
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ بتحقیق کہ علم سب چیزون کا اوسپر آسان ہے واسطے کہ تمام معلومات کے ساتھ اوسکے
علم کا تعلق یکسان ہے وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پوجتے ہین مکہ کے کافر خدا کے سوا مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہے اللہ نے اوسکی عبادت پر کوئی دلیل وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اور عبادت کرتے ہین اوس چیز کی
جسکا نہین ہے اونکو کچھ علم یعنی اوسکی عبادت پر کوئی دلیل نہین لاسکتے بلکہ محض جہالت اور تقلید کی رو سے پوجتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ نَّصِيْرٍ ○ اور نہین ہے مشرکون کے واسطے کوئی مددگار جو اونپر سے عذاب دفع کرے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر ہماری آیتین یعنی قرآن اوس حال مین کہ وہ آیتین روشن اور کھلی ہوئی ہین یعنی اونمین ... کے
برعکس نہ اختلاف نہ خلل تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ پہچانتے ہو تم ای محمد اون لوگون کے چہرون مین جو کافر ہین
انکار کو کمال عداوت کی وجہ سے یعنی کافرون کے سامنے قرآن پڑھو تو اونکے چہرے مین کراہت اور نفرت کا اثر دیکھ لو اوس عداوت کی وجہ
جو کمال مرتبہ حق تعالی کے ساتھ رکھتے ہین يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ قریب ہے کہ گرفتار کرین غضب مین اور حملہ کرین یا کھولین ہاتھ
بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا اون لوگون کے ساتھ جو پڑھتے ہین اونپر ہماری آیتین قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ کہہ ای محمد کہ کیا خبر کرون تمہین اوس سے بدتر حال کی جو وہ قرآن پڑھنے والون کے ساتھ چاہتے ہین اَلنَّارُ آگ دوزخ کی ہے
کہ تم جو غصہ کرتے ہو قرآن پڑھنے والون پر اوس سے بہت زیادہ بری اور مکروہ ہے وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اوسکا وعدہ دیا ہے
خدا نے اوس آگ کا اون لوگون کو جو کافر ہین یہ وعدہ کہ اون کافرون کو اوس آگ مین جگہ دیگا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اور بری جگہ
پھر جانے کی ہے آگ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ ای لوگو دیگئی ہے مثل اوسکی جو کافر بتون کی عبادت کرتے ہین اور سورہ
عنکبوت مین وہ مثل اسطرح بیان کیگئی کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ
تو وہ مثل کان کھولکر سنو اور اوسمین غور کرو اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یہ امر یقینی ہے کہ جو لوگ پکارتے ہین

ع ٨

بتون کو اور وہ تین سو ساٹھ بت خانہ کعبہ کے گرد رکھے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ بیشک جنھین تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کہ وہ اللہ ہین ہرگز
لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وہ بت نہ پیدا کرینگے ایک مکھی یا جو اس بات سے کہ وہ بہت فروسی ہوتی ہی وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ اگرچہ
جمع اور متفق ہون اوسکے پیدا کرنے کے واسطے وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا اور اگر اوڑا لیجائے مکھی اون سے کوئی چیز خوشبو
یا مٹھی کہ اونمین ملی ہوتی ہین تو لَا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ نہین چھڑا سکتے یعنی اوس مکھی سے وہ چیز پھیر نہین لے سکتے
بت پرستون کی رسم یہ تھی کہ بتون مین شہد اور خوشبو لتھیڑتے اور پھر بتخانہ کے دروازے بند کردیتے مکھیان بتخانہ کے روزنون سے گھسکے
وہ شہد اور خوشبو چاٹ جاتین جب چند روز کے بعد شہد اور خوشبو کا نشان بتون مین نہ پاتے تو خوشی کرتے کہ ہمارے خدا شہد اور خوشبو
چاٹ گئے تو حق تعالی نے بتون کی عجز اور ضعف سے خبر دی کہ وہ نہ مکھی پیدا کرنے کی قوت رکھتے ہین نہ اپنے اوپر سے اونھین اوڑا سکتے ہین
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ سست ہی وہ ڈھونڈھنے والا یعنی بت جو کچھ مکھی اوس پر سے اوڑا لیگئی وہ پھیر نہین لے سکتا
اور سست ہو مطلوب یعنی مکھی اسواسطے کہ جو کچھ وہ اوڑا لیگئی چاہتے ہین کہ اوس سے پھیر لین یا سست اور عاجز ہین پوجنے والے
اور جنھین پوجتے ہین یعنی بت پرست اور بت ۔ نظم ۔ عاجزان کہ عاجزان را بندہ اند ۔ چون فتد کارے بہم شرمندہ اند ۔ عجز وا امکان
لازم یکدیگر اند ۔ پس ہمہ خلقان ہم عاجز تر اند ۔ قوت از حق ست قوت حق اوست ۔ زانکہ او منعم ست و خالق ہست ۔ پوشیدہ نہ رہے کہ
لکھا ہی کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف نے یا یہود کی اور جماعت نے کہا کہ حق تعالی عالم کو چھ دن مین پیدا کرکے ماندہ ہو گیا تو ہفتے کو
آرام لینے کو لیٹ رہا معاذ اللہ اونکے منہ مین خاک تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ نہ پہچانا
یہود نے خدا کو اوسکے پہچاننے کا جو حق ہی یا خدا کی تعظیم نہ کی جو اوسکی تعظیم کا حق تھا کہ ماندگی اور تھکن کو اوسکی طرف منسوب کیا اور ایک قول
یہ ہی کہ یہ آیت مشرکون کی شان مین فرمایا ہی کہ خدا کو جاننے کا جو حق تھا مشرکون نے وہ نہ جانا کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک مانا اور پتھر کا نام خدا رکھ لیا
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ حق تعالی کو پہچاننے کا جو حق ہی مشرکون کو تو وہ نہ حاصل ہوا علماء اولیاء نے بھی اوسکی حقیقت معرفت کی طرف راہ
نہین پائی اسواسطے کہ لَا يُحِيطُونَ یہ علماء کی دوربین نگاہ کبریا کے گرد کسیکو نزدیک نہین دیتی اور اپنی ہویت کے غیب کی طرف کسی سیاح کو
راہ نہین دیتا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ لَا يَعْرِفُ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَّا هُوَ جو اوسکے پہچاننے کا حق ہی اوس طرح اوسے اوسکے سوا اور کوئی
نہین پہچانتا اونمین اور اوسکے ماسوی مین کسی طرح کی نسبت نہین کہ اوسکی معرفت کی راہ چل سکین اور معرفت نے مناسبت قبیل
محالات سے ہی ما للتراب و رب العالمین ۔ مصرع ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ بیشک اللہ قادر ہی
اونھین پیدا کرنے پر غالب ہی سب چیزون پر اللَّهُ يَصْطَفِي اللہ برگزیدہ کرلیتا ہی مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ
فرشتون مین سے رسولون کو کہ اونمین اور اوسکے پیغمبرون مین واسطہ ہوتے ہین وحی پہونچانے کے سبب سے جیسے جبرئیل علیہ السلام اور
آدمیون مین سے بھی رسولون کو برگزیدہ کرلیتا ہی تاکہ خلق کو حق کی طرف بلائین إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ بیشک اللہ تعالی سننے
والا ہی پیغمبرون کی بات جو حکم پہونچاتے اور خدا کی طرف بلانے کے وقت وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی امت کا حال کہ رسول کی بات مانی
یا نہین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ جانتا ہی جو کچھ آدمیون کے آگے ہی یعنی وہ عمل جو اونھون نے کیے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ

اور جو کچھ اونکے پیچھے ہے یعنی وہ کام جو وہ کر چکے وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ○ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہیں کام
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا اے ایمان والو رکوع کرو وَاسْجُدُوا اور سجدے کرو نماز میں جب اسلام کی ابتدا تھی
تو نماز میں فقط کھڑا ہونا اور بیٹھنا تھا اس آیت کے سبب سے رکوع سجود بھی داخل ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ نماز پڑھو اور
نماز کو رکوع سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہے اسواسطے کہ نماز کے یہ دونوں رکن اعظم ہیں اور اسی واسطے حضرت امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالی اس آیت میں سجدہ نہیں کرتے اسواسطے کہ رکوع و سجود کا باہم ذکر یہ اشارہ کرتا ہے کہ اس سے نماز مراد ہے اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما
تعالی سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ظاہر سجدہ ہی کرنے کا حکم ہے اور ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ سورہ حج کی فضیلت دو سجدوں کے سبب سے ہے
جو دو دونوں سجدے نہ کرے وہ دونوں پڑھے بھی نہ اس سجدہ میں اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک قرآنی سجدوں
میں سے ساتواں سجدہ ہے حضرت قدس سرہ نے اس سجدہ کو سجدۃ الفلاح کہا ہے اور نیک کام جو اسکے بعد مذکور ہے اوسے سجدہ کر کے بجا
جاری کرنے پر عمل کرتے ہیں وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ اور عبادت کرو اپنے رب کی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ اور کرو نیک کام یعنی جو کام شرع میں
اچھا ہے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ شاید تم چھٹکارا پاؤ یا مطلوب اور مقصود کو پہنچو وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ
اور جہاد کرو خدا کی راہ میں جو حق ہے جہاد کرنے کا یعنی صاف دل اور خالص نیت سے اور جہاد دو ہیں ایک تو ظاہر دشمن یعنی مشرکوں
اور باغیوں کے ساتھ اور دوسرا باطنی دشمن جیسے نفس اور خواہشوں کے ساتھ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک
سے پھرنے کے بعد فرمایا کہ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ نظم ای شہاں کشتیم ما خصم برون ماند خصمی زو بتر در اندرون کشتن این کار
عقل و ہوش نیست شیر باطن سخرہ خرگوش نیست اور اسی سبب سے امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا حق یہ ہے کہ نفس پر
ہلاک مارنے میں ہوتی ہو اتنی دیر بھی مجاہدہ نفس سے باز رہنا چاہیے اسواسطے کہ اوس سے بے خوف ہو سکنا ممکن ہی نہیں اور اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک اسی طرف اشارہ ہے هُوَ اجْتَبَاكُمْ وہ جو خداوند ہے اوسنے برگزیدہ کیا تمکو اپنے دین کی مدد کرنے کے
واسطے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ اور نہ کی اور نہ ٹھہرائی تم پر دین میں کچھ تنگی یعنی احکام دین میں تمکو
تنگ نہیں کیا اور جس کام کرنے کی تم طاقت نہیں رکھتے اوسکا حکم نہیں فرمایا اور ضرورت کے وقت تمکو رخصتیں دی ہیں جیسے بیماری میں
قصر کرنا اور دو نمازیں اکٹھا پڑھنا اور تیمم کرنا اور روزہ نہ رکھنا بیماری اور سفر میں تو پیروی کرو مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ اپنے
باپ ابراہیم کی ملت کی چونکہ اکثر اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تھے تو حق تعالی نے تمام امت پر اونکی تغلیب کی اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تغلیبا تمام امت کا باپ فرمایا یا یہ سبب ہے کہ حضرت ابراہیم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ
ہیں اور رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم تمام امت کے باپ ہیں اور دادا کا باپ باپ ہی کا حکم رکھتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی
تمام امت کے باپ ہوئے هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ خدا نے نام رکھا تمہارا سب کا مسلمان پہلے سے قرآن
نازل ہونے کے اگلی آسمانی کتابوں میں وَفِي هَٰذَا اور اس قرآن میں بھی یا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تمہارا نام مسلمان رکھا اپنے
زمانہ میں اور اس زمانہ میں بھی تمکو اسلام کے ساتھ یاد فرمایا جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ تو چاہیے کہ تم اوسکے

دین کو لازم پکڑو لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ تاکہ ہو پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن گواہ تم پر کہ تم نے دعوت قبول کر لی اور ملت ابراہیمی کی متابعت کی وَتَكُونُوا اور تاکہ تم ہو شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ گواہ لوگوں پر کہ انبیا علیہم السلام نے لوگوں کو دعوت حق پہونچا دی فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ تو چاہیے کہ قائم رکھو نماز امر الٰہی کی تعظیم کے واسطے وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوٰۃ بندگان خدا پر مہربانی کی راہ سے وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ط اور ہاتھ مارو خدا کے فضل یعنی اپنے سب کاموں میں اوسی پر بھروسا کرو اور اوسی سے مدد چاہو اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑے رہو سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ اعتصام بحبل اللہ یعنی خدا کی رسی کو مضبوط پکڑنا عوام کو حکم ہی اور اعتصام باللہ یعنی خدا کو مضبوط پکڑنا خواص کا کام ہی اعتصام بحبل اللہ تو اوامر اور نواہی پر ٹھہرنا ہی اور اعتصام باللہ غیر خدا سے دل کو خالی رکھنا ہی هُوَ مَوْلَاكُمْ ۚ وہ ہی بندوں کا یار اور سب عاجز اور درماندوں کا مددگار ہی فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ پھر وہ کیا خوب یار ہی وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝ اور وہ کیا اچھا مددگار ہی یاری کرکے عیب چھپاتا ہی اور مددگاری فرما کر گناہوں کی بخشش فرماتا ہی یاری اوسی سے ڈھونڈھو جو یاری کرنے میں نہ جانے اور مددگاری اوسی سے چاہو جو مدد کرنے سے عاجز نہ آئے قطعہ از یاری خلق بگذر ای مرد خدا * یاری ز کسی طلب کہ از روی وفا * کار تو تواند کہ بسازد ہمہ عمر * دست تو تواند کہ بگیرد ہمہ جا *

سورة المؤمنون مكية	بسم الله الرحمن الرحيم ۝	وهي مائة وثماني عشرة آية
سورہ مومنون کہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بیشک چھٹکارا پایا اور اپنے مقصد کو پہونچے ایمان والے الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وہ جو اپنی نماز میں ڈرنے والے ہیں آنکھ تو سجدہ کی جگہ سے لڑائے ہیں اور دل سے درگاہ الٰہی میں حاضر اور دیکھا کرتے ہیں لکھا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پہلے جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے لگے لباب میں لکھا ہی کہ نماز میں جب قیام کرے تو سجدہ کی جگہ کو دیکھتا رہے مگر مکہ معظمہ میں خانۂ خدا کو دیکھنا چاہیے اور کہا ہی کہ خشوع یہ ہی کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اوسکے داہنے بائیں کون ہی واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ خشوع یہ ہی کہ اللہ کی نماز پڑھتا ہی کہ کوئی غرض نہو اور کچھ عوض کی خواہش نہ رکھے اور بحر الحقائق میں ہی کہ ظاہر میں خشوع اسکا نام ہی کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے اور داہنے بائیں نظر نہ کرے اور داہنا ہاتھ بائیں پر رکھکر حضوری کے ساتھ قرأت کرے اور باطن میں خشوع اسکا نام ہی کہ خطرے اور وسوسے روکے اور دل سے مراقب حق رہے اور شہود کے دریا میں مستغرق ہو کر انوار جلال و جمال کے آثار ظہور کی شعاعوں سے گداختہ ہو ایک محقق نے فرمایا ہی کہ نماز میں پہلے تو اپنے سے بیزار ہونا چاہیے پھر قرب یار کو پہونچنے کا خواستگار ہونا چاہیے قطعہ بیزار از تو تا توئی ای * اول از خود خویش را بیزار کن * گر تو یک ذرہ باقی ماندہ است * خرقہ و تسبیح را زنار کن * خوش چو ترک ہر دو عالم گیر رو * ذرہ مندیش چون عطار کن * وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہیں جو عَنِ اللَّغْوِ لغویات سے اور ناشائستہ کام سے مُعْرِضُونَ ۝ انکار کرنے والے ہیں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خدا کے واسطے ہی

خشوع ہوا اور جو کچھ کہ تجکو خدا سے باز رکھے باطل اور بیہودہ اور جس بات میں نہ کچھ غرض ہو کھیل اور لہو ہی اور جو کچھ خدا سے نہو لغو ہی اور حقیقت یہ ہی کہ لغو اوس قول اور فعل کو کہتے ہین جو کچھ کام نہ آئے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ○ زکوٰۃ واجب اپنے مال میں سے ادا کرنے والے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فرض زکوٰۃ یا نفل صدقے ادا کرنے والے ہین وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی فرجون کو حرام سے بچانے والے ہین إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی جورون سے أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ یا اونسے کہ مالک ہوئے ہین جن عورتون کے ہاتھ اون مردون کے یعنی عورتین جو مملوک ہین فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ○ تو بیشک اپنی فرجون کو بچانے والے ملامت کیے گئے نہین ہین اپنی جورون اور لونڈیون سے مجامعت کرنے مین بشرطیکہ وہ حیض و نفاس مین نہون اور فرض روزہ اور احرام اونمین نہو اور دخول بے محل نہو یعنی پیشاب ہی کے مقام مین ہوا اور جورو اور لونڈی کے علاوہ اور عورت کے ساتھ کسی طرح جماع درست نہین فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ پھر جو کوئی ڈھونڈھے مجامعت کے واسطے اپنی جورو اور لونڈی کے سوا اور کسیکو فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ○ تو وہ ڈھونڈھنے والے لوگ وہ تو گذرنے والے ہین حلال سے حرام کی طرف یا ستمگاری مین کامل ہین اور جو لوگ جلق لگاتے ہین وہ بھی انھین لوگون مین سے ہین وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی امانتون کی یعنی اون چیزون کی جنپر اونھین امین کیا ہو وہ چیزین خلق کی امانتین اور ودیعتین ہون یا خدا کی امانتین جیسے نماز روزہ غسل جنابت وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ○ اور اپنے عہدون کی جو عہد خلق کے ساتھ کرتے ہین یا حق تعالی کے ساتھ سب امانتون اور عہدون کی رعایت کرنے والے ہین یعنی اون امانتون اور عہدون کی حفاظت پر قائم رہتے ہین وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی نمازون پر يُحَافِظُونَ ○ محافظت کرتے ہین یعنی نماز پر ثابت قدم رہتے ہین شرائط اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہین ان سب صفتون کے اول اور آخر نماز کا ذکر اسواسطے ہی کہ نماز مین مومنون کی نجات اور فلاح ہی اور یہ بات ظاہر کرنے کے واسطے کہ نماز کی بڑی شان ہی أُولَٰئِكَ وہ مومن لوگ جنہین یہ صفتین جمع ہین هُمُ الْوَارِثُونَ ○ وہ وارث ہین یعنی اس لائق ہین کہ وراثت کا لفظ اونکی نسبت بولا جائے الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ وہ جو استحقاق کی وجہ سے میراث لینگے فردوس کو جو جنت کے سب درجون مین بلند ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بہشت مین جو کافرون کی جگہین ہین اونھین میراث لینگے اسواسطے کہ بہشت اور دوزخ مین ہر ایک مومن اور کافر کی ایک ایک جگہ ہی دوزخ مین مومنون کی جو جگہین ہین وہ کافرون کی جگہون اضافہ کردی جائینگی اور بہشت مین کافرون کے جو مقام ہین وہ مومنون کے مقامات پر زیادہ کردیے جائینگے اور زاہد میں لکھا ہی کہ کافرون کو بہشت دکھائینگے اور اگر وہ ایمان لاتے تو جن مقامون مین داخل ہوتے وہ مقام اونھین بتائینگے تاکہ اونکی حسرت بڑھے اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو بیت نظر از دور در جانان بدان ماندکہ کافر را ۞ بہشت از دور بنمایند کان سوزد گر باشد ۞ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ وہ لوگ جو فردوس کے وارث ہین بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو مِنْ سُلَالَةٍ چنی اور چھٹی ہوئی سے جو نکالی ہی مِنْ طِينٍ ○ مٹی سے یا پیدا کیا ہمنے آدمیون کو منی سے جو نکلی مٹی سے کہ وہ مٹی آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً

قف لازم

پھر کی ہمنے اوسکی نسل اپنی پیدا کیا ہمنے نطفہ سے اور دوسری تفسیر کے موافق یہ معنی ہین کہ کیا ہمنے اوسمین باہر نکلے ہوے جوہر کو جگہہ پکڑنے والا
فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ○ قرارگاہ مضبوط مین یعنی رحم مین اور چالیس دن ہمنے اوسے سفید رکھا ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً پھر کردیا ہمنے سفید نطفہ کو لال خون کا ٹکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پھر کردیا ہمنے اوس
خون کو گوشت کا ٹکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا پھر بنادیا ہمنے اوس گوشت کو ہڈی یا یہ کہ محکم کردیا ہمنے
اوسے تین چلّون کے بعد فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا پھر پہنایا ہمنے ہڈی کو گوشت یعنی ہڈی پر بہت مدت تک گوشت چڑھایا ہے کہ رگ پٹھا وغیرہ
اوسپر پیدا ہو چکا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ پھر پیدا کیا ہمنے اوسے خَلْقًا آخَرَ پیدا کرنا دوسرا ماں کے پیٹ مین یعنی اوسکو لگا دیا ہمنے
روح پھونک دی تو زندہ ہوگیا بعد اسکے کہ مردہ تھا یا پیٹ سے نکلنے کے بعد ہمنے اوسکو منہہ اور دانت دیے اور چھاتی کی راہ اوسپر کھولدی اور
دودھ پینے کے حال سے کہانے پینے کی حالت پر پہونچایا اور انواع انواع غذاؤن سے پرورش کیا اور جب حد بلوغ کو پہونچا تو ہمنے اوسپر
احکام جاری کیے اور جوانی اور ادہیڑپن سے بوڑھاپے کے مرتبون پر پہنچا پہونچایا فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ○
تو بزرگ ہے خدا بہت خوب پیدا کرنے والا پیدا کرنے والون کا یعنی حق تعالی نے عرش کرسی لوح قلم فرشتے تارے آسمان زمین
پیدا کیے اور اپنی ذات مقدس کی ایسی تعریف نہین کی جیسی انسان کو پیدا کرنے کے بعد کی اور یہ بات انسان کی تعظیم
وتکریم پر دلیل ہے [illegible] آیت احسن ہست کہ تحریر کردہ مثنوی معنوی است چون [illegible]
احسن التقویم [illegible] طوق [illegible]
آسمان [illegible] آدمی [illegible] احسن التقویم [illegible] گوہر [illegible]
[illegible] بعضے اہل وجدان کہتے ہین کہ حق تعالی نے اس آیت مین چونکہ بنی آدم کا حال اور
ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوسکی ترقی بیان فرمائی تو چاہا کہ اوسکو وہ گویائی ہوگی جس سے ایسی حمد وثنا کرے جو بارگاہ قدیم
لائق ہو تو اپنی ذات مقدس کی تعریف کرتے ہین اوسکی طرف سے نیابت کرکے فرمایا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ثُمَّ إِنَّكُم
بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ○ پھر تم بعد اسکے کہ جو تمھاری پیدائش کا حال ہمنے بیان کیا البتہ تم مرنے ہو یعنی تمہارا انجام کار
موت ہی ہے ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ پھر بیشک تم قیامت کے دن تُبْعَثُونَ ○ اوٹھائے جاؤگے حساب دینے اور جزا
پانے کو وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ اور بیشک پیدا کیے ہمنے تمہارے اوپر سَبْعَ طَرَائِقَ سات آسمان ایک طبقہ
دوسرے طبقہ اور اوسمین سے ہر طبقہ تک فرشتون کی راہون مین سے ایک راہ ہے وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ○ اور نہین
ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہے بیخبر کہ ہم اوسے مہمل چھوڑدین بلکہ وقت معلوم تک اوسے خلل سے ہم بچاتے ہین یا سب مخلوقات سے ہم غافل
نہین ہین اور انکی بھلائی برائی فائدے نقصان کفر وایمان پر ہم مطلع ہین وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ اور اوتارا
ہمنے آسمان سے پانی مقدار اور اندازے پر جتنے مین بندون کی مصلحت ہمنے جانی فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ پھر ٹھہرادیا ہمنے
اوس پانی کو زمین مین اور تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے بہشت کے چشمون مین سے پانی کی

پانچ نہرین جبریل علیہ السلام کے بازو پر رکھکر آسمان سے اوتارین ایک سیحون کہ ہند کی نہر ہی دوسری جیحون کہ بلخ کی نہر ہی تیسری فرات
چوتھی دجلہ کہ عراق کی دو نہرین ہین پانچوین نیل کہ مصر کی نہر ہی اور نہرین جو پہاڑون مین امانت رکھین اور مصلحت کی قدر خلق کی منفعت کے
واسطے جاری کرتا ہی اور یہی ہی جو فرماتا ہی کہ پانی کو زمین مین ہمنے ثابت اور ساکن کیا وانا علی ذهاب به لقادرون
اور بیشک ہم وہ پانی لیجانے اور زائل کر دینے پر قادر ہین جس طرح اوسکے نازل کرنے پر قادر تھے اور لکھا ہی کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد
جبریل علیہ السلام اوترینگے اور قرآن شریف اور رکن حجر اسود و مقام ابراہیم و تابوت سکینہ اور پانچون نہرین آسمان پر لیجائینگے اوسکے بعد روے زمین
پر کچھ [illegible] بہتری فانشانا لکم به جنت پھر پیدا کیے ہمنے تمہارے واسطے اوس پانی کے سبب باغ من
نخیل واعناب کھجور اور انگور کے اور ان دونون درختون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ خرما مدینہ منورہ کے لوگون کے لیے خاص ہی
اور انگور اہل طائف کے واسطے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین عرب کے سب شہرون سے زیادہ ہوتے ہین لکم فیها فواکه کثیرة
تمہارے واسطے اون باغون مین بہت میوے ہین کھجور اور انگور کے علاوہ ومنها تاکلون ۝ اور اون باغون مین سے یعنی اونکے
پھل کھاتے ہو اور ضروری معاش اونسے حاصل کرتے ہو وشجرة تخرج من طور سیناء اور پیدا کیا تمہارے لیے
وہ درخت زیتون جو نکلتا ہی کوہ سینا سے کہ موسی علیہ السلام کا پہاڑ ہی مصر اور ایلہ کے درمیان اور کہتے ہین کہ طوفان کے بعد پہلا
درخت جو اوگا وہ یہی درخت تھا یعنی زیتون کا درخت تنبت بالدهن اوگتا ہی روغن کے ساتھ وصبغ للاکلین
اور روٹی کے ہمراہ کھانے والی چیز کے ساتھ کھانے والون کے واسطے یعنی درخت زیتون ایسی چیز کے ساتھ اوگتا ہی جسمین چکنائی ہی
اور روٹی سے کھانے والی چیز بھی اوسی تیل سے چراغ جلا سکتے ہین اور اوسی سے روٹی بھی کھا سکتے ہین وان لکم فی الانعام
لعبرة اور بیشک تمہارے واسطے ہی چارپایون یعنی اونٹ گاے بکری مین ایسی چیز جسکے سبب سے تم عبرت کرو اور خدا کی قدرت
و دلیل پکڑو نسقیکم پلاتے ہین ہم تمھین مما فی بطونها اوسمین سے جو اونکے پیٹون مین ہی یعنی خالص دودھ ولکم
فیها منافع کثیرة اور تمہارے واسطے ہین اونمین فائدے بہت کہ بعضے چارپایون پر سوار ہوتے ہو اور بعضے پر بوجھ
لادتے ہو اور بعض سے کھینچتے لیتے ہو اور اونکے روئون اور بالون سے فائدہ حاصل کرتے ہو ومنها تاکلون ۝ اور اونمین سے
کھاتے ہو یعنی اونکا گوشت چکھتے ہو یا اونکے سبب سے روزی کھاتے ہو وعلیها وعلی الفلک تحملون ۝ اور
یعنی اونمین سے اونٹون پر خشکی مین اور کشتیون پر تری مین اوٹھالے جاتے ہو یعنی اونٹ اور کشتی تمھین اوٹھاتی ہی اور ایک جگہ سے
دوسری جگہ پہونچاتی ہی ولقد ارسلنا نوحا الی قومه اور بیشک بھیجا ہمنے تم سے پہلے نوح کو اوسکے گروہ کی طرف
فقال تو کہا نوح نے دعوت کی راہ سے کہ یقوم اعبدوا الله اے میری قوم عبادت کرو خدا کی ما لکم من اله
غیره نہین ہی تمہارے واسطے کوئی معبود اوسکے سوا جو لائق عبادت کا مستحق ہو افلا تتقون ۝ کیا نہین ڈرتے ہو اوسکے
عذاب سے یعنی ڈرو اور اوسکے سوا اور کسی کی عبادت کی طرف میل نہ کرو فقال الملؤا الذین کفروا پھر کہا اون بڑے آدمیون نے
جو نہ ایمان لاے من قومه اوسکی قوم مین سے فقیرون اور عوام لوگون سے یعنی جب قوم کے بڑے آدمیون نے

ع ۲۲

نوح علیہ السلام کی دعوت اور دین کی طرف مائل دیکھا تو اونھین نفرت دلانے کے واسطے کہا کہ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہین ہی
یہ شخص جو توحید کی طرف بلاتا ہی مگر آدمی مثل تمہارے کھانے پینے وغیرہ مین يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ چاہتا ہی کہ زیادتی
اور بڑائی ڈھونڈھے اور سردار بنکے تمکو اپنا تابع اور محکوم بنالے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً اور اگر چاہتا
اللہ تعالی کہ آدمیون پر رسول بھیجے تو ضرور بھیجتا فرشتے تاکہ بھیجا ہوا ویسے ممتاز ہوتا جنکی طرف بھیجا ہی مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا
سنی یہ نہین سنا کہ آدمی خدا کا رسول ہوسکتا ہی مخلوق کی طرف فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ اپنے باپ دادا کے درمیان جو
تھے یہ بات شدت عداوت کی وجہ سے کہتے تھے اسواسطے کہ حضرت ادریس علیہ السلام سے اون لوگون تک بہت مدت نہین گذری
تھی اور اونھون نے سُنا تھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد مین ایک پیغمبر ہوا تھا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ نہین ہو وہ مگر ایک مرد
کہ اوسے جنون ہی اسواسطے کہ اگر جنون نہوتا تو جانتا کہ آدمی رسول ہونے کے لائق نہین فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝
تو انتظار کرو اور دیکھتے رہو ایک وقت تک یعنی صبر کرو یہ شخص تھوڑی ہی مدت مین مرجائیگا اور یا اوس سے چھٹکارا پاجائینگے یا جنون
ہوش مین آجائیگا اور ایسی باتین کہنا چھوڑکر اپنے کام مین لگیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا نوح علیہ السلام
اونکے ایمان سے نا امید ہوکر مناجات کے طور پر کہ ای ہمارے رب مدد دے مجھے اور ایسے مین انتقام لے اس سبب کہ اونھون نے میری
تکذیب کی فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ پھر ہمنے وحی کی نوح علیہ السلام کو کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا کہ بنا کشتی ہماری
نگاہداشت کے ساتھ کہ ہم تیری محافظت کرین کہ تو خطا نہ کرے وَوَحْيِنَا اور ہمارے حکم اور تعلیم سے یعنی ہم بتاوینگے کہ
اسطرح کشتی بنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جب آئے ہمارا حکم کشتی پر سوار ہونے کے واسطے یا ہمارا عذاب نازل ہو وَفَارَ التَّنُّوْرُ
اور جوش مارے تنور یعنی ای نوح جب تمہاری عورت روٹی پکاتی ہو اور آگ مین سے پانی نکلے فَاسْلُكْ فِيْهَا تو بٹھا لینا
توکشتی مین مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ دونون قسم کے حیوانات کہ ایک دوسرے کا جوڑا ہین اثْنَيْنِ دو یعنی نر اور مادہ تفسیر مین
لکھا ہی کہ نوح علیہ السلام نے اونھین جانورون کے جوڑے کشتی مین داخل کیے جو انڈا یا بچہ دیتے ہین وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ
سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اور سوار کر کشتی مین اپنے لوگون کو یعنی گھر والون ایماندارون کو مگر اوسے جسپر گذر چکی ہی بات ازل مین
یعنی لوح محفوظ مین جسکی ہلاکت لکھ گئی ہی مِنْهُمْ اونمین سے جو تیری قوم کے لوگ ہین یعنی ایک تو تیرا بیٹا کنعان اور دوسری تیری
جورو وابلہ نام کہ یہ دونون کافر تھے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور خطاب کر میرے ساتھ یعنی دعا نہ کرنا فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون
لوگون کے حق مین جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر اور ایمان قبول نہ کیا اور تجھے ایذا دی اور تمہارے ساتھ مسخرا پن کیا تو عذاب سے
اونکی نجات کے واسطے دعا نہ کرنا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ سب ڈوب جائینگے فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَ
مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ پھر جب عذاب ظاہر ہونے کے وقت تم نکلو اور تمہارے ساتھ جو ایمان والے ہین اونکا
سوار ہو بیٹھو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو کہہ سب تعریف خدا کے
ہین نجات دی ظالمون کی قوم سے یعنی مشرکون سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ اور کہہ کشتی پر بیٹھتے وقت کا

اوتار مجھے مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا اوتارنا برکت کا اور بعضے منزلاً پڑھا ہے یعنی اوتار ایسی اوترنے کی جگہ جو برکت والی ہو اور جہان مسلمانون کی
نجات ہو اور سلامتی ہو وَاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے برکت والی جگہون مین اور بعضون کا قول ہے
کہ یہ دعا کرنے کا حکم کشتی سے اوترتے وقت ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کشتی پر چڑھتے وقت بھی اور اوترتے وقت بھی حضرت
نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی سلمی ابن عطا قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ برکت والی وہ جگہین ہین جنمین نفسانی خطرون اور شیطانی
وسوسون سے آدمی بچا ہوا ہو اور مقامات قدس سے قریب ہونے کے آثار وہان ظاہر ہوتے ہون اور جہان پہونچ کے سالک اکثر ہو
اوس جگہ کی بچے ہوئے کنکرون سے زیادہ شہرت در شہر کہ جانان وزی رسیدہ باشد باد خاکش وارم جانسپاز اِنَّ فِیْ
ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ بیشک نوح علیہ السلام کے قصے مین اور اوس فعل مین جو اونکی قوم کے ساتھ کیا گیا البتہ نشانیان ہین عبرت
والون کو وَاِنْ کُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ○ اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اوس قوم کو اور مبتلا کرنے والے بڑی بلاؤن مین یا ان
نشانیون سے ہم سب بندون کا امتحان کرنے والے ہین تاکہ تصدیق کرنے والے اور تکذیب کرنے والے کھل جائین ثُمَّ اَنْشَاْنَا
مِنْۢ بَعْدِھِمْ پھر پیدا کیا ہمنے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ○ گروہ دوسرا یعنی قوم عاد کو اور بعضے کہتے ہین کہ قوم
ثمود کو فَاَرْسَلْنَا فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ پھر بھیجا ہمنے اونمین رسول ونہین سے کہ وہ ہود علیہ السلام تھے یا صالح
علیہ السلام اور کہا ہمنے اوس قوم سے اوسکے رسول کی زبانی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ کہ عبادت کرو اسکی مَا لَکُمْ مِّنْ
اِلٰہٍ غَیْرُہٗ نہین ہے تمھارے واسطے کوئی معبود جو عبادت کا مستحق ہو سوا وہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین بچتے ہو اوسکے
عذاب سے یعنی اوسکے عذاب سے بچو اور اوسکے سوا کسی اور کی عبادت مین مشغول نہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اور کہا سردارون نے ایک گروہ نے اوس رسول کی قوم مین سے جو نہ ایمان لائے وَکَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ اور جھوٹ سمجھے ہوئے
قیامت کا دیکھنا یعنی بعث و حشر کا ایمان نلائے وَاَتْرَفْنٰھُمْ اور نعمت دی ہمنے اونھین فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین
مال و اولاد کی کثرت کے سبب سے یعنی جو کافر ناز و نعمت مین پرورش ہوئے اور خوب عیش اور ناز و نعمت مین جن کافرون نے بسر کی تھی
اونمین سے بعضے بعضون سے بولے کہ مَا ھٰذَآ نہین ہے یہ رسول جو حق کی طرف بلاتا ہے اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ مگر ایک آدمی
مثل تمھارے بشریت کی صفتون اور حالون مین یَاْکُلُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ مِنْہُ کھاتا ہے اوس مین سے جسمین سے تم کھاتے ہو وَ
یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ اور پیتا ہے اوس مین سے جسمین سے تم پیتے ہو یعنی تمھاری ہی طرح وہ بھی غذا کا محتاج ہے اگر نبی ہوتا تو
چاہیے تھا کہ اوس مین فرشتون کی صفتین پائی جاتین نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَکُمْ اور اگر فرمانبرداری کرو
تم اوامر اور نواہی مین آدمی کی جو تمھارے مانند ہے اِنَّکُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ بیشک تم اوسی وقت ضرور نقصان اوٹھانے
والے ہو اپنے کو اپنے مثل کا فرمانبردار اور تابع کرکے اَیَعِدُکُمْ اَنَّکُمْ اِذَا مِتُّمْ وَکُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا کیا وعدہ دیتا ہے
تمھین یہ پیغمبر کہ یقیناً تم جب مروگے اور ہوجاؤگے خاک اور ہڈیان بوسیدہ تو اَنَّکُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ بیشک تم باہر لائے جاؤگے
قبرون سے زندہ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ بعید ہی بعید جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو بعث اور جزا کا

ع ۱۰

یعنی ہرگز ایسا نہوگا کافر اونکے منھ مین اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہین ہی یہ زندگی ہماری مگر زندگی دنیا مین نَمُوْتُ
وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنی ہم مین سے اگر ایک مرتا ہی تو ایک پیدا ہوتا ہی وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ اور نہین ہم
اوٹھائے گئے اور زندہ ہونے والے موت کے بعد اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا نہین ہی ہود یا صالح
علیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھتا ہی خدا پر جھوٹ اور کہتا ہی کہ مجھے خدا نے تمھاری طرف رسول کیا ہی اور تمکو بعد مرگ خدا زندہ کریگا
وَمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ اور ہم تو نہین ہین اوسکا ایمان لانے والے اوس بات پر جو وہ خبر دیتا ہی قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ کہا پیغمبر نے یہ بات سنکر اور اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہوکر اے میرے رب میری مدد کر مجھے غالب کرکے
اور اونھین مغلوب کرکے عذاب کرکے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ کہا خدا نے کر ذرا سی یعنی تھوڑی
دیر کو لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ○ ہو جاینگے کافر اور تکذیب کرنے والے پشیمان اپنی تکذیب پر فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
پھر لے لیا اونھین صیحہ نے یعنی جبریل علیہ السلام نے اتنی بڑی آواز کی کہ اونکے دل پھٹ گئے اور وہ مر گئے اور مفسرون کی ایک جماعت کا
یہ قول ہی کہ اس قوم کو ثمود کہتے ہین اونکی دلیل یہ ہی کہ عذاب صیحہ ثمود پر ہوا تھا اور جو مفسر کہتے ہین کہ یہ قوم عاد تھی وہ دلیل یہ کہتے ہین کہ
سورہ اعراف سورہ ہود سورہ شعرا مین نوح علیہ السلام کے قصے کے بعد قوم عاد کا قصہ ہی تو اوسی ترتیب سے یہان بھی عاد ہی مراد ہی اور اس
قول کے موافق یہ بات ہی کہ جس عذاب سے ہلاکت ہوا اوسے صیحہ کہ سکتے ہین اور ہر تقدیر پر لے لیا اونھین صیحہ نے بِالْحَقِّ حکم قضا کے
سبب یا سچے وعدے کے باعث یا اس وجہ سے کہ وہ عذاب کے مستحق تھے فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَاۗءً پھر کر دیا اونھین جیسے تنکے پانی
بہائے ہوے یعنی ہمنے اونھین اسطرح ہلاک اور نیست و نابود کر دیا جیسے تنکون کو بہا کنارے پھینک دیتی ہی اور وہ سیاہ پھوس سا ہو جاتے ہین
فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے ظالمون کے گروہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ
پھر پیدا کیے ہمنے اونکے بعد قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ○ قرن اور یعنی ہمنے پیدا کیا اور قرنون والے جیسے شعیب اور لوط علیہما السلام
مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا نہین آگے نکل سکتا کوئی گروہ اوس وقت سے جو ہمنے اونکے عذاب کے واسطے مقرر کیا تھا وَ
مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○ اور نہ پیچھے رہینگے کسی گروہ کے لوگ اوس وقت ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا پھر بھیجا ہمنے اپنے
رسولون کو تَتْرَا پے در پے یعنی ایک پیچھے ایک كُلَّمَا جَاۗءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آیا کسی گروہ کی طرف
پیغمبر اوس گروہ کا تو تکذیب کی اوس گروہ نے اوس پیغمبر کی اور اوسنے جو کچھ توحید نبوت بعث حشر کا حال کہا اوسے اونھون نے
جھوٹ جانا اور اپنے باپ دادا کی پیروی اور اونکی بری عادتین اختیار کرنے کے سبب سے تصدیق کی دولت سے محروم رہے فَاَتْبَعْنَا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا پھر پیچھے لائے ہم اونکے بعض سے بعض کو ہلاک کرنے مین یعنی کسی کو ہمنے مہلت دی اور کچھ دنون کو [illegible]
طرح ہمنے عذاب مین ڈالا وَجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہمنے اونھین اَحَادِيْثَ باتین یعنی اونھین خلائق کے واسطے [illegible]
کہ ہمیشہ اونکا عذاب یاد کرین اور اوسکی مثال دین خلاصہ یہ ہی کہ اونکی فقط حکایت ہی باقی رہ گئی کہ لوگ اوسے کہانی
اور اگر اونکا ذکر خیر اور اچھی باتین رہتین تو خوب تھا شعر پس تو این بکین چون فسانہ خواہد ماند دران بکوش کہ نیکو

شعر سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز ۔ مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند ۔ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے
اوس گروہ کو جو انبیا کا ایمان نہین لاتے اور اونکی تصدیق نہین کرتے ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ پھر بھیجا ہمنے موسی کو وَأَخَاهُ
هَارُونَ بِآيَاتِنَا اور اوسکے بھائی ہارون کو اپنے معجزے اور پیغامون کے ساتھ وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ اور کھلی
ہوئی دلیل یعنی عصے کے ساتھ عصے کی تخصیص اسواسطے فرمائی کہ حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کو سب معجزون سے پہلے معجزہ
عصا عطا ہوا تھا اور چند معجزے جیسے جادوون کو نگل جانا دریا کا پھٹنا پتھر سے پانی جاری ہوجانا اوسی سے تعلق رکھتا تھا
موسی اور اوسکے بھائی کو اپنے معجزون کے ساتھ بھیجا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فرعون اور اوسکی قوم کی طرف اور اونکو
ہمارا پیغام پہونچا دیا فَاسْتَكْبَرُوا تو تکبر کیا قبطیون نے پیغمبرون کے ایمان اور متابعت سے وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۝
اور تھے گروہ سرکش اور قہر و غلبہ کے سبب لوگون پر زبردست فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا پھر کہا اونھون نے
کہ کیا ایمان لاوین ہم یعنی ایمان نہ لاوینگے اور تصدیق نہ کرینگے دو آدمیون کی جو ہمارے مانند ہین بشریت کی صفتون مین وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عَابِدُونَ ۝ اور حال یہ ہے کہ اونکے گروہ یعنی بنی اسرائیل ہماری پوجا کرنے والے ہین یعنی اسطرح ہمارے حکم مین ہین جیسے غلام
مالکون کے حکم مین اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کی پرستش کرتے تھے اور فرعون بت پوجتا تھا یا بچھڑا
فَكَذَّبُوهُمَا پھر تکذیب کی فرعون اور اوسکی قوم نے موسی اور ہارون علیہما السلام کی فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۝ تو ہوئے
اوس تکذیب کے سبب ہلاک کیے گیون مین سے یعنی بحر قلزم مین غرق ہوگئے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوسَى الْكِتَابَ
موسی کو توریت جب فرعون اور اوسکی قوم ہلاک ہو چکی لَعَلَّهُمْ شاید بنی اسرائیل اوسکی سبب يَهْتَدُونَ ۝ راہ پاوین
احکام شریعت کی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً اور کردیا ہمنے ابن مریم یعنی عیسی علیہ السلام اور اونکی ماں کے
قصہ کو ایک دلیل اپنی قدرت پر ہر ایک کو دلیل پکڑنے پر ہمنے نشانی بنایا بیٹے کو تو اسطرح کہ اوسنے اپنی ماں کی گود مین اوسی دن بات کی
جسدن پیدا ہوا اور ماں کو اسطرح کہ بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے وہ ایسا بیٹا جنی وَآوَيْنَاهُمَا اور جگہہ دی ہمنے ماں بیٹے کو جب وہ
یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم إِلَىٰ رَبْوَةٍ ربوہ کی طرف یعنی بیت المقدس کے ٹیلے کی جانب یا دمشق یا رملہ یا فلسطین یا مصر کی
طرف اور ربوہ ایک موضع تھا ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝ قرار والا یعنی ٹھہرنے کی جگہہ کہ وہان آرام لین اور پانی والا کہ وہ پانی
کھلا ہوا پاک جاری تھا کشاف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس بلد فلسطین کو لازم پکڑو کہ یہ وہ ربوہ ہے جسکا ذکر خدا نے قرآن مین
کیا ہے لکھا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنے بیٹے اور چچیرے بھائی یوسف بن ماثان کے ساتھ بارہ برس اوس موضع مین رہین اور روئی بیچکر
بیچتین اور اوسکی قیمت سے تناول کرتی اور حضرت عیسی کو کھانا کھلاتین يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ اے رسولو یہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہے
تعظیم کی راہ سے جمع کے صیغہ کے ساتھ حق تعالی فرماتا ہے کہ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ کھاؤ پاک اور حلال کھانون مین سے
وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور کرو کام اچھے قوت القلوب مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے حلال پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا اسواسطے کہ نیک کام
اس کھانے کا نتیجہ ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ لقمہ عمل کا بیج ہے اور عمل اوسکا پھل ہے جسقدر بیج پاکیزہ ہوگا

ع ۱۸

اوسی قدر پھل بہتر ہوگا اسنا بیچ مین لکہا ہی کہ جس غذا کو شرع نے حلال رکھا ہی اوسمین شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم سرایت کیے ہی
اور وہ میزان وحدت ہی جو شخص وہ غذا کہاتا ہی تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اوس غذا کے ساتھ ہی کہانے والے کے نفس اور سب اعضا مین
ظاہر ہو جاتی ہی اور اوسوقت نفس اور اعضا ادائے عبادت مین نرم اور مطیع ہو جاتے ہین ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
اسی طرف اشارہ ہی اور جس چیز کو شرع نے حرام کیا یا اوسکے حلال ہونے کی وجہ مشتبہ اور پوشیدہ ہی اوس غذا کے ساتھ انحراف اور
مخالفت شرع کا حکم لگا ہوتا ہی اگرچہ وہ غذا ایک ہی لقمہ ہو اور اوسی وقت اوس غذا کے انحراف کا حکم نفس اور اعضا مین سرایت کر جاتا ہی
اور حد سے گذرنے گناہ کرنے بری باتون کا مرتکب ہونے بُرے اخلاق پیدا ہونیکے آثار ظاہر ہوتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ اللہ پاک ہی
اور نہین قبول فرماتا مگر پاک کو صاحب نزہۃ الانوار نے فرمایا ہی نظم سینۂ دل از زمزم کوثر بشو ؎ واب سرچشمۂ تقوی بجو ؎
لقمہ کہ در حل نباشد حلال ؎ زو نہ شود قند مرو در ضلال ؎ قطرۂ باران تو چون صاف نیست ؎ گوہر دریاے تو شفاف نیست ؎ اور
بعضون نے کہا ہی کہ یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ سب انبیا کی طرف خطاب ایک ہی دفعہ نہین ہوا اسواسطے کہ وہ مختلف زمانون مین تھے بلکہ یہ معنی ہین کہ
اپنے اپنے زمانہ مین ہر ایک کی طرف یہ خطاب ہوا ہی تو سب اس خطاب کے تحت مین داخل ہین اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ہمارے سردار سید الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب ہی حق تعالی نے آپکو سب پیغمبر کہکے پکارا اسواسطے کہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین اور
آپکی ذات مین وہ سب کمالات جمع ہین جو اور تمام انبیا علیہم السلام مین تھے مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؎ ایک موضع مین لکہا ہی
کہ حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہی کہ اپنی امت عالی ہمت سے حکم کرو کہ حلال کہاؤ اور نیک کام کرو اِنِّيْ بیشک مین کہ خدا
ہون بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہون وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ بیشک یہ ملت تمہاری اے رسولو
اُمَّةً وَّاحِدَةً ملت ایک عقائد اور اصول احکام مین یا اے امت محمد تمہاری جماعت ایک جماعت ہی ایمان اور توحید مین متحد
اور متفق وَّاَنَا رَبُّكُمْ اور مین رب تمہارا ہون فَاتَّقُوْنِ ۝ تو ڈرو مجھسے کلمہ توحید مین مخالفت کرنے سے فَتَقَطَّعُوْٓا
اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ پھر کاٹ ڈالا اور کر دیا اہل کتاب نے اپنے دین کے کام کو آپس مین ٹکڑے یعنی گروہ گروہ ہو گئے اور باہم
اختلاف کیا كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اونمین سے ہر ایک گروہ اوس چیز کے سبب جو اونکے پاس ہی دین کی
بات خوش ہین اور ناز کرتے ہین اور اعتقاد جمائے ہوے ہین کہ یہی حق ہی فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ تو چھوڑ دو تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مکے کے کافرون کو اونکی غفلت اور گمراہی مین حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوسوقت تک کہ وہ مار ڈالے جائین یا مر جائین
اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ کیا گمان کرتے ہین مشرک کہ جو کچھ عطا کرتے ہین ہم اونہین اور مدد کرتے ہین ہم جس چیز کے سبب
مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ کہ وہ مال اور زینت دنیا اور اولاد کثیر ہی نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ جلدی کرتے ہین ہم اونکے واسطے
سبب بھلائیون مین یعنی وہ گمان کرتے ہین کہ مال عیال اولاد دیکر ہم نے اونہین دی تو یہ ہماری طرف سے اونکے واسطے
جلدی ہی اور اونکے اعمال اس لائق ہین کہ ہم اون اعمال کے عوض اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرین بَلْ ایسا نہین
کرتے ہین بلکہ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وہ نہین جانتے کہ یہ مدد دینا آہستہ آہستہ اونکو عذاب کی طرف کہینچنا ہی بھلائیون

إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ○ بیشک جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہین عذاب کو خشیۃ
یعنی ڈر کہا اسواسطے کہ عذاب ڈر کا سبب ہی وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتون کا کہ وہ قرآن
یا قدرت کی دلیلین ہین يُؤْمِنُونَ ○ ایمان لاتے ہین وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ○ اور وہ لوگ جو اپنے
رب کے ساتھ شرک نہین کرتے نہ شرک جلی نہ شرک خفی وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا اور وہ لوگ جو دیتے ہین کچھ دیتے ہین صدقے اور زکوۃ اور
انواع و اقسام کی خیرات مبرات کے سبب سے درگاہ الٰہی مین وسیلہ پکڑتے ہین وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ اور اونکے دل ڈرتے ہین کہ کہین اونکی
خیرات مردود ہو جائے اور جانتے ہین أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ○ یہ کہ بیشک وہ اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہین
أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین جلدی کرتے ہین فِي الْخَيْرَاتِ طاعتون مین یا دنیوی
بھلائیان حاصل کرنے مین کہ نیک کامون کی شاخین ہین جیسا حق تعالی نے فرمایا ہی کہ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَهُمْ لَهَا اور وہ لوگ
بھلائیون کی طرف سَابِقُونَ ○ پیشی کرنے والے ہین یا سب مومنون پر پیشی کرنے والے ہین کثرت عبادات کے سبب سے یا ثواب
حاصل ہونے کے باعث یا جنت مین داخل ہونے کی وجہ سے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اور تکلیف نہین دیتے ہین ہم کسی کو إِلَّا وُسْعَهَا
مگر اوسکی گنجایش کے موافق یعنی اوسی کام کا ہم حکم کرتے ہین جسکی وہ قدرت اور طاقت رکھتا ہی وَلَدَيْنَا كِتَابٌ اور ہمارے
پاس ایک کتاب ہی یعنی لوح محفوظ کہ يَنطِقُ بِالْحَقِّ بات کرتی ہی سچائی کے ساتھ یعنی خلاف واقع اوسمین کچھ نہین لکھا ہی یا ہمارے
پاس ہر شخص کا نامہ اعمال ہی کہ اوسکے کردار کی گواہی دیتا ہی وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ اور وہ لوگ جو عمل کرنے والے ہین
ظلم نہ کیے جاینگے عذاب بڑھنے اور ثواب گھٹنے کے سبب سے بَلْ قُلُوبُهُمْ بلکہ دل کافرون کے فِي غَمْرَةٍ غفلت اور حیرت مین ہین
مِّنْ هَٰذَا اس بات سے جو کہی گئی یا فرشتون کے لکھے ہوے اعمالنامہ سے یا قرآن سے وَلَهُمْ أَعْمَالٌ اور اونکے واسطے ہین
عمل ناپاک اور خطائین بیباک مِّن دُونِ ذَٰلِكَ سوا اس بڑی خطا کے جسپر وہ اڑے ہوے ہین یعنی شرک اور پیغمبرون سے اونکے
وغیرہ کا انکار مراد یہ ہی کہ شرک کے سوا اور بھی گناہ ہین کہ هُمْ لَهَا وہ ان گناہون کو عَامِلُونَ ○ کرنے والے ہین حکم قضا کے
موافق اور قضائے الٰہی کا کوئی رد کرنے والا نہین اور وہ اسی غفلت و معصیت مین رہینگے حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا یہانتک کہ
لے لینگے ہم مُتْرَفِيهِم اونکے مالدارون کو بِالْعَذَابِ عذاب مین فاقہ یا قتل کے إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ○ اوسوقت وہ شور اور
فریاد کرینگے اور چاہینگے کہ کوئی فریاد کو پہونچے اور ہم کہینگے کہ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ تم نہ فریاد کرو آج اور یہ آرزو نہ رکھو کہ کوئی فریاد کو پہونچیگا
إِنَّكُم مِّنَّا اسمین کچھ شک نہین کہ تم میری طرف سے لَا تُنصَرُونَ ○ نہ مدد دیے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ بچوگے قَدْ كَانَتْ
آيَاتِي بیشک ہین میری آیتین یعنی قرآن کہ ہر وقت تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ پڑھا جاتا ہی تم پر فَكُنتُمْ پھر ہوتے تم اوسکے سننے سے عَلَىٰ
أَعْقَابِكُمْ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پاؤن تَنكِصُونَ ○ پھرتے ہو اور میرا کلام سنتے ہی نہین مُسْتَكْبِرِينَ
اس حالت مین کہ سربلندی رکھتے ہو لوگون پر اور بڑائی دکھاتے ہو یا حرم مکہ کے سبب سے اور کہتے ہو کہ ہم اہل حرم ہین یا تکبر کرنے والے
قرآن کی تکذیب کے سبب سے بِهِ سَامِرًا بات کرنے والے ہو رات کو تَهْجُرُونَ ○ بیہودہ بکتے ہو یا قرآن کو چھوڑتے ہو یا پیغمبر کو

پھر دیا اونکو اللہ نے ثواب دنیا کا

یا خانۂ خدا کو کہ اوسکے گرد کہانی کہتے ہو اور نماز کرتے ہو اور طواف نہین کرتے أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ کیا غور نہین کرتے قرآن مین
تاکہ لفظ کے اعجاز اور معنی کے واضح ہونے سے جان لو کہ کلام حق ہی أَمْ جَاءَهُم کیا آیا اونکے پاس کتاب اور رسول مین سے
مَا لَمْ يَأْتِ جو کچھ نہ آیا تھا آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ○ اونکے اگلے باپون پر تاکہ عذر کرین کہ ہمین کتاب اور پیغمبر کی کچھ خبر ہی نہین
یعنی جسطرح نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اونکے باپ دادا کی طرف ہمنے بھیجا تھا اوسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انکے
واسطے پیدا کیا تاکہ عذر نہ کرین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا کیا نہین پہچانا اونھون نے
رَسُولَهُمْ اپنے رسول کو امانت سچائی تحمل وفا کرم مروت خوش خلقی اور کمال علم کے ساتھ باوصف اسکے کہ اونھون نے علم حاصل
نہین کیا فَهُمْ لَهُ تو وہ کافر اوس رسول کے مُنكِرُونَ ○ منکر اور نہ پہچاننے والے ہون یعنی ایسا نہین کہ رسول کو
پہچانتے ہی نہون تاکہ انکار کرین اور کہین کہ یہ شخص بیگانہ ہی ہم اسکا حال نہین جانتے أَمْ يَقُولُونَ کیا کہتے ہین کہ بِهِ جِنَّةٌ
اوسکو جنون ہی کہ اوسکی بات شمار مین نہین لاتے بَلْ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ جَاءَهُم آئے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس بِالْحَقِّ حق دین کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ یا سچ بات کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی وَأَكْثَرُهُمْ اور اکثر کافر لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ○
حق سے کراہت رکھتے ہین اسواسطے کہ حق اونکی طبیعت اور آرزو کے مخالف ہی اکثر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ بعضے کافر حق سے کراہت
نہ کرتے تھے بلکہ شرم اور عار کے مارے ایمان نہ لاتے تھے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اور اگر پیروی کرتا حق تعالی أَهْوَاءَهُمْ کافرون کی
خواہشون کی بہت سے معبود موجود ہونے کے باب مین یعنی اگر بالفرض بہت سے خدا ہوتے تو لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَ
مَن فِيهِنَّ تو ضرور تباہ اور ناچیز ہو جاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین آسمان مین ہی فرشتے آدمی جن وغیرہ جیسا کہ آیہ کریمہ لَوْ كَانَ فِيهِمَا
آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا مین گذر چکا اور یہ کہا ہی کہ حق سے دین اسلام مراد ہی اگر کافرون کی آرزو کی متابعت کرتا یعنی شرک سے بدل جاتا تو
حق تعالی قیامت ظاہر کر دیتا اور زمین آسمان اور اوسمین رہنے والے تباہ اور ہلاک ہو جاتے بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ بلکہ لائے
ہم اونکے پاس ایک کتاب جو اونکے واسطے وعظ اور نصیحت ہی یا اونکی عزت اور شرافت اوسی مین ہی فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم تو وہ لوگ اپنی
نصیحت سے یا اوس چیز سے جو دنیا اور آخرت مین اونکی بزرگی کا سبب ہی مُّعْرِضُونَ ○ منھ پھیرنے والے ہین أَمْ تَسْأَلُهُمْ کیا تم
مانگتے ہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حکم پہونچانے پر خَرْجًا خرچ اور اجرت کمال کی طمع کے سبب سے وہ رسالت مین تہمت
رکھتے ہین فَخَرَاجُ رَبِّكَ تو اجر تمہارے رب کا کہ دنیا کی روزی اور عقبی کا ثواب ہی خَيْرٌ بہتر ہی تمہارے واسطے اونکے اجر دینے سے
وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○ اور وہ یعنی حق تعالی بہتر ہی روزی پہونچانے والون کا وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ اور بیشک
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین بلاتے ہین إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام ہی وَإِنَّ الَّذِينَ
اور بیشک وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے بِالْآخِرَةِ آخرت کا یا قیامت کا اور اون باتون کا جو قیامت سے علاقہ رکھتی ہین عَنِ
اوس راہ سیدھی سے لَنَاكِبُونَ ○ پھرنے والے ہین اور جھکنے والے ہین گمراہی کے میدان کی طرف وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ
ہم اونپر وَكَشَفْنَا اور اوٹھا لین ہم مَا بِهِم وہ جو اونپر پڑی ہی مِّن ضُرٍّ سختی یعنی قحط اور تنگی جو اونپر غالب ہی تو لگ

فی طغیانہم اپنی سرکشی میں یعمہون ○ سرگشتہ پھرتے ہیں اور تردد کرتے ہیں یعنی اگر ہم اونپر سے ہم دفع کرین تو بھی اوسی طرح جھگڑا
اور عناد کی راہ سے اپنی تکذیب اور کفر پر ثابت رہینگے بیت سختی کا دیو ورد دست ستیز ... اوشمنی با خود دست کہ لکھا ہو کہ جب
قحط کا غلبہ ہوا ... کو پہونچ گیا اور یہ کہ لوگ مردار کھانے لگے تو ابو سفیان مدینہ میں آیا اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بولا
کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم اہل عالم کے واسطے رحمت ہو اور یہ کہ لوگ تمہاری دعا کے سبب سے مارے گئے ہین باپون کو تمنے تلوار سے قتل کیا
اور بیٹون کو بھوک سے مارا اللہ تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ولقد اخذنٰہم اور بیشک ہمنے لیلیا کفر والون کو بالعذاب عذاب
قتل میں جنگ بدر کے دن فما استکانوا لربہم تو فروتنی نکی اونھون نے اپنے رب کے سامنے وما یتضرعون ○ اور عاجزی
اور زاری کی بلکہ اوسی طرح سرکشی اور نافرمانی پر اڑے رہے حتی اذا فتحنا یہانتک کہ جب کھولدینگے علیہم اونپر بابًا ایک دروازہ
ذا عذاب شدید سخت عذاب کا کہ وہ عذاب بھوک ہے اور بھوک کی سختی قتل اور قید ہونے سے بڑھکر ہے اذا ہم تو وہان وہ لوگ
فیہ اوس عذاب میں مبلسون ○ نا امید رنجیدہ عاجز سرگردان ہین یہانتک کہ اونمین جو غنی اور مالدار ہین وہ تجسے یا رسول اللہ
مہربانی اور بخشش چاہتے ہین وہو الذی انشأ اور وہ ہی جسنے پیدا کیا لکم السمع تمہارے واسطے کان تاکہ اوس سے سنو
سننے کی چیزین والابصار اور آنکھین تاکہ دیکھو دیکھنے کی چیزین والافئدۃ اور دل تاکہ فکر اور غور کرو اوسکے سبب سے اور سنی
اور دیکھی چیزون سے خالق برحق کی قدرت پر دلیل پکڑو اور تم قلیلا ما تشکرون ○ تھوڑا سا شکر کرتے ہو واسطے اس شکر گزاری
عمدہ یہ بات ہے کہ ادراک کے ان آلون کو اوس چیز مین استعمال کرو جو خالق کی شناخت کی طرف پہونچاوے وہو الذی ذرأکم
اور وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اور منتشر کر دیا فی الارض زمین مین والیہ تحشرون ○ اور اوسکی طرف جمع کیے جاؤگے قیامت کے دن
اجزا اور اعضا متفرق ہو چکنے کے بعد وہو الذی یحیی ویمیت اور وہ ہی جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے ولہ اختلاف الیل و
النہار اور اوسکے واسطے ہے مخالفت رات دن کی زیادتی اور کمی مین یا اوسکے واسطے ہے دن رات کا آگے پیچھے آنا افلا تعقلون ○ کیا تم
نہین سمجھتے کہ ہماری قدرت نے کل کائنات کو معدوم سے موجود کیا اور ان اجزا ذرون سے دوبارہ اوٹھانا بھی ہے اسواسطے کہ مر جانے کے بعد
سب کو ہم زندہ کرینگے پھر تم اوسکا انکار کیون کرتے ہو مکہ کے کافر یہ بات نہ سمجھے بل قالوا بلکہ کہی اونھون نے بے سوچے سمجھے ویسی ہی
بات مثل ما قال الاولون ○ جیسے کہی تھی اگلے کافرون نے قالوا ءاذا متنا کیا جب مر جائینگے ہم وکنا
ترابا اور ہو جائینگے ہم خاک وعظاما اور ہڈیان خالی بوسیدہ تو ءانا لمبعوثون ○ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے استفہام
انکار کی راہ سے ہے اور مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یعنی جب ہم خاک ہو جائینگے تو پھر اکٹھا کرنا اور اوٹھانا کیونکر ہو سکتا ہے لقد وعدنا
البتہ وعدہ کیے گئے ہین ہم نحن وآباؤنا ہم اور ہمارے باپ ہذا اس بات کا من قبل پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
سے یعنی ہمین اور ہمارے باپ دادا کو حشر نشر کا وعدہ کرکے اگلے رسولون نے دھمکایا تھا اور یہ وعدہ پورا نہوا ان ہذا
نہین ہے یہ بات الا اساطیر الاولین ○ مگر کہانی اگلون کی اور اونکی جھوٹی باتین کہ کتابون مین لکھکر چھوڑ گئے
ہین قل کہدو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منکرون سے کہ بتاؤ تو لمن الارض کسکے لیے ہے زمین ومن فیہا

ع ۴

اور جو اوس مین ہین مخلوقات یعنی زمین کا مالک اور خالق کون ہی مجھے اسکا جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم جانتے
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قریب ہی کہ کہین وہ تمہارے سوال کے جواب مین کہ زمین اور جو کچھ زمین مین ہی لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی کیونکہ مشرک لوگ
اس بات کے مقر تھے کہ زمین اور اہل زمین کا خالق اللہ ہی تو جب کہین وہ یہ جواب دین تو قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کہو کہ کیا نصیحت نہین
مانتے ہو اور یہ بات نہین سمجھتے ہو کہ جو ذات پاک پہلی بار اہل زمین کو پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوسری بار بھی اونکو موجود کرنے مین عاجز نہوگی
قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری بار کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ کون ہی پیدا کرنے والا ساتون آسمانون کا اس لمبائی
اور اونچائی اور عجیب غریب صورت اور ہیئت کے ساتھ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اور کون ہی پروردگار عرش عظیم کا جو
سب مخلوقات مین بڑا ہی سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قریب ہی کہ کہین کہ آسمان بلند اور عرش عظیم لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی اور سب کا رب وہی ہی
قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پرہیز نہین کرتے ہو ایسے خالق کی نسبت شرک کرنے سے اور اوسکے
مخلوق مین سے اوسکا شریک ٹھہرانے سے قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہی وہ جسکے ہاتھ مین ہی یعنی کسکے قبضۂ
قدرت مین ہی مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ بادشاہی سب چیزون کی موضح مین کہا ہی کہ سب چیزون کی حضرت اور شہنشاہی یا اونکے خزانے
وَّهُوَ يُجِيْرُ اور وہ پناہ دیتا ہی اور غیر پناہ کو پہونچتا ہی اور نگہبانی کرتا ہی اور بیخوف کر دیتا ہی اپنے عذاب سے جسے چاہتا ہی وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
اور نہین پناہ دیجاتی ہی اوسپر یعنی کوئی کسی کو اوسکے عذاب سے بیخوف نہین کرسکتا اور پناہ نہین دے سکتا ای مشرکو جواب دو اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قریب ہی کہ کہین مشرک کہ یہ صفتین جو تمنے کہین ہین لِلّٰهِ خاص خدا ہی کے واسطے ہین
جو ملکوت کا مالک اور بندون کو پناہ دینے والا ہی قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہان سے فریب کھاتے ہو
اور کیونکر راہ حق سے پھرتے ہو باوصف نور توحید ظاہر ہونے اور خدائے مجید کی وحدت پر دلیلین موجود ہونے کے حق کی راہ چھوڑ کر
کہان جاتے ہو قطعہ اے کہ بے نفس و ہوا اسیری ہارہ خداین سمت خطا میروی ہارہ روان آن وہ دیگرند ہابس بعدین ہا چرا میروی ہا منزل
مقصود دران جانب ست ہابس تو ازین سوی کجا میروی ہا بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ بلکہ لائے ہم اونکے سامنے راستی کی راہ توحید
اور وعدہ حشر و نشر وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وے جھوٹے ہین اس بات مین کہ ایسی حق بات کی تکذیب کرتے ہین یا اس بات مین
کہ خدا کو صاحب اولاد کہتے ہین اور اوسکا شریک ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ نہین پیدا کیا خدا نے کوئی بیٹا وَّمَا كَانَ
مَعَهٗ اور نہین ہی اوسکے ساتھ مِنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ خدائی مین اوسکا شریک ہو اسواسطے کہ اگر خدائی مین کوئی اوسکا شریک ہو تو
وہ شریک بھی خدا ہو اور خدا کو چاہیے کہ خالق ہو تو اوس دوسرے خدا کے بھی چند مخلوق ہون تو اِذًا اوسوقت لَّذَهَبَ كُلُّ
اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ البتہ لیجائے ہر ایک اوسے جسکو اوس خدا نے پیدا کیا ہی اور اوس مخلوق مین استقلال کے ساتھ ہمیشہ تصرف کرتا
جسکے سبب سے فرق معلوم ہو کہ یہ اوس خدا کا مخلوق ہی اور وہ اوس خدا کا اور سب سمجھتے ہین کہ تمام مخلوقات مین کوئی علامت
تو ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی اور اوسکے ساتھ کوئی خدا نہین اور دوسری بات یہ ہی کہ اگر اوس خدا سے برحق کے ساتھ کوئی اور
گیا تو وہ دوسرا خدا اپنے مخلوق کو جدا کرتا اور اوسکا ملک اس خدا کے ملک سے جدا ہوتا تو ان دونون خداؤن مین لڑائی

دنیا کے بادشاہون کے حال سے معلوم ہی وَلَعَلَا اور ضرور فوقیت ڈھونڈھتے اور غلبہ چاہتے بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط بعضے خدا بعضون پر
اور سب کو یہ بات معلوم ہی کہ لڑائی جھگڑا واقع نہین ہی تو اوس خدائے واحد کا کوئی شریک نہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہی خدا سے وحدہ
لاشریک عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ اوس چیز سے جو کہ تہمت رکھتے ہین مشرک اوسپر کہ وہ صاحب اولاد ہی اور دوسرے خدا اوسکے شریک ہین
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وہ ہی جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا فَتَعٰلٰى تو بہت برتر اور بزرگ ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ع اوس چیز
ع ۵ / ۱۵
جسے اوسکا شریک ٹھہراتے ہین پھر حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا دل خوش کرنے کو مشرکون پر عذاب نازل کرنے کی حق تعالیٰ خبر
دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے طور پر کہ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ ای میرے رب اگر دکھاتو مجکو اور یہ شبہ نہ
دکھاتا ہی مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ وہ جو وعدہ دیے گئے ہین کافر دنیا اور آخرت کے عذاب کا رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ تو ای میرے رب نہ کر
مجکو فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کی قوم مین یعنی عذاب مین مجکو اونکا شریک کر یہ بات فروتنی اور کسر نفس کے واسطے ہی یا
اس بات پر آگاہ کرنے کے لیے کہ ظلم کی نحوست ممکن ہی کہ بیگناہ کو بھی پہونچے اور ظلم سے یہان شرک مراد ہی وَاِنَّا اور بیشک ہم کہ خدا ہین عَلٰى
اَنْ نُّرِيَكَ اس بات پر کہ دکھادین ہم تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا نَعِدُهُمْ وہ وعدہ جو دیا ہی ہمنے اونکو عذاب کا لَقٰدِرُوْنَ ۝
البتہ قادر ہین ہم اور یہ جو دیر ہوتی ہی اسکا یہ سبب ہی کہ اون کافرون مین سے بعضے ایمان لاوینگے یا اونکی اولاد اسلام قبول کریگی
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ دفع کر ایسی خصلت کے ساتھ کہ ہر حال مین هِيَ اَحْسَنُ وہ بہت اچھی ہی السَّيِّئَةَ برائی کو حضرت رب العزت
جل جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو مکارم بہت پورے اور کامل اور بزرگ اور خوب مکارم اخلاق کا حکم فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ دفع کرو
برائی کو اوس خصلت کے ساتھ جو بہت خوب ہی یعنی عفو اور رحمت کے ساتھ مجرمون کے گناہ سے درگذرو اسطرح کہ کسی طور سے دین کی اہانت نہو
پاوے یا نادانون سے جہالت دور کرو اپنے حلم کی بدولت یا لوگون کو گناہون سے باز رکھو طاعت کا حکم کرکے یا شرک کا شر دفع کرو کلمہ توحید کے
سبب سے یا مٹادو برائی امر معروف کرکے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ دفع کرو جفا کو وفا سے یا نفس کے اشارہ کو دل کی بشارت سے
یا خلائق کی ظلمت کو حقائق کے نور سے یا اپنے حظون کو خدا کے حقوق سے یا حوادث کا میدان طی کرو معرفت قدم کی راہ مین سلوک کا قدم مار کر
نظم چو طی گشت راہ حوادث ازانجا ٭ بملک قدم راند ان بیک حملہ محمل ٭ دران قلزم نور شو غوطہ زن تا ٭ فرو شوے از خویشتن ظلمت جل ٭ یکے
خوان یکے دان یکی جو یکے گو ٭ سوی اللہ واللہ زورست و باطل ٭ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جاننے والے ہین بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ وہ جسکے
ساتھ صفت کرتے ہین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم شاعر اور ساحر ہو یا وہ بات جو میری صفت مین کہتے ہین کہ صاحب اولاد ہی اور
میرا شریک ٹھہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اور کہو ای میرے رب اَعُوْذُ بِكَ پناہ لیتا ہون تیری مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وسوسون سے
شیطانون کے جو ضلالت اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا لوگون کو فریب اور غرور کے سبب سے ہلاکت مین جو وہ ڈالتے ہین وَاَعُوْذُ بِكَ
اور پناہ مانگتا ہون تیری ای میرے رب اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ اس بات سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس نماز یا تلاوت کے
وقت یا اس بات سے کہ کسی وقت میرے گرد وہ پھرین یا اس بات سے کہ وہ مجکو رنج دین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ یہ متعلق ہی بما یصفون کا یعنی
کافر برا کہتے ہین اور رہین برائی کے ساتھ وصف کرتے ہین یہانتک کہ آوے اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک کو اونمین سے موت اور

اپنی گمراہی پر وہ واقف ہو جائے اور موت کو دیکھ لے اور عذاب کے آثار اوسے نظر آئیں تو قَالَ کہے حسرت کی راہ سے کہ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝
اے میرے رب پھیر دے مجھے دنیا میں جمع کا صیغہ مخاطب کی تعظیم کے واسطے ہے امام ثعلبی مفسرین کے ایک گروہ سمیت اس بات پر ہیں کہ
یہ خطاب ملک الموت اور اونکے مددگار فرشتون سے ہے کہ پہلے وہ کافر کلمہ رب کہکر استغاثہ کرتا ہے خدا سے اور کلمہ ارجعون کہکر ملائکہ کی طرف
رجوع کرتا ہے کہ تم مجھے پھیر دو لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ شاید میں کرون صَالِحًا کوئی نیک کام فِیْمَا تَرَكْتُ اوس چیز میں جو میں نے
چھوڑ دی ہے کہ وہ ایمان ہے یعنی ایمان لاؤن اور اوسمیں نیک کام کرون كَلَّا رجوع طلب کرنے سے جھڑکی اور انکار ہے یعنی حاشا کہ
اوسے پھیریں اِنَّهَا بیشک وہ درخواست كَلِمَةٌ ایک بات ہے کہ اوس پر حسرت غالب ہونے کے سبب هُوَ قَآئِلُهَا وہ کہنے والا ہے
اوس بات کو وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ اور سامنے سے مشرکون کے بَرْزَخٌ مانع ہے حجت اور اونکے درمیان یعنی قبر جسمیں وے رہینگے اِلٰی يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائینگے قبر سے فَاِذَا نُفِخَ پھر جب پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور میں یعنی دوسرا آخیر
نفخہ کہ اوسکے سبب مردے زندہ ہو جائینگے اور قیامت قائم ہو جائیگی فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ تو نسب نہونگے اونکے درمیان
يَوْمَئِذٍ اوس دن یعنی نسب کا علاقہ منقطع ہو جائیگا اور کسی قسم کو کسی پنے پر رحم نہوگا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ یا یہ ہیں
نسب کے سبب سے آج باہم فخر کرتے ہیں کل قیامت کو اوسکے سبب سے نفع نہوگا اسواسطے کہ اوس روز نسب صحیح چاہیے نسب ظاہری اور صحیح
نہیں اور نسب صحیح یہ ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور نہ پوچھینگے ایک دوسرے سے نسب یا کوئی کسیکو
نہ پوچھیگا اپنے حال میں مبتلا ہونے کے سبب سے اور یہ حال حساب سے قبل ہوگا اور اوسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھیگا جیسا خود حق تعالی نے
فرمایا ہے کہ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ پھر جو کوئی کہ بھاری ہونگی مَوَازِيْنُهٗ ترازوین اوسکی نیک کامون کے
سبب سے جیسے مومن لوگ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ چھٹکارا پانے والے ہیں دوزخ کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہیں جنت کے درجون پر وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی اوسکی ترازوین نیک کام کرنے کے سبب جیسے مشرک اور منافق
لوگ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا تو وہ گروہ وہ لوگ ہیں جنھون نے نقصان کیا ہے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانون کا یعنی اپنی عمر کی
پونجی غفلت میں برباد کی اور کمال حاصل ہونے کی استعداد میں نفس کی آرزوین ڈھونڈھنے اور خواہشون کی متابعت کرنے میں
اونھون نے ضائع کیں اور وہ لوگ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں تَلْفَحُ جلاتی ہے وُجُوْهَهُمُ النَّارُ
اونکے مونہون کو آگ وَهُمْ فِيْهَا اور وہ اوس آگ میں كٰلِحُوْنَ ۝ تیوری چڑھائے ہیں یا جلن کی شدت سے اونکے منہ بگڑ گئے ہونگے
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ دوزخ کی آگ کافر کے
منہ کو بھون دیگی تو اونکا اوپر والا ہونٹھ آدھے سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے والا ہونٹھ ناف تک لٹک آئیگا اور ایک موضع میں لکھا
ہے ہونٹھون میں چالیس گز کا فاصلہ ہوگا تو حق تعالی اونسے فرمائیگا کہ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِیْ کیا نہ تھیں میری آیتیں یعنی
تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھا جاتا تمھارے فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ تو تھے تم کہ اوسکی تکذیب کرتے تھے یہانتک
مستحق ہوگئے قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے وہ کہ اے ہمارے رب غَلَبَتْ عَلَيْنَا غالب ہوگئی ہے شِقْوَتُنَا ہماری بد بختی

جو تو نے ہمارے واسطے لکھدی تھی لوح محفوظ میں اور اسکا تو نے حکم کردیا ہمارے گناہ جو شقاوت کا سبب ہیں وہ ہم پر غالب گئے وَكُنَّا قَوْمًا
اور تھے ہم ایک قوم ضَالِّينَ ○ گمراہ حق سے رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اے ہمارے رب نکال ہمیں مِنْهَا دوزخ کی آگ سے تاکہ ہم اپنے
سال کا تدارک کریں اور اپنے کام کی درستی کریں فَإِنْ عُدْنَا پھر اگر پھر جائیں ہم کفر اور تکذیب کی طرف فَإِنَّا ظَالِمُونَ ○ تو بیشک
ہم ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفس پر دوزخیوں کا یہ اخیر کلام ہوگا قَالَ اخْسَئُوا کہیگا خدا کہ چپ ہو فِيهَا دوزخ میں
وَلَا تُكَلِّمُونِ ○ اور نہ کلام کرو مجھسے اپنے نکلنے یا عذاب دفع ہونے کے باب میں اسواسطے کہ میں تمکو دوزخ سے نکالتا ہوں نہ عذاب
سے چھڑاتا ہوں إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ بیشک تھا ایک گروہ مِنْ عِبَادِي میرے بندوں میں سے یعنی فقیر صحابہ جیسے حضرت عمار
و بلال اور خباب اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ يَقُولُونَ رَبَّنَا کہتے تھے کہ اے ہمارے رب آمَنَّا ہم ایمان لائے تیرا
فَاغْفِرْ لَنَا تو بخشدے ہمکو وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ○ اور تو اچھا ہے بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ
پھر بنالیا تمنے ان فقیروں کو سِخْرِيًّا مسخر یعنی تم انپر ہنستے تھے حَتَّى أَنْسَوْكُمْ یہانتک کہ بھلا دیا انہوں نے یعنی تم
انکے ساتھ مسخراپن کرنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ تم بھول گئے ذِكْرِي میری یاد وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ اور تھے تم انسے
تَضْحَكُونَ ○ ہنستے تھے تکبر کی راہ سے اپنے کو بڑا جانتے تھے اور انکو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے إِنِّي بیشک میں جَزَيْتُهُمُ
الْيَوْمَ جزا دیتا ہوں انہیں آج بِمَا صَبَرُوا اس سبب سے کہ صبر کیا انہوں نے تمہارے مسخرے پن کے رنج و ایذا پر أَنَّهُمْ
هُمُ الْفَائِزُونَ ○ بیشک وہی مراد کو پہونچنے والے یعنی اپنے مطلب کو پہونچنا انکے صبر کی جزا ہے قَالَ کہیگا خدا یا فرشتہ
خدا کے حکم سے کافروں کو كَمْ لَبِثْتُمْ کتنا ٹھہرے تم فِي الْأَرْضِ زمین میں [illegible] اور قبر میں [illegible] سے کافر کہتے تھے
کہ دنیا میں ہم ہمیشہ رہینگے نیست و نابود نہونگے تو غصے کے طور پر انسے پوچھینگے کہ تم کتنا ٹھہرے عَدَدَ سِنِينَ ○ برسوں کے
شمار سے یعنی دنیا میں یا زمین پر کی برس زندہ رہے اور قبر میں کے برس مردہ رہے قَالُوا کہینگے کافر لَبِثْنَا يَوْمًا ٹھہرے
ہم ایک دن أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا ایک دن سے بھی کم دوزخ میں ہمیشہ رہنے کو خیال کرکے دنیا اور قبر میں اپنے ٹھہرنے کو بہت تھوڑا سمجھینگے
یا آتش دوزخ کے ہول سے بھول جائینگے اور کہینگے کہ دنیا میں ہمارا رہنا ایک دن یا ایک دن میں سے کسیقدر تھا اور اس سے زیادہ ہم
نہیں جانتے فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ○ پھر پوچھ اے پوچھنے والے ہمارے ٹھہرنے کا زمانہ شمار کرنے والوں سے یعنی ان ملائکہ سے جو ہماری
عمروں اور دموں کے محافظ تھے قَالَ کہیگا خدا کہ إِنْ لَبِثْتُمْ نہیں دیر کی تمنے دنیا میں إِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑی سی
آخرت کے دنوں کی نسبت لَوْ أَنَّكُمْ اگر یقینی تم كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ جانتے ہو کہ تمام دنیا آخرت کے مقابلہ میں تھوڑی
ہے أَفَحَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم شدت غفلت کے سبب سے أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ یہ کہ ہمنے تمکو پیدا کیا ہے عَبَثًا کھیل کے
کے واسطے وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا اور گمان کرتے ہو کہ تم ہماری طرف لَا تُرْجَعُونَ ○ نہ پھیرے جاؤگے اعمال کی جزا پانے کو یعنی
ہمنے تمکو عبادت کے واسطے پیدا کیا اور تمہارے کاموں کا بدلا مقرر کر رکھا ہے لطائف قشیری میں مذکور ہے کہ ایسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو
حق تعالی سے باز رکھے اسکا نام عبث ہے خدا نے ہمیں ایسی شغلی کے واسطے پیدا کیا نہ اسکا حکم فرمایا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ ایک دن

یہ آیت پڑھتے تھے فرمایا کہ نہیں نہیں خدا نے خلق کو عبث نہیں پیدا کیا بلکہ چاہا کہ اوسکی ہستی ظاہر ہو اور اوسکی مصنوعات سے اوسکی صفات کمالیہ کی طرف راہ پائیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اے لوگو ہین نے تمکو کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیا بلکہ نور محمدی کے ظہور کے واسطے پیدا کیا ہی اسواسطے کہ ازل مین یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ وہ نور انسان کی جنس سے پیدا ہوگا تو وہ اصل ہی اور تم سب اوسکی فرع ہو۔ نظم ہفت دوزخ را کہ پرداختند۔ خاص پے مرکب او ساختند۔ او ست شہ و آدمیان جملہ خیل۔ اصل وی و جملہ عالم طفیل۔ بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ تم مجھسے فائدہ لو اسواسطے نہیں کہ مین تمسے فائدہ لون اور کہتے ہین کہ ملائکہ کو خدا نے اسواسطے پیدا کیا کہ قدرت کے مظہر ہون اور آدمیون کو اسلیے پیدا فرمایا کہ محبت کے مخزن ہون بعضی یہان کتابون مین لکھا ہی کہ آدمیون مین نے سب چیزین تمہارے واسطے پیدا کین اور تمکو اپنے واسطے پیدا کیا کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا کا بھید یہان سے کھلتا ہی جیسا کہ حضرت مولوی معنوی نے اشارہ فرمایا ہی مثنوی از ظہور تو تجلی نور نور۔ گنج مخفی از تو آمد در ظہور۔ گنج مخفی بود زپر خاک کرد۔ خاک را تابان تر از افلاک کرد۔ گنج مخفی بد ز پُری جوش کرد۔ خاک را سلطان اطلس پوش کرد۔ خویش را نشناخت مسکین آدمی۔ از فزونی آمد و شد در کمی۔ خویشتن را آدمی ارزان فروخت۔ بود اطلس خویش را بر دلق دوخت۔ ای غلام عقل و تدبیرات و ہوش۔ چون چنین خویش را ارزان فروش۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہی اللہ تعالی اور برتر اس بات سے کہ عبث پیدا کرے الْمَلِكُ الْحَقُّ بادشاہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ پیدا کرنے والا عرش بزرگ کا یا ایسے عرش کا جو کریم ہی کہ بیدا ایمان و برکتین اوسی سے نازل ہوتی ہین وَمَنْ يَّدْعُ اور جو کوئی پکارتا ہی یعنی پرستش کرتا ہی مَعَ اللّٰهِ خدا کے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ لا دوسرے خدا کی کہ لَا بُرْهَانَ کوئی دلیل نہیں ہی کہ پرستش کرنے والے کو ملا ادس دوسرے خدا کی پرستش پر فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ تو سوا اسکے نہین کہ اوسکے عمل کی جزا اور اوسکے کام کا بدلا عِنْدَ رَبِّهٖ اوسکے رب کے پاس ہی اور استحقاق کے موافق اوسے بدلا دیگا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ تحقیق کہ نجات نپاوینگے اور نہ چھوٹینگے کافر وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میرے رب بخشدے مجھے اور میری امت کو وَارْحَمْ اور رحم کر مجھپر اور اونپر وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اور تو بہتر ہی سب رحم کرنے والون سے حدیث مین ہی کہ سورہ قد افلح کا اول اور آخر ایک خزانہ ہی عرش الہی کے خزانون مین سے

سورۃ النور مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اربع وستون اٰیۃ
سورہ نور مدینہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چونسٹھ آیتین ہین

آیاتہا رکوعاتہا کلماتہا حروفہا

سُوْرَةٌ یہ سورت ہی عالم قدس سے اَنْزَلْنٰهَا اوتاری ہمنے وہ سورت جبرئیل کی وساطت سے وَفَرَضْنٰهَا اور فرض کیے ہمنے تمپر وہ احکام جو اوسمین ہین وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اور نازل کین ہمنے اوسمین اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ آیتین کھلی اور روشن لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ شاید تم نصیحت پاؤ اور حرام کامون سے بچو اور ان حکمون مین سے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد جب غیر محصن ہو فَاجْلِدُوْا تو مارو ای

كُلَّ وَاحِدٍ ہر ایک کو مِّنْهُمَا اون دونون مین سے مِائَةَ جَلْدَةٍ سو کوڑے یہ حکم اوس زنا کرنے والے کے ساتھ خاص ہی
جو محصن نہو اسواسطے کہ محصن کی حد رجم ہی طحاوی مین لکھا ہی کہ محصن ہونے کی شرطین یہ ہین آزادی بلوغ عقل اسلام نکاح صحیح کے طور پر
جوڑ لگنا دخول سمیت اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی شرط نہین لگاتے اور جو غیر محصن کہ آزاد ہو اوسے سو کوڑے مارنے کے ساتھ سال بھر
واسطے شہر بدر کر دینے کو فرماتے ہین اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی شہر بدر کر دینے مین امام شافعی کے ساتھ متفق ہین اسواسطے
کہ اس باب مین ایک حدیث وارد ہوئی ہی کہ مِائَةُ جَلْدَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اور صاحب کشاف رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ سال بھر کے واسطے
شہر بدر کر دینا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اسی آیت سے منسوخ ہی وَلَا تَأْخُذْكُمْ اور نہ لیلے تمھین بِهِمَا اون دونون
زناکارون کے ساتھ رَأْفَةٌ مہربانی فِي دِينِ اللَّهِ خدا کی فرمانبرداری مین یعنی اونپر رحم نہ کرو حد مارنا نہ چھوڑو کوڑے مارنے مین
سستی نکرو إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اللہ کا اور روز قیامت کا اسواسطے
کہ خدا پر ایمان چاہتا ہی کہ حدین قائم کرنے مین کوشش کیجائے وَلْيَشْهَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہون عَذَابَهُمَا اون دونون پر عذاب
کرنے کے وقت یعنی جب اونھین حد ماری جائے تو دیکھے طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ ایک گروہ ایمان والون مین سے تاکہ اونکی تشہیر
ہوجائے اور اوس فضیحت کے سبب [illegible]
اسواسطے کہ زنا کے [illegible] تھا اور اور لوگون نے بھی اور مفسرون سے ایک گروہ نے عویمر کی جگہ ہلال بن امیہ کا ذکر کیا ہی وَلَوْلَا فَضْلُ
رضی اللہ عنہ [illegible] اللہ کا عَلَيْكُمْ تمپر وَرَحْمَتُهُ اور اوسکی رحمت وَأَنَّ اللَّهَ اور یہ کہ خدا تَوَّابٌ توبہ قبول کرنے والا
کہ جو مرد [illegible] حَكِيمٌ ○ حکم کرنے والا حدون کا اور حکمون مین تو ضرور تمکو فضیحت کرتا اور جھوٹے کو عذاب مین مبتلا کرتا [illegible]
حق تعالی نے [illegible] کی تاخیر کرکے فضل و رحمت نہ فرماتا تو تم ہلاک ہوجاتے یا اگر سزا مین مقرر فرماتا اور [illegible] باتون سے منع کرنے [illegible]
اور حکیم نہوتا تو تمھاری نسل منقطع ہوجاتی اور لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر ڈالتے یا توبہ قبول کرکے اگر تمپر خدا رحم نہ کرتا تو تم نا امید ہی ہین
[illegible] تمکو توبہ کی توفیق دیکر امیدوار کیا ○ نظم گر توبہ ندہد گناہگار [illegible]
اور زنا [illegible] آئینہ عاصی [illegible] اسکے بعد ام المؤمنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
میل کا [illegible] ہونے کے باب مین آیتین ہین اور وہ قصہ طولانی ہی اور رعایت ادب اس بات کو مقتضی ہی کہ اوس قصہ کی چھوٹی چھوٹی
باتین لکھنے سے قلم روک کر بڑی بات مجمل لکھی جائے وہ یہ بات ہی کہ ہجرت کے پانچوین برس جب جنگ مریسیع کا اتفاق ہوا تو جناب صدیقہ
اوس سفر مین ساتھ تھین اور ایک منزل مین کجاوے سے اوتری اور اونکا ہار کھو گیا اوسے ڈھونڈھنے کو ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف
لیگئین دیر ہوئی فوراً خادمون نے کجاوہ اوٹھا کر اونٹ پر رکھدیا یہ نہ دیکھا کہ کجاوہ خالی ہی یا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا اوسمین بیٹھی ہین اور وہ لوگ آگے
چل نکلے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا جب پھر کر وہان تشریف لائین اور دیکھا کہ وہان کوئی نہین تو اوسی جگہ ٹھہر گئین یہانتک کہ صفوان
[illegible] جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حکم سے لشکر کے پیچھے پیچھے آیا کرتے وہ وہان پہونچے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا
[illegible] اونٹ پر سوار ہوکر لشکر مین جا ملین ابن ابی نے صفوان کے اونٹ پر اونھین سوار دیکھکر وہ بات کہی جو حضرت سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کی نسبت کہنا لائق نہ تھا اور جب مدینہ منورہ مین سب پہونچے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] تک پہونچی اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئی تھین اونھین اس بات کی خبر نہوئی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

شُهَدَآءَ چار گواہ عادل کے ساتھ یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان وہاں ثابت کرتے کو زنا اونکا جو جو اونھون نے گالی دی تھی فَاجْلِدُوْهُمْ
تو مارو اونھین ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً اسّی کوڑے اور زنا کے سوا اور تہمت لگانے یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگانے مین تعزیر ہے
اور یہ تہمت لگانے کی حد زنا اور شراب کی حد سے بہت ہلکی ہے اسواسطے کہ زنا کی حد قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ گذرا اور شراب کی
حد کا ثبوت صحابہ کے قول سے ہے اور جس سبب سے حد قذف جاری ہوا ہے اوسمین احتمال ہے کہ شاید سچ ہو وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ اور قبول نہ کرو
جنھون نے تہمت لگائی اور گواہ نہ لائے اور کوڑے کھائے شَهَادَةً گواہی کسی حکم مین اَبَدًا ہمیشہ یعنی عمر بھر اور بعضون نے
کہا ہے کہ جب تک توبہ نہ کرین وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ تہمت لگانے والون کا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ تو فاسق ہین یعنی
اونکے فسق کا حکم کیا گیا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی ہے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس تہمت لگانے کے اور
پھر تہمت نہ لگائین وَاَصْلَحُوْا اور نیک کرین اپنی نیتین مسلمانون پر تہمت لگانا چھوڑ دیتے ہین کہ فسق کا نام اونپر سے اوٹھ جاتا ہے
مگر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مین اوسکی گواہی ہمیشہ مردود ہے اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے مذہب مین
تحقیق جو لائے ہین بڑا جھوٹ عائشہ کی شان مین عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ایک گروہ ہین تم مین سے اور وہ پانچ تھے عبد اللہ بن ابی
منافقون کا پیشوا اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کا بیٹا اور حمنہ
بنت جحش ام المومنین حضرت زینب کی بہن لَا تَحْسَبُوْهُ نہ سمجھو اوس جھوٹے کو شَرًّا لَّكُمْ برا اپنے واسطے اے پیغمبر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ جنکے ساتھ تہمت لگائی تھی حق تعالیٰ نے اس لگا
جھوٹ کو اپنی نسبت برا نہ سمجھو بَلْ هُوَ بلکہ وہ خَیْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمھارے واسطے اسواسطے کہ تمھین بڑا ثواب ملا اور ظاہر ہوا کرم تمھارا
اور پاکی مین آیتین نازل ہوئین اور تمھاری بزرگی اور عظمت شان سب پر ظاہر ہو گئی اور سب جھوٹ بولنے والون اور بہتان باندھنے والون کے
باب مین وعید ہو گئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر شخص کے واسطے انمین سے جو بڑا جھوٹ بولنے والے ہین مَّا اكْتَسَبَ جو کچھ
جتنی کہ بدکاری کی اونھون نے مِنَ الْاِثْمِ گناہ مین سے اوسقدر جتنا اونھون نے خوض کیا اسواسطے کہ بعضے ہنسے اور بعضے نے
بڑی باتین کہی تھین اور بعضے چپ رہے اور منع نہ کیا وَالَّذِیْ تَوَلّٰى اور جس شخص نے کہی كِبْرَهٗ بڑی بات اور بہت بڑا حصہ مِنْهُمْ
اوس گروہ مین سے اوس شخص سے ابن ابی لعنۃ اللہ علیہ مراد ہے لَهٗ عَذَابٌ اوسکے واسطے ہے عذاب عَظِیْمٌ ۝ بڑا آخرت مین اور دنیا مین
اس سبب سے کہ قذف کی حد اوسپر جاری ہوئی اور ذلیل و رسوا ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ حسان تھے اسواسطے کہ آخر عمر مین اندھے ہو گئے تھے اور مسطح
اسواسطے کہ اونکے ہاتھ شل ہو گئے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کیون اوس وقت جب سنی تمنے یہ بات ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
گمان کرتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بِاَنْفُسِهِمْ اپنے دین والون کی طرف خَیْرًا نیک جیسا کہ اپنی ذات پر
کرتے ہین خطاب سے غیبت اور مضمر سے مظہر کی طرف پھرنا مبالغہ ہے ملامت کرنے مین اور آگاہ کرنا ہے اس بات پر کہ مومنون
کر ایمان کا مقتضا ہی یعنی مسلمانون کو چاہیے تھا کہ یہ جھوٹ بات سنکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان کی
وَّقَالُوْا اور کہتے جسطرح کہ یقین کرنے والا کوئی مرد کسی حال پر مطلع ہوا اور کہے کہ هٰذَآ یہ بات اِفْكٌ مُّبِیْنٌ

صحابہ مین سے ہوا وسپر بھی یہ تہمت نہین کہہ سکتے لَهُمْ اونکے واسطے ہے مَّغْفِرَةٌ بخشش خدا سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ع اور روزی اچھی
یعنی بے محنت اور بے زوال اس سے جنت کی نعمت مراد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا
لَا تَدْخُلُوا نہ داخل ہو بُيُوتًا گھرون مین غَيْرَ بُيُوتِكُمْ اپنے گھرون کے سوا جنمین تم رہتے ہو یعنی کسی غیر گھر مین چلے جا
حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا یہانتک خبر لو اور اجازت چاہو وَتُسَلِّمُوا اور سلام کرو عَلَىٰ أَهْلِهَا اوس گھر والے پر ایک روایت مین
آیا ہے کہ کہو السلام علیکم أَأَدْخُلُهَا ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہے کہ ایک عورت انصاریہ نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت مین
حاضر ہو کر یہ بات عرض کی کہ ہم اپنے گھرون مین ایسی حالت پر ہوتے ہین کہ یہ نہین چاہتے کہ اوس حال مین ہمین کوئی دیکھے
اور ہمارے لوگون مین سے ایک ایک ناگہان ہمارے گھرون مین چلا آتا ہے اور جس حال مین دیکھنا نہ چاہیے ہمین دیکھ لیتا ہے تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی اور حکم ہوگیا کہ لوگون کے گھرون مین بے اجازت نہ چلے جایا کرو ذَٰلِكُمْ وہ سلام کرنا اور اذن چاہنا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے
تمہارے واسطے اس بات سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور بعضون نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگون مین یہ تھا کہ اوسے بھی چاہیے کہ بات یا پاؤن
یا کھنکار کے سبب آگاہ کرے تا گھر والے مستورات کرلین بری بات دور کردین پہلے ہی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ شاید تم
نصیحت مانو فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا پھر اگر نہ پاؤ ان گھرون مین أَحَدًا کسیکو فَلَا تَدْخُلُوهَا تو نہ داخل ہو ان گھرون مین
حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ یہانتک کہ اجازت دین تمکو یعنی کوئی ظاہر ہو کہ تمکو اجازت دے اسواسطے کہ کسیکے خالی گھر مین بے اذن
چلے جانے مین چوری کی تہمت کا محل ہے وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا اور اگر کہین تم سے اجازت مانگنے کے بعد کہ پھر جاؤ فَارْجِعُوا
تو پھر آؤ وہان نہ ٹھہرو شرارت … دروازے پر بیٹھو اسواسطے کہ آدمی گھر والے کی … هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ پھر آنا بہت پاکیزہ بات
اور بہت خوب کام ہے تمہارے واسطے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اجازت مانگنا اور نہ مانگنا عَلِيمٌ
جاننے والا ہے اور اوسپر بدلا دیگا یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
ملک شام اور عراق کی راہ مین تاجرون کو اتفاق پڑتا ہے کہ خالی گھر اور سرا مین ٹھہرتے ہین چونکہ کوئی وہان مقیم نہین ہے تو کس سے اجازت
مانگین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ نہین ہے تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ أَن تَدْخُلُوا یہ کہ داخل ہو بے اجازت
بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ اون گھرون مین جو مسکون نہین ہین یعنی وہان کوئی نہین رہتا بلکہ آتے ہین اور چلے جاتے ہین
جیسے قافلہ اترنے کی جگہ اور سرا فِيهَا اون خالی گھرون مین مَتَاعٌ لَّكُمْ فائدہ ہے تمکو گرمی سردی سے وہان بچنا اپنا اور
مال اور جانور تمہارے وہان محفوظ رہتے ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مَا تُبْدُونَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو
وَمَا تَكْتُمُونَ ○ اور جو چھپاتے ہو گھرون مین بدنیتی سے داخل ہونا قُل کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلْمُؤْمِنِينَ
ایمان والے مردون سے کہ يَغُضُّوا بند کرین اور چھپاوین مِنْ أَبْصَارِهِمْ اپنی آنکھون سے نامحرم کو دیکھنا اسواسطے کہ
ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہے کہ آدمی کے دل مین شیطان کا بہت تیر … نظر ہے اسواسطے کہ اوس … جب اس
اون تک نہین پہونچتی اوسے دریافت کرنے مین مشغول نہین ہو سکتے مگر یہ دیکھنا خاص ہے کہ …

این ہمہ آفت کہ بتن میرسد * از نظر تو بشکن میرسد * دیدہ فروپوش چو در در صدف * تا نشوی تیر بلا را ہدف * نفحات میں حضرت شیخ علی
سے منقول ہو کہ اونھوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ سامنے کی آنکھیں اونکی طرف سے بند کریں جن پر نظر ڈالنا حرام ہو اور دلکی
آنکھ ما سوی اللہ کی طرف سے بند کریں ویحفظوا اور بچائیں فروجھم اپنی فرجوں کو حرام سے یا چھپائیں اپنی شرمگاہیں تاکہ
کھلنے نہ پائیں ذلک یہ آنکھ بند کرنا اور فرج بچانا ازکی بہت پاکیزہ اور فائدے کی بات ہو لھم اونکے واسطے دنیا اور آخرت میں
ان اللہ خبیر بیشک اللہ جاننے والا ہی بما یصنعون اوسکا جو کرتے ہیں نگاہ حلال و حرام پر اور ہاتھ پاؤں سے جو کام
اور گناہ کرتے ہیں وقل للمؤمنات اور کہو ایمان والی عورتوں کو کہ باز رہیں کی راہ سے یغضضن من ابصارھن
بند کریں اپنی آنکھیں اور نامحرم مردوں کو نہ دیکھیں ویحفظن فروجھن اور بچائیں اپنی فرجیں زنا سے ولا یبدین
اور نہ ظاہر کریں زینتھن اپنا سنگار زیور لباس رنگ وغیرہ سے کسی کے الا ما ظہر مگر وہ جو کھل جائے منھا اوس میں سے کام کے
وقت جیسے انگوٹھی اور کپڑے کے کنارے اور سرما آنکھ میں اور رنگ ہاتھ میں اور بعضوں نے کہا ہی کہ زینت سے مقام زینت مراد ہیں منھ
اور ہتھیلیاں مستثنی ہیں ولیضربن اور چاہیے کہ ڈالیں بخمرھن اپنی اوڑھنیاں علی جیوبھن اپنے گریبانوں پر یعنی
اپنی گردن اوڑھنی سے چھپالیں تاکہ اونکے بال اور کان اور گردن اور سینے چھپے رہیں ولا یبدین اور نہ کھولیں زینتھن
اپنی زینت کی جگہیں جیسے سر بازو سینہ پنڈلی کہ جھمکے بازوبند چنپا کلی پازیب کی جگہ ہی الا لبعولتھن مگر اپنے شوہروں کے
واسطے اسلیے کہ سنگار اونھی کے واسطے ہی او اباءھن یا اپنے باپوں کے واسطے اور دادا پردادا باپ کے حکم میں ہیں او اباء
بعولتھن یا اپنے شوہروں کے باپوں کے واسطے کہ وہ عورت کے واسطے باپ کے حکم میں ہیں او ابناءھن یا اپنے بیٹوں کے
لیے یا بیٹوں کے بیٹوں یعنی پوتوں کے واسطے اسی طرح پوتوں کے بیٹے جتنے ہوں بیٹوں کے حکم میں داخل ہیں او ابناء
بعولتھن یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے واسطے اسواسطے کہ یہ عورتوں کے واسطے بیٹوں کے حکم میں ہیں او اخوانھن
یا اپنے بھائیوں کے لیے او بنی اخوانھن یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے واسطے کہ وہ بھائیوں کا حکم رکھتے ہیں او
بنی اخوتھن یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے لیے اور یہ سب ایک ایسی جماعت ہیں کہ انکے ساتھ عورت کا نکاح درست نہیں اور
رضاعی محرموں میں بھی یہی حکم ثابت ہی اور حق تعالی نے چچاؤں اور ماموؤں کا ذکر نہ کیا اسواسطے کہ وہ بھائیوں کے حکم میں ہیں
انوار میں لکھا ہی کہ بہت احتیاط یہ ہی کہ زینت کی جگہیں چچا اور ماموؤں کے سامنے بھی عورت نہ کھولے کہ شاید وہ اپنے بیٹوں کے سامنے
تعریف کریں اور اس سبب سے کوئی فتنہ پیدا ہو او نسائھن یا اپنے دین کی عورتوں کے واسطے یعنی زینت کے مقام ایمان
والی [illegible] کو دکھائیں تبیان میں لکھا ہے کہ یہودی نصرانی مجوسی بت پرست عورتیں غیر مرد کا حکم رکھتی ہیں اور مسلمان عورت کو اونکے سامنے
زینت ظاہر کرنا درست نہیں اسواسطے کہ دین کے حکم نے مسلمانوں اور کافروں میں آشنائی اور دوستی کی رسم اٹھادی اور پاکدامن
بیبیوں کو بدکار عورتوں کی ملاقات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ نسائھن کے لفظ سے سب عورتیں مراد ہیں اور اونسے
پرہیز کرنا چاہیے او ما ملکت ایمانھن یا وہ جسکے مالک ہوئے ہیں اونکے ہاتھ یعنی عورتیں اونسے پرہیز کریں جو اونکے ہاتھ کا مال ان

لونڈیاں خواہ ایمان والی خواہ کافرہ یا یہ کہ وہ لونڈیاں عورتوں میں داخل ہیں اونکو بیان میں کر دیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اوس لونڈی سے بھی
پردہ لازم نہیں جو ایمان والی نہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ ما ملکت ایمانہن سے لونڈی بھی مراد ہے اور غلام بھی اور بعضے اس بات پر ہیں کہ
اگر غلام نیک نیت اور پاکدامن ہو تو اوسے اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو نہیں اور اختلاف میں لکھا ہے کہ ابن المسیب
رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ او ما ملکت ایمانہن کا لفظ تمکو کہیں دھوکے میں نہ ڈالدے اسواسطے کہ لونڈیوں ہی کے باب میں ہے غلام کے
باب میں نہیں اسواسطے کہ عورتیں اکثر لونڈیاں ہی مول لیتی ہیں غلام نہیں اور عورت کا غلام غیر مرد کے حکم میں ہے اوسے نہ اپنی مالکہ بیبیوں پر
نظر ڈالنا درست ہے نہ اونکی زینت کی جگہوں میں سے کسی جگہ او التابعین یا پیروی کرنے والے غیر اولی الاربۃ بے شہوت
والے من الرجال مردوں میں سے یعنی وہ مرد جو کھانا مانگنے گھروں میں آتے ہیں اور عورتوں سے کچھ حاجت ہی نہیں
رکھتے یعنی اونسے شہوت کا دغدغہ نہیں جیسے بہت بوڑھا اور نامرد یا وہ احمق لوگ جو مباشرت سے بالکل خبر ہی نہیں رکھتے
اور اونکی نیت کھانے ہی میں لگی رہتی ہے اور مذہب حنفی کے اکثر امام اس بات پر ہیں کہ ہیجڑے زنانے نامرد نگاہ ڈالنے کی حرمت میں غیر
مردوں کا حکم رکھتے ہیں اسواسطے کہ اونکو مباشرت کی خواہش تو ہے زیادہ بہ نسبت کہ اوسکی قوت نہیں رکھتے او الطفل
الذین یا لڑکے جو لم یظہروا آگاہ نہیں علیٰ عورات النساء عورتوں سے یعنی اونکو کچھ خبر ہی نہ عورتوں کے
ساتھ مباشرت کرنا جانتے ہیں یا یہ کہ عورتوں پر آنے کی قدرت ہی نہیں رکھتے یعنی بالغ نہیں ہوئے اور اونکو شہوت نہیں ہوتی
ولا یضربن بارجلہن اور نہ ماریں عورتیں اپنے پانوں گھنگرو پہنے ہوئے زمین پر چلتے وقت لیعلم تاکہ جانا جائے
ما یخفین جو چھپائے رکھتی ہیں من زینتہن اپنا زیور کہ وہ پایل چھاگل پازیب ہے یعنی ان زیوروں کی آواز بھی مردوں کے
کان تک نہ پہونچائیں کہ آواز سنکر مردوں کو اونکی طرف رغبت ہو وتوبوا الی اللہ اور پھرو خدا کی طرف جمیعا تم سب ایہ
المؤمنون ای ایمان والو لعلکم شاید تم تفلحون ٥ چھٹکارا پاؤ توبہ کے سبب سے حق تعالیٰ نے سب کو توبہ کا حکم فرمایا اسواسطے
کہ کوئی آدمی خطا اور گناہ سے خالی نہیں امام قشیری [illegible] اوسے توبہ کی حاجت ہے جو اپنے کو توبہ کا محتاج
نہیں جانتا کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے [illegible] اگر
یوں فرماتا کہ اے گنہگارو تم توبہ کرو تو اونکی رسوائی ہوتی حق تعالیٰ گنہگاروں کی رسوائی [illegible]
بھی اونکو فضیحت نہ کرے نظم جو رسوا نہ کردی بچندین خطا ٭ درین عالم پیش شاہ و گدا ٭ وران عالم ہم بر خاص و عام ٭ بیامرز [illegible]
مکن ای السلام ٭ وانکحوا الایامیٰ اور نکاح کر لو بے شوہر والی عورتوں کو منکم اپنے سے یعنی جس مرد کی جورو نہو [illegible]
کر دو اور جس عورت کے شوہر نہو اوسے شوہر والی کرو والصالحین من عبادکم اور نکاح کر دو اپنے نیک پاک [illegible]
اور اپنی لونڈیوں کا صالح کی تخصیص اونکے اہتمام شان کے واسطے ہے اور اسلیے ہے کہ نکاح کے سبب سے اپنی نیکی پاکی [illegible]
اگر ہونگی وہ عورتیں جو بے شوہر ہیں اور صالح لونڈی غلام فقراء فقیر اور محتاج یغنہم اللہ تو غنی کریگا اونہیں اللہ
اپنے فضل سے بسبب صبر کے یا بوجہ اجتماع رزقوں کے ایک گھر میں جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طعام الواحد

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا ہی بخشش والا ہی فراخی معاش دیتا ہی عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہی او موافق استحقاق فقر اسکے روزی عنایت
کرتا ہی وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ اور لازم ہی کہ الگ رہیں حرام سے اور پرہیزگاری اختیار کریں وہ لوگ جو لَا يَجِدُوْنَ نہیں پاتے
ہیں نِكَاحًا اسباب نکاح کو مثل اداے مہر اور نان نفقہ کے حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ اوس وقت تک کہ حق تعالیٰ تونگر کرے اون لوگوں کو
مِنْ فَضْلِهٖ اپنے کرم کی زیادتی سے یعنی اوس اسباب پر وہ قادر ہو جاویں جسکے سبب سے وہ کدخدا ہو سکیں وَالَّذِيْنَ اور جو لوگ
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مانگتے ہیں مکاتبہ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اوس سے جسکے مالک ہوئے تمھارے ہاتھ یعنی وہ
جو تمھارے لونڈی غلاموں سے مکاتبہ مانگیں فَكَاتِبُوْهُمْ تو مکاتب کرو اونہیں یہ امر مستحب ہی اور مکاتبہ یہ ہی کہ آقا اپنے لونڈی
غلام سے کہے کہ میں نے تجھے مکاتب کیا اتنا مال ادا کر اور آزاد ہو جا لکھا ہی کہ حویطب ابن عبد العزی کے غلام صبیح نام نے اوس سے مکاتبت
چاہی اوسنے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمھارے لونڈی غلام مکاتبہ چاہیں تو اونہیں مکاتب کرو اِنْ
عَلِمْتُمْ اگر جان چکے ہو فِيْهِمْ خَيْرًا اونمیں نیکی اور صلاحیت اور امانت یا کمائی کر کے مال ادا کر دینے کی قوت یا یہ کہ قسط
کتابت کا لوگوں سے سوال نہ کرے اسواسطے کہ یہ بات بہت مکروہ ہی کہ لونڈی غلام بھیک مانگ کر کتابت کا مال ادا کرے سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ کے ایک غلام نے مکاتب ہونا چاہا حضرت سلمان نے پوچھا کہ تو کچھ مال رکھتا ہی وہ بولا نہیں پوچھا کہ تجھے کمائی کرنے کی قوت ہی بولا نہ
پس سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو کیا یہ بات چاہتا ہی کہ مجھے لوگوں کا میل کچیل کھلاے میں تجھے ہرگز نہ مکاتب کرونگا وَاٰتُوْهُمْ اور دو
مکاتب بندوں کو مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ کچھ اللہ کے مال میں سے الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ جو اوسنے تمکو دیا ہی حویطب نے اپنے صبیح غلام کو
سو دینار پر مکاتب کر دیا تھا یہ آیت سنکر بیس دینار اوسے بخشدیے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اٰتُوْهُمْ مولاؤں سے
خطاب ہی تو مال کتابت میں سے کچھ مکاتب کو بخشدینا واجب ہی اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں
کہ مال دینا واجب نہیں اسواسطے کہ وَاٰتُوْهُمْ کا حکم سب مسلمانوں کو ہی کہ مکاتب کی اعانت کرو اور اوسے زکوۃ دو تاکہ مال کتابت ادا کر
اور مخلوق کے بندہ ہونے سے اپنی گردن خلاص کرے اور اسی سبب سے اس کار خیر کو فک رقبہ کہتے ہیں اور اوسکی وجہ سے عقوبت کی گھاٹی سے
گذر جانا ممکن ہی نظم بشنو از من نکتۂ اے زندہ دل ٭ وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن ٭ گہ بلطف آزادہ را بندہ ساز ٭ گہ باحسان بندۂ
آزاد کن ٭ لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقوں کا پیشوا تھا چھ خوبصورت لونڈیاں رکھتا تھا اور زبردستی اونسے زنا کروا کے
مقاطعے کے طور پر اونسے کچھ لیا کرتا تھا اونمیں سے معاذہ اور مسیکہ نام دو لونڈیوں نے آپس میں کہا کہ یہ کام جو ہم کرتے ہیں اگر بہتر ہی تو
بہت کیا اور اگر برا ہی تو اب وقت یہی ہی کہ اوسے ہم ترک کریں پھر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حضور میں حاضر ہو کر کیفیت
عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا اور زبردستی نہ کرو فَتَيٰتِكُمْ اپنی لونڈیوں کو عَلَى الْبِغَاۗءِ زنا اور بدکاری کی
اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اگر چاہیں پھر کر رہنا پرہیزگاری پر یا نہ چاہیں ارادہ تحصن کا ذکر حال کے موافق ہی ورنہ زبردستی
ہر حال میں منع ہی تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ زبردستی نہ کرو لِّتَبْتَغُوْا تاکہ لیلو عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مال زندگی
دنیا کا اونکی کمائی سے اور اونکی اولاد کو بیچکر اور تبیان میں لکھا ہی کہ جس مرد کے نطفہ سے بطور زنا لڑکا پیدا ہوتا وہ سو اونٹ

دیکر وہ لڑکا لے لیتا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون پر زنا کے واسطے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ بعد اسکے کہ اونکے آقا اونپر جبر کرین غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اونکے گناہ یعنی مجبور لونڈیون کو بخشدیگا رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اونپر اوس برے کام کا وبال جبر کرنے والون ہی پر ہی وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اور بیشک نازل کین ہمنے اِلَيْكُمْ تمہاری طرف اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ آیتین ظاہر کرنے والی حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی اور بکسرے مُبَيِّنَاتٍ پڑھا ہی یے کو یعنی آیتین روشن اور کھلی ہوئین وَّمَثَلًا اور بھیجی ہمنے ایک مثل مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا اون لوگون کی مثلون میں سے جو گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِكُمْ تمسے پہلے یعنی عجیب قصہ اگلے لوگون کے قصے کے مانند اور وہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہی کہ تہمت واقع ہوئی تھی حضرت مریم علیہا السلام کے قصے سے بہت مشابہت رکھتا ہی اور بری الذمہ ہو جانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کے مثل ہی وَمَوْعِظَةً اور بھیجی ہمنے نصیحت ان آیتون مین لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے متقیون کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ قرآن کی نصیحتون سے فائدہ اوٹھاتے ہین اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ نور ہی آسمانون اور زمین کا اللہ کے نامون مین سے ایک نام نور ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہین مگر فارسی مین روشن کہنا چاہیے اسواسطے کہ روشنی تاریکی کی ضد ہی اور حق تعالی ان دونون ضدون کا خالق ہی جاننا چاہیے کہ نور مشہور کیفیت ہی کہ باصرہ یعنی نگاہ پہلا اوسے پاتی ہی اور اوسکے واسطے سے دوسری باریک دیکھنے کی چیزون کا ادراک کرتی ہی جیسے وہ کیفیت جو آفتاب سے اون کثیف چیزون پر پڑتی ہی جو آفتاب کے محاذی واقع ہون اور ان معنون پر نور کا لفظ حق تعالی کی نسبت بولنا درست نہین اور چونکہ اوسنے اپنا یہ نام رکھا تو ایک مضاف مقدر ماننا ضرور ہی اور اسی سبب سے صاحب کشاف کہتے ہین کہ ذو نور السموات والارض یعنی آسمانون اور زمین کا جو نور ہی حق تعالی اوس نور کا خداوند ہی یا نور ہی آسمانون اور زمین کے رہنے والون کا یعنی عالم ہستی کے اجزا جو کچھ بلندی اور پستی مین نور رکھتے ہین ذاتی یا عرضی سب اللہ کے فیض کا عطیہ ہی بلکہ ظلمت عدم ہمہ بود ہم پیچ نور وجود شہود از و یا فتیم ہی یا مصدر کو اسم فاعل کے معنی پر لینا چاہیے جیسے زید عدل عدل مصدر عادل اسم فاعل کے معنی مین ہی یعنی زید عادل ہی تو کلام کا مضمون یہ ہوا کہ اللہ منور السموات والارض اللہ روشن کرنے والا ہی آسمانون کا ملائکہ مقربین کے سبب سے اور نور دینے والا ہی زمین کو انبیائے مرسلین علیہم السلام کی بدولت یا آسمانون اور زمین پر جو رہنے والے ہین اونکے دلون کو معرفت اور توحید کے نور سے روشنی بخشتا ہی تیسیر مین لکھا ہی کہ آراستہ کرنے والا ہی آسمان اور زمین کا اور وہ جو امام یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسمائے حسنی کی شرح مین نور کے معنی اسطور پر لکھے ہین کہ جہان کا آراستہ کرنے والا اور دل کھولدینے والا اسی قول کی تائید کرتا ہی اللہ تعالی آسمان اور زمین کی آرایش کے باب مین کہتے ہین کہ آسمانون کو آراستہ کیا صوامع قدس سے کہ فرشتون کے مکان ہین اور زمین کو آراستہ کیا مساجد انس سے کہ اہل اسلام کے عبادت خانے ہین یا آسمانون کو آفتاب و ستارون سے روشن کیا اور زمین کو انبیا علما مومنون سے منور کردیا یا آسمانون کو تسبیح اور تقدیس کرنے والون کی تسبیح و تقدیس سے اور زمین کو حاجیون کے لبیک اور غازیون کے اللہ اکبر کہنے سے یا آسمان کو بیت معمور

سر انجام درست اور بعضون نے کہا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہین یعنی اہل آسمان اور اہل زمین کے امور
جیسے چاہیے تھے ویسے ہی بناکر اوسکی تدبیر ہین جو جس قوم یا شہر کے کام انجام اور اوسکی قوم کی تدبیر کرے اوسے اوس قوم اور
شہر کا نور کہتے ہین جیسا کسی شاعر نے کہا ہی کہ مصرع نور القبائل سایک ابن مخلد ؎ اور اس تقدیر پر یہ معنی ہوے کہ وہی سب
آسمان اور زمین والون کے کام بناتا ہی اور سب کو جو کچھ اونکے لایق ہی عطا کرکے خوش فرماتا ہی شعر از منہا شخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ را
سکہ جود فرخندہ رسید لطف عمیم تو ؎ اور تفسیر تبیان مین لکھا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی مدلول السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ
اوسکی قدرت کے دلائل اور اوسکی حکمت کے عجایب جو آسمان و زمین مین ہین وہ اوسکی قدرت علم حکمت پر کھلی ہوئی دلالت رکھتے
ہین تو ہر چیز مین ایک نشانی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اللہ ایک ہی شعر ہر گیاہی کہ از زمین روید ؎ وحدہ لاشریک لہ گوید ؎ مصرع
وجود جملۂ اشیا دلیل قدرت اوست ؎ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی یہ ہین کہ اہل آسمان اور
اہل زمین کو ہدایت کرنے والا اسواسطے کہ سب اوسی کی ہدایت سے اپنی ہستی کی طرف راہ پاتے ہین اور اوسی کے راہ بتانے سے اپنے
دین دنیا کی مصلحتین پہچانتے ہین لطایف قشیری مین خواجہ ابو سہل انصاری رحمہ اللہ تعالی سے نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر یون
منقول ہی کہ مُنَوِّرُ اَہْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ تاریکی مین رنج وملال اور خوف ووحشت ہوتی ہی اور جب کوئی تاریکی کی مصیبت سے
روشنی کی راحت مین پہونچتا ہی تو اوسے فرحت اور مسرت زیادہ ہوتی ہی تو زمین آسمان مین بھی تجلیات جمال الہی کے انوار کے آثار
بے انتہا خوشی اور مسرت کے سبب ہین بیت چو تو پنہان شوی از من ہمہ تاریکی و کفرم ؎ چو تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجان تو ؎
بعضے علما کہتے ہین کہ نور وہ ہی جو چیزون کو روشن کرے تاکہ وہ چیزین نظر آئین اور چونکہ حق تعالی نے ہمارے واسطے وہ چیزین بیان
فرمائین جو دنیا آخرت مین ہمارے کام آئین اور ہین وہ چیزین خدا ہی کے سبب سے سوجھین تو خدا کو نور کہہ سکتے ہین صاحب احقاف
رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب اندھیرا ہوتا ہی تو کوئی نہ ساکن کو جانتا ہی نہ متحرک کو نہ اونچے کو پہچانتا ہی نہ نیچے کو نہ اچھے کو تمیز کرتا ہی نہ برے کو
جب نور پھیلتا ہی تو اندھیرا دور ہوجاتا ہی اور سب کیفیتین کھل جاتی ہین صاف اور میلے اچھے اور برے جوہر اور عرض مین تمیز ہوجاتی ہی
انسان یہ تو جانتا ہی کہ نور کے سبب سے یہ سمجھ اور بوجھ آئی مگر نور کو پہچاننے مین متحیر رہتا ہی اسواسطے کہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہوا ہی اور
نور پوشیدہ ہی اور چیزون کا حال کھولنے کے سبب سے ظاہر ہی اور خود پوشیدہ ہی تو حق سبحانہ تعالی کہ جسکی بدولت ہمین ادراک آئی اور
چیزون کی پہچان ہوئی اس بات کے سزاوار ہی کہ اوسے نور کہین اور محققون کے نزدیک نور حقیقی حق تعالی ہی کی ہستی ہی کہ سب
موجودات اوسی کے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے پوشیدہ ہی اور حضرت ولایت رتبت نے رباعیات کی شرح مین فرمایا ہی کہ تو جو کچھ ادراک
کرتا ہی تو پہلے ہستی ہی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہو اور وہ ہستی کمال ظہور کی وجہ سے مخفی رہتی جیسے رنگون
شکلون کا ادراک اوس روشنی کے ادراک کے سبب سے ہی جو اونھین گھیرے ہوئے ہی اور جب اون رنگون و شکلون کا دیکھنا موقوف ہی اور باوصف
اسکے دیکھنے والا جب رنگون اور شکلون کو ادراک کرتا ہی تو روشنی کے ادراک سے غافل ہوتا ہی اور جب روشنی غائب ہوجاتی ہی تو اوسے معلوم ہوتا ہی
کہ اون رنگون اور شکلون کے علاوہ اور کسی چیز کا بھی ادراک تھا کہ وہ روشنی ہی اسی طرح ہستی حقیقی کا نور جو روشنی اور رنگون اور شکلون اور دیکھنے والے

اور سب موجودات ذہنی و خارجی کو گھیرے اور سب کو قائم رکھنے والا ہی اور ہر چیز کا ادراک بے اوس نور کے ادراک کے محال ہی اگرچہ لوگ اوس
نور کے ادراک سے غافل ہے اور یہ غفلت اس سبب سے ہی کہ اوس نور کو ہمیشہ ظہور ہی اگر یہ نور بھی اوس روشنی کی طرح غائب ہو جاتا تو یہ بات
ظاہر ہو جاتی کہ موجودات کو ادراک کرنے کے وقت اور ایک امر بھی مدرک تھا کہ وہ وجود حق تعالی کا نور ہی **نظم** ہستی کہ بذات خود ہویداست
جز نور وے ذرات مکونات از وے یافت ظہور ★ ہر چیز کہ از فروغ او افتد دور ★ در ظلمت نیستی بماند مستور ★ اور رسالہ حق الیقین مین لکھا ہی کہ خدا
کی ہستی سب ہستیون سے زیادہ ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ آپ سے آپ ظاہر ہی اور سب ہستیون کا ظہور اوسی کے سبب سے ہی **اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ** سب چیزین اوسکی ہستی کے بغیر عدم محض ہین اور سب ہستیون کا ادراک اوسی سے پیدا ہوتا ہی ادراک کرنے والے کی طرف سے
اور اوس چیز کی جانب سے بھی جو ادراک مین آئی اور جو کچھ تو ادراک کرتا ہی تو پہلے یہی ہستی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے
ادراک سے غافل ہے اور شدت ظہور کی وجہ سے یہ ہستی مخفی معلوم ہوتی ہی **نظم** ہمہ عالم ظہور اوست پیدا ★ کجا او گردد از عالم ہویدا ★
جہان دان کز وخورشید تابان ★ بنور شمع جوید در بیابان ★ **مَثَلُ نُوْرِهٖ** جو نور اوسکی طرف منسوب ہی اوسکی صفت **كَمِشْكٰوةٍ**
مثل روشندان کے جو دیوار کے پار نہو طاق کی طرح **فِيْهَا مِصْبَاحٌ** اوس طاق مین ایک چراغ جلتا ہو خوب روشن اور بعضے کہتے
ہین کہ مشکوۃ لوہے کی چھوٹی چھڑی ہی جو لالٹین کے بیچ مین ہوتی ہی اور اس قول کے موافق مصباح بتی ہوگی جو اوس چھڑی مین جلتی ہی
اَلْمِصْبَاحُ وہ جلتی ہوئی بتی **فِيْ زُجَاجَةٍ** لالٹین مین **اَلزُّجَاجَةُ** وہ لالٹین نہایت صفائی اور لطافت کی وجہ سے
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ گویا ستارہ ہی **دُرِّيٌّ** چمکتا جیسے زہرہ مشتری اور وہ لالٹین یعنی اوسمین جو بتی ہی **يُّوْقَدُ** روشن ہوتی ہی
پہلے پل **مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ** بڑی برکت والے درخت کے تیل سے **زَيْتُوْنَةٍ** کہ وہ درخت زیتون ہی زمین مقدس مین اگا ہوا
اور بکثرت پیغمبرون نے اوسکے حق مین دعا سے برکت کی ہی اونمین سے ایک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام ہین
لَّا شَرْقِيَّةٍ نہ جانب شرق مین ہی آبادی سے جیسے گنگ دژ شہر چین ختا مین ہی **وَّلَا غَرْبِيَّةٍ** اور نہ جانب غرب مین
اوس سے جیسے طنجہ اور طرسوس ولایت قیروان مین بلکہ وہ درخت ملک شام کی زمین اور پہاڑون مین اگتا ہی پایہ کہ نہ آفتاب سے
ملا ہوا ہی کہ جل جائے نہ ہمیشہ سایہ مین رہتا ہی کہ اوسکا میوہ کچا رہے بلکہ آفتاب کی گرمی سے بھی بہرہ مند ہی اور سایہ کی پناہ مین بھی
محفوظ ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اس درخت کی اصل بہشت سے ہی دنیا مین لائے ہین تو وہ اس عالم کے درختون
مین ہی کہ اوسے شرقی اور غربی کہہ سکین **يَكَادُ زَيْتُهَا** قریب ہی کہ اوس درخت کا روغن **يُضِيْٓءُ** روشنی دے
اپنی ذات سے **وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ** اگرچہ نہ چھو گئی ہو اوسے **نَارٌ** آگ یعنی اوسمین ایسی چمک اور صفائی
ہی کہ بے آگ روشنی دے **نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ** روشنی پر روشنی یعنی زیتون کی صفائی بتی کی لو سے ملی اور
لطافت فریبران ہوئی اوس چھڑی مین جو شعاعون کو تھامے اور نورون کو جمع کیے ہوئے ہی **يَهْدِي اللّٰهُ**
دکھاتا ہی اللہ **لِنُوْرِهٖ** اپنے نور معرفت کی طرف **مَنْ يَّشَآءُ** جسے چاہتا ہی **وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ**
دیتا ہی اللہ مثالین یعنی عقل مین آنے والی باتون کو حواس مین آنے والی چیزون کی صورت پہ بیان فرماتا ہی **لِلنَّاسِ**

لوگون کے واسطے تاکہ جلدی سمجھ لین اور بات کا مطلب کُھل جاوے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین معقولات و محسوسات کے
دقائق جلیات اور خفیات کے حقائق عَلِيمٌ ۝ جاننے والا ہی اس تمثیل کے باب مین عالمون کو بہت کلام ہی امام فخرالدین
رازی رحمہ اللہ تعالی نے اسرار التنزیل مین فرمایا کہ اس نور سے نور ایمان مراد ہی کہ حق تعالی نے مومن کے سینہ کو اوس طاق سے تشبیہ دی
جسمین لالٹین روشن ہو اور اوسکے دل کو لالٹین کہ پاک سینہ مین ہی اور ایمان کو شمع سے مثال دی کہ دل کی لالٹین مین روشن ہی اور لالٹین کو ستارہ روشن
سا تشبیہ دی اور کلمہ اخلاص کو برکت والے درخت کے ساتھ کہ آفتاب کی تابش اوسپر سایہ جاکی ٹھنڈک سے سرد نہین ہی اور قریب ہی کہ کلمہ کا فیض اوسکا
کہ مومن کی زبان سے آئے عالم کو منور کر دیوے بغیر اسکے کہ زبان پر اوسکا اقرار جاری ہو اور دل مین اوسکی تصدیق اقرار زبانی کے ساتھ ملی تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہو گیا اور
امام جعفر رضی اللہ عنہ کا کلام ہی کہ نور ایمان کو چراغ کے ساتھ تشبیہ اسواسطے دی کہ جس گھر مین چراغ روشن ہوتا ہی چور اوسکے گرد نہین جاتا اسی طرح
دل مین نور ایمان ہوتا ہی شیطان اوسکی راہ نہین پاتا اور یہ کہ چراغ سے گھر کا اندر روشن ہوتا ہی اور روشندانون سے اوسکا پرتو باہر
پڑتا ہی اور باہر کی طرف بھی روشنی ہو جاتی ہی اسی طرح نور ایمان دل کو روشن کرتا ہی اور وہان سے حواسون کے روشندانون مین
کی شعاعین پڑتی ہین اور اعضا اور جوارح پر طاعتون کا نور ظاہر ہوتا ہی سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مصرع سیماے ہر کس از دل وی دہد
خبر؛ اور مومن کے دل کو شیشہ سے اسواسطے تشبیہ دی کہ اوسے ظلم کے پتھر سے نہ توڑین اسواسطے کہ ٹوٹا ہوا شیشہ جہان لگ جاتا ہی
کاٹ دیتا ہی اور ٹوٹے ہوئے دل سے جہان زخم لگا اوسکی کچھ دوا ہی نہین بیت چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ہر چند بشکنی
تیزتر شود؛ اور بعضون نے کہا ہی کہ نور اسرار الٰہی کی معرفت کا نور ہی اور زجاجہ عارف کا دل اور مشکوٰۃ اوسکا سینہ ہی اور زیتون سے شجرہ
مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی چراغ معرفت عارف کے دل اور سینہ مین برکت ہدایت اور تلقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روشن ہی کہ وہ ذات جامع الکمالات نہ شرقی ہی نہ غربی بلکہ مکی ہی اور مرکز ناف عالم ہی اور عارف جب وہ اسرار حضرت سید
کی تعلیم سے حاصل کرتا ہی تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ کا بھید معلوم ہو سکتا ہی اور ایک قول یہ ہی کہ وہ نور قرآن ہی اور مسلمان کا دل زجاجہ اور اوسکی زبان
مشکوٰۃ اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ پیدا ہو گئی ہی نہ پیدا ہونے والی قریب ہی کہ ابھی قرآن نہ پڑھا گیا اور اوسکی دلیلین
سب پر کھل گئیں ہون پھر جب اوسکی قرأت کرین تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہو جاوے اور روح الارواح مین لکھا ہی کہ نور نور محمدی ہی اور
مشکوٰۃ حضرت آدم اور زجاجہ حضرت نوح اور زیتون حضرت ابراہیم علیہم السلام کہ نہ دین یہود کی طرف مائل ہین کہ یہود نے جانب
غرب کو قبلہ کیا اور نہ دین نصارا کی جانب ابراہیم علیہ السلام مائل ہین کہ نصارا جانب مشرق متوجہ ہین اور مصباح ہمارے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ حضرت ابراہیم اور زجاجہ حضرت اسماعیل اور مصباح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ بات ہی نہ از قسم غریبات یا مشکوٰۃ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ
کھلا ہوا اور زجاجہ آپکا دل پاک صاف اور مصباح آپکا علم کامل اور شجرہ آپکا خلق شامل کہ نہ زیادتی اور افراط کی طرف مائل ہی نہ کمی
اور تفریط کی جانب بلکہ طریق اعتدال پر ہی کہ خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا واقع ہوا اور صراط سوی اوسی سے عبارت ہی اور عین المعانی
کہا ہی کہ محبت حبیب کا نور خلت خلیل کے نور کے ساتھ نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہی بیت پدر نور و پسر نور است مشہور؛ ازینجا فہم کن نُورٌ عَلٰی

باقی نکتے جو اس آیت نور سے متعلق ہین جواہر التفسیر مین مفصل او شرح لکھے ہین فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ تسبیح کرتے ہین اللہ کی
اون گھرون مین کہ اذن دیا اور حکم کیا ہی اللہ نے جنکی نسبت اَنْ تُرْفَعَ یہ کہ بلند کیجائے اونکی قدر تعظیم کے ساتھ یعنی اونکی قدر بلند
اور مرتبہ بزرگ جانین یا اون گھرون مین آوازین بلند کرین یا اون گھرون مین حق تعالی کی طرف کیئے دست دعا اوٹھائین
اور حاجتین مانگین وَيُذْكَرَ فِيْهَا اور یاد کیا جائے اون گھرون مین اسْمُهٗ نام اوسکا نام گھرون سے مسجدین مراد ہین
کہ سب مکانون سے عالیقدر اور بزرگ تر ہین وہان یاد الہی اور نماز مین مشغول ہونا چاہیے اور دنیا کے کلام اور بے معنی باتون سے
پرہیز کرنا چاہیے یا انبیا علیہم السلام کے گھر مراد ہین یا شہر مدینہ منورہ کے مکانات یا ازواج طاہرات کے حجرے اور بعضون نے
رفع سے بنانا اور اونچا کرنا مراد لیا ہی جیسا حق تعالی نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور
بعضون نے کہا ہی کہ گھرون سے وہ چار گھر مراد ہین جو حکم الہی کے موافق پیغمبرون کے ہاتھ سے تعمیر ہوے ایک کعبہ شریف کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کی کوشش اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے پورا ہوا دوسرا بیت المقدس کہ اوسکی بنیاد حضرت
داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت مین اوٹھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین پورا ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ
جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تعمیر ہوئین يُسَبِّحُ لَهٗ تسبیح کیجاتی ہی یا نماز
پڑھی جاتی ہی خدا کے واسطے فِيْهَا اون گھرون مین بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ صبح شام رِجَالٌ وہ تسبیح
کرنے والے اور نماز پڑھنے والے مرد ہین کہ کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود مین لَا تُلْهِيْهِمْ مشغول نہین کرتے
اور باز نہین رکھتی اونھین تِجَارَةٌ تجارت یعنی ایسی پونجی مول لینا جس سے نفع کی توقع ہو وَّلَا بَيْعٌ اور نہ بیچنا اوسکا
یعنی لینا دینا بیچنا مول لینا اونھین مانع نہین ہوتا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم
کرنے سے وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ اور زکوۃ دینے سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خرید فروخت جو دنیا کے بڑے شغل ہین جب
وہ یاد الہی سے اونھین نہین مانع ہوتے تو چھوٹے چھوٹے کام بطریق اولی مانع نہونگے صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی
کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اونکا ظاہر تو خلق کے ساتھ ہی اور اونکا باطن اسما اور صفات الہی کے مشاہدہ مین ہی اور حقیقت مین خواجگان
ما وراء النہر کی یہی روش ہی لکھا ہی کہ ملک حسین کرد والی ہرات نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے
پوچھا کہ آپکے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہوتا ہی اونھون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ آپکے طریقہ کی بنا کاہے پر ہی فرمایا کہ
خلوت در انجمن یہ کہ ظاہر مین تو خلق کے ساتھ ہین اور باطن مین حق کے ساتھ بیت از درون شو آشنا و از برون بیگانہ
وش ۞ اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ۞ وہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
طرف اشارہ ہی اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اس طریقہ عمدہ کے بیان مین فرمایا ہی رباعی سر رشتۂ
بکف آر ۞ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ۞ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال ۞ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ۞
ڈرتے ہین یہ لوگ باوصف اس توجہ اور استغراق کے يَوْمًا تَتَقَلَّبُ اوس روز کو کہ اولٹ جائینگے

الْقُلُوْبُ اوس دن دل یعنی ہول کے مارے متحیر ہو جاوینگے اور آرام کی صفت اضطراب سے بدل جاینگی وَالْاَبْصَارُ ۝ اور کچھ
جاینگی آنکھیں اوسطرف دیکھینگی کہ اوسکا نامۂ اعمال کدھر سے اوسکے پاس پہونچتا ہے لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ یہ متعلق یخافون کا ہے یعنی
ڈرتے ہیں تاکہ جزا دے خدا اونھیں اوس خوف کے سبب اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت خوب جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہے یعنی
جو وعدہ کی ہوئی ہے وَيَزِيْدَهُمْ اور زیادہ کردیگا اونکی نیک جزائین مِّنْ فَضْلِهٖ ط اپنے فضل سے یعنی وعدہ کی ہوئی جزا کے علاوہ
اونھیں ایسے عطیے مرحمت فرمائیگا جنکا ہرگز اونکے دلون مین بھی گمان نہ آیا ہوگا وَاللّٰهُ يَرْزُقُ اور حق تعالیٰ روزی دیتا ہے دنیا مین
مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بےحساب یعنی اوس روزی کا حساب نکریگا یا اوس مقدار سے زیادہ کہ جو عقل میں
مرحمت فرمائیگا جو شمار مین آئے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جنھون نے چھپایا حق اور نہ موافق ہوئے اوسکے اَعْمَالُهُمْ اونکے اعمال
کہ اچھے معلوم ہون جیسے رشتہ دارون سے میل کرنا لونڈی غلام آزاد کرنا فقیرون کو کھانا کھلانا اور ایسی باتین كَسَرَابٍ مثل سراب کے
ہے بِقِيْعَةٍ برابر زمین مین سراب وہ ہے کہ آفتاب کی شعاع دوپہر کو برابر زمین پر پڑے اور اوسکی چمک موج مارتے ہوئے پانی کی طرح دکھائی دے
يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ سمجھتا ہے اوسے پیاسا مَآءً ط پانی صاف اور اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ یہانتک کہ جب
پہونچتا ہے وہان پانی کا گمان کرکے تو لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا نہین پاتا اپنا اوس گمان اور تصور کی ہوئی کو کوئی چیز وَّوَجَدَ اللّٰهَ اور
پاتا ہے خدا کے غصہ کو عِنْدَهٗ اپنے کام کے پاس یا خدا کو اپنا حساب کرنے والا پاتا ہے فَوَفّٰىهُ پھر پوری دیگا اللہ اوسے حِسَابَهٗ ط
جزا اوسکے کام کی حساب کے موافق وَاللّٰهُ اور اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی حساب کرنے والا ہے ایک کا حساب اوسے
دوسرے کے حساب سے باز نہ رکھیگا اور مثال دی اللہ نے کافرون کے اعمال کو چمکتی ریت کے ساتھ جیسے پانی کا دھوکا ہوتا ہے اور کافرون کو
پیاسون کے ساتھ تو جسطرح پیاسا چمکتی ریت سے ناامید ہوا ہو تو پیاس کی شدت اور زیادہ ہوتی ہے کافر جو اپنے اعمال کے ثواب کی
امید رکھتے ہین جب وہ امید نہ پوری ہوگی تو اونکی حسرت زیادہ ہوگی اَوْ كَظُلُمٰتٍ یا کافرون کے عمل مثل تاریکیون کے ہین جو
فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ دریائے عمیق مین کہ دم بدم يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ چھپا لیتی ہے اوس دریا کو ایک موج کہ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اوسکے اوپر
دوسری موج ہے مِّنْ فَوْقِهٖ اوس دوسری موج پر سَحَابٌ ط ابر ہے کہ تارون کی روشنی چھپائے ہے ظُلُمٰتٌ یہ تاریکیان بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ ط ایک دوسری پر تہ بتہ ہین یعنی ایک تو دریا کی تاریکی اوسپر اول موج کی تاریکی اوسپر دوسری موج کی تاریکی اوسپر ابر کا اندھیرا
اِذَآ اَخْرَجَ جب نکالے کوئی يَدَهٗ اپنا ہاتھ جو اون سب اعضا کی نسبت آنکھ سے قریب ہے جو دکھائی دیتے ہین لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ط نہین
قریب ہے کہ دیکھے اوسے تاریکیون کی شدت کی تاکید کا بیان ہے یعنی آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہین آتا اور قریب ہے کہ نظر آئے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
اللّٰهُ اور جسکے واسطے نہ کی اور مقرر اور مقدر نہ کی خدا نے لَهٗ نُوْرًا اوسکے واسطے روشنی قسمت ازلی مین فَمَا لَهٗ تو نہین
اوسکے واسطے مِنْ نُّوْرٍ ۝ کچھ نور کافرون کے عمل کی یہ دوسری تمثیل ہے ظلمات تو اوسکے تاریک عمل ہین اور بحر لجی
دریائے عمیق اوسکا دل ہے اور موج وہ جہل اور شک ہے جو اوسکے دل کو چھپا لیتا ہے اور اوسپر سیاہی کا ابر کافر کا کام اور بات
ظلمت ہے اور اوسکا آنا جانا ظلمت ہے اور قیامت کے دن اوسکی رجوع بھی ظلمت کی طرف ہے بخلاف مومن کے کہ اوسکے واسطے

نور پر نور ہی اور کافر کے واسطے ظلمتوں پر ظلمتیں ہین نظم مومنان از تیرگی دور آمدند ٭ لاجرم نور علی نور آمدند ٭ کافر تاریک دل را اگر ست ٭
حال و گفتارش ظلمت اندر ظلمت ست ٭ أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ
یہ کہ اللہ تسبیح کرتا ہی اوسکی اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہی اوسے زبان قال سے یا دلالت حال سے مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
جو کوئی ہی آسمانوں اور زمینوں مین وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ اور چڑیاں بھی اوسکی تسبیح کرتی ہین جب پر کھولے قطار باندھے ہوا مین
اڑتی ہین چڑیوں کو خاص کر کے بیان فرمایا اسلیے ہی کہ وہ زمین آسمان کے درمیان ہین یا خدا کی صنعت کی دلیلین انمین بہت
کھلی ہوئی ہین اسواسطے کہ بھاری جسم جو اپنی اصل مین مرکز یعنی نیچے کی طرف مائل ہین اونکو محیط یعنی اوپر کی طرف میل کرنے کی
قوت اور ہوا مین ٹھہرنے کی قدرت عطا فرمایا اور غول باندھنے مین یا وصف اسکے کہ اونکے بازوؤں مین سمیٹنے کی بھی قوت بخشی پیدا کا
طریقہ اونھین الہام فرمایا کمال قدرت صانع پر یقینی دلیل ہی كُلٌّ ہر ایک اہل آسمان اور اہل زمین یا چڑیوں یا سب سے قَدْ عَلِمَ
بیشک جانی ہی صَلَاتَهُ اپنی دعا وَتَسْبِيحَهُ اور اپنی تسبیح یا خدا کی دعا و تسبیح یا خدا جانتا ہی سب کی نماز اور نیاز وَاللَّهُ
عَلِيمٌ اور اللہ جانتا ہی بِمَا يَفْعَلُونَ ○ جو کچھ کرتے ہین سب طاعت اور عبادت وَلِلَّهِ اور خدا کے واسطے ہی مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی اسواسطے کہ اون سب کا خالق وہی ہی وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ○
اور اللہ کی طرف ہی سب کی بازگشت أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اللہ يُزْجِي سَحَابًا چلاتا ہی ابر کو اور اوٹھاتا ہی او
کے ٹکڑے ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ پھر تالیف کرتا ہی اونکے درمیان یعنی بعض کو بعض سے ملا دیتا ہی ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا
پھر کر دیتا ہی اوسے باہم ملا ہوا اور تلے اوپر جما ہوا فَتَرَى الْوَدْقَ پھر دیکھتا ہی تو مینہ کو يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ نکلتا ہی اوسکے
درمیان سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ اور برساتا ہی ابر سے یا آسمان سے مِنْ جِبَالٍ فِيهَا پہاڑوں سے جو اوسمین ہین یعنی ابر کے
بڑے بڑے ٹکڑے جو پہاڑوں کے برابر ہین مِنْ بَرَدٍ اولے سے جو ہوتا ہی اوس ابر مین مفعول محذوف ہی تقدیر یہ
اوسکی یوں ہی کہ برساتا ہی اوس اولے مین سے جو ابر مین ہی اولے اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہاں سما سے آسمان مراد ہی ابر نہین اور
آسمان مین اولے کے پہاڑ ہین جسطرح زمین پر پتھر کے پہاڑ ہین حق تعالی اون سمانی پہاڑوں سے اولے برساتا ہی فَيُصِيبُ بِهِ
تو پہونچاتا ہی اوس اولے کو کھیت اور باغ مین مَنْ يَشَاءُ جسکے چاہتا ہی وَيَصْرِفُهُ اور باز رکھتا ہی اوسے اور جا صلاحت سے
عَنْ مَنْ يَشَاءُ جس کسیکے کہ چاہتا ہی يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ قریب ہی کہ چمک اوس بجلی کی يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ○
لیجاوے نگاہین اور چمک کے سبب سے اندھا کر دے اور یہ اوسکے کمال قدرت پر بڑی قوی دلیل ہی کہ پانی برسانے والے ابر مین سے
يُقَلِّبُ اللَّهُ پھیرتا ہی اللہ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ دن رات کو ایک دوسرے کے بعد آنے جانے سے یا ایک کے گھٹنے اور دو
بدلتا ہی اونکے احوال گرمی سردی یا اجالے اندھیرے کے سبب سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَعِبْرَةً
اور عبرت لینا ہی لِأُولِي الْأَبْصَارِ ○ سوجھ بوجھ والوں کو وَاللَّهُ خَلَقَ اور اللہ نے پیدا کیا كُلَّ دَابَّةٍ
والے کو کہ زمین مین ہی مِنْ مَاءٍ پانی سے کہ اوسکا خمیر اور مادہ ہی یا مخصوص پانی یعنی نطفہ سے اور یہ تغلیب

اسواسطے کہ بعضے حیوانات نطفہ سے مخلوق نہین ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حق تعالی نے ایک جوہر پیدا کر کے
اوسے نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل کر پانی ہو گیا اوسمین سے کچھ پانی کو آگ کر دیا اور اوس سے جن پیدا کیے اور کچھ پانی کو ہوا کر کے اوس سے
فرشتے پیدا کیے پھر کچھ پانی کو خاک کر کے اوس سے آدمی اور سب حیوانات پیدا کیے اور سب کی اصل پانی ہی ہے فَمِنْهُم پھر ان
جنبش کرنے والون مین سے مَّن يَمْشِي کوئی ہے کہ چلتا ہے عَلَىٰ بَطْنِهِ اپنے پیٹ کے بل جیسے سانپ مچھلی وغیرہ
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي اور اونمین سے کوئی ہے کہ چلتا ہے عَلَىٰ رِجْلَيْنِ دونون پانؤن پر جیسے آدمی اور پرند جانور
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي اور اونمین سے کوئی چلتا ہے عَلَىٰ أَرْبَعٍ چار پانؤن پر جیسے درند چرند حق تعالی نے اون جانورون کو
پہلے بیان کیا جنمین اوسکی قدرت بہت ظاہر ہے اور وہ وہ جانور ہین جو بے پیرون کے چلتے ہین پھر اونکو بیان فرمایا جو دو پانؤن سے
چلتے ہین پھر چار پانؤن کو اور جن حیوانات کے چار پانؤن سے زیادہ پیر ہوتے ہین وہ بھی چار ہی پانؤن پر زور دیکر چلتے ہین
يَخْلُقُ اللَّهُ پیدا کرتا ہے اللہ مَا يَشَاءُ جو کچھ چاہتا ہے اون چیزون مین سے جو ذکر کین اور جنکا ذکر نہین فرمایا مختلف صورتون
اور اعضا اور ہیئتون اور حرکتون اور قوتون اور افعال پر باوجود اسکے کہ عنصر ایک ہی ہے نظم اوست قادر ہر چہ خواہد و خواست ہٖ
ہر چہ خواہد کند کہ حکم اوراست ہٖ نقشبندی برون گلہا اوست ہٖ نقش دان درون دلہا اوست ہٖ إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہے تو جو کچھ چاہے پیدا کرے لَّقَدْ أَنزَلْنَا تحقیق کہ ہمنے اوتارین آيَاتٍ
مُّبَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئین وَاللَّهُ يَهْدِي اور اللہ ہدایت کرتا ہے مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہے اون آیتون مین غور
اور فکر کرنے کے سبب سے إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ سیدھی ٹھیک راہ کی طرف کہ وہ جنت کی راہ ہے لکھا ہے کہ بشر منافق اور ایک یہودی
مین جھگڑا پڑا یہودی بولا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ مین اپنا فیصلہ کرائین منافق کہنے لگا کہ کعب بن اشرف کے سامنے یہ مقدمہ
پیش کرین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَقُولُونَ کہتے ہین منافق کہ ہم آمَنَّا بِاللَّهِ ایمان لائے ہین خدا کا وَبِالرَّسُولِ
اور اوسکے رسول کا وَأَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے دونون کی ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ پھر پھرتا ہے فَرِيقٌ مِّنْهُم ایک گروہ اونمین سے
اور حکم ماننے کو منع کرتے ہین مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ بعد اسکے کہ ایمان اور اطاعت کا اقرار کر چکے ہین وَمَا أُولَٰئِكَ اور نہین ہین
اوس گروہ کے لوگ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ ایمان والے دل سے یا ایمان پر ثابت اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور
مغیرہ بن وائل مین پانی اور زمین کی بابت جھگڑا پڑا تھا ہرچند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اوسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین لائین مگر یہ بات ممکن نہوئی مغیرہ بولا کہ وہ تمھارا حق ثابت کرینگے اسواسطے کہ اونکے چچازاد بھائی ہو اور اصل بات یہ ہے کہ
وہ جانتا تھا کہ معاملہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حق فیصلہ کرینگے تو حق تعالی نے
یہ آیت نازل کی کہ منافق لوگ ایمان اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہین اور خدا اور رسول کے حکم سے انکار کرتے ہین وَإِذَا دُعُوا
اور جب بلائے جاتے ہین إِلَى اللَّهِ اللہ کی کتاب کی طرف وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کے حکم کی جانب لِيَحْكُمَ تا کہ حکم کرین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستی کے ساتھ بَيْنَهُمْ اونکے درمیان إِذَا فَرِيقٌ تو اوسوقت ایک گروہ مِّنْهُم اونمین سے کہ بشر ہے یا مغیرہ

مُّعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے ہین محاکمہ جانب پیغمبر سے وَاِنْ یَّكُنْ اور اگر ہو لَّهُمُ الْحَقُّ اونکے واسطے حکم یعنی اونکی
مرضی کے موافق تو یَاْتُوْٓا اِلَیْهِ آئین پیغمبر کی طرف مُذْعِنِیْنَ ○ حکم مانتے اور اطاعت کرتے ہوئے یعنی اگر جانین کہ اونھی کا
حق ثابت ہوگا تو فرمانبردار اور مطیع ہین اور اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا حق ثابت ہوگا تو منکر ہین اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ کیا اونکے دلون
مَّرَضٌ بیماری ہے یعنی کفر اور ظلم کی طرف میلان اَمِ ارْتَابُوْٓا یا شک مین پڑے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور
اونسے نا انصافی دیکھی ہے کہ اونپر اعتماد باقی نہین رہا اَمْ یَخَافُوْنَ یا ڈرتے ہین اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ یہ کہ بے عین کریگا حق تعالی کوئی
حکم نازل فرماتے ہین اور ظلم کریگا عَلَیْهِمْ اونپر وَرَسُوْلُهٗ اور میل کریگا اوسکا رسول حکم دینے مین بَلْ ایسا نہین کہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل تہمت ہو یا خدا اور اوسکا رسول ظلم کرے بلکہ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہی تو ظلم
کرنے والے ہین اپنے دوسرے فریق پر یا اپنی جانون پر انکار کے سبب یا خدا اور رسول کے حکم سے باز رکھ کر اِنَّمَا كَانَ اسکے سوا
نہین کہ ہے قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ بات ایمانوالون کی اِذَا دُعُوْٓا جب پکارے جاتے ہین اِلَى اللّٰهِ اللہ کی کتاب
کی طرف وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کی جانب لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ تا حکم کرے اونکے درمیان جھگڑے کے وقت اَنْ
یَّقُوْلُوْا یہ کہ کہین کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے آپکا کلام وَاَطَعْنَا اور فرمانبردار ہین آپکے حکم کے مصرع بہ ہے جو حکم کہ درمیان ہماری ہے
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ جو ایسا کہتے ہین هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی تو چھٹکارا پانے والے ہین عذاب الٰہی کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہین رضاے سبحانی کے درجون پر وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی حکم مانے خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی
اطاعت کرے سنتون مین یا ہر ایک بات مین جو وہ فرمائین وَیَخْشَ اللّٰهَ اور ڈرے عذاب الٰہی سے گذرے ہوئے گناہون پر
وَیَتَّقْهِ اور بچے اوسکے غصے سے اور گناہ نہ کرے آئندہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ وہی ہین مراد کو پہونچنے
والے جنت کی نعمتون کے ساتھ کشاف مین لکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے علماے التماس کیا کہ ایک ہی آیت ایسی بتائیے کہ اوسپر عمل
کرنا کافی ہو اور پھر دوسری آیت کی احتیاج نہ باقی رہے تو علما نے اس آیت پر اتفاق کیا اسواسطے کہ فوز و فلاح کا حصول سواے فرمانبرداری
اور خوف اور پرہیزگاری کے متصور ہی نہین ہے بیت اینک اگر مقصد اقصی طلبی ہو اینک عمل از رضاے مولی طلبی ہو وَاَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ اور قسم کھائی منافقون نے اللہ تعالی کی جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون مین سے کہ وہ ایسے فرمانبردار ہین کہ
بے شبہہ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ اگر حکم کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر نکل آنے کا لَیَخْرُجُنَّ ؕ تو
ضرور وہ نکل آئین او لحظہ بھر بھی توقف نہ کرین قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہو کہ قسم نہ کھاؤ جھوٹی طَاعَةٌ
ہے مَّعْرُوْفَةٌ ؕ پہچانی ہوئی اخلاص اور سچی نیت کے ساتھ نہ کہ جھوٹی قسم نفاق اور جھوٹی طاعت پر اِنَّ اللّٰهَ
خدا جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تم کرتے ہو نفاق وغیرہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ
خدا کی خلوص نیت کے ساتھ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ اور فرمانبرداری کرو رسول کی صداقت دلی کے ساتھ فَاِنْ تَوَلَّوْا
اور انکار کروگے تم اے لوگو فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ تو اسکے سوا نہین کہ پیغمبر پر وہی ہے جو اوسپر بوجھ رکھا

احکام کا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ اور تمپر ہی جو کچھ تمسے بوجھ اوٹھوایا گیا ہی اطاعت اور فرمانبرداری کا وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ
اور اگر اطاعت کروگے رسول کی اونکے حکم مین تو تَهْتَدُوْا سیدھی راہ پاؤگے وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اور نہین ہی رسول پر
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور دعوت اسلام کرنا صاف صاف اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کچھ
لازم تھا وہ اونھون نے ادا کیا اور جو تمہارا کاربار ہی وہ باقی رہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ دیا اون لوگون کو جو ایمان
لائے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے بہت مشہور یہ بات ہی کہ اوائل ایمان مین جب
غریب مہاجر اور جنھون نے ہجرت کی تھی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین انصار کے گھرون مین قیام کیا اور اکثر قبائل عرب جو مکہ اور یثرب مین
تھے قریش اونسے ملکر ان غریبون کے ساتھ لڑنے پر متفق ہوے اور دن رات دھمکیان دیتے اور سخت پیغام کہلا بھیجتے تھے وہ حضرات
مہاجر اکثر ہتھیار اپنے پاس رکھتے اور خوف وہراس مین بسر کرتے ایکدن آپس مین کہنے لگے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنے کو
مطمئن اور بیخوف دیکھین اور فراغت سے خیر و عافیت کے ساتھ بیٹھین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور وعدہ کرکے قسم کھائی کہ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ضرور اونکو خلیفہ کریگا فِي الْاَرْضِ کافرون کی سرزمین پر جیسا اونھین كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
جسطرح خلیفہ کیا خدا نے اون لوگون کو جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے اور بکر نے استخلف مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جسطرح
خلیفہ کیے گئے وہ لوگ جو اونکے قبل تھے یعنی بنی اسرائیل کہ اونھین مصر اور شام کی زمین عطا فرمائی یہانتک کہ اونھون نے وہان
ایسا تصرف کیا جیسا بادشاہ اپنے ملکون مین کرتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین مومنون سے اپنا وعدہ وفا کیا عرب کے جزیرے اور
کسری کے شہر اور روم کے شہر اونھین عطا فرمائے اور امید ہی کہ حکم لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے موافق تمام مشارق اور مغارب کے اطراف
واکناف ملازمان شرع نبوی اور متابعان احکام ملت مصطفوی کی تسخیر اور تصرف مین آجائین نظم وسیدم صیت کمال دولت خدام
او بعرصہ روے زمین راسر بسر خواہد گرفت ۞ شاہباز ہمتش چون برکشاید بال قدرت ۞ از ثریا تا ثری وز زیر تا زبر خواہد گرفت ۞ یہ آیت
اعجاز قرآن اور صحت نبوت اور خلفاء راشدین کی خلافت پر دلیل ہی اور فرمایا کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ اور ضرور قوت کے ساتھ متمکن اور ثابت
کریگا لَهُمْ دِيْنَهُمُ اونکے واسطے اونکے دین کو الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وہ دین کہ پسندیدہ ہی اونکے واسطے یعنی دین
اسلام مراد یہ ہی کہ اوس دین کو سب دینون پر غالب کردیگا وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ اور ضرور بدل دیگا اونھین مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اونکے ڈر کے بعد کہ دشمنون سے ہی اَمْنًا بیخوفی دشمنون سے يَعْبُدُوْنَنِيْ عبادت کرینگے یعنی زمانہ خلافت مین لَا يُشْرِكُوْنَ
نہ شریک کرینگے بِيْ شَيْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو یعنی جاہ و دولت اختیار و قدرت اونھین توحید اور عبادت سے باز رکھیگی
وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کریگا اس نعمت مین بَعْدَ ذٰلِكَ یہ وعدہ سچ ہونے کے بعد فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ ناشکرا
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وہ لوگ تو پورے فاسق ہین ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قتلۂ ذوالنورین مین پہلا گروہ تھا کہ
اونھون نے اس نعمت کی ناشکری کی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز جو فرض ہی وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو
زکوۃ جو واجب ہی وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جو کچھ وہ حکم فرمائین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

شاید کہ تم رحمت کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ ہرگز نہ گمان کر و تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اون لوگون کو جو ایمان
نلائے مُعْجِزِیْنَ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے فِی الْاَرْضِ زمین مین یا پیشی لیجانے والے اوس سے یعنی حق سبحانہ
تعالی پیشی نہ لیجا سکینگے اور اوسکا عذاب اپنے سے نہ دور کر سکینگے وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور بازگشت اونکی آتش دوزخ
ہی وَلَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اور بُری بازگشت ہی آتش دوزخ لکہا ہی کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ایک غلام انصاری کو ع
کہ مدلج بن عمر اوسکا نام تھا دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو بلانے بھیجا غلام بے اجازت اونکے گھر مین چلا گیا
حضرت فاروق سوتے تھے اور اونکے بعضے اعضا پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور بعضی روایت مین ہی کہ جاگتے تھے اور بی بی کے ساتھ
اختلاط کی باتین کرتے تھے پس غلام کا بے اجازت گھر مین چلا آنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت برا معلوم ہوا اور بے اختیار
اونکی زبان مبارک پر یہ بات آئی کہ کیا خوب ہوتا جو حق تعالی منع فرما دیتا کہ ماں باپ بیٹی بیٹے نوکر چاکر بھی ایسے وقت ہم لوگون کے
گھرون مین بے اجازت نہ چلے آیا کرین کہ ہمارے پوشیدہ کام دیکھ لین پھر جب حضرت فاروق جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی
خدمت مین حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای ایمان والو لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ
چاہیے کہ اجازت مانگین تم سے وہ لوگ جنکے مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مالک ہین تمہارے ہاتھ یعنی غلام یا لونڈی غلام
وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ اور وہ لڑکے بھی جو نہین پہونچے ہین سن بلوغ کو مِنْكُمْ تمہاری قوم سے یعنی غلام اور لڑکون کو
چاہیے کہ تمہارے گھرون مین آنیکے واسطے پہلے اجازت چاہین ثَلٰثَ مَرّٰتٍ تین بار دن رات مین مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
ایک تو فجر کی نماز کے قبل کہ آدمی سوا اوٹھکر چاہتا ہی کہ خلوت کے کپڑے اوتارے اور لوگون سے ملاقات کرنے کا لباس پہنے وَحِیْنَ
تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ اور دوسری بار اوس وقت جب تم اوتارتے ہو اپنے کپڑے مِّنَ الظَّهِیْرَةِ دوپہرین کا بیان ہی یعنی قیلولہ کے
وقت وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اور تیسری بار بعد نماز عشاء کے کہ وہ کپڑے اوتار کر بچھونے پر لیٹنے کا وقت ہی ثَلٰثُ
عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ان تینون کا وقت پوشیدہ رکھنے کے تمہارے واسطے ہین لَیْسَ عَلَیْكُمْ نہین ہی تم پر وَلَا عَلَیْهِمْ اور نہ
غلامون اور لڑکون پر جُنَاحٌ گناہ اجازت نہ مانگنے مین بَعْدَهُنَّ بعد ان تین وقتون کے طَوّٰفُوْنَ غلام طواف کرنے والے
یعنی آنے والے ہین عَلَیْكُمْ تم پر یعنی تمہارے کام پر تو ہر وقت تمہین اجازت مانگ سکتے بَعْضُكُمْ آتے ہین بعض تم مین سے
عَلٰی بَعْضٍ بعض پر یعنی مملوک لوگ آقاؤن کے کام پر كَذٰلِكَ اسی بیان کی طرح یُبَیِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اللہ لَكُمُ
الْاٰیٰتِ تمہارے واسطے حق بات کی دلیلین اور شرع کے احکام وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جانتا ہی بندون کی مصلحت [illegible]
حکم کرنے والا ہی مراسم آداب کی رعایت کے ساتھ بعضے علما کے نزدیک اس آیت کا حکم منسوخ ہوا اور ایک جماعت کے نزدیک [illegible]
تعالی عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت منسوخ ہونے کے باب مین لوگ کلام کرتے ہین [illegible]
اس حکم کی تعمیل میں سستی کرتے ہین وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ اور جب پہونچین لڑکے مِنْكُمُ الْحُلُمَ
یعنی اونھین احتلام ہونے لگے مراد یہ ہی کہ جوان ہو جائین اور احتلام جوانی کی کھلی ہوئی دلیل ہی فَلْیَسْتَاْذِنُوْا

اور جب ہوتے ہیں مَعَهٗ اوسکے رسول کے ساتھ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ جمع کرنے والے کسی کام پر یعنی ایسی کسی مہم پر کہ شرع کی رو سے
اونکا وہاں جمع ہونا چاہیے جیسے جمعے عیدین جہاد مشورے نماز استسقا ان نیک کاموں کے واسطے جمع ہوتے ہیں لَّمْ يَذْهَبُوْا
نہیں چلے جاتے رسول کے پاس سے حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ جب تک اذن مانگیں رسول سے اور وہ اذن دے اور فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ بیشک جو لوگ اذن مانگتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں جو
سچے دل سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا کا اور اوسکے رسول کا اور تصدیق کرتے ہیں منافقوں کے
اوس ایک گروہ پر طعن اور تعریض ہے جیسے جنگ تبوک سے پھر جانے کے واسطے اجازت مانگی اور اونکی شان میں آیہ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ باللہ نازل ہوئی فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پھر جب یہ مومن مخلص تجھ سے اذن مانگیں لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
اپنے بعض کام بنانے اور پورے کام کرنے کے واسطے فَاْذَنْ تو تم اذن دیدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّمَنْ شِئْتَ جسکو
چاہو مِنْهُمْ اونہیں سے جو کھلا ہوا عذر رکھتا ہو وَاسْتَغْفِرْ اور باوجود اجازت دینے کے مغفرت چاہو لَهُمُ اللّٰهَ اونکے
واسطے اللہ سے اسلیے کہ ضرورت دین پر دنیا کے کام مقدم کرنا اگرچہ عذر کے سبب ہو تو بھی خلل سے خالی نہیں اور گویا کہ جماعت سے
نکلجانے کے باعث گنہگار ہیں تو تم اونکے واسطے مغفرت چاہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے بندوں کی تقصیرین
رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے کہ اونپر تکلیف میں تخفیف فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا مت کرو اور نہ جانو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسول کے پکارنے کو
کہ وہ تمکو پکارتے ہیں بَيْنَكُمْ اپنے درمیان كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ ویسا پکارنا جیسا تم میں سے بعض پکارتے ہیں بَعْضًا اوروں کو
یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اوس پکارنے پر رسول کے پکارنے کو بھی قیاس کرکے منہ پھیر سکو یا جواب دینے میں سستی کرسکو اسواسطے کہ رسول کا
حکم بجالانے میں جلدی کرنا واجب و لازم ہے اور اونکے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہے یا آپنے اوپر رسول کی بددعا یا اپنے حق میں
اونکی دعاء خیر کو ویسی ہی مانند جانو جیسی عام تم ایک دوسرے کے حق میں کرتے ہو اسواسطے کہ رسول کی دعا بیشک قبول ہو خدا کی درگاہ میں
یا تم رسول کو اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایک دوسرے کو فقط نام لیکر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارا کرو جیسے یا رسول اللہ یا نبی اللہ
اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے سب انبیا علیہم السلام کو قرآن میں نام لیکر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب
کیا جیسے یا آدم ہے یا ابراہیم خطاب ہے یٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ خطاب محمد سے ہے لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تو
منافق تنگ کر ایک دوسرے کی آڑ ہو جاتے اور مسجد کے باہر چلدیتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بیشک جانتا ہے
اللہ اون لوگوں کو جو کراہت کی راہ سے يَتَسَلَّلُوْنَ نکلجاتے ہیں تھوڑے تھوڑے مِنْكُمْ تمہارے درمیان سے لِوَاذًا
ایک دوسرے کی آڑ میں ہو کر اور چھپ کر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ تو چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو يُخَالِفُوْنَ مخالفت کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں
عَنْ اَمْرِهٖٓ حکم سے خدا اور رسول کے اَنْ تُصِيْبَهُمْ اس بات سے کہ پہونچے اونہیں فِتْنَةٌ کوئی آزمایش حق تعالیٰ کی طرف سے
کہ گمراہی ہے یا جان مال اولاد میں تکلیف یا بادشاہ ظالم کا تسلط یا دل پر غفلت کی مہر یا توبہ کا رد ہونا حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ
فتنہ دل کی سختی ہے اور معرفت الٰہی سے دل کا اثر نہ قبول کرنا اَوْ يُصِيْبَهُمْ یا پہونچے اونہیں عَذَابٌ اَلِيْمٌ

عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانون
اور زمینون مین ہین یعنی سب اوسی کی ملک ہین او وہی سب کا مالک ہے اسواسطے کہ سبکا خالق وہی ہے قَدْ يَعْلَمُ بیشک جانتا ہے
مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ وہ بات جسپر تم ہو اے مکلف لوگو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت یا جس صفت پہ
تم ہو وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اور جانتا ہے اوس دن کو کہ پھیرے جاینگے منافق اِلَيْهِ اوسکی جزا کی طرف فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دینگے اونہین
بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کچھ کیا ہے اونھون نے برے کامون مین سے اور اوسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین
عَلِيْمٌ ع جانتا ہے اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہیبت آنکس کہ بیافرید پیدا و نہان ہیچون نشناسند نہان پیدا پنہان

ع ۹ ۳

سورۃ الفرقان مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی سبع وسبعون آیۃ
سورۂ فرقان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ستتر آیتین ہین

تَبٰرَكَ مفسرون نے اس لفظ کے جو معنی کہے ہین اونمین سے صاحب کشف الاسرار نے تین معنی اختیار کیے ہین ایک یہ کہ برکت اوس سے
ہے اور یہ حق تعالیٰ کی کارسازی اور بندہ نوازی کی طرف اشارہ ہے دوسرے یہ کہ بزرگ و برتر ہے اور یہ صفت سرمدی کا بیان اور صفت
ازلی و ابدی کا نشان ہے تیسرے یہ کہ دائم اور ثابت ہے اور یہ اوسکے دوام ذات سے عبارت ہے کہ نہ زائل تھا اور نہ زائل ہوگا اَلَّذِیْ
وہ جسنے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اوتارا قرآن جو حق اور باطل حلال اور حرام مین فرق کرنیوالا ہے عَلٰی عَبْدِهٖ اپنے بندہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ لِيَكُوْنَ تاکہ ہو وہ بندہ لِلْعٰلَمِيْنَ آدمیون اور جنون کو نَذِيْرًا ڈرانے والا اور بعضے کہتے ہین
یا قرآن ہر زمانہ مین ہر قرن والے کو ان باتون سے ڈرانے والا ہے جو خدا کی ناراضی اور غضب کی سبب ہین اَلَّذِیْ لَهٗ وہ جسکے
واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اکیلے اوسی نے اونکو پیدا کیا
تو اوسی کو اونمین تصرف پہونچتا ہے وَلَمْ يَتَّخِذْ اور نہین پیدا کر لیا خدا نے وَلَدًا کوئی فرزند جیسا یہود و نصارا کو زعم ہے
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہین ہے اوسکا شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ کوئی شریک بادشاہی مین جیسا کہ ثنویہ و ثنیہ کہتے ہین یعنی
اوسکے واسطے بادشاہی ہے نہ فرزند کہ اوسکا قائم مقام ہوسکے یا نہ شریک کہ اوسکا مقابلہ کرسکے وَخَلَقَ كُلَّ
شَيْءٍ اور پیدا کیا اوسنے سب چیزون کو مخصوص مادون مختلف ہیئتون اور انواع و اقسام کی شکلون پہ فَقَدَّرَهٗ پھر اندازہ
کر لیا اوس چیز کو تَقْدِيْرًا اندازہ کرنا یعنی جو خصائص اور افعال کہ اوس سے چاہیے اوسکے واسطے [illegible]
وقت معلوم تک اوسکی بقا کا اندازہ کر دیا وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے کافرون نے مِنْ دُوْنِهٖٓ [illegible]
اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ بہت سے خدا جنھون نے نہین پیدا کی شَيْئًا کوئی چیز اور نہ کوئی چیز [illegible]
وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین اور ہر مخلوق ہستی مین خالق کا محتاج ہے [illegible]
الوہیت نہین تو جن بتون کو بندے تراشتے ہین اور جیسی چاہتے ہین اونکی صورت بنا لیتے ہین وہ بت کیا [illegible]

ولا یملکون اور باوجود مخلوق ہونے کے توانائی اور استطاعت نہیں رکھتے لانفسہم اپنی جانون کے واسطے
ضرًّا ضرر دفع کرنے کی ولا نفعًا اور نہ نفع حاصل کرنے کی یعنی نہ اپنے کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے سے کچھ نقصان دور کر سکتے
ہین حالانکہ خدا ضار اور نافع چاہیے ولا یملکون اور نہیں سکت رکھتے ہین الہ باطل اور قادر نہیں ہین موتًا کسی کو
مار ڈالنے پر ولا حیٰوۃً اور نہ کسی کو زندہ کرنے پر پہلے پہل یا اوسکی زندگی باقی رکھنے پر ولا نشورًا ۝ اور نہ اوسکے
بعث و حشر پر دوبارہ اور خدا تعالی جلانے والا مار ڈالنے والا اوٹھانے والا چاہیے وقال الذین کفروا اور بولے
کافر ان ہذا نہیں ہے یہ قرآن جو محمد ہمارے پاس لائے ہین الا افک افترٰہ مگر جھوٹ کہ خود باندھ لیا ہے اوسے
واعانہ اور مدد دی ہے اوسے علیہ وہ جھوٹ بنانے پر قوم اٰخرون ایک اور قوم نے جیسے جبر اور یسار
یا عداس یا فکیہ رومی یعنی یہ لوگ اگلی خبرین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہین اور وہ عربی عبارت مین ہم کو سناتا ہے فقد جاءو
تو بیشک آئے ہین اوس قوم کے لوگ ظلمًا وزورًا ۝ ظلم اور جھوٹ پر یعنی مدد کر دینے والے لوگ اور اس تقدیر پر یہ کفار کے
کلام کا تتمہ ہے اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ حق تعالی کا کلام ہے وہ فرماتا ہے کہ جو کفار یہ کہتے ہین کہ قرآن جھوٹ ہے اور ایک قوم کی مدد سے بنایا جاتا ہے
وہ شرک اور ظلم اور بہتان ہے ہین وقالوا اور بولے کافر کہ محمد عربی کا کلام تو اساطیر الاولین کہانیان ہین اگلون کی
جو کتابون مین لکھی ہین اکتتبہا لکھوا لیا ہے اوسے اسواسطے کہ آپ تو لکھ ہی نہین سکتا فہی تملی علیہ تو وہ نوشتے
املا کیے جاتے ہین اوسپر بکرۃً واصیلًا ۝ صبح شام یعنی دونون وقت دن کو یا دن رات محمد عربی کے سامنے پڑھے جاتے
یہانتک کہ وہ یاد کر لیتا ہے اسواسطے کہ خود تو پڑھ ہی نہین سکتا اور جب یاد کر لیا تو ہمارے سامنے پڑھ کر کہتا ہے کہ وحی ہے ہم شبہہ مین
ڈالیں اون کافرون کے قل کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی بات رد کرنے کو کہ انزلہ الذی اوتارا ہے قرآن اوسنے جو
یعلم السر جانتا ہے پوشیدہ فی السمٰوٰت والارض آسمانون اور زمین مین اوسپر دلیل یہ ہے کہ یہ کلام شامل ہے
غیب کی خبرون پر اور علم غیب حق تعالی ہی کا خاصہ ہے دوسرے یہ کہ تمام اہل عرب فصیح لوگ اسکے مثل لانے سے عاجز ہین تو ایسا
کلام ملک علام کے سوا اور کسیکے پاس سے نہونا چاہیے انہ بیشک وہ کان غفورًا ہے بخشنے والا کہ بندون کے گناہ ہون پر
اپنے کرم کا پردہ ڈالتا ہے رحیمًا ۝ مہربان کہ گنہگارون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا وقالوا اور کہا سرداران قریش
جیسے ابو جہل عتبہ امیہ عاص وغیرہ نے کہ مال ہذا الرسول کیا ہے اس پیغمبر کو یہ بات ہنسی کے طور پر کہی کہ کیا ہو گیا ہے اوسے
کہ رسالت کا دعوی کرتا ہے اور لوگون کی طرح یاکل الطعام کھاتا ہے کھانا ویمشی اور چلتا پھرتا ہے طلب معاش کے واسطے
اورون کی طرح فی الاسواق بازارون مین اگر اوسکا دعوی صحیح اور درست ہو تو چاہیے کہ اوسکا حال اورون کے حال کے مخالف ہو
چونکہ وہ کافر مرتبہ محسوسات ہی مین اٹکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے غافل ہو کر سمجھے کہ رسولون کی تمیز اونکے غیر سے
امور جسمانی ہی کے سبب سے ہوتی ہے اور یہ نہ سمجھے کہ نبوت بشریت کے منافی نہین ہے بلکہ اوسکی مقتضی ہے تا کہ مناسبت اور مجانست جو فائدہ دینے اور
فائدہ لینے کا سبب ہے حاصل ہو بیت جنس با جنس باید تا در آمیزد بجنس انس گیرد با جن جنس انس با انس غرضکہ مشرک کہتے تھے کہ چاہیے تھا کہ وہ خود

نہ ہوتا اگر فرشتہ نہین ہے تو لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ بہیجا گیا اِلَیْهِ مَلَكٌ اوسکی طرف کوئی فرشتہ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ
کہ ہوتا اوسکے ساتھ نَذِیْرًا ۙ ڈرانے والا اور ڈرانے مین مدد دینے والا اَوْ یُلْقٰۤى اِلَیْهِ یا یہ کہ ڈالدیا جاتے اوسکی طرف
كَنْزٌ خزانہ آسمان سے تاکہ اوسکے سبب سے مطمئن ہوکر بازارون مین تحصیل معاش سے مستغنی ہوجاتے اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ یا ہوا اوسکے
واسطے جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ باغ کہ کہاتے اوسکا میوہ اور آمدنی اور یہ اوسکی وجہ معاش ہو وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اور کہا
ظالمون نے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کالانا اونکے ظلم کا حکم فرمانا ہی یعنی مشرک اس بات مین ظالم ہین جو مومنون کو کہی کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
پیروی نہین کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے کی مسحور اوسے کہتے ہین جسپر کسی نے جادو کیا ہو
اور اوسکی عقل جاتی رہی ہو اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساحر کے معنی مین کہا ہی یعنی تم لوگ ایک جادوگر کی پیروی کرتے ہو کہ تمکو باتون مین
پہسلا لیتا ہی اُنْظُرْ دیکہو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چشم بصیرت سے تاکہ سمجہو کہ یہ معاندین كَیْفَ ضَرَبُوْا کیونکر بنالین لَكَ
الْاَمْثَالَ تیرے واسطے مثلین یعنی تمکو عجیب باتین کہین اور سحر کے ساتھ تشبیہ دی اور تمکو مفتری اور سکہایا پڑہایا ہوا کہا
فَضَلُّوْا تو گمراہ ہوگئے اوس راہ سے جس سے انبیا کی پہچان حاصل ہو اور غیر انبیا سے انبیا علیہم السلام کی تمیز ہو جائے فَلَا
یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ ع تو استطاعت نہین رکہتے اور جو بات کہتے ہین اوسپر دلیل کی راہ نہین پاسکتے تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ
بزرگ ہی وہ جو کثیر الفضل ہے اِنْ شَآءَ جَعَلَ اگر چاہے تو بنائے اور بخشے لَكَ تجہے دنیا مین خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
بہتر اوس خزانے اور باغ سے جو وہ کہتے ہین اور وہ بہتر کیا چیز ہو جَنّٰتٍ بہشتیں بہت باغ کہ جاری ہون مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَ یَجْعَلْ لَّكَ اور دے تجہے اون باغون مین قُصُوْرًا ۝ محل اونچے اور
مکانات بلند اسباب نزول مین مذکور ہی کہ جب قریش کے مالدارون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فقر و فاقہ کے
سبب سے ملامت کی تو رضوان داروغہ جنت یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور نور کا ایک ڈبا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے
رکہکر عرض کی کہ آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ اسمین دنیا کے خزانون کی بیحساب کنجیان ہین وہ سب تمہارے قبضۂ تصرف مین دیتا ہون
اور اسکے سبب سے اوس کرامت اور نعمت مین سے بہی ایک پرپشہ کے ایسا کچہ کم نہ ہوگا جو آخرت مین ہم تمہارے نامزد کرچکے ہین
پس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ای رضوان مجہے تو دنیا کی کچہ حاجت نہین مین فقیری کو بہت دوست رکہتا ہون اور
چاہتا ہون کہ شکر اور صبر کرنے والا بندہ رہون رضوان بولے آپنے بڑی مضبوطی کی اللہ آپکو مضبوط رکہے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی علو ہمت کی کچہ یہی علامت نہین ہی کہ باوجود تنگدستی اور احتیاج کے روے زمین کے خزانون پر نگاہ نہ کی
بلکہ یہ بات ملاحظہ کرنا چاہیے کہ شب معراج مین غیر خدا کی طرف مطلق نظر نہ کی اور عجائب ملکوت اور غرائب جبروت مین سے کسی کی
جانب التفات نہ فرمایا کہ اوس حال کا اس آیت مین بیان ہی کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ۝ ز رنگ آمیزی ریحان آن باغ
خود و مُہر مَا زَاغ ٭ نظر چون برگرفت از نقش کونین ٭ قدم زد در حریم قَابَ قَوْسَیْنِ ٭ بَلْ تمہاری فقیری اور محتاجی
بات کی مانع نہین ہی کہ وہ تمہارا ایمان لائین بلکہ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ تکذیب کرتے ہین قیامت کی اور انکار

بہشت و حشر کے منکر ہین یا ہمارا عذاب دیکھنے سے نہین ڈرتے مراد اہل مکہ ہین کہتے تھے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نازل نہین کیے جاتے
عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ ہمپر فرشتے رسول کرکے یا یہ خبر دینے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین اَوْ نَرٰى رَبَّنَا یا کیون نہین
دیکھتے ہم ظاہر مین اپنے رب کو کہ ہم سے بات کرے اور تصدیق اور اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم فرمائے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا
بے شک و شبہہ تکبر کیا اونھون نے فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنے جیون مین یعنی تکبر کیا اور اس تحکم پر جرات کی وَعَتَوْ اور گذرے
حد سے عُتُوًّا كَبِيْرًا ○ گذرنا بڑا کہ معجزے دیکھنے کے بعد فرشتون کو دیکھنے اور خدا سے ملاقات کرنے کی فرمایش کی اور
غمگین ہونگے يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ اوسدن جسدن دیکھینگے فرشتون کو وہ موت کا دن ہوگا یا حشر کا دن لَا بُشْرٰى
کچھ خوشخبری نہین ہے يَوْمَئِذٍ اوس دن لِّلْمُجْرِمِيْنَ کافرون کو مکے کے لوگ دو چیزین طلب کرتے تھے ایک تو فرشتون کی
ملاقات دوسرے خدا کا دیدار تو حق تعالی نے خبر دیدی کہ فرشتون کو دیکھینگے اور لا بشری کی وعید سنینگے وَيَقُوْلُوْنَ اور فرشتے اونسے
کہینگے کہ خدا کا دیدار تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ حرام اور باز رکھا گیا ہے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ قول کفار کا ہے جب فرشتے کافرون پر
ظاہر ہونگے تو کافر یہ کلمہ کہکر فرشتون کی ملاقات سے خدا کی پناہ مانگینگے زاد المسیر مین لکھا ہے کہ کافر حرمت والے مہینے مین جب کسی کو دیکھتے
تو اوس سے ڈر کر کہتے کہ حجرا محجورا یہانتک کہ اوسکے شر سے بیخوف ہو جاتے تو وہان بہی خیال کرینگے کہ اس کلمہ کے سبب سے فرشتون کے
یا ہول قیامت سے نجات پائینگے وَقَدِمْنَآ اور قصد کیا ہمنے اِلٰى مَا عَمِلُوْا اوس چیز کی طرف جو کیا کافرون نے مِنْ عَمَلٍ اون
کامون مین سے جو ظاہر مین اچھا معلوم ہوتا ہے جیسے قرابت والون سے میل اور مہمانداری اور بھوکون کو کھانا دینا یتیمون کو کھلانا اور اونکی
تعظیم اور خاطرداری کرنا مظلومون کی فریادرسی اور ایسے کام فَجَعَلْنٰهُ تو کر دیا ہمنے اوس کام کو هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○ جیسے
ذرے پراگندہ ہوا مین یا غبار پھیلا ہوا یا خاک برباد یعنی اونکے ان اعمال کو ہم حبط اور بیکار کر دینگے اسواسطے کہ قبول اعمال مین ایمان شرط ہے
اور ایمان اونکو نصیب نتھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے رہنے والے يَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی قیامت کے روز خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
بہتر ہین ٹھکانے مین یعنی آخرت مین جنتیون کے مکانات بہتر ہین کافرون کے ان مکانون سے جو دنیا مین ہین وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا ○ اور بہت اچھے ہین آرام کرنے مین قیلولہ سے یہان استراحت مراد ہے اسواسطے کہ بہشت مین نیند اور سونا نہوگا وَيَوْمَ
اور یاد کر اوسدن کو جسدن کہ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ پھٹ جائیگا آسمان بِالْغَمَامِ ابر سفید کے سبب جو آسمان کے ساتون طبقے کے
اوپر ہے اور دل اوس بادل کا سب آسمانون کے برابر ہے اور وہ سب آسمانون سے زیادہ بھاری ہے حق تعالی نے ابھی اوسے اپنی قدرت کاملہ سے
روک رکھا ہے قیامت کے دن اوسے آسمانون پر ڈالدیگا جس آسمان پر وہ بادل گریگا تو وہ آسمان پھٹ جائیگا وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
اور اوتارے جائینگے فرشتے اوس جگہ سے زمین پر تَنْزِيْلًا ○ اوتارے جانے کر یہانتک کہ تمام روے زمین فرشتون سے بھر جائیگی
موضح مین ہے کہ فرشتے سات صفین باندھکر عالم کے گرد آئینگے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بالغمام مین بے عن کے معنی مین ہے یعنی آسمان
پھٹجائیگا ابر سے اور دور ہو جائیگا تاکہ بادل وہ آئے اور یہ غمام یعنی بادل وہ ہے جو حق تعالی نے فرمایا کہ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ عین المعانی مین لکھا ہے
کہ یہ وہ ابر ہے جو تیہ مین بنی اسرائیل پر سایہ کیے تہا اَلْمُلْكُ بادشاہی يَوْمَئِذِ اوس روز اَلْحَقُّ ثابت ہے لِلرَّحْمٰنِ خدا کے واسطے

جو بخشنے والا ہی اسواسطے کہ مدعیون نے مالکیت کے دعوے سے زبان بند کرلی ہوگی وَكَانَ اور ہوگا وہ دن يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
ایک دن کافرون پر عَسِيْرًا سخت ہولون کی شدت سے وَيَوْمَ اور یاد کرو وہ دن کہ کمال حسرت کی وجہ سے يَعَضُّ الظَّالِمُ
کاٹ کاٹ کھائیگا ظالم عَلٰى يَدَيْهِ اپنے ہاتھون پر یعنی دانتون سے اپنے ہاتھ نوچیگا جیسے حسرت کرنے والے کرتے ہین ظالم سے
جنس ظالم مراد ہی اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط ایکبار سفر سے پھر کر اپنے گھر آیا تو لوگون کی ضیافت کی پڑوس کی جہ سے
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بلایا تھا آپ نے فرمایا کہ تو جبتک کلمہ شہادت نہ کہیگا تیرے یہان کھانا نہ کھاؤنگا عقبہ نے
کلمہ پڑھ لیا یہ بات ابی بن خلف نے سُنی اور یہ کافر عقبہ کا بڑا دوست تھا اوسکے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تو جو محمد عربی کی بات
سنتا ہی اور اونکا کلمہ پڑھتا ہی تو معلوم ہوا کہ اپنے دین سے پھر گیا عقبہ بولا کہ نہین مگر ہان مجھے شرم آئی کہ مہمان میرے گھر آئے اور
بغیر کھانا کھائے چلا جائے اسلیے اونکی خاطر سے مین نے کلمہ کہدیا ابی ملعون بولا کہ جبتک تو اونکے منہ پر نہ تھوکیگا مین تجھسے راضی
نہونگا عقبہ مردود حضرت رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے پاس آیا آپ دار الندوہ مین سر بسجود تھے اوس کافر ناپاک نے اپنا لعاب
دہن چہرہ مبارک کی طرف ڈالا ترجمہ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ اوسکا تھوک دو شعلے جانسوز ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پہونچا پھر کر اوسی کافر کے منہ پر پڑا اوسکے چہرے کے دونون کنارے جل گئے جبتک زندہ رہا وہ داغ دکھائی دیتے تھے حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عقبہ جب تجھے مکہ کے باہر دیکھ پاؤنگا تو تلوار سے تیرا سر اوڑا دونگا اور جنگ بدر مین اوسکے قتل کی نسبت حضرت کا حکم
[illegible] نے اوسے قتل کیا اور یہ آیت اوسکی شان مین نازل ہوئی مضمون اسکا یہ ہی کہ وہ ظالم قیامت
[illegible] نے فرمایا ہی کہ ہزار بار
[illegible]
[illegible]
يَقُوْلُ کہتا ہوگا کہ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کاشکے پکڑتا مین [illegible]
جو رسول نے پکڑی اسواسطے کہ وہی راہ نجات ہی يٰوَيْلَتٰى اے واے مجھکو لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ کاشکے نہ بنالیتا مین فُلَانًا
فلان شخص کو یعنی ابی کو خَلِيْلًا دوست اور اوسے نہ سنا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ بیشک وشبہہ اوسنے مجھے گمراہ کردیا اور
باز رکھا عَنِ الذِّكْرِ یاد الٰہی سے یعنی کلمہ شہادت یا حضرت کی نصیحت سے بَعْدَ اِذْ جَاۤءَنِيْ بعد اسکے کہ آچکی تھی میرے
پاس وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہی شیطان یعنی دوست گمراہ آدمی صورت شیطان ہی کہ شیطان الانس ہو لِلْاِنْسَانِ
آدمی کے واسطے خَذُوْلًا چھوڑ دینے والا یا ابلیس ملعون کہ حکم خدا و رسول کی مخالفت کرنے کے واسطے آدمی [illegible]
دیتا ہی جب آدمی ہلاکت کے پھندے مین پھنستے ہین تو شیطان چھوڑ دیتا ہی اور فائدہ نہین پہونچاتا بلکہ اوس سے بیزاری [illegible]
وَقَالَ الرَّسُوْلُ اور کہا رسول نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مین یا آخرت مین کہینگے کہ يٰرَبِّ اے رب
اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا بیشک میری قوم کے لوگون نے ٹھہرالیا اور بنالیا هٰذَا الْقُرْاٰنَ اس قرآن کو مَهْجُوْرًا
ہذیان کے ساتھ یا چھوڑا ہوا کہ اوسپر ایمان نہین لاتا اور اوسکے سننے سے انکار کرتے ہین وَكَذٰلِكَ اور اسیطرح

اور دشمن کردیا اسی طرح جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ کیا ہمنے ہر پیغمبر کے واسطے عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ایک دشمن کافرون مین
سے جیسے نمرود کو حضرت ابراہیم کے واسطے اور فرعون کو حضرت موسیٰ علیہما السلام کے لیے اونھون نے صبر کیا تم بھی صبر کرو وَكَفٰى بِرَبِّكَ
اور کافی ہے تیرا رب هَادِيًا ہدایت کرنے والا اصبر کی وَّنَصِيْرًا اور نصرت دینے والا دشمنون پر وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اونھون نے جو کافر ہوئے یہود و نصاریٰ مین سے یا مشرکان عرب مین سے کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہین نازل کیا جاتا عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن جُمْلَةً وَّاحِدَةً یکبارگی ایکبار توریت انجیل کی طرح كَذٰلِكَ اسی طرح اوتارا ہمنے متفرق
لِنُثَبِّتَ بِهٖ تاکہ ہم ثابت کرین اور قوت دین ہر وقت وحی بھیجکر فُؤَادَكَ تیرے دل کو تاکہ متفرق وحی کرکے تیرے دل مین حفظ کردو
وَرَتَّلْنٰهُ اور پڑھا ہمنے قرآن تھوڑا تھوڑا تَرْتِيْلًا مہلت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اسطرح کہ اوسکا نزول مدت مدید اور زمانہ بعید تک
منقطع ہوگیا ہو مشرکون کا یہ اعتراض محض بیجا محل ہے اسواسطے کہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہو یا اکٹھا اوسکے اعجاز مین فرق نہین آتا
اور متفرق نازل کرنے مین بہت فائدے ہین ایک تو حفظ کرنے مین سہولت اسواسطے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد علیہما السلام پر کتاب
جو ایکبار اوتری تو وہ لکھتے پڑھتے تھے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی تھے اگر اونکی کتاب ایک ہی بار نازل ہوتی
تو اوسکو یاد کرنا مشکل ہوتا دوسرے یہ کہ اوسکا نزول حسب ضرورت مزید بصیرت کا سبب ہے اور اسوجہ سے اوسکے معنی مین خوب غوص
کیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جو آیت اوتری غلبہ دکھاتی اور قرآن کا اعجاز اور کافرون کا عجز ظاہر ہوتا چوتھے یہ کہ گھڑی گھڑی حضرت جبرئیل امین کے
نازل ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی ہوتی پانچوین یہ کہ قرآن مین ناسخ منسوخ آیتین ہین
اور وہ مختلف وقتون سے علاقہ رکھتی ہین اور ضروری ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد ہو ایک آن مین دونون کا اجتماع نہ چاہیے چھٹے یہ کہ قرآن مین سوال
جواب بھی ہین اور جواب سوال کے بعد چاہیے وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اور نہین لاتے مشرک لوگ تیرے واسطے کوئی مثل یعنی تمہاری
نبوت پر رد اور کتاب پر طعن کرنے کو کچھ بات نہین کہتے اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ مگر یہ کہ لاتے ہین ہم تیرے واسطے جواب صحیح اور درست
کہ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ اونکے قول کو رد کردے وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا اور لاتے ہین ہم وہ چیز جو بہتر ہے بیان کی رو سے
اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ مشرک وہ لوگ ہین جو حشر کیے جاینگے عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اپنے مونہون کے بل یعنی منہ زمین پر رکھکر چلینگے
اِلٰى جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف اُولٰٓئِكَ وہ گروہ شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہین مکان کی وجہ سے یعنی اونکے مکان اون مکانون سے بھی بدتر ہین
جنمین مسلمان دنیا مین رہتے تھے اور یہ کافر طعن کرتے تھے کہ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا اور بہت
گمراہ ہین راہ کی وجہ سے اسواسطے کہ اونکی راہ آتش دوزخ مین پہونچا دینے والی ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ
موسیٰ کو توریت فرعون کے غرق ہونے کے بعد وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے اوس سے پہلے مَعَهٗٓ اوسکے ساتھ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
اوسکے بھائی ہارون کو وَزِيْرًا یار اور مددگار دعوت مین اور کلمہ بلند کرنے مین فَقُلْنَا اذْهَبَآ پھر کہا ہمنے کہ جاؤ تم دونون
اِلَى الْقَوْمِ قوم قبطی کی طرف یعنی فرعون اور فرعون والون کی طرف الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ لوگ جنھون نے جھٹلایا ہین بِاٰيٰتِنَا ہماری
آیتین یعنی وہ ہمارے حکم سے پھرگئے اور اوس قوم کو دعوت اسلام کی اوس قوم کے لوگون نے اونکے ساتھ تکبر کیا فَدَمَّرْنٰهُمْ تو ہلاک کردیا ہمنے اونکو

اونیست ونابود کردیا تَدْمِيرًا ۝ ہلاک کرنے اونیست کردینے کردیا ہے قلزم مین غرق کرکے وَقَوْمَ نُوحٍ اور گروہ نوح کے
لوگون نے لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ جب کہ تکذیب کی پیغمبرون کی یعنی حضرت نوح کی تکذیب کی او رپیغمبرون کی جو اونسے قبل تھے
جیسے حضرت شیث او رحضرت ادریس علیہما السلام یا یہی ایک نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی تکذیب ہے
یا مطلقاً رسولون کی بعثت سے انکار کیا تو أَغْرَقْنَاهُمْ ڈبودیا ہمنے اونھین طوفان کے عذاب مین وَجَعَلْنَاهُمْ اور کردیا ہمنے
اونکے قصہ کو لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے آيَةً نشان یا اوس سے عبرت لین وَأَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہے ہمنے لِلظَّالِمِينَ
ظالمون کے واسطے عَذَابًا أَلِيمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا وَعَادًا اور ہلاک کردیا ہمنے قوم عاد کو ہود علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے
وَثَمُودَا اور قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے وَأَصْحَابَ الرَّسِّ اور اصحاب رس کو رس ایک کنوے کا نام ہے
تہامہ یا آذربائیجان یا انطاکیہ مین کہ صاحب یاسین یعنی حبیب نجار کو اوسمین قتل کرکے ڈالدیا یا ایک چشمہ اور نخلستان نواحی یمامہ کا
یا وہی اخدود ہے جو سورۂ بروج مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قریہ تھا زمین فلج پر ولایت یمن مین اور اصحاب رس ثمودیون مین
ایک باقی جماعت تھی ایک پیغمبر علیہ السلام اوسمین مبعوث ہوا اوسکو جماعت کے لوگون نے قتل کرڈالا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ قتل کے بعد
اوسکا گوشت بھی کھالیا او راونپر عذاب آپہونچا یا بت پرستون کی ایک جماعت تھی کہ شعیب علیہ السلام اونکی طرف مبعوث ہوے اوس
جماعت نے انکی تکذیب کی اس جماعت کا ایک کنوا تھا ایک دن اوس کنوے پر جمع ہوکر حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا دے رہے تھے
کہ ناگاہ وہ کنوا بیٹھ گیا اور وہ سب گھر بار مویشی سمیت زمین مین دھنس گئے یا ایک قوم تھی کہ اوسکے لوگ صنوبر کا درخت یہ کہتے تھے اور
شاہ درخت اوسکا نام رکھکر پوجتے تھے یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک پیغمبر اون لوگون کی طرف مبعوث ہوا اون لوگون نے
اس پیغمبر کی تکذیب کی اور قتل کرڈالا او رکنوے مین ڈالدیا ایک ابر سیاہ اونکے اوپر آیا اور اوسمین سے بجلی گری اور سب کو سوخت کرگئی
یا بیر معطلہ کے لوگ تھے چنانچہ انکا قصہ مذکور ہوچکا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حنظلہ بن صفوان کے اصحاب ہین جب اونھون نے اپنے نبی کی
تکذیب کی تو حق تعالی نے لمبی گردن کا ایک پرندہ پیدا کیا کہ اوسکے بازو سب رنگ کے تھے اور گردن لمبی ہونے کی وجہ سے اوسے عنقا
کہتے تھے اور ایک پہاڑ زمج یا فتح نام کی چوٹی پر وہ جانور رہتا اون لوگون پر خدا نے اوسے مسلط کردیا یعنی وہ آتا اور اون لوگون کے
مویشی اور چھوٹے بچون کو اوٹھا لیجا کر نگل لیتا اسوجہ سے مغرب اوسکا لقب کیا تھا یعنی نگل جانے والا اور غائب کر لینے والا
ایک دن ایک نوجوان لڑکی کو اون لوگون مین سے اوٹھا لیگیا وہ لوگ پیغمبر وقت کے پاس شکایت کرنے لگے اور یہ شرط کرلی کہ اگر اس
جانور کا شر پوشیدہ ہوجائے تو ہم سب ایمان لائین اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جانور کو لیلے اور اسکی نسل قطع [illegible]
پیغمبر صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ جانور غائب ہوگیا پھر اوسکا کچھ نشان نہ لگا نام ہی نام باقی رہگیا [illegible]
کسی نے کہا ہے بیت منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا ۔ وزہر دو نام ماند چو سیمرغ و کیمیا اور صاحب [illegible]
اس طرح پر نشان دیتے ہین بیت عنقا [illegible]
اس قوم نے تمرد اور عناد بڑھایا اور حنظلہ علیہ السلام کو شہید کرڈالا حق تعالی نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہمنے ہلاک کیا وَقُرُونًا

جو تھے بَیْنَ ذٰلِکَ درمیان ہین ان قبائل عاد و ثمود اور اصحاب رس کے کَثِیْرًا ○ بہت قرن کہ خدا کے سوا کوئی اونہین
نہین جانتا وَکُلًّا اور ہر ایک انہین سے اور جو اونکے مثل ہین ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ بیان کین ہمنے اونکے واسطے مثلین
یعنی اگلون کے قصے الیسے اور اونکی امتون سے بیان کرکے ہمنے ڈرایا اور پیغمبر بھیجکر اونپہ حجت تمام کر دی جب وہ نصیحت نہ سنتا اور انکار پر
مصر ہوئے تو ہمنے عذاب بھیجا وَكُلًّا اور سب کو تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ○ نیست کر دیا ہمنے نیست کرکے وَلَقَدْ اَتَوْا
اور البتہ آئے یعنی گذرے قریش عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِىْٓ اُمْطِرَتْ اوس گانون پر کہ برسایا گیا اوسپر مَطَرَ السَّوْءِ مینہ برا
یعنی پتھر کا مینہ اس سے مراد سدوم مراد ہے کہ مؤتفکات ہین سے ایک بہت بڑا شہر تھا اور حضرت لوط علیہ السلام وہان تھے اور اوسکے
اولٹ جانے کے بعد حق تعالی نے اوس شہر والون پر پتھر برسائے اور اوس بار ہین کفار قریش کا گذر ہوا اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا
کیا نہ تھے کہ اپنی گذرگاہ ہین يَرَوْنَهَا دیکھتے اوسے اپنی آنکھون سے اور اوس عذاب کے آثار سے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے وہ
کرا وتھون نے نہ دیکھا بلکہ ہین کفر کی راہ سے کہ لَا يَرْجُوْنَ امید نہین رکھتے نُشُوْرًا ○ اوٹھائے کی یعنی حشر کا ایمان
نہین رکھتے وَاِذَا رَاَوْكَ اور جب دیکھتے ہین تجھے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین بناتے ہین تجکو
اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسی کیا ہوا اور مسخرپن کی راہ سے کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِىْ کیا یہ وہی ہے جسکو بَعَثَ اللّٰهُ
رَسُوْلًا ○ مبعوث کیا خدا نے اور بھیجا پیغمبر کرکے اِنْ كَادَ بیشک قریب تھا کہ وہ اپنی دلفریب باتون اور دعوت کرنے ہین
بڑی کوششون سے اور اپنے مدعا پر دلیلین ظاہر کرکے لَيُضِلُّنَا البتہ گمراہ کر دیوے اور باز رکھے ہمین عَنْ اٰلِهَتِنَا ہمارے خداؤن کی
پرستش سے لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا اگر نہوتا یہ جو کہ ہمنے صبر کیا عَلَيْهَا اونکی عبادت پر یعنی اگر ہم اپنے معبودون کی عبادت پر قول نہ دیتے
تو یہ رسول ہمکو باز رکھتا اور گمراہ کر دیتا تو حق تعالی نے اونکے جواب ہین فرمایا کہ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اور قریب ہے کہ جانینگے حِيْنَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ اوسوقت جب کہ دیکھینگے عذاب کہ اسلام والون اور ان کافرون ہین سے مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ○ کون نہین بڑا
گمراہ ہے ضلال سبیل یعنی راہ کی گمراہی محمول ہے راہ والے کی گمراہی پر لکھا ہے کہ مشرک لوگ پتھر یا ڈھیلے یا لکڑی کو پوجتے یعنی اگر کوئی پتھر یا ڈھیلا یا
لکڑی کا ٹکڑا خوشنما اور خوبصورت دیکھتے تو اپنے معبود کو چھوڑکر اوسکی پرستش کرنے لگتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَءَيْتَ کیا نہین
دیکھا تمنے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے بنالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنی خواہش کو اپنا خدا یعنی اپنی آرزو کو پوجتے ہین دوسرے مفعول یعنی
لفظ الہ کو مقدم لانا اوسکے ساتھ کثرت اہتمام کی جہت سے ہے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا کے سوا اور کسی چیز کو دوست رکھے اور اوسے
پوجے وہ حقیقت میں اپنی خواہش کو پوجتا ہے اسواسطے کہ اوسکی خواہش ہی تو غیر خدا کی محبت پر اوسے رکھتی ہے سید حسینی قدس سرہ نے طرب المجالس
لکھا ہے کہ جب آدم صفی اللہ نے حوا علیہا السلام کے ساتھ عقد کیا تو ابلیس اور دنیا کا بھی باہم پیوند اور جوڑا ہوا اور جس طرح اونکے باہم ملنے سے
آدمی پیدا ہوئے ان دونون کے باہم ملنے سے ہوا و ہوس پیدا ہوئی اور اخلاط اربعہ یعنی خون بلغم سودا صفرا کے جوش سے طبیعت کے گہوارہ ہین
ہوا و ہوس نے پرورش پائی جتنے برے اوصاف بازار دنیا کی رونق ہین سب ہوا و ہوس سے مدد پاتے ہین اور جو بیہودہ عادتین ہین وہ اور
وہی ہمہ رندانہ ہے اوسی کی تاثیر سے ظاہر ہوتے ہین بیت غباریکہ خیزد میان رہ اوست تا چہ گویم کہ بہر کیف ہر اچہ اوست اوسکا نام اور رونق

ہمیشہ رہتا تو خلق غفلت کی تاریکی میں چھپی رہتی اور نور آگاہی تک نہ پہونچتی ۔ بیت ۔ گر نہ خورشید جمالت گشتی رہنمون ۔ ذرہ وار از شب تاریک
غفلت کس نبردے رہ برون ۔ صاحب کشف الاسرار کہتے ہیں کہ یہ آیت ظاہر کے روسے معجزہ نبوی ہے اور اہل تحقیق کی فہم کے موافق
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کرامت کی طرف اشارہ ہے معجزہ کا بیان اسطرح پر ہے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ ایک مرتبہ
سفر میں تھے قیلولہ کے وقت ایک درخت کے نیچے اوترے اصحاب بہت سے ساتھ اور درخت کا سایہ تھوڑا حق تعالی نے اپنی قدرت سے
اوس درخت کا سایہ پھیلا دیا چنانچہ تمام اہل اسلام کے لشکر نے اوس ایک درخت کے سایہ میں آسایش کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی قربت
اور خصوصیت کی نشانی اس آیت میں یہ ہے کہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا الم تر الی ربک یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے رب کی طرف
نہیں دیکھتے حضرت موسی علیہ السلام کی زبان پر جب سوال ارنی آیا تو جواب لن ترانی سنکر دل پر داغ کھایا یعنی حضرت موسی علیہ السلام
عرض کی تھی کہ ای رب میں تیری رویت اور دید چاہتا ہوں جواب ملا کہ تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے سوال اس آیت میں ارشاد ہوا کہ ای ہمارے حبیب تم میری طرف نہیں دیکھتے اور کیا چاہتے ہو ۔ بیت ۔
فرق ست میان آنکہ یارش در بر ۔ با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ۔ اور حقائق سلمی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مد ظل سے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر سایہ عصمت کا پھیلنا مراد ہے اور آفتاب معرفت جو آپکے دل منور کے مطلع سے طالع ہوا وہ اوسکی دلیل ہے اور بعض اشارہ ہے
رسموں اور واسطوں کے ساقط ہو جانے کی طرف لمعات میں مذکور ہے کہ جب آفتاب محبت مشرق غیب سے چمکا تو محبوب نے اپنے سایہ کا پردہ
صحرا سے ظہور میں کھینچ لیا اوسوقت محب سے کہا الم تر الی ربک کیف مد الظل ۔ مصرع ۔ آخر نظرے بسوے ما ہم نہ کنی ۔ یعنی پردہ
کھینچنے میں تو میری طرف نہیں دیکھتا قل کل یعمل علی شاکلتہ ۔ مصرع ۔ در خانہ کدخداے ماند ہمہ چیز ۔ اور کیا تو اعتبار نہیں کرتا کہ اگر شخص
حرکت نہو سایہ متحرک نہیں ہوتا ولو شاء لجعلہ ساکنا اور اگر ہماری احدیت کا آفتاب مطلع عزت سے چمکے تو سایہ کا اثر نہ رہے اسواسطے کہ
سایہ آفتاب کا ہمسایہ ہوتا ہے ثم قبضناہ قبضا یسیرا کے حکم کے موافق آفتاب اوسے اپنے میں کھینچ لیتا ہے ۔ بیت ۔ وہ صحرا چو ہمہ پرتو
خورشید گرفت ۔ نتواند نفسے سایہ بآن صحرا شد ۔ اس آیت کے دقائق اور حقائق بہت ہیں جواہر التفسیر میں بعض کا مطالعہ ہو سکتا ہے
وھو الذی جعل اور وہ خدا وہ ہے جسنے بنایا لکم الیل تمہارے واسطے رات کو لباسا پوشش اور پردہ کہ اوس میں آرام
لیتے ہو والنوم سباتا اور نیند کو راحت کہ اوسکے سبب سے آسایش پاتے ہو وجعل النھار اور کردیا اوسنے دن کو نشورا
اوٹھنے کے واسطے اور طلب معیشت میں چلنے پھرنے کے لیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نیند موت کی مشابہ ہے اور نشور سو کر اوٹھنا ہے جیسے مردوں کا
مرکر قبر سے پھر اوٹھنا اور لقمان کی حکمتوں میں مذکور ہے کہ جسطرح تو سوتا ہے پھر اوٹھتا ہے اسیطرح مرکر جیے گا اور منتشر ہوگا وھو الذی
ارسل الریح اور وہ خدا وہ ہے جسنے بھیجیں ہوائیں بشرا خوشخبری دینے والیاں بین یدی رحمتہ اوسکی رحمت نازل
ہونے کے آگے کہ وہ رحمت مینہ ہے یعنی برسات کے دنوں میں ہوا چلنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غالبا مینہ برسیگا وانزلنا اور نازل
کئے ہمنے من السماء آسمان سے یا ابر سے ماء طھورا پانی پاک اور پاک کرنے والا لنحی بہ تاکہ زندہ کردیں ہم اوس
پانی کے سبب سے بلدۃ میتا شہر مرے ہوئے کو یعنی اوس موضع کو جسمیں خشک سالی تھی یا اوس مکان کو جو گرمی میں خشک

اور بے رونق پڑا تھا وَنُسْقِيَهٗ اور پلائیں ہم پانی مِمَّا خَلَقْنَا اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہمنے اَنْعَامًا چارپایوں کو وَاَنَاسِيَّ
كَثِيْرًا ○ اور بہت لوگوں کو جو جنگل میں رہتے ہیں اسواسطے کہ گانوں اور شہر والوں کے واسطے نہریں وغیرہ ہیں کہ اوسکے
سبب سے وہ مینہ کے پانی کے محتاج نہیں وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ اور بیشک مقرر کیا ہمنے مینہ کو بَيْنَهُمْ لوگوں کے درمیان مختلف
شہروں اور وقتوں میں طرح طرح پر کبھی بہت بڑے بڑے بوند برستے ہیں کبھی پھوہار پڑتی ہے یا مکرر لائے ہم ابر و باران کا ذکر قرآن میں
لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ یاد کریں لوگ میری قدرت کو اور اوس نعمت میں فکر کریں اور اوسکا شکر بجا لائیں فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ
تو انکار کیا بہت لوگوں نے اور قبول نہ کیا اِلَّا كُفُوْرًا ○ مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہتے تو
لَبَعَثْنَا البتہ ہم بھیجتے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر گانوں اور بستی میں نَّذِيْرًا ○ پیغمبر ڈرانے والا اگرچہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا
شان بڑی کرنے کے لئے اور بہ سبب بلند کرنے کے تجھے ہمنے نبوت تجھ پر ختم کردی اور تجھی کو سب مسلمانوں اور سب لوگوں پر قیامت تک ہمنے پیغمبر کیا
فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ تو تم کہا نہ مانو کافروں کا جو تم کو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہیں وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اور
جھگڑا کرو انکے ساتھ قرآن سے یا اسلام سے یا تلوار سے یا اونکی پیروی ترک کرکے جِهَادًا كَبِيْرًا ○ جھگڑا بڑا یعنی سخت
اور بہت جھگڑا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہ ہے جسنے اپنی حکمت شاملہ سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ملا دیے دو دریا یعنی اسطرح ملا کر بہایا
کہ ایک دوسرے سے مل نہیں جاتے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ایک میٹھا پانی کا پیاس بجھانے والا وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
اور ایک دوسرا کھاری پانی کا تلخی بہانا ہوا یعنی روم اور فارس کے دونوں دریا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کر دیا انہوں دونوں دریاؤں کے درمیان
بَرْزَخًا پردہ اور مانع اپنی قدرت سے وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ اور ایک بندھا ہوا یعنی بات ہمنے حرام اور بازر رکھی کہ ایک دوسرے پر غلبہ کرے
لباب میں کہا ہے کہ عذب فرات بڑی بڑی نہریں ہیں جیسے نیل سیحون جیحون دجلہ اور ملح اجاج سب دریا ہیں جو پردہ اونمیں بیابان اور شہر
واقع ہوئے ہیں محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ دو دریا خوف اور رجا کے ہیں کہ مسلمان کے دل میں کوئی دوسرے پر غلبہ نہیں کرتا اگر ایماندار
کے خوف اور رجا دونوں تولے جائیں تو برابر نکلیں اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نامتناہی ہو وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ اور وہ وہ ہے
جسنے پیدا کیا مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی پانی سے اونکی مٹی کو خمیر کیا اور وہ پانی اونکے مادہ کا ایک جزو ہے یا پیدا
کیا آدمی کو آب منی سے فَجَعَلَهٗ پھر کیا اوسے نَسَبًا وَّصِهْرًا رشتے اور سسرال والے یعنی اونکو دو قسم کیا ایک وہ کہ نسب کی
نسبت اونکے سبب سے ہوتی ہے اور دوسرے عورتیں کہ سسرال اونکے سبب سے ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نسب وہ ہے جسکے ساتھ نکاح
درست نہو اور صہر وہ ہے جسکے ساتھ نکاح درست ہو وَكَانَ رَبُّكَ اور ہے تیرا رب قَدِيْرًا ○ قادر لڑکے اور لڑکیاں پیدا کرنے
وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہیں مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اوس چیز کو جو اونہیں نفع نہ
دے اگر اوسکو پوجتے ہیں وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہونچائے اونہیں اگر اوسے نہ پوجیں اس سے بت مراد ہیں
معبود جو خدا کے سوا ہو وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہے کافر عَلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی نافرمانی پر ظَهِيْرًا ○ پشت پناہ
اور اوسکا مددگار وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھے اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا ایمان

ثواب الٰہی کی وَّنَذِیْرًا ۝ اور ڈرانے والا کافرون کو عذاب نامتناہی سے قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ کہہ نہین مانگتا ہون مین تمسے
عَلَیْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا اِلَّا مَنْ شَآءَ مگر ایمان اوس شخص کا جو چاہے اَنْ یَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑے اِلٰی
رَبِّهٖ اپنے رب کی رضامندی اور قرب کی طرف سَبِیْلًا ۝ راہ یعنی مومنون کا ایمان اور طاعت میری اجرت ہے اسواسطے کہ
اس بات پر جسکے واسطے خدا کے یہان اجر اور ثواب مقرر ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ پیغمبر کو اوسکی امت کے عابدون اور صالحون کے برابر
ثواب ملیگا وَتَوَکَّلْ اور بھروسا کر اپنی اجرت بھر پانے مین عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ اوس زندہ پر جو ہرگز لَا یَمُوْتُ نہ مریگا اسواسطے
کہ جو شخص مردون اور زندون پر بھروسا کرتا ہے تو جب وے مر جاتے ہین تو بھروسا کرنے والا بے نصیب رہجاتا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ اور
پاکی کے ساتھ یاد کر خدا کو نقصان کی صفتون سے اوس حال مین کہ اوسکی تعریف کرنے والا ہو اوصاف کمال کے ساتھ وَکَفٰی بِهٖ
اور بس ہے خدا بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ اپنے بندون کے پوشیدہ اور آشکار گناہون پر خَبِیْرًا ۝ خبر رکھنے والا اَلَّذِیْ
وہ خداوند جسنے اپنی قدرت بے چون سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَا اور وہ
جو کچھ اونکے درمیان مین ہے ہوا پانی آگ خاک نباتات جمادات حیوانات فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ چھہ دنون کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے
ثُمَّ اسْتَوٰی پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَی الْعَرْشِ عرش مجید پر جو سب مخلوقات مین بڑا ہے اَلرَّحْمٰنُ وہ بڑا رحم کرنے والا
فَسْئَلْ بِهٖ تو پوچھ اوسکی ذات اور صفات خَبِیْرًا ۝ خبر رکھنے والے سے یا اوسکے پیدا کرنے اور غالب آنے کا حال اوس سے پوچھ
جو جانتا ہو وَاِذَا قِیْلَ اور جب کہا جاتا ہے لَهُمُ اسْجُدُوْا مشرکون سے کہ سجدہ کرو لِلرَّحْمٰنِ خدا کو جو رحمٰن یعنی بڑا رحم
کرنے والا ہے تو قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ وہ کہتے ہین کہ کون ہے رحمٰن یعنی رحمٰن ایسا نام ہے کہ اس نام والے کو ہم نہین پہچانتے اسواسطے
کہ کافر لوگ خدا کا نام رحمٰن نہین کہتے تھے تو جب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو بولے کہ ہم رحمٰن کو نہ جانتے ہین نہ پہچانتے ہین اَنَسْجُدُ کیا ہم
سجدہ کرین یعنی ہم سجدہ نہ کرینگے لِمَا تَأْمُرُنَا اوس چیز کو جسکے سجدہ کا تو ہمکو حکم کرتا ہے وَزَادَهُمْ اور زیادہ کرتا ہے رحمٰن
یا رحمٰن کو سجدہ کرنے کا حکم کافرون کو نُفُوْرًا ۝ بھاگنا ہے ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے
قول پر یہ ساتوان سجدہ ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آٹھوان فتوحات مین لکھا ہے کہ یہ سجدہ نفور اور انکار کا سجدہ ہے اور
فرمایا ہے کہ مومن جب یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو بھاگنے والون اور انکار کرنے والون سے ممتاز یعنی الگ ہو جاتا ہے تو اس سجدہ کو سجدہ امتیاز بھی
کہہ سکتے ہین تَبٰرَکَ الَّذِیْ برکت ہے وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ فِی السَّمَآءِ پیدا کیے آسمان مین
بُرُوْجًا برج بارہ یا مکان عالیشان کہ اونکی حقیقت اوسکے سوا اور کوئی نہین جانتا وَّجَعَلَ فِیْهَا اور پیدا کیا آسمانون یا
برجون مین سِرٰجًا چراغ کہ وہ آفتاب ہے وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ اور چاند روشن یا روشن کرنے والا وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ وہ ہے
جسنے اپنی حکمت کاملہ سے جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ رات اور دن کو خِلْفَةً اختلاف والا یعنی صفات اور احوال مین ایک دوسرے کے
مخالف یا آنے جانے مین ایک کو دوسرے کے پیچھے اور یا ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنا دلیل ہے لِّمَنْ اَرَادَ اوس شخص کے واسطے جو چاہے
اَنْ یَّذَّکَّرَ یہ کہ یاد کرے عجیب عجیب قدرتون اور طرفہ طرفہ خلقتون اور صورتون کے پیدا کرنے مین اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا ۝ یا

شکر کرتا ہی حضرت باری کی نعمتون پر کرات مین کا آگے پیچھے آنا بھی اون نعمتون مین سے ایک نعمت ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے
یا عبادت کرنے والے خدا کی رحمت والے کے یہ اضافت فضیلت اور خصوصیت ظاہر کرنے کے واسطے ہی مخصوص ہین جیسے کہ رحمن
نام حق تعالی کے واسطے خاص ہوا اسی طرح یہ بندے بھی اوسکی بارگاہ قرب کے خاص لوگ ہین اور یہ بندے الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ وہ لوگ
جو چلتے ہین عَلَى الْاَرْضِ زمین پر هَوْنًا فروتنی کی راہ سے یا وقار کے ساتھ یا چلتے ہین بردبار اور نیکوکار وَاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ اور جب مخاطب ہوتے ہین اونسے نادان لوگ اور بیہودہ اور نابات کرتے ہین قَالُوْا کہتے ہین وہ خاص بندے جواب مین
سَلٰمًا ۝ بات سلامتی کے ساتھ یعنی ایسی بات کہتے ہین جسمین گناہ سے سلامت رہین اس سے مراد یہ ہی کہ وہ خاص بندے
احمقون سے تعرض نہین کرتے اور اونسے نہین الجھتے جھگڑتے جیسا کہ حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہی نظم گر کوئی نادان
وسالوس ہا بگوید ستم و وصد چندان ہمی بینم و گر از خشم دشنام و ہرزہ دہد دعا کن خوش دل و خندان ہمی خلق کے ساتھ اون
خاص بندون کا معاملہ حالت صحبت مین ہوتا ہی جیسا اوسکی خبر دیچکا تو اب حق تعالی کے ساتھ حالت خلوت مین جو اونکو ہوتا
ہی اسی دوسری آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ اور وہ خاص بندے ایسے ہین کہ شب بسر کرتے ہین
لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ایک وقت وَّقِيَامًا ۝ اور کھڑے ہونے والے دوسرے وقت یعنی
نماز مین سجدہ کرنا اور کھڑا ہونا مراد ہی وَالَّذِيْنَ اور وہ خاص بندے وہ ہین کہ باوجود اسکے کہ طاعت مین کوشش کرتے ہین
اور دن کو خشوع ہی ساتھ خضوع مین رہتے ہین پھر بھی يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین خوف کی راہ سے رَبَّنَا اصْرِفْ اے رب ہمارے
پھیر دے عَنَّا ہمسے عَذَابَ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کو اِنَّ عَذَابَهَا بیشک عذاب دوزخ كَانَ غَرَامًا ۝ ہی لازم
اور دائم یعنی ہمیشہ ہی اِنَّهَا تحقیق کہ دوزخ سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا بری قرارگاہ ہی وَّمُقَامًا ۝ اور بری جگہ رہنے کی ہی وَ
الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا اور وہ لوگ وہ ہین کہ جب وہ خرچ کیا تو لَمْ يُسْرِفُوْا نہ اسراف کیا اور نہ حد سے بڑھایا یعنی گناہ مین
اور حرام کامون مین صرف کیا وَلَمْ يَقْتُرُوْا اور نہ تنگ پکڑا اور بخل کیا یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا حق مستحق سے نہ روکا وَكَانَ
اور تھا خرچ کرنا اونکا بَيْنَ ذٰلِكَ اسراف اور بخل کے درمیان مین قَوَامًا ۝ سیدھا ٹھہرا ہوا یعنی اعتدال کی راہ چلے اور
دونون طرف یعنی اسراف اور بخل سے کہ مذموم ہین بچنے سے [illegible] ہر گز از کف نہ ہا کہ خیر الامور اوسطہا لکھا ہی کہ بعضے
مشرکون نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ اے محمد ہمنے شرک کیا اور خون ناحق بہت کیے اور زنا اور
برے کام ہمسے صادر ہوئے جس خدا کی عبادت کی طرف تم ہمین پکارتے ہو اگر وہ خدا ہمارے گناہون سے درگذرے تو ہم ایمان لاسکتے ہین
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ اور خاص بندگان رحمن لوگ ہین جو نہین پکارتے اور نہین پوجتے
خدا سے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ اور نہین مار ڈالتے وہ جان
حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا ہی اللہ نے مار ڈالنا اوسکا یعنی مومن یا معاہد کی جان اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر یعنی اون باتون پر جنکے سبب
قتل کرنا شرعًا درست ہی جیسے مرتد ہو جانا اور زنا اور قتل ناحق اور زمین مین فساد کی کوشش کرنا وَلَا يَزْنُوْنَ ۝

اور زنا نہین کرتے سواے ان کے اور گناہون کی اصل ہی تین گناہ کبیرہ ہین صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نے رسول خدا
علیہ افضل الصلوۃ والثنا سے پوچھا کہ کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ خدا کا تو شریک ٹھہراے حالانکہ اوسنے تجھے پیدا کیا مین نے
عرض کیا کہ پھر دوسرا بڑا گناہ کون ہے فرمایا یہ کہ روٹی دینے کے خوف سے اپنے فرزند کو تو قتل کرے پھر مین نے کہا اور بڑا گناہ کون ہے فرمایا
یہ کہ اپنی پڑوسی عورت سے تو گناہ کرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تصدیق کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ نیک
بندے شرک نہین کرتے اور قتل ناحق اور زنا کے مرتکب نہین ہوتے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کریگا وہ گناہ کبیرہ جو مذکور ہوے
وہ يَلْقَ اَثَامًا دیکھیگا جزا اپنے گناہ کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام ایک میدان ہے دوزخ مین کہ زناکارون پر اوس میدان مین عذاب
کرینگے یا اثام ایک چیز ہے کہ خون پیپ کی طرح دوزخیون کے جسم سے بہتی ہے یا اثام اور غی دوزخ مین دو کنوین ہین ایک گروہ مفسرین کے
عذاب کے واسطے يُّضٰعَفْ دونا کیا جائیگا لَهُ الْعَذَابُ یہ کام کرنے والے کے واسطے عذاب يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت
کے دن وَيَخْلُدْ اور ہمیشہ رہیگا فِيْهٖ عذاب مین مُهَانًا اوس حال مین کہ ذلیل اور بے اعتبار ہوگا اِلَّا مَنْ تَابَ
مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اور کرے کام اچھا یعنی ایمان کا
اسلام پر قائم رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ يُبَدِّلُ اللّٰهُ بدلتا ہے خدا سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ اونکے گناہ نیکیون
یعنی اگلے گناہ توبہ کے سبب سے محو کرتا ہے اور نئی عبادتین اوسکی جگہ پر قائم کرتا ہے یا نفس مین جو گناہ کا ملکہ ہے اوسے عبادت کے ملکہ سے بدل
دیتا ہے یا پہلے جو برے کام اوس سے وقوع مین آئے اوسکے خلاف جو نیک کام ہین اونکی توفیق دیتا ہے یا دنیا مین اوسکے کفر کو ایمان سے
بدل دیتا ہے اور آخرت مین اوسکے گناہ نیکیون سے بدل دیتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا گناہون کا توبہ کے سبب
رَّحِيْمًا مہربان اونپر اونکے دل مین توبہ ثابت رکھکر وَمَنْ تَابَ اور جو کوئی توبہ کرے گناہون سے ان گناہون سے شرک اور قتل
اور زنا کے سوا اور گناہ مراد ہین یعنی جو کوئی ان گناہون کے سوا اور گناہون سے بھی توبہ کرے اور یاد رکھے وَعَمِلَ صَالِحًا اور
کرے کام نیک یعنی جو کام فوت ہوئے اوسکا بدلا کرے فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ تو بیشک وہ پھرتا ہے اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف مَتَابًا پھرنا
یا رجوع کرتا ہے خدا کی طرف اچھی رجوع وَالَّذِيْنَ اور خدا کے بندے وہ لوگ ہین جو لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ حاضر نہین ہوتے
مشرکون اور یہود و نصاریٰ کی عید گاہون مین یا اونکے میلون مین یا ناچ گانے کی محفلون مین یا جھوٹون کی صحبت مین یا جھوٹی گواہی
نہین دیتے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ اور جب گذرتے ہین بری چیز کی طرف مَرُّوْا كِرَامًا گذرتے ہین بزرگون اور پرہیزگارون
کی طرح یا منع کرتے ہین اوس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا اور بندگان حق وہ لوگ ہین کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآنی نصیحتون سے تو لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا اونپر منہ کے بل نہین گرپڑتے اوس پر صُمًّا
بہرے کہ اوسکے اسرار نہ سنین وَّعُمْيَانًا اور اندھے کہ اوسکے انوار نہ دیکھین بلکہ اونھون نے گوش ہوش سے سنا اور چشم بصیرت سے
اوسکے جمال کے جلوے دیکھے حاصل یہ کہ آیات الٰہی سے غفلت نہین کی وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اور وہ لوگ ہین جو کہتے ہین رَبَّنَا
هَبْ لَنَا اے رب ہمارے بخش ہمین مِنْ اَزْوَاجِنَا ہماری جورون سے وَذُرِّيّٰتِنَا اور ہماری اولاد سے قُرَّةَ اَعْيُنٍ

وہ جو ہماری آنکھون کی روشنی ہو اوس سے اچھی اولاد اور نیک بیبیان مراد ہین جب مسلمان اپنے جورو اور لڑکون کو زندگی مین نیک پاک دیکھتا ہے
تو اوسکا دل خوش اور آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین وَّاجْعَلْنَا اور کر ہمین لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پرہیزگارون کے واسطے
پیشوا یعنی ہمین ایسا پرہیزگار کر دے کہ پرہیزگارون کی امامت کے لائق ہو جائین اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جنکا ذکر ہوا يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بدلا دیے جائینگے غرفہ بہشت یعنی بہشت مین اونکو بلند مقام ملیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ غرفہ ایک نام ہے بہشت کے نامون مین
سے فصول عبد الوہاب مین لکھا ہے کہ غرفہ کوٹھے ہین چار ستونون پر ٹکے ہوے سونے چاندی موتی کے ہونگے اولیا انمین رہینگے اون
لوگون کو دینگے بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے صبر کیا دنیا مین مشقت پر اور کافرون کی ایذا پر اور حرص کی چیزین چھوڑ
دینے پر یا فقیری اور محتاجی پر یا فرض ادا کرنے پر وَيُلَقَّوْنَ اور دیے جائینگے اور کسی نے يَلْقَوْنَ معروف کا صیغہ بے تشدید قاف
پڑھا ہے یعنی پائینگے فِيْهَا بہشت مین تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا زندگی بے زوال اور آفتون سے سلامتی یا بندگی اور ...
کی دعا سنینگے یا فرشتے اونپر تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے پائینگے اور سلام حق تعالیٰ سے سنینگے خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے بہشت مین یا مدام رہینگے تحیت اور سلام مین حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا اچھی ٹھہرنے کی
جگہ ہی بہشت وَّمُقَامًا اور رہنے کی جگہ قُلْ کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگون سے مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ کیا پروا
رکھے خدا تمکو یعنی خدا کے پاس تمہاری کیا قدر ہوگی لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر نہ ہوتا دعا کرنا اور عبادت کرنا تمہارا اوسکو واسطے اوسکی
خوبی معرفت اور عبادت مین ہی فَقَدْ كَذَّبْتُمْ پس تحقیق کہ تمنے تکذیب کی پیغمبر کی اور تقصیر کی خدا کی عبادت مین فَسَوْفَ
يَكُوْنُ لِزَامًا تو قریب ہے کہ تمہارا تکذیب کرنا تمکو لازم رہیگا اور ہرگز نہ چھوٹیگا یا تکذیب کا وبال اوس وقت ثابت ہوگا جس وقت
دوزخ مین تمکو نہ پہونچائے اور وہان بھی تمکو نہ چھوڑیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ لزام سے جنگ بدر مین قتل ہونا مراد ہی

ربع ۱۲ ع

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ شعرا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کا نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	دو سو ستائیس آیتین ہین

طٰسٓمّٓ معالم مین قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل ہی کہ حروف مقطعہ قرآن کے نام ہین اور اسی وجہ سے اکثر انکے بعد قرآن کا ذکر
آتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی یا ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہی چنانچہ طسم طاہر سامع مجید کی طرف
اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہی اور بحر الحقائق مین ہی کہ طا سے طائران
مرغان ہواے وحدت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ طائر یعنی اوڑنے والے ہین اللہ کے ساتھ اور سین سے سیر وندگان طریق معرفت کی جانب
یعنی سیر کرنے والے ہین اللہ کی طرف اور میم سے مشی سالکان سبیل عبودیت کی طرف اشارہ کرتا ہی کہ اللہ کی طرف اور اللہ مین چلتے ہین یا
مبتدیان اور سیر متوسطان اور مشاہدۂ منتہیان کی جانب صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ طہارت عزت
سناے جبروت ابدی اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھا کر فرماتا ہی کہ تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ آیتین ہین

روشن یعنی قرآن کی کہ اوسمین حلال و حرام کے احکام کھلے ہوئے ہین اور مبین ظاہر کرنے والے کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی قرآن شریف
حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہی اور ہدایت کے مقدمون اور ضلالت کے نتیجون کو کھولدیتا ہی اور چونکہ قریش ایسی کتاب کی تکذیب
کرکے ایمان نہ لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے ایمان کا بہت لالچ رکھتے تھے تو اونکی یہ تکذیب آپکے دل مبارک پر
بہت گران گذری تو حق تعالی نے آپکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ شاید کہ تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنے
اور مار ڈالنے والا ہی اپنے جی کو أَلَّا يَكُونُوا اس سبب سے کہ وہ نہین ہوتے مُؤْمِنِينَ ○ مومن قرآن کے ساتھ
إِن نَّشَأْ اگر چاہین ہم نُنَزِّلْ عَلَيْهِم اوتارین اونپر مِّنَ السَّمَاءِ آسمان سے آيَةً نشانی قیامت کی نشانیون مین سے
یا بلا قہر کی بلاؤن مین سے فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ پھر ہو جاوین گردنین اونکی یعنی اون گردن کشون اور بزرگون کی گردنین
لَهَا اوس نشانی کے واسطے خَاضِعِينَ ○ نیچی یعنی وہ گردنین جھکا دین اور اوس نشانی کو مان لین وَمَا يَأْتِيهِم
اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّن ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنَ الرَّحْمَٰنِ خدا کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا ہی مُحْدَثٍ نئی بھیجی
ہوئی وحی کے ساتھ یعنی ایک کے بعد کوئی دوسری سورت قرآن مین نہین نازل ہوتی إِلَّا كَانُوا مگر یہ کہ ہوتے ہین
عَنْهُ مُعْرِضِينَ ○ اوس سے منہ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوا پھر بیشک تکذیب کی اونھون نے قرآن کی و اونکی
تکذیب پر مصر ہین فَسَيَأْتِيهِمْ تو قریب ہی کہ آئین اونھین مرتے وقت یا قبر سے اوٹھتے وقت یا جنگ بدر کے دن أَنبَاءُ
مَا كَانُوا بِهِ خبرین اوسکی کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِئُونَ ○ ہنستے اور اوسے باور نہ کرتے تھے اور وہ خبرین آچکنے
کے بعد پشیمانی نفع نہ دیگی بیت امروز بدان مصلحت خویش کہ فردا چو دانی پشیمان شوی سود ندارد أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے
تکذیب کرنے والے اور باور نہین کرتے دیکھ کر إِلَى الْأَرْضِ زمین کی طرف کہ محض قدرت سے كَمْ أَنبَتْنَا کتنا اوگایا ہمنے
فِيهَا اوسمین مرجانے اور مرجھانے کے بعد مِن كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس مین سے كَرِيمٍ ○ اچھی اور بہت فائدے والی إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ بیشک اس اوگانے مین لَآيَةً البتہ نشانی ہی اوگانے والے کی کمال قدرت اور حکمت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم اور نہین ہین
بہتیرے اونمین سے علم ازلی مین مُّؤْمِنِينَ ○ ایمان لانے والے باوجودیکہ ایسی ایسی نشانیان دیکھتے ہین وَإِنَّ رَبَّكَ
اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ وہ غالب اور قادر ہی اس بات پر کہ کافرون پر بلا نازل کرے الرَّحِيمُ ○ مہربان ہی مومنون پر
بخشش کا فرش بچھا کر وَإِذْ نَادَىٰ اور یاد کر اوسے جبکہ پکارا رَبُّكَ مُوسَىٰ تیرے رب نے موسی کو أَنِ ائْتِ کہ آ
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ ظالمون کی قوم پاس قَوْمَ فِرْعَوْنَ یعنی قوم فرعون کے پاس اونھون نے اپنے اوپر ظلم کیا
شرک کرکے اور بنی اسرائیل پر زیادتی کرکے اور کہو اونکو کہ أَلَا يَتَّقُونَ ○ کیا نہین ڈرتے ہین یعنی چاہیے کہ عذاب الٰہی سے ڈرین اور
کفر سے پرہیز کرین اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دین قَالَ رَبِّ کہا موسی نے کہ اے میرے رب إِنِّي أَخَافُ تحقیق مین ڈرتا ہون
أَن يُكَذِّبُونِ ○ کہ وہ میری تکذیب کرین اور میرا رسول ہونا نہ مانین وَيَضِيقُ صَدْرِي اور تنگ ہو میرا دل تکذیب کے
انفعال سے وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي اور نہ کھلے میری زبان اور گرہ جو میری زبان مین ہی زیادہ ہو جاوے اور یہ دعا اوس وقت حضرت

ع

موسی نے کی تھی جب اونکی زبان مبارک سے گرہ نہ رفع ہوئی تھی اور اوسکے رفع ہونے کی دعا بھی نہ کی تھی فَأَرْسِلْ تو تو بھیج جبریل کو
إِلَىٰ هَارُونَ ۝ ہارون کی طرف جو میرا بھائی ہے اور رسالت مین اوسے میرا شریک کردے تاکہ اوسکی اعانت سے فرعون کے
لوگون کی طرف جاؤن وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ اور اونکو مجھپر ایک گناہ کا دعوی ہے جو مین نے کیا ہے اس گناہ سے قبطی کا قتل مراد
ہے اور اہل فرعون کے گمان کے موافق اس قتل کو گناہ کہکے کہا کہ فَأَخَافُ پھر مین ڈرتا ہون أَن يَقْتُلُونِ ۝ اس بات سے
کہ مجھے قتل کر ڈالین قبطی کے عوض تبلیغ احکام کے قبل قَالَ کہا خدا نے کہ كَلَّا ہرگز نہین باز آ اس گمان سے اسواسطے کہ وہ لوگ تجھپر
قابو نہ پاوینگے فَاذْهَبَا تو جاؤ تم دونون اے موسی اور ہارون بِآيَاتِنَا ہماری نشانیون سمیت یعنی اون معجزون کے ساتھ
جو میری قدرت اور تمھاری نبوت پر دلیل ہون إِنَّا مَعَكُم بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین مُّسْتَمِعُونَ ۝ سننے والے وہ بات
جو تم مین اور فرعون مین ہوگی یعنی تم اور وہ جو کہوگے اور کروگے ہمپر کچھ پوشیدہ نہین فَأْتِيَا پھر آؤ تم دونون فِرْعَوْنَ فرعون
پاس فَقُولَا پھر کہو کہ إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ہم بھیجے ہوئے ہین اوسکے جو رب ہے سب عالمون کا أَنْ أَرْسِلْ
اور بات یہ کہ بھیج مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنی اونسے دست بردار ہو تاکہ ہمارے ساتھ
زمین شام مین جائین جہان اونکے باپ دادا رہتے تھے تو موسی علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لیکر فرعون کی
ڈیوڑھی پر آئے سال بھر کے بعد فرعون کی ملاقات میسر ہوئی جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو دیکھا تو پہچانا اور احسان جتا کے
طور پر فرعون قَالَ بولا کہ اے موسی أَلَمْ نُرَبِّكَ کیا ہمنے تجھے نہین پرورش کیا فِينَا اپنے درمیان وَلِيدًا
اوس حال مین کہ تو بچہ تھا تازہ پیدا ہوا وَلَبِثْتَ اور رہا تو فِينَا ہمارے بیچ مین مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ۝ کئی برس اپنی عمر
مین سے یعنی تیس برس ہمارے پاس تنے اپنی عمر بسر کی وَفَعَلْتَ اور کیا تونے فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ جو کام تونے
کیا یعنی فاتون نام قبطی جو میرا باورچی تھا اوسے تونے مار ڈالا وَأَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ اور تو ناشکرا ہے کہ میرا احسان نمانا اور
میرے ایک خواص کو قتل کر ڈالا قَالَ فَعَلْتُهَا کہا موسی علیہ السلام نے کہ کیا مین نے وہ کام إِذًا اوس وقت وَأَنَا مِنَ
الضَّالِّينَ ۝ اور مین غافلون مین سے تھا یعنی یہ نہ جانتا تھا کہ مین ایک گھونسا مارونگا تو وہ مر ہی جائیگا فَفَرَرْتُ مِنكُمْ
پھر بھاگا مین تمسے لَمَّا خِفْتُكُمْ جبکہ ڈرا مین کہ تم مجھے مار ڈالوگے اور مین مدین مین چلا یا فَوَهَبَ لِي پھر بخشا مجھے
رَبِّي میرے رب نے مدین سے پھرتے وقت حُكْمًا علم اور فہم یا نبوت وَجَعَلَنِي اور کیا مجھے مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ اپنے
رسولون مین سے یعنی جو رسول خلق کی طرف بھیجے اونکے زمرہ مین مجھے بھی داخل کیا وَتِلْكَ نِعْمَةٌ اور وہ نعمت جو تو تَمُنُّهَا
عَلَيَّ ان جتاتا ہے مجھپر أَنْ عَبَّدتَّ یہ ہے کہ لونڈی غلام بنایا تونے بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ اولاد یعقوب کو اور مجھے
فرزند تو [illegible] لیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہان ہمزہ انکار کا پوشیدہ ہے اصل کلام یہ ہے کہ کیا وہ نعمت جسکا تو مجھپر احسان جتاتا ہے
یہی ہے کہ بنی اسرائیل کو تونے لونڈی غلام بنایا یعنی اگر تو اونکو لونڈی غلام نہ بناتا تو میری ماں مجھے دریا مین نہ ڈالتین اور
میری قوم ہی کے لوگ مجھے پرورش کرتے اور مین تیرا احتیاج نہوتا اور چونکہ فرعون سن چکا تھا کہ موسی علیہ السلام نے کہ

شروع اور ختم کلام پر دلالت کرتے ہین جیسے یہان طٰسٓ سورۂ شعرا کا ختم اور سورۂ نمل کا شروع ہے یا طٰ اشارہ ہے طہارت قدس آلٰہی
کی طرف اور سین سناے عز لا تتناہی کی جانب یا راہ چلنے والون کی طلب کی طرف یا اسوی اللہ سے اونکے دلون کی سلامتی کی
جانب تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتین ہین قرآن کی وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور آیتین ہین ایسی کتاب کی جو حلال
حرام کے احکام ظاہر کرنے والی ہے قرآن پر کتاب کا عطف ایک وصف کا عطف دوسرے پر ہے قرآن اس جہت سے کہا کہ اوسے
پڑھتے ہین اور کتاب اسوجہ سے کہ اوسے لکھتے ہین هُدًى یہ کتاب راہ دکھانے والی ہے وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والی ہے
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والون کے واسطے الَّذِيْنَ وہ لوگ جو يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہین نماز اوسکی حدون اور رکنون کے
ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین زکوۃ اپنے مالون کی مستحقون کو وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ آخرت کا
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ وہ تو یقین کرتے ہین ضمیر کا مکرر لانا اشارہ اس طرف ہے کہ آخرت کی تصدیق اونھی کے ساتھ خاص ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
بیشک جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہین ایمان لاتے آخرت کا زَيَّنَّا لَهُمْ زینت دیدی ہے ہمنے اونکے واسطے
اَعْمَالَهُمْ اونکے برے کامون کو یعنی اونکی طبیعت کا مرغوب اور اونکے نفس کا محبوب کردیا ہے صاحب فوائد نے لکھا ہے کہ اونہین
امیدون اور خواہشون کو ملا دیا ہے کہ برے کام اونھین اچھے نظر آتے ہین فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ تو وہ سرگردان ہوتے ہین اپنی
گمراہی مین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ وہ لوگ ہین کہ اونکے واسطے ہے سُوْٓءُ الْعَذَابِ برائی عذاب کی دنیا مین جیسے
قتل اور قید ہونا جنگ بدر کے دن وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہ لوگ آخرت مین هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہی بڑا نقصان
اوٹھانے والے ہین ثواب فوت ہونے اور مستحق عذاب ہوجانے کے سبب سے وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ سکھلایا
جاتا ہے قرآن یعنی یا رسول اللہ تم قرآن حاصل کرلیتے ہو جبرئیل کے سکھانے سے کہ وہ تمھارے پاس آتے ہین مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
پاس سے اوس خداوند کے جسکے کام راست اور درست ہین عَلِيْمٍ ۝ اور سب جاننے والا ہے اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ
موسیٰ بن عمران نے اپنے لوگون سے جو اونکے ساتھ تھے اوس وقت جب وہ مدین سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ بھول گئے تھے
اور اونکی بی بی کو درد زہ ہوا اور جاڑے نے شدت کی تھی کہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک مین نے دیکھی ہے نَارًا آگ جلتی ہوئی
سَاٰتِيْكُمْ جلد لاتا ہون مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس آگ سے کچھ خبر یعنی جو کوئی اوس آگ کے قریب ہوا اوس سے راہ کی خبر پوچھون اَوْ
اٰتِيْكُمْ یا لاؤن تمھارے واسطے بِشِهَابٍ قَبَسٍ شعلہ آگ کا لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ شاید تم گرم ہوجاؤ اوس
آگ کے سبب سے فَلَمَّا جَآءَهَا پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام اوس آگ کے پاس تو ایک روشنی دیکھی بے گرمی کی سبز درخت مین
اور بعضون نے کہا ہے کہ اور آگون کی طرح اوس آگ مین گرمی تھی بہر تقدیر جب موسیٰ علیہ السلام وہان پہونچے تو نُوْدِيَ ندا کی گئی
اَنْۢ بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہے جو مَنْ فِي النَّارِ وہ شخص جو آگ کے مقام پر ہے یعنی بقعۂ مبارک مین ہے یا آگ کی تلاش مین
یعنی موسیٰ علیہ السلام وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی گرد آگرد آگ کے ہے یعنی فرشتے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور کہہ پاک ہے
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار اہل عالم کا تشبیہ سے لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ندا سنی تو کہا کہ کون

۵ ونودی ان بورک
ثلاثة

انکا بیٹا قائم مقام ہوا کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس بیٹے تھے ہر ایک کو سلطنت کا دعویٰ تھا حق تعالیٰ نے ایک نامہ
مہر کیا ہوا آسمان سے بھیجا اور اسمیں چند سوال لکھے تھے اور فرمایا کہ اے داؤد تمہارے بیٹوں میں سے جو کوئی ان سوالوں کا جواب دے
وہ تمہارے بعد سلطنت کا مالک ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام نے بیٹوں کو جمع کیا اور علما اور شرفا کو بلا کر سوالات اپنے بیٹوں کے
سامنے پیش کیے کہ بندہ سے بہت نزدیک کیا چیز ہے اور سب سے دور کیا ہے اور کس چیز کے ساتھ سب سے زیادہ انس و محبت ہوتی ہے اور
کس چیز سے نفرت اور وحشت ہوتی ہے اور کون دو قائم اور دو مختلف اور دو دشمن اور کون کام ہے جسکا انجام بہتر ہے اور کس کام کا
انجام برا ہے پس داؤد علیہ السلام کے اور بیٹے اوسکے جواب سے عاجز آگئے مگر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو میں جواب دوں
داؤد علیہ السلام نے اجازت دی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ نزدیک موت ہے اور سب سے زیادہ دور
وہ چیز ہے جو دنیا میں سے گذر لی ہے اور انس و محبت جسکے ساتھ بہت ہے وہ انسان کا جسم ہے روح سمیت اور سب سے نفرت جسم سے روح
ساتھ ہوتی ہے اور دو قائم زمین آسمان ہیں اور دو مختلف دن رات ہیں اور دو دشمن موت اور زندگی ہے اور جس کام کا انجام بہتر ہے وہ
بردباری ہے غصہ کے وقت اور جس کام کا انجام برا ہے وہ تیزی ہے غصہ کی حالت میں اور چونکہ سوالات کے جواب وحی آسمانی کتاب کے
موافق تھے تو بنی اسرائیل کے بڑے بڑے علما اور شرفا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضل و کمال کا اقرار کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام
سلطنت انھیں سپرد کی اور دوسرے ہی دن وفات فرمائی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وَقَالَ اور کہا سلیمان علیہ السلام نے
کہ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو عُلِّمْنَا سکھلائے گئے ہیں ہم مَنْطِقَ الطَّیْرِ بولی چڑیوں کی چڑیوں کے ہر گروہ کی ایک آواز ہے کہ اوسی
قسم کی چڑیاں اوس آواز کے معنی اور غرضیں سمجھ لیتی ہیں اور جو سلیمان علیہ السلام کو سکھایا وہ یہی تھا جو چڑیاں آپس میں سمجھتی ہیں
لکھا ہے کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل دیکھا شاخ پر بیٹھا ہوا سر اور دم ہلاتا تھا اور بولتا تھا حضرت سلیمان نے اپنے یاروں سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بلبل کیا کہتا ہے وہ بولے کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ کہتا ہے کہ میں نے آج آدھا خرما
کھایا ہے خاک پڑے دنیا پر اور فاختہ نے آواز کی فرمایا کہ یہ کہتی ہے کہ کاشکے یہ خلائق پیدا نہوتی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے
کہ گھر میں پالا ہوا کبوتر کہتا ہے کہ جننے کے واسطے اور بناؤ کرنے کے لیے اور مور کہتا ہے جو کچھ کروگے اوسکا بدلا پاؤگے اور ہدہد کہتا ہے کہ جو
دوسرے پر رحم نہیں کرتا خدا اوسپر رحم نہیں کرتا اور ابابیل کہتی ہے کہ نیکی پہلے سے بھیجو کہ خدا کے پاس پاؤ اور کبوتر کہتا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
مِلْءَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ اور سنگ خوار کہتا ہے کہ جو چپ رہیگا سلامت بچیگا اور طوطی کہتی ہے کہ افسوس اوسپر جسکے دنیا مطلوب اور مقصود ہو اور
باز کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اور لطورا کہتا ہے کہ توبہ اور استغفار کرو اے گنہگارو اور زغن کہتی ہے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اور ہزار داستان
کہتا ہے سُبْحَانَ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ اور کوا نفرین کرتا ہے دہ یک لینے والے پر اور وسیط میں ہے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغا بانگ میں کیا کہتا ہے فرمایا کہ کہتا ہے اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَا غَافِلُوْنَ اور وسیط میں
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چکاوک اپنی آواز میں کہتا ہے کہ بار خدایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے آل و اصحاب کے دشمنوں پر لعنت
اور شنارو کہتا ہے کہ بار خدایا تجھسے قوت اور رزق چاہتا ہوں یا رزاق اور بٹیر کہتی ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی غرضکہ پرندوں کی زبان پہچاننا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہے اسی سبب سے فرمایا کہ منطق الطیر خدا نے مجھے سکھائی وَاُوْتِيْنَا اور دیا گیا ہون یعنی مجھے عطا کیا ہے
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز مین سے جسکی مجکو حاجت تھی اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عطا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○ البتہ وہ تو
فضل ہے کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایسا تھا کہ بادشاہون مین سے کسی کا نتھا اور موضع
تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیان تھین بڑے آدمیون کے واسطے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان شرفا جن کے واسطے اور حضرت
سلیمان کے داہنی طرف پینتیس ۳۵ منبر رکھتے تھے اور عالم آدمی اوسپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے اور عالم جن اوسپر
بیٹھتے تھے اور چڑیان حضرت سلیمان کے سر پر پرے پر ملائے رہتی تھین اور علما کلام حق کہتے تھے اور جن اور آدمی کرسیون پہ بیٹھا کرتے
تھے اور سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ اور جمع کردیے گئے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جُنُوْدُهٗ
لشکر اونکے مِنَ الْجِنِّ جنون سے وَالْاِنْسِ اور آدمیون سے وَالطَّيْرِ اور چڑیون سے فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ تو وہ لشکر
چلائے جاتے تھے سیر کے وقت یا روکے جاتے تھے تاکہ باہم ملجائین امام رازی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ باوصف اسکے کہ شمار مین
وہ لشکر بڑا تھا مگر بے ترتیب نہوتا تھا بلکہ ایسی شکل سے رہتا تھا کہ لشکر والون مین سے کوئی اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے نہ ذرہ بھر آگے بڑھ سکتا تھا
نہ ذرہ کوئی پیچھے ہٹ سکتا تھا کشاف اور اکثر تفسیرون مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر پڑنے کا میدان سو فرسخ یعنی تین سو
میل لمبا اور سو فرسخ چوڑا تھا پچیس فرسخ جنون کے لشکر کے واسطے اور اسی قدر آدمیون کے لشکر کے لیے اور اسی مقدار چڑیون
کے واسطے اور اتنا ہی وحشی جانورون کے لیے اور ایک ایک فرسخ تک ریشمی فرش بچھا کر بیچ مین تخت رکھا جاتا تھا اور رؤسا اور شرفا اون
کرسیون پہ بیٹھتے تھے جو تخت کے گرداگرد تھین ہوا اوس فرش کو اوٹھاتی دن بھر مین مہینا بھر کی راہ لیجاتی ایک دن ولایت شام سے
یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰى اِذَاۤ اَتَوْا یہانتک کہ آئے عَلٰى وَادِ النَّمْلِ وادی نمل پر یعنی چیونٹی والی نالے مین جو وادی ہے
اوسکے پیچھے کنارے تھے کہ قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اوسکا نام منذرہ یا طاخیہ یا جرمی تھا اور کشف کی
کشف ثعلبی مین ہے کہ وہ چیونٹی مینڈھے کے برابر تھی اور زاد المسیر مین بکری کے برابر کہا ہے اور اتقان مین بھیڑیے کے برابر کہا ہے اور وہ اوس
نمل کی چیونٹیون کی سردار تھی اوسنے جب حضرت سلیمان کا لشکر دیکھا تو اونچے پر آکر بولی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ اے چیونٹیو ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ گھس جاؤ اپنے بلون مین لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ تاکہ نہ روند ڈالین تمکو سلیمان علیہ السلام وَجُنُوْدُهٗ اور
اونکے لشکر ایسا نکر کے روندنے سے مراد چیونٹیون کا نہ ٹھہرنا ہے کہ تم نہ ٹھہر کر روندی جاؤ وَهُمْ اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر والے
لَا يَشْعُرُوْنَ ○ نہ جانین کہ تمکو روندے ڈالتے ہین لکھا ہے کہ ہوا نے تین میل کے فاصلہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان مین پہونچا دی
فَتَبَسَّمَ تو مسکرایا ضَاحِكًا تعجب کرتا ہوا مِّنْ قَوْلِهَا اوس چیونٹی کی بات سے اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام چیونٹی کی بات سمجھے تو خوش ہوکر مسکرائے لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اوسے بلایا اور یہ بات کہی کہ اے چیونٹی تو نہین جانتی کہ
لشکر ظلم نہین کرتا وہ بولی کہ ہان جانتی ہون مگر مین گروہ کی سردار ہون مجھے نصیحت کرنا ضرور ہے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تو ہوا مین تھا
گروہ کو کیونکر روندتا چیونٹی نے جواب دیا کہ میری غرض یہ نہین تھی کہ وہ مین روندی جائینگی میرا مقصود یہ تھا کہ مبادا آپکا تجمل اور دبدبہ دیکھکر

اور اپنا لشکر دیکھنے مین مشغول ہونے سے خدا کی یاد بھولین اور غفلت کے میدان مین پامال نقصان ہوجائین یا آپکی سلطنت دیکھین اور دنیا کی آرزو
دل مین پیدا ہوجائے حالانکہ دنیا خدا کی ملعون اور مبغوض ہے کشف الاسرار مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اوس چیونٹی سے پوچھا کہ تمہارا
لشکر کسقدر ہے اوسنے کہا کہ چار ہزار سرہنگ کہتی ہون ہر سرہنگ کے زیر دست چالیس چالیس ہزار نقیب ہین ہر نقیب کے زیر دست چالیس ہزار
چیونٹیان ہین سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اپنے لشکر کو باہر کیون نہین نکالتی چیونٹی نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہم زمین کے اوپر رہنے کی اجازت کم
رکھتے ہین جو وہ اوپر رہنا اختیار نہین کیا زمین کے اندر ہم رہتے ہین کہ خدا کے سوا اور کوئی ہمارا حال نہ جانے پھر چیونٹی بولی کہ ای پیغمبر خدا اون عطاؤن
سے جو اللہ تعالی نے آپکو دی ہین کوئی بیان کیجیے فرمایا کہ ہوا میری سواری بنادی ہے کہ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی صبح کی سیر اوسکی
مہینہ بھر کی ہے اور شام کی سیر مہینا بھر کی چیونٹی بولی کہ آپ جانتے ہین اسکے کیا معنی ہین اسکے یہ معنی ہین کہ جو کچھ تمکو دنیا کی سلطنت دی ہے
آئے یا نہ آئے اور اسی معنی مین کسی نے کہا ہے نظم ہمہ بر باد رفتے سحرگاہ و شام ۞ سریر سلیمان علیہ السلام ۞ باخر ندیدی کہ بر باد رفت ۞ خنک
آنکہ با دانش و داد رفت ۞ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سنکر جناب الہی مین مناجات شروع کی فَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِیٓ اور کہا
کہ ای میرے رب مجھے الہام دے أَنْ أَشْكُرَ یہ کہ مین شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِیٓ تیری اوس نعمت کا جو محض اپنے کرم سے أَنْعَمْتَ
عَلَیَّ انعام کی تونے مجھ پر وَعَلَىٰ وَالِدَیَّ اور میرے ماں باپ پر اسواسطے کہ اون نعمتون کا نفع ماں باپ کی طرف رجوع کرتا ہے
وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا اور یہ کہ کرون مین کام اچھا تاکہ اپنے فضل سے تَرْضَاهُ پسند کرتو اوسے وَأَدْخِلْنِی اور داخل کر مجھے
بِرَحْمَتِكَ اپنی رحمت سے فِی عِبَادِكَ الصَّالِحِینَ ۝ اپنے نیک بندون کے ساتھ بہشت مین بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ
تشبیہ دی ہے اوس شخص کی خواہش نفس کے ساتھ جو دنیا کا حریص ہو اور ڈرانے والی چیونٹی کو نفس لوامہ کے ساتھ اور سلیمان علیہ السلام کو
دل کے ساتھ اور بلون کو حواس خمسہ کے ساتھ اور اس بات مین غور کرنے سے باقی قصہ اوس سالک شخص پر ظاہر ہے جو عشق کی ہوا مین اڑتا ہے
پرندون کی بولیان پہچانتے ہین بیت چون ندیدی دمے سلیمان را ۞ تو چہ دانی زبان مرغان را ۞ لکھا ہے کہ اسی سفر مین سلیمان علیہ السلام کا
لشکر ایک جنگل مین پہونچا کہ وہان پانی نہ تھا نماز کا وقت آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی ندارد اور لشکر کو پانی بتانے والا ہدہد تھا
اوسے جو ڈھونڈھا تو نہ پایا اور بعضون نے کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے تھے چڑیان جو سایہ کیے تھین ناگاہ اوسمین ذرا سی جگہ
کھل گئی اور حضرت سلیمان پر دھوپ پڑی دیکھا تو ہدہد کی جگہ خالی تھی حضرت سلیمان نے اوسکی تلاش کی وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ اور خبر لی
پرندون کو تو ہدہد اونمین نہ تھا فَقَالَ تو کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ مَا لِیَ کیا ہے مجھے کہ پرندون کے غول مین لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ
نہین دیکھتا ہون ہدہد کو کیا میری نگاہ اوسپر نہین پڑتی أَمْ كَانَ یا ہے مِنَ الْغَآئِبِینَ ۝ غائبون مین سے اس غول مین نہ ہو اور
ضرور عذاب کرونگا اوسپر ادب دینے کو یا نصیحت کی نظر سے عَذَابًا شَدِیدًا عذاب سخت کہ اوسکے پر نوچکر اوسے دھوپ مین ڈالونگا
یا اوسکے جوڑے سے پھٹیل کرلینے کا حکم کرونگا یا اوسکے مخالف جانورون کے ساتھ اوسے بند کرونگا
أَوْ لَأَذْبَحَنَّهٗٓ یا بیشک اوسے ذبح کرڈالونگا اور پرندون کی عبرت کے واسطے أَوْ لَیَأْتِیَنِّی
کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ کہ اوسکے غائب ہونے کا کیا سبب تھا فَمَكَثَ
خرش استوی ہے غرضکہ پرندون کی زبان پہچاننا

تو سلیمان علیہ السلام نے اوسپر غصہ کرنا شروع کیا فقال تو ہدہد بولا کہ احطت دیکھا مین نے اور پہونچا مین بما لم تحط
بہ اوسکو جسے آپ نے نہین دیکھا اور اوس تک آپ نہین پہونچے وجئتک اور مین آیا ہون آپ پاس من سبا شہر سبا سے
کہ اوسے مارب کہتے ہین بنبا خبر کے ساتھ یقین ۝ یقینی یعنی شہر سبا سے آپ پاس ایک خبر لایا ہون وہ خبر یہ ہے کہ وہان ایک ہدہد
مجھسے ملاقات ہوئی کہ اوس ملک کا تھا اوسنے اپنے بادشاہ کی عظمت اور وہان کی ہوا کی خوبی بیان کی اوسے دیکھنے کی آرزو کرکے مین گیا
اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکا بادشاہ کون ہے اور دین کیا ہے اور رعیت کیسی ہے ہدہد نے کہا کہ انی وجدت
امرأۃ تحقیق مین نے پائی ایک عورت بلقیس نام کہ قدرت کی راہ سے تملکہم بادشاہی کرتی ہے شہر سبا کے لوگون پر واوتیت
اور دی گئی ہے وہ عورت من کل شیء ہر چیز مین سے جو بادشاہون کے کام آتی ہین ولہا عرش عظیم ۝ اور اوسکا واسطے ایک
تخت ہے بڑا اوسکی نسبت کرکے یا اور بادشاہون کے تختون کے لحاظ سے لکھا ہے کہ تیس گز عرض تیس گز یا اسی گز سے اسی گز عرض اور بلندی اوس
تخت کی تھی سونے چاندی کا بنا جواہر سے جڑا وجدتہا پایا مین نے اوس عورت کو وقومہا اور اوسکے گروہ کو کہ نادانی کی
وجہ سے یسجدون للشمس سجدہ کرتے ہین آفتاب کو اور پوجتے ہین من دون اللہ خدا کے سوا وزین اور آراستہ
کیا ہے لہم الشیطن اونکے واسطے شیطان نے اعمالہم اونکے کام آفتاب کی پرستش اور سب برے کام فصدہم پھر باز
رکھا ہے شیطان نے اونھین عن السبیل سیدھی راہ سے فہم تو وہ لا یہتدون ۝ راہ نہین پاتے طرف حق کی اور شیطان
اونھین سیدھی راہ سے باز رکھتا ہے الا یسجدوا کیا سجدہ نہین کرتے للہ اللہ کے واسطے الذی وہ اللہ جو اپنی
قدرت سے یخرج الخبء نکالتا ہے چھپی چیز فی السموت والارض آسمانون اور زمین سے یعنی مینہ کے قطرے آسمان سے
ظاہر کرتا ہے اور اوگنے والی چیز زمین سے نکالتا ہے ویعلم اور جانتا ہے ما تخفون جو کچھ چھپاتے ہو اپنے دلون مین وما تعلنون ۝
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو زبانون پر اور کسی نے ما یخفون و ما یعلنون پڑھا ہے یعنی دونون فعل غائب پڑھتے ہین یعنی اللہ جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ
اور ظاہر کرتی ہے مخلوقات اللہ خدا ہے برحق لا الہ الا ہو نہین ہے کوئی معبود پرستش کے قابل مگر وہ رب العرش
العظیم ۝ پیدا کرنے والا ہے عرش یعنی تخت بڑے کا وہ عرش جو کرسی کو گھیرے ہے اور کرسی نے گھیرا ہے آسمانون اور زمینون کو تو
بلقیس کے تخت کی بڑائی اس تخت کی بڑائی کے سامنے کیا حقیقت ہے یہ سجدہ آٹھوان ہے حضرت امام اعظم کے قول پر اور نوان ہے امام شافعی
[illegible] اللہ تعالی کے نزدیک فتوحات مین ہے کہ اس سجدہ کو سجدہ حنفی کا سجدہ کہتے ہین اور سجدہ کرنے کی جگہ مین اختلاف ہے بعضے ما یعلنون کے
[illegible] کرتے ہین اور بعضے رب العرش العظیم پڑھکر لکھا ہے کہ جب ہدہد اپنی بات پوری کرچکا تو قال کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ
سننظر [illegible] دیکھین ہم اور اس بات مین غور کرین کہ اصدقت آیا سچ کہا تو نے ام کنت یا تھا تو من الکذبین ۝
[illegible] السلام جیونٹی کی بات [illegible] سلیمان علیہ السلام نے نامہ لکھا اور ہدہد سے کہا کہ اذہب بکتبی ہذا لیجا میرا یہ نوشتہ فالقہ الیہم
لشکر ظلم نہین کرتا [illegible] بولی کہ ہان جانتی ہون ثم تول پھر منہہ پھیر عنہم اونکی طرف سے ذرا اور دریافت کر فانظر پھر دیکھ تو کہ وہ اوسمین ماذا یرجعون ۝
گروہ کو کیونکر روندتا [illegible] نامہ کے جواب مین باہم کیونکر رجوع کرتے ہین اور کیا بات ٹھہراتے ہین ارباب قصص اس بات پر متفق ہین

سجدہ

شراحیل یا شراحیل بن مالک کی بیٹی تھیں اور شراحیل کے باپ نے تیس برس ملک یمن میں بادشاہی کی تھی وہ جن سے ملا اور ریحانہ جنیہ اوسکے تصرف میں
آئی اور عین المعانی میں ہے کہ بلقیس بنت شیصان کو اپنے تصرف میں لایا اور بلقیس اوس سے پیدا ہوئیں اور اپنے باپ کے بعد سلطنت لی اور اوسکے
ننھیالی رشتہ دار جن مدد کرتے تھے اور اوسکے واسطے جنوں نے بڑا تخت بنایا اور وہ اپنے گروہ سمیت آفتاب پوجتی تھی جب ہدہد نے اوسکی
خبر سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی تو اونھوں نے نامہ لکھا اور مہر کرکے ہدہد کو دیا کہ بلقیس پاس لیجا ہدہد نامہ چونچ میں لیکر آیا اور جس جماعت میں
بلقیس تخت پر بیٹھی تھیں اور ارکان سلطنت حاضر تھے تخت کے اوپر اوڑنے لگا لوگوں نے اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے نامہ ڈالدیا اور بہت مشہور
یہ بات ہے کہ بلقیس خلوتخانہ میں چت لیٹی تھیں اور دروازے بند تھے ہدہد ایک روشن دان میں سے اندر آیا اور نامہ اونکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوچھل
پڑیں اور نامہ اوٹھاکر پڑھا اور حکم دیا کہ ارکان بارگاہ میں حاضر ہوں سب حاضر ہوئے نامہ ہاتھ سے پھینک کر اونکی طرف متوجہ ہوئیں اور قالت
بولیں بلقیس کہ یٰاَیُّھَا الْمَلَؤُا اے سردارو اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ تحقیق کہ ڈالدیا گیا میری طرف کِتٰبٌ کَرِیْمٌ ○ نوشتہ بزرگی والا
نامہ کو بزرگی کہا بھیجنے والے کے اعتبار سے کہ وہ بزرگوار پیغمبر تھے یا اس سبب سے کہ وہ نوشتہ ایک پرندہ لایا تھا اور یہ عجیب غریب بات تھی یا اس سبب سے
کہ نامہ پر مہر تھی امام قشیری نے فرمایا ہے کہ اوس نامہ کو بزرگی اسوجہ سے حاصل تھی کہ اوسمیں کچھ ملک وسلطنت کی طمع تو تھی نہیں بلکہ ملک الملک
جل شانہ کی طرف بلانے والا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے چونکہ اس نامہ کا مضمون خدا کے نام کے ساتھ شروع تھا تو وہ نامہ سب نامون سے زیادہ بزرگ
ہوا نظم ای نام تو بہترین سر آغاز ٭ بے نام تو نامہ کی کنم باز ٭ آرایش نامہا ست نامت ٭ آسایش سینہا کلامت ٭ نوشتہ کریم بلقیس نے کہا کہ نامہ
میرے پاس آیا ہے ارکان سلطنت نے پوچھا کسکے پاس سے فرمایا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ یعنی یہ نامہ سلیمان کے پاس سے ہے وَاِنَّهٗ اور شان
اوسکا مضمون یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ شروع ہے اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے نام کے
ساتھ مجھپر بڑائی نہ کرو اور گردن نہ اوٹھاؤ وَاْتُوْنِیْ اور آؤ میرے پاس مُسْلِمِیْنَ ○ گردن جھکائے ہوئے فرمانبردار وہ لوگ جب نامہ کے
مضمون سے مطلع ہوئے اور دیکھا کہ عبارت چست اور مختصر ہونے کے ساتھ بہت سے معنی پیدا کرتی ہے تو سب پریشان حال ہوئے اور گھبرا گئے
قَالَتْ بلقیس نے کہا یٰاَیُّھَا الْمَلَؤُا اے سردارو اور وہ تین سو تیرہ بڑے آدمی ارکان سلطنت میں سے تھے ہر ایک دس دس ہزار آدمیوں کا
افسر اور حاکم بلقیس نے اون سب کو جمع کرکے حکم دیا کہ اَفْتُوْنِیْ جواب دو مجھے فِیْٓ اَمْرِیْ میرے کام میں اور جو بات میرے حق میں صلاح کی
ہو کہو مَا كُنْتُ نہیں ہوں میں قَاطِعَةً اَمْرًا قطع اور فیصل کرنے والی کسی کام کو حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ ○ یہانتک کہ
حاضر ہو تم میرے پاس یعنی بے تمہارے حاضر ہوئے اور بغیر تمسے مشورہ کیے کوئی کام میں نہیں کرتی قَالُوْا بولے وہ لوگ کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ
ہم قوت والے ہیں وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ○ اور سخت لڑائی لڑنے والے ہیں یعنی ہمیں قوت بھی حاصل ہے اور لشکر بھی بکثرت اور تجربہ
بھی وَالْاَمْرُ اِلَیْكِ اور کام تیرے ہاتھ میں اور آپ وہی ہے جو آپکی رائے ہو فَانْظُرِیْ پھر دیکھ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ○ تو کیا حکم کرتی ہے
مقاتلہ یا مصالحہ کا نظم اگر جنگ خواہی نبرد آوریم ٭ دل دشمنان بدرد آوریم ٭ وگر صلح جوئی ترا بندہ ایم ٭ بتسلیم حکمت سر افگندہ ایم چونکہ حضرت
بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہیں تو یہ بات پسند نہ کی اور بولیں کہ لڑنا ہمکو مصلحت نہیں اسواسطے کہ جنگ کے وہ سردار اگر وہ غالب آئے تو
ملک ویران تلف ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ یعنی بادشاہ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً

جب داخل ہوتے ہین کسی دیہ یا شہر مین جسے فتح کرتے ہین تو اَفْسَدُوْهَا اوسے تباہ اور خراب کر دیتے ہین وَجَعَلُوْٓا اور
کر دیتے ہین اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اوس دیہ کے عزت والون کو اَذِلَّةً ذلیل اور بیقدر یعنی بستی کو لوٹتے ہین رعایا کو قید کرتے ہین
وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ اور ایسا ہی کرتے ہین یہ پہلے قول کی تاکید ہے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اور بیشک مین بھیجنے والی ہون
اِلَيْهِمْ سلیمان اور اونکی قوم کی طرف بِهَدِيَّةٍ تحفہ کہ صلح کی ابتدا ہو فَنٰظِرَةٌ پھر دیکھنے والی ہون کہ وہان سے بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کیا چیز لیکر پھرتے ہین بھیجے ہوئے لوگ اسواسطے کہ حضرت سلیمان نے اگر میرا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشا
ہین اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہے کہ بلقیس نے پانسو غلامون کو لونڈیون کے کپڑے اور زیور پہنائے اور پانسو لونڈیون کو غلامون کے
لباس اور زیور سے آراستہ کیا اور سونے کی ہزار اینٹین اور ایک تاج موتی اور یاقوت سے جڑا ہوا اور کسی قدر مشک عنبر اور ڈبا اوسمین
موتی تو بے بدھے اور مہرہ جزع کج بدھا ہوا بھیجا اور منذر ابن عمر کے ساتھ ایک اور بڑے آدمی کو اپنی قوم مین سے جہاندیدہ سمجھ کے
واسطے مقرر کیا اور کہدیا کہ ای منذر خبردار رہنا اگر حضرت سلیمان غصہ کی نظر سے تیری طرف دیکھین تو جان لینا کہ وہ بادشاہ ہین
اور اگر نرمی اور خوشخوئی کے ساتھ تحقیقات کرین تو سمجھ لینا کہ پیغمبر ہین اور اونکی نبوت پہ دوسری دلیل یہ ہے کہ غلامون اور لونڈیون مین
تمیز کر لینگے اور بے بدھے موتی کو بیدھ دینگے اور مہرہ کج بدھے ہوے مین تاگا پرو دینگے وہ دونون آدمی تحفے لیکر چلے اور بہت فاصلہ سے ہدہد نے پہنچکر
حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی حضرت سلیمان نے دیوون سے حکم فرمایا اونھون نے سونے چاندی کی اینٹین
بنائین اور سات فرسخ لیا ایک میدان مین اوسکا فرش کر دیا منذر جس دن پہنچے اوس روز دریا اور خشکی کی سواریان میدان کے
کنارے لا کھڑی کین اور آدمی اور پری اور دیو اور درندے اور وحشی جانور اور کیڑے مکوڑون نے جدا جدا صفین باندھین اور پرندے ہوا
پر سے پر جوڑ کے تھمے بیت با صد ہزار دیدہ فلک و ہزار قرن ۞ مجلس سلیمان بتکلف خوبی ندیدہ بود ۞ منذر میدان کے کنارے پہنچے
اور وہ فرش اور آرایش دیکھکر اپنے ہدیون سے شرمندہ ہوے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے کنارے پہونچے حضرت
سلیمان نے مسکرا کے اونکی احوال پرسی کی اور فرمایا کہ ڈبا لاؤ کہ اوسمین بے بدھا موتی اور مہرہ کج بدھا ہوا ہے پھر دیمک کو حکم فرمایا اوسنے وہ بدھا
موتی بیدھ دیا اور کیڑے کو حکم کیا وہ تاگا منھ مین دبا کر اوس مہرے کے سوراخ مین گیا اور تاگا اوسمین پرو دیا اور پانی منگا کر غلامون اور
لونڈیون کو حکم دیا کہ راہ کی گرد و غبار سے منھ دھوئین مردون نے پانی اوٹھا کر فورا منھ دھونے لگے اور عورتون نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر پانی
ڈالنا شروع کیا اور اس نکتہ کے باعث ایک کی دوسرے سے تمیز کر دی اور اونکا ہدیہ پھیر دیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا جَآءَ
سُلَيْمٰنَ پھر جب بلقیس کا فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس اور تحفہ لایا تو قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ کہا سلیمان علیہ السلام نے
کیا امداد دیتے ہو مجھے مال سے کہ میرا مال تم سے زیادہ ہو فَمَآ اٰتٰىنِ ءَاللّٰهُ پس جو کچھ عطا کیا مجھے خدا نے ملک اور نبوت
اور علم خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بہتر ہے اوس سے جو کچھ تمھین دی دنیا کی پونجی بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝
اپنے ہدیہ کے سبب خوش ہوتے ہو اور ناز کرتے ہو اسواسطے کہ تمھاری نظر حیات دنیا ہی پر ہے بیت آنکہ پرواز کند جانب ماوی
چو ہمائے ۞ دنیا اندر نظر ہمتش او مردار است ۞ اِرْجِعْ پھر جا اے بلقیس کے بھیجے ہوے اِلَيْهِمْ بلقیس اور اوسکے گروہ کی طرف

اور کہا اور اگر نہین آتے ہو فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ تو ضرور لاوینگے ہم اوپر لشکر کہ کمال قوت اور کثرت کی وجہ سے لَا قِبَلَ لَهُمْ
بِهَا طاقت مقابلہ کی نہوگی انکو اون لشکرون کے ساتھ وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ اور البتہ نکال دینگے ہم انکو مِّنْهَاۤ شہر سبا سے اَذِلَّةً
اوس حال مین کہ وہ بے عزت اور بے حرمت ہونگے وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○ اور وہ ذلیل و خوار ہونگے اور قید کیے جاینگے منذر
پھر آیا اور سب احوال بلقیس سے کہا بلقیس نے سامان سفر کیا اور اپنا تخت گھر مین خوب احتیاط سے رکھکر اوسپر نگہبان مقرر کردیا اور مکان کے
دروازہ مین قفل لگاکر کنجی اپنے پاس رکھی اور لشکر سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے تختگاہ کی طرف چلین دیوون نے خبر پاکر خیال کیا
کہ جب حضرت سلیمان بلقیس کو دیکھینگے تو کمال الحسن جمال و عقل کی وجہ سے اونکے ساتھ نکاح کی رغبت کرینگے اور وہ سلیمان علیہ السلام
کو جنون کے مخفیون سے مطلع کرینگی اور پھر کام سخت پڑیگا تو صلاح یہ ہے کہ اونکے جمال و کمال مین ہم طعن کرین تاکہ اونکا عیب سلیمان علیہ السلام
کے دل مین جم جائے اور اونکی طرف توجہ نہ کرین تو بعضے سرداران جنون نے تخت کے سامنے آکے عرض کی کہ بلقیس کی عقل مین بڑا قصور اور
فتور ہے اور اونکی بات پکی نہین ہوتی اور اونکے پاؤن ایسے ہین جیسے گدھے کے سم اونگلیان بالکل نہین ہین سلیمان علیہ السلام کو سوجھ
ہوا چاہا کہ پہلے بلقیس کی عقل ہی آزمائیے قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ ای سردارو اَيُّكُمْ تم مین سے
کون يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا لاتا ہی بلقیس کا تخت قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ قبل اسکے کہ آئین وہ میرے پاس
مسلمان اسواسطے کہ جب وہ مسلمان ہوکر آئین تو پھر بے اونکی اجازت اونکا تخت لینا درست نہین اور غرض یہ تھی کہ تخت کو بدل دین
اور بلقیس سے پوچھین کہ یہ تمہارا تخت ہی یا نہین اور اونکے جواب سے اونکی عقل دریافت کرلین قَالَ عِفْرِيْتٌ ایک لمبے بڑے
دیو نے کہا مِّنَ الْجِنِّ قوم جن مین سے کہ اوسکا نام ذکوان یا صخر تھا اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ مین لادونگا وہ آپکو قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ
قبل اسکے کہ اوٹھین آپ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ اپنی جگہ سے یعنی محکمہ سے اور سلیمان علیہ السلام آدھے دن تک محکمہ مین بیٹھ کر حکم جاری
کیا کرتے تھے وَاِنِّيْ عَلَيْهِ اور بیشک مین وہ تخت اوٹھالانے پر لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ○ البتہ قدرت رکھتا ہون اور امانتدار ہون
اوسکے جواہر مین یعنی اوسمین خیانت نہ کرونگا اور امانت کے ساتھ آپکے پاس پہونچادونگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اس سے
بھی زیادہ جلدی چاہتا ہون قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ کہا اوسنے جسکے پاس تھا عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ علم کتاب آسمانی سے
یعنی خدا کی بھیجی ہوئی کتابین اوسنے پڑھی تھین وہ اسم اعظم جانتا تھا وہ خضر علیہ السلام تھے یا ضبہ کہ ابو القبیلہ تھے تیسیر مین لکھا ہی کہ ضبہ
کی اولاد کو یہ دعوی ہی کہ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ سے ہمارا دادا ہی مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ خود حضرت سلیمان تھے یا ایک مرد
مستجاب الدعوات کہ اوسے ملیخا کہتے تھے یا ذو النون یا اسطوم یا وہ فرشتہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی تائید کرنے والا تھا یا وہ فرشتہ جسکے قبضہ
مقادیر کا دفتر ہی یا جبرئیل علیہ السلام اور اوس تقدیر پر کہ کوئی فرشتہ ہو کتاب سے لوح محفوظ مراد ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ وہ آصف بن برخیا
سلیمان کا وزیر تھا اوسنے کہا کہ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ مین لاتا ہون آپکے پاس بلقیس کا تخت قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ پہلے اسکے کہ پھرے اِلَيْكَ
آپکی طرف طَرْفُكَ آنکھ آپکی یعنی جب آپ کسی چیز کی طرف دیکھین جبتک آپ اوسپر نگاہ اوٹھائین مین تخت حاضر کردونگا سلیمان
علیہ السلام نے اوسے اجازت دی وہ سجدہ مین جاکر کہا یا حَیّ یا قیوم کہ عبری زبان مین اسکا ترجمہ اہیا اشر اہیا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت

سلیمان علیہ السلام نے کہا یا ذا الجلال والاکرام اور پھر تقدیر جیسے دعا کی تو بلقیس کا تخت اپنی جگہ پر زمین میں دھنس گیا اور پلک مارنے ہی حضرت
سلیمان کے تخت کے سامنے زمین سے نکلا اور وسیط میں ہے کہ حق تعالیٰ نے وہاں تخت کو معدوم کیا اور سلیمان علیہ السلام کے پاس پھر
موجود کر دیا فَلَمَّا رَاٰہُ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے دیکھا وہ تخت مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ ٹھہرا ہوا اپنے پاس تو قَالَ ھٰذَا
کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ یہ عنایت مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ فضل سے ہے میرے رب کے لِیَبْلُوَنِیْ تاکہ آزمائے مجھے ایسے امور میں
ءَاَشْکُرُ آیا شکر کرتا ہوں میں اَمْ اَکْفُرُ یا ناشکری وَمَنْ شَکَرَ اور جو کوئی شکر کرتا ہے خدا کی نعمت کا فَاِنَّمَا یَشْکُرُ
تو سوا اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِہٖ اپنی ذات کے واسطے اسواسطے کہ شکر کے سبب سے نعمت ہمیشہ رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے
وَمَنْ کَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے فَاِنَّ رَبِّیْ تو بیشک میرا رب غَنِیٌّ بے پرواہ ہے لوگوں کے شکر اور ناشکری سے کَرِیْمٌ ۝
کرم کرنے والا ہے مستحقوں کو نعمت دیکر قَالَ نَکِّرُوْا لَھَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ پھیر دو بلقیس کے واسطے عَرْشَھَا اوسکا تخت
یعنی اوسکی ہیئت اور شکل بدل دو اسطرح پر کہ اوپر کی چیز نیچے اور آگے کی پیچھے کر دو یا اوسکے جواہر بدل دو سبز کی جگہ سرخ سفید کے مقام پر زرد
جڑ دو نَنْظُرْ کہ ہم دیکھیں تو کہ اوس سے پوچھنے کے بعد اَتَھْتَدِیْٓ آیا راہ پاتی ہے اوسکی طرف اور اپنا تخت پہچان لیتی ہے اَمْ تَکُوْنُ
یا ہوتی ہے مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَھْتَدُوْنَ ۝ اون لوگوں میں سے جو راہ نہیں پاتے چیزوں کی طرف اور نہیں پہچانتے فَلَمَّا
جَآءَتْ پھر جب آئیں بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس اور اونکا تخت حضرت سلیمان کے تخت کے سامنے رکھا تھا قِیْلَ کہا گیا
اونسے کہ اَھٰکَذَا کیا ایسا ہی ہے عَرْشُکِ تخت تمہارا قَالَتْ کہا بلقیس نے کَاَنَّہٗ ھُوَ گویا یہ تو وہی ہے یقین کے
ساتھ نہ کہا کہ یہ تو وہی ہے اس وجہ سے کہ ممکن ہے کہ کوئی تخت ہو مثل اوس تخت کے اور یہ کمال عقل کی وجہ سے تھا پھر کہا کہ وَاُوْتِیْنَا
الْعِلْمَ اور دیا گیا ہمیں علم کمال قدرت الٰہی اور نبوت سلیمان علیہ السلام کی صحت پر مِنْ قَبْلِھَا پہلے سے اس معجزہ کے
وَکُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۝ اور ہیں ہم اونکا حکم ماننے والے وَصَدَّھَا اور باز رکھا حق تعالیٰ نے اپنی توفیق مدد کی بدولت مَا کَانَتْ
تَّعْبُدُ اوس چیز سے کہ تھی وہ پوجتی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا یعنی آفتاب کو اِنَّھَا کَانَتْ بیشک تھی بلقیس مِنْ
قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ۝ کافروں کے گروہ میں سے لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اونکے پاؤں کے امتحان کے واسطے حکم فرمایا اور حکم کے موافق ایک
مکان عالیشان تیار کیا گیا اوسکی زمین سفید شفاف شیشہ کی بنائی اور اوسکے نیچے پانی بھر کر اوسمیں مچھلیاں چھوڑ دیں چنانچہ اوس
مکان کے صحن میں پانی ہی پانی دکھائی دیتا تھا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اوس مکان عالیشان کے بیچ میں بچھا کر بلقیس کو
بلایا جب مکان کے دروازہ پر پہونچیں قِیْلَ لَھَا لوگوں نے اونسے کہا ادْخُلِی الصَّرْحَ آئیے اس مکان عالیشان کے صحن میں
فَلَمَّا رَاَتْہُ پھر جب دیکھی بلقیس نے اوس مکان کی زمین حَسِبَتْہُ لُجَّۃً تو گمان کیا اوسکو پانی بھرا وَّکَشَفَتْ
اور کھینچا اپنے کپڑے کا دامن عَنْ سَاقَیْھَا اپنی دونوں پنڈلیوں پر سے کہ پانی میں پاؤں نہ بھیگیں سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اونکے
پاؤں تو آدمیوں ہی کے پیروں کے مثل ہیں قَالَ فرمایا سلیمان علیہ السلام نے کہ اے بلقیس دامن نہ کھینچ اِنَّہٗ بیشک جسے تم پانی سمجھی
یہ تو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ صحن ہے صاف برابر مِّنْ قَوَارِیْرَ شیشوں کا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ بولیں بی بلقیس کہ اے میرے رب تحقیق میں

ع ۱۳

فَلَمَّا ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظلم کیا اپنی ذات پر آفتاب پوج کر وَاَسْلَمْتُ اور اسلام قبول کیا مین نے مَعَ سُلَیْمٰنَ سلیمان کے ساتھ یعنی اونکے ساتھ مین مین نے اپنے کو سپرد کیا لِلّٰهِ خدا کے حکم کے واسطے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ جو پروردگار ہے سب عالم کا حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ بلقیس کے نکاح اور اونکے انجام کار مین بڑی گفتگو ہے جواہر التفسیر مین اوسکی تفصیل مذکور ہے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کیا خوب مشابہت ہے ہدہد کو قوت متفکرہ کے ساتھ اور شہر سبا کو جسم سے اور سلیمان کو دل کے ساتھ اور بلقیس کو نفس سے اور مَن عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ کو عقل کے فعل سے اور تخت بلقیس کو طبیعت بدنیہ کے ساتھ اور باقی حکایت کو مطابق کرنا موقوف ہے فہم اور عقل پر بیت انکس کہ زشہر آشنائی ست ۞ داند کہ متاع ما کجائی ست ۞ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے اِلٰی ثَمُوْدَ قبیلہ ثمود کی طرف اَخَاهُمْ صٰلِحًا انکے بھائی صالح کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اس حکم کے ساتھ کہ عبادت کرو اللہ کی فَاِذَا هُمْ پھر ناگہاں وہ فَرِیْقٰنِ دو گروہ ہوگئے مومن اور کافر یَخْتَصِمُوْنَ ○ لڑائی اور جھگڑے مین پڑگئے باہم اور انکا جھگڑا سورہ اعراف مین مذکور ہو چکا اور جب کافر جھگڑے کے وقت ملزم ہوے تو بولے کہ لاؤ اے صالح وہ عذاب جس سے تم ہمین ڈراتے تھے قَالَ یٰقَوْمِ کہا صالح علیہ السلام نے کہ اے میرے گروہ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ کیون جلدی کرتے ہو عذاب نازل ہونے کی قَبْلَ الْحَسَنَةِ توبہ کے پہلے یعنی توبہ مین دیر نہ کرو لکھا ہے کہ قوم ثمود کے لوگ کہتے تھے کہ جب ہم عذاب دیکھینگے تو توبہ کر لینگے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیون استغفار نہین کرتے اور ایمان لا کر توبہ کر کے خدا سے بخشش کیون نہین چاہتے لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ شاید تم رحم کیے جاؤ اور عذاب نازل ہو تو قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وہ لوگ بولے کہ بری فال لی ہمنے تیرے سبب وَبِمَنْ مَّعَكَ اور اوسکے سبب سے جو تیرے ساتھ ہی مومنون مین سے کہ اونھون نے تمہارے ساتھ اسلام کی طرف بلانا شروع کیا اور ہمکو کلفت اور محنت ہوئی اور ہم مین جدائی پڑی قَالَ طٰٓئِرُکُمْ کہا صالح علیہ السلام نے کہ تمہاری فال نیک اور بد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہے یعنی تمہاری محنت کا سبب خدا کے پاس لکھا ہے حکم ازلی کے ساتھ اور میرے باعث سے بدل جائیگا بیت قلم نیک و بد خلق در ازل رفت ست ۞ بہ گفتگوے خلائق دگر نخواہد شد ۞ بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لوگ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ○ گروہ ہو آزمائے ہوے یعنی دولت اور مفلسی اور سختی پیچھے لگا کر تمکو آزماتے ہین وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ اور تھے اوس شہر مین جسمین حضرت صالح علیہ السلام تھے یعنی حجر مین سے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی قوم کے اچھون بڑون مین سے اونہین سے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر اور بعضے کہتے ہین اوسکا نام مہراج تھا یہ لوگ اونٹنی کی کوچین کاٹنے مین شریک تھے یُّفْسِدُوْنَ فساد کرتے تھے فِی الْاَرْضِ زمین حجر مین وَلَا یُصْلِحُوْنَ اور درستی پر نہین لاتے تھے اپنا کام یعنی فساد ہی فساد اونکے مزاج مین تھا اصلاح بالکل نہ تھی جب اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے بعد عذاب کی وعید سنی تو قَالُوْا بولے آپس مین تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ اور حال یہ ہے کہ قسم کھائی تھی اونھون نے اللہ کی یعنی قسم کھا کر اونھون نے کہا کہ لَنُبَیِّتَنَّهٗ ضرور شبخون مارا چاہتے ہین ہم صالح پر وَاَهْلَهٗ اور اوسکے لوگون پر ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ پھر کہینگے ہم اوسکے ولی وارث سے جو خونبہا کا مدعی ہوگا یعنی اگر ولی ہمسے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے قتل کر ڈالا تو ہم کہینگے کہ مَا شَهِدْنَا حاضر نہ تھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ اوس جگہ جہان اونہین ہلاک کیا اور ابوبکر نے مہلک کے لام کو زیر پڑھا ہے یعنی ہمنے نہین دیکھا

اونکے لوگون کے ہلاک کرنے کو تو اونکے ہلاک ہونے کی جگہ کو کیا خبر وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم سچون مین ہین وَمَکَرُوْا
مَکْرًا اور مکر کیا اونھون نے مکر کرنا اسطرح پر کہ صالح علیہ السلام کو قتل کرین اور اونکے ولی وارث سے کہدین کہ ہم نے قتل نہین کیا
اور ہمین تو خبر بھی نہین وَمَکَرْنَا مَکْرًا اور مکر کیا ہمنے مکر کرنا یعنی ہمنے اونکے مکر کی جزا اونکو دی اسطرح پر کہ اونکے مکر کو اونکی ہلاکت کا
سبب کردیا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ آگاہ نتھے اور شعور رکھتے تھے نقل ہے کہ صالح علیہ السلام نے ایک مسجد ایک غار مین
بنائی تھی راتون کو وہان نماز پڑھتے تھے وہ نوون آدمی بولے کہ پھر عذاب آنے کا وعدہ تو تین دن کے بعد ہے تو ہم اوس سے پہلے ہی صالح کا
کام تمام کردین تو پہلی شب اوسکے اندر آکر گھات مین بیٹھے کہ جیسے ہی صالح آئین تو اونکو قتل کر ڈالین ناگاہ ایک پتھر اونپر پھٹ پڑا اور
اون سب کو دبا لیا اور غار کا منھ بند کر دیا وہ نوو آدمی وہین ہلاک ہوگئے اور باقی کافر جبرئیل علیہ السلام کی چیخ سے مرے فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کیسا ہوا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ انجام اونکے مکر کا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ اور دیکھ کہ ہمنے ہلاک کر دیا ان
نو آدمیون کو غار مین وَقَوْمَهُمْ اور باقی اونکی قوم کو اَجْمَعِيْنَ ○ سب کو جبرئیل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پس یہ ہین
اونکے گھر یعنی حجر مین اونھین دیکھ خَاوِيَةً خالی اور خراب حال ہین بِمَا ظَلَمُوْا اس سبب سے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی خدا کا
شریک ٹھہرایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے قوم ثمود کے ساتھ کیا اوسمین لَاٰيَةً البتہ عبرت ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○
اوس قوم کے واسطے جو لوگ جانتے ہین اور اوسکے سبب سے نصیحت مانتے ہین وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون
لوگون کو جو ایمان لائے صالح علیہ السلام پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے کفر اور گناہون سے اور اسی سبب سے اونھون نے
نجات پائی وَلُوْطًا اور یاد کر لوط بن ہارون کو اِذْ قَالَ جب اوسنے کہا لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم سے کہ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
آتے ہو تم برے کام کو یعنی لواطت کرتے ہو وَاَنْتُمْ حال آنکہ تُبْصِرُوْنَ ○ جانتے ہو اوسکی برائی یا دیکھتے ہو دوسرے کو یہ کام کرتے
ہوئے یعنی کھلم کھلا یہ گناہ کرتے ہو اور یہ بہت بری بات ہے اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً
شہوت کی راہ سے مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ سوا عورتون کے جو شہوت اوتارنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ○ ایسے گروہ کے لوگ ہو کہ اپنے کام کا انجام نہین جانتے فَمَا كَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم لوط کا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھون نے آپس مین کہ اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ نکالدو لوط کے لوگون کو لوط سمیت مِّنْ قَرْيَتِكُمْ
اپنے گانون سے کہ اوسکا نام سدوم ہے اِنَّهُمْ بیشک وہ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہین کہ پاکیزگی کرتے ہین یعنی اپنے کو پاکیزہ
جانتے ہین اور ہمکو ناپاک سمجھتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون یعنی اونکی بیٹیون کو
اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو قَدَّرْنٰهَا مقرر کیا تھا اوسکا ہونا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ باقی رہنے والون مین جو عذاب مین مبتلا ہوے
وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بلا نازل ہونے اور مونفکات اولٹ پلٹ جانے کے بعد مَّطَرًا مینہ پتھر کا فَسَاۗءَ
پس برا ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ ع مینہ ڈرائے ہوؤن کا جنھون نے ڈرانے کو سچ نہ جانا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہمنے لوط کو کہ حمد و شکر خدا
کو ہے کافرون کی ہلاکت پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام ہے اوسکے اون بندون پر الَّذِيْنَ اصْطَفٰى جنھین اوسنے برگزیدہ کیا یعنی معصوم

ع ۱۴

کر سکے اور بچا یا ہی بُرے کامون سے اور نجات دی ہی بندا اون سے اور صحیح بات یہ ہی کہ اس آیت مین حمد کرنے کا حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اسواسطے کہ جب حق تعالی نے اس سورت مین اپنے قصّے بیان فرمائے جو کمال قدرت پر دلالت کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور جو بڑی نشانیان اور معجزے رسولون ہی کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ اور جیسے اون دشمنون کی ہلاکت اور دوستون کی فتح و نصرت کا ذکر ہی جیسے حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا قصہ اور ان قصون سے واقف ہونا بڑی نعمت ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے حمد و شکر کا حکم فرمایا اور اسلام کا برگزیدہ بندون پر کہ انبیا علیہم السلام ہین یا آنحضرت کے صحابہ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین یا اہل قرآن ہین یا سب مسلمان ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سلام والے وہ لوگ ہین جنکے دل لوث علائق اور جنکا سر فکر خلائق سے خالی ہی وہ لوگ آج تو واسطہ سے سلام سنتے ہین اور کل قیامت کے دن بے واسطہ سنینگے کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ مثنوی ہر بندہ کہ او گشت مشرف بسلامت + آنبندہ و خاصش نشیر رحیمش سلام لطفی کن و بنواز دلم را بسلامے + زیرا کہ سلامت ہمہ لطف ست و کرامت + آٰللّٰهُ آیا خدائے برحق خَيْرٌ بہتر ہی اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ یا وہ معبود باطل عاجز بہتر ہین جنھین شریک کرتے ہین فقط

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یا وہ جسنے پیدا کیے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کہ اس جہان کے بڑے والے عالم کے اصول ہین وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور اوتارا تمہارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ آسمان یا ابر سے مَآءً پانی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا ہمنے بِهٖ اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف پھرنا اوسکی ذات کے ساتھ فعل خاص ہونے کی تاکید کے واسطے ہی یعنی ہم پانی سے بس ہم ہی اوگا سکتے ہین حَدَآئِقَ باغون کو جنکی چار دیواری کھچی ہی ذَاتَ بَهْجَةٍ خوبی اور خوشی والے یعنی زیبا اور آراستہ مَا كَانَ لَكُمْ نہین ہی اور نہین پہونچتا تمکو اَنْ تُنْۢبِتُوْا یہ کہ اوگاؤ شَجَرَهَا اون باغون کے درخت ءَاِلٰهٌ کیا ہی یعنی نہین ہی کوئی معبود مَّعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی مدد کرے اسواسطے کہ وہ پیدا کرنے مین اکیلا ہی بَلْ هُمْ بلکہ مشرک لوگ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہین کہ پھرتے ہین توحید کی راہ سے یا شریک کرتے ہین خدا کے ساتھ اور اوسکا مثل ثابت کرتے ہین تو جیسے وہ مثل اور برابر ٹھہراتے ہین آیا وہ بہتر ہی اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ یا وہ جسنے کر دیا زمین کو قَرَارًا قرارگاہ آدمیون اور چارپایون کی وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا اور پیدا کردین زمین کے درمیان پانی کی نہرین وَّجَعَلَ لَهَا اور پیدا کیا زمین کی مضبوطی کے واسطے رَوَاسِيَ پہاڑ اونچے کہ اونمین کھانین ہوتی ہین اور اونکے نیچے سے چشمے نکلتے ہین وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ اور کر دیا دو دریاؤن کھاری اور میٹھے مین یا روم اور فارس کی دو نہرون مین حَاجِزًا مانع کہ ایک دوسرے مین مل نہین جاتے ءَاِلٰهٌ کیا ہی کوئی خدا یعنی نہین ہی مَّعَ اللّٰهِ برحق خدا کے ساتھ کہ چیزین پیدا کرنے مین اوسکا مددگار ہو بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے مشرک لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے خدائے برحق کا اکیلا ہونا چیزین پیدا کرنے مین تو اوسکے شریک کے قائل ہین پھر آیا وہ شریک عاجز و ناتوان بہتر ہین اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ یا جو قبول کرتا ہی مضطر کو اِذَا دَعَاهُ جب پکارتا ہی اوسکو مضطر اور مضطر اوسے کہتے ہین جسکا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ مضطر وہ ہی جسنے اپنی جان سے ہاتھ اوٹھایا ہو

جیسے دریا مین ڈوبتا ہوا آدمی یا بیابان بے پایان مین راہ بھولا ہوا یا وہ بیمار جو صحت سے ناامید ہو شیخ داؤد دیبانی قدس سرہ ایک بیمار کو
دیکھنے گئے تھے اوس بیمار نے کہا کہ اے شیخ میری صحت کے واسطے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو خود دعا کر کہ مضطر ہے اور قبولیت مضطر کی دعا سے
بندھی ہوئی ہے اسواسطے کہ اوسکی نیاز اور آرزو بہت زیادہ ہوتی ہے اور حق تعالی عاجزون بیچارون کی آرزو بر لانے کو دوست رکھتا ہے
نظم آن نیاز مریمی بودست و درد ۔ کہ چنان طفلے سخن آغاز کرد ۔ ہر کجا دردے دوا آنجا بود ۔ ہر کجا فقرے نوا آنجا بود ۔ پیش حق
یک نیاز از روے نیاز ۔ بہ کہ عمرے در سجود و در نماز ۔ پس جب نیازمند بیچارہ دعا کرتا ہے تو حق تعالی قبول فرماتا ہے وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ
اور اوٹھا لیتا ہے برائی یعنی جو کچھ اوسے برا معلوم ہوتا ہے وہ اوس سے دفع کر دیتا ہے وَيَجْعَلُكُمْ اور آیا بت بہتر ہے یا وہ خدا جو
کرتا ہے تمکو خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ خلیفہ زمین مین یعنی تمکو اگلون کا جانشین کرتا ہے اور زمین کو اونکے بعد تمہارے تصرف مین لاتا ہے
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ کیا خدا دوسرا ہے خداے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی اعانت کرے یعنی نہین ہے اور نہ چاہیے
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تھوڑی نصیحت مانتے ہو یا خدا کو تھوڑا یاد کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ کبھی بالکل تم یاد نہین کرتے یعنی یاد
نہین کرتے ہو خدا کو اور بت پوجتے ہو آیا وہ بہتر ہین اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ یا وہ جو راہ دکھاتا ہے تمہین فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
اندھیرون مین بیابانون اور دریاؤن کے وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ اور جو بھیجتا ہے ہوائین بُشْرًۢا خوشخبری دینے والیان بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ آگے اپنی رحمت کے کہ مینھ ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ آیا ہے دوسرا خدا خداے برحق کے ساتھ یعنی نہین ہو سکتا
تَعٰلَى اللّٰهُ بزرگ ہے خدا اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسے شریک پکڑتے ہین کافر اسواسطے کہ خالق قادر پاک ہے مخلوق
عاجز کی مشارکت سے آیا ایسا شریک بہتر ہے اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ یا وہ جو پیدا کرتا ہے خلق کو اور معدوم سے موجود کرتا ہے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
پھر پھیر لاویگا اوسے معدوم ہو جانے کے بعد یعنی اوٹھاویگا قیامت مین وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ اور جو روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمَآءِ
آسمان سے مینھ برسا کر وَالْاَرْضِ ؕ اور زمین سے اوگنے والی چیزون کے باعث یا اسباب سماوی اور ارضی کے ساتھ تمکو رزق عطا کرتا ہے
ءَاِلٰهٌ کیا ہے کوئی خدا شریک مَّعَ اللّٰهِ ؕ اوس اللہ کے ساتھ جو یہ کام کرتا ہے قُلْ هَاتُوْا کہہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی اس بات پر
کہ کوئی اللہ کے سوا ان کامون پر قدرت رکھتا ہے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ۝ سچے اس بات مین کہ دوسرا خدا ہے اسواسطے
کہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہے اور وہ بجز خدا کے واسطے ثابت نہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا يَعْلَمُ نہین جانتا مَنْ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی آسمانون اور زمین مین ہے الْغَيْبَ آئی ہوئی چیز اور پوشیدہ بات کو اِلَّا اللّٰهُ ؕ مگر اللہ تعالی
جسطرح قدرت کاملہ اوسیکے ساتھ مخصوص ہے اوسی طرح علم کامل بھی اوسی کے ساتھ خاص ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ
يُبْعَثُوْنَ ۝ اور وہ نہین جانتے کہ کب وہ اوٹھائے جاوینگے بَلِ ادّٰرَكَ بل یہان بل کے معنی مین ہے اور ادارک مین کہا کہ ام کے
معنی مین ہے پھر تقدیر یہ استفہام نفی کے معنی مین ہے یعنی نہین پہونچا اور کامل نہین ہوا عِلْمُهُمْ اونکا علم فِی الْاٰخِرَةِ ۫ آخرت
نفع ہونے مین یعنی جیسا چاہیے ویسا آخرت کو نہین جانا بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ شک مین ہین امور آخرت سے
بَلْ هُمْ بلکہ وہ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ امر آخرت سے اندھے ہین یعنی اونکے دیدۂ دل بیشتر حشر کی دلیلین دیکھنے سے بند ہین وَقَالَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْٓا اور کہا اونھون نے جو کافر ہوے چشم بصیرت اندھی ہونے کے سبب سے ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہو جاوینگے ہم تُرٰبًا خاک وَّاٰبَآؤُنَا
اور باپ دادا ہمارے بھی خاک ہوگئے ہین اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ کیا ہم نکالے گئے ہونگے قبرون سے یا باہر نکلے ہونگے تنگی فنا سے اندر
ہوے سعت حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا بیشک ہم وعدہ دیے گئے ہین هٰذَا اس حشر ونشر کا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور ہمارے
باپ دادا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد عربی کے وعدہ دینے سے یعنی سب انبیا یہی وعدہ دیا کیے اور ابتک تحقیق کو نہ پہونچا اِنْ هٰذَآ
نہین ہے یہ وعدہ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ مگر کہانیان اگلون کی یعنی بنائی ہوئی بے اصل کہانیون کے مثل قُلْ سِيْرُوْا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ چلو فِي الْاَرْضِ زمین مین تکذیب کرنے والون کی جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ انجام کار گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور رنجیدہ نہو ای
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کی تکذیب اور انکار کے سبب سے وَلَا تَكُنْ اور نہو فِيْ ضَيْقٍ تنگدلی مین مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○
اوس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہین اس واسطے کہ تم تو ہماری عصمت اور نگہبانی کی پناہ مین ہو اور تمہاری حفاظت کا کفیل تو مین ہون نظم
غم مخور آنرا کہ غمخوارت منم ÷ از ہمہ بدہا نگہدارت منم ÷ از تو گر اغیار یک زندہ رو ÷ این جہان و آن جہان یارت منم ÷ وَيَقُوْلُوْنَ اور
کہتے ہین کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کہان ہے اور کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے
مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم ہین کہ برابر کافرون کو ڈراتے تھے قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ کہہ شاید کہ ہو حکم الٰہی
رَدِفَ لَكُمْ ملی ہوئی تمہارے واسطے اور تمہارے پیچھے پیچھے آجائے بَعْضُ الَّذِيْ تھوڑی اوس چیز مین سے کہ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○
جلدی کرتے ہو جیسے نزول اور حلول کی اور وہ جنگ بدر کے دن کا عذاب تھا یا قحط یا گرانی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ اور بیشک تیرا
فضل اور رحمت کرنے والا ہی عَلَى النَّاسِ لوگون پر کہ اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا گناہ کے بدلے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن
بہتیرے اونکے لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہین کرتے اور تاخیر عذاب کے ایک نعمت ہے اوسکا حق نہین پہچانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ
اور یقینی تیرا رب البتہ جانتا ہے مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ دل کافرون کے حسد تجھپر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین تمہاری تکذیب اور عداوت وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ اور نہین ہے کچھ پوشیدہ پیدا اور نازل
ہونے والی چیز فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین مین اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ مگر لکھی ہے کتاب ظاہر یعنی لوح محفوظ مین
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک قرآن يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پڑھتا ہے بنی اسرائیل پر یعنی اونکے واسطے بیان کرتا ہے
اَكْثَرَ الَّذِيْ بہت وہ چیز کہ نادانی کی وجہ سے هُمْ فِيْهِ وہ اوس چیز مین يَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے ہین اور ایک دوسرے کے
خلاف بات کہتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصارا کی تنزیہ اور معاد جسمانی اور روحانی کا احوال اور بہشت اور دوزخ کی صفت اور کیفیت
اور عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کا قصہ وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَهُدًى البتہ ہدایت وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○
ایمان والون کے واسطے کہ وہ اوس سے فائدہ لیتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیقینی تیرا رب يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فیصلہ کرتا ہے اہل اختلاف
کہ بنی اسرائیل ہین بِحُكْمِهٖ اپنے حکم صحیح اور درست سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے

کہ اوسکا حکم رد نہین کرسکتے الْعَلِيْمُ ○ وہ جاننے والا ہی حقیقت اوس حکم کی جو وہ کرتا ہی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ پس توکل کر
اللہ پر اور ای ہمارے حبیب دشمنون کی دشمنی سے تم کچھ باک نکرو اِنَّكَ بیشک تم عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ○ حق ظاہر پر ہو یعنی
تمہاری راہ سیدھی ہی اور تمہارا کام درست ہی اِنَّكَ تحقیق کہ تم لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مردون کو یعنی مردہ دل
کافر تمہاری بات سن نہین سکتے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور تم نہین سنا سکتے بہرون کو پکار اِذَا وَلَّوْا جب پھیرین اپنے
مُدْبِرِيْنَ ○ پیٹھ پھیرے یعنی اونکے دلون کے کان بہرے ہین اور قرآن سننے سے انکار کرتے ہین اور منہ پھیرتے ہین تو بہرون کے
مشابہ ہین نہ سننے مین خصوصا وہ بہرا جو پھر جائے اور اپنے پکارنے والے کی طرف پیٹھ پھیرے اس صورت مین اوسکو سنانا بہت مشکل ہی
اور اشارہ وکنایہ بھی وہ نہین دیکھتا کہ اشارے سے بات سمجھے وَمَآ اَنْتَ اور نہین تو ای ہمارے حبیب بِهٰدِی الْعُمْیِ راہ دکھانے
والا اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے اس واسطے کہ ہدایت نہین حاصل ہوتی آنکھ سے بلکہ چشم بصیرت کی بدولت اور وہ آنکھ نہین
رکھتے اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتا ہی تو اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے جو ایمان لائے بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کا یعنی یا رسول اللہ تمہاری
بات نہین سنتے مگر ایمان والے فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ تو وہ حکم ماننے والے اور تمہارا کہا یقینی جاننے والے ہین نظم گوش دل باید …
دیدہ دل گشادہ بہر عرفان ☆ تا زندہ از نفحات گلشن قدس ☆ … عالم انس ☆ … قال ابن عباس رضی اللہ عنہ
وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ اور جب پڑجائیگی بات یعنی عذاب واجب ہوجائیگا اور حضرت رسالت پناہ کا قہر آئیگا عَلَيْهِمْ اوسپون پر وہ
بہ سبب امر معروف اور نہی منکر سے ہاتھ اوٹھائینگے تو اَخْرَجْنَا نکالینگے ہم لَهُمْ اونکے واسطے دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ جنبش
کرنے والا زمین سے تُكَلِّمُهُمْ بات کریگا اونسے اَنَّ النَّاسَ بیشک لوگ كَانُوْا تھے بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کے ساتھ وعدہ و
وعید اور حشر نشر کی خبر ہی یا ہماری قدرت کی نشانیون اور حکمت کی دلیلون کے ساتھ لَا يُوْقِنُوْنَ ○ یقین نہین لاتے یعنی ان
باتون کا اونھین یقین نہین جاننا چاہیے کہ دابۃ الارض کا نکلنا قیامت کی علامتون مین سے ایک علامت ہی صاحب معتمد نے لکھا ہی
کہ جب دنیا کا زوال قریب پہونچیگا تو حق تعالی دابہ کو زمین سے نکالیگا جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے نکالی اور وہ آدمیون سے
بولیگا اور حدیث مین ہی کہ زمین سے دابہ کا نکلنا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا قریب ہوگا جو ایک ان مین سے پہلے ہوگا تو دوسرا اوسکے پیچھے ہی
ظاہر ہوجائیگا اور بعضے اماموں کی کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کی علامتون مین پہلی آسمانی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب
نکلنا ہی اور زمین کی پہلی علامت دابہ کا نکلنا ہی اور دابہ ایک جانور ہی ساٹھ گز لمبا چوپایہ اوسکے زرد روئین ہونگے جیسے پرند کے پنجے
ہوتے ہین اور اوسکے دو بازو ہونگے تیز رو ایسا کہ کوئی بھاگنے والا اوس سے نہ چھوٹے اور کوئی تلاش کرنے والا اوسے نہ پائے اوسکا
چہرہ آدمی کا سا مگر نہایت روشن اور چمکتا ہوا اور تفسیر مین ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اوسکا سر گائے کے سر کا سا ہوگا اور عین المعانی
مین ہی کہ اوسکی آنکھین سور کی آنکھون کے مثل ہونگی اور کان ہاتھی کے سے اور سینگ پہاڑی گائے کے مانند اور رنگ چیتے کا ایسا
اور گردن شتر مرغ کی سی اور اوسکا سینہ شیر کا سا اور پسلیان چیتے کی سی اور پانون اونٹ کے مثل اور دم مینڈھے کی سی ہی دابۃ الارض نکلیگا کوہ
صفا سے یا صفا و مروہ کے درمیان سے یا کوہ اجیاد سے یا تہامہ کے جنگلون مین کسی جنگل سے یا حجر اسود و مقام کے درمیان سے اور حدیث مین ہی کہ اعظم مساجد

ع ۱۲

یعنی مسجد حرام سے نکلیگا اور کتاب علامۃ الساعۃ مین لکھا ہے کہ خانہ کعبہ کے کونے مین سے نکلیگا لوگ دیکھتے ہونگے اور وہ آفتاب کی طرح سیر کریگا اور بلند ہو جائیگا تین دن کے بعد ایک تہائی باہر آئیگا اور بعضے اس بات پر ہین کہ اوسکا سر اور گردن ہی فقط زمین سے نکلیگی اور بہت مشہور بات ہے کہ تمام ڈیل سے زمین کے باہر آئیگا حضرت موسی کا عصا حضرت سلیمان کی انگوٹھی اوسکے ساتھ ہوگی ایمان والون کے چہرے مین حضرت موسی کا عصا چھوویگا بس چہرہ اونکا سفید ہو جائیگا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کافرون کی دونون آنکھون کے درمیان مین ملدیگا اونکے چہرے سیاہ ہو جائینگے دنیا مین کوئی سفید رو و سیاہ رو ہونے کو نہ باقی رہیگا اور لوگ ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکارینگے بلکہ سفید منہ والے کو جنتی کہینگے اور سیاہ منہ والے کو دوزخی اور یہی ہے کہ بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی اس طور پر لکھے ہین کہ جب آپڑیگی ہماری بات مومنون کو کافرون سے تمیز کرنے کے ساتھ تو ہم نکالینگے دابۃ الارض کو واللہ اعلم ویوم نحشر اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم من کل امۃ ہر ایک امت مین سے فوجا ایک گروہ کہ وہ رسوا اور ذلیل ہونگے ممن یکذب اون لوگون مین سے جو تکذیب کرتے ہین بایتنا ہمارے کلام کی آیتون کی یا ہماری قدرت کی دلیلون کی فہم یوزعون ○ پھر وہ روکے جائینگے تاکہ قوم کے رذیل اور کمینے اونکے پاس پہونچین حتی اذا جاءو یہانتک کہ جب آئینگے حشر کی جگہ پر قال تو کہیگا خدا کہ اکذبتم بایتی کیا جھوٹا مانا تھا تمنے میری آیتون کو پہلے حال مین ولم تحیطوا اور گھیر لیا تمنے بہا اون آیتون کو علما علم کی راہ سے یعنی تمنے اون آیتون مین غور نہ کیا اور اونکی تہ کو نہ پہونچے اماذا کنتم تعملون ○ یا وہ کیا چیز تھی جو تم تھے کرتے یعنی خدا رسول کا ایمان نہ لانے کے بعد تمنے کیا کام کیا ووقع القول اور آپڑیگی بات یعنی نازل ہوگا عذاب علیہم اونپر بما ظلموا بسبب اوسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی تکذیب کی فہم لا ینطقون ○ پھر وہ بات نہ کہینگے یعنی مبتلاے عذاب ہو جائینگے اور عذر کرنے کی بھی مہلت نہ پائینگے الم یروا کیا نہین دیکھا اور نہ جانا حشر سے انکار کرنے والون نے انا جعلنا الیل یہ کہ کی ہمنے رات اندھیری لیسکنوا فیہ تاکہ آرام لین اوسمین سونے اور استراحت کرنے سے والنہار مبصرا اور کر دیا ہمنے دن کو روشن کہ اوسمین معاش ڈھونڈھین ان فی ذلک بیشک اس اوجالے اندھیرے کے آگے پیچھے آنے مین ایک خاص صورت پر لایت البتہ نشانیان ہین حشر و نشر پر لقوم یومنون ○ اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین یعنی یہ یقین رکھتے ہین کہ جو دن رات کو بدلنے پر قادر ہے وہ البتہ مردون کے بدنون کے مادے مین موت کو زندگی سے بدلنے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور دن رات جو کہے ہین ایسے بھی دلیل پکڑ سکتے ہین زندگی اور موت پر ویوم ینفخ اور یاد کرو وہ دن جب پھونکا جائیگا فی الصور صور مین ففزع تو ڈر جائیگا اوسکی ہول اور ہیبت سے من فی السموت جو کوئی ہے آسمانون مین ومن فی الارض اور جو کوئی ہے زمینون مین فزع کا ماضی کے صیغہ پر لانا وقوع محقق ہونے کی جہت سے ہے یعنی صور پھونکنے کے وقت ضرور زمین اور آسمان کے رہنے والے خوفناک ہونگے الا من شاء اللہ مگر جسے چاہیگا اللہ یعنی بہشت اور دوزخ کے فرشتے یا شہید لوگ یا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہین یا چارون مقرب فرشتے کہ جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام ہین یا حضرت موسی کہ اونکو طور پر غش ہوا تھا بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ وہ اور سب علیہم السلام ہین وکل اور سب لوگ اتوہ داخرین ○ آئینگے میدان حشر مین خوار

اور حقیر اور ہیکڑنے اوٹھو پڑ ہا ہی اسم فاعل جمع کا صیغہ کرکے والے ہین میدان حشر مین وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھیگا تو پہاڑون کو
اوس دن تَحْسَبُهَا سمجھیگا تو جَامِدَةً جگہہ پر جمے ہوے وَهِيَ تَمُرُّ حال آنکہ پہاڑ چلتے ہونگے مَرَّ السَّحَابِ چال ابر کی
جلدی مین اور وہ حرکت ادراک مین نہ آئیگی اسواسطے کہ بڑے اجرام جیسا کہ طرح پر حرکت کرتے ہین تو اونکی حرکت خوب ظاہر نہین
ہوتی جیسا کہ ابر کی سیر اور حرکت مین ہم دیکھتے ہین اور ایک محقق نے فرمایا ہی کہ اولیا بھی خلق مین سوم کی صدر پر ٹھہرے ہوے ہین اور
خلق کو اونکے باطنون کی حرکت کی خبر نہین کہ وہ ہم بھہر ہین ایک عالم طی کرتے ہین قطعہ تو مبین آن پابہار اسب زبین نہ زانکہ ہر دل میرود
عاشق یقین ✿ از رہ و منزل کوتاہ و دراز ✿ دل چہ پیدا نا کہ جست او دلنواز ✿ آن دراز و کوتاہ اوصاف من ست ✿ رفتن ارواح دیگر
رفتن ست ✿ دست نو بی پی ونا قدم ✿ آنچنانکہ تاخت جانہا از عدم ✿ صُنْعَ اللّٰهِ کیا اللہ نے کرنا الَّذِي أَتْقَنَ وہ اللہ جسنے
مضبوط کیا كُلَّ شَيْءٍ پیدا کرنا سب چیزون کا اور آراستہ کر دیا جسطرح پر کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بیشک وہ جاننے والا ہی بِمَا
تَفْعَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو مَنْ جَاءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ نیکی کے ساتھہ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا تو اوسکے واسطے
جزا ہی بہتر اوس سے اسواسطے کہ فانی کو دیتا ہی اور باقی کو لیتا ہی اور ایک کا بدلا دس سات سو تا ہی اور اگر حسنہ سے کلمہ شہادت مراد کہین نفع کلمہ
کہنے والے کو اوسکی برکت سے بہت بھلائیان حاصل ہین وَهُم اور نیکی کرنے والے مِّن فَزَعٍ خوف اور ہول سے يَوْمَئِذٍ اوس دن
یعنی دن قیامت کے آمِنُونَ ○ بے ڈر ہین وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے برائی کے ساتھہ وہ شرک ہی فَكُبَّتْ
تو اوندھے گیرا جائیگا وُجُوهُهُمْ منہہ اون مشرکون کے فِي النَّارِ آگ مین یعنی اونکو اوندھے منہہ دوزخ مین ڈالینگے هَلْ تُجْزَوْنَ
اور کہینگے کہ بدلا دیے جاوگے یعنی تمکو بدلا نہین دیا جاتا إِلَّا مَا كُنتُمْ مگر اوس چیز کی کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُونَ ○ کرتے إِنَّمَا
أُمِرْتُ سوا اسکے نہین کہ مین حکم کیا گیا ہون أَنْ أَعْبُدَ یہ کہ عبادت کرون رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ اس شہر کے خداوند کی
کہ شہر مکہ ہی الَّذِي حَرَّمَهَا وہ خداوند جسنے حرمت اور عزت کی جہت سے حرام کر دیا اس شہر کو یہانتک کہ اوسکا کانٹا نہین توڑتے
اور اوسکی گھاس تک نہین کاٹتے اور اوسکا شکار نہین ہنکاتے وَلَهُ اور اس شہر کے خداوند کے واسطے ہی كُلُّ شَيْءٍ سب چیزین
یعنی سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہین وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَكُونَ یہ کہ مین ہون مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○
مسلمانون مین سے جو ملت اسلام پر ثابت قدم ہین وَ اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ یہ کہ پڑھا کرون قرآن ہمیشہ تاکہ
اوسکے حقائق مجھپر کھلین فَمَنِ اهْتَدَىٰ پھر جو کوئی راہ پائے اُن حکمون مین میری متابعت کے سبب سے فَإِنَّمَا يَهْتَدِي تو سوا
نہین کہ وہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهِ اپنی ذات کے واسطے کہ راہ پانے کے فائدے اوسی کی طرف پھرتے ہین وَمَن ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ
ہو جائے اُن امور مین مخالفت کے سبب سے فَقُلْ إِنَّمَا تو کہہ سوا اسکے نہین کہ أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ○ مین ڈرانے والون مین سے ہون اور
میرے ذمے فقط حکم پہونچا دینا ہی اور دوسرے کی گمراہی کا وبال مجھے نہین پہونچتا ہی وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور کہہ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہی
نعمت نبوت پر یا اس بات پر کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح اوسنے عطا کیا سَيُرِيكُمْ قریب ہی کہ دکھائے تمکو آيَاتِهِ نشانیان
اپنی قدرت کی دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ یا دنیا مین قہر کی نشانیان کہ بدر کا واقعہ ہو اور آخرت مین کہ عذاب ہی فَتَعْرِفُونَهَا

پس پہچانوگے وہ نشانیاں کہ وہ نشانیاں ظاہر ہونے کے وقت اونکا پہچاننا کچھ تمکو نفع نہ دیگا وَمَا رَبُّكَ اور نہیں ہے پروردگار تیرا
بِغَافِلٍ غافل عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو اور بعضے يَعْمَلُونَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو مشرک کرتے ہیں تحقیق یہ
یاد و پیہم نازل ہونے میں یہ بھی حکمت ہے کہ ساتھ یہ کہ اوسکا سبب یہی ہے پایا نہ ہو طبیعت ہر چند اور بھی بڑی بڑی بیشی حکمتیں ہیں جو اندراج نہ کر سکے

سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً
سورۂ قصص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھاسی آیتیں ہیں

طٰسٓمٓ ○ امام شافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ان حرفوں کو محافظت قرآن کا سبب کیا ہے کہ انکی برکت سے قرآن میں کمی یا دتی نہیں ہو سکتی اور آیت وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ میں جن بن سعید کی طرف اشارہ ہے وہ یہی سمجھے ہیں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ طا اشارہ ہے طہارت نفوس عابدان کی طرف کہ غیروں کی عبادت سے اونکے نفس طاہر ہیں اور طہارت قلوب عارفان کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے اونکے قلب طاہر ہیں اور طہارت ارواح محبان کی طرف کہ اونکی روح میں ماسوی اللہ کی محبت نہیں اور طہارت اسرار موحدان کی جانب کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہیں کرتے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سین اسرار الٰہی میں سے ایک رمز ہے عابدوں کے ساتھ نجات کا اور مطیعوں کے ساتھ درجات کا اور محبوں کے ساتھ دوام مناجات کا اور بحر الحقائق میں کہا ہے کہ میم اشارہ ہے منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پر ہر قدر حاجت سبکے کام چلاتے اور مطالب برلاتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ طسم تینوں حروف قسم ہیں طور سینا اور سکندریہ اور مکہ کی اور قسم کا جواب یہ ہے کہ تِلْكَ یہ سورت یا یہ آیتیں اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ آیتیں ہیں کتاب ظاہر کی یا اوس کتاب کی جو ظاہر کرنے والی ہے طریق احسن نَتْلُوْا پڑھتے ہیں ہم یعنی پڑھتا ہے ہمارے حکم سے جبریل عَلَيْكَ تجھ پر مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ موسیٰ اور فرعون کی خبر میں سے بِالْحَقِّ حق اور راستی کے ساتھ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ تصدیق کرتے ہیں اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا تحقیق فرعون نے بلندی اور برتری ڈھونڈھی اور تکبر اور زبردستی کی فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں وَجَعَلَ اور کر دیا اَهْلَهَا اہل مصر کے قبطیوں اور سبطیوں میں سے شِيَعًا گروہ گروہ اور ہر گروہ کو ایک کام کے ساتھ نامزد کر دیا يَّسْتَضْعِفُ اور تھا کہ کمزور کیا اور مغلوب و مقہور کیا طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اونمیں سے یعنی بنی اسرائیل کو کہ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ قتل کرتا تھا اونکے بیٹے اسواسطے کہ کاہنوں نے اوس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہے کہ اوسکے سبب تیری سلطنت کو زوال ہوگا کشاف میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے نوے ہزار بیٹے قتل کیے وَيَسْتَحْيٖ اور زندہ چھوڑتا تھا نِسَآءَهُمْ اونکی بیٹیاں قبط کے سرداروں کی خدمت کے واسطے اِنَّهٗ كَانَ بیشک تھا فرعون مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ تباہ کاروں میں سے کہ پیغمبروں کی اولاد کے قتل پر وہ جرات کرتا اور آزاد لوگوں کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اور چاہتے تھے ہم اَنْ نَّمُنَّ یہ کہ احسان رکھیں ہم عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اون لوگوں پر جو بے بس کر دیے گئے تھے

اور ناچار پڑے تھے فِي الْأَرْضِ زمین مصر مین اور اوسکے نواح مین یعنی بنی اسرائیل تو ہمنے اونپر اسطرح احسان کرنا چاہا کہ چھوڑادین
ہم اونکو بلا اور شدت فرعون سے وَنَجْعَلَهُمْ اور کردین ہم اونکو أَئِمَّةً پیشوا دین کے کام مین اور بلانے والے خیر و صلاح
کی طرف وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ اور کردین ہم اونکو وارث فرعون والون کے مال و متاع اور املاک کا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
اور قدرت اور جگہہ دین ہم اونہین فِي الْأَرْضِ مصر اور شام کی زمین مین وَنُرِيَ اور دکھائین ہم فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
فرعون اور اوسکے وزیر ہامان کو وَجُنُودَهُمَا اور اونکے لشکرون کو مِنْهُمْ بنی اسرائیل سے مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝
وہ چیز کہ تھے جس سے ڈرتے جیسے سلطنت کا زوال اور اونکی ہلاکت دشمنون کے ہاتھ سے اور یہ صورت اونھون نے اوسوقت دیکھی جب
دریا مین ڈوبنے کی علامت مشاہدہ کی اور بنی اسرائیل خوشی کرتے ہوے دریا کے کنارے نظر آئے فرعون سمجھا کہ ہم ظلم اور تعدی کے سبب سے
مغلوب اور مقہور ہوے اور مظلوم ہمیشہ اپنی دلی مراد کو پہونچا یا غالب اور سرفراز ہوگئے اور يَوْمُ الْمَظْلُومِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُومِ
کا بھید کھل گیا نظم ای ستمگار بیندیش از آن روز سیاہ * کہ ترا شومی ظلم افگند از جاہ بچاہ * آنکہ اکنون بحقارت نگری جانب وی * بیشما
کند آن روز بسوی تو نگاہ * لکھا ہی کہ فرعون نے مصر کی دائیان بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر تعینات کردی تھین اور دوسری ایک
جماعت کو بھی اونپر مسلط کر دیا تھا کہ جس حاملہ کے بیٹا پیدا ہو تو فوراً اوس بیٹے کو قتل کر ڈالو چنانچہ جو دائی حضرت موسی علیہ السلام کی ماں پر
مسلط تھی لڑکا پیدا ہوتے وقت حاضر ہوئی اور موسی علیہ السلام کو اوٹھا لیا اور اونکے چہرہ کی طرف دیکھتے ہی اونکے حسن و جمال پر عاشق
ہوگئی اور اوس فرزند ارجمند کے ساتھ بڑی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوئی اور حضرت موسی کی والدہ سے بولی کہ بی بی مین تیرا بھید
نہ کھولونگی اور لوگ جو متعین ہین اونسے کہدونگی کہ وہ بچہ لڑکی تھی مری ہوئی اوسے مین نے خاک مین دبا دیا مگر شرط یہ ہی کہ تیرے فرزند کو تیرا
کوئی عزیز قریب پڑوسی نہ دیکھے حضرت موسی کی ماں نے تین مہینے یا زیادہ حضرت موسی کو پوشیدہ رکھا اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت
موسی پیدا ہوے تو فوراً فرعون کے تعینات کیے ہوے سپاہیون کا ایک گروہ گھر مین گھس آیا حضرت موسی کی بہن نے حضرت موسی کو
اوٹھا کر گرم تنور مین ڈالدیا سپاہیون نے جب بچہ نہ دیکھا تو گھر سے باہر نکل آئے حضرت موسی کی ماں نے تنور کے قریب آکر دیکھا تو کیا دیکھتی
ہین کہ آگ گل بوٹا ہوگئی ہی اور موسی علیہ السلام اوس سے کھیل رہے ہین غرضکہ اونکو چھپا کر پرورش کرتی تھین اور ہر وقت ڈرتی رہتی تھین
کہ فرعون کے لوگ حد سے زیادہ کھوج مین تھے تو اوسوقت الہام الٰہی حضرت موسی کی ماں کو پہونچا جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی کہ
وَأَوْحَيْنَا اور وحی بھیجی ہمنے یعنی ہمنے الہام کیا اور علم الہدی قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید حق تعالی نے فرشتون وغیرہ مین سے
کوئی رسول بھیجا ہو إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ موسی کی ماں کی طرف کہ لاوی ابن یعقوب کی اولاد مین تھین اور اونکا نام نوخابذ تھا نام کا
پہلا حرف نون اور تیسیر اور عین المعانی مین یوخابذ لکھا ہی یعنی پہلا حرف یے اور بہر تقدیر ہمنے اوسے الہام دیا أَنْ أَرْضِعِيهِ
یہ کہ دودھ دے اوسے اور پرورش کر اوسے فَإِذَا خِفْتِ پھر جب تو ڈرے عَلَيْهِ اوس پر اور سمجھے کہ لوگون نے اوسکا پیدا ہونا
جان لیا اور اوسے ہلاک کرنے کا قصد کرین فَأَلْقِيهِ تو ڈالدے اوسے فِي الْيَمِّ دریا مین اس سے دریاے نیل مراد ہی یعنی
صندوق مین اوسے رکھکر آب نیل مین ڈالدے وَلَا تَخَافِي اور نہ ڈر اسواسطے کہ وہ مقتول اور ہلاک نہوگا وَلَا تَحْزَنِي

اور نہ غم کھا اوسکے فراق مین اِنَّا رَآدُّوْہُ بیشک ہم پھیر دینے والے ہین اوسے اِلَیْکِ تیری طرف تھوڑے زمانے مین اس صورت پر جو کہ تیری خاطر خواہ ہو وَجَاعِلُوْہُ اور کرنیوالے ہین ہم اوسے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ رسولون مین سے یعنی اوسے نبوت کی بزرگی ہم عطا کرینگے پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان کو دریافت ہوا کہ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کے بیٹون کی تلاش مین بڑا مبالغہ اور کوشش کرتے ہین تو ایک بڑھئی جو عمران کا دوست تھا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت چوڑا اگر بنا دے اور وہ بڑھئی خربیل بن صبور تھا فرعون کا چچازاد بھائی اوسنے صندوق تیار کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان کو حوالہ کر دیا اور اوسکے دل مین یہ بات آئی کہ اس عورت کے لڑکا ہی چاہتی ہے کہ صندوق مین بند کرکے فرعون کے سپاہیون سے بچا لیجاے پس وہ بڑھئی فرعون کے کارندے پاس آیا اور چاہا کہ سرگذشت حال بیان کرے اوسکی زبان بند ہوگئی اپنے گھر پھر آیا اور چاہا کہ فرعون پاس جا کے اور آنکھ کے اشارہ سے اوسکو بتادے تو اوسکی آنکھ اندھی ہوگئی پس وہ سمجھ گیا کہ جس لڑکے کا پتا کاہنون نے بتایا تھا وہ یہی ہے پس فوراً بے دیکھے ہوے ایمان لایا اور فرعون کے لوگون مین مومن وہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان نے صندوق کو سیاہ روغن سے مضبوط کیا کہ پانی اوسمین نہ جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوسمین لٹایا اور صندوق کا منھ اوسی روغن سے مضبوط بند کرکے رود نیل مین ڈال دیا فرعون کی ایک بیٹی تھی برص کے مرض مین مبتلا کاہنون نے کہدیا تھا کہ فلانے دن رود نیل مین ایک آدمی کا بچہ پایا جائیگا یہ بیماری اوسکے آب دہن یعنی تھوک سے زائل ہوگی اوسی دن فرعون اور اوسکی جورو اور بیٹی وغیرہ رود نیل کے کنارے آئے اور اوس خبر دیے ہوے بچہ کا انتظار کرتے تھے کہ دفعتہً وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا فرعون نے نوکرون کو حکم کیا کہ اس صندوق کو نکال لاؤ فَالْتَقَطَہٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ پس موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا فرعون کے لوگون نے لِیَکُوْنَ تاکہ ہو جائے یا ہے لَہُمْ فرعون والون کے واسطے عَدُوًّا دشمن اور خاص اون لوگون کے لیے جو حضرت موسیٰ کے سبب سے غرق ہونے والے تھے وَّحَزَنًا اور غم بڑا سبب ہونیکو کہ اونکو پکڑکر لونڈیان بنائینگے یعنی موسیٰ علیہ السلام آخر کو اونکے واسطے دشمن ہونگے اور رنج کا سبب ہو جائینگے اِنَّ فِرْعَوْنَ بیشک فرعون وَھَامٰنَ وَجُنُوْدَھُمَا اور ہامان اور لشکر ان دونون کے کَانُوْا خٰطِئِیْنَ ○ تھے خطا کرنیوالے سب چیزون مین لکھا ہے کہ جب صندوق کا پٹ کھولا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو جو لوگ حاضر تھے اور جنھون نے دیکھا سب کے دلون مین حضرت موسیٰ کی محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ بچہ کیونکر قتل سے بچا جس لڑکے کی خبر کاہن دیتے ہین مبادا یہی ہو فرعون کی جورو بولی کہ مین نجومیون سے سنا ہی کرتے تھے کہ فرعون پر جو بات ہونے سے ہم ڈرتے تھے فلانی رات اوس سے ہمین دلجمعی ہوگئی تو ابھی فرعون اب اس بچہ کے قتل سے ہاتھ اوٹھا کہ اسکے سبب سے ہم اپنی بیٹی کا علاج کرین پھر حضرت موسیٰ کا ذرا سا تھوک لیکر اوس لڑکی کے سفید داغ پر مل دیا اوسی وقت داغ زائل ہوگیا مصرع آمد طبیب درد بکلی علاج یافت وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور بولی عورت فرعون کی آسیہ نام مزاحم کی بیٹی اور وہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت مین سے اور عین المعانی مین لکھا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی بہر تقدیر اوسنے فرعون سے کہا کہ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ یہ فرزند روشنی آنکھ کی میرے واسطے ہے وَلَکَ اور تیرے واسطے کہ اوسکے باعث سے بیٹی کو تیری شفا پائی لَا تَقْتُلُوْہُ قتل نہ کرو اوسے جمع کا لفظ تعظیم کے واسطے ہے عَسٰٓی اَنْ یَّنْفَعَنَآ شاید کہ نفع پہونچاوے ہمین کہ

برکت کی علامتیں اوسکی پیشانی سے ظاہر ہیں اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا بنالیں اوسے ہم وَلَدًا فرزندی میں اسواسطے کہ وہ اوسکی لیاقت رکھتا ہے
فرعون نے موسی علیہ السلام کو آسیہ کے حوالہ کردیا اور آسیہ اونکی پرورش میں مشغول ہوئیں وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ حال آنکہ
وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ فرعون کی ہلاکت اسی فرزند یعنی موسی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہے وَاَصْبَحَ اور ہوگیا فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى
دل موسی کی ماں کا فٰرِغًا خالی صبر اور عقل سے یعنی جب اونھوں نے سنا کہ وہ صندوق فرعون کے ہاتھ پڑا تو بے صبر اور بے قرار
ہوگئیں اِنْ كَادَتْ بیشک قریب ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے لَتُبْدِيْ بِهٖ ظاہر کردے موسی علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہدے
کہ میرا بیٹا ہی ہے قتل نہ کرو اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت موسی کی ماں نے سنا کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بیٹا بنایا تو غم سے
اونکا دل خالی ہوگیا اور نزدیک تھا کہ خوشی کے مارے ظاہر کردیں کہ یہ میرا بیٹا ہے لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا اگر یہ ہوتا کہ ہمنے
باندھ رکھا اوسکے دل پر یعنی باندھ دیا اور محکم کردیا اوسکے دل کو صبر اور ثبات کے ساتھ لِتَكُوْنَ تاکہ ہوجاوے وہ عورت مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ باور کرنے والوں میں سے ہمارے وعدہ کو اور اگر ہم یہ مہربانی نہ کرتے تو وہ ظاہر کردیتی اپنے بیٹے کو وَقَالَتْ
اور کہا موسی علیہ السلام کی ماں نے لِاُخْتِهٖ موسی کی بہن مریم سے اور بہت صحیح یہ ہے کہ اوسکا نام کلثوم تھا اور اوسکے شوہر کو غالب
بن یوشا کہتے تھے موسی علیہ السلام کی ماں نے اوس سے کہا کہ قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے اپنے بھائی کے جا اور اوسکی خبر لا کلثوم بارگاہ فرعون کے
دروازہ پر آئیں فَبَصُرَتْ بِهٖ پھر دیکھا اپنے بھائی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے آسیہ کی گود میں وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ لوگ
نہ جانتے تھے کہ وہ اس فرزند کی بہن ہے وَحَرَّمْنَا اور حرام کردیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ موسی پر دودھ دائیوں کا مِنْ قَبْلُ
پہلے اوسکی بہن کے آنے سے لکھا ہے کہ آٹھ دن رات موسی علیہ السلام نے کسی انا کا دودھ نہیں لیا یہانتک کہ آسیہ اور اوسکی قوم کے لوگ
لاچار ہوئے مگر موسی علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوستے تھے اور پاک صاف دودھ اوسمیں سے نکلتا تھا اوسے پیتے تھے جب کلثوم نے دیکھا
کہ آسیہ انکے واسطے مضطرب ہے فَقَالَتْ تو کہا موسی کی بہن نے هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا دلالت کردوں میں تمہیں عَلٰٓى اَهْلِ
بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ ایک گھر والوں پر کہ شفقت کی راہ سے لیلیں اس لڑکے کو اور پرورش کریں لَكُمْ تمہارے واسطے وَهُمْ اور وہ
گھر والے لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○ اوسکے خیرخواہ رہیں اور اوسے دودھ پلانے اور پرورش کرنے میں کمی نکریں لکھا ہے کہ ہامان نے جب بات سنی
تو بولا کہ اس عورت کو پکڑو یہ جانتی ہے کہ یہ لڑکا فلان گھرانے کا ہے کلثوم سمجھ گئیں بولیں کہ میں نے یہ خیال کرکے کہا کہ وہ لوگ بادشاہ یعنی فرعون
خیرخواہ ہیں لڑکے کے نہیں تو کلثوم کی خاطرداری کرکے کہا کہ جاؤ جنھیں کہتی ہو لے آؤ کلثوم جاکر ماں کو بلا لائیں اوسوقت موسی علیہ السلام
فرعون کی گود میں تھے ہر چند انائیں لاتے اور وہ موسی علیہ السلام کو گود میں اوٹھاتیں مگر حضرت موسی اونسے منہ پھیرتے اور کسی کا دودھ نہ لیتے
جب اونھیں ماں کی گود میں دیا اور ماں کی بو اونکے دماغ میں پہونچی تو اونکی طرف متوجہ ہوئے اور چھاتی منہ میں لی ؎ بیت بوئے خوش تو ہر کہ ز باد صبا
شنید از یار آشنا سخن آشنا شنید فرعون بولا کہ تو کون ہے کہ اس دودھ پیتے بچے نے تیری طرف رغبت کی حضرت موسی علیہ السلام کی ماں
بولیں کہ میں عورت ہوں بہت پاکیزہ اور مجھمیں خوشبو آتی ہے اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیرین ہے جو لڑکا میرے پاس آتا ہے میرا دودھ پی جاتا ہے
فرعون نے کہا کہ اسکی اجرت مقرر کرو اجرت مقرر ہوئی بس فرعون نے موسی علیہ السلام کو اونکی ماں کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر لیجا [illegible]

۵۸ آسیہ الف کے بعد سین اوسکے بعد یاے تحتانی فرعون کی جورو کا نام مشہور ہے بعض نسخات میں بھی اسکی تصریح کردی ہے مگر تفسیر حسینی مطبوعہ کلکتہ مصححہ اور تفسیر حسینی قلمی میں آسیہ الف کے بعد یاے تحتانی اوسکے بعد سین بے نقطہ لکھا ہے ۱۲

ایکبار تیرے پاس لاکر موسی علیہ السلام کو اونکی ماں نے لیلیا اور نہایت خوشی کے ساتھہ اپنے گھر پھرین کہ خدا کا وعدہ سچا ہوا جیسا
خود حق تعالی نے فرمایا ہی فَرَدَدْنٰهُ پھیر دیا ہمنے موسی کو اِلٰٓى اُمِّهٖ اوسکی ماں کی طرف كَیْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَیْنُهَا اوسکی
آنکھہ فرزند کی بدولت وَلَا تَحْزَنَ اور غمگین نہووے اپنے بیٹے کی جدائی مین وَلِتَعْلَمَ اور تاکہ جان لے اپنی آنکھون سے دیکھکر
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حَقٌّ حق اور سچا ہی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر قبطی لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہ جانتے تھے
وَلَمَّا بَلَغَ اور جب کہ پہونچا موسی اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى نہایت قوت اور کمال جوانی کو کہ وہ تیس برس کا سن ہی یا چالیس برس کا
اور سیدھا ہوا اور اونکی عقل کامل ہوئی اوس سن مین یہان چالیس برس کا سن مراد ہی کہ جب اس سن کو پہونچے تو اٰتَیْنٰهُ دی ہمنے اوسکو
حُكْمًا نبوت وَّعِلْمًا اور علم دین مین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح موسی اور اونکی ماں پر ہمنے مہربانی اور کرم کیا اسی طرح نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بدلا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اس قصہ مین نبوت کا ذکر اور دونون وعدے سچ ہونے کا بیان ہی کہ جسطرح
اونھین ماں کے پاس ہمنے پہونچا دیا اوسی طرح نبوت بھی عطا کی وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ اور داخل ہوئے موسی شہر مصر مین یا شہر منف مین
کہ ملک مصر مین تھا یا شہر حابین مین کہ مصر سے دو فرسخ یعنی چھہ میل ہی یا عین الشمس مین کہ نواح مصر مین ہی اور تفسیر نقاش مین کہا ہی
اسکندریہ مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ مصر مین حضرت موسی داخل ہوئے عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ اوس وقت پر کہ غفلت واقع تھی
مِّنْ اَهْلِهَا اہل مصر سے یعنی مغرب اور عشا کے درمیان کہ اوس وقت سب لوگ اپنے کامون مین مشغول تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
دن کو استراحت اور قیلولہ کے وقت داخل ہوئے فَوَجَدَ تو پائے فِیْهَا اوس شہر مین رَجُلَیْنِ دو مرد کہ وہ یَقْتَتِلٰنِ لڑ
جھگڑتے تھے هٰذَا ایک مِنْ شِیْعَتِهٖ پیرون اور گروہ مین سے تھا موسی کے یعنی بنی اسرائیل مین سے اور اوسکا نام سامری تھا
اور بعضون نے کہا ہی کہ یلیخا وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ اور یہ ایک دشمنون مین سے اوسکے تھا یعنی قبطیون سے اوسکا نام قاتون یا فیلقون تھا
اور یہ فرعون کا باورچی تھا بنی اسرائیل کو لکڑی ڈھونے کی تکلیف دیتا تھا جب موسی علیہ السلام وہان پہونچے فَاسْتَغَاثَهُ تو فریاد کی موسی
علیہ السلام سے اور دوہائی دی الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ اوسنے جو موسی کے گروہ مین سے تھا عَلَى الَّذِیْ اوسپر جو تھا مِنْ عَدُوِّهٖ
اوسکے دشمنون مین سے یعنی سبطی نے قبطی کو دور دفع کرنے پر موسی علیہ السلام سے مدد چاہی حضرت موسی نے قبطی کو کہا اوس سبطی کو
چھوڑدے پس قبطی نے موسی علیہ السلام کا کہنا نہ کیا اور جواب دیا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى تو مکا مارا اوسے موسی نے فَقَضٰى عَلَیْهِ پس مار ڈالا
اوسے اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نے اوسپر موت کا حکم کردیا تو وہ مرگیا او موسی علیہ السلام نے اوسے قتل کرنے کے بعد قَالَ کہا هٰذَا یہ کام
مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اوسکے کامون مین سے ہی جیسے شیطان نے رغلائے مجھہ ایسے لوگون کے کامون مین سے نہین اِنَّهٗ بیشک شیطان عَدُوٌّ دشمن ہی
مُّضِلٌّ گمراہ کرنے والا مُّبِیْنٌ ۝ کھلی ہوئی ہی اوسکی دشمنی چونکہ پیغمبر لوگ قصدًا خدا کی نافرمانی سے معصوم ہین اور اونکی زلت اور خطا
ہی ہوتی ہی اور یہ خطا اونکے رتبہ عالی کی نسبت گناہ ہی تو حضرت موسی علیہ السلام نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ بیشک مین نے ظلم کیا اپنی ذات پر بے حکم ہونے سے پہلے قبطی کو قتل کرکے فَاغْفِرْ لِیْ تو بخش دے تو مجھے
فَغَفَرَ لَهٗ تو بخش دیا اوسے اور بخشا اونکے استغفار کے سبب سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ بیشک خدا بخشنے والا ہی

ربع

بندون کو مہربان ہی قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ای میرے رب قسم کہاتا ہون مین بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ اوس چیز پر جو انعام فرمائی تو نے مجہپر مغفرت وغیرہ کہ توبہ کرتا ہون فَلَنْ اَكُوْنَ پہر ہرگز ہونگا ظَهِیْرًا پشت پناہ اور یار و مددگار لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۝ گنہگارون کے واسطے یعنی ایسی کسی کی مدد نہ کرونگا کہ وہ گناہ کا سبب ہو جیسے اس سبطی کی مدد کے سبب سے قبطی قتل ہو گیا فَاَصْبَحَ پہر صبح کی موسیٰ علیہ السلام نے فِی الْمَدِیْنَةِ اوس شہر مین خَآئِفًا ڈرتے ڈرتے یَّتَرَقَّبُ انتظار کرتے تہے موسیٰ کہ اب کوئی او نہیں بلاے اور قصاص سے فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ پہر جسنے مدد چاہی تہی اونسے بِالْاَمْسِ کل یَسْتَصْرِخُهٗ ط وہ پہر فریاد کرنے لگا دوسرے قبطی پر اور مدد چاہنے لگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی کہا موسیٰ علیہ السلام نے اوس بنی اسرائیل سے اِنَّكَ بیشک تو لَغَوِیٌّ ایک مرد ہی گمراہ مُّبِیْنٌ ۝ کہلی ہوئی ہی تیری گمراہی یعنی کل تو ایک بندہ خدا کے قتل کا سبب ہوا فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ پہر اوس وقت جب چاہا حضرت موسیٰ نے اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ یہ کہ پکڑے اوس آدمی کو کہ ہُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ وہ دشمن ہی موسیٰ علیہ السلام اور اوس سبطی کا اور قبطی کے شر سے سبطی کو بچاوے تو قبطی سمجہا کہ موسیٰ علیہ السلام اوسکی طرف اوسے مارنے جاتے ہین تو قَالَ یٰمُوْسٰۤی بولا کہ ای موسیٰ اَتُرِیْدُ کیا تو چاہتا ہی اَنْ تَقْتُلَنِیْ یہ کہ تو مجہے قتل کرے كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا جس طرح قتل کی تو نے ایک جان بِالْاَمْسِ ﻗ کل اِنْ تُرِیْدُ نہین چاہتا ہی تو اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ مگر یہ کہ ہو تو جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ سرکش نامہربان خونریز قبطیون کو قتل کرکے زمین مصر یا اسکندریہ مین یا اور کسی مین مین کہ اوسکے نام اوپر ذکر ہو چکے ہین وَمَا تُرِیْدُ اور نہین چاہتا تو اَنْ تَكُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ صلح کرنے والون مین کہ لوگون مین تیرے سبب سے صلح رہے قبطی نے یہ بات سنی تہی اور جانتا تہا کہ فاتون باورچی کو حضرت موسیٰ نے قتل کیا ہی پہر یہ خبر فرعون کو پہونچائی اوسنے ارکان سلطنت سے مشورہ کرکے یہ امر مقرر کیا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہیے خربیل جو اہل فرعون مین مومن تہا اس حال سے آگاہ ہوکر موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ اور آیا ایک مرد یعنی خربیل مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ بہت دور جگہ شہر یعنی فرعون کی بارگاہ سے کہ شہر کے ایک کنارے تہی یَّسْعٰی دوڑتا ہوا یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچکر قَالَ یٰمُوْسٰۤی بولا کہ ای موسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ بیشک سردار قوم یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ مشورہ کرتے ہین اور تدبیر ٹہراتے ہین تیرے ساتہ لِیَقْتُلُوْكَ تاکہ قتل کرین تجہے مقتول کی عوض فَاخْرُجْ تو تم باہر چلے جاؤ اس شہر سے اِنِّیْ لَكَ بیشک مین آپکے واسطے مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۝ نصیحت کرنے والون مین ہون اور خیر خواہون مین سے فَخَرَجَ پس نکل گئے موسیٰ بے زاد راہ بے سواری بے ساتہی مِنْهَا اوس شہر سے خَآئِفًا ڈرتے ہوے اپنی جان کو یَّتَرَقَّبُ٘ یہ انتظار اور خیال کرتے ہوے کہ کوئی اونکے پیچہے آتا ہی اور قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ نے ای میرے رب نَجِّنِیْ نجات دے مجہے اور چہوڑا لے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ظالمون کے گروہ سے یعنی فرعون اور فرعون کے لوگون سے منقول ہی کہ جبریل علیہ السلام آئے اور اونہون نے کہا کہ ای موسیٰ شہر مدین کی طرف جاؤ یہ کہکر اونہیں راہ پر لائے اور موسیٰ علیہ السلام نے راہ لی وَلَمَّا تَوَجَّهَ اور جب کہ متوجہ ہوئے موسیٰ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ مدین کی طرف اور وہ ایک شہر کا نام تہا کرنے والے کے نام پر رکہا گیا تہا کہ مدین بن ابراہیم تہے اور مصر سے وہان تک آٹہ دن کی راہ ہی اور اودہر متوجہ ہوتے وقت قَالَ کہا کہ عَسٰی

ع ۸

رَبِّيْٓ شاید کہ میرا رب اَنْ يَّهْدِيَنِيْ راہ دکھائے مجھے سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝ راہ سیدھی اور پہنچے مدین تک کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام
آٹھ دن رات برابر چلے گئے اور گھاس پات کے سوا اور کچھ نہ کھانا تھا شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا متوجہ ہونا مدین
کی طرف تھا اور دل حضرت ذوالمنن کی طرف مدین کے میدانوں کی راہیں طے کرتے تھے میں شوق لقا اونکے ساتھ تھا بیت
تا یار من شدہ سوئے در راہ عدم گردم ٭ خوش ست آوارگی اگر ہمراہ چنین باشد ٭ وَلَمَّا وَرَدَ اور جب پہونچے موسیٰ علیہ السلام مَاۗءَ
مَدْيَنَ پانی پر مدین کے اور وہ ایک کنواں تھا شہر کے کنارے تو وَجَدَ عَلَيْهِ پایا اوس کنوے پر اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ
ایک گروہ لوگوں کا کہ وہاں جمع ہو کر يَسْقُوْنَ ڭ پانی پلاتے ہیں اپنے مویشی کو وَوَجَدَ اور پایا مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ
اور نیچے یعنی اوس مقام سے نیچے دو عورتوں کو دیکھا تَذُوْدٰنِ ۚ کہ ہٹاتی تھیں اپنی بکریاں تاکہ اوروں کے گلّے میں
نہ مل جائیں چونکہ شفقت صفت ذاتی انبیا علیہم السلام کی ہے حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور مہربانی کی راہ سے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے
مَا خَطْبُكُمَا ۭ کیا حال ہے تم دونوں کا اور کام تمہارا کہ اپنی بکریوں کو اور بکریوں کے ساتھ گھاس چرنے اور پانی پینے سے روکتی ہو
قَالَتَا بولیں وہ دونوں کہ لَا نَسْقِيْ ہم پانی نہیں پلاتے اپنی بکریوں کو حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ سکتے جب تک نہ پھیر لیجائیں
چرواہے اپنے گلوں کو کنوے پر سے اور مویشی سے جو چارہ بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی بکریوں کو دیتی ہیں اسواسطے کہ ہم کوئی معین و مددگار
نہیں رکھتے وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے اتنی سکت نہیں رکھتا کہ یہاں آوے اور ہماری مدد فرماوے بعضوں نے
کہا ہے کہ وہ شعیب علیہ السلام کے بھائی یا بھتیجے کی بیٹیاں تھیں اکثر لوگ ایسا ہی کہتے تھے اور روایت مشہور یہ بات ہے کہ خود حضرت شعیب کی
بیٹیاں تھیں بڑی کا نام صفورا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورہ جب حضرت موسیٰ کو اونکا حال معلوم ہوا تو چرواہوں کے پاس آئے اور یہ
بات فرمائی کہ ان بیچاری عورتوں کو کیوں انتظار کرواتے ہو پہلے انہی کے چارپایوں کو پانی پلادیا کرو کہ اپنے گھر جلدی جائیں اونہوں نے
تحکم کی راہ سے کہا کہ ہم تو انکو پانی نہیں دیتے اگر تمکو کچھ دل ہو تو تم پانی پلادو حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور اون لوگوں کی نگاہ اونکی دونوں
بھووں کے بیچ میں پڑی ڈر کے مارے بھاگے اور ایک طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے پس موسیٰ علیہ السلام کنوے پر آئے اور جو ڈول دس
آدمی ملکر کھینچتے تھے اونھوں نے اکیلے کھینچا حال آنکہ آٹھ دن رات گذر گئے تھے کہ کچھ کھانا نہ کھایا تھا اور اون پیغمبرزادیوں کی بکریوں کو
سیراب کر دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دوسرے کنوے پر حضرت موسیٰ گئے اور جو پتھر چالیس آدمی بمشکل اٹھاتے تھے کنوے کے منہ پر سے
اکیلے اوٹھایا اور وہ بڑا ڈول جسے چالیس آدمی ملکر کھینچتے تھے تنہا اوس سے پانی کھینچا فَسَقٰى لَهُمَا پھر پانی پلایا واسطے اون
دونوں کے واسطے اونکی بکریوں کو اور وہ چلی گئیں ثُمَّ تَوَلّٰٓى پھر پھرے موسیٰ علیہ السلام اِلَى الظِّلِّ طرف سایہ کے کہ دیوار کا
تھا یا درخت کا فَقَالَ رَبِّ پھر کہا حضرت موسیٰ نے کہ اے میرے رب اِنِّىْ بیشک میں لِمَآ اَنْزَلْتَ واسطے اوس چیز کے جو کچھ
تو نے اِلَيَّ میری طرف مِنْ خَيْرٍ نیکی میں سے یعنی کھانا تھوڑا بہت جو کچھ ہو اوسکا فَقِيْرٌ ۝ محتاج ہوں یا جو کچھ نیکیوں میں
تو نے میری طرف بھیجا کہ وہ کمال دین کی ہے واسطے اوسکے واسطے میں فقیر ہوا دنیا میں اور وسعت عیش اور مالداری جو فرعون کے
پاس میں رکھتا تھا اوس میں نے چھوڑی بیت اے فقیر بسازم کہ در او فقر خوش ست ٭ گر ہیچ ندارم چہ غم دارم ہمہ ہست ٭ حضرت شعیب کی

بیٹیان اوس روز بہت جلدی گھر پھر آئین باپ نے جلدی پھر آنے کا سبب پوچھا بیٹیون نے تمام قصہ عرض کیا پس اونھون نے اپنی ایک بیٹی کو
حکم دیا کہ جا اوس جوانمرد کو بلا لے آ فَجَآءَتْهُ پھر آئی موسی علیہ السلام پاس اِحْدٰىهُمَا ایک اون دونون عورتون مین سے کہ وہ
حضرت صفورا تھین تَمْشِیْ چلتی تھین عَلَى اسْتِحْیَآءٍ اوس طور پر جیسے شرم والی کواریان چلتی ہین اور حضرت موسی کے سامنے
آکر حضرت صفورا قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ بولین تحقیق کہ میرا باپ یَدْعُوْكَ بلاتا ہے تجھے لِیَجْزِیَكَ تاکہ بدلا دے تجھے اَجْرَ مَا
سَقَیْتَ لَنَا اجرت اوسکی کہ پانی پلایا تو نے ہماری بکریون کو ہمارے واسطے پس موسی نے حضرت شعیب علیہما السلام کی زیارت
اور ملاقات کی غرض سے قبول کیا اجرت کی طمع کے واسطے نہین آگے آگے حضرت صفورا پیچھے پیچھے حضرت موسی چلے ہوا سے حضرت صفورا کا کپڑا
اوڑتا اور کچھ کچھ اونکا بدن کھل جاتا پس حضرت موسی نے اونسے کہا کہ تم میرے پیچھے آو اور راہ مجھے بتاتی جاو فَلَمَّا جَآءَهٗ پس جب آئے حضرت موسی
حضرت شعیب علیہما السلام کے پاس وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ اور پڑھا اونپر قصہ یعنی اپنا سب حال بیان کیا تو حضرت شعیب نے پہچان لیا کہ جوان
اہل بیت نبوت مین سے ہے قَالَ لَا تَخَفْ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ نہ ڈر نَجَوْتَ نجات پائی تو نے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ظالمون کے گروہ سے
یعنی فرعون اور اوسکی قوم سے اسواسطے کہ اس ملک مین اونکا کچھ قابو نہین پھر حضرت شعیب کے فرمانے سے کھانا حضرت موسی علیہما السلام کے سامنے حاضر کیا گیا حضرت
موسی نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم آخرت کا کام دنیا کے عوض نہین بیچتے یعنی بکریون کو پانی خدا کے واسطے مین نے پلایا ہے اجرت کے لیے نہین
حضرت شعیب نے فرمایا کہ کھانا تمہارے کام کی اجرت نہین بلکہ میری عادت ہے کہ جو کوئی میرے گھر مین آتا ہے بطور ضیافت اوسکی خدمت
کرتا ہون اب تم میرے مہمان ہو اور جو کچھ حاضر تھا موجود ہے مروت چاہتی ہے کہ اوسے رد نہ کرو اسواسطے مصرع کہ مہمان سخن میزبان
قبول کند پس موسی علیہ السلام نے اوس کھانے مین سے کچھ نوش فرمایا اس اثنا مین قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا کہا ایک نے اون دونون بیٹیون
مین سے کہ وہ صفورا تھین کہ یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اے میرے باپ اجرت پر مقرر کیجیے موسی کو بکریان چرانے کے لیے اِنَّ خَیْرَ
مَنِ اسْتَاْجَرْتَ بیشک بہتر اوسکا جسے اجرت پہ ٹھہراو الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ مرد زور قوت والا امانت دار ہے یہ کنایہ ہے اسطرف کہ
موسی علیہ السلام مین قوت اور امانت دونون صفتین ہین لکھا ہے کہ حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورا سے پوچھا کہ تجھے اونکی قوت اور امانت
کیونکر معلوم ہوئی تو حضرت صفورا نے ڈول کھینچنے کا قصہ اور راہ مین اونکا اپنے پیچھے پیچھے چلنے کو کہنے کا حال بیان کیا
شعیب علیہ السلام کو جب یہ حال معلوم ہوا تو قَالَ کہا اِنِّیْۤ اُرِیْدُ بیشک مین چاہتا ہون اَنْ اُنْكِحَكَ یہ کہ
نکاح مین دون اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ ایک کو ان دونون بیٹیون مین سے جسے تم چاہو عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ
اس بات پر کہ اجارہ دو تم اے موسی مجھے اپنی ذات کے اور نوکری کرو میرے ثَمٰنِیَ حِجَجٍ آٹھ برس تبیان المعانی مین ہے کہ اگلی شریعتون مین
بیٹیون کے مہر کا اختیار باپون کو تھا وہ مہر لیتے تھے اور ہماری شریعت مین منسوخ ہوگیا اس حکم کے سبب کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ
صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اور یہ بات کہ مزدوری منافع ہو مہر ہوسکے ممنوع ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ مزدوری یہ ہو کہ تیرے نکاح مین اپنی بیٹی دیتا ہون اور میری بکریان چرانا
آٹھ برس تم میری بکریان چراو فَاِنْ اَتْمَمْتَ پس اگر پورے کرو تم اے موسی اون برسون کو عَشْرًا دس برس

فَمِنْ عِنْدِكَ ج تو وہ تمہاری طرف سے ہے یعنی اگر ایسا کرو تو تمہارا مزید کرم ہے وَمَآ اُرِيْدُ اور میں نہیں چاہتا اَنْ اَشُقَّ
عَلَيْكَ ط یہ کہ بار رکھوں میں تجھ پر دس سال پورے کرنے کا کہ خواہ مخواہ پورے کر یا جھگڑا کروں کہ ہر وقت میرا پورا کام کیا کرو ایسا
نہ کرونگا بلکہ اے موسیٰ تم سے اس طرح کام کو کہتا ہوں کہ آسانی اور تم تکلیف میں نہ پڑو سَتَجِدُنِيْٓ قریب ہے کہ پاویگا تو مجھے
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہیگا اللہ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ نیکوں میں سے جو خوش معاملگی اور عہد پورا کرنے اور آداب صحبت
بجالانے میں شائستہ ہیں قَالَ ذٰلِكَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عہد بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ط میرے تیرے درمیان قائم ہے کہ کوئی
خلاف نہ کرے اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ کوئی ان دونوں مدتوں میں سے کہ آٹھ اور دس برس ہیں قَضَيْتُ گذاروں اور پوری
کروں میں فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ط تو تعدی اور زیادتی ڈھونڈھنا نہیں ہے مجھ پر یعنی پھر میری اہلیہ کو مجھسے روک رکھنا چاہیے وَاللّٰهُ
عَلٰى مَا نَقُوْلُ اور اللہ اوس چیز پر جو میں کہتا ہوں اور شرط کرتا ہوں وَكِيْلٌ ○ ع گواہ ہے اس گفتگو پر جو ہوتی ہے اور وہ میرا
کارساز ہے کہ میں اپنا کام اوسکے سپرد کرتا ہوں کہ اوسکی مدد و توفیق سے عہد پورا کروں بیت گر لطف تو یاری نماید ز نخست ما ہم عہد شکستہ
و ہم پیمان سست ٭ فَلَمَّا قَضٰى پھر جب گذار دی مُوْسَى الْاَجَلَ موسیٰ نے اپنی مدت حدیث میں ہے کہ بڑی مدت پوری کی
یعنی دس برس تک بکریاں چرائیں اور دس برس اور حضرت شعیب کی صحبت میں رہے اور چالیس برس کے سن میں حضرت شعیب کی
اجازت سے مصر کی طرف چلے جب راہ میں قدم رکھا وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اور لیے جاتے تھے حضرت موسیٰ اپنے لوگوں کو جاڑے کی اندھیری رات میں
اور راہ بھول گئے قریب تھا کہ اونکی بی بی کے لڑکا ہو ہوا کی شدت بجلی کی چمک سے بکریاں ادھر ادھر بھاگیں گلہ متفرق ہو گیا پتھری
آگ نہ جھڑتی تھی تو اٰنَسَ دیکھی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ کوہ طور کی طرف سے نَارًا ج ایک آگ تو قَالَ لِاَهْلِهِ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے اپنے لوگوں سے کہ امْكُثُوْٓا ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک میں نے دیکھی نَارًا ایک آگ لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید کہ لے
آؤں تمہارے واسطے مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس سے کچھ خبر یعنی جو لوگ آگ کے پاس ہیں اونسے خبر پوچھ آؤں کہ راہ کدھر ہے اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ
النَّارِ یا کوئی چنگاری آگ کی لے آؤں لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ شاید تم اپنے کو گرم کرو اوسکے سبب سے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے
حضرت موسیٰ اوس آگ کے پاس نُوْدِيَ ندا کی گئی یعنی موسیٰ علیہ السلام کو پکارا مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ کنارہ رود
جو حضرت موسیٰ کے داہنی طرف تھا اور وہ ندا پہونچی فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ برکت والی جگہ میں مِنَ الشَّجَرَةِ درخت سے کہ وہ ثمر دار
یا عناب کا تھا اَنْ يّٰمُوْسٰٓى یہ کہ اے موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک میں ہی ہوں اللہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ پالنے والا عالم کا بس موسیٰ علیہ السلام
نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی جیسے دھوئیں کی سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقاے محبوب کی آگ کا شعلہ
مشاہدہ کیا یہ دو آگیں دیکھنے سے قریب تھا کہ بالکل سوخت ہو جائیں بیت ہست رمز آتشے روشن نمیدانم کہ چیست آتشی
دانم کہ ہمچون شمع میکاہم ز عشق چہ موسیٰ علیہ السلام اَنْ يّٰمُوْسٰى کی ندا سے عشق و شوق میں سوختہ اور گداختہ ہو کر اور بھی حیرت
سامنے کھڑے ہوئے اور اوس ندا سے دو مضمون پیدا تھے ایک تو یہ کہ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ط اور
دوسرا یہ کہ ڈال دے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا جو ڈالا تو وہ سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا حضرت موسیٰ نے

تهتزّ جلدی کے ساتھ حرکت کرتا ہے کانّها جآنّ گویا کہ وہ سانپ ہی پتلے والا کہ عرب مین اوسکو جان سانپ کہتے ہین ولّٰی
پھر گئے حضرت موسیٰ مُدبرًا پیٹھ موڑ کر خوف کے مارے ولم یعقّب اور پھر کر پھر کے اوس وادی کی طرف بلکہ اپنے لوگون کی
طرف چلے پھر دوبارہ ندا آئی کہ یٰموسیٰ اقبل اے موسیٰ آگے آ ولا تخف اور نہ ڈر سانپ سے انّک بیشک تو مِن
الاٰمنین ۝ امان پائے ہوون مین سے ہے اُسلُک یدک ڈال اپنا ہاتھ فی جیبک اپنے کپڑے کے گریبان مین تخرج
بیضآء کہ نکلے سفید چمکتا ہوا من غیر سوٓء بغیر عیبی کے یعنی اوسکی سفیدی بُری نہ معلوم ہوگی اور اوس سے طبیعت نفرت
نہ کریگی جیسے برص کی سفیدی سے نفرت کرتی ہے واضمم الیک اور سمیٹ اپنی طرف جناحک اپنے بازو یعنی اپنے
سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ من الرّهب ڈر کے واسطے تا کہ تسکین پاوے یا ہاتھ اپنی بغل کے نیچے لا جیسا کہ ڈرے ہوے آدمی کرتے ہین
فذٰنک پس یہ دونون چیزین یعنی عصا اور ید بیضا برهانٰن دو دلیلین اور نشانیان ہین من رّبّک تیرے رب کی طرف سے تیرے
رسول ہونے پر اور ان دونون معجزون سمیت جا الیٰ فرعون فرعون کی طرف وملائه اور اوسکے گروہ کی جانب انّهم
بیشک وہ کانوا قومًا ایک گروہ فٰسقین ۝ باہر نکلے ہوے دائرہ فرمان سے قال ربّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے
پروردگار میرے انّی قتلت تحقیق کہ مین نے قتل کیا ہے منهم نفسًا قبطیون مین سے ایک کو فاخاف تو ڈرتا ہون ان
یّقتلون ۝ یہ کہ قتل کر ڈالین مجھے اوسکے قصاص مین واخی هٰرون اور میرا بھائی ہارون هو افصح وہ بہت فصیح ہے
مِنّی مجھ سے لسانًا زبان آوری اور بات کہنے مین فارسله پس بھیج اوسے معی میرے ساتھ ردءًا یار اور مددگار کر کے
یّصدّقنی تا کہ میری تصدیق کرے دلیلین تقریر کرکے اور شبہے دفع کرکے یا میری بات صاف بیان کردیا کرے انّیٓ اخاف
بیشک ڈرتا ہون مین ان یّکذّبون ۝ یہ کہ میری تکذیب کرین فرعون کے لوگ اور میری زبان مناظرہ کے وقت یاری نہ کرے
قال کہا حق تعالیٰ نے کہ سنشدّ عضدک قریب ہے کہ سخت کرین ہم تیرا بازو یعنی اے موسیٰ جلد ہم تمھاری قوت بڑھا دینگے
باخیک تیرے بھائی کے سبب ونجعل لکما اور دینگے ہم تمکو سلطٰنًا غلبہ اور تسلط دشمنون پر فلا یصلون
پھر نہ پہونچین وہ الیکما تم دونون کی طرف یعنی پھر وہ غلبہ نہ پاوینگے تو جاؤ تم دونون باٰیٰتنآ ہماری دلیلون سمیت یعنی
ہماری قدرت کی دلیلین لیکر یا یہ کہ ہماری آیتون کے سبب انتما تم دونون ومن اتّبعکما الغٰلبون ۝ اور جو کوئی پیروی
کرے تم دونون کی وہ غالب ہے مغلوب نہیں اسواسطے کہ ہماری نشانیون کا حجت البتہ ہے اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہماری مدد
اور اعانت متواتر ہے فلمّا جآءهم مّوسیٰ باٰیٰتنا پھر جب لائے موسیٰ انکے پاس ہماری آیتین یعنی ہمارے دیئے ہوے معجزے
بیّنٰت کھلے ہوے قالوا تو کہا فرعون کے لوگون نے کہ ما هٰذآ نہیں ہے یہ الّا سحر مّفترًی مگر جادو افترا کیا ہوا اور بنایا ہوا
اوسکا اور کسی نے ایسا جادو نہیں کیا اور ایسا جادو ہمنے نہیں دیکھا وّما سمعنا اور نہیں سنا ہمنے بهٰذا ایسا جادو یعنی ایسا
جادو نہوا ہوگا فیٓ اٰبآئنا الاوّلین ۝ زمانے مین ہمارے باپ دادا کے جو ہم سے پہلے تھے یہ بات اونھون نے اسواسطے کہی کہ خود اونکے اور اونکے
باپ دادا کے زمانے مین جادوگر بہت تھے وقال موسیٰ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ربّیٓ اعلم میرا رب بڑا جاننے والا ہے بمن جآء

بِالْهُدٰى اوس شخص کو جو آیا ہدایت کے واسطے انبیا علیہم السلام مین سے مِنْ عِنْدِهٖ اوسکے پاس سے یعنی حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا اور وہ جانتا ہی کہ مین حق پر ہون اور تم باطل پر وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ اور خوب جانتا ہی اوسے کہ ہو جسکے واسطے عَاقِبَةُ الدَّارِ انجام بہتر دنیا مین یعنی جسکا خاتمہ ایمان پر ہو جائیگا آخرت مین انجام بہتر ہو یعنی اوسے دوزخ سے نجات حاصل ہو اور وہ جنت مین داخل ہو اِنَّهٗ تحقیق شان یہ ہی کہ کسی طرح لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ نہ فلاح پائینگے ظالم لوگ انجام بخیر ہونے کے سبب وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اے گروہ بزرگون کے مَا عَلِمْتُ نہین جانتا ہی مین لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ تم اوسکی پرستش اور تعظیم کرو غَيْرِيْ اپنے سوا اور موسیٰ کہتا ہی کہ خدا اور ہی جسنے آسمان پیدا کیے فَاَوْقِدْ لِيْ پس جلا آگ میرے واسطے يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ اے ہامان گارے پر تاکہ وہ پختہ ہو جائے اور اوس سے جو بنیاد رکھی جائے اوسمین مضبوطی ہو لکھا ہی کہ سب سے پہلے جسنے اینٹ پکانے کا حکم دیا وہ فرعون تھا کہ اوسنے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹ پکا فَاجْعَلْ لِّيْ پھر بنا میرے واسطے صَرْحًا محل اونچا کہ اوسکی سیڑھیان ہون کہ اوسکی چھت پر چڑھون لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ شاید کہ اطلاع پاؤن اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى موسیٰ کے خدا کی طرف یعنی اوسپر اطلاع پاؤن اور دیکھون کہ ایسا ہی ہی جیسا کہ موسیٰ کہتا ہی وَاِنِّيْ اور تحقیق کہ مین لَاَظُنُّهٗ گمان کرتا ہون موسیٰ کو مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹون مین سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ حق تعالیٰ جسم والا ہی اور آسمان پر اوسکا مکان ہی اور اوسکی طرف چڑھ جانا ممکن ہی اور یہ اوسے نہ معلوم تھا کہ **نظم** با مکان آفرین مکان چہ کند ؛ آسمان آفرین با آسمان چہ کند ؛ نہ مکان و جہ بر و زیر و نہ بیان زو خبر و نہ عیان ؛ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار کاریگر جمع کیے مزدورون کے علاوہ اور اینٹین پاتھنے چونا لکڑی کاٹنے مکان اوٹھانے کا حکم دیا محل اوٹھا نہایت اونچا اور پکا مضبوط کہ کسی نے اس سے پہلے ایسا محل نہ بنایا تھا بیت چنان بلند بنائے کہ عقل نتوانست ؛ کمند فکر فگندن بگوشۂ بامش ؛ اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ جب محل بن چکا تو فرعون اوسکی چھت پر چڑھا اور اوسکے خیال مین تھا کہ آسمان کے نزدیک پہونچا ہوگا جب اوسنے دیکھا تو آسمان کو اوس محل پر سے بھی ویسا ہی دیکھا جیسا زمین پر سے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ ہوکر بولا کہ ایک تیر آسمان کی طرف مارو لوگون نے تیر مارا وہ تیر خون مین بھرا ہوا آیا فرعون بولا مین نے موسیٰ کے خدا کو مار لیا پس حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنا ایک پر جو اوس محل پر مارا تو وہ تین ٹکڑے ہوکر ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکرگاہ پر پڑا اور اوس سے ہزارون قبطی دب کر مرے اور ایک ٹکڑا دریا مین اور ایک مغرب کی طرف چلا گیا اور اون کاریگر اور مزدورون مین سے کوئی زندہ نہ بچا اور جو دو اس بات کے فرعون متنبہ نہوا اور اوسکا تکبر اور غرور اور بھی زیادہ ہوا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکرون نے فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ اوسے استحقاق اور لیاقت نہ تھی وَظَنُّوْٓا اور اونھون نے گمان کیا اَنَّهُمْ یہ کہ وہ اِلَيْنَا ہماری جزا اور سزا کی طرف لَا يُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جائینگے حشر و نشر کے سبب سے فَاَخَذْنٰهُ تو لے لیا ہمنے اوسے وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکرون کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈالا ہمنے اونھین فِي الْيَمِّ دریاے قلزم مین یہانتک کہ وہ ڈوب گیے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیسا ہوا اوسمین عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ انجام ظالمون کا یعنی مشرکون کو اور اپنی قوم کو ایسے قصے اور واقعے سنا کر ڈراو وَجَعَلْنٰهُمْ

اور کر دیا ہمنے اونھین اس جہان مین اَئِمَّۃً پیشوا گمراہی مین کہ اپنے گمراہ کرنے سے لوگون کو یَّدْعُوْنَ بلاتے ہین اِلَی النَّارِ
آگ کی طرف یعنی ایسے کامون کی طرف بلاتے ہین جسکے سبب سے لوگ دوزخ مین داخل ہون جیسے کفر اور معصیت وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور قیامت کے دن لَا یُنْصَرُوْنَ ○ نہ مدد دیے جاینگے یعنی اونکا کوئی یار اور مددگار اونسے عذاب روکیگا وَاَتْبَعْنٰھُمْ اور اونکے
پیچھے پیچھے لائے ہم یعنی اونسے ملادی ہمنے فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً اس دنیا مین لعنت کہ فرشتے اور ایمان والے اونپر لعنت
کرتے ہین وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور قیامت کے دن ھُمْ وہ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ○ بدصورتون مین سے ہین یا راندے ہوون مین سے

ع ۱۴

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ دی ہمنے مُوْسَی الْکِتٰبَ موسی علیہ السلام کو توریت مِنْۢ بَعْدِ بعد اسکے کہ مَآ اَھْلَکْنَا
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی ہلاک کیا ہمنے پہلے قرن والون کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط کو بَصَآئِرَ اوس حال مین کہ وہ
کتاب حکمتین اور آیتین کھلی ہوئی تھین یا روشنی تھی کہ دیدۂ بصیرت کو روشن کرے لِلنَّاسِ بنی اسرائیل کے واسطے وَھُدًی
اور راہ بتلانے والی احکام شرع کی وَّرَحْمَۃً اور رحمت تھی اپنے تابعون اور عاملون کے واسطے لَّعَلَّھُمْ شاید کہ وہ یَتَذَکَّرُوْنَ ○
نصیحت پاوین وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ جانب غربی کے وادی مین واقع نواح طور
اور مقام موسی سے طور مغرب کی طرف تھا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کوہ طور پر موجود نہ تھے اِذْ قَضَیْنَآ جبکہ بھیجی ہمنے
اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ موسی کی طرف وحی وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ○ گواہون مین سے
اہل فرعون کی طرف موسی کو بھیجنے پر وَلٰکِنَّآ اور لیکن وحی بھیجا ہمنے وہ قصہ تمھاری طرف اسواسطے کہ ہمنے اَنْشَاْنَا پیدا کیے موسی کے
بعد قُرُوْنًا قرن مختلفہ ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد فَتَطَاوَلَ پھر بڑی ہوئین عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگیان یعنی
بڑی مدتین ان قرن والون پر گذرین اور خبرین صحت اور صواب کی راہ سے بدل گئین اور علم مندرس ہو گئے تو ہمنے تمکو وہ خبرین نئی
کر دینے کے واسطے بھیجا تاکہ عقلمند لوگ جان لین کہ ایسی خبرین بے وحی خدا نہین ہو سکتین وَمَا کُنْتَ ثَاوِیًا اور نہ تھے تم مقیم
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ اہل مدین کے درمیان کہ برابر تعلیم لینے کے واسطے تَتْلُوْا پڑھتے ہو تم عَلَیْھِمْ
اونپر اٰیٰتِنَا ہماری آیتین موسی اور شعیب علیہما السلام کے قصہ مین جسطرح شاگرد استاد سے پڑھتے ہین یعنی تم مدین مین نہ تھے
کہ یہ قصہ تعلیم ہو وَلٰکِنَّا اور لیکن ہم کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ○ ہین بھیجنے والے تمھاری طرف اور تمھین خبر کرنے والے ان قصون کے
وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تھے تم حاضر طور سینا کی طرف اِذْ نَادَیْنَا جبکہ ندا دی ہمنے موسی کو اور توریت عطا کی تھی اور
زاد المسیر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ندا کی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور تبیان کشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے
کہا کہ الٰہی توریت مین ایک امت کی صفت و سیرت مین پڑھا کرتا ہون کہ نیک خصلتون اور صفتون سے موصوف ہے کس پیغمبر کی امت ہوگی
جواب ملا کہ ای موسی یہ امت ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی پس موسی علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ اس امت کو دیکھین حق تعالی
نے فرمایا کہ ای موسی ابھی یہ امت ظاہر ہونے کا وقت نہین ہے اگر تمکو منظور ہو تو اونکی آواز سنادون پھر حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ ای امت محمد
سبھون نے اپنے باپون کی پشت سے جواب دیا کہ لبیک اللھم لبیک جب حضرت موسی کو امت محمدی کی آواز حق تعالی نے سنائی تو یہ چاہا

کہ بڑے منھ دیکے پھیر سے تو حق تعالی نے فرمایا علیہ دیا ہمنے تمکو قبل اسکے کہ تم مجھسے مانگو اور دی ہمنے تمکو بخشش و باپہلے اس سے کہ تم مجھسے بخشش
چاہو سبحان اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ باوصف یہ مرتبہ پانے کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور قرآن کے ساتھ ہیں اسطرح پر خوشخبری پائی ہے بیت حق لطف کردو داد و بیا ہر چہ بہتر ہست ☆ و دین بہتر از ہمہ ہست کہ او نیز از آن
ماست ☆ اور جب ایسی سرفرازی امت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے حاصل ہے تو آپ سے حق تعالی نے فرمایا کہ
کہ اے ہمارے حبیب تم کوہ طور پر حاضر نہ تھے جب ہمنے تمہاری امت کو پکارا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً اور لیکن تمکو ہمنے خبر دی اوس رحمت کے سبب سے جو
واقع ہو تمپر مِّن رَّبِّكَ تمہارے رب کی طرف سے اور ہمنے تمکو یہ قصے اسواسطے سکھائے لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ
مِّن قَبْلِكَ تا کہ ڈراؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس گروہ کو کہ نہیں آیا ہے اونپر کوئی ڈرانے والا تمسے پہلے یعنی اوس زمانہ میں جو حضرت
عیسی اور حضرت سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے درمیان میں تھا اور نہ حضرت اسماعیل کو عرب میں رسول کیا تھا اور اوس زمانہ کو بہت مدت
گذر گئی تھی پھر اس زمانہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے رسول کیا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○ شاید وہ نصیحت پاوین
وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم اور اگر نہ ہوتا اونہیں پہونچتی مُّصِيبَةٌ مصیبت بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہے
أَيْدِيهِمْ اونکے ہاتھوں نے یعنی جو کام کہ شرک اور ظلم اور گناہ اونھوں نے کیے فَيَقُولُوا پھر کہتے نزول عذاب کے وقت کہ رَبَّنَا اے
ہمارے رب لَوْلَا أَرْسَلْتَ کیوں نہ بھیجا تو نے إِلَيْنَا ہماری طرف رَسُولًا رسول جو تیرا پیغام ہمارے پاس لاتا فَنَتَّبِعَ
آيَاتِكَ پھر ہم اتباع کرتے تیری آیتوں کی اور تیرے رسول کی تصدیق کرتے وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ اور ہوتے ہم ایمان
والوں میں سے کہ تیری وحدانیت تیرے رسول کی رسالت پر ایمان لاتے پہلے لولا کا جواب محذوف ہے یعنی اگر نہ یہ ہوتا کہ نزول عذاب کے وقت
عذر پیش کرتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہیں آیا اور ہمیں حق کی طرف نہیں بلایا تو البتہ اونپر ہم عذاب بھیجتے لکھا ہے کہ قریش کے گروہ نے
یہود سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں سوال کیا اور اونھوں نے آپ کی نبوت کا اقرار کر دیا اور آپکی نعت اور صفت توریت سے
پڑھی تو مشرکوں نے توریت سے بھی انکار کرکے کہا کہ محمد عربی اگر پیغمبر ہیں تو معجزے حضرت موسی رکھتے تھے یہ کیوں نہیں رکھتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آیا اونکے یعنی عرب کے کافروں پاس رسول سچا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا پیغام
صحیح اور درست یعنی قرآن شریف مِنْ عِندِنَا ہمارے پاس سے تو قَالُوا کہا کافروں نے کہ لَوْلَا أُوتِيَ کیوں نہ دیا گیا
محمد عربی کو مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مثل اوسکے جو دیا گیا موسی معجزات میں سے یعنی محمد عربی کو معجزہ عصا اور ید بیضا کیوں
نہ دیا أَوَلَمْ يَكْفُرُوا کیا کافر نہیں ہوے یعنی کافر ہوے انکے ہمجنس قبط کے مشرک بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ اوس
چیز کے جو دی تھی موسی کو اس سے پہلے یعنی نو نشانیاں قَالُوا کہا قبطیوں نے کہ سِحْرَانِ دو جادو کرنے والے یعنی موسی و ہارون تَظَاهَرَا
پشت پناہ ہیں خوارق عادات ظاہر کرنے میں یا عرب کے مشرکوں نے کہا کہ وہ جادو ایک دوسرے کے معین ہیں یعنی توریت اور قرآن وَقَالُوا
اور کہا قبطیوں نے یا مکہ کے مشرکوں نے کہا کہ إِنَّا بِكُلٍّ یقینی ہم ہر ایک کے ساتھ ان دونوں جادوؤں میں سے یا سب پیغمبروں اور اونکی کتابوں کے ساتھ
كَافِرُونَ ○ کافر ہیں قُلْ فَأْتُوا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ بِكِتَابٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ کوئی کتاب خدا کے پاس سے کہ

هُوَ اَهْدٰى ہی وہ کتاب بہت ہدایت مِنْهُمَآ ان دونون کتابون سے جو محمد اور موسی علیہما السلام پر نازل ہوئی ہین اَتَّبِعْهُ
پیروی کرون اوسکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن جادو ہین فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا پھر اگر نہ قبول کرین
اور جواب نہ دین لَكَ تجکو اور کتاب نہ لاوین فَاعْلَمْ تو جان لے تو اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ پیروی کرتے ہین
اَهْوَآءَهُمْ اپنی خواہشون کی بے علم اور دلیل کے وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص ہے بہت گمراہ مِمَّنِ اتَّبَعَ اوس شخص سے جو
پیروی کرے هَوٰىهُ اپنی خواہش کی بِغَيْرِ هُدًى بے ہدایت اور بے بیان کے مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک
اللہ تعالی لَا يَهْدِيْ ہدایت نہین کرتا اور منزل مقصود کو نہین پہونچاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کے گروہ کو جو اپنے
نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہین وَلَقَدْ وَصَّلْنَا اور بیشک ملائی ہمنے لَهُمُ الْقَوْلَ اونکے واسطے باتین یعنی حجتون کو
دلیلون سے نصیحت کو وعیدون اور عبرتون سے قصہ کو مثالون سے یا قرآن کو ہمنے لاہوا بھیجا ایک آیت دوسری آیت کے بعد
اور ایک سورت دوسری سورت کے بعد لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید کہ وہ نصیحت پاوین اور اوسمین غور و تامل کرکے اوسپر ایمان
لاوین اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جنہین دی ہے ہمنے کتاب یعنی توریت مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے پہلے هُمْ بِهٖ وہ قرآن کے
ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لاتے ہین مفسرون کے ایک گروہ کے نزدیک اس آیت سے وہ یہود مراد ہین جو ایمان لائے جیسے عبد اللہ
ابن سلام اور اونکے یار اور بعض مشہور یہ بات ہے کہ کتاب سے انجیل اور اہل کتاب سے وہ چالیس نصارا حبشہ او شام کے مراد ہین جو حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ معظمہ مین آکر مشرف باسلام ہوے اسواسطے کہ یہ سورت مکہ مین نازل ہوئی اور ابن سلام اور او
یار مدینہ منورہ مین ایمان لائے مگر بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ آیت مدینہ مین اونہین کے ہے وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر
قرآن قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ تو وہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اوسکا اور جان لیا ہمنے کہ یہ کلام خدا کا ہے اِنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ صحیح اور
درست ہے اور اوترا ہے مِنْ رَّبِّنَآ ہمارے رب کے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے مِنْ قَبْلِهٖ پہلے اوسکے اوترنے کے مُسْلِمِيْنَ ۝
اسلام اور اخلاص والے اس جہت سے کہ اگلی کتابون مین اوسکا ذکر ہمنے پایا تھا اور اوسکی حقیقت ہم پہچانے ہوے تھے اُولٰٓئِكَ وہ
گروہ دونون کتاب والون کا يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ اجر دیے جائینگے وہ لوگ مَّرَّتَيْنِ دو بار بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ
اونھون نے صبر کیا اور ثابت قدم تھے توریت یا انجیل کے یا قرآن شریف کے ایمان پر وَيَدْرَءُوْنَ اور دور کرتے ہین بِالْحَسَنَةِ
نیک بات سے السَّيِّئَةَ بری بات کو لکہا ہے کہ نصارا جب ایمان لائے تو ابو جہل وغیرہ اونکو گالیان دیتے تھے اور وہ اونکے جواب مین کہتے تھے
کہ خدا تمکو توفیق دے اور ہدایت فرماوے یا یہ کہ منافق اور یہود ابن سلام رضی اللہ عنہ اور اونکے یارون پر طعن کرتے تھے اور یہ بھی اونکو
نرمی کے ساتھ جواب دیتے تھے حق تعالی نے اونکی تعریف کی کہ نیک بات کہکر اون احمقون کے کلام کو رد کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اور جو چیز روزی دی ہے ہمنے انہین اوسمین سے يُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہین میری راہ مین وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اور جب سنتے ہین
بیہودہ بات یعنی کافرون اور منافقون کی طعن و تشنیع تو اَعْرَضُوْا عَنْهُ اعراض کرتے ہین اوس سے اور جب بیہودہ سنتے ہین
اور اوس سے کچھ تعرض نہین کرتے وَقَالُوْا اور کہتے ہین بیہودہ بات کرنے والون سے کہ لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہین ہمارے

ع ۵ / ۸

کلام تحمل اور بردباری وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ اور تمہارے واسطے ہین تمہارے کام حماقت اور بیہودہ بکنا یا ہمارے لیے ہی ہمارا دین اور تمہارے
لیے ہی تمہارا دین سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ سلامتی ہو تمکو ہم سے یعنی تمہاری لغویات کے جواب مین ہم لغو نہین کہتے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ
سلام جدائی اور چھوڑ دینے کا ہے تحیت اور دعا کا نہین یعنی ہمنے تمہین چھوڑا لَا نَبۡتَغِي الۡجٰهِلِيۡنَ ۝ نہین چاہتے ہم جاہلون کی
صحبت اور تمہارے اخلاق اپنے مین ہم نہین پیدا کرتے اسواسطے کہ بدون کی صحبت دنیا مین سبب بدنامی کا ہے اور عقبی مین باعث بدانجامی کا
بیت از بدان بگریز و با نیکان نشین ... اہل معانی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ایمان کے
نہایت خواہشمند تھے وقت وفات اونکے سرہانے آپ تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہو کہ مین بدو سے کہ حق تعالی
سامنے یہ کلمہ کہنا دلیل لاؤن تمہارے واسطے ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہے اگر قریش کی بڑھیون کی
اس ملامت کا مجھے خیال نہوتا کہ وہ کہینگی کہ ابوطالب نے موت کے ڈر کر کلمہ پڑھ لیا تو مین یہ کلمہ پڑھ کر تجھے خوش کر دیتا تو یہ آیت نازل ہوئی
اِنَّكَ تحقیق کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَهۡدِيۡ تم قدرت نہین رکھتے ہو کہ ہدایت کرو ایمان مَنۡ اَحۡبَبۡتَ جسے
جسے تم دوست رکھتے ہو کہ وہ ہدایت پائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا يَهۡدِيۡ مَنۡ يَّشَآءُ ہدایت فرماتا ہے جسکو چاہتا ہے وَهُوَ
اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝ اور وہ جاننے والا ہے ہدایت پانیوالون کو یعنی جو لوگ ہدایت قبول کرینگے تقدیر مین یا وہ لوگ کہ حکم ازلی
جنکی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہے اسواسطے کہ حکم ازلی ہدایت مین اصل ہے بیت ہدایت ہر کرا از ہدایت ... باشد
لکھا ہے کہ حارث بن عثمان بن نوفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم جانتے ہین کہ آپکی بات حق ہے
اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ زندگی مین ہماری دولت کا سبب ہے اور وفات کے بعد ہماری سعادت کا ذریعہ ہے مگر آپکی متابعت تمام عرب کی مخالفت کا باعث
مین ڈرتا ہون کہ اگر آپکی پیروی کرون تو عرب مجھے زمین حرم سے نکال دینگے اور میرا یار و مددگار کوئی نہ ہوگا ... اگر مجھے
قوت نہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوۡۤا اور کہا بعضے کافرون نے اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡهُدٰى مَعَكَ اگر پیروی کرین
ہم راہ ہدایت مین تیرے ساتھ یعنی آپکا ایمان لائین تو نکال دیے جائین ہم مِنۡ اَرۡضِنَا اپنی زمین سے یعنی عرب ہمارے ملک سے
نکال دینگے اَوَلَمۡ نُمَكِّنۡ کیا ہمنے جگہ نہین دی ہے لَّهُمۡ اونکے واسطے حَرَمًا اٰمِنًا حرم امان کی جگہ کہ کوئی اوپر قابو نہ پائے يُّجۡبٰۤى
کھینچے جاتے ہین اِلَيۡهِ اس حرم کی طرف ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيۡءٍ میوے ہر چیز کے یعنی ہر قسم کی منفعت اور ہر جگہ کی عجیب چیزین وہان لاتے ہین
اور وہی ہمنے اس بے پیڑ میدان بے کھیت کے مین رِّزۡقًا روزی مِّنۡ لَّدُنَّا اپنے پاس سے بے منت غیر تو عجب باوجود بت پرستی کے ہم
اونہین محفوظ و مطمئن اور مرفہ الحال رکھتے ہین تو اگر وہ ایمان لاتے تو کیونکر اونہین خوف اور نکال دیے جانے سے امان مین رکھینگے
وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ اور مگر بہتیرے اونکے لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ نہین جانتے اور یہ نکتہ نہین دریافت کرتے وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا اور بہت
ہلاک کر دیے ہمنے مِنۡ قَرۡيَةٍ اون گانون والون مین سے جو نافرمانی کے سبب بَطِرَتۡ کافر ہوگئے مَعِيۡشَتَهَا اپنی
زندگی مین یعنی نعمت کے وقت طاغی اور باغی ہو گئے اور ہمنے اون طاغیون کو ہلاک کر دیا فَتِلۡكَ تو وہ ہین مَسٰكِنُهُمۡ
مسکن اونکے خالی اور خراب لَمۡ تُسۡكَنۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ نہ بیٹھے او مین اونکے ہلاک ہونے کے بعد اِلَّا

قَلِيلًا مگر تھوڑے سے راہ چلتون مین سے کہ دن بھر یا ایک دن سے بھی کم وہان بیٹھے ہین اور پھر خالی چھوڑکر چلے جاتے ہین ؎ بیت ؎ خانۂ
دنیا چہ نشینی بہ غیر؛ کاین خانہ بدان خوش ست کاینده و رونده؛ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ○ اور ہین ہم وارث اون گھرون کے
گھر والون کے بعد یعنی سب کے فنا ہوجانے کے بعد ہمین باقی ہین وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین ہے رب تمھارا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مُهْلِكَ الْقُرَىٰ ہلاک کرنے والا گاؤن اون کو حَتَّىٰ يَبْعَثَ اوسوقت تک کہ مبعوث کرے فِي أُمِّهَا اوس دیار کی بڑی
بستی اور اون بستیون والون مین سے یعنی بڑی بستی کے رہنے والے آدمی چھوٹے گاؤن اور دیہون کے رہنے والون کی نسبت زیادہ
ہوشیار اور فہمیدہ ہوتے ہین تو وہین پیدا کرتا ہے اللہ رَسُولًا رسول کو حکم الٰہی سے يَتْلُو عَلَيْهِمْ پڑھتا اوپر اون کے آيَاتِنَا
آیتین ہماری الزام حجت اور قطع معذرت کے واسطے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ اور نہین ہین ہم ہلاک کرنے والے یعنی خراب
کرنے والے دیہات کے عذاب سے إِلَّا وَأَهْلُهَا مگر اون گاؤن والے ظَالِمُونَ ○ ظالم ہون رسولون کی تکذیب اور حق سے انکار
کرکے وَمَا أُوتِيتُم اور جو کچھ دیے گئے تم مِّن شَيْءٍ کسی چیز مین سے جو اسباب دنیوی ہو فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
تو فائدہ دنیا ہے اس جہان کی زندگی مین وَزِينَتُهَا اور آرایش ہے دنیا کی حیات بے اعتبار مین اوسکے سبب سے تکبر اور فخر کرتے
ہو وَمَا عِندَ اللَّهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اوس جہان کا ثواب اور ہمیشہ رہنے والی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہے اپنی ذات مین
کہ اوسکی لذت مشقت اور محنت کی کدورت سے خالص ہے وَأَبْقَىٰ اور بہت باقی رہنے والی ہے أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا پس تم
سمجھ نہین رکھتے ہو اور سوچتے نہین ہو کہ باقی کو فانی اور مرغوب کو معیوب بدلتے ہو ؎ بیت ؎ حیف باشد لعل و زر و اون خاک پیش گرفتن
در بہا خاک و سنگ ؎ حدیث مین ہے کہ حضرت علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کے ساتھ بہت جھگڑا کیا دین کے باب مین وبعضون نے
کہا ہے کہ عمار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ کے ساتھ بہت جھگڑا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی أَفَمَن وَعَدْنَاهُ آیا وہ شخص جس سے وعدہ کیا
ہمنے جنت کا آخرت مین اور فتح و نصرت کا دنیا مین وَعْدًا حَسَنًا وعدہ نیک کہ اوسمین خلاف متصور ہی نہین فَهُوَ لَاقِيهِ تو وہ
پانے والا ہے اوس وعدہ کی ہوئی چیز کا یعنی حضرت علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم ایسے ہی آدمی ہین كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مانند اوس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اوسے مثل زندگی دنیا مین کہ اسکی نعمت محنت سے ملی ہوئی ہے اور اسکی لذت
انجام تلخ ہے اور اسکا مال ہمیشہ زوال مین ہے اور یہان کی قدر و جاہ معرض انتقال مین ہے ثُمَّ هُوَ تو وہ شخص يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ حاضر کیے ہوون مین سے ہوگا عذاب یا حساب کے واسطے اس شخص سے مراد ابوجہل ہے یا ولید بن مغیرہ
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن خدا پکاریگا فَيَقُولُ پھر فرمائیگا أَيْنَ شُرَكَائِيَ
الَّذِينَ کہان ہین شریک میرے وہ کہ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین قَالَ الَّذِينَ حَقَّ
کہینگے وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اونپر خدا کا کلام یعنی وعید کی آیتین لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ وہ لوگ گمراہون کے پیشوا یا
شیطان کہینگے رَبَّنَا اے ہمارے رب هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ یہ لوگ یعنی ضعیف ہمارے تابع وہ ہین أَغْوَيْنَا جو گمراہ کر دیا ہمنے انھین اور
شرک کی طرف ہمنے انھین بلایا تو انھون نے مان لیا أَغْوَيْنَاهُمْ گمراہ کر دیا ہمنے اونکو كَمَا غَوَيْنَا جسطرح ہم خود گمراہ تھے تَبَرَّأْنَا

ع ۶

اسسے بیزار ہین ہم اونسے اِلَیْكَ تیری طرف اور اونسے بھی جو کچھ اونھون نے اختیار کیا ہی کفر مَا كَانُوْٓا نہ تھے وہ کہ واقع مین اِیَّانَا
یَعْبُدُوْنَ ○ ہماری پرستش کرین بلکہ وہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے وَقِیْلَ ادْعُوْا اور کہینگے کافرون کو کہ پکارو شُرَكَآءَكُمْ
اپنے شریکون کو یعنی اونھین جنکو ہمارا شریک کرتے تھے بتون مین سے کہ ہمسے عذاب دفع کرین فَدَعَوْهُمْ تو پکارینگے وہ اونھین پھر
اسپر فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ تو نہ جواب دینگے وہ بت اون مشرکون کو عجز اپنے اور بیدردگی سے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے
عذاب تابع بھی اور وہ بھی جنکے تابع تھے اور تمنا کرینگے کہ لَوْ اَنَّهُمْ کاشکے وہ كَانُوْا یَهْتَدُوْنَ ○ ہوتے کہ راہ پاتے حیلہ کی
کہ عذاب اپنے اوپر سے دفع کرتے یا راہ پائی ہوتی حق کی طرف کہ عذاب سے چھوٹ جاتے وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ دن جسدن پکاریگا حق تعالی تکذیب کرنے والون کو فَیَقُوْلُ پھر کہیگا کہ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ○
کیا جواب دیا تھا تمنے رسولون کو جب اونھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِیَتْ پھر پوشیدہ ہو جائینگی عَلَیْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ اونپر
خبرین یعنی جو کچھ پیغمبرون نے کہا ہوگا یا بھول جائینگے دلیلین یَوْمَىِٕذٍ اوس دن نہ جانینگے کہ کیا کہین فَهُمْ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ○
تو پوچھینگے ایک دوسرے سے کہ ہم کیا جواب دین اس جہت کہ پوچھنے والا اور وہ جس سے پوچھے دونون عاجز ہونگے یا نہایت دہشت اور حیرت کے
مارے پوچھنے کی پروا نہ کرینگے فَاَمَّا مَنْ تَابَ پھر مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام نیک فَعَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ تو شاید بالکہ چاہیے کہ ہو مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ ○ نیکون اور چھٹکارا پانے والون
مین سے ظالمون مین سے نہین اور سوال کے وقت عاجز نہ ہے اور فلاح ونجات حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دین قبول
کرنے کے ساتھ بندھی ہی بیت مرزا جانجانان مظہر رحمۃ اللہ علیہ نفس تیرہ ستمگاری ہین بست وبس لکھا ہی کہ عرب کے سردار طعنہ دیتے تھے کہ
حق تعالی محمد عربی کو نبوت کے واسطے کیون اختیار کرنے لگا چاہیے کہ ایسا منصب عالی مکہ اور طائف مین جو سب سے زیادہ بزرگ ہو اوسے
پہونچتا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ
وَیَخْتَارُ اور تیرا رب پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بے موجب اور بے مانع اور اختیار کرتا ہی اور برگزیدہ کر لیتا ہی احکام پہونچانے کے واسطے
جسکو چاہتا ہی مَا كَانَ نہین اور نہوگا لَهُمُ الْخِیَرَةُ کافرون کو کچھ اختیار اوسمین کافر جیسے ولید بن مغیرہ وغیرہ یعنی
انکو نہین پہونچتا اور نہین سزاوار ہی کہ نبوت کے واسطے کسی کو برگزیدہ کرین اور خدا جسے چاہے رد کرے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی خدا کے واسطے ہی
اس بات سے کہ اوسپر کسی کو اختیار ہو وَتَعٰلٰى اور برتر ہی اللہ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین بت پرست اور
شریک کرتے ہین وَرَبُّكَ اور تیرا رب یَعْلَمُ جانتا ہی مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ سینے اونکے یعنی جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور ایمان والون کے ساتھ کینہ چھپاتے ہین وَمَا یُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین نبوت پر
طعن اور قرآن کی تکذیب وَهُوَ اللّٰهُ اور وہ ہی خدا عبادت کا مستحق لَآ اِلٰهَ کوئی معبود ولائق عبادت نہین اِلَّا هُوَ مگر وہ لَهُ
الْحَمْدُ اوسی کے واسطے ہی حمد فِی الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ اس جہان مین اور اوس جہان مین اسواسطے کہ دنیوی اور اخروی نعمتون کا
مالک وہی ہی وَلَهُ الْحُكْمُ اور اوسی کے لیے ہی حکومت وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اوسی کی طرف پھیرے

پھیرے جاوینگے قیامت کے دن قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کرے اللہ عَلَيْكُمُ
الَّيْلَ سَرْمَدًا تم پر رات کو ہمیشہ رہنے والی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو زمین کے نیچے ہی نیچے
یا افق غارب کے حوالی میں حرکت دیوے تو مَنْ اِلٰهٌ کون خدا ہی غَيْرُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کہ قدرت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ
لائے تمہارے واسطے روشنی یعنی روز روشن جسمین طلب معاش کرتے ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کیا نہیں سنتے ہو تم نصیحت فکر
واعتبار کے کان سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کرے اللہ عَلَيْكُمُ
النَّهَارَ تم پر دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ باقی رہنے والا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو وسط آسمان پر یا
فوق الارض کے مدار پر حرکت دیوے تو مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کون ہی خدا اللہ کے سوا کہ رحمت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ
لائے تمہارے واسطے رات کہ آرام لو تم فِيْهِ اوسمین اور دن کے کاموں کی تھکن سے راحت طلب کرو اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیا نہیں
دیکھتے ہو آثار قدرت کو فکر کیلئے اور بصیرت چاہنے کی آنکھ سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ اور اپنی رحمت سے جَعَلَ پیدا کیا لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ تمہارے واسطے دن رات کو لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام کرو رات میں وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو دن میں مِنْ
فَضْلِهٖ روزی جو خدا نے اپنے فضل سے مقرر کی ہو وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم اوسمین تَشْكُرُوْنَ ۝ شکر کرو اللہ کا رات دن کی
نعمت پر نظم چرخ را دور شبانروزی دہد ٭ شب پی روز آورد روزی دہد ٭ خلوت شب بہر آن تا جان ریش ٭ راز دل گوید بجانان خویش
روز ہا از بہر غوغائے عوام ٭ تا بدیشان کار تن گیرد نظام ٭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جسدن
کہ پکاریگا خدا بت پرستوں کو اس ندا کی تکرار تقریع پر تقریع ہی فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ اَيْنَ کہاں ہیں شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہیں اور تم جھوٹ کہتے تھے وَنَزَعْنَا اور نکالینگے
ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ اور امت میں سے شَهِيْدًا گواہ اونکے قول اور فعل پر یعنی اونکے پیغمبر کو ہم گواہ لائینگے فَقُلْنَا
هَاتُوْا پھر کہینگے ہم امتوں کو کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی جو شرک پر رکھتے ہو اور تکذیب پر فَعَلِمُوْٓا تو جان جائینگے اوس وقت
کہ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ بیشک سچائی یا عبادت یا توحید اللہ ہی کے واسطے ہی وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو جائیگا اونسے مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ۝ع وہ جو کہ تھے افترا کرتے جھوٹی باتیں یا امید شفاعت جو بتوں سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ بیشک قارون
كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى تھا قوم موسی میں سے ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حضرت موسی کا چچازاد بھائی تھا اور بعضوں نے
کہا ہی کہ بھانجا تھا موسی علیہ السلام کا اور بہت صحیح وہی بات ہی کہ چچا کا بیٹا تھا اسواسطے کہ قارون یصہر بن قاہث کا بیٹا ہی اور
حضرت موسی عمران بن قاہث کے فرزند ہیں اور قاہث لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھا اور قارون چونکہ نہایت خوبصورت
اور زیبا طلعت تھا اسوجہ سے اوسے منور کہتے تھے بنی اسرائیل بھر میں توریت خوب پڑھتا تھا اور اوسکے ستر ہزار دن میں سے
ایک یہ بھی ہی مفلسی اور محتاجی کے زمانہ میں منکسر اور خلیق آدمی تھا مالدار ہوتے ہی اوسکا حال بدل گیا فَبَغٰى پھر ظلم کیا اور زیادتی
ڈھونڈھی قارون نے عَلَيْهِمْ قوم موسی کے لوگوں پر اور چاہا کہ سب پر حاکم بن جائے وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسکو مِنَ الْكُنُوْزِ

ع ۱۵

خزانون مین سے یا جمع کیے ہوے مالون مین سے مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ وہ کہ اوسکی کنجیان یعنی کنجیون کا اوٹھانا لَتَنُوْٓأُ البتہ
گران ہوتا بِالْعُصْبَةِ لوگون کے ایک گروہ اُولِی الْقُوَّةِ زور والون پر عصبہ دس سے چالیس آدمیون تک کی جماعت کو کہتے ہین
اور امام فراء نے کہا ہے کہ یہان چالیس آدمی مراد ہین کہ قارون کے خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے اور کشاف مین ہے کہ ساٹھ اونٹ اوسکے
خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے ہر خزانہ کی ایک کنجی اور کوئی کنجی اونگل بھر سے زیادہ نہ تھی اور کنجیان چمڑے کی بنائی تھین کہ ہلکی ہون اور امام
ثعلبی نے کہا ہے کہ کنجیون سے مال کے صندوق مراد ہین اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار سونے چاندی سے بھرے ہوے صندوق تھے اِذْ قَالَ
لَهٗ یاد کر جب کہا قارون سے قَوْمُهٗ اوسکی قوم نے یعنی اونمین سے ایمان والون نے نصیحت کے طور پر کہا اے قارون لَا تَفْرَحْ
خوش نہو مال دنیا پر اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ دوست نہین رکھتا خوشی کرنے والون کو جو مال دنیا پر خوشی
کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کے ساتھ حق تعالی کو بغض ہے نظم دنیا سے دلی محبت مرا سے ستمے ٭ اگر کند ہزار گرفتہ وہر قدمے
گر دوست دہد کہ اسے شادی نکند ٭ ور دوست شود نیز نہ زند لیصہ ٭ وَابْتَغِ اور ڈھونڈھ یہ نصیحت کرنے والون کے کلام کی تمامی ہے اور
قارون سے کہا کہ ڈھونڈھ اور حاصل کر فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ اوس چیز مین جو عطا کی ہے تجھکو اللہ نے الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
سرائے آخرت کو یعنی اپنا مال راہ خدا مین دے اور اس ذریعہ سے اوس جہان کا ثواب حاصل کر لے بیت بدہ امروز کہ فردا نی کہ تقیی خرمی
بجز جان من مو نہ حسرت بری ٭ وَلَا تَنْسَ اور نہ بھول جا نَصِيْبَكَ اپنا حصہ مِنَ الدُّنْيَا مال دنیا مین سے یعنی چلنے کے
وقت اس جہان سے فقط کفن ہی تجھے نصیب ہوگا تو وہ حال خیال کر اور دنیا کے مال پر مغرور مت ہو نظم گر ملک تو شاہا مین
خواہد بود ٭ ور بسر حد روم تا ختن خواہد بود ٭ آخر ز کزین جہان کنی عزم سفر ٭ ہمراہ تو چند گز کفن خواہد بود ٭ اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکے
معنی یہ ہین کہ اپنا حصہ بھول نجا یعنی جسقدر مال تجکو کفایت کرے اوسی پر بس کر وَاَحْسِنْ اور احسان کر بندگان خدا کے
ساتھ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ جیسا کہ احسان کیا ہے اللہ تعالی نے اور نعمت بھیجی ہے اِلَيْكَ تیری طرف وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ
فِي الْاَرْضِ اور نہ ڈھونڈھ تباہکاری اور ظلم کرنا اور تکبر زمین مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق اللہ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
دوست نہین رکھتا مفسدون کو جو دنیا کے سبب سے تفاخر کرتے ہین اور برائی ڈھونڈھتے ہین قَالَ بولا قارون بات کے جواب مین
اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین یہ مال یعنی یہ مال مجھے دیا ہے عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اوس علم پر جو میرے
پاس ہے یعنی علم توریت اسواسطے کہ بنی اسرائیل بھر مین سب سے زیادہ مین توریت کا عالم ہون یا تجارت اور کھیتی اور اور پیشون کا علم
یا حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے خزانے اوسے معلوم ہوگئے اور وہ اوٹھالا یا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ علم سے علم کیمیا
مراد ہے کہ حضرت موسی نے اپنی بہن کو بتادیا تھا اور اونھون نے قارون کو تعلیم کیا تھا اَوَلَمْ يَعْلَمْ کیا نہین جانتا تھا قارون نے
یعنی جانتا تھا اور توریت مین پڑھا تھا اور مورخون سے سنا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک خدا نے قَدْ اَهْلَكَ تحقیق ہلاک کیے ہین
مِنْ قَبْلِهٖ قارون سے قبل مِنَ الْقُرُوْنِ زمانہ کے لوگون مین سے مَنْ هُوَ اوسے جو اَشَدُّ مِنْهُ بہت سخت
تھا قارون سے قُوَّةً قوت کی روسے وَّاَكْثَرُ جَمْعًا اور بہت زیادہ جمع مال کی رو سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ قارون اپنی قو

اونکا ٹون گا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہو تو کوڑے مارونگا اور اگر محصن ہی تو اوسے سنگسار کرونگا پس قارون اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ
اگرچہ تم زنا کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ مین زنا کرون تو میری بھی یہی سزا ہی قارون بولا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تمنے
فلان عورت سے زنا کی ہی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ معاذ اللہ اوسے حاضر کرو پھر جب وہ محفل مین آئی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ای عورت تجھے مین
قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسنے دریا کو پھاڑ دیا اور توریت کو نازل کیا کہ سچ سچ بیان کرنا عورت پر ہیبت الٰہی غالب ہوئی بولی کہ ای کلیم اللہ
قارون نے دو تھیلیان بھر سونے مجھے رشوت دیا کہ آپ پر افترا کرون اور مین باوجود اسکے کہ بڑی گنہگار اور بدکار ہون لیکن آپ پر تہمت رکھنا پسند
کرون اور یہ وہ دونون تھیلیان قارون کی مہر کی ہوئی میرے پاس موجود ہین بنی اسرائیل نے قارون کی مہر دیکھکر پہچانی اور اوسکا مکر
کھل گیا پس حضرت موسیٰ نے اپنا منھ خاک پر رکھکر جناب الٰہی مین قارون کی شکایت کی حکم ہوا کہ ای موسیٰ زمین کو ہمنے تیرے حکم مین
کر دیا جو چاہو اوسے حکم کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میری قوم مین قارون کی طرف بھیجا گیا ہون جسطرح فرعون کی طرف
مبعوث تھا جو قارون کے ساتھ ہو اوس سے کہدو کہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہین اونسے کہدو کہ کنارے ہو جائین پس
سب بنی اسرائیل اوس محفل سے کنارے ہو گئے مگر دو آدمی قارون کے ساتھ رہے اور موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا کہ لے لے انکو
پس زمین نے اونکے پانون ٹخنون تک دھنسا لیے اور اونھون نے عاجزی شروع کی اور امان مانگی حضرت موسیٰ نے ایک کی بھی نہ سنی اور
زمین سے فرمایا کہ لے لے انھین غرضکہ زانون تک پھر کمر تک پھر گردن تک زمین مین دھنسے اور اونکے رونے چلانے امن مانگنے نے حضرت موسیٰ کے
دل مین کچھ اثر نکیا یہان تک کہ زمین نے اون سب کو بالکل نگل لیا اور اونکے نالہ وزاری سے کچھ فائدہ نہوا اکثر تفسیرون مین ہی کہ حق تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ ای موسیٰ قارون اور اوسکے رفیقون نے ستر بار فریاد کی اور تمنے اونکی فریاد نہ سنی اور رحم نکیا قسم ہی مجھے اپنی عزت
اور جلال کی کہ اگر وہ مجھے ایکبار بھی پکارتے تو مین سن لیتا اور قبول فرماتا غرضکہ قارون کے دھنس جانے کے بعد بنی اسرائیل کے
احمقون نے باہم یہ بات کہی کہ موسیٰ نے اسواسطے دعا کی کہ قارون زمین مین دھنس جاوے تو اوسکی گنجیان اور خزانے لے لیجے
جب حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ قارون کے مکان اور خزانے بھی زمین مین دھنس جائین جیسا کہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ **فَخَسَفْنَا بِهٖ** پھر دھنسا دیا ہمنے قارون کو **وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ** اور اوسکے گھر کو زمین مین بعضے
نے فرمایا ہی کہ ہر روز قارون ملعون اپنے قد کے موافق مال اور گھر سمیت زمین مین دھستا ہی اور نفخ صور مین نیچے کی زمین پر پہونچیگا
بیت — گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز ؛ خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویشانست ؛ **فَمَا كَانَ لَهٗ** تو نہ تھا قارون
مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اوسکے یارون مین سے کہ اوسوقت **يَنْصُرُوْنَهٗ** مدد کرتے اوس گروہ کے لوگ اوسکی **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ**
خدا کے سوا **وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ** ۝ اور نہ تھا عذاب روکنے والون مین سے یعنی نہ اور کسی نے
اوس سے عذاب کو روکا اور نہ وہ خود روک سکا **وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا** اور صبح کی اون لوگون نے جو آرزو کرتے تھے
مَكَانَهٗ اوسکے مکان اور جاہ کی **بِالْاَمْسِ** کل یعنی جو لوگ آرزومند تھے وہ قارون کے دھنستے ہی نیکی کی طرف متوجہ ہوگئے
يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے ہر ایک دوسرے سے **وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ** ویکان معنی مین ویک کے ہی اور لفظ اِعْلَمْ پوشیدہ ہی یعنی ولے مجھ

بیان ہے کہ حق تعالی يَبْسُطُ الرِّزْقَ کھولدیتا ہو روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین
کسی بزرگی کے سبب کہ وہ کشایش کی مقتضی ہو بلکہ محض اپنے ارادے سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہو روزی جسپر چاہتا ہو کسی
ذلت کی وجہ سے کہ وہ تنگی کی مقتضی ہو بلکہ محض اقتضاء مشیت سے لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ اگر نہ یہ ہوتا کہ اللہ تعالی احسان رکھتا
عَلَيْنَا ہمپر اور نہ دیتا ہمین جو کچھ ہماری تمنا تھی ال دنیا مین سے لَخَسَفَ بِنَا البتہ دھسا دیتا اللہ ہمکو زمین مین اور یکسے
مجہول کا صیغہ پڑھا ہو لَخُسِفَ بِنَا یعنی البتہ دھسا دیے جاتے ہم زمین مین وَيْكَاَنَّهٗ وی تندیم کا کلمہ ہی اور کان تشبیہ کے واسطے ہی
اور ابن بابین طبری سے منقول ہو کہ تمام لفظ ویکان اَلَمْ تَعْلَمْ اور اَلَمْ تَرَ کے معنی بن یعنی کیا تو نہین جانتا اور نہین دیکھتا کہ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ۞ چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے کافر یا شکر یا تکذیب کرنے والے تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ وہ آخرت کا گھر جو سنا ہو
اور جانا ہو یعنی بہشت نَجْعَلُهَا بنایا ہی ہمنے اوسے لِلَّذِيْنَ اون لوگون کے واسطے جو لَا يُرِيْدُوْنَ نہین چاہتے عُلُوًّا
بڑائی اور تکبر فِي الْاَرْضِ زمین یعنی زمین مین اون کے ساتھ وَلَا فَسَادًا اور نہ چاہتے ہی فتنا اور ظلم لوگون پر جیسا کہ قارون چاہتا تھا
وَالْعَاقِبَةُ اور انجام خیر لِلْمُتَّقِيْنَ ۞ پرہیزگارون کے واسطے ہو صاحب بحر نے فرمایا ہو کہ فنا کا گھر اوس جماعت ارواح کے واسطے ہو
جو صفات نفسانیہ کے میلون سے پاک ہوگئی ہی اسلیے کہ زمین بشریت مین وہ روحین بڑائی اور برتری کی طالب نہین ہوتین اور فرعونون جابرون
نفوس کی طرح فساد نہین چاہتی ہین یعنی حضرت الہی کے سوا اور سے نظر اوٹھا کر کسی آدمی اور کسی چیز کی طرف التفات نہین کرتے اور عالم
ملک ملکوت کو حضرت مالک الملک کے تصرف مین چھوڑتے ہین کہ جو تصرف کون و مکان مین چاہے کرے اور اونکو اوسپر کچھ اعتراض نہین ہوتا مصرع
ہر چہ خواہی کنی کہ ملک تراست ۞ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ جو کوئی لائے نیک خصلت یا معرفت توحید ربانی کی یا اخلاص کے ساتھ طاعت
فَلَهٗ تو اوسکے واسطے ہی خَيْرٌ مِّنْهَا بہتر اوس خصلت یا طاعت یا معرفت سے یا جو کوئی کرے دنیا مین نیکی تو اوسکے واسطے آخرت مین
اوس نیکی سے بہتر ثواب ہو وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی لائے برائی جیسے شرک اور تکذیب فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ تو جزا
نہ دیے جاینگے وہ لوگ جنھون نے عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ کین برائیان اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ مگر مثل اوسکے جو تھے دنیا مین
عمل کرتے ظاہر آیت اس بات پر دلیل ہو کہ نیکی کا ثواب اوس سے بہتر ہوگا اور برائی کی جزا اوسکے مثل ملیگی ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا بدکارون کے
حال کی خرابی ظاہر کرنے کو ہو اور اونکی طرف برائی کی اسناد مکرر کرنے سے فائدہ یہ ہو کہ عقلمندون کو زجر ہو اور برائی سے باز رہین بیت ہر چہ در عقل
و شرع بد باشد ۞ نکند آنکہ با خرد باشد ۞ لکھا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت جب جحفہ مین پہونچے تو حرم کعبہ کا شوق اور اپنی
ولادت گاہ کی آرزو دل مبارک مین پیدا ہوئی تو یہ آیت حضرت جبریل لائے کہ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ تحقیق کہ فرض کیا ہی
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجپر اے ہمارے حبیب قرآن پہونچانا یا قرآن پر عمل کرنا لَرَآدُّكَ البتہ پھیرنے والا ہی تجکو اِلٰى مَعَادٍ
پھرنے کی جگہ یعنی مکہ کی طرف اور بعضون نے کہا ہو کہ یہ فتح مکہ کا وعدہ ہی اور بعض نے کہا ہو کہ معاد سے جنت مراد ہی اور تاویلات کاشی مین ہو
معاد فنا فی اللہ ہو احدیت ذات مین اور بقا باللہ ہو مقام تحقیق جمیع صفات مین سالک صاحب بصیرت پر یہان منہ بدأ و الیہ یعود کا
بھید کھلتا ہو قطعہ چون ازو بدایت آن را ابتدا ۞ ہم بدو باید کہ باشد انتہا ۞ نور ہائے را کہ گرد از حق طلوع ۞ جملہ را ہم سوی او باشد رجوع

ع ۷

جو ع ٭ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَّبِّیْٓ میرا رب اَعْلَمُ خوب جانتا ہے اوسے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى جو کوئی لایا سیدھا راہ یا قرآن مجید یا قرآن اور وہ مین ہون وَمَنْ هُوَ اور اوسے جو ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی مین جیسے وہ لوگ جو میرے منکر ہین وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امید رکھتے ہوتے تم اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ کہ بھیجی جاوے تمھاری طرف کتاب تو ہم نے نہین بھیجی تمھاری طرف کتاب اِلَّا رَحْمَةً مگر بجہت رحمت کے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا پس نہ ہو پشت پناہ اور یار لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون کے واسطے یعنی اونکے ساتھ مدارا نہ کرو اور جو کچھ وہ چاہتے ہین اوسے قبول نہ کرو وَلَا يَصُدُّنَّكَ اور چاہیے کہ کافر باز نہ رکھین تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتین پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ بعد اسکے کہ اوتری ہین تیری طرف وَادْعُ اور پکار خلق کو اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی عبادت کی طرف وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نہ ہو مشرکون مین سے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار مَعَ اللّٰهِ اللہ کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو اسواسطے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود پکارنے کے قابل مگر وہ اس آیت مین خطاب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہین اور حضرت سے جو خطاب ہوا اسکا فائدہ یہ ہے مشرکون کی یہ امید منقطع ہو جاے کہ آپ اونکے ساتھ موافق ہو جائینگے كُلُّ شَیْءٍ سب چیزین هَالِكٌ فنا ہو جانے والی اِلَّا وَجْهَهٗ ط مگر ذات حق تعالی کی یا سب عمل باطل ہین مگر وہ جس سے وجہ اللہ مطلوب ہو لَهُ الْحُكْمُ اوسی کے واسطے ہے حکم وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے بدلے کے واسطے بعضے محققون کے نزدیک یہ ہے کہ جب کہ موجود حقیقی کوئی نہین مگر حق سبحانہ تعالی تو حقیقت مین اوسکا ماسوا فانی ہے صاحب کشف الاسرار اس آیت کی تفسیر مین حضرت شیخ الاسلام کے کلمات نقل کرتے ہین بیت کہ نہ از کس بتو نہ از تو بکس ہا ہمہ از تو بتو بس ہمہ تو و بس ؏ الا کل شیء ما خلا اللہ باطل اور سب نعمتین لا محالہ علاقہ منقطع عوائق مرتفع رسوم باطل ہین اسباب مضمحل حدود پراگندہ خلائق فانی اور حق تعالی یکتا خود بخود باقی ہے شرح عوارف مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے یہ نہ فرمایا کہ یہلک تاکہ معلوم ہو جاے کہ سب چیزون کے وجود آج ہی اوسکے وجود مین فنا ہین اور مشاہدہ اس حال کا محجوبون کے واسطے کل قیامت پر حوالہ ہے یرونہ بعیدا ونراہ قریبا مصرع با وجود تو ز من آواز نیاید کہ منم

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ عنکبوت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اونہتر ۶۹ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہین تاکہ بندے جان لین کہ کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت کرنے کی طرف راہ نہین ہے اور کسی کامل کی عقل اوسکی کنہ معرفت سے آگاہ نہین ہے مصرع خرد عاجز و فہم در وے گم است اس سورت کے حروف اول کے باب مین کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجید کی طرف فرماتا ہے کہ اللہ مین ہون میری طاعت کی طرف متوجہ ہو لطیف مین ہون اخلاص میری عبادت مین نہ چھوڑ مجید مین ہون

اورون کی بزرگی مسلم نہ رکھ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا کیا جان لیا لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائینگے أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا
اور جو کہین کہ ایمان لائے ہم یعنی یہ سمجھین کہ فقط آمنا کہنے کی بدولت اونسے ہاتھ روک لیا جائیگا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝
اور وہ آزمائے نہ جائینگے اوامر و نواہی کے ساتھ یا مبتلا ہونگے نفس اور مال مین یا اونکا امتحان نہ کیا جائیگا ہجرت اور جہاد کے سبب
اور اوسکے مثل امور سے یعنی ایمان لانے کے ساتھ یہ امور بھی اونپر پیش آئینگے اور فقط آمنا کہنے سے وہ لوگ چھوڑ نہ دیے جائینگے اور یہ آیت
مسلمانون کی ایک جماعت کی شان مین ہے جو مکۂ معظمہ مین تھی اور اونھین اپنے وطن اور مسکن سے ہجرت دشوار معلوم ہوتی تھی اور
مہاجر لوگ مدینۂ منورہ سے اونکے پاس پیغام بھیجتے تھے کہ تم لوگ جب تک کافرون کے جوار مین ہوگے تمہارا اسلام پورا نہین ہے تو بعضے اونمین
ہجرت کی نیت کر کے نکلے اور مشرکون نے اونکا پیچھا کیا اور اونھین راہ سے پھیر لیگئے تو حق تعالی نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ یہ نقص و رنج نا
چاہیے کہ یہ کتنا آلش بلادعوی ولا صحیح ہو بیت ناشقتان اندر دل بسیار بلا یکشیدہ جو بار و قصۂ اغیار بلا یکشیدہ اور
بہت صحیح یہ بات ہے کہ مہجع نام حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا غلام جنگ بدر مین عامر حضرمی کے تیر سے شہید ہوا اور جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی زبان مبارک پر یہ لفظ آیا کہ یہ شہیدون کا سردار ہے اور سب سے آگے بہشت مین جائیگا مہجع کے مان باپ مہجع کی وفات کے سبب بڑی جزع فزع کرتے
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ فقط لفظ ایمان سے بے ابتلا اور امتحان کے کام نہین چلتا وَلَقَدْ فَتَنَّا اور بیشک امتحان کیا اونکو جنہون
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون لوگون کو جو ان ایمان والون سے قبل تھے یعنی بہت سے امتحان اونپر واقع تھی اور ہر ایک
دعوے کو بلا سے آزمایا ہے فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ تو ظاہر کرتا ہے اللہ الَّذِينَ صَدَقُوا اون لوگون کو جو سچے ہین دعوی ایمان
مین وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝ اور ظاہر کر دیتا ہے جھوٹون کو جو دین مین جھوٹا دعوی کرتے ہین یا دکھا دیتا ہے اون دونون گروہ کا
حال خلق کو یا جزا دیتا ہے اوس چیز کی جو جانتا ہے اونکا سچ اور جھوٹ نظم در محبت ہر کرا دعوی کنند بصد ہزاران امتحان ہر دو مند
گر بود صادق کشد بار جفا ور بود کاذب گریزد از بلا أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ بلکہ گمان کرتے ہین وہ لوگ جو يَعْمَلُونَ
السَّيِّئَاتِ کرتے ہین برائیان جیسے کفر اور گناہ أَنْ يَسْبِقُونَا یہ کہ پیشی کرینگے ہمپر اور ہمکو عاجز کر دینگے اونکو گناہون کی جزا دینے
سے سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ برا حکم ہے وہ جو کرتے ہین فتوحات مین لکھا ہے کہ گمان کرتے ہین گناہگار کہ اپنے گناہون کے
سبب سے میری مغفرت اور شمول رحمت سے سبقت لیجائینگے یہ حکم ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ میری رحمت سبقت لیگئی ہے اونکے گناہون پر
جو موجب غضب ہوتے ہین بیت گر گناہ تو از عدد بیش است سبقت رحمتی ازان بیش است مَنْ كَانَ يَرْجُو جو کوئی ہو کہ
امید رکھے لِقَاءَ اللَّهِ لقاء الٰہی کی بہشت مین یا ثواب پانے کی اور بعضون نے کہا ہے کہ جو کوئی ڈرتا ہے روز قیامت سے اور اس بات سے کہ مین خدا کے
سامنے حاضر کیا جاونگا اوسے کہدو کہ آمادہ رہے فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ پس بیشک جو مدت کہ خدا نے مقرر کر دی ہے آخرت مین لقاء کے
الٰہی کی وہ لَآتٍ البتہ آنے والی ہے وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ اور وہی سننے والا بندون کی بات جاننے والا اونکے دلون کے
ارادے اور خیالات وَمَنْ جَاهَدَ اور جو کوئی جہاد کرے کفار یا اپنے نفس امارہ کے ساتھ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ جہاد
کریگا لِنَفْسِهِ اپنے واسطے اسواسطے کہ اوسکا ثواب اوسی کو ملیگا إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ لَغَنِيٌّ البتہ بے پروا ہے عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

اہل عالم کی طاعتوں اور مجاہدوں سے اور بندوں کو عبادت کی تکلیف اور سختی کے احوال کی درستی کے واسطے دیتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اونھوں نے کام اچھے لَنُکَفِّرَنَّ البتہ مٹا دینگے ہم عَنْهُمْ دور اونسے
سَیِّاٰتِهِمْ اونکی برائیاں وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اور البتہ جزا دینگے ہم اونھیں اَحْسَنَ الَّذِیْ بہت خوب کام کی جو کہ کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ○ تھے کرتے یعنی توحید کی جزا کہ اونکے سب عملوں میں یہی بہتر ہے اور باقی کام جو کہ فضیلت میں اوسکے برابر نہیں
اونکی جزا اونکے موافق ہم دینگے اونکے عمل سے بہتر اور زیادہ ایک کے بدلے دس یا اس سے بھی زیادہ سات سو تک اسواسطے کہ وہ محتاج ہیں
اور ہم بے نیاز ہیں مصرع ہم باشد کہ غنی چیزے دہد محتاج را۔ لکہا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دولت اسلام سے
سرفراز ہوئے تو اونکی ماں جسکا نام حمنہ بنت ابوسفیان ہے قسم کھائی کہ ہرگز دھوپ سے چھاؤں میں نہ جاونگی اور جس چیز سے میری زندگی کو مدد
پہونچتی ہو وہ نہ کھاونگی جب تک تو دین محمدی سے جو تونے اختیار کیا ہے بیزار نہ ہو جاے حضرت سعد نے یہ حال جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی خدمت میں عرض کیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اوسکے ماں
باپ کے ساتھ حُسْنًا ط نیکی کا یعنی ایسے کام کا جو محض نیکی ہو وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کریں ماں باپ اور لڑائی جھگڑا
کریں تیرے ساتھ لِتُشْرِكَ بِیْ تا کہ شریک ٹھہراے تو میرے ساتھ مَا لَیْسَ اوس چیز کو کہ نہیں ہے لَكَ بِهٖ تجھے اوسکی خدائی کا
عِلْمٌ کچھ علم نفی الوہیت کو نفی علم الوہیت کے ساتھ حق تعالی نے تعبیر فرمایا یعنی ماں باپ اگر تجھے حکم کریں اس بات کا کہ اوس چیز کو شریک
ٹھہرا جسکی خدائی تو نہ جانتا ہو اور واقع میں خدائی میرے سوا کسی کے واسطے ثابت ہی نہیں پس اگر ماں باپ شرک کرنے کو کہیں فَلَا تُطِعْهُمَا
تو نہ اطاعت کر اونکی اسواسطے کہ خالق کے گناہ میں مخلوق کی فرمانبرداری درست نہیں ہے اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ میری جزا کی طرف ہے پھرنا
تمہارا مومن ہو یا مشرک فرزند یار ہو یا عاق فَاُنَبِّئُكُمْ تو آگاہ کرونگا میں تمکو جزا دینے کے وقت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اوس
چیز سے کہ ہو تم کرتے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے کفر کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھوں نے کام اچھے
لَنُدْخِلَنَّهُمْ ضرور ضرور داخل کرینگے ہم اونھیں فِی الصّٰلِحِیْنَ ○ گروہ میں نیکوں کے یا لائینگے ہم اونھیں اونکے داخل ہونے کی
جگہ میں کہ وہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنْ یَّقُوْلُ کوئی ہے کہ کہتا ہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم خدا کا
اور وہ منافق ہیں یا ضعیف الایمان لوگ کہتے تھے کہ ایمان رکھتے ہیں ہم فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ پھر جب ایذا دیا جاتا ہے وہ راہ خدا میں اپنے
دین کے سبب سے یعنی جب کافر اوسپر سختی کرتے ہیں تو جَعَلَ کرتا ہے یعنی گنتا ہے اور شمار کرتا ہے فِتْنَةَ النَّاسِ رنج اور سختی کو لوگوں کی
كَعَذَابِ اللّٰهِ ط مانند عذاب الٰہی کے یعنی خلق کی تکلیف اور ایذا رسانی کے سبب سے ایمان چھوڑ دیتے ہیں جسطرح عذاب الٰہی کے
خوف سے کفر ترک کر دینا چاہیے وَلَئِنْ جَآءَ اور اگر آئے نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ مدد تیرے رب کے پاس سے یعنی فتح اور غنیمت تو لَیَقُوْلُنَّ
ضرور کہیں گے اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ط بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں دین اور ملت میں تو ہمیں بھی مال غنیمت میں شریک کرلو اَوَلَیْسَ اللّٰهُ کیا
نہیں ہے اللہ بِاَعْلَمَ زیادہ جاننے والا سب جاننے والوں سے بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ○ وہ چیز جو آدمیوں کے دلوں میں ہے
اخلاص کی صفائی یا نفاق کا میل وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور البتہ جانتا ہے خدا اون لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں

دل ہے وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ○ اور البتہ جانتا ہے منافقون کو جو نہین ایمان لائے ہین اور اونکو دنیا مین تہمر کریگا رنج مین
مبتلا کرکے اور بلا مین ڈالکر اونکا امتحان لیکے اسواسطے کہ بلا اور مصیبت مین مردون کا جوہر پہچانا جاتا ہے جسطرح آگ مین سونے
چاندی کا کھرا کھوٹا پن کھلجاتا ہے نظم بشکل و ہیأت انسان زرہ مروز نہار ۞ توان بعبر و تحمل شناخت جوہر مرد ۞ اگر نہ پاک بود از بلا
نخواہد جست ۞ وگر در اصل بود پاک سرخ خواہد کرد ۞ اسباب مین ہے کہ ابو سفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر اور حضرت خباب رضی اللہ
عنہما کو کہا کہ نئے دین سے منھ موڑو اور اپنے باپ دادا کا قدیم طریقہ چھوڑو اور اگر باپ دادا کے دین پر ثابت قدم رہنے مین کچھ گناہ ہو تو اوسکا
بار ہم اوٹھا لینگے اور تمکو اوس بار مین نہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو ایمان
نہ لائے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان لائے کہ اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا پیروی کرو ہماری راہ کی یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ پر رہو وَلْنَحْمِلْ اور چاہیے کہ اوٹھالین ہم خَطٰيٰكُمْ گناہ تمہارے امر بدل خبر ہے یعنی اگر ہماری متابعت کرو تو
ہم تمہارے گناہ اوٹھالین وَمَا هُمْ اور حال یہ ہے کہ نہین ہین کافر بِحٰمِلِيْنَ اوٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مومنون کے
گناہون مین مِنْ شَيْءٍ کچھ بھی اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ تحقیق کہ وہ البتہ جھوٹے ہین اپنی اس بات مین جو کہتے ہین کہ ایمان والون
گناہون کا بوجھ ہم اوٹھالینگے اور وہ اوسدن اوٹھانے پر قادر نہونگے نہ تھوڑے کے نہ بہت کے اپنے گناہون کے بار کی جہت سے
اور اونکے گناہون کے بوجھ کے باعث سے بھی کہ اونہین کافرون کے سبب سے وہ گمراہ ہوے اور اون کافرون کی متابعت کی جیسا
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ اور ضرور اوٹھاوینگے قیامت مین بھاری بوجھ اپنے گناہون کے وَاَثْقَالًا
اور بھاری بوجھ اورون کے مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اپنے بھاری بوجھون کے ساتھ یعنی جن لوگون کو ان کافرون نے گمراہ کیا ہے
اونکے وبال کے بوجھ کو اون کافرون کے گناہون کے بوجھ پر اضافہ کرینگے بغیر اس بات کے کہ گمراہون کے گناہ مین سے کچھ کم ہو وَ
لَيُسْئَلُنَّ اور پوچھے جاوینگے تابع اور متبوع لوگ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ اوس (ع ۱۳)
چیز سے کہ ہین افترا کرتے باطل باتین اور حیلے جسکے سبب سے خلق گمراہ ہوتی ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک بھیجا ہمنے نُوْحًا اِلٰى
قَوْمِهٖ نوح کو اونکی قوم کی طرف فَلَبِثَ تو ٹھہرا فِيْهِمْ اونکے درمیان قوم کے لوگون کو راہ حق کی طرف بلانے کے واسطے
اَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مگر پچاس سال کم مشہور یہ روایت ہے کہ نوح علیہ السلام چالیس
برس کے سن مین مبعوث ہوے اور نوسو پچاس برس خلق کو خدا کی طرف پکارا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے اختلاف مین حضرت
وہب سے منقول ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو برس کی ہوئی صاحب عین المعانی نے لکھا ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوے
اور نوسو پچاس برس دعوت کی اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے قبض روح کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے
پوچھا کہ ای سب پیغمبرون مین بڑی عمر والے آپنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے دو درون کا ایک گھر کہ ایک سے آئین دوسرے سے نکل جاوین
رباعی گر عمر تو عمر نوح و لقمان باشد ۞ آخر سپری چنانکہ فرمان باشد ۞ در بودن دنیا و برون رفتن ازو ۞ یک روز و ہزار سال یکسان باشد
حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ حق تعالیٰ نے اس جہت سے بیان فرمایا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل مبارک کو تسکین ہو

اور قوم کی ایذا اور ظلم اوٹھانے پر آپ کو آگاہی ہو جائے اور طوفان نوح کا حال سنکر تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہو جائے یعنی نوح
علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم کی ایذا سہی اور دعوت اسلام کرتے رہے اور کوئی ایمان نہ لایا فَاَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ
پھر پکڑ لیا اونکی قوم کو عذاب طوفان نے وَهُمْ ظٰلِمُونَ ○ اور وہ ظالم تھے کفر کے سبب سے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے
نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبَ السَّفِينَةِ اور یاران کشتی کو اور جو کوئی اونکے ساتھ تھا ایمان والے آدمی اور اقسام جانور وَ
جَعَلْنٰهَآ اور کردیا ہمنے کشتی کو یا حضرت نوح کے واقعہ کو اٰيَةً دلالت او نشانی یا عبرت لِّلْعٰلَمِينَ ○ اہل عالم کے واسطے کہ اوس سے
دلیل پکڑین یا نصیحت پائین وَاِبْرٰهِيمَ اور یاد کر ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے لِقَوْمِهِ اپنی
قوم کے لوگون کو کہ بابل کے رہنے والے تھے اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو اللہ کی وَاتَّقُوهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ
یہ عبادت اور ڈر خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اوس دین اور آئین سے جو تم رکھتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○
اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے نفع کو ضرر سے اِنَّمَا تَعْبُدُونَ سوا اسکے نہین کہ پوجتے ہو مِنْ دُونِ اللّٰهِ خدا کے سوا اون
بتون کو وَتَخْلُقُونَ اور پیدا کرتے ہو اِفْكًا جھوٹ او اوسکا نام خدا رکھتے ہو یعنی جھوٹا خدا اپنے دل سے پیدا کرتے ہو اِنَّ
الَّذِينَ تَعْبُدُونَ تحقیق جنکو پوجتے ہو مِنْ دُونِ اللّٰهِ خدا کے سوا وہ لَا يَمْلِكُونَ نہین سکت اور قدرت
رکھتے کہ دین لَكُمْ رِزْقًا تمکو روزی فَابْتَغُوا تو ڈھونڈھو عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ خدا کے پاس سے روزی کہ وہ رزق
کھانے والون کو رزق پہونچانے کی قدرت رکھتا ہی وَاعْبُدُوهُ اور عبادت کرو اوسکی اوسے ایکجان کر وَاشْكُرُوا اور شکر کرو
لَهٗ اوسکا اسواسطے کہ شکر سے نعمت بحال باقی رہتی ہی اور آیندہ نعمت بڑھتی ہی اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ اوسکی طرف پھر
جاؤگے یہانتک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا قول تھا اب حق تعالی کفار قریش کو تہدید فرماتا ہی اور دھمکی سناتا ہی کہ وَاِنْ
تُكَذِّبُوا اور اگر تکذیب کرو ای مکہ والو میرے پیغمبر کی فَقَدْ كَذَّبَ تو بیشک تکذیب کر چکی ہین اپنے پیغمبرون کی اُمَمٌ امتین
مِّنْ قَبْلِكُمْ تمسے قبل جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح علیہم السلام اور اونکی تکذیب سے پیغمبرون کو کچھ ضرر نہین پہونچا بلکہ اونکی
مضرت اونھی امتون کو پہونچی یہی حال ہوئی کہ وہ لوگ دنیا اور آخرت مین مستحق عذاب ہوے تو ای کفار قریش تمہاری تکذیب سے میرے حبیب کا کیا
نقصان وَمَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ○ اور نہین ہی میرے رسول پر مگر پیغام پہونچا دینا کھلا ہوا اور اونھون نے
پیغام پہونچا کر خوف اور امید دلا کر تمکو راہ حق کی طرف بلایا اور عذاب آخرت سے تمکو ڈرایا اور تم حشر و نشر کے منکر ہوے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہین دیکھا اونھون نے اور بعضے لَمْ تَرَوْا جمع حاضر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا نہین دیکھا تمنے ای حشر و نشر کے منکرو کہ كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ
الْخَلْقَ کیونکر ظاہر کرتا ہی اللہ مخلوق کو اور نیست سے ہست کرتا ہی ثُمَّ يُعِيدُهٗ پھر اونھین موت کے بعد پھیریگا زندگی کی طرف اِنَّ
ذٰلِكَ تحقیق کہ پہلے پہل پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ فرمانا عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ○ خدا پر آسان ہی قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سِيرُوا سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوا كَيْفَ پھر دیکھو کیونکر بَدَاَ الْخَلْقَ پیدا کیا ہی خدا نے خلق کو مختلف شکلون
و صورتون مختلف حالون پر ثُمَّ اللّٰهُ پھر اللہ تعالی يُنْشِئُ ظاہر کریگا النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ دوسرا پیدا کرنا خلاصہ کلام یہ ہی

دیکھا اور جان لیا کہ ابتدا مین سبکا خالق اللہ ہی ہو تو پھر دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل اور حجت لازم ہو جائیگی اور خواہی نخواہی جان لوگے کہ جو
ابتدا مین خلائق کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہو کہ وہ دوبارہ پیدا کرنے والا بھی ہو اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
ہر چیز پر چاہے ابتدا اگر پیدا کرتا ہو یا دوبارہ قَدِیۡرٌ ۝ قادر ہے اس جہت سے کہ قدرت اوسکی صفت ذاتی ہی اور اوسکی ذات سب ممکنات کے
ساتھ نسبت کرنے مین یکسان ہی جب وہ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہی تو یقینی دوبارہ پیدا کرنے سے بھی عاجز نہوگا یُعَذِّبُ عذاب
کرتا ہی مَنۡ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی عذاب کرنا وَیَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ج اور رحم کرتا ہی جسپر چاہتا ہی رحم کرنا وَاِلَیۡہِ تُقۡلَبُوۡنَ
اور اوسی کے حکم کی طرف پھیرے جاؤگے روز جزا مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کرتا ہی چھوڑ دینے اور کفران کے ساتھ اور رحم
کرتا ہی توفیق ایمان و یکرگشتۃ الاسرار مین ہی کہ عذاب اوسکا عدل کی راہ سے ہی اور رحمت اوسکی فضل کی رو سے جسکے ساتھ
چاہتا ہی عدل کرتا ہی اور سامنے سے ہنکا دیتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فضل کرتا ہی اور مہربانی کے ساتھ بلاتا ہی نظم اگر رانی ز راہ عدل
رانی ؛ وگر خوانی ز روے فضل خوانی ؛ مرا باراندن و خواندن چہ کارست ؛ اگر خوانی وگر رانی تو دانی ؛ اور تاویلات مین ہی
کہ عذاب بدخوئی کے سبب سے اور رحمت حسن خلق کے باعث سے اور بعضون کے نزدیک عذاب دنیا کی طرف میل اور رغبت کرنے سے اور رحمت
دنیا کو ترک اور نفرت کرنے سے یا عذاب و رحمت حرص و قناعت کے باعث یا عذاب بدعت کی وجہ سے اور رحمت ملازمت سنت کے
سبب سے یا عذاب پریشانی خاطر اور رحمت جمعیت دل کے ساتھ ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ عذاب یہ ہی کہ بندہ کو اوسی پر
چھوڑدے اور رحمت یہ ہی کہ خود بندہ کے کامون کا کفیل ہو جاوے مصرع تا تو باشی یار با رونق نگیرد کار ما ؛ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ اور نہین ہو تم
اے لوگو بِمُعۡجِزِیۡنَ عاجز کرنے والے اپنے رب کو اپنے عذاب سے فِی الۡاَرۡضِ زمین مین اگر جا ہو اوسکے حکم سے بھاگو اور زمین مین
چھپ رہو تو نہین چھپ سکتے ہو وَلَا فِی السَّمَآءِ ز اور نہ آسمان مین یعنی اگر آسمان مین ہو تو بھی تم عاجز کرنے والے نہین ہو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو خلق آسمان مین ہی وہ بھی خدا کو عاجز کرنے پر قادر نہین ہی وَمَا لَکُمۡ اور نہین ہی تمھارے واسطے
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ خدا کے سوا مِنۡ وَّلِیٍّ کوئی یار جو تمکو عذاب الٰہی سے بچاوے وَّلَا نَصِیۡرٍ ع اور نہ کوئی مددگار جو عذاب
تم پر سے اوٹھاوے وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اور جو لوگ کافر ہوے خدا کی آیتون کے ساتھ یعنی اوسکی کتابون کا ایمان
نہ لائے یا اوسکی حکمت اور وحدانیت کی دلیلین نہ مانین وَ اور ایمان نہ لائے لِقَآئِہٖۤ اوسکی ملاقات اور دیدار کا یعنی آخرت اور حشر
و نشر کے منکر ہوے اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا وہ لوگ نا امید ہوے مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ میری رحمت سے دنیا مین یا نا امید ہونگے قیامت مین
اور یئسوا صیغہ ماضی تحقق وقوع کی جہت سے ہی گویا وہ مایوس ہو چکے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ لَہُمۡ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ
اَلِیۡمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ عذاب مین رہینگے اپنے کفر کے سبب سے اسکے بعد جلّ مقدس حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام
کے قصہ کے ساتھ بیان فرماتا ہی کہ فَمَا کَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ جواب قوم ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جب وہ اپنی
قوم کو بت پرستی سے منع فرما چکے اور بت توڑ دیے اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا مگر یہ کہ بولے قوم کے بعض لوگ بعضون سے کہ اقۡتُلُوۡہُ قتل کرو
اونکو اَوۡ حَرِّقُوۡہُ یا جلادو اونسے اور جلانے پر متفق ہو کر اونھین آگ مین ڈالدیا فَاَنۡجٰىہُ اللّٰہُ تو بچادیا ابراہیم کو اللہ تعالیٰ

مِنَ النَّارِ آگ کے ضرر سے اور آگ اوپر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی کردی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس نجات دینے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین اوسکی قدرت کی کہ آگ کو بجھایا اپنے خلیل کو سلامت بچایا اونکی تفریح کے واسطے قدرت سے اوسمین پھولا ہوا لگایا اور قدرت کی نشانیان کتنے واسطے ہین لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لاتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ سنکر اوسمین غور و فکر کرتے ہین اور فائدہ اوٹھاتے ہین وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ سوا اسکے نہین کہ ٹھہرالیا ہی تمنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا اللہ تعالیٰ کے اَوْثَانًا بتون کو خدا مَّوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ اپنے درمیان دوستی ہونے کے سبب سے یعنی تاکہ تم اور بت پرست باہم ملجاؤ اور بتون کی پرستش پر اجتماع کرلو فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین یعنی جب تک دنیا رہیوہ دوستی باقی ہی ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پھر قیامت کے دن یَکْفُرُ کافر ہوجائینگے اور بیزاری بتلائینگے اور منکر ہوجائینگے بَعْضُکُمْ بعضے تم مین جنکے لوگ تابع تھے بِبَعْضٍ بعض کے ساتھ کہ تابع ہین وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے یعنی پیروی کرنیوالے اور رذیل لوگ بَعْضًا بعض کو کہ آگے چلنے والے اور شریف لوگ ہین وَّمَاْوٰکُمُ النَّارُ اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہی وَمَا لَکُمْ اور نہین ہی تمہارے واسطے اوسدن مِّنْ نّٰصِرِیْنَ کوئی یار اور مددگارون مین سے جنکی مدد سے تم نجات پاؤ آتش دوزخ سے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس آگ سے نکلے فَاٰمَنَ تو ایمان لائے اور تصدیق کی لَہٗ لُوْطٌ اونکی لوط علیہ السلام نے کہ اونکے بھائی کے بیٹے تھے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط علیہما السلام سے اور حضرت سارہ سے کہ اونکی چچازاد بہن تھین اور اونکا ایمان لائی تھین کہ اِنِّیْ مُہَاجِرٌ بیشک مین ہجرت کرنے والا ہون اس قوم سے اِلٰی رَبِّیْ اوس جگہ جہان میرے رب کا حکم ہی اِنَّہٗ ہُوَ الْعَزِیْزُ بیشک وہ وہ تو غالب ہی مجھے دشمنون سے مغلوب نکریگا الْحَکِیْمُ جب جانتا ہی اور حکمت کے ساتھ ہر کام بناتا ہی پھر لوط اور سارہ نے ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ اتفاق کرکے پہاڑ سے جو کوفہ کے سامنے ہی نجران کو گئے او وہان سے ملک شام مین داخل ہوئے حضرت ابراہیم تو فلسطین مین ٹھہرے اور لوط علیہما السلام موتفکہ مین گئے کشاف مین لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام اوسوقت پچھتر برس کے تھے اور اسی سال حق تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو اونکے گھر پیدا کیا حضرت ہاجرہ سے کہ حضرت سارہ کی لونڈی تھین اور جب حضرت ابراہیم کا سن شریف ایکسو بارہ یا ایکسو بیس برس کا ہوا تو حق تعالیٰ نے حضرت سارہ سے بھی اونھین فرزند عطا کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَوَهَبْنَا لَهٗ اور عطا کیا ہمنے اونھین بوڑھاپے مین اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ایک فرزند اسحاق نام اور ایک پوتا یعقوب نام وَجَعَلْنَا اور رکھدی ہمنے فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ اوسکے فرزندون مین نبوت یعنی نبی ہی اور نبی اسماعیل ہین وَالْکِتٰبَ اور کتابین یعنی توریت انجیل زبور قرآن وَاٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اجر ہجرت کا فِی الدُّنْیَا اس جہان مین اسطرح کہ اونھین ہمنے فرزند عطا کیا بوڑھاپے مین بانجھ بوڑھیا سے یا ہمنے ذریت پاکیزہ عطا فرمائی اور پیغمبری اور کتابین اونھین مرحمت کین یا اونھین ہمنے مقبول خلق اور دل عزیز کردیا کہ سب ملتون والے اونکی طرف اپنی نسبت ٹھیک کرتے ہین اور ہمنے حکم کردیا اونپر درود پڑھنے کا آخر زمانہ تک اور زاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ دنیا مین اونکا اجر اونکی ضیافت باقی رہنا ہی یعنی جسطرح اونکی زندگی مین اونکے مہمانخانہ مین عوت کا دستارخوان بچھا رہتا تھا اب بھی ہی اور سب خاص و عام اوس دسترخوان سے بہرہ مند ہین وَاِنَّہٗ اور بیشک وہ

فِی الْاٰخِرَۃِ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ صالحون مین سے ہین وَلُوْطًا اور یاد کر لوط کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے
لِقَوْمِہٖٓ اپنی قوم کے لوگون سے کہ وہ سدوم کی بستی کے رہنے والے تھے کہ اِنَّکُمْ بیشک تم لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ ز
آتے ہو برے کام پر اور یکبرگی اِنَّکُمْ ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم برے کام پر آتے ہو یعنی کیا تم وہ کام کرتے ہو جو نہایت
برا ہے اور اوسکی برائی کے سبب سے مَا سَبَقَکُمْ نہیں سبقت لیگیا تم پر یعنی پہلے تم سے اوس برے کام مین مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنَ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ اہل عالم مین سے اسواسطے کہ اچھی طبیعتین اوس کام سے متنفر ہین اور پاکیزہ نفس اوس کام سے کراہت کرتے
ہین اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تم آتے ہو مردون پر بسبب شہوت کی راہ سے وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ اور راہ
ماری کرتے ہو راہ چلتون پر یعنی اونکا مال لیکر اونھین قتل کر ڈالتے ہو یا غریبون پر اس کام کے واسطے جبر کرتے ہو اور اس سبب سے
لوگون نے دریا کی راہ سے آمدو رفت اختیار کی ہے اور خشکی کی راہ بند ہوگئی ہے وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو تم فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ
اپنی مجلسون مین برے کام کے ساتھ یعنی ایسے کام کرتے ہو جو عاقلون اور عارفون کے نزدیک اچھے نہین ہین جیسے گالی دینا اور فحش کی
ہنسی کرنا اور سیٹی بجانا اور اونگلی سے ایک کا دوسرے کو کنکری مارنا اور راہ چلتون کو غلے مارنا اور شراب پینا تنبورہ وغیرہ مزامیر بجانا
اور مسافرون سے مسخراپن اور ایسی باتین فَمَا کَانَ تو نتھا جَوَابَ قَوْمِہٖٓ جواب لوط کی قوم کو لوط کی بات کا اِلَّآ اَنْ
قَالُوا مگر یہ کہ کہا اونھون نے ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰہِ لاؤ عذاب خدا کا ہمپر اِنْ کُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝
سچون مین سے اس بات مین کہ یہ کام برے ہین اور اسکے سبب سے تمپر عذاب نازل ہوگا یعنی ہم یہ کام نہ چھوڑینگے اے لوط اگر تم سچ کہتے ہو
کہ خدا ہے اور تم اوسکے پیغمبر ہو تو اوس سے کہو کہ عذاب ہمپر بھیجے جب لوط علیہ السلام اون کافرون سے ناامید ہوئے کہ یہ ایمان لائینگے
قَالَ کہا مناجات کی راہ سے کہ رَبِّ انْصُرْنِیْ اے رب مدد کر میری عذاب نازل کرکے عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ گروہ مفسدون کے
وَلَمَّا جَآءَتْ اور جب لے آئے رُسُلُنَآ رسول ہمارے یعنی فرشتے اِبْرٰہِیْمَ بِالْبُشْرٰی ۙ ابراہیم کی طرف فرزند کی
بشارت دینے تو قَالُوْٓا کہا فرشتون نے کہ اِنَّا مُہْلِکُوْٓا بیشک ہم ہلاک کرنے والے ہین اَہْلِ ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ ج اس سدوم
نام گانون کے رہنے والون کو اسواسطے کہ وہ آپ کے بھتیجے لوط علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ اَہْلَہَا بیشک اوس گانون والے
کَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ ج ہین ظالم کفر کے سبب سے اور انواع و اقسام کی برائیان کرکے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِیْہَا
لُوْطًا بیشک اوس گانون مین لوط ہے اور وہ تو ظالمون مین سے نہین ہے قَالُوْا بولے فرشتے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین
بِمَنْ فِیْہَا اوسے جو اوس گانون مین ہے مومن اور کافر اور ہم لوط علیہ السلام کے حال سے غافل نہین ہین لَنُنَجِّیَنَّہٗ ضرور
ضرور ہم نجات دینگے اوسے وَاَہْلَہٗٓ اور اوسکے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَہٗ مگر اونکی جورو کو کہ کَانَتْ ہووے مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝
باقی رہجانے والون مین سے عذاب مین یا گانون مین یعنی ہم کہدینگے کہ لوط علیہ السلام قوم مین سے نکل جائین اپنے لوگون سمیت
اور اونکے سب لوگ نکل جائینگے مگر اونکی جورو قوم کے لوگون مین رہیگی اور اونکے ساتھ ہلاک ہو جائیگی وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ
اور جب آئے رُسُلُنَا لُوْطًا بھیجے ہوئے ہمارے لوط کی طرف تو سِیْٓءَ بِہِمْ غمناک ہوئے لوط اونکے سبب

ع ۸

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور تنگ ہوے اونکے باعث ذرعا دل کی روسے یعنی تنگدل ہوے کہ مبادا اونکی قوم کے لوگون سے ان تازہ
واردون کو رنج پہونچے یا اس وجہ کہ قوم کے لوگ غریبون سے متعرض ہوتے تھے فرشتون نے رنج کے آثار حضرت لوط کے چہرہ پر دیکھ کر
اونھین تسلی دی وَقَالُوْا اور بولے فرشتے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر وَلَا تَحْزَنْ اور نہ رنج کر اِنَّا مُنَجُّوْكَ بیشک ہم بچانے
دینے والے ہین تجھے وَاَهْلَكَ اور تیرے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر تیری جورو کو کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝
ہوگی رہجانے والون اور ہلاک ہونے والون مین اِنَّا مُنْزِلُوْنَ بیشک ہم نازل کرنے والے ہین عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ ان گانون والون پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے یعنی پتھر کا مینہ بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے یہ
يَفْسُقُوْنَ ۝ فسق کرتے تو حکم الٰہی کے موافق لوط علیہ السلام نے اپنے لوگون سمیت نجات پائی اور موتفکہ کے کافر ہلاک
ہوے اور شہر خراب کیا اور اون کافرون کا حال اہل عالم کے واسطے محل عبرت ہو گیا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ تَّرَكْنَا
اور بیشک چھوڑ دیا ہم نے مِنْهَآ اوس گانون مین سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی کھلی ہوئی لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس قوم کے
واسطے جسکے لوگ سمجھتے ہین اور عبرت لیتے ہین اور وہ نشانی یا تو اونکے خراب مکانون کے آثار ہین یا پتھر کنکر وغیرہ کہ اوس مین ملین
پائے جاتے ہین یا سیاہ پانی کہ اب تک موجود ہے وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہم نے اہل مدین کی طرف اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے
بھائی شعیب کو فَقَالَ پھر کہا شعیب نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم کے لوگو عبادت کرو اللہ کی وَارْجُوا الْيَوْمَ
الْاٰخِرَ اور امید رکھو ثواب روز آخرت کی یعنی ایسے کام کرو جنکے سبب ثواب کی امید رکھو یا ڈرو روز قیامت سے وَلَا تَعْثَوْا
اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِي الْاَرْضِ زمین مدین مین کم ناپ تول کے مُفْسِدِيْنَ ۝ اوس حال مین کہ فساد کرنے والے ہو یا
فَكَذَّبُوْهُ تو تکذیب کی اون لوگون نے اور تباہی اور خرابی کرنے سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ تو پکڑا اونھین
سخت زلزلے نے یا جبرئیل علیہ السلام کی چیخ نے کہ اوسکے سبب سے دل پھٹ گئے فَاَصْبَحُوْا پھر صبح کی فِيْ دَارِهِمْ اپنے گھرون مین
جٰثِمِيْنَ ۝ اونکے بل پڑے ہوے اور مرے ہوے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا اور ہلاک کئے ثمود ڈالا ہم نے اونکے ساتھ اور یاد کر
قوم عاد اور ثمود کو وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اور بیشک ظاہر ہوئی ہو اونکی ہلاکت تمہارے واسطے مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ اونکے
مکانون سے جو حجاز اور یمن مین واقع ہین کہ وہان تمہارا گذر ہوتا ہے اور تم اونکے آثار دیکھتے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ اور آراستہ کر دیا
اونکے واسطے الشَّيْطٰنُ شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام کفر اور تکذیب فَصَدَّهُمْ تو باز رکھا اونھین عَنِ السَّبِيْلِ
راہ راست سے جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے ہین وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ اور تھے دیکھنے والے یعنی بدیدہ
بصیرت سے ملاحظہ اور نظر اور فکر کرسکتے تھے مگر اس طرف متوجہ اور مشغول نہوے یا اپنے گمان مین ہوشیار اور باریک بین
تھے مگر پیغمبرون کی باتون کو نامعقول جانا وَقَارُوْنَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارون کو وَفِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ اور فرعون کو اور اوسکے وزیر ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى اور تحقیق کہ آئے اونکے پاس
موسیٰ علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی نشانیون اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَاسْتَكْبَرُوْا پھر سرکشی کی اونھون نے

فِی الْاَرْضِ میں مصر میں اور بڑائی اختیار کی وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝ اور نہ تھے سبقت لیجانے والے حکم الٰہی پر
بلکہ حکم الٰہی اونمیں جاری ہوا فَكُلًّا تو ہر ایک کو انمیں سے جنکا ذکر کیا اَخَذْنَا پکڑ لیا اور عذاب کیا ہمنے بِذَنْۢبِهٖ اوسکے
گناہ کے سبب فَمِنْهُمْ تو انمیں سے مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوسپر حَاصِبًا ۚ آندھی کہ اوسمیں
سنگریزے تھے یعنی قوم لوط پر وَمِنْهُمْ اور انمیں سے مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ کوئی تھا کہ پکڑ لیا اوسے چیخ کے
عذاب نے یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کو وَمِنْهُمْ اور انمیں سے مَّنْ خَسَفْنَا کوئی تھا کہ دھنسا دیا ہمنے بِهِ الْاَرْضَ
اوسے زمین میں جیسے قارون کو وَمِنْهُمْ اور انمیں سے مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ کوئی تھا کہ ڈبو دیا ہمنے اوسے پانی میں جیسے قوم نوح اور
فرعون وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہیں کہ بے جرم اونپر عذاب کرے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اور لیکن تھے وہ کہ جہل و عناد کے سبب اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے کہ کفر و معصیت کرکے اپنے تئیں عذاب کا
سزاوار بناتے تھے باقی امر کہ حکم شرع اور عقل کی راہ باطل ہوئی [illegible]
یعنی مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مثل ان لوگوں کی جنہوں نے ٹھہرایا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اللہ کے اَوْلِيَآءَ
یعنی معبود كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ مانند مکڑی کے ہے کہ اپنے واسطے اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ بنایا اوسنے گھر یعنی جالا وَاِنَّ
اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ اور تحقیق گھروں میں بہت سست اور کمزور لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ البتہ گھر ہے مکڑی کا یعنی جالا مکڑی کا ہے
کہ نہ چھت ہوتی ہے نہ دیوار اور نہ گرمی سے بچاتا ہے نہ سردی سے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہوں کافر کہ کچھ بھی جانیں تو بیشک
ضرور جان لیں کہ یہ مثل انکے دین کے واسطے ہے جیسے مکڑی کا جالا بے اصل ہے اور کسی چیز کو نہیں بچاسکتا اسی طرح انکا دین بھی
بے اصل خوار اور بے مقدار ہے اور اوس سے کوئی بات نہیں نکلتی صاحب تحقیق نے فرمایا ہے کہ مکڑی جتنا اپنے اوپر جالا تنتی ہے
اپنی ذات کے واسطے قید خانہ بناتی ہے اور اپنے ہاتھ پاؤں پھنسائی ہے تو اوسکا گھر اوسکا قید خانہ ہے تو جو لوگ خدا برحق کے سوا
اور معبود ٹھہراتے ہیں یعنی ہوا پرستی اور محبت دنیا اور رسا [illegible] شیطان کی طرف میل کرتے ہیں وہ طوق زنجیریں بنا کر وبال میں
قید ہوکر خلاص ہونے کا منہ اور نجات کی راہ نہیں دیکھتے اور عاقبت کو دوزخ کے [illegible] اور دوری محرومی کے گڑھے میں پڑکر مبتلا
ہونگے اور بعضوں نے [illegible] نفسانی کو بے اعتباری اور بے ثباتی میں مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے بیت
ہوا گذر کہ بسی بے اعتبار افتادہ است ، این رشتہ واہم ہوا چو تار عنکبوت ، اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے
مَا يَدْعُوْنَ جو کچھ وہ پکارتے ہیں یعنی پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مِنْ شَيْءٍ ؕ کسی چیز میں سے جیسے بت فرشتے آدمی
اسے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے اپنی بادشاہی میں شریک نہیں رکھتا الْحَكِيْمُ ۝ حکمت کے ساتھ کام کرنے والا کسی
مصلحت سے مشرکوں پر عذاب نازل کرنے میں تاخیر کرتا ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ اور یہ مثلیں نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ لاتے ہیں
بیان کرتے ہیں لوگوں کے واسطے وَمَا يَعْقِلُهَآ اور نہیں دریافت کرتے اوسکا ثمرہ اور فائدہ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝
جاننے والے جو غور کرتے ہیں چیزوں کی حقیقتوں میں خَلَقَ اللّٰهُ پیدا کیا اللہ نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وقف لازم

آسمان اور زمین **بِالْحَقِّ** بسبب حق ظاہر کرنے کو باطل اور کھیل نہین **اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ** بیشک اسمین پیدا کرنے مین **لَاٰيَةً** البتہ نشانی ہی کھلی ہوئی یا اشال ہیئے مین ہجرت ہی **لِّلْمُؤْمِنِيْنَ** ایمان والون کے واسطے فقط

اُتْلُ پڑھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ** جو وحی بھیجی جاتی ہی تمھاری طرف **مِنَ الْكِتٰبِ** قرآن سے **وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ** اور قائم رکھو نماز **اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى** بیشک نماز باز رکھتی ہی **عَنِ الْفَحْشَآءِ** اون کامون سے جو عقل کے نزدیک برے ہوتے ہین **وَالْمُنْكَرِ** اور اوس کام سے جسکی ممانعت حکم شرع کی روسے ہی یعنی نماز گناہون سے باز رکھنے کا سبب ہوتی ہی اسواسطے کہ نماز کی مداومت دوام ذکر کا سبب ہی اور دوام ذکر کا نتیجہ کمال خوف آلہی ہی اور جسکے دل مین خوف ہو اوسمین ارادہ گناہ نہین ہوسکتا تو نماز کی خاصیت یہ ہی کہ بندہ کو گناہ سے باز رکھتی ہی لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا کبھی اوسکی جماعت نہ ترک ہوتی اور شرعا جتنی باتین منع ہین سب کرتا جب اوسکے حال کی حکایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تو آپنے فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى یعنی قریب ہی کہ نماز باز رکھیگی اون برائیون سے بس تھوڑے ہی زمانہ مین اوسنے توبہ کی توفیق پائی اور زاہد صحابہ مین سے ہو گیا وسیط مین اپنی اسناد کے ساتھ مالک رضی اللہ عنہم سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو نماز اون کامون سے باز نہین رکھتی جو شرعا اور عقلا ممنوع ہین تو اوسے درگاہ آلہی سے دوری ہی بڑھتی جاتی ہی صاحب تاویلات نے لکھا ہی کہ ہر ایک کو بدن دل نفس سر روح خفی سے ایک نماز باز رکھنے والی ہی بدن کی نماز گناہون اور کھیل کی باتون سے منع کرتی ہی اور دل کی نماز فکر اون کے لہو اور غفلت کی زیادتی اور دوسرے باز رکھتی ہی نفس کی نماز رذیل باتون اور علاقون اور برے اخلاق اور تیرگی پیدا کرنے والے گناہون سے منع کرتی ہی اور سر کی نماز غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے روکتی ہی اور روح کی نماز ملاحظہ اغیار کے ساتھ قرار پکڑنے کو منع کرتی ہی اور خفی کی نماز سالک کو شہود نسبت اور ظہور انانیت سے گذار دیتی ہی یعنی سالک پر ظاہر ہو جاتا ہی کہ حقیقت کی روسے سوا اللہ کے کچھ نہین ~~ بیت ~~ جز یکے نیست نقد این عالم ❊ بازبین بعالمش مفروش ❊ **وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ** اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی سب چیزون کے ذکر سے اسواسطے کہ اوسکا ذکر عبادت ہی اور غیر خدا کا ذکر عبادت نہین ہی اللہ کا ذکر بہت بڑھکر اس بات سے ہی کہ کوئی اوسکی قدر پہچانے یا بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ اور کا ذکر اوسکے ساتھ برابر کریں اور بعضون کے قول پر ذکر سے نماز مراد ہی تو معنی یہ ہین کہ نماز بہت بڑی عبادت ہی سب عبادتون سے یا اس سبب سے بہت بڑی ہی کہ نماز پڑھنے والے کو سبب عذاب سے باز رکھتی ہی یعنی شرعا اور عقلا جو بری باتین ہین اونسے روکتی ہی محققون نے کہا کہ یاد کرنا خدا کا بندہ کو بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ بندہ خدا کو یاد کرے اسواسطے کہ بندہ کا خدا کو یاد کرنا غرضون کے ساتھ ہوتا ہی اور بندہ کو خدا کا یاد فرمانا صاحت ہی بے غرض اور بے کدورت یا بندہ کا یاد کرنا خدا کو آب ہی اور جلد فنا ہو جائیگا اور خدا کا یاد کرنا بندہ کو باقی ہی کبھی زائل ہی نہوگا حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا کا بندہ کو یاد فرمانا اس سبب سے بہت بڑا امر ہی کہ جب وہ پہلے تجھے یاد کر لیتا ہی تو تو اوسے یاد کرتا ہی سلمی رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ ازل مین جو اوسنے یاد فرمایا

فرمایا بہت بہتر ہی اس سے کہ اب تم اوسکو یاد کرتے ہو نفحات مین حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ سے منقول ہی کہ خدا کا یاد کرنا بہت
بلند کر ہو نہ اسطرح کر تو اوسے یاد کرتا ہی بلکہ وہ تجھے یاد فرماتا ہی اس سبب سے اوسکا ذکر بہت بڑھ کر ہی تیرا یاد کرنا پیدا ہوا ہی کہاں تک ہیگا
بیت تو یاد کنی خدا را بادر خور خود * او یاد کند ترا ولے در خور خویش * وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تَصْنَعُوْنَ ۝
جو کچھ کرتے ہو تم نماز و روزہ وغیرہ اور تمھارے عمل کے موافق جزا ہوگی وَلَا تُجَادِلُوْٓا اور نہ جھگڑو اَهْلَ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے
یعنی اون اہل کتاب سے جو تمھارے عہد مین ہین یا جنھون نے جزیہ دینا قبول کیا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر اوس خصلت کے
ساتھ کہ وہ بہتر ہی یعنی وہ بدمزاجی کرین تو اوسکے مقابلہ مین تم اونکے ساتھ خوش خلقی کرو وہ غصہ کرین تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ جنھون نے ظلم کیا اونمین سے یعنی جنھون نے عہد توڑ ڈالا یا جزیہ روک لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ظالم کیا
ہین سے ظالم وہ ہین جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہین وَقُوْلُوْٓا اور کہو اونسے کہ کمال صدق کے ساتھ اٰمَنَّا ایمان لائے
ہم بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اوس چیز کا جو اوتاری گئی ہی اِلَيْنَا ہماری طرف یعنی قرآن وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور جو اوتاری گئی ہی
تمھاری طرف یعنی توریت اور انجیل اور زبور وَاِلٰهُنَا اور ہمارا خدا وَاِلٰهُكُمْ اور تمھارا خدا وَاحِدٌ ایک ہی وَّنَحْنُ لَهٗ
اور ہم اوسکے واسطے مُسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکائے ہوئے اور مخلص اوسی کے ہین اور تم اپنے عالمون اور فقیرون
رب ٹھیرا لیتے ہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے اوتارین اور انبیا علیہم السلام پر اپنی کتابین اوسی طرح اَنْزَلْنَآ اوتارا ہمنے
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تمھاری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کہ وہ ایک کتاب ہی اصول مین ہین اگلی کتابون کے موافق
فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ تو وہ لوگ جنھین ہمنے دیا اگلی کتابون کا علم جیسے ابن سلام اور اونکے یار لوگ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ وہ ایمان لاتے ہین قرآن کا یا وہ لوگ مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل آپ پر اور قرآن پر ایمان
لائے ہین جیسے قیس بن ساعدہ اور بحیرا و نسطور اور ورقہ اور اونکے مثل وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ اور اوس گروہ عرب سے مَنْ يُّؤْمِنُ
بِهٖ وہ کوئی ہی کہ ایمان لاتا ہی قرآن کا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور نہین منکر ہوتے ہماری کتاب کی
آیتون کے اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ مگر کافر لوگ یہود مین سے جیسے کعب بن اشرف اور عرب مین سے جو عناد رکھتے ہین جیسے
ابوجہل اور مثل اوسکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے قبل
مِنْ كِتٰبٍ کوئی کتاب نازل کی ہوئی کتابون مین سے وَّلَا تَخُطُّهٗ اور نہین لکھتے تم کتاب کو بِيَمِيْنِكَ اپنے داہنے
ہاتھ سے یہ تاکید ہی نفی کتابت مین یعنی اے ہمارے حبیب ہرگز تم نے پڑھا ہی نہ لکھا ہی اسواسطے کہ اگر تم لکھنے پڑھنے والے ہوتے تو
اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اوسوقت شک مین پڑتے تباہکار اور ٹیڑھی راہ چلنے والے یعنی مشرکان عرب کہتے کہ جب
محمد علی لکھتے پڑھتے ہین تو قرآن کو اگلی کتابون مین سے چھانٹکر پڑھ دیتے ہین اور لکھ دیتے ہین یا یہود شک مین پڑتے کہ ہمنے تو
کتابون مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخرزمان لکھتے پڑھتے نہونگے اور یہ شخص تو لکھتا پڑھتا ہی پس یہ نہین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سوا اور لوگون کے واسطے لکھنا پڑھنا بزرگی اور فضیلت کی بات ہی اور نہ لکھنا پڑھنا معجزہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور جب یہ معجزہ ظاہر ہوچکا اور آپ کے امی ہونے مین کچھ شک و شبہ نہ رہا تو حق تعالی نے اخیر عمر مین لکھنے پڑھنے
فضیلت بھی آپکو عطا فرمائی تاکہ یہ دوسرا معجزہ ہو ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف مین عون بن عبد اللہ کے طریق سے نقل کرتے ہین کہ مَا مَاتَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی کَتَبَ وَقَرَءَ یعنی نہین وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ لکھا آپنے اور پڑھا اور یہ صورت
قرآن کے منافی نہین ہے اسواسطے کہ جس کتاب مین آپکے نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کا ذکر ہے اوسکے معنی ہین یہ دلیل کی ہو کہ وحی نازل
ہونے کے قبل آپکی یہی شان تھی اور جو علما آپکو اول عمر سے آخر تک امی جانتے ہین اونکا مذہب صحت و صواب سے بہت قریب ہے نظم
بقلم گر نرسید انگشتش ☆ بود لوح و قلم اندر مشتش ☆ از سواد و خط اگر دیدہ ببست ☆ بگمانش نرسید ہیچ شکست ☆ بود او نور و خط از
ظلم ☆ نشود نور و ظلم جمع بہم ☆ بَلْ هُوَ بلکہ قرآن اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ آیتین ہین کھلی ہوئی فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ بیچ سینون
اون لوگون کے جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم یعنی اہل کتاب مین سے جو ایمان لائے یا صحابہ کرام کہ وہ اوسے یاد کر
لیتے تاکہ اوسمین کوئی تبدیل اور تحریف نہ کرسکے اور دل سے حفظ قرآن پڑھنا امت محمدی کا خاصہ ہے اسواسطے کہ اگلی اور آسمانی کتابین
اوراق مین لکھی دیکھکر پڑھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بَلْ هُوَ مین هُوَ کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہے یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور آپکے کام اور علم باوصف اسکے کہ آپ امی ہین کھلی ہوئی نشانیان ہین اون لوگون کے واسطے جو اگلی کتابون کے عالم ہین
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتون اور نشانیون سے واقف ہین وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور منکر نہین ہوتے ہماری آیتون سے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہین اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ مگر وہ لوگ جو ظلم مین کامل ہین کہ مناظرہ اور مکابرہ کرتے ہین باوجود
اسکے کہ معجزے کھلے ہوئے دیکھتے ہین وَقَالُوْا اور کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہین اوتارے جاتے عَلَیْهِ محمد پر
اٰیٰتٌ معجزے مِّنْ رَّبِّهٖ اونکے رب کے پاس سے یعنی ایسے معجزے جیسے کہ حضرت صالح کو اونٹنی اور حضرت موسی کو عصا اور حضرت عیسی
علیہ السلام کو مائدہ عطا ہوا تھا قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ آیتین اور معجزے عِنْدَ
اللّٰهِ اللہ کے پاس ہین جسوقت جسپر جو معجزہ چاہتا ہے اوتارتا ہے اور وہ میرے اختیار اور اقتدار مین نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ
اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنی ایسی زبان مین تمکو خوف دلاتا ہون کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ کیا کافی
نہین اونھین دلیل کھلی ہوئی اور معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا یہ کہ اوتارا ہمنے عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تیرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن
اور برابر یُتْلٰی عَلَیْهِمْ پڑھا جاتا ہے اونپر اونھی کی زبان مین اور وہ بڑے فصیح لوگ ہین بلاغت کے اسرار اور فصاحت کے اطوار ان
پوشیدہ نہین ہین اور تمنے اونھین اپنے سامنے بلایا اور سب سے چھوٹی سورت جو قرآن کی ہے اوسکے مثل عبارت اونسے چاہی اور
لشکر کھینچتے ہین اور جان و مال ہارے دیتے ہین اور اوسکے مثل عبارت بنانے مین نہین مشغول ہوتے اس سے زیادہ کھلا ہوا اور کونسا
معجزہ ہوگا اور کہان سے آئیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ کچھ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور
بعضے کلمات لکھے لائے مطلب یہ تھا کہ ہم ایسی چیز چاہتے ہین جس سے اپنے علم کو بڑھائین حضرت نے فرمایا کہ پچھلی قوم کی
گمراہی ہے کہ جو کچھ اونکا نبی اونپر لایا اوسے چھوڑکر رغبت کرتے ہین ایسی چیز کی طرف جو اونکے نبی کے سوا دوسرا لایا اور یہ آیت نازل

نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ یعنی کیا اونھین یہ قرآن کفایت نہین کرتا جو اونپر پڑھا جاتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس کتاب مین لَرَحْمَۃً
البتہ بڑی رحمت اور نعمت ہی اوس شخص کے واسطے جو قرآن کی متابعت کرے وَّذِکْرٰی اور نصیحت ہی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○
اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ کہو بس ہی خدا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ درمیان میرے اور تمھارے
شَہِیْدًا گواہ میری بات پر اسواسطے کہ معجزات عطا فرما کر میری تصدیق فرماتا ہی یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین تو میرا اور تمھارا احوال بھی اوسپر پوشیدہ نرہیگا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان
لائے بِالْبَاطِلِ ناحق پر جیسے یہودی اور نصرانی یا ایمان لائے ہین باطل معبودون کا وَکَفَرُوْا بِاللّٰہِ اور کافر ہوئے
خدا سے برحق کے ساتھ اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ ہو نقصان اوٹھانے والے ہین کہ اونھون نے کفر کو ایمان
کے ساتھ بدل یا وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ اور جلدی چاہتے ہین تجھسے اے ہمارے حبیب بِالْعَذَابِ عذاب جیسے نضر بن حارث
اور اوسکے مثل کافر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہ مدت ہوتی نام رکھی ہوئی اور معین ہر قوم کے عذاب کے واسطے لَجَآءَہُمُ
الْعَذَابُ تو البتہ آجاتا وہ عذاب جلدی عذاب مانگنے والون پر جسکا وعدہ ہی وَلَیَاْتِیَنَّہُمْ اور ضرور آجائیگا اونپر عذاب
بَغْتَۃً اچانک دنیا مین موت کے وقت یا آخرت مین وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانینگے عذاب آنا یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ
جلدی مانگتے ہین تجسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب وَاِنَّ جَہَنَّمَ اور حال یہ ہی کہ دوزخ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکٰفِرِیْنَ
پکڑے اور گھیرے ہوئے ہی کافرون کو یا جہنم مین جانے کے سبب گھیرے ہوئے ہین اونھین جیسے کفر اور عذاب یا اسم فاعل فعل مستقبل کے معنی
ہی یعنی گھیر لیگا اونھین عذاب یَوْمَ یَغْشٰہُمُ الْعَذَابُ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو کہ گھیر لیگا اونھین عذاب
مِنْ فَوْقِہِمْ اونکے سرون کے اوپر سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِہِمْ اور اونکے پیرون کے نیچے سے وَیَقُوْلُ اور فرمائیگا حق تعالی
یا فرشتہ کہیگا خدا کے حکم سے یا کوئی آدمی کہیگا دوزخیون سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ جزا اوس
چیز کی کہ تھے تم کرتے دنیا عمل کرنیکا گھر ہی اور عقبی جزا پانے کا گھر جو وہان تم بو آئے ہو یہان کاٹو بیت تو تجھے پشیمان
کہ چون بدروی ہا بہ محصول خود شاد و خرم شوی لکھا ہی کہ کچھ مسلمانون نے مکہ معظمہ مین قیام کیا خرچ راہ کم ہونے یا قوت مقصد اور
کی قلت یا وطن کی محبت یا بھائیون کی صحبت کے خیال سے ہجرت نہ کرتے تھے اور خوف و ہراس کے ساتھ پوشیدہ خدا کی عبادت
کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو مشرکون سے
الگ ہو جاؤ اور مومنون کا ساتھ ڈھونڈھو اگر مکہ مین میری عبادت علانیہ نہین کرسکتے ہو اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ
بیشک میری زمین کشادہ ہی تم خوف کی جگہ سے امن کے مقام پر ہجرت کر جاؤ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ○ پھر میری ہی
عبادت کرو خالص اور یہی کسی نے کہا ہی قطعہ سفر کن چو جائے بتو ناخوش بود کہ زین جائے رفتن بدان تنگ نیست
اگر تنگ گردد ترا جائگاہ بہ خداے جہان را جہان تنگ نیست اور اگر اہل و عیال کی محبت کے سبب اپنا شہر نہین چھوڑتے
تو ایک دن مفارقت ضرور ہونا ہی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ہر ایک نفس چکھنے والا ہی موت کا اور مرکر جسکے

اور ہر شخص سے چھوٹنا ہوگا ثُمَّ اِلَیْنَا پھر ہماری طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤ گے اور کہا ہے کہ یُرْجَعُوْنَ جمع غائب کا
صیغہ پڑھا ہے یعنی پھر ہماری طرف وہ پھیرے جائینگے جبکہ بات یہ ہے کہ مشرکوں کے شہر میں نہ رہنا چاہیے اور کعبہ ایمان یعنی آستان
حضرت پیغمبر آخرزمان کی طرف رخ کرنا چاہیے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے
انہوں نے کام اچھے یعنی فرض ادا کیے تو لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور اوتارینگے ہم انہیں مِّنَ الْجَنَّةِ بہشت سے غُرَفًا
اونچے اونچے مکان ہیں کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں اونکے نیچے سے نہریں خٰلِدِیْنَ ہمیشہ رہنے
والے ہیں وہ فِیْهَا اون مکان عالیشان میں نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ خوب اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کو جنہوں
الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وہ جنہوں نے صبر کیا مشرکوں کی اذیت پر اور وطنوں سے ہجرت پر وَعَلٰی رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر اوسکے
اور کسی پر نہیں یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ توکل کرتے ہیں اور اپنا کام اوسی کو سونپتے ہیں اگرچہ مسلمانوں نے یہ آیتیں سنیں اور مدینہ منورہ
کی طرف ہجرت کرنے کی عزیمت اور نیت کی تو دوسرا اندیشہ پیدا ہوا کہ جس شہر میں ہمارے واسطے اسباب معیشت مہیا نہیں ہیں وہاں
کیونکر جا سکتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ اور کتنے جنبش کرنے والے ہیں کہ کسی جہت سے لَا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا نہیں اوٹھاتے اپنی روزی یعنی اوسے اوٹھانے کی طاقت اور قوت نہیں رکھتے یا جمع نہیں کر رکھتے اور جمع کرنے والے
ہیں جاندار میں آدمی چوہا چیونٹی اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنگلی کوا بھی جمع کر رکھتا ہے اور بھول بھی جاتا ہے کشاف میں بعضے بزرگوں سے
منقول ہے کہ بلبل کو میں نے دیکھا کہ اپنی خوراک بازو کے نیچے چھپاتی تھی غرضکہ بہت جانور ایسے ہیں جو مثل طیور درندوں کیڑے مکوڑوں میں
اپنے کھانے کو جمع نہیں کر رکھتے اور اپنے اوپر اوسے نہیں رکھتے اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا اللہ تعالی ہی روزی دیتا ہے اونہیں وَاِیَّاكُمْ
اور تمہیں بھی تو غربت و مسافرت میں اسباب معیشت نہ ہونے کے سبب سے اندیشہ نہ کرو قطعہ فیض کرم ذوالجلال ما مشرب ارزاق
را آب زلال ۞ شاہ و گدا روزی او میخورند ۞ مور و ملخ قسمت وی برند ۞ وَهُوَ السَّمِیْعُ اور وہی سننے والا تمہاری بات جو تم کہتے
کہ ہم وہیں میں ہجرت کر کے ہم جائینگے تو روزی کہاں سے کھائینگے الْعَلِیْمُ ۝ جاننے والا کہ تمکو کہاں سے روزی دیگا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا سورج اور چاند تو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے چونکہ یہ بات سب کی عقلوں میں
جما ہوا ہے کہ انتہا سب ممکنات کی اوس ایک کی طرف واجب ہے جسکی ذات واجب الوجود ہے اور چونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ آسمان و زمین کا پیدا
کرنے والا بھی وہی ہے فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ پھر کہاں منہ پھیرے جاتے ہیں توحید سے یعنی راہ حق سے کیوں منہ پھیرتے ہیں اور راہ
باطل میں کیوں دوڑتے ہیں اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ پھیلاتا ہے اور کشادہ فرماتا ہے روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے
واسطے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے وَیَقْدِرُ لَهٗ اور تنگ کرتا ہے اوسی کیلئے واسطے کہ چاہتا ہے ضمیر
مذکور کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ تقسیم اوسپر دلالت کرتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جسکے واسطے روزی کشادہ کیجاتی ہے اور جسپر تنگ
کیجاتی ہے وہ ایک ہی ہے یعنی جس بندہ پر چاہتا ہے کبھی روزی کشادہ کر دیتا ہے اور کبھی تنگ کر دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یعنی اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ہر چیز جانتا ہے روزی کی تنگی اور فراخی اور بندون کی مصلحت اوس سے پوشیدہ نہین وَلَئِن سَأَلْتَهُم
اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ مَّن نَّزَّلَ کسنے بھیجا مِنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان سے مَاءً
پانی فَأَحْيَا پھر زندہ اور سرسبز کر دیا بِهِ الْأَرْضَ اوس پانی سے زمین کو مِن بَعْدِ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے
بعد لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے یعنی اس بات کا اونھین اقرار ہے کہ ممکنات کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور باوجود اسکے بعضے
مخلوقات اوسکی عبادت مین اوس کو شریک کرتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حمد و شکر خدا کے واسطے ہے کہ
اوسنے اس گمراہی سے محفوظ رکھا مجھے اور میری اتباع کرنے والون کو بَلْ أَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے اونکے یعنی اکثر کافر لَا يَعْقِلُونَ ۝
نہین سمجھتے اور وہی بات کہتے ہین خدا سے برحق کے خالق ہونے کا اقرار کرتے ہین اور مخلوق کو اوسکا شریک ٹھہراتے ہین وَمَا هَٰذِهِ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اور نہین ہے یہ زندگی دنیا کی إِلَّا لَهْوٌ مگر مشغولی اور بیکاری وَلَعِبٌ اور کھیل یعنی جھٹ پٹ گذر جاتی ہے
لڑکون کے کھیل کی مثل ہے کہ ایک جگہ جمع ہوتے ہین اور گھڑی بھر کھیل سے خوش ہوتے ہین اور پھر دم بھر مین تھک کر اور بیکار ہو کر متفرق
ہو جاتے ہین اور یہی مضمون کسی نے کیا خوب کہا ہے بیت بازیچہ ایست طفل فریب این متاع دہر بے عقل مردمان کہ بدین مبتلا شوند
وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ اور بیشک آخرت لَهِيَ الْحَيَوَانُ البتہ وہ حیات ابدی کی جگہ ہے یعنی وہان ہمیشہ زندگی ہوگی لَوْ
كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ اگر ہوتے لوگ کہ جانتے اور جان بوجھکر دنیائے فانی کو عالم باقی پر اختیار کرتے فَإِذَا رَكِبُوا جب
سوار ہوتے ہین کافر فِي الْفُلْكِ کشتی مین اور موج کے سبب مضطرب ہوتے ہین تو دَعَوُا اللَّهَ پکارتے ہین حق تعالیٰ کو
مُخْلِصِينَ اوس حال مین کہ خالص کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّينَ اپنے خدا کے واسطے اپنے دین کو یعنی ظاہر مین
مخلصون کی ایسی صورت بناتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت خدا ہی کو یاد کرتے ہین اور وہ خوف و اضطراب دفع کرنے کو اوسی کی پناہ
ڈھونڈھتے ہین فَلَمَّا نَجَّاهُمْ پھر جب نجات دیتا ہے اونھین خدا دریا سے اور وہ سلامت اوترتے ہین إِلَى الْبَرِّ بیابان
کی طرف تو إِذَا هُمْ اوسی وقت وہ يُشْرِكُونَ ۝ شریک کرتے ہین یعنی اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہین لِيَكْفُرُوا
تاکہ کافر اور ناشکرے ہو جائین بِمَا آتَيْنَاهُمْ اوس چیز کے ساتھ جو ہمنے دی ہے اونھین نجات کی نعمت وَلِيَتَمَتَّعُوا
اور تاکہ فائدہ اوٹھائین بت پرستی پر اکٹھا ہو کر یا اس جہان کی زندگی سے پھل کھائین فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ پھر قریب ہے کہ جانینگے
عذاب کے وقت اپنے کام کا انجام أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا مکے کے لوگون نے اور نہین جانا أَنَّا جَعَلْنَا یہ کہ کر دیا ہمنے اونکے شہر
حَرَمًا آمِنًا حرم امن والا یعنی وہان کے لوگ لوٹ مار سے بچے ہوئے ہین وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور حال یہ ہے کہ لیے جاتے ہین
لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ گرداگرد سے اونکے شہر کے یعنی لوگون کو قتل اور قید کرتے ہین مکہ معظمہ کے گرد اور کوئی اونکے حال سے متعرض
نہین ہوتا أَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر باطل پر یعنی بت پر یا شیطان پر يُؤْمِنُونَ ایمان لاتے ہین وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ اور نعمت الٰہی کے ساتھ
یعنی ایسی کھلی ہوئی نعمت کہ حرم مین مکان بنایا خوف سے امن ہو گیا اسکے ساتھ يَكْفُرُونَ ۝ کفران کرتے ہین اور ناشکر
ہوئے جاتے ہین اور اونکے کفران نعمت کی دلیل شرک ہے وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون شخص بڑا ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرَىٰ اوس

ع ۱۲

وقف لازم

جو افترا کرے عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور گمان کرے کہ خدا کا شریک ہے اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ یا تکذیب کرے قرآن کی یا رسول کی لَمَّا جَآءَهٗ جب آیا اوسکے پاس اَلَيْسَ کیا نہیں ہے یعنی ہے فِیْ جَهَنَّمَ دوزخ میں مَثْوًى جگہ ٹھہرنے کی لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ کافروں کے واسطے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اور جو لوگ کوشش کرتے ہیں فِيْنَا ہمارے کام میں یعنی ہمارا دین قائم رکھتے ہیں تو لَنَهْدِيَنَّهُمْ ضرور راہ دکھاتے ہیں ہم اونہیں سُبُلَنَا اپنی راہیں وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ تعالیٰ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والوں کے ساتھ ہے یعنی مجاہدوں کے ساتھ مدد اور فتح کرکے حق تعالیٰ نے یہاں مجاہدہ کا لفظ مطلق فرمایا تاکہ ظاہری اور باطنی دونوں جہادوں کو شامل ہے تو اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ جو لوگ جہاد کرتے ہیں میری راہ میں جو ہیں کہ دشمنوں کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دکھاتے ہیں ہم اونہیں وصلت لقا کو پہونچنے کی راہ سہل عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں اقامت سنت میں راہیں دکھاتے ہیں ہم اونہیں جنت کی امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہیں اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کرتے ہیں ہم اونکا باطن مشاہدات سے شیخ ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے معنی یوں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ جو کوشش کرتا ہے میرے واسطے تو میں اوسے دیتا ہوں اوسے اپنی طرف بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ اس آیت میں ارشاد ہوا ہے کہ جو کوئی کوشش کرتا ہے میری طلب میں تو میں اوسے اپنے پا جانے کی راہ بتاتا ہوں اَلَا مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ یعنی آگاہ ہو جسنے مجھے ڈھونڈھا پایا بعض کلمات زبور شریف کے ترجمہ میں کسی نے یہ شعر کہا ہے شعر

اَنَا الْمَعْبُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ۔ اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ۔ بیت اگر در جستجوے من شتابی ۔ مراد خود بزودی باز یابی

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورہ روم مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ساٹھ آیتیں ہیں

ع ۶

الٓمّٓ ۝ ابو الجوزا رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حروف مقطعہ آیتیں با نہیں ہیں ہر ایک سے اشارہ ہے اوس صفت کی طرف جسکے ساتھ خدا کی ثنا کرتے ہیں جیسا کہ الٓمّٓ میں الف الوہیت سے کنایہ ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام جبرئیل کی جانب اور میم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی اللہ نے جبرئیل امین کے ذریعہ سے وحی بھیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ مغلوب ہوئے رومی اور فارسی ونپر غالب آئے فِیْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ اوس زمین میں جو بہت نزدیک ہے عرب سے زمین روم کی نسبت اور وہ شہر اردن اور فلسطین تھا یا کشکر یا اذرعات اور بصری کا درمیان اور وہ غلبہ اسطرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہر یار اور فرخان کو اوسکے دو امیر تھے انکو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملک روم میں اونہوں نے کچھ فتح کر لیا اور روم کے لوگ شکست کھا گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے نویں برس خبر مکہ میں پہونچی تو کافر خوش ہوئے اور مسلمانوں سے بدخواہی کے طور پر بولے کہ تم اور نصاریٰ دونوں اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونوں امّی ہیں تو روم پر فارس کے غلبہ سے ہم یہ فال نکالتے ہیں کہ ہم بھی تم پر غالب ہونگے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور بیان کردیا کہ وَهُمْ اور رومی مِّنْۢ بَعْدِ

غَلَبِهِمْ اپنے مغلوب ہونے کے بعد سَيَغْلِبُونَ ۝ جلد غالب ہونگے فِي بِضْعِ سِنِينَ ۝ تھوڑے برسون مین کہ تین اور نو برس کے
درمیان ہے کہتے ہین ایسا امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون سے کہا کہ تمہاری آنکھین
روشن نہون قسم ہے خدا کی کہ روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے چند سال مین ابی بن خلف بولا کہ ایسا نہین ہے ہم تمہارے ساتھ شرط
کرتے ہین ایس تین برس کی مدت مقرر کرکے دس دس اونٹ جوان شرط لگائے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال عرض کیا ایس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بضع تین اور نو کے درمیان ہے تم جاؤ مال اور مدت بڑھاؤ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نو برس تک کی مدت مقرر کرکے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت لی جنگ بدر کے دن جب
مسلمان کفار قریش پر غالب ہوئے تو فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی بھی خبر پہونچی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خبر جنگ حدیبیہ کے
دن تحقیق ہوئی پہلے قول کے موافق حضرت صدیق نے سو اونٹ ابی بن خلف کے بیٹے سے لیا اور دوسرے قول پر اوسکے ضامن سے اسواسطے
کہ ابی جنگ احد مین قتل ہوگیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ بہتر ہے یعنی صدقہ دیدو غرضکہ آیت خبر دینا ہے ہونے والے
امور سے اور یہ اعجاز قرآن کے اقسام مین سے ہے لِلّٰهِ الْأَمْرُ اللہ ہی کے واسطے ہے حکم مِنْ قَبْلُ پہلے سے جب فارس کو روم پر غلبہ ہوا
تھا وَمِنْ بَعْدُ اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت اوسکا حکم جاری ہے اور سب کام اوسی کے قبضہ قدرت مین ہین
اور کشف الاسرار مین کہا ہے کہ قبل ازل ہے اور بعد ابد یعنی امر ازلی و ابدی اوسی کو ہے اسواسطے کہ وہ خداوند ازلی و ابدی ہے وَيَوْمَئِذٍ
اور جس دن رومی فارسیون پر غلبہ کرینگے تو يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ خوش ہونگے مومن بِنَصْرِ اللّٰهِ خدا کی مدد کے سبب کہ وہ اہل کتاب کو
مدد اور فتح دیگا اوس قوم پر جو کتاب نہین رکھتے اسواسطے کہ فارس کی فتح اولٹ جانا نیک فال ہے مسلمانون کے واسطے اور ایمان والون کی
وہی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہے اور کی ہوئی شرط کا لینا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یقین زیادہ ہوتا ہے تو ضرور ایمان والے خوش وخرم
ہونگے اور بعضون نے کہا ہے کہ مسلمانون کی خوشی کا باعث یہ ہے کہ رومیون اور فارسیون کی لڑائی مین بعضے دین کے دشمنون نے
بعض پر غلبہ کیا اور ایک جماعت کو نیست ونابود کر دیا اور اوسکی کیفیت اسطرح پر ہے کہ شہریار اور فرخان ملک روم کے بعضے شہرون پر
غالب ہوئے اور پرویز بعض اہل غرض کی غمازی اور چغلی کھانے سے دونون بھائیون سے ناراض ہوا اور اوسنے چاہا کہ ایک کو دوسرے
کے ہاتھ سے ہلاک کرے دونون بھائی اس حال کی حقیقت سے واقف ہوگئے اور قیصر روم کو یہ کیفیت لکھی اور نصارا ہوگئے اور لشکر
روم کے سپہ سالار ہوکر فارسیون کو مغلوب کیا اور اونکے بعضے شہر فتح کر لیے يَنْصُرُ مدد دیتا ہے حق تعالی مَنْ يَشَاءُ
جسے چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہے انتقام لیتا ہے ایک گروہ سے الرَّحِيمُ ۝ مہربان ہے غلبہ دیتا ہے ایک گروہ
دوسرے گروہ پر وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا خدا نے غلبہ روم کا یا مسلمانون کی خوشی کا وعدہ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ
نہین خلاف کرتا ہے اللہ اپنا وعدہ اسواسطے کہ جھوٹ اوسپر ممتنع ہے بلکہ وہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہے وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُونَ ۝ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی صحت اور سچائی يَعْلَمُونَ جانتے ہین ظَاهِرًا
ظاہر چیز مِنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جیتے زندگی دنیا مین سے دنیا کا مال متاع جاہ دولت یا معیشتون اور تجارتون کے اسباب

اور تفسیر میں کہا ہے کہ دنیا سے مراد مکان بنانا اور کھیتی کرنا نہروں کا جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لانا ہے کہ اکثر دنیا کے لوگ اوسکے
فوائد جانتے ہیں وَهُمْ اور وہ عَنِ الْاٰخِرَةِ امور آخرت سے کہ غایت مقصود وہی ہے هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وہ تو غافل اور
بے خبر ہیں ضمیر کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کیا فکر نہیں کرتے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتوں میں یعنی اپنے دل میں کیا نہیں سوچتے
جو کچھ آفاق میں ہے اوسکی نمود نفسوں میں پاسکتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کاموں میں کیوں تفکر نہیں کرتے تاکہ اپنے پہلے
پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑیں مَا خَلَقَ اللّٰهُ نہیں پیدا کیا خدا نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
آسمانوں اور زمینوں کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ
خلاصہ کلام یہ ہے کہ زمین آسمان اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اوسکا پیدا کرنا کھیل کے واسطے نہیں بلکہ اسکا پیدا کرنا اسواسطے ہے کہ حضرت
باری تعالیٰ کی توحید پر اوس سے دلیل پکڑیں وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے کہ جس وقت آپہونچیگا تو یہ سب
نہایت کو پہونچ جائینگے اس سے قیامت کا دن مراد ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ النَّاسِ لوگوں میں یعنی کافر
بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی قیامت کے دن یا کہ وہ لقائے الٰہی کا وقت ہے لَكٰفِرُوْنَ ۝ البتہ بے ایمان
ہیں اور منکر ہیں اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہیں کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی تجارت کے وقت عاد و ثمود کے مکانوں کی سیر
نہیں کرتے فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھیں تو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام اون لوگوں کا جو تھے مِنْ
قَبْلِهِمْ پہلے اونسے اگلی امتوں میں سے کہ كَانُوْٓا تھے وہ لوگ اَشَدَّ مِنْهُمْ بہت سخت اہل مکہ کی بہ نسبت قُوَّةً زور کی
رو سے جیسے قوم عاد اور ثمود کے لوگ اور مثل اونکے وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ اور پھاڑی اونھوں نے زمین یعنی بیج بونے درخت
لگانے کنوئیں نکالنے پانی لینے کے واسطے اونھوں نے زمین پھاڑی وَعَمَرُوْهَآ اور آباد کیا اونھوں نے اوسے اَكْثَرَ مِمَّا
عَمَرُوْهَا بہت زیادہ اوس سے کہ آباد کی مکہ کے لوگوں نے کہ اوس میدان کے رہنے والے ہیں جہاں کھیت نہ تھا یا یہ کہ وہ لوگ
عمر رکھتے تھے دنیا میں کفار قریش کی عمروں سے زیادہ وَجَآءَتْهُمْ اور آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنٰتِ
کھلی ہوئی آیتوں یا ظاہر معجزوں کے ساتھ اور وہ کافر اونکا ایمان نہ لائے تو حق تعالیٰ نے اون سب کو ہلاک کر دیا فَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ تو نہیں ہے اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہیں ہے کہ بے رسول بھیجے اور بغیر کفر اور تکذیب کے اونکو ہلاک کر دے
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ عذابوں کے موجبات اور اسباب کے باعث سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی ذاتوں پر
ظلم کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ پھر ہے سرانجام اون لوگوں کا جنھوں نے اَسَآءُوا برا کیا یعنی کافر ہوگئے
السُّوْٓاٰى بری کہ سختی اور عذاب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سوئی جہنم کا نام ہے جس طرح حسنی بہشت کا نام ہے یعنی دوزخ مشرکوں کا
انجام ہے اَنْ كَذَّبُوْا بسبب اسکے کہ تکذیب کی ہے اونھوں نے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی یعنی یا جنھوں نے قرآن کو
نہ مانا یا دلائل قدرت کے سبب سے اونھوں نے عبرت نہ پکڑی وَكَانُوْا بِهَا اور تھے کہ اون آیتوں کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ
ہنسی کرتے تھے اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو نطفہ سے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر دوبارہ زندہ کریگا اور اوٹھائیگا

موت کے بعد ثُمَّ اِلَیْہِ پھر اوسکی جزا اور اوسکے حکم کی طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤگے اور بکر نے جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے
یعنی وہ پھیرے جاوینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ چپ ہو جاوینگے
مشرک یعنی نا امید ہو جاوینگے اور حجت منقطع ہو جاویگی وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ اور نہوگا اونکے واسطے مِّنْ شُرَکَآئِھِمْ اونکے
شریکون میں سے یعنی خدا اور بتان جنکا نام اونھون نے شریک رکھا تھا جیسے فرشتے اور بت اونھین سے اونکا کوئی شُفَعٰٓؤُا
شفاعت کرنیوالے یعنی یہ کافر دنیا میں کہتے تھے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے اور اوس دن کافر اونکی شفاعت سے محروم رہینگے
وَکَانُوْا اور تھے اوس امید کے سبب بِشُرَکَآئِھِمْ اون شریکون کے ساتھ کٰفِرِیْنَ ○ کافر یعنی جب اپنے مطلب سے
نا امید ہونگے تو اپنے خداؤن سے بیزار ہو جاوینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت یَوْمَئِذٍ
اوس دن یَّتَفَرَّقُوْنَ ○ پراگندہ ہو جاوینگے لوگ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جاوینگے ایک گروہ اعلی علیین کی طرف جاویگا ایک
گروہ اسفل السافلین میں گر پڑیگا ایک تو دریاے وصلت میں ہوگا ایک ورطۂ فرقت میں پڑیگا وہ تو محبت کے تخت پر ہونگے یہ محنت اور
مصیبت کی چٹائی پر اونکو طرح طرح کا ثواب ہوگا انپر قسم قسم کا عذاب ہوگا ایک گروہ دولت مواصلت سے نازش کریگا ایک گروہ
آتش مفارقت میں جلے بھنے گا بیت یکے شادان بعید عشرت یکے نالان بعید عسرت یکے در راحت وصلت یکے در شدت
ہجران ہو فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پھر مگر جو لوگ ایمان لائے ہوں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہوں اونھون نے
اچھے فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ ○ تو وہ ایسے باغ میں خوش کیے گئے ہونگے جو پھیلا پھولا سرسبز شاداب ہوگا نہریں
اوسمین چھلکتی ہونگی اور وہ نیک لوگ اوس باغ میں ایسے خوش ہونگے کہ خوشی کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا بزرگی کیے گئے
و نعمت دیے گئے یا اونھین حلون سے آراستہ کرینگے اختلافات میں ہے کہ تاج دیے جاوینگے عین المعانی میں ہے کہ ایسی اچھی آواز سنائے جاوینگے کہ او
سننے کے برابر کسی چیز میں لذت نہوگی حدیث میں ہے کہ بہشت کی کنواریاں ایسی آواز سے گاوینگی کہ خلائق نے ویسی آواز نہ سنی ہوگی اور
راز بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی کنواریاں کیا گاوینگی تو اونھون نے فرمایا کہ
تسبیح حضرت یحیی بن معاذ رازی قدس سرہ سے پوچھا کہ آوازون میں آپ کس آواز کو بہت دوست رکھتے ہیں فرمایا کہ مزامیر انس کو مکانات
قدس میں الحان تحمید کے ساتھ ریاض تمجید میں صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ کل قیامت کو خدا کے دوست بہشت کے باغون میں
چمنستان انس کے درمیان خوشی کے ساتھ یہ سماع کرینگے کہ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا
داؤد اپنے لذیذ نغمہ اور شوق انگیز آواز جو ہمنے تمکو عطا کی ہے اوس سے زبور پڑھو اے موسی تم توریت پڑھو اے عیسی تم انجیل پڑھنے میں مشغول
ہو اے طوبی دل آراستہ کرنے والی آواز میری تسبیح کے ساتھ نکال اے اسرافیل تو قرآن شروع کر امام ثعلبی اوزاعی رحمہما اللہ سے نقل کرتے
ہیں کہ حضرت اسرافیل سے زیادہ کوئی خوش آواز نہیں جب وہ خوش آوازی کرتے ہیں تو سب فرشتے اپنے اوراد اور اذکار سے باز رہتے
ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ انوار تجلی کے مشاہدہ کے بعد جنت میں سب سے بہتر لذت سماع ہوگی اسی جگہ سے شرح مثنوی میں اوس عزیز نے کہا ہے
کہ دنیا کے میدان تیرگی بڑھانے والے میں جو لوگ عاجز اور درماندے ہیں سماع اونکے واسطے بہشت نورانی کے عشرت آباد

ایک منادی ہو ~ نظم ~ مومنان گفتند کاواز بہشت * نغز گردانید ہر آواز زشت * ما ہمہ اجزای عالم بودہ ایم * در بہشت آن لحنہا بشنودہ ایم * گرچہ بر ما ریخت آب و گل شکی * یاد ما آید ازانہا اندکے * پس غذای عاشقان آمد سماع * کہ درو باشد خیال اجتماع * پس ز چنگ و رباب و سازہا * چیزکی ماند ازان آوازہا * عاشقان کین نغمہا را بشنوند * جز و بگذارند و سوی کل روند * وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور لیکن وہ جو ایمان لائے و کذبوا بِآيَاتِنَا اور جھٹلایا انھون نے ہماری آیتین یعنی قرآن یا ہماری قدرت کی دلیلین وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ اور تکذیب کی ملاقات آخرت یعنی حشر و نشر کی فَأُولَٰئِكَ تو وہ لوگ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ○ عذاب مین حاضر کیے گئے ہین فَسُبْحَانَ اللَّهِ یہ مصدر ہو امر کے معنی مین یعنی تسبیح کرو خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرو یا نماز پڑھو حِينَ تُمْسُونَ جب شام ہوتی ہو اس سے مغرب یا عشا کی نماز مراد ہو وَحِينَ تُصْبِحُونَ ○ اور جسوقت صبح ہوتی ہو اس سے صبح کی نماز وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے واسطے ہو تعریف فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ آسمانون اور زمین مین یعنی جو کوئی آسمان اور زمین مین ہو وہ اوسکی حمد کرتا ہو وَعَشِيًّا اور نماز پڑھو آخر دن کے کنارے یعنی عصر کی نماز وَحِينَ تُظْهِرُونَ ○ اور جب ظاہر ہوتے ہو ظہر کے وقت یعنی ظہر کی نماز صاحب لباب نے فرمایا ہو کہ تسبیح کے معنی آواز بلند کرنا ہو تو صلوۃ جہریہ یعنی اون نمازون کے ساتھ ملانا نسبت سے خالی نہین جنھین چلاکر قرأت کرتے ہین اور حمد چونکہ آواز بلند کرنے پر دلالت نہین کرتی تو نماز اخفائیہ یعنی اون نمازون کے ساتھ اوسکے ذکر کی تخصیص مناسب نظر آئی جنھین آہستہ قرأت کرتے ہین يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہو زندون کو مردون سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرند انڈے سے اور انسان نطفہ سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہو وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہو مردہ کو زندہ سے جیسے اوسکا عکس جو مذکور ہوا وَيُحْيِي الْأَرْضَ اور زندہ کرتا ہو زمین کو گھاس سے بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد وَكَذَٰلِكَ اور اسی طرح نکالے تُخْرَجُونَ ○ع نکالے جاؤ گے قبرون سے وَمِنْ آيَاتِهِ اور قدرت خدا کی نشانیون مین سے أَنْ خَلَقَكُمْ وہ ہو کہ اوسنے پیدا کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو مِنْ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ پھر اب تم بَشَرٌ آدمی ہو کہ تَنْتَشِرُونَ ○ پراگندہ ہوتے ہو زمین مین اسباب معیشت مین تصرف کرنے کے واسطے وَمِنْ آيَاتِهِ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے أَنْ خَلَقَ لَكُمْ یہ ہو کہ اوسنے پیدا کین تمھارے واسطے مِنْ أَنْفُسِكُمْ تمھاری ذاتون یعنی تمھاری جنس سے أَزْوَاجًا عورتین لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا تاکہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اونکی طرف اور آرام لو اونسے اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم الفت کرنے کا سبب ہو اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہو ~ نظم ~ ہمجنس خو و کند ہر جنس آہنگ * ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ * خویشی دارد و میل ہر جنس * فرشتہ با فرشتہ انس با انس * وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتون درمیان مَوَدَّةً دوستی وَرَحْمَةً اور مہربانی اور موضح مین لکھا ہو کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد تزویج ہونے ہی ہو جاتی اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہو یا محبت تو کسنون کے ساتھ ہوتی ہو اور مہربانی بوڑھیون پر إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اوس بشریت مین مردون کے مشابہ اور ہمشکل پیدا کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہین لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ اوس گروہ

ہو تفکر کرتے ہیں اور اس صورت میں جو حکمت ہی اوسپر مطلع ہو جاتے ہیں وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیوں میں ہی خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانوں اور زمینوں کا وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مخالفت تمہاری زبانوں کی
بات کہنے میں اسواسطے کہ کوئی بلند آواز کرکے بات کرتا ہی کوئی آہستہ سے کوئی فصاحت کے ساتھ کوئی ہکلا کر مختلف زبانوں میں عربی
فارسی ترکی ہندی وغیرہ میں کتاب میں ہی کہ سب مختلف زبانوں کی اصلیں بہتّر ہیں اونمیں [۱۹] اولاد سام میں ستّرہ [۱۷] حام کی اولاد میں چھتیس [۳۶]
اولاد یافث میں وَاَلْوَانِكُمْ اور دوسرے اختلاف تمہارے رنگوں کا سرخی سفیدی زردی میں یا اعضا اور ہیئتوں او-
شکلوں میں کہ کوئی آدمی سب چیزوں میں دوسرے کے مشابہ نہیں ہی یہانتک کہ جو دو لڑکے جڑواں پیدا ہوتے ہیں باوجود اسکے کہ
ایک ہی مادے سے اور ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں مگر اونکی کبھی کسی نہ کسی چیز میں فرق ہوتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک
آدمیوں کی زبانیں اور رنگ مختلف ہونے میں باوصف اسکے کہ ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں لَاٰیٰتٍ البتہ اوسکی قدرت
اور حکمت کی نشانیاں ہیں لِّلْعٰلِمِیْنَ ○ علم والوں کے واسطے یعنی یہ نشانی عالموں کے واسطے ہی جو اوسمیں غور و فکر کرتے ہیں
اور اوسکی کنہ کو پہونچتے ہیں اور بکسر لام عَالَمِیْن پڑھا ہی لام کو یعنی یہ نشانی اہل عالم کے واسطے ہی کہ فرشتہ انسان جن کسی عقل والے پر
یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اس اختلاف میں حکمت کلی مندرج ہی اسواسطے کہ اگر اس وجہ پر اختلاف نہوتا تو شخصوں میں اشتباہ کلی پیدا
اور بہت کام نہوتے وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں ہی مَنَامُكُمْ سونا تمہارا ہی بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن میں قوائے نفسانی کی استراحت اور قوائے طبیعی کی قوت کے واسطے وَابْتِغَاۤؤُكُمْ اور ڈھونڈھنا تمہارا روزی کو مِّنْ
فَضْلِهٖ اوسکے فضل سے یعنی دن رات معاش ڈھونڈھنا اور بعضوں نے کہا ہی کہ سونا مخصوص ہی رات کے ساتھ اور روزی ڈھونڈھنا
دن کے ساتھ اور اس آیت میں معنی کے موافق تقدیم اور تاخیر ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ رات کو سونے اور دن کو معیشت ڈھونڈھنے میں
لَاٰیٰتٍ البتہ دلالتیں اور عبرتیں ہیں لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ○ اون لوگوں کے واسطے جو سنتے ہیں گوش ہوش سے وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ اور اوسکی حکمت کی نشانیوں میں ہی یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ یہ ہی کہ دکھاتا ہی تمہیں بجلی خَوْفًا بجلی گرنے سے مسافروں کو
ڈرانے کے لیے وَّطَمَعًا اور مقیم کو مینھ کی طمعوں میں ڈالنے کے واسطے وَّیُنَزِّلُ اور برساتا ہی مِنَ السَّمَاۤءِ آسمان کی طرف
ابر سے مَاۤءً پانی فَیُحْیٖ پھر زندہ کرتا ہی بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی کے سبب سے زمین کو کہ اوس سے تر و تازہ گھاس اوگتی ہی بَعْدَ
مَوْتِهَاۤ اوسکے افسردہ اور پژمردہ ہو جانے کے بعد اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ برق و باران میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں قدرت
الٰہی پر لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو عقل رکھتے ہیں حق تعالیٰ کی کائنات کے ہونے میں تاکہ اونپر ظاہر ہو جاے
حق تعالیٰ کی کمال قدرت جو ہر شی پیدا ہوئی چیز میں ہی وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اور اوسکی قدرت کی نشانیوں میں ہی اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۤءُ یہ ہی
کہ قائم رہتا ہی آسمان بے ستونوں کے وَالْاَرْضُ اور ٹھہری ہوئی ہی زمین پانی پر بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے یعنی اوسکی نگہبانی سے جو اسکے
ساتھ علاقہ رکھتی ہی ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل آخر کو صور پھونک کر دَعْوَةً ایک پکارنا اسطرح کہ اے مردو نکلو
مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَاۤ اَنْتُمْ اوسوقت تم تَخْرُجُوْنَ ○ نکل آؤ گے اپنی قبروں سے خلق کا قبروں سے نکلنا

اوسکی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہے آسمانون اور زمینون مین
اوس سب کا خالق مالک وہی ہے كُلٌّ لَّهٗ سب اوسکے واسطے قٰنِتُوْنَ ۝ فرمانبردار ہین موت زندگی حشر و نشر مین اون
احوال مین اوسکے حکم سے سرکشی نہین کر سکتے وَهُوَ اور وہ ہے الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ وہ جو پہلی بار پیدا کرے خلق کو
پھر مار ڈالے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر زندہ کرے اوسے وَهُوَ اور وہ پھر زندہ کرنا اَهْوَنُ بہت آسان ہے عَلَيْهِ خدا پر بہ نسبت
پہلی بار پیدا کرنا تمہارے اعتقاد کے موافق دوبارہ بنانا پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہے کہ جب تم اس بات کے قائل ہو کہ پہلی بار
اوسنے پیدا کیا تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیون منکر ہو پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اوسکی قدرت کے آگے یکسان ہے نظم چون قدرتش
او منزہ از نقصان است ؏ آوردن خلق و بردنش یکسان است ؏ نسبت بمن و تو ہر دو دشوار بود ؏ در قدرت کامل او آسان است
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور اوسکے واسطے ہے صفت برتر اور بہت بڑی جیسے قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت
صفات فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمینون مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے عاجز نہین ممکن کو پہلی بار
پیدا کرنے مین اور دوبارہ زندہ فرمانے مین الْحَكِيْمُ ع صواب جاننے والا اسواسطے کہ اوسکے افعال اوسکی حکمت کے موافق
ہوتے ہین ضَرَبَ لَكُمْ بیان کرتا ہے حق تعالی تمہارے واسطے مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ایک مثل لی ہوئی تمہارے نفوس کے
احوال سے هَلْ لَّكُمْ کیا ہے تمہارے واسطے اے آزاد لوگو مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ تمہارے لونڈی غلامون سے جو
تمہارے ہاتھ کا مال ہین مِّنْ شُرَكَاۗءَ کوئی شریک فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین جو دیے ہین ہمنے تمکو مال و اسباب سے فَاَنْتُمْ
فِيْهِ سَوَاۗءٌ پھر تم اور وہ اوس چیز مین یکسان ہو یعنی جس طرح تم اپنے مال و ملک مین تصرف کرتے ہو اوسی طرح وہ بھی کر سکتے
ہین تَخَافُوْنَهُمْ ڈرتے ہو اونسے کہ تصرف مین مستقل ہو جائین كَخِيْفَتِكُمْ مثل ڈرنے تمہارے آزادون کے اَنْفُسَكُمْ اپنی
ذاتون سے یعنی اون آزادون سے جو شریک ہین خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ای لونڈی غلامون کے مالکو کیا تم اپنے لونڈی غلامون کو اپنے ملک و
مال مین شریک کرتے ہو کہ اونپر تسلط اور تصرف کرنے مین تم اور وہ برابر ہو اور اونکے ہمیشہ مستقل قابض و متصرف ہونے سے ڈرتے رہو معالم
اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ جب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ آیت سرداران قریش کے سامنے پڑھی تو وہ بولے کہ ہرگز نہین واللہ نہوگا ایسا
ایسا کبھی ہرگز پس حضرت نے فرمایا کہ تم تو اپنے لونڈی غلامون کو اپنی ملک مین شرکت نہین دیتے ہو تو مخلوق جو خدا کے بندے ہین اونکو اوسکی
ملک مین کیونکر شریک کرتے ہو نظم خلق چون بندگان سر بہ پیش ؏ ماندہ در بند حکم خالق خویش ؏ جملہ ہم بندہ اند و ہم بندی ؏ کے رسد
بندہ را خداوندی ؏ كَذٰلِكَ اسکی تفصیل کے موافق نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور بیان کرتے ہین ہم اپنی قدرت کی
دلیلین لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ اپنی عقل سے مثالین سوچتے سمجھنے مین لڑاتے ہین مگر منکر اور ظالم لوگ
ان باتون کی حقیقت سے بیخبر ہین بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا بلکہ پیروی کرتے ہین وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا اپنا اوپر شرک کے سبب سے
اَهْوَاۗءَهُمْ اپنے نفس کی آرزوون کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علمی اور نادانی کے سبب سے فَمَنْ يَّهْدِيْ پھر کون ہے جو ہدایت کرے اوسے
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ جسکو چھوڑ دیا اللہ نے اور چھوڑ دینے کے سبب سے گمراہ ہو گیا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہے گمراہ مشرکون کے واسطے

تاکہ کافر اور ناشکرے ہوجائیں بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوس چیز کے ساتھ جو عطا کی ہمنے اونہیں فَتَمَتَّعُوْا پس برتو یعنی برت لو کافرو فائدہ
اوٹھا لو دو چار روز دنیا کی نعمتوں سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر قریب ہے کہ جانو اپنے کام کا انجام کہ وہ عذاب آخرت ہے اَمْ اَنْزَلْنَا
کیا بھیجی ہمنے عَلَيْهِمْ کافروں پر سُلْطٰنًا کوئی کتاب یا دلیل یا رسول صاحب کتاب یا دلیل یا فرشتہ کہ اوسکے ساتھ کوئی دلیل ہو کہ
فَهُوَ پھر وہ رسول یا فرشتہ يَتَكَلَّمُ بات کرے اوس کتاب کے سبب یعنی دلیل کہتا ہو بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ ساتھ
اوس چیز کے کہ ہیں وہ اوسکے سبب شرک کرتے یعنی وہ دلیل ہو اونکے شرک کرنے پر ایسا نہیں وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب چکھاتے ہیں
ہم مشرکوں کو رَحْمَةً کوئی رحمت و نعمت اور وسعت تو فَرِحُوْا خوش ہوتے ہیں بِهَا اوس نعمت کے سبب وَاِنْ تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌ اور جب پہونچتی ہے اونہیں محنت بیماری اور قحط اور مثل اسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیجے ہیں
ہیں اونکے ہاتھ یعنی اونھوں نے جو برے کام کیے ہیں جب اونکی شامت اونہیں بلا پہونچتی ہے تو اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ اوسوقت
وہ نا امید ہوتے ہیں اور بے صبری کرتے ہیں یعنی نہ تو نعمت پر شکر کرتے ہیں نہ مصیبت پر صبر اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں جانا ہے وہ لوگوں نے
کہ اَنَّ اللّٰهَ یعنی اللہ يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے وَيَقْدِرُ اور
اور تنگ کرتا ہے روزی جسپر چاہتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک روزی کی وسعت اور قلت میں لَاٰيٰتٍ البتہ دلیلیں عبرت کی ہیں
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے لوگوں کے واسطے جو تصدیق کرتے ہیں حکم آلہی کی وسعت اور تنگی رزق میں اور بھلائی پر شکر
کرتے ہیں اور بلائی پر صبر اسواسطے کہ مومن کے کام کی بنیاد اور ایمان کی اصل انہی دو صفتوں پر ہے فَاٰتِ پھر دو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذَا الْقُرْبٰى قرابت والے یعنی بنی ہاشم کو حَقَّهٗ اوسکا حق مال غنیمت میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ ظاہر میں تو خطاب حضرت رسول
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ ہے اور مراد سب امت ہے اس حکم میں داخل ہیں یعنی حق تعالی سب مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ وہ حق قرابت داروں کو یعنی
صلہ رحم بجا لائیں اور احسان کریں [illegible] امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے ذوی الارحام کو نفقہ دینا واجب ہونے پر اسی آیت سے دلیل
نکالی ہے وَالْمِسْكِيْنَ اور دو حق محتاجوں کو اور عاجزوں کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور راہ چلنے والوں کو اوسمیں سے جو دینا مقرر ہوا ہے
یعنی مال زکوۃ میں سے ذٰلِكَ یہ حقوق دینا خَيْرٌ بہتر ہے حق روکنے سے لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اون لوگوں کے واسطے جو
چاہتے ہیں وَجْهَ اللّٰهِ خدا کا دیدار یا اوسکی رضامندی ڈھونڈھتے ہیں یا اونکی مراد حق تعالی کے ساتھ تقرب ہے اس دینے سے
اور کسی غرض اور بدلے کی جہت سے نہیں دیتے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ نفقہ دینے والوں کا هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہی لوگ ہیں
فلاح پانے والے وَمَآ اٰتَيْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو مِّنْ رِّبًا ہدیہ اور عطیہ بدلے کی توقع پر لِّيَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے مال تمہارا فِيْٓ
اَمْوَالِ النَّاسِ لوگوں کے مالوں میں یعنی کسی کو ہدیہ دیتے ہو اور اوسکی قیمت سے زیادہ کی توقع رکھتے ہو تاکہ تمہارا مال بڑھے فَلَا يَرْبُوْا تو
زیادہ نہیں ہوتا وہ مال عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اور اوس سے برکت جاتی رہتی ہے یا جو کچھ دیتے ہو معاملات میں حرام زیادتی کے طور پر
یعنی ربا یہ کہ سود تاکہ سود دکھانے والوں کے مال میں بڑھتی ہو تو ایسا نہیں ہوتا اور اوسمیں برکت نہیں رہتی وَمَآ اٰتَيْتُمْ
مِّنْ زَكٰوةٍ اور جو کچھ دیتے ہو زکوۃ فرض میں سے یا صدقہ کہ اوس دینے میں تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ چاہتے ہو ثواب

اللہ تعالیٰ کا فاولئک تو وہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ خدا کے واسطے دیتے ہین بدلہ کی نیت سے نہین ہم المضعفون ○ وہ ہین بڑھا
زیادتی کے یا زیادتی پانے والے اگر ایک کرینگے دس یا زیادہ پاوینگے اللہ خدا ہے برحق الذی خلقکم وہ جسنے پیدا کیا تمکو
اور تم تھے ثم رزقکم پھر روزی دی اوسنے اور دیتا ہے جبتک تم زندہ ہو ثم یمیتکم پھر مار ڈالیگا تمکو جب تمہاری عمرین
پوری ہوینگی ثم یحییکم پھر زندہ کریگا تمکو اور اوٹھاویگا قیامت کے دن ہل من شرکائکم کیا ہے تمہارے
شریکون مین سے یعنی وہ بت جو تمہارے زعم مین خدا کے شریک ہین اونمین سے من یفعل کوئی جو کرے من ذلکم اس
پیدا کرنے روزی دینے مار ڈالنے پھر جلانے مین سے من شیء کوئی چیز کہ اوس سبب سے اوسکی پرستش کر سکے اور چونکہ ان کامون مین
کچھ بھی اونسے نہین ہوتا تو اونکو شریک ٹھہرانا نہ چاہیے سبحٰنہ پاک ہے اللہ وتعالیٰ اور برتر ہے عما یشرکون ○ اوس چیز سے
کہ شرک کرتے ہین اوسکے ساتھ ظہر الفساد ظاہر ہوا فساد اور تباہی فی البر بیابان مین خشک سالی اور چارپایون کے
مرنے اور وباؤن کے سبب والبحر اور دریا مین جوش اور طوفان اور کشتیان غرق ہونے کے سبب بما کسبت بسبب اسکے
کہ کیا ایدی الناس ہاتھون نے آدمیون کے یعنی اونکے گناہون کے وبال کے سبب اکثر علما اسپر ہین کہ فساد سے قحط
مراد ہے اسواسطے کہ جب پانی نہین برستا تو میدان مین گھاس نہین اوگتی اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ جب پانی
نہین برستا تو دریا کے جانور اندھے ہو جاتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ خشکی کا فساد یہ تھا کہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور دریا کا فساد یہ تھا
کہ کشتیان غصب کرلین اور بعضون کے نزدیک فساد سے فساد کا اثر مراد ہے یعنی اوسکا نتیجہ ظاہر ہوا خشکی مین اہل قریٰ کو ہلاک کرنے سے اور
دریا مین قوم نوح کو اور آل فرعون کو غرق کرنے سے اور پھر تقدیر حضرت مالک قدیر نے اسباب دنیوی کا فساد آدمیون سے لیذیقہم
تاکہ چکھائے اونہین بعض الذی عملوا بعض جزا اونکی جو اونھون نے کیا ہے اسواسطے کہ پوری جزا آخرت مین ہوگی لعلہم شاید کہ
وہ یعنی جزا کا مزا چکھنے سے یرجعون ○ پھرین شرک سے توحید کی طرف اور گناہ سے طاعت کی جانب اور محققون کے نزدیک بر
نفس مراد ہے اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جسکا بحر دل [illegible] کرنے سے خراب ہو جاتا ہے تو اوسکے بر نفس مین
خرابی ظاہر ہو جاتی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بر نفس کا فساد شہوات مین [illegible] سے ہے اور بحر دل کا فساد [illegible]
بھروسون اور عادتون کی پابندی کے سبب ہوتا ہے حقائق سلمی مین مذکور ہے کہ بر تو علما ظاہر کی زبان ہے اور بحر اہل تحقیق کی زبان
تاویلون سے علما ظاہر کی زبان بگڑتی ہے اور باطل دعوون سے عارفون کی زبان خراب ہوتی ہے [illegible]
[illegible] قل سیروا کہدو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ جاؤ فی الارض اگلی امتون کی زمین مین فانظروا کیف کان پھر دیکھو کیسا تھا
عاقبۃ الذین انجام اون لوگون کا جو تھے من قبل اونسے پہلے کان اکثرہم تھے اکثر اونکے [illegible]
مشرکین ○ شرک کرنیوالے فاقم وجہک تو سیدھا کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ اپنا للدین القیم
سیدھے دین کے واسطے یا متوجہ ہو جا تو صحیح اور درست دین کی طرف من قبل ان یاتی قبل اسکے کہ آوے یوم لا مرد لہ وہ دن کہ

ع

نہیں ہے پھیرنا اوسکے واسطے مِنَ اللّٰہِ خدا کے پاس سے یعنی خدا اوس دن کو پھیرے گا نہیں یا کوئی نہیں اوسکا خدا کی طرف سے کہ لاوے
کوئی پھیر سکے یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ○ وہ دن کہ پیدا ہو نگے آگے اوس کے جدا جدا ہو جاوینگے یعنی دو فریق ہو جاوینگے ایک فریق بہشت میں اور
ایک فریق دوزخ میں جیسا کہ حق تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا ہے فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ مَنْ کَفَرَ جو کوئی کافر ہو
فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ تو اوسی پر ہے اوسکے کفر کی جزا کہ ہمیشہ آتش دوزخ میں رہیگا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے نیک
کام فَلِاَنْفُسِھِمْ تو واسطے اپنی ذاتوں کے یَمْھَدُوْنَ ○ بچھاتے ہیں یعنی جگہ درست کرتے ہیں بہشت میں
اور قیامت کے دن بندوں کا علاحدہ ہونا واقع ہو لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے خدا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں انہوں نے کام اچھے مِنْ فَضْلِہٖ اپنے فضل سے اور یہاں کافروں کی جزا کا ذکر نہیں کیا
اس سبب سے کہ مقصود بالذات ایمان والے ہیں اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ○ دوست نہیں رکھتا کافروں کو کہ ایمان
والوں کے ساتھ اکٹھا کرے بلکہ کافروں کو جدا کر کے دوزخ میں بھیجیگا وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور خدا کی قدرت کی نشانیوں میں ہے اَنْ
یُّرْسِلَ الرِّیٰحَ یہ کہ بھیجتا ہے ہوائیں یعنی پچھوا ہوا اور پوروا مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینے والیاں مینھ کی وَ
لِیُذِیْقَکُمْ اور تاکہ چکھاوے تمکو اوس سے مِّنْ رَّحْمَتِہٖ اپنی رحمت میں سے جو مینھ کے تابع ہے یعنی فراخی معیشت اور رفاہیت
وَلِتَجْرِیَ الْفُلْکُ اور اسواسطے کہ ہواؤں کے سبب سے چلے کشتی دریا پر بِاَمْرِہٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈو
دریاؤں کی تجارت میں مِنْ فَضْلِہٖ روزی جو خدا محض اپنے فضل سے دیتا ہے وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ اور شاید کہ تم شکر کرو ان
نعمتوں پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور یقینی بھیجے ہم نے مِنْ قَبْلِکَ تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُسُلًا رسول اونمیں سے
اِلٰی قَوْمِھِمْ اونکے گروہ کی طرف فَجَآءُوْھُمْ تو آئے ہمارے رسول اپنی قوم کے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلے ہوئے معجزوں کے ساتھ
یا حلال اور حرام کے ظاہر احکام کے ساتھ تو بعضے لوگ اونکی قوم میں سے اونکا ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے فَانْتَقَمْنَا پھر ہم نے
انتقام اور بدلا لیا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا اون لوگوں سے جو کافر رہے اور اونہیں ہمنے ہلاک کر دیا اور مدد کی ہمنے اونکی جو ایمان لائے
وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا اور ہے حق ہم پر نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ مدد دینا ایمان والوں کو اسواسطے کہ وہ مدد کے مستحق ہیں اَللّٰہُ
خدا ہے برحق الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ جو وہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں فَتُثِیْرُ سَحَابًا تو اوٹھاتی ہیں ہوائیں ابر کو فَیَبْسُطُہٗ
پھر پھیلا دیتا ہے خدا اوسے یعنی جب کبھی چاہتا ہے ابر کو بڑا اور گہرا رکھتا ہے فِی السَّمَآءِ آسمان کی طرف کَیْفَ یَشَآءُ جسطرح چاہتا ہے
چلتا ہوا یا ٹھہرا ہوا وَیَجْعَلُہٗ اور کر دیتا ہے اوسکو کبھی کِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے کہ ہر طرف فَتَرَی الْوَدْقَ پھر تو دیکھتا ہے
مینھ کو کہ حکم الٰہی کے موافق یَخْرُجُ نکلتا ہے مِنْ خِلٰلِہٖ ابر کے درمیان سے ابر ملا ہوا اور گھرا ہوا ہوتا ہے جب بھی اور جدا جدا
ہوتا ہے تب بھی فَاِذَآ اَصَابَ بِہٖ پھر جب پہنچا دیتا ہے خدا مینھ کو مَنْ یَّشَآءُ جس کسی کی زمین اور شہر میں کہ
چاہتا ہے مِنْ عِبَادِہٖ اپنے بندوں میں سے اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ○ اوس وقت وہ خوش ہوتے ہیں و
اِنْ کَانُوْا اور تحقیق کہ تھے مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْھِمْ پہلے اسکے کہ برسایا جاوے اوپر انکے مِّنْ قَبْلِہٖ

بدلی آنے سے پہلے لَمُبْلِسِيْنَ ○ نا امید ہوتے فَانْظُرْ پس دیکھ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ رحمت الٰہی کے نشان کی طرف
یعنی مینھ کا اثر دیکھ کہ كَيْفَ کیونکر خدا اوس اثر سے يُحْيِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہے زمین کو پیڑون پھلون کھیتون بوٹون سے بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد یہ ترجمہ ابوبکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اونھون نے اَثَرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ پڑھا ہے اور حفص نے
اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ بصیغہ جمع کے ساتھ پڑھا ہے یعنی تاکہ رحمت الٰہی اور بخشایش نا متناہی کے آثار تو دیکھے کہ مری ہوئی زمین کو زندگی عطا
فرماتا ہے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ جو مری ہوئی زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہے وہ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى البتہ زندہ کرنے والا ہے مردون کا بھی
اسواسطے کہ زمین کا زندہ کرنا پیدا کرنا اوسکا ہے جو اوسمین تھین نباتی قوتین اور مردون کا زندہ کرنا پیدا کرنا اوسکا ہے جو مردون کے
مادون میں تھین قوتین جو بجھ گئین وَهُوَ اور اللہ تعالیٰ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ سب چیزون پر قادر ہے اسواسطے کہ اوسکی
قدرت سب مخلوقات کے ساتھ یکسان ہے اختلاف یہ ہے کہ رحمت کا اثر مینھ کے ظاہر میں ہے کہ سب کی زندگی اوسی کے سبب سے ہے
اور باطن میں اوسکا ذکر ہے کہ دل کی زندگی اوسکے سبب سے ہے اور بحر الحقائق میں ہے کہ اثر رحمت نشان اوس انسکا ہے جسکے سبب زمین دل زندہ
ہوتی ہے اور بعضون کے نزدیک اثر رحمت خود دل ہے کہ حق تعالیٰ کی نظر پڑنے کی جگہ ہے مثنوی میں اسی بحث کے مناسب ایک حکایت
لائے ہیں مثنوی صوفیی در باغ از بہر گشاد ٭ صوفیانہ روی بر زانو نہاد ٭ پس فرو رفت او بخود اندر نغول ٭ شد ملول از صورت خوابش
فضول ٭ کہ چہ خسپی آخر اندر رز نگر ٭ این درختان بین و آثار خضر ٭ امر حق بشنو کہ گفتست انظروا ٭ سوی این آثار رحمت آر رو ٭
گفت آثارش دل ست ای بوالہوس ٭ آن برون آثار آثارست و بس ٭ باغہا و سبزہا اندر دل ست ٭ عکس لطف او برین آب و گل ست ٭
وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بھیجین ہم رِيْحًا ہوا ہلاک کرنے والی جیسے دبور کہ عذاب کی ہوا ہے اور یہ ہوا اونکے کھیتون پر چلے فَرَاَوْهُ
تو دیکھین وہ کھیتی کو مُصْفَرًّا زرد و سبزی کے بعد مری ہوئی ایسی کہ اوس سے فائدہ نہ لے سکین تو لَظَلُّوْا البتہ ہو جائین مِنْۢ
بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ○ کھیت زرد ہو جانے کے بعد کہ ناشکرے ہو جائین گذری ہوئی نعمتون پر چاہیے تھا کہ حق تعالیٰ سے التجا کرتے
اور اوسکی رحمت سے نا امید نہوتے اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ باتین سمجھین اور تمہارا کہا مانین فَاِنَّكَ
پس تحقیق کہ تم ای ہمارے حبیب لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہیں سنا سکتے مُردون کو اور کافر مُردون ہی کا حکم رکھتے ہین اسواسطے
کہ اونکا دل مردہ ہے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ اور نہیں سنا سکتے تم بہرون کو الدُّعَآءَ پکارنا اِذَا وَلَّوْا جب اولٹے پھرین پکار
والے کی طرف سے مُدْبِرِيْنَ ○ بھاگتے ہوئے بات کہنے والے کی طرف سے پیٹھ پھیرے اور بھاگنے کی قید تاکید حکم اور سننا محال ہو
نے کے واسطے ہے یعنی وہ بہرا جسکا منھ بات کہنے والے کی طرف ہوتا ہے اگرچہ وہ سنتا نہیں مگر لب ہلانے کی حرکت اور سر اور ہاتھ کے اشارے سے
کچھ دریافت کر لیتا ہے لیکن جس بہرے کی پیٹھ بات کرنے والے کی طرف ہو وہ اسقدر دریافت کرنے سے بھی محروم ہے وَمَآ اَنْتَ اور نہیں
ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰدِ الْعُمْیِ راہ دکھانے والے دل کے اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے یعنی ای ہمارے
حبیب تمکو یہ قدرت نہیں کہ مشرکون کو ایمان کی توفیق دو اِنْ تُسْمِعُ نہیں سناتے ہو قرآن کی نصیحتین اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے
جو ایمان لایا ہے بِاٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون کا اسواسطے کہ ایمان اونھین اس بات پر رکھتا ہے کہ الفاظ قرآن کو یاد کر لیتے ہین اور دل

ع ۱۳

منی میں غور اور فکر کرتے ہیں فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ تو وہ ماننے والے ہیں امر و نواہی کو اَللّٰهُ خداوند مطلق اور معبود برحق اَلَّذِیْ
خَلَقَكُمْ وہ ہے جس نے پیدا کیا تمکو مِّنْ ضُعْفٍ سست چیز یعنی نطفہ سے ثُمَّ جَعَلَ پھر کی مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ
سستی کے بعد جو بچپنے میں ہوتی ہے قُوَّةً یعنی جوانی ثُمَّ جَعَلَ پھر کی مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ زور جوانی کے بعد ضُعْفًا وَّ
شَيْبَةً سستی اور بڑھاپا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے ضعف و قوت و جوانی و بڑھاپا وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا ہے
بندوں کا احوال الْقَدِيْرُ ۝ قادر ہے اونکی کیفیتیں بدلنے پر وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت
اور وہ آخر ساعت ہوگی دنیا کی ساعتوں میں سے يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ قسم کھا لینگے کافر کہ مَا لَبِثُوْا نہیں ٹھہرے وہ
دنیا میں یا قبروں میں غَيْرَ سَاعَةٍ سوا ایک ساعت کے اور سب ایمان والے جانینگے کہ جھوٹ کہتے ہیں كَذٰلِكَ جس طرح
آخرت میں سچ سے پھر گئے ہوکر جھوٹ بولینگے اسی طرح كَانُوْا تھے دنیا میں کہ حشر و نشر سے انکار کرنے کے سبب يُؤْفَكُوْنَ ۝
پھیرے جاتے ہیں سچائی کی راہ سے یعنی جھوٹ بولنا اونکا کام ہے دونوں جہان میں وَ اور جب یہ قسم کھا چکینگے کہ ہم دنیا میں نہیں ٹھہرے تو
قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہینگے وہ لوگ جو دیے گئے ہیں علم وَالْاِيْمَانَ اور ایمان یعنی مومن اور عالم فرشتے اور آدمی
کہینگے کہ کیوں جھوٹ بولتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ سچ تو یہ ہے کہ بیشک تم ٹھہرے ہو دنیا میں اور تمہارا ٹھہرنا مذکور اور لکھا ہوا ہے فِیْ
كِتٰبِ اللّٰهِ اللہ کی کتاب یعنی لوح محفوظ یا قرآن شریف میں ہاں جہاں فرمایا ہے کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا خدا کے
علم میں یا اوسکے حکم میں یا اوس میں کہ جو کچھ تمہارے واسطے لکھا ہے کہ تمہارے ٹھہرنے کا زمانہ ہوگا اور تم اوسی قدر دنیا میں یا قبروں میں رہے ہو
اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اوٹھنے کے دن تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ تو یہی ہے اوٹھنے کا دن جسکا تم انکار کرتے تھے وَلٰكِنَّكُمْ
كُنْتُمْ اور لیکن تم تھے کمال نادانی اور نہ فکر کرنے کے سبب لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبروں سے اوٹھنا ہوگا
تو کافر عذر شروع کرینگے کہ گذر گیا اوسکے تدارک کے واسطے دنیا میں پھر آنے کی اجازت مانگینگے اور اجازت نہ پائینگے فَيَوْمَئِذٍ پس اوس دن
لَّا يَنْفَعُ فائدہ نہ کریگی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر خواہی اونکی
وَلَا هُمْ اور نہ وہ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ پکارے جائینگے ایسی چیز کی طرف جو اونسے عذاب اٹھا لے یعنی اونسے یہ نہ کہینگے کہ
خدا کی رضامندی طلب کرو اسواسطے کہ خدا تو اونسے راضی ہی نہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ بیان کی ہے ہمنے لِلنَّاسِ
لوگوں کے واسطے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر مثل سے کہ جو اونکے کام آئے توحید اور حشر
اور سب رسول سچے ہونے کے بیان میں وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ اور اگر لاؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس معجزہ
یعنی ہاں منکر اور معاند جو معجزہ طلب کرتے ہیں اگر وہ معجزہ تم اونہیں دکھاؤ تو لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ضرور کہینگے وہ لوگ جو
کافر ہوئے شدت عداوت و عناد اور غایت سرکشی و فساد کی وجہ سے کہ اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم یعنی پیغمبر اور مومن لوگ
اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ مگر تباہ کار اور جھوٹے اور افترا کرنے والے كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کر دیتا ہے اللہ
عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ دلوں پر اون لوگوں کے جو لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے اور نہ جاننا چاہتے ہیں فَاصْبِرْ

اور جب پڑھی جاتی ہین اوس پر اٰیٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا او منہ پھیر کر
اوسپر جسنے کھیل کی بات مول لی ہی اور اوسنے عظمت دی ہی
تکبر کرتا ہوا یعنی اوسکی طرف التفات نہین کرتا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ اوسنے سنا ہی نہین كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ گویا کہ اوسکے
دونون کانون مین وَقْرًا ۚ بوجھ ہی فَبَشِّرْهُ تو پکار دو تم اوسے اور خوشخبری کی جگہہ پر ڈرا دو اوسے بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب
دکھ دینے والے سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین
اونھون نے کام اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ اونکے واسطے ہین جنتین نعمت والی یا جنت کی نعمتین خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ حَقًّا ؕ صحیح اور درست وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ
خدا غالب ہی کہ کوئی اوسے عہد اور وعدہ وفا کرنے سے مانع نہین ہوتا الْحَكِيْمُ ۝ درست کام کرنے والا جو کچھ کرتا ہی وہ حکمت ہی کی
راہ سے ہی بیت ٭ در وعدہ اوست نقض و خلاف ٭ نہ در کار او ہیچ لاف و گزاف ٭ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیے اوسنے آسمان
بِغَيْرِ عَمَدٍ بےستون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اونھین اوٹھے ہوئے وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ اور رکھے زمین مین یعنی پیدا کیے
اوسمین رَوَاسِىَ پہاڑ بلند پائدار تاکہ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ نہ ہلائے اور نہ مضطرب بنائے تمکو زمین اسواسطے کہ زمین پانی پر پہلی تھی
کشتی کی طرح پہاڑون کے بوجھ مین دب کر تھمی موضح مین ضحاک سے منقول ہی کہ حق تعالی نے انیس پہاڑون کو میخ زمین کر دیا کہ زمین
ٹھہر گئی اونمین سے کوہ قاف ہی اور ابو قبیس و جودی اور لبنان اور سینا و طور سینا اور ثبیر وغیرہ وَبَثَّ فِيْهَا اور پراگندہ کیا زمین مین
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ ہر جنبش کرنے والے ہین وَاَنْزَلْنَا اور نیچے بھیجا ہمنے تکلم کی طرف التفات فاعل کے ساتھ فعل خاص کی
جہت سے ہی یعنی ہمارے سوا کسی نے نہین بھیجا ہم ہی نے بھیجا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کہ وہ مینھ ہی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا
ہمنے فِيْهَا زمین مین اوس پانی کے سبب سے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس كَرِيْمٍ ۝ اچھی اور بہت فائدہ والی هٰذَا یہ جو کچھ
ہو آسمان زمین پہاڑ حیوان نبات خَلْقُ اللّٰهِ پیدا کیے اللہ کے ہین فَاَرُوْنِىْ پھر دکھاؤ مجھے کہ عالم مین مَاذَا خَلَقَ کیا چیز
پیدا کرتے ہین الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وہ لوگ جو سوا اوسکے ہین اس سے بت مراد ہین کہ کافر اونھین خدا کا شریک کہتے تھے تو حق تعالی
فرماتا ہی کہ یہ سب تو میرے مخلوق ہین تمہارے بتون نے کیا چیز پیدا کی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ مشرک لوگ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
کھلی ہوئی گمراہی مین ہین کہ عاجز کو قادر کے ساتھ مخلوق کو خالق کے ساتھ پرستش مین شریک کرتے ہین نظم ہر ہست آفریدہ او بندہ است
بندہ و ربندہ آفرینندہ است ٭ پس کجا بندہ کہ در بند است ٭ لائق شرکت خداوند است ٭ لکھا ہی کہ لقمان حکیم کا قصہ اور اونکی صحبتین
یہود مین بڑی شہرت رکھتی تھین اور عرب جس مہم مین یہود کی طرف رجوع کرتے یہود لقمان کی حکمتون مین سے اونکے واسطے مثال لاتے
تو حق تعالی نے اوسکے حال سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ لقمان بن باعورا کو
حکمت کہ بات صائب اور کام پورا ہی یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی اور احقاف مین کہا ہی کہ حکمت لقمان توحید مقرر کرنا اور رسولون پر
ایمان کے واسطے عقلی دلیلین قائم کرنا اور شرک کی نفی اور اوسکی طرف بھی دلیلون کی اضافت کرنا ہی لقمان کی نبوت مین عالمون کا اختلاف ہی
سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھے اور اس آیت مین حکمت سے نبوت مراد ہی

ع ۱۱

اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر میں لکھا ہے کہ لقمان باعور کے فرزند تھے اور باعور ناحور کا بیٹا ناحور
تارخ کا بیٹا تارخ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بھائی تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لقمان کی کنیت ابو الانعم ہے
اور عین المعانی میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت کے دسویں برس لقمان پیدا ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے
زمانہ تک زندہ رہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہزار برس اونکی عمر ہوئی اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ لقمان پیغمبر نہ تھے بلکہ حکیم تھے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ کسی کے غلام تھے اور بکریاں چرایا کرتے یا درزی یا بڑھئی کا کام کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حبشی تھے بنی اسرائیل میں
فتویٰ پوچھتے اور امام سجاوندی کے قول پر پسندیدگان تو پہنچے تھے مرد سیاہ ناک بیٹھی ہوئی موٹے ہونٹ ایکدن حکیم لقمان کے گھر میں
دن کو سونے کے وقت فرشتے آئے اور لقمان پر سلام کیا لقمان نے اونھیں نہیں دیکھا اور سلام کا جواب دیا فرشتے بولے کہ اے لقمان
ہم تمہارے پروردگار کے فرشتے ہیں تمکو زمین پر ہم خلیفہ کرتے ہیں کہ حق اور راستی کے ساتھ لوگوں میں حکم کیا کرو لقمان نے
جواب دیا کہ اگر اس کام پر میرے رب کی طرف سے حکم قطعی ہو تو سنکر اطاعت کے طور پر قبول کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ مجھے
توفیق دے اور میری مدد کرے اور اگر مجھے اختیار دیا ہے تو میں عافیت اختیار کرتا ہوں اور فتنے سے متعرض نہیں ہوتا فرشتوں کو
اس بات سے تعجب آیا حق تعالیٰ نے لقمان کی بات کو پسند فرمایا اور اونکی طرف حکمت فاضلہ کی تقریر پچاس ہزار کلمے اونکے قول میں
کہ ہر کلمہ ایک عالم کے برابر ہے بنی اسرائیل میں سے ایک بڑا آدمی ایکدن حکیم لقمان کے سامنے گذرا اور ایک جماعت لوگوں کی اونکے پاس
تھی کچھ لوگ بیٹھے کچھ کھڑے حکمت کی باتیں سنتے تھے اوس بڑے بزرگ آدمی نے پوچھا کہ اے لقمان کیا تو وہ کالا غلام نہیں ہے جو بکریاں
چراتا تھا فلان شخص کی لقمان بولے کہ ہاں میں وہی ہوں پھر اون بزرگ نے پوچھا کس چیز نے تجھے اس مرتبہ پر پہنچایا لقمان بولے کہ تین
چیزوں نے سچ بولنے امانت کی نگہبانی کرنے فضول بات چھوڑ دینے نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں لقمان کی حکمتوں میں مذکور ہے
کہ ایکدن اونکے آقا نے اور غلاموں کے ساتھ اونھیں باغ میں بھیجا کہ میوہ لائیں وہ غلام راہ میں میوہ کھا گئے اور کہدیا کہ لقمان نے کھا لیا
آقا لقمان پر خفا ہوا لقمان بولے کہ میوہ ان غلاموں نے کھایا ہے اور مجھے جھوٹ لگایا ہے آقا بولا کہ اس بات کی حقیقت کیونکر معلوم ہو لقمان بولے
کہ ہم سب کو گرم پانی پلائیے اور میدان میں دوڑائیے کہ ہم قے کریں جسکے پیٹ میں سے میوہ نکلے وہ خائن ہو حضرت مولوی معنوی قدس
سرہ نے مثنوی میں یہ حکایت نظم کی ہے چھ بیتیں جنمیں نکتہ ہے اوس حکایت میں سے یہاں ذکر ہوتی ہیں **نظم** گشت ساقی خواجہ از آب حمیم ۔ مر غلامانرا
و خوردند آن ہم ۔ بعد ازان میراندشان در دشتہا ۔ میدویدند آن نفر تحت و علا ۔ در قے افتادند ایشان از عنا ۔ آب می آورد از ایشان
میوہا ۔ چونکہ لقمانرا در آمد قے زناف ۔ میبر آمد از درونش آب صاف ۔ حکمت لقمان چو این پایہ نمود ۔ پس چہ باشد حکمت رب الوجود ۔ ہر چہ
پنہان باشدت پیدا شود ۔ ہر کہ از خائن بود رسوا شود ۔ یعنی آقا نے سب غلاموں کو پانی پلاکر میدان میں دوڑایا سب نے قے کی تو لقمان کے سوا
سب کے پیٹ سے میوہ نکلا تو لقمان کی حکمت سے جب یاروں کی خیانت کھل گئی تو خدا کے حکیم کی حکمت کے سامنے کسی کی خیانت کب چھپ
سکیگی کتاب میں ہے کہ ایکدن داؤد علیہ السلام نے لقمان سے پوچھا کہ کیونکر صبح کی لقمان نے جواب دیا کہ صبح کی دوسرے کے ہاتھ میں اس
فضل اور عدل کا قبضہ مراد ہے حضرت داؤد نے اس بات میں فکر کی اور ایک نعرہ مارکر بیہوش ہوگئے اور لقمان کی بعضی حکمتیں اور کلا

اسی مقام پر جواہر التفسیر مین مل سکتے ہین غرضکہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی اور اوس سے کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ
یہ کہ شکر کر اللہ کا اس نعمت حکمت پر وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی شکر کرتا ہے فَاِنَّمَا يَشْكُرُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ شکر کا نفع ہمیشہ نعمت کا باقی رہنا اور زیادتی کا مستحق ہونا ہے یہ نفع شکر کرنیوالے کو پہونچتا ہے وَمَنْ
كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَنِيٌّ بے پروا ہے کسی کے شکر کی پروا نہین رکھتا حَمِيْدٌ
حمد کے لائق ہے اگرچہ کوئی اوسکی حمد نکرے یا محمود ہے کہ تمام کائنات زبان قال اور زبان حال سے اوسکے شکر گذار ہین وَاِذْ قَالَ
لُقْمٰنُ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا لقمان نے لِابْنِهٖ اپنے بیٹے انعم سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسکا نام ماثان
یا اساران یا اشکم یا مشکور تھا وَهُوَ يَعِظُهٗ اور لقمان نصیحت کرتے تھے اوسے اور کہتے تھے کہ يٰبُنَيَّ اے چھوٹے بیٹے میرے شفقت
اور مہربانی کی جہت سے چھوٹا بیٹا کہکر کہا کہ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ مت شریک کر خدا کے ساتھ اِنَّ الشِّرْكَ تحقیق کہ خدا کے ساتھ شریک کرنا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
البتہ ظلم بڑا ہے اسواسطے کہ مشرک آدمی مخلوق کو خالق کے ساتھ برابر کرتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور حکم
کردیا بِوَالِدَيْهِ کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اور نیکی کرنے کا اب سبب یہ ہے کہ حَمَلَتْهُ اوٹھایا فرزند کو اُمُّهٗ اوسکی ماں نے تھوڑی
مدت اور اوسکے حمل اور اوٹھانے مین سستی ہی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ سستی پر سستی اور ناطاقتی پر ناطاقتی وَّفِصٰلُهٗ اور
چھوڑانا اوسکا دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ دو برس گذرنے مین اور اتنی مدت تک اوسے دودھ دیا اور آدمی کو ہمنے دوسرا حکم کیا اَنِ
اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر میرا وَلِوَالِدَيْكَ اور اپنے ماں باپ کا اِلَيَّ الْمَصِيْرُ میرے حکم کی طرف ہی پھرنا آدمیون کا
اور شکر اور شرک پر اونہین جزا دونگا وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین تیرے ماں باپ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اس بات پر
کہ شریک ٹھہرا تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کو کہ نہین ہے تجھے بِهٖ عِلْمٌ شرکت پر اوسکے مستحق ہونے کا کچھ علم
فَلَا تُطِعْهُمَا تو نہ حکم مان اونکا وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت کر دونون کے ساتھ فِي الدُّنْيَا زندگی دنیا مین مَعْرُوْفًا
مصاحبت اچھی کہ شریعت کے موافق اور بزرگی کا مقتضا ہو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر دین مین سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اوسکی راہ کی جو پھرا ہے
میری طرف توحید اور اخلاص کے ساتھ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ پھر میری جزا کی طرف ہے
مَرْجِعُكُمْ پھرنا تمھارا فَاُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کرونگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز سے جو کہ تم کرتے تھے بھلا
برائی یہ آیت حضرت سعد وقاص کی شان مین نازل ہوئی جیسا کہ سورۂ عنکبوت مین مذکور ہے اور لقمان کے قصہ مین اس حکم کا ذکر کیا
شرک کی مناسبت کے سبب سے ہے لکھا ہے کہ حضرت سعد وقاص کی ماں نے تین دن کھانا پانی نہ کھایا پیا یہانتک کہ اونکا منہ لکڑی سے کھولکر
حلق مین پانی ڈالدیا اور حضرت سعدؓ بھی کہتے تھے کہ بالفرض اگر اسکی ستر روحین ہون اور ایک ایک قبض کرین یعنی اگر ستر بار مرے
تو بھی مین دین اسلام سے نہین پھرتا پھر دوبارہ لقمان کی وصیت حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اونھون نے اپنے بیٹے سے کہا کہ يٰبُنَيَّ
اے میرے چھوٹے بیٹے اِنَّهَا بیشک جو کام آدمی کا ہوتا ہے یعنی نیک اور بد کام اِنْ تَكُ اگر ہووے چھوٹے سے چھوٹے مین مِثْقَالَ حَبَّةٍ
برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے کہ رائی کا دانہ سب دانون سے چھوٹا ہوتا ہے فَتَكُنْ پھر ہو وہ فِيْ صَخْرَةٍ پتھر مین پتھر کے نیچے کہ اوس

وقف النبی صلعم

نصف

کہتے ہین اور وہ ساتوین زمین کے نیچے ہی اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا وہ کام آسمانون مین ہو باوجود اوسکی بلندی اور وسعت کے یا آسمانون کے
اوپر ہو اَوْ فِی الْاَرْضِ یا زمین مین پوشیدہ جگہ ہو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لائیگا اوسے خدا اور حاضر کردیگا اور اوسکا حساب لیگا اِنَّ اللّٰهَ
لَطِیْفٌ بیشک اللہ باریک جاننے والا ہی اور اوسکا علم ہر پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوئے ہی خَبِیْرٌ جاننے والا ہی خبر کا ٹھکانا یٰبُنَیَّ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ ای چھوٹے بیٹے میرے قائم رکھ نماز تاکہ تیرا نفس مرتبہ کمال کو پہونچے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر نیکی کا وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھ برائی سے تاکہ اور لوگ تیرے سبب سے کامل ہون معروف وہ ہی جو شریعت اور سنت کے موافق ہو اور منکر وہ ہی جو
عقل اور نقل کے مخالف ہو وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰی مَا اَصَابَكَ اوس چیز پر جو تجھے پہونچے شدتون مین سے خصوصاً اوامر اور
نواہی مین اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو حکم کیا گیا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ واجبات امور مین سے ہی یعنی جو کچھ خدا نے حکم قطعی کیا
ہی اوسمین یہ حکم واجب کردیا ہی وَلَا تُصَعِّرْ اور ایک طرف نہ پھیر خَدَّكَ لِلنَّاسِ اپنا منہ یعنی تکبر کی وجہ سے لوگون کی طرف
منہ نہ پھیر بلکہ فروتنی کے ساتھ اونکی طرف متوجہ ہو وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ اور نہ چل زمین مین مَرَحًا اتراہٹ سے یعنی کھیل کود اور خوشی
واسطے یعنی جاہلون یا بیدینون کی طرح نہ چل اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ بیشک اللہ نہین دوست رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر چلنے والے کو
جو متکبرون کی طرح چلتا ہی فَخُوْرٍ جو ناز کرنے والا ہو کہ اسباب تنعم کے سبب لوگون کے سامنے اکڑتا ہی وَاقْصِدْ اور اوسط
درجہ اختیار کر فِیْ مَشْیِكَ اپنی چال مین یعنی جلد اور آہستہ چلنے کے درمیان مین چلتا رہ اسواسطے کہ جلدی چلنا بیباکی
اور بیکساری کی علامت ہی اور دیر کو قدم اوٹھانا تکبر اور بزرگواری کا نشان ہی بلکہ میانہ روی اور فروتنی کے ساتھ قدم رکھ وَاغْضُضْ
اور نیچی کر اور کم نکال مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز مین سے یعنی چیخنا چلانا اور زبان درازی اور سخت گوئی چھوڑ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
یقینی بدتر آوازون کی لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ گدھے کی آواز ہی یعنی آواز بلند کرنے مین کچھ فضیلت نہین ہی دیکھو گدھے کی آواز کیسی
بلند ہوتی ہی باوصف اسکے طبیعت کو بری معلوم ہوتی ہی دماغ کو پریشان کرتی ہی عین المعانی مین ہی کہ عرب کے مشرک آواز بلند ہونے پر
تفاخر کرتے تھے اس آیت مین حق تعالیٰ نے اونکے فخر کو ابتر اور [illegible] کر دیا اور حضرت رسول علیہ التحیۃ والتسلیم نرم آواز دوست رکھتے تھے
اور بلند آواز سے کراہت فرماتے تھے انجیل مین [illegible] بندون کو کہ جب ہمسے مناجات کیا کرین تو اپنی آوازین [illegible]
یعنی آہستہ مناجات کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھ اونکے دلون مین ہی جانتا ہون اگر کوئی کہے کہ بدتر ہونا گدھے کی آواز کے ساتھ خاص کیا گیا
حالانکہ بعض حیوانون کی آواز اوس سے بھی بدتر ہوتی ہی تو اسکا جواب دیا ہی کہ بدتر اور مکروہ معلوم ہونے مین عرب کے نزدیک گدھے کی آواز مثل
ہی سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ہر حیوان کی آواز اوسکی تسبیح ہی مگر گدھے کی چیخ شیطان کو دیکھنے کے سبب سے ہی اور حدیث مین
آیا ہی کہ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطٰنًا یعنی جب سنو تم آواز گدھے کی پس کہو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ کہو اسواسطے کہ بیشک گدھے نے شیطان کو دیکھا ہی اور کتاب فیہ ما فیہ مین حضرت مولوی قدس سرہ سے گدھے کی آواز بدتر ہونے کی وجہ
منقول ہی کہ اکثر وہ گھاس اور پانی کے واسطے چلاتا ہی یا شہوت جماع کے واسطے [illegible] اور جو آواز [illegible]
سبب سے پیدا ہو وہ سب آوازون سے بدتر ہوتی ہی اور بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو [illegible] اخلاق [illegible] لوگون [illegible] وہ سب سے بدتر

اونکے کانون سے بہتر ہوگی بیت نغمہائے عاشقان بس دلکش ست ⁂ استماع نغمہ ایشان خوش ست ⁂ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہین دیکھتے ہو
تم اے لوگو کہ اَنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ نے سَخَّرَ لَکُمْ مسخر کردین تمہارے واسطے مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وہ چیزین جو آسمانون مین ہین
آفتاب یا مہتاب کہ انکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتے ہو اور ستارے کہ اونکے سبب سے راہ پاتے ہو وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو چیزین زمین مین ہین
پہاڑ میدان دریا حیوانات نباتات کہ کھاتے ہین کہ اوس سے نفع حاصل کرتے ہو وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ اور پوری کردین تم پر نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً
نعمتین اپنی ظاہر وَّبَاطِنَۃً اور پوشیدہ یعنی جو نعمتین تم پہچانتے ہو اور جو نہین پہچانتے ہو یا نعمتین جو محسوس ہین یعنی حواس سے
پہچانی جاتی ہین اور جو معقول ہین کہ عقل سے دریافت ہوتی ہین اور کہتے ہین کہ نعمتین پڑھا ہی جیسے واحد اور نعمت ظاہر و باطن مین علما کو بہت گفتگو ہے
صاحب تیسیر نے لکھا ہے کہ کتاب بحر العلوم مین نعمت کی یہ تفسیر کی ہے مراد جو نعمت ظاہر مشہور ہے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات ہے
اور نعمت باطن فرشتون کی امداد ہے اور ایک قول کے موافق نعمت ظاہر خوبصورتی ہے اور نعمت باطن نیک سیرتی یا اقرار اور تصدیق یا نطق یعنی
گویائی اور عقل یا وجود نعمت اور شہود منعم یا درستی اعضا اور معرفت ملک کی یا حفظ قرآن اور اوسکے معنی سمجھنا یا ادائے ارکان یا نماز روزہ یا ذکر
زبان و ذکر قلب یا بدنون کی صحت اور دینون کی صحت یا بصر اور بصیرت یا منافع کھینچنا اور ضرر دفع کرنا یا زیادتی اموال اور صفائی احوال یا نبوت اور
ولایت شیخ جمال الدین سیاحی قدس سرہ نے فرمایا کہ فخر الاولیا یونس سہاوندی نے کہا ہے کہ نعمت ظاہر فقیرون کا انصاف دنکو دینا
اور نعمت باطن فقیر کا انصاف رات کو دینا ہے اور باقی وجہین جو عالمون اور عارفون نے کہی ہین جواہر التفسیر مین ہم نے لکھی ہین بیت
کوششے کن [illegible] سوآن بحر ⁂ کاندران یابی صدف با پر گہر ⁂ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین مَنْ یُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے
فِی اللّٰہِ اللہ کی کتاب مین یعنی نضر بن حارث کہ قرآن شریف کو اگلون کی کہانی کہتا تھا عین المعانی مین ہے کہ ایک یہودی نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمہارا خدا کس چیز کا ہے پس فورًا اوسے بجلی نے ہلاک کردیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی ہے جو جھگڑتا ہے خدا کی
باتون مین بِغَیْرِ عِلْمٍ بے علم کے وَّلَا ہُدًی اور بے بیان کے کہ خدا کے پاس سے ہو وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ اور بے کتاب
روشن کے بلکہ محض تقلید کی راہ سے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے کہ وَاِذَا قِیْلَ لَہُمُ اور جب کہین اونکو صدق کے ساتھ اتَّبِعُوْا پیروی کرو
مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اوس چیز کی جو بھیجی ہے اللہ نے یعنی قرآن اور اوسپر ایمان لاؤ تو قَالُوْا کہتے ہین کہ بَلْ نَتَّبِعُ ہم نہین ایمان لاتے
اور نہین پیروی کرتے اوسکی بلکہ ہم پیروی کرتے ہین مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اوس چیز کی کہ پایا ہے ہم نے اوسپر اٰبَآءَنَا اپنے باپ
دادا کو یعنی اپنے بزرگون کی راہ پر ہم چلتے ہین اَوَلَوْ کَانَ الشَّیْطٰنُ کیا اگرچہ شیطان کہ وسوسون سے یَدْعُوْہُمْ بلاتا ہے
اونھین اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ عذاب دوزخ کی طرف تو بھی یہ اسی طرح پیروی کرتے رہینگے اوسکی اور تقلید سے نہ درگذرینگے
وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْہَہٗۤ اور جو کوئی خالص کرے دین یا عمل اپنا یا اخلاص کے ساتھ توجہ کرے اِلَی اللّٰہِ اللہ کی طرف وَہُوَ
مُحْسِنٌ حال آنکہ وہ نیک کام کرنے والا ہو یعنی موحد فَقَدِ اسْتَمْسَکَ تو بے شک و شبہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَۃِ
الْوُثْقٰی مضبوط پکڑ پر کہ کلمہ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن ہے اور بعضون نے کہا ہے محبت اللہ کے واسطے اور عداوت اللہ کے
واسطے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ عروہ وثقی یعنی مضبوط پکڑ طریقہ سنت و جماعت کی رعایت ہے وَاِلَی اللّٰہِ اور اللہ کی طرف

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ پھرنا سب کاموں کا یعنی اہل امور کو کہ خلائق ہیں اوسی کی طرف پھرنا ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کفر کرے ایمان
نہ لاوے اور بجز وہ وثقی پر ہاتھ نہ مارے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ نہ کرے تمکو اے ہمارے حبیب كُفْرُهٗ ط اوسکا کفر اِلَيْنَا
ہماری طرف ہے مَرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا فَنُنَبِّئُهُمْ پھر آگاہ کرینگے ہم اونھیں بِمَا عَمِلُوْا ط اوس چیز کے ساتھ جو اونھوں نے
کیا ہے اور یہ آگاہ کرنا عذاب کرکے ہوگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌ خوب جانتا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اون باتوں کو
جو سماتی سینوں میں ہیں بھلائی برائی نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہیں ہم اونکو نعمت اور خوشی کے سبب قَلِيْلًا تھوڑی مدت کہ جلد
تمام ہو جاوے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر لائینگے ہم اونھیں مضطر اور ناچار کرکے اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ عذاب سخت اور گاڑھے
اور بھاری کی طرف کہ گویا سب سے ہوگا بلکہ عذاب جاودانی ہے روز بروز ترقی ہوگی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کافروں کو کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ضرور ضرور
کہینگے کہ خدا نے یہ جواب سچ ہے اور خالق مطلق ہے اسواسطے کہ بغیر خدا کی طرف پیدا کرنیکی اسناد کو منع کرنے والی دلیلیں بہت کھلی ہوئی ہیں
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب تعریف اللہ کے واسطے ہے یعنی شکر کرو کہ وہ اقرار کرتے ہیں اوس چیز کا جس سے
اونکا اعتقاد کا باطل ہونا ثابت ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اونھیں سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے کہ اس اقرار کے سبب
اونپر الزام آتا ہے لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہے آسمانوں اور زمینوں میں یعنی سب اوسی کے
مخلوق ہیں تو زمین و آسمان میں اوسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بیشک اللہ تعالی وہ تو بے پروا ہے
اپنی ذات سے سب چیزیں پیدا ہونے کے قبل سے الْحَمِيْدُ ○ تعریف کیا ہوا اپنی صفات کے ساتھ سب بندوں کی گویائی کے
قبل سے یا بے پروا ہے سب تعریف کرنیوالوں کی تعریف سے اور تعریف کیا ہوا ہے اونکی تعریف کیے ہوئے بیت از غنی
ذات خود از ما سواے خویشتن ٭ خود توصیف کرد بی حمد و ثناے خویشتن ٭ سورۃ لقمن کے آخر میں گذرا کہ یہود نے قرآن پر اعتراض
کیا کہ کہیں تو اوسمیں ہے کہ تمکو حکمت کے ساتھ بہت کچھ دیا ہے اور کہیں ہے کہ تمکو تھوڑا سا علم دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِدَادًا اس سورت میں بھی اوسی امر کی تاکید کے واسطے فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہوتا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین میں ہے
مِنْ شَجَرَةٍ درختوں میں سے اَقْلَامٌ قلمیں وَّالْبَحْرُ اور دریا کہ محیط ہے وصف اوسکی سیاہی ہو تاکہ يَمُدُّهٗ مدد دے
اوس بحر محیط کو مِنْۢ بَعْدِهٖ اوسکا پانی تمام ہو جانے کے بعد سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا اور اوسکی مانند اور قلموں اور دریاؤں
پانی کی سیاہی سے لکھتے تو مَّا نَفِدَتْ ختم اور تمام ہوتا كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط علم الٰہی اور عجائب صنع بادشاہی
یا دنیا میں جو کچھ پیدا کیا ہے اور عقبی میں جو کچھ پیدا کریگا اونکا نام یا اوسکے حکم اور فرمان یا جو نعمتیں کہ دونوں جہان میں بندوں کو
پہونچاتا ہے اسواسطے کہ سیاہی اور قلم کی نہایت ہے اور جو چیز کہ ہو اوسکی نہایت نہیں اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ بیشک اللہ غالب ہے
احکام دینے میں حَكِيْمٌ ○ جاننے والا ہے کوئی چیز اوسکے علم اور حکمت سے باہر نہیں مَا خَلْقُكُمْ
نہیں ہے پیدا کرنا تمہارا یکبارگی اول وَلَا بَعْثُكُمْ اور نہ اوٹھانا تمہارا موت کے بعد اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط

کذا فی بحر مواج ۱۲

کرنا انہیں پیدا کرنے اور اوٹھانے ایک آدمی کے اسواسطے کہ حق تعالی پیدا کرنے میں اوزار اور مددگارون کی مدد کا محتاج نہیں ہے بلکہ ایک
لفظ کن سے لاکھ عالم پیدا کرتا ہے اور مُردون کو اوٹھانے میں پہلے کچھ چیزیں مرتب کرنے کی احتیاج نہیں رکھتا بلکہ حضرت اسرافیل
حکم کریگا کہ کہو اوٹھو قبرون سے بس ایک ہی پکار میں سب مخلوق اپنی اپنی قبرون سے نکل آوینگے إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ تحقیق
کہ اللہ سننے والا ہے سب سننے کی باتین بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہے سب دیکھنے کی چیزین اور یقینی ایسے قادر مطلق کی قدرت کاملہ
مین عاجزی کو دخل نہیں بلکہ قدرت سے جو چیز بنادی بس بنادی قدرت سے جو چیز توڑ دی بس ❊ أَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا
تو نے أَنَّ اللَّهَ یہ کہ اللہ تعالی يُولِجُ اللَّيْلَ اندر کرتا ہے رات کے اندھیرے کو فِي النَّهَارِ دن کے اوجالے میں یعنی شام کو
وَيُولِجُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہے دن کے اوجالے کو فِي اللَّيْلِ رات کے اندھیرے میں صبح ہونے ہوتا ہے یعنی دن کی مقدار
کم اور زیادہ کرتا ہے وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند کو اور دونون کے سبب خلق کو فائدہ
پہونچتے ہیں كُلٌّ يَجْرِي ہر ایک دونون میں سے چلتا ہے اپنے آسمان میں إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ایک دن نام رکھے ہوے تک کہ وہ قیامت
روز ہے اوسدن انکا چلنا البتہ بند ہوجائیگا وَأَنَّ اللَّهَ اور تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو
خَبِيرٌ ۝ خبر رکھتا ہے اور سب امور کی باریکی پہچانتا ہے ذَٰلِكَ وہ وسعت علم اور شمول قدرت بِأَنَّ اللَّهَ بسبب اسکے ہے کہ اللہ تعالی
هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہے اپنی ذات میں اور واجب ہے اپنے وجود میں وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ اور وہ چیز جسے پکارتے ہیں مشرک اور
تدعون مخاطب پڑھا ہے یعنی ای مشرکو جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُونِهِ سوا خدا کے وہ الْبَاطِلُ بیہودہ اور ناحق ہے وَأَنَّ
اللَّهَ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ هُوَ الْعَلِيُّ وہی برتر یعنی سب پر غالب الْكَبِيرُ بڑا ہے کہ اوس سے بڑا کوئی نہیں أَلَمْ تَرَ

ع ۱۱

کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تو نے أَنَّ الْفُلْكَ یہ کہ کشتی تَجْرِي فِي الْبَحْرِ چلتی ہے دریا میں بِنِعْمَتِ اللَّهِ اللہ کے احسان
کہ وہی کشتی کی پانی کے اوپر نگہبانی کرتا ہے اور ہوا کو کشتی چلانے کے واسطے بھیجتا ہے لِيُرِيَكُمْ تاکہ دکھاوے تمکو مِنْ آيَاتِهِ
اپنی قدرت کی نشانیون میں سے کشتی کے ہلنے اور چلنے اور دریا کے بعضے عجائبات میں إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک کشتی اور دریا کے
امور میں لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہیں شمول قدرت اور کمال حکمت اور وفور نعمت کی لِكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے
بلا پر شَكُورٍ ۝ شکر کرنے والے کے لیے اوسکی نعمتون پر وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ اور جب گھیر لیتی ہے اور چھپا لیتی ہے
کشتی والون کو موج دریا کی کہ بڑائی میں كَالظُّلَلِ مانند سائبانون کے ہوتی ہے یا پہاڑون کے مانند یا ابرون کے مثل تو دَعَوُا
پکارتے ہیں خدا کو مُخْلِصِينَ پاک کرنے والے لَهُ الدِّينَ خدا کے واسطے اپنا دین اسواسطے کہ آفت ہوا اور کشتی
کشتیبان کے اختیار میں چلنا کہ مخالف اصلی ہے انکے خوف شدید کو زائل کر دے اور اونکو اصلی مقام میں پہونچادے
فَلَمَّا نَجَّاهُمْ پھر جب کہ چھڑاتا ہے اللہ اونکو اور صحیح سلامت پہونچادیتا ہے إِلَى الْبَرِّ میدان کی طرف فَمِنْهُمْ
تو بعضے اونمین سے مُقْتَصِدٌ عادل ہیں یعنی سیدھے ہیں طریق توحید پر اور بعضے پھرنے والے راہ حق سے یعنی
کشتی میں جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ تو اپنی دعا اور امید پر ثابت رہتے ہیں اور مشرک منکر ہو جاتے ہیں

فما یجحد

بِاٰیٰتِنَآ اور انکار نہیں کرتے ہماری قدرت کی نشانیوں کا اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ مگر بہت عذر کرنے والا اور عہد توڑنے والا کَفُوۡرٍ ناشکرا اپنے پروردگار کی نعمتوں پر یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہے یعنی اے سب لوگو کشتی والے جو ثابت ہوا نہیں دعا اور امید پر اور غیر اہل کشتی اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ڈرو اپنے رب کے عذاب سے پرہیز کرو بری باتوں سے وَاخۡشَوۡا اور ڈرو يَوۡمًا لَّا يَجۡزِيۡ اس دن سے کہ دفع نہ کریگا عذاب کو اور نہ روکیگا وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ باپ اپنے بیٹے سے وَلَا مَوۡلُوۡدٌ اور نہ کوئی فرزند هُوَ جَازٍ بدلہ دینے والا ہو عَنۡ وَّالِدِهٖ اپنے باپ سے شَيۡـًٔا کچھ عذاب میں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ خطاب ہے کافروں کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان والے باپ بیٹے مومنوں کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا ثواب اور عذاب کا حَقٌّ سچا ہے اور اوسمیں کچھ خلاف نہیں اور نہ ہوگا فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا زندگی دنیا کی یعنی دنیا کے دلفریب مال و متاع اور اوسکی زینتوں پر فریفتہ نہو جاؤ وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ اور چاہیے کہ مغرور نکرے تمکو بِاللّٰهِ خدا کی بخشش کے ساتھ یا اوسکے مہلت دینے پر الۡغَرُوۡرُ شیطان فریب دینے والا یعنی تمکو جھوٹی لمبی لمبی امیدوں سے گمراہ کر کے گناہوں پر دلیر کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مصرع امروز گنہ کنید و فردا توبہ ۔ تم ہرگز دھوکے میں نہ آنا اسواسطے کہ کل کے عذر کے واسطے کل کی عمر چاہیے کوئی اوسکا قبول کرنے والا نہیں ہے نظم کار امروز بہ فردا مگذار زنہار ۔ چون یافتہ کار کن عذر میار ۔ بس افتادہ است امروز با فردا مفکن ۔ بازدہان قد خطا مانی ۔ منقول ہے کہ ایک حارث یا وارث بن عمرو ایک صحابی نے بطریق رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے محمد قیامت کب ہوگی اور میں نے کھیت بویا ہے پانی کب برسیگا اور میری عورت حاملہ ہے اوسکے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور مجھے بتاؤ کہ میں کل کیا کام کرونگا اور میں اپنے پیدا ہونے کی جگہ تو جانتا ہوں بھلا میں مرونگا کہاں تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اے حبیب تم کہدو کہ ان پانچوں کا علم غیب ہے کہ خزانہ مشیت میں ہے اور اسکے اطلاع کی کنجی کسی آدمی کے ہاتھ میں اوسنے نہیں دی ہے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عِنۡدَهٗ اوسکے پاس ہے یعنی عِلۡمُ السَّاعَةِ علم قیامت آنے کا وَيُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ اور برساتا ہے مینہ اوسوقت اور اوس مقام پر جو ٹھہرایا اور مقرر فرمایا ہے وَيَعۡلَمُ اور جانتا ہے مَا فِى الۡاَرۡحَامِ جو کچھ رحموں میں ہے لڑکا یا لڑکی پورا یا ناقص وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌ اور نہیں جانتا کوئی جی نیک کام کرنے والا ہو یا بدکار مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدًا کہ کیا چیز کمائی کریگا کل بھلائی یا برائی وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌ اور نہیں جانتا کوئی جی بِاَىِّ اَرۡضٍ کس زمین پر تَمُوۡتُ مریگا اور کسوقت مریگا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ بیشک اللہ جانتا ہے غیب کی باتیں جب چاہے ظاہر کرے خَبِيۡرٌ آگاہ ہے چھپی ہوئی باتوں سے جب چاہے پردہ کرم میں چھپائے

سُوۡرَۃُ السَّجۡدَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	وَهِیَ ثَلٰثُوۡنَ اٰیَۃً
سورہ سجدہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتیں ہیں

الٓمّٓ امیر المومنین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے قرآن کا خلاصہ حروف مقطعہ ہیں الم میں کہا ہے کہ الف حلق کی انتہا سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہوں میں اول ہے اور لام زبان کے کنارے سے نکلتا ہے
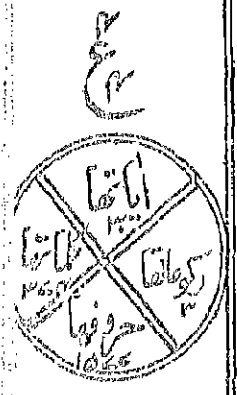
اور وہ حروف نکلنے کی جگہوں میں اول و وسط ہی اور میم ہونٹھ سے نکلتا ہی اور وہ حروف نکلنے کی جگہوں میں اخیر ہی تو یہ بات اس طرف اشارہ ہی
کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اقوال و افعال کی ابتداؤں اور درمیان اور انتہاؤں میں اللہ کے ذکر کے ساتھ انس چاہتا رہے تَنْزِيلُ
الْكِتَابِ اوتارنا کتاب یعنی قرآن کا لَا رَيْبَ فِيهِ کچھ شک نہیں وسمیں یعنی اوتارا گیا ہی بیشبہہ مِنْ رَّبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے آیا تصدیق کرتے ہیں کہ لوگ کہ یہ خدا پاس سے ہی أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ
یا کہتے ہیں کہ بنا لیا ہی اوسے محمد عربی نے اپنے جی سے بَلْ ایسا نہیں ہی جو وہ کہتے ہیں بلکہ هُوَ الْحَقُّ قرآن بات صحیح اور درست ہی
اوتارا ہوا مِن رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے لِتُنذِرَ تا کہ ڈرائے تو عذاب الٰہی سے قَوْمًا مَّا أَتَاهُم اوس قوم کو جو عرب
درمیان ہی اور نہیں آیا ہی اونکے پاس مِّن نَّذِيرٍ کوئی ڈرانے والا مِّن قَبْلِكَ پہلے تجھسے اس سے فترت کا زمانہ مراد ہی
اور اسماعیل علیہ السلام اپنے زمانہ والوں کے واسطے ڈرانے والے تھے اور تم اے حبیب اپنی قوم کو ڈرانے والے ہو لَعَلَّهُمْ
شاید کہ وہ لوگ تمہارے ڈرانے سے يَهْتَدُونَ ۝ راہ پاویں اگر میں چاہوں اللَّهُ خدا ہے برحق الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان و زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور وہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہی فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
چھہ دن کی مقدار میں دنیا کے دنوں میں سے ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش پر کہ سب مخلوق سے
بڑا ہی تو اوس خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی راہ سے منہہ نہ پھیرو کہ دنیا و عقبی میں مَا لَكُم نہیں ہی تمہارے واسطے مِّن دُونِهِ
اوسکے سوا مِن وَلِيٍّ کوئی دوست کہ یاری کرے وَلَا شَفِيعٍ اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ مددگاری کرے أَفَلَا
تَتَذَكَّرُونَ ۝ کیا نصیحت نہیں مانتے خدا کے اور قرآن کے پند و نصائح سے يُدَبِّرُ الْأَمْرَ بناتا ہی دنیا کے کام یعنی اوسکا
حکم کرتا ہی اور بھیجتا ہی فرشتہ کو جو اوس کام پر معین ہی مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے إِلَى الْأَرْضِ زمین کی طرف تو فرشتہ آتا ہی اور
وہ کام بجا لاتا ہی ثُمَّ يَعْرُجُ پھر چڑھہ جاتا ہی إِلَيْهِ آسمان کی طرف فِي يَوْمٍ كَانَ دن میں کہ ہی مِقْدَارُهُ مقدار
اوسکی أَلْفَ سَنَةٍ ہزار سال مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ اوس چیز میں سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی آسمان سے اوترنا اور چڑھنا
اتنی مدت میں کہ اگر آدمی جاوے تو ہزار برس سے کم میں جانا میسر نہ ہوے اسواسطے کہ آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہی تو اوترنے
چڑھنے کا زمانہ ہزار برس ہوا ذَٰلِكَ وہ خدا جو بندوں کے کام بناتا ہی عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی پوشیدہ اور ظاہر کا
یعنی دنیا و آخرت کے امور جانتا ہی یا جانتا ہی جو کچھ ہو چکا اور ہوتا ہی اور ہوگا الْعَزِيزُ غالب ہی مقدور و مقرر کرنے میں الرَّحِيمُ ۝
مہربان ہی بندوں پر کام بنانے میں الَّذِي أَحْسَنَ وہ وہ ہی جسنے اچھا کیا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ہر چیز کو کہ پیدا کیا یعنی آسنے کیا
اچھی صورت پر بمقتضائے حکمت نظم کردی آنچہ در جہان شاید ہا کردہ آنچنانکہ میباید ۔ از تو روشن گرفت کار ہمہ ۔ کہ توئی آفریدگار ہمہ ۔ نقش زیبا
بلوح خاک از تست ۔ دل دانا و جان پاک از تست ۔ وَبَدَأَ اور شروع کیا خَلْقَ الْإِنسَانِ پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا مِن طِينٍ
مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ پھر پیدا کیے نَسْلَهُ فرزند اوسکے مِن سُلَالَةٍ خلاصہ سے پیٹھہ سے باہر نکالا گیا مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝
پانی ضعیف و ذلیل یعنی نطفہ سے ثُمَّ سَوَّاهُ پھر سیدھا کیا آدم کا قالب وَنَفَخَ فِيهِ اور پھونکی اوسمیں مِن رُّوحِهِ

اپنی روح میں سے اضافت بزرگی اور سرفرازی کی ہے یہ بات ظاہر کرنے کو کہ روح بزرگ مخلوق ہے وَجَعَلَ لَكُمُ اور بنایا تمہارے واسطے
السَّمْعَ کان تاکہ سنو وَالْأَبْصَارَ اور آنکھیں تاکہ دیکھو وَالْأَفْئِدَةَ اور دل تاکہ دریافت کرو قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ایسی نعمتوں پر وَقَالُوا اور کہا اون لوگوں نے جو قیامت کے دن قبروں سے زندہ ہو کر اوٹھنے کے منکر تھے
جیسے ابی بن خلف اور اوسکے ایسے منکروں نے کہ أَإِذَا ضَلَلْنَا کیا جب ہم گم ہو جاوینگے فِي الْأَرْضِ زمین میں یعنی
جب ہم خاک ہو کر زمین میں اسطرح مل جاوینگے کہ ہمارے اعضا اور خاک کے درمیان کچھ تمیز باقی نہ رہے تو أَإِنَّا لَفِي
خَلْقٍ جَدِيدٍ کیا ہم ضرور نئی پیدائش میں ہونگے اور یہ استفہام انکاری ہے یعنی جب ہم خاک ہو جاوینگے تو نئی پیدائش کے
متعلق نہ ہونگے بَلْ هُم ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ وہ اپنے رب کی ملاقات سے كَافِرُونَ کافر ہیں
یعنی آخرت جو دیدار کی جگہ ہے اوسکا ایمان نہیں رکھتے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرت کے منکروں کو کہ يَتَوَفَّاكُم قبض کر
لیگا تمہاری روح کو مَّلَكُ الْمَوْتِ فرشتہ موت کا عزرائیل علیہ السلام ہیں الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ وہ فرشتہ جو وکیل اور
مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کرنے پر ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ پھر اپنے رب کی طرف تُرْجَعُونَ پھیرے جاؤ گے اعمال کی جزا کے
واسطے کشاف میں ہے کہ عزرائیل علیہ السلام روحوں کو پکارتے ہیں وہ جواب دیتی ہیں پھر وہ اپنے مددگاروں کو قبض کا حکم کرتے
ہیں امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ملک الموت کا ایک چہرہ آگ کا ہے اوس چہرے سے کافروں پر ظاہر ہوتے
اور اونکی روح قبض کرتے ہیں اور ایک چہرہ اونکا ظلمت اور سیاہی کا ہے کہ اوس چہرے سے ظاہر ہو کر منافقوں کی روح نکالتے ہیں اور ایک چہرہ
آدمیوں کا سا ہے وہ چہرہ ظاہر کرکے ایمان والوں کی روح نکالتے ہیں اور ایک چہرہ نور کا اوس چہرے سے ظاہر ہو کر انبیا اور صدیقوں کی
روح قبض کرتے ہیں اور اونکے مددگار رحمت کے فرشتے بھی ہیں اور عذاب کے بھی اور آدمی سے عجب ہے کہ اوسکی گھات میں ایسا حریف
لگا ہوا ہے پھر وہ کیونکر آرام طلبی کا دم بھرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے فرد آسودگی کی ... کہ از نہیب اجل یک کس ندارد امن ... وَلَوْ
تَرَىٰ اور اگر تو دیکھے اے دیکھنے والے إِذِ الْمُجْرِمُونَ جب مشرک لوگ حشر کے دن نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ جھکائے ہونگے اپنے سر
یعنی کمال مرتبہ خجالت اور ندامت کی وجہ سے اپنا سر آگے جھکا لینگے عِندَ رَبِّهِمْ اپنے رب کے پاس عرض کے محل اور موقف میں تو
البتہ دیکھیگا تو ہول بھرے کام اور اوس وقت وہ کہینگے رَبَّنَا اے ہمارے رب أَبْصَرْنَا دیکھا ہم نے جو کچھ تو نے وعدہ کیا تھا وَ
سَمِعْنَا اور سنی ہم نے تیرے پیغمبروں کی تصدیق یا قیامت کے دن کی ہول ہم نے دیکھی اور صور کی آواز سنی فَارْجِعْنَا پھر پھیر تو ہمکو
دنیا میں نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کریں ہم کام اچھے إِنَّا مُوقِنُونَ بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں آخرت کے واسطے
کہ اب ہم نے آنکھوں سے دیکھ لیا اور اب ہمیں شبہ نہیں ہے پس حق تعالیٰ فرماویگا کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم لَآتَيْنَا البتہ
دیتے ہم دنیا میں كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو هُدَاهَا اوسکی راہ جس سے وہ راہ پاتا ایمان اور نیک کام کی طرف وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ
اور لیکن ثابت ہوا ہے حکم مِنِّي مجھ سے کہ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ ضرور بھر دونگا میں دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کافر جن
اور آدمی أَجْمَعِينَ سب سے فَذُوقُوا پس چکھو تم عذاب بِمَا نَسِيتُمْ اس سبب سے کہ بھول گئے یعنی چھوڑ دیا تم نے لِقَاءَ یَوْمِ

هذا۔ اپنا یہ دن یعنی تم اس دن کی ملاقات کا ایمان نہ لائے اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ بیشک ہم نے بھی ترک کیا تمکو اور عذاب میں چھوڑا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا يُؤْمِنُ سوا اسکے نہیں کہ ایمان لاتے ہیں بِاٰيٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں کا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا وہ لوگ کہ جب نصیحت کیجے جاتی ہیں بِهَا اون آیتوں کے سبب خَرُّوْا گر پڑتے ہیں سُجَّدًا سجدہ کرنے والے وَّسَبَّحُوْا اور پاکی بیان کرتے ہیں اپنے پروردگار کی اوس چیز سے جو اوسکی عظمت و کبریائی کے لائق نہو التسبیح جو لائق ہو بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی تعریف کے ساتھ یعنی نالائق صفتوں سے منزہ کرتے ہیں اور موافق صفتوں کے ساتھ تعریف کرتے ہیں یا سجدوں میں سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ اور وہ سرکشی نہیں کرتے ایمان و طاعت اور سجدوں سے حضرت امام اعظم کے قول پر یہاں سجدہ ہے اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک سوا اون شیخ قدس سرہ نے اسکو سجدہ تذکر کہا ہے سجدہ کرنے والے کو چاہیے کہ اوس چیز کو یاد کرے جس سے غافل ہوا ہے اور وجود واحد کی دلالت کو تصدیق کرے کہ وہ دلالت سب چیزوں میں موجود ہے بیت

وفی کل شیء لہ آیۃ ۞ تدل علی انہ واحد ۞ نظم ہمہ ذرات از مہ تا بماہی ۞ بوحدانیتش دادہ گواہی ۞ ہمہ اجزائے کون از مغز تا پوست ۞ چو وابینی دلیل وحدت اوست ۞

سجدہ

لکھا ہے کہ بعضے انصار کے مکان حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور تھے جب وہ مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت میں پڑھتے تو اوسی طرح عشا تک مسجد میں ٹھہرے رہتے اور نماز عشا پڑھکے بھی اپنے مکانوں کو نہ جاتے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کی دولت و سعادت سے بہرہ مند ہوں تو حق تعالی نے اونکی شان میں یہ آیت بھیجی کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ دور رہتے ہیں اونکے پہلو سونے کی جگہوں سے يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہیں اپنے رب کو خَوْفًا خوف سے غصہ کے وَّطَمَعًا اور امید پر اوسکی خوشنودی کے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ یہ آیت اونکی شان میں ہے جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ تہجد پڑھنے والوں اور رات کو اوٹھنے والوں کی شان میں ہے کہ جب شب کا پردہ پڑ جاتا ہے اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیہ پر سر رکھتے ہیں تو وہ تہجد گزار بستر گرم اور فرش نرم سے اپنا پہلو خالی کرکے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہیں اور شب دراز میں از حضرت بے نیاز سے کہتے ہیں تسہیل میں یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کسی شب وہ کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہے تمام شب رکوع ہی میں رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہے بس ایک ہی سجدہ میں صبح کر دیتے لوگوں نے اونسے کہا اے اویس کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتیں ایک حال میں گزار دیتے ہو پس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہاں ہے کاش کے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ میں ایک ہی سجدہ میں اوسے تمام کر دیتا اور اوس سجدہ میں نالہ زار اور گریہ بسیار کرتا بیت ہمہ شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ۞ من و خیال تو و نالہای درد آلود ۞ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور جو کچھ روزی دی ہے ہمنے اونکو اوسمیں سے يُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہیں یعنی راتوں میں یعنی راتکو تو میری درگاہ میں گدائی کرتے ہیں اور دن کو میری راہ میں فقیروں کو دیتے ہیں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہیں جانتا کوئی نفس یعنی کوئی مرسل مَّا اُخْفِيَ جو کچھ چھپا رکھا گیا ہے لَهُمْ واسطے اونکے یعنی اون لوگوں کے واسطے جو اپنے بستر سے پہلو تہی کرتے ہیں مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

آنکھون کی روشنی چھپا رکھی ہے یعنی وہ چیز جس سے آنکھیں روشن ہون حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت
ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ اوس پوشیدہ نعمت کو زبان پر لانا اسی واسطے کہ فلا تعلم
اور لا خطر علی قلب بشر یہ آیت اور حدیث دو گواہ ہین کہ وہ نعمت دریافت کرلینے کا دعوی لائق نہیں مگر اہل مشاہدہ کو اور وہ نعمت پوشیدہ ہے
پہلو تہی کرنے والے دیے جاینگے جَزَآءً بِمَا كَانُوا جزا اوس سبب سے کہ تھے ایسا کہ يَعْمَلُونَ ○ عمل کرتے بزرگون نے
کہا ہے کہ چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اوسکی جزا بھی پوشیدہ ہے اسواسطے کہ جسطرح کوئی اونکی عبادت پر مطلع نہیں ہوا اوسی طرح
اونکی جزا سے بھی آگاہ نہو نظم روزیکہ دم ہمرہ جانان نحیین ہا ز الا دو کل بہم و دمبر ہم دمین ہر ایکہ بیان میں واو گفتہ شود واسمون دانم
دو دانند و واندول من لکھا ہے کہ ایکدن ولید بن عقبہ نے شیر خدا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ڈینگ کے طور پر کہا کہ اے علی میری سنان
تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہے پس حضرت علی نے فرمایا کہ چپ اے فاسق تجھے مجھ سے کیا نسبت کیا مجال برابری کی
اور کیا طاقت جھگڑے کی پس حق تعالی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کی تصدیق فرمائی اور یہ آیت بھیجی کہ أَفَمَنْ كَانَ کیا
کوئی ہو مُؤْمِنًا ایمان لانے والا خدا اور رسول کا یعنی علی کرم اللہ وجہہ كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا مانند اوس شخص کے جو ہو فاسق
جیسے ولید بن عقبہ لَا يَسْتَوُونَ ○ برابر نہیں ہین بزرگی اور مرتبہ میں یا جزا اور ثواب میں أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا گروہ لوگ جو
ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کیے اونھون نے نیک فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہین جَنَّاتُ الْمَأْوَى باغ رہنے کے
حقیقی ہیں اور بعضون نے کہا ہے کہ جنت الماوی ایک بہشت ہے داہنے جانب عرش کے حق تعالی بہشت مومنون کو عطا فرمائیگا نُزُلًا ماحضر
پیشکش ہونگے یعنی ماحضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور کل نعمتیں جنت میں داخل ہونے کے بعد اونھین عطا ہونگی پیشکش بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ○ اوس سبب سے کہ تھے عمل کرتے جسکی بدولت اس بزرگی کے مستحق ہوے وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا اور لیکن جن
لوگون نے فسق کیا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ تو بازگشت اونکی دوزخ ہے یعنی جنت الماوی تو ایمان والون کے واسطے ہے اور اوسکے مقابلہ میں
فاسقون کو ماوی اور ٹھکانا دوزخ میں دینگے كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا جب چاہینگے فاسق کہ نکلیں آتش دوزخ سے
أُعِيدُوا پھیرے جاینگے فِيهَا دوزخ میں لکھا ہے کہ جوش کے وقت دوزخ فاسقون کو اوپر پھینکیگی یہانتک کہ وہ دوزخ کے دروازون کے
قریب پہونچینگے اور باہر نکلجانے کی توقع کرینگے پس دوزخ کے مہتمم فرشتے آگ کے گرزون سے اونھین مار کر ہانکینگے اور دوزخ کے گڑھے میں
ڈالدینگے وَقِيلَ لَهُمْ اور کہا جائیگا اونکو اہانت کی راہ سے ذُوقُوا چکھو عَذَابَ النَّارِ عذاب آگ کا الَّذِي كُنْتُمْ
بِهِ تُكَذِّبُونَ ○ وہ عذاب کہ تھے تم اوسکی تکذیب کرتے اور باور نکرتے وَلَنُذِيقَنَّهُمْ اور البتہ چکھاوینگے ہم کافرون کو
مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى عذاب میں سے جو بہت نزدیک ہے اور بہت چھوٹا ہے دنیا میں قتل اور قید ہونا دُونَ الْعَذَابِ
الْأَكْبَرِ بڑے عذاب سے کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ یعنی جو لوگ دنیا میں سے باقی رہیں يَرْجِعُونَ ○ پھر جاوین
راہ حق کی طرف اور کفر سے توبہ کرین موضح میں ہے کہ بہت چھوٹا عذاب قحط ہے اور بہت بڑا عذاب جسکا انجام ہے اور بعضون کے نزدیک ادنی عذاب
قبر کا ہے اور اکبر عذاب دوزخ ابو سلیمان دارانی قدس سرہ نے کہا ہے کہ ادنی خذلان ہے اور اکبر حرمان کتاب میں نقاش کی تفسیر سے منقول ہے کہ ادنی عذاب

اور کہتے ہیں کفار کہ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ کب ہوگی فتح جو مومن کہتے ہیں کہ اللہ عنقریب ہمیں مشرکون پر فتح دیگا یعنی کافرون نے جلدی کی
راہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ یہ فتح جسکا تمکو وعدہ دیا گیا ہے کب ہوگی ہمیں جلد ہی کہا دو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر ہو تم سچے اپنے وعدے میں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يَوْمَ الْفَتْحِ فتح بدر یا فتح مکہ کے دن لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا نہ فائدہ دیگا ان لوگون کو جو نہ ایمان لائے اِيْمَانُهُمْ ایمان لانا انکا اس سے وہ کافر مراد ہیں جو فتح کے دن قتل کیے گئے
اسواسطے کہ قتل کے حال میں انکا ایمان کچھ فائدہ نہیں دیتا اسواسطے کہ یہ ایمان یاس ہے وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ اور نہیں ہیں
وہ کہ مہلت دیے جائیں آخرت میں اور عذاب انپر سے ٹھہرے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسے اہانت کے
طور پر مدت معلوم تک یعنی آیۂ سیف کے نازل ہونے تک وَانْتَظِرْ اور منتظر ہو نصرت الٰہی کے اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ تحقیق وہ بھی
منتظر ہیں کہ تم پر غالب ہون حق تعالیٰ انکو خائب کریگا اور انکو نہیں نظم منتظر باش الطاف الٰہی کہ شود علم دین تو ہر روز برافراختہ تر [illegible]
ساختگی کن بود ہر روز سے کار احباب تو از روز دگر ساختہ تر [illegible]

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ احزاب مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تہتر آیتیں ہیں

اس سورت کے اسباب نزول میں ہے کہ ابو سفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور جنگ احد کے بعد مدینہ منورہ میں آئے اور ابن ابی منافق کے یہان
ٹھہرے دوسرے دن منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہو کر جناب سلطان الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا سے امان مانگی اور مستدعی
ہوے کہ ہمکو لات منات کے ساتھ چھوڑ دیجیے اور کہہ دیجیے کہ بتون کو قیامت کے دن مرتبۂ شفاعت حاصل ہے تاکہ ہم بھی آپکو چھوڑ دیں کہ
آپ اپنے خدا کی عبادت کیجیے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاق گذری آپ چین بجبین ہوئے ابن ابی اور ابن قشیر اور جد بن
ابن قیس بولے کہ یا رسول اللہ اشراف عرب کا کلام رد نہ کیجیے اسی میں صلاح ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حمیت اسلام اور سختی دین غالب
ہوئی آپ نے کافرون کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر میں نے انکو جان کی امان دی ہے اور عہد توڑنا روا
نہیں ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر اتَّقِ اللّٰهَ دائم اور قائم ہو تقوے پر یاد رکھ کہ ہو حق تعالیٰ سے عہد توڑنے میں
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ اور کہا نہ مان کفار مکہ کا جیسے ابو سفیان اور عکرمہ وغیرہ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور مدینہ کے منافقون کا جیسے ابن
ابی اور معتب بن قشیر اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بیشک اللہ ہے عَلِيْمًا جاننے والا انکی باتیں حَكِيْمًا حکم کرنے والا عہد پورا کرنے کو
وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ اوس خبر کی جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف اے حبیب مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف
جیسے انکا کہا نہ ماننے کی ممانعت اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق اللہ ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خَبِيْرًا
خبردار وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اللہ پر یعنی اپنا کام اوسکے سپرد کر وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ وَكِيْلًا کام بنانے والا
اور مشکل حل کرنے والا اور نگہبان اور کفایت کرنے والا مہمات کا بیت چون رہ لطف عنایت کند جملہ مہمات کفایت کند

لکھا ہی کہ ابی معمر بن جمیل بن اوس زبانی ورا ور منشی آدمی تھا بار ہا کہتا کہ میرے دو دل ہین ایک سے سمجھتا ہون دوسرے سے زیادہ جو محمد سمجھتے ہین اور لوگ
اوسے ذو القلبین یعنی دو دل والا کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگا ہوا مکہ معظمہ کو جاتا تھا تو ایک پانوٗ تا اوسکے ہاتھ مین تھا ایک پانوٗن مین
ابوسفیان اوسے ملا اپنی قوم کی خبر پوچھی وہ لے نے جواب دیا کہ بعضے قتل ہوے کچھ بھاگ گئے ابوسفیان بولا کہ تیری جوتیون کا کیا حال ہی
ایک پانوٗن مین ہی ایک ہاتھ مین ابو معمر نے دیکھا تو واقعی ایک پانوٗن مین ہی ایک ہاتھ مین ہی بس کہنے لگا کہ مین تو جانتا تھا کہ دونون جوتے
میرے پانوٗن مین ہین پس حق تعالی نے اوسے جھوٹا کر دیا اور معلوم ہو گیا کہ اوسکے دو دل نہین ہین اور اس باب مین آیت نازل ہوئی کہ
مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا اللہ نے لِرَجُلٍ کسی مرد کے واسطے مِّنْ قَلْبَيْنِ دو دل سے فِيْ جَوْفِهٖ اوسکے درون
یعنی سینہ مین اسواسطے کہ دل روح حیوانی کا معدن اور قوتون کا منبع ہی تو ایک دل سے زیادہ نہونا چاہیے اسواسطے کہ روح حیوانی
ایک ہی ہی زاد المسیر مین ہی کہ منافق کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہین ایک ہمارے ساتھ ایک اپنے صحابہ کے ساتھ
پس حق تعالی نے فرمایا کہ منافق جھوٹے ہین حق تعالی نے کسی کو دو دل نہین دیے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ اور نہین
کیا خدا نے تمہاری عورتون کو وہ عورتین کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ظہار کرتے ہو تم اونسے اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری مائین یعنی
تم جس عورت کو کہتے ہو کہ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنی تو ہم پر ہماری ماں کے پیٹھ ہی اوس عورت کو اللہ نے تمہاری ماں نہین کر دیا اسواسطے کہ جورو ہونے اور ماں ہونے کا
اجتماع ایک عورت مین محال ہی کہ جورو ہونا چاہتا ہی کہ عورت مرد کی خدمت کرے ماں ہونا چاہتا ہی کہ مرد اوس عورت کی خدمت کرے جو ماں ہی
وَمَا جَعَلَ اور نہین کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ تمہارے منھ بولے بیٹون کو اَبْنَآءَكُمْ اسکے بیٹے تمہارے اسواسطے کہ بیٹا ہونا امر
اصلی ہی اور منھ سے بیٹا کہکر پکارنا صورت عارضی ہی تو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہو عرب کے نزدیک ظہار طلاق تھی اور منھ بولا بیٹا
بیٹے کے مثل میراث لیتا تھا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ جسطرح دو دل ایک سینہ مین اکٹھا نہین ہوتے اوسی طرح جورو ہونا اور ماں ہونا بھی ایک
عورت مین اور متبنی ہونا اور حقیقی فرزند ہونا ایک شخص مین جمع نہین ہوتا ذٰلِكُمْ یہ کہ ظہار کی ہوئی عورت کو طلاق دی ہوئی جانتے
ہوا ور بنائے ہوے بیٹے کو اصلی بیٹا کہتے ہو قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ بات ہی کہ اپنے مونھون سے کہتے ہو اور اس بات کی کچھ حقیقت
نہین وَاللّٰهُ اور اللہ تعالی يَقُوْلُ الْحَقَّ کہتا ہی حق بات جو مطابق واقع کے ہی وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اور وہ
راہ دکھاتا ہی حق راہ یہ آیت حضرت زید ابن حارثہ کے واسطے نازل ہوئی کہ لوگ اونھین زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ حضرت زید ام المومنین
حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذر کیا اور بخش دیا تھا اور
آنحضرت نے حضرت زید کو آزاد کر دیا اور فرزند کی طرح پرورش فرماتے تھے لوگ حضرت زید کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہتے تھے تو حق تعالی نے
فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ پکارو بیٹون کو اور نسبت دو اونھین لِاٰبَآئِهِمْ اونکے باپون کے ساتھ هُوَ یہ پکارنا اَقْسَطُ بہت سچ ہی
عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک صحیح بخاری مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہی کہ پہلے ہم زید بن محمد ہی کہتے تھے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی
تو زید بن حارثہ کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا پھر اگر نہ جانو اٰبَآءَهُمْ اونکے باپون کو کہ اونکی طرف منسوب کرو فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ
تمہارے بھائی ہین فِي الدِّيْنِ دین اسلام مین اور کہو یا اخی یعنی اے میرے بھائی وَمَوَالِيْكُمْ اور دوست تمہارے ہین یا مولائی کہکر

اونسے خطاب کرو یعنی دوست کہکر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ اور نہین ہے تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهٖ اوس
چیز مین کہ خطا کی تمنے بیچ اوسکے سبب جیسے زید بن محمد کہنا وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ اور لیکن گناہ ہی اوس چیز مین کہ قصد
کرین قُلُوْبُكُمْ دل تمہارے اور قصداً کسی کو اوسکے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب کرو وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا اوسے جو خطا کرے رَّحِيْمًا مہربان صاحب قصد پر جب وہ توبہ کرے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى پیغمبر سزاوار بہت ہی بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مومنون کے ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اونکی ذاتون سے ہر کام مین اسواسطے کہ پیغمبر صاحب جو حکم کرینگے بندون کی عین صلاح اور فلاح ہو
بنسبت اونکے نفس کے کہ نفس کا حکم شقاوت کا سبب ہوتا ہی پس چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندون کے نزدیک زیادہ دوست ہون
اوسکے نفس کی نسبت یعنی حضرت کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکہنا چاہیے حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہین ہوتا جب تک اوسے میرے ساتھ محبت خواہ ماں باپ اولاد اور اپنے نفس اور سب لوگون کی محبت سے
زیادہ لکہا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ فرمایا تو سب مسلمانون کو نکلنے کا حکم کیا بعضون نے کہا کہ اپنے
ماں باپ سے ہم اجازت مانگ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صاحب اولی تر ہین مومنون کے واسطے اونکی جانون کی نسبت تو چاہیے کہ انکا
حکم سب حکمون سے زیادہ اپنے اوپر لازم جانین عین المعانی مین ہی کہ آپکی ذات کے ساتھ محبت زیادہ رکہنا سزاوار ہی اپنی جان کے ساتھ
یا اور دوہی کے ساتھ محبت رکھنے سے نظم استاد درد دو عالم دوست ہے دوستی با دیگران بر بوے اوست ہے دوستی با اصل
باید کرد بس ہ فرع را بہر چہ دار دوست کس ہ اصل وار ہی فرع ہرگز مباش ہ تن بجان و جان بکی خواجہ باش ہ وَاَزْوَاجُهٗ
اور بیبیان آپکی اُمَّهٰتُهُمْ مائین ہین مومنون کی تحریم اور تعظیم کی جہت سے نہ میراث اور وراثت کے سبب سے نہین اسواسطے کہ
اونہین نکہنا روا نہین اور مسلمان انکے مال کے وارث نہین ہین حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قراءت مین یہ عبارت
یون تھی کہ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ اس سے شفقت تمام اور رحمت لا کلام مراد ہی اور چونکہ ابتداے اسلام مین ہجرت کے سبب سے
اور دوستی اور بہائی چارے کی وجہ سے میراث لیتے تھے تو حق تعالی نے وہ حکم منسوخ فرمایا کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابت والے
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ بعضے اونکے بہت سزاوار ہین بعض کے ساتھ وارث ہونے مین فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ لوح محفوظ مین
یا اوسمین جو بہیجا ہی قرآن مین سے یعنی وہ آیت جسمین وراثت کا بیان ہی اور حکم فرمادیا کہ اولو الارحام بہت مستحق ہین میراث پانے کے
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون سے یعنی انصار سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ اور مہاجرون سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اونکے باہم برادری کرادی
تہی اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا مگر یہ کہ کرو اپنی زندگی مین اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ اپنے دوستون کے ساتھ مَّعْرُوْفًا نیکی یا وصیت کرو اوسکے
واسطے جسے دوست رکہتے ہو كَانَ ذٰلِكَ ہی یہ جو ذکر کیا گیا پیغمبر کا اولی ہونا اور ذوی الارحام کا میراث لینا فِي الْكِتٰبِ لوح محفوظ
یا قرآن مین مَسْطُوْرًا لکہا ہوا اور ثابت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کر اوسے کہ لیا ہمنے مِنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون سے مِيْثَاقَهُمْ
عہد اونکا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کرین اور خدا کی عبادت کی طرف بلائین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرین اور امت کو نصیحت کرین یا ایک
بشارت دیوے دوسرے پیغمبر کی کہ اونکے بعد ہونگے اور یہ عہد پیغمبرون سے روز الست مین لیا تہا وَمِنْكَ اور لیا ہمنے تجھ سے بہی عہد محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور ان سب پیغمبرون سے بھی عہد لیا جنکا ذکر ہوا اُن پیغمبرون کے
ذکر کی تخصیص اسواسطے ہو کہ یہ اولوالعزم ہین اور ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر سب سے مقدم آپکی تعظیم کی جہت سے ہوا وَ
أَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہمنے سب پیغمبرون سے مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ عہد مضبوط قسم کے ساتھ لِّيَسْأَلَ الصّٰدِقِينَ
تاکہ پوچھے خدا سچون سے یعنی پیغمبرون سے عَن صِدْقِهِمْ اونکی سچائی اوس بات مین جو اونھون نے اپنی قوم سے کہی یا قوم کی
تصدیق کا حال کہ اونھون نے ان پیغمبرون کی تصدیق کی وَأَعَدَّ اور تیار کیا ہے خدا نے لِلْكٰفِرِينَ کافرون کے واسطے جو
رسولون کا ایمان نہین لائے عَذَابًا أَلِيمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوا
یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت اللہ کی جو اوسنے انعام کی تمپر إِذْ جَاءَتْكُمْ جب آئے تمھارے پاس جُنُودٌ
لشکر جیسے قریش غطفان کنانہ یہود دس ہزار آدمی کے قریب فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پھر بھیجا ہمنے اونپر رِيحًا ہوا کو اس سے باد صبا
مراد ہے وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا اور وہ لشکر جنکو تمنے نہین دیکھا یعنی فرشتے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ
اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيرًا ۝ دیکھنے والا اس آیت مین جنگ احزاب کا بیان ہے اور مجملاً وہ قصہ اس طرح ہے کہ بنی نضیر کو
جلاوطن کرنے کے بعد یحیی بن اخطب یہود کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ مین گیا اور ابوسفیان اور اوسکے تابعون سے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرنے پر عہد باندھا اور قریش اور علماء عرب مین سے دس ہزار سے زیادہ جمع کرکے مدینہ
منورہ کی طرف عازم ہوا یہ خبر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی مدینہ منورہ سے تین ہزار آدمی لیکر آپ روانہ ہوئے اور آپکا
لشکرگاہ جبل سلع کے سامنے مقرر ہوا وہان سب مسلمان اترے آپنے دشمنون سے مقابلہ کرنے کے باب مین اصحاب سے مشورہ کیا وہ شمار مین بہت
اور ہتھیارون سے آراستہ تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خندقون کی وضع سے واقف تھے کہ عجم کے شہرون مین ہوتی ہین اونکا کچھ
حال بیان کیا حضرت کی رائے عالی نے اوسے قبول فرمایا پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر زمین تقسیم فرمادی اور خندق کھودنے کا اشارہ فرمایا تھا
اوس کام مین مشغول ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس مٹی نکالنے مین مشغول تھے اور صحابہ کو فتح کی خوشخبری دیتے اور
زبان مبارک پر یہ دعا جاری تھی کہ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ اس اثنا مین ایک بہت بڑا پتھر خندق مین
ظاہر ہوا کہ تبر وغیرہ اوسپر کام نکرتا تھا صحابہ نے حضرت کو خبر کی آپ پتھر کے قریب تشریف لائے اور کدال دست مبارک مین لیا بسم اللہ کہکر
اوس پتھر پر کدال مارا وہ ثلث پتھر اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور بجلی کی طرح چمکا اوس روشنی مین نظر مبارک ملک شام کے محلون پر پڑی پس آپنے
فرمایا اللہ اکبر ملک شام کی کنجیان مجھے عطا ہوئین دوبارہ پھر آپنے اوس پتھر پر کدال مارا تھوڑا پتھر ٹوٹا اور نور چمکا اوسمین ملک یمن کے محل حضور کو نظر
آئے آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر یمن کی کنجیان میرے قبضۂ اختیار مین دین تیسری مرتبہ تمام پتھر ٹوٹ گیا اور بہت نور اوسمین سے چمکا کسریٰ کے
اونچے اونچے مکانات آپکو اوس نور مین نظر آئے فرمایا کہ اللہ اکبر فارس کا ملک میرے قبضۂ قدرت مین آیا منافق بولے کہ یہ مرد خلق کو وہم
دیتا ہے دشمنون کے خوف سے آج تو خندق کھودتا ہے اور ملک فارس و یمن و شام فتح کرنے کا وعدہ کرتا ہے غرضکہ چھ دن مین خندق کی کھدائی
ختم ہوئی اور خندق کھد چکی تو دشمنون کا لشکر وہان پہنچا مالک بن عوف اور عیینہ بن حصن غطفان اور فزارہ اور یہود اوس میدان کے

ع ۸

اوپر سے آئے جو مدینہ کے مشرق طرف ہے اور ابو سفیان وغیرہ کفار قریش اوس میدان کی دوسری طرف سے کہ مغرب کی جانب ہے آئے تھے اور وہ
قریظہ جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد باندھا تھا ابن اخطب کے بہکانے سے وہ عہد توڑ کر کافروں کے مددگار ہو گئے اور کفار کے
لشکر کی ہیبت اور کثرت دیکھ کر ضعیف مسلمانوں کے دل ہٹ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ یاد کرو اوسکو جب
آئے تم پر لشکر مِّنْ فَوْقِكُمْ تمہارے اوپر سے یعنی میدان کے اوپر کی جانب سے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور تمہارے نیچے سے
یعنی میدان کے جانب اسفل سے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور جب پھر گئیں آنکھیں اپنے گردشوں سے اوپر کی طرف لگ گئیں خوف کے مارے
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہونچے دل حلقوں میں خوف کے مارے اسواسطے کہ پھیپھڑا شدت خوف سے پھول جاتا ہے اور دل اوسکی
بلندی کے سبب حلق تک پہونچتا ہے وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کرتے تھے اللہ کے ساتھ انواع و اقسام کے گمان
مخلصوں کو تو یہ گمان کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کریگا اور مومنوں کو فتح دیگا اور منافقوں کو یہ گمان کہ لشکر اسلام ان لشکروں کے یلغار کی
تاب لا کر تباہ ہو جائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وہاں آزمائے گئے ایمان لانے والے اور ثابت قدم لوگ اور بے ثبات سے ممتاز ہوئے
وَزُلْزِلُوْا اور ہلا دیئے گئے زِلْزَالًا شَدِيْدًا ہلانا سخت یعنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے مفر کا
ارادہ کیا اور بے صبروں نے جدا ہو جانے کا قصد کیا باوجود آرام زندگی بشدت دل زیادہ ہو گیا اور صرف قوت ایمان سے +
وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کر کہ کہا منافقوں نے جیسے ابن قشیر نے وَالَّذِيْنَ اور ان لوگوں نے فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے یعنی ضعف اعتقاد کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ نہیں وعدہ دیا ہمکو اللہ نے وَرَسُوْلُهٗٓ اور اوسکے
رسول نے شام اور یمن کی فتح کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر وعدہ فریب کے ساتھ یعنی وہ دل لگی اور وہم ہی کی بات تھی وَاِذْ قَالَتْ
اور اوسے بھی یاد کر کہ کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے منافقوں میں سے جیسے اوس بن قیظی اور ابو عرابہ اور ابن ابی نے
کہ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ اے یثرب والو یثرب ایک زمین ہے کہ مدینہ طیبہ اوسکے ایک طرف میں واقع ہے غرضکہ ان منافقوں نے مدینہ کے لوگوں سے
کہا کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ نہیں جگہ ٹھہرنے کی ہے تمہارے واسطے محمد عربی کے لشکرگاہ میں یا یہاں تمہیں کثرت دشمن ہوتے کی کیا وجہ ہے
فَارْجِعُوْا تو پھر جاؤ تم اپنے گھروں کو مدینہ میں یا دین اسلام پر قائم رہنے کی تمکو کوئی وجہ نہیں تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر جاؤ
و دشمنوں کے حوالے کرو واپس دیکھا کہ وَيَسْتَاْذِنُ اور پھر جانے کی اجازت چاہتے تھے فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ ایک
فرقہ ان میں سے یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اجازت چاہتے تھے يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے کہ اِنَّ
بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ یعنی ہمارے گھر مدینہ میں خالی ہیں اور مضبوط نہیں وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ حالانکہ اونکے گھر خالی تھے اور نہیں نقصان
کا خوف تھا اِنْ يُّرِيْدُوْنَ نہیں چاہتے تھے اس بات سے اِلَّا فِرَارًا مگر بھاگنا اللہ کے وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل ہو جاویں
مدینہ میں لشکر کفار عَلَيْهِمْ اون پر مِّنْ اَقْطَارِهَا اوسکی اطراف سے یعنی اگر دفعۃً کفار مدینہ میں آ جاویں اور اونکے گرد گھیر لیں ثُمَّ سُئِلُوا
الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جاویں بہکانے والے فتنہ کا یعنی اگر کفار مدینہ میں گھیر کر اون سے کہیں کہ تم شرک اختیار کرو یا مسلمانوں سے لڑو
لَاٰتَوْهَا ضرور وہ بجا لاویں فتنہ یعنی کفار کا کہا مانیں وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اور نہ دیر کریں بجا لانے اور اوٹھانے کی اِلَّا يَسِيْرًا

مگر تھوڑی سے بلکہ بہت جلد مشرک ہو جائیں اور مسلمانوں سے محاربہ و مقابلہ کرنے لگیں وَلَقَدْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ
ثابت کی ہوئے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا اونھوں نے مِنْ قَبْلُ اسکے پہلے یعنی جنگ احد کے اونھوں نے عہد کیا تھا کہ پھر کر لَا
يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ پیٹھیں نہ پھیرینگے لڑائی میں وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے عہد خدا کا مَسْئُولًا ۝ پوچھا گیا یعنی اوس سے سوال
کیا جائیگا اور عہد توڑنے یا وفا کرنے کی جزا اونکو دینگے قُلْ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ فائدہ دیگا
تمکو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بھاگو گے تم مِنَ الْمَوْتِ موت سے اَوِ الْقَتْلِ یا قتل سے اسواسطے کہ ہر شخص کو وقت معین پر موت آنا
یا قتل ہونا لازم ہے حکم قضا اوسکے ساتھ جاری ہو چکا ہے وَاِذًا اور اوس وقت جب کہ بھاگ جائیں فرضاً اگر بھاگنا نفع کرے اور تمھاری
تاخیر میں پڑے تو لَا تُمَتَّعُونَ نہ فائدہ دیئے جاؤ گے اِلَّا قَلِيلًا ۝ مگر تھوڑا زمانہ اسواسطے کہ آخر فنا ہونا ہے ہر چیز کے
اندر سرا کے کون و فساد کہ باز روی بباد عدم ہی آرد قُلْ کہہ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ کون ہے وہ جو بچائے تمکو مِنَ
اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ سُوْٓءًا تمہارے ساتھ برائی اور شکست اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً
یا چاہے تمہارے ساتھ نعمت اور نصرت تو وہ کون ہے جو منع کرے اوسے وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ اور نہیں پاتے ہیں لوگ اپنے واسطے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَلِيًّا کوئی دوست کہ نفع پہونچائے وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور نہ کوئی یار و مددگار کہ ضرر کو روکے
اور زاد المسیر میں ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکرگاہ سے مدینہ منورہ میں گیا اپنے بھائی کو دیکھا عیش و طرب کا اسباب
مہیا کیے ہوئے شراب و نقل اپنے سامنے رکھے تھا وہ بولا کہ ای بھائی تو یہاں عیش و طرب میں گذرانتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نیزہ اور تلوار کے بیچ میں ہیں بھائی نے جواب دیا کہ تو آ بیٹھ کہ تجھے اور تیرے دوستوں کو بلا گھیرے ہوئے ہے محمد ہرگز اس ورطہ سے سلامت نہ نکلینگے
وہ مرد بولا کہ جاتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیری باتوں کی خبر سناتا ہوں جب حضرت کے پاس پہونچا حضرت جبرئیل اوس سے
پہلے ہی آچکے تھے اور یہ آیت لاچکے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ تحقیق کہ جانتا ہے اللہ الْمُعَوِّقِيْنَ باز رکھنے والوں کو نصرت رسول سے
مِنْكُمْ تمہارے گروہ میں سے وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں سے کہ هَلُمَّ اِلَيْنَا آؤ ہماری طرف
اور بعضوں نے کہا ہے کہ منافق لوگ مسلمانوں کو ڈراتے تھے یا ابوسفیان یا یہود منافقوں کو کہتے تھے کہ اپنے کو الگ رکھیں اور محمد کی یاری
اور مددگاری چھوڑ دو منافقوں نے یہود کی بات سنی اور لڑائی سے پہلو تہی کرنے لگے جیسا کہ خود فرمایا ہے وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اور نہیں
آتے ہیں منافق لوگ کفار کی لڑائی میں اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑا آنا یا تھوڑی لڑائی کرتے ہیں دکھانے سنانے کی راہ سے اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ اوس حال میں کہ بخیل ہیں تمہاری مدد دینے میں یا خرچ دینے میں یا نہیں چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمکو پہونچے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ پھر جب آیا
دشمن کا خوف رَاَيْتَهُمْ دیکھتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو کمال بزدلی کی وجہ سے يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہیں تمہاری طرف
تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ پھرتی ہیں اونکی آنکھیں بیچ گڑھوں میں کَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مانند اوسکے جسپر پوشیدہ کیا ہو یعنی غش کیا گیا
بیہوش کیا ہو مِنَ الْمَوْتِ سکرات موت کے سبب فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پھر جب جاتا رہے خوف سَلَقُوْكُمْ تو ہو چکے دشمن
دینگے تمکو دشمن لوٹ سخت کہیں بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ سخت زبانوں سے یعنی تیز زبانی کریں اَشِحَّةً اوس حال میں کہ بخیل ہیں عَلَى الْخَيْرِ مال غنیمت پر

یعنی جب غنیمتوں کے مال تقسیم ہوتے وقت لڑتے جھگڑتے ہیں تو اُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا وہ لوگ نہیں ایمان لائے ہیں فَأَحْبَطَ
اللّٰهُ پس باطل کردیے ہیں اللہ نے أَعْمَالَهُمْ عمل اونکے یعنی جو جہاد اونھوں نے ریا اور غرض کے سبب کیا ہو وہ باطل اور نامقبول ہے
یا اللہ ظاہر کردیگا اونکے اعمال کا باطل ہونا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ ظاہر کردینا عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا خدا پر آسان
يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ گمان کرتے ہیں یہ گروہ احزاب کو یعنی کافروں کے لشکر کو کہ وہ لَمْ يَذْهَبُوا نہیں چلے گئے
ہیں یعنی منافق ایسے ڈرے ہیں اور اسطرح اونکے جی چھوٹ گئے ہیں کہ باوجود اس بات کے کہ منافق لوگ شکست کھا گئے ہیں پھر بھی
منافق یہی گمان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ کو گھیرے ہوئے اپنے کو ٹھہرے ہیں وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ اور اگر آئیں لشکر دوبارہ تو يَوَدُّوا
دوست رکھتے ہیں منافق اور تمنا کرتے ہیں لَوْ أَنَّهُمْ کہ وہ بَادُونَ صحرا نشین ہوں فِي الْأَعْرَابِ عرب میان ہوتے
یعنی منافق لوگ بزدلی کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ مدینہ کے اندر نہ رہیں بلکہ جنگلوں میں جا بیٹھے رہیں يَسْأَلُونَ پوچھتے ہیں
آنے جانے والوں سے عَنْ أَنْبَائِكُمْ تمھاری خبروں میں اور دشمنوں کی کیفیت اور جو کچھ تمھارے اونکے درمیان گذری ہو
وَلَوْ كَانُوا اور اگر ہوں فِيكُمْ تمھارے درمیان یعنی مدینہ میں اور دشمنوں سے مقابلہ ہو تو مَا قَاتَلُوا نہ قتال کریں إِلَّا
قَلِيلًا مگر تھوڑا سا لَقَدْ كَانَ تحقیق کہ ہے لَكُمْ تمھارے واسطے اے مومنو اور دعوی دارو فِي رَسُولِ اللّٰهِ رسول اللہ
کے افعال میں أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اقتدا اچھی یعنی آپکی متابعت جسطرح آپ لڑائی میں ثابت قدم اور سختیوں مصیبتوں میں صبر
کرتے ہیں تم بھی ویساہی کرو یا آپکی ذات میں پیروی کرنے کے واسطے نیک خصلتیں ہیں لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ اوس شخص کے
واسطے جو امید رکھتا ہو ثواب الہی یا لقائے الہی کی وَالْيَوْمَ الْآخِرَ اور روز آخرت کی نعمتوں کی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا
اور اوسکے واسطے جسنے یاد کیا خدا کو بہت دل اور زبان سے موضح میں ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی تھی
یعنی کفار کے لشکروں کے آنے کی اور فرمادیا تھا کہ اونکے اکٹھا ہونے سے تم پر کام سخت ہوجائیگا اور آخر تم ہی اونپر فتح پاؤگے وَلَمَّا رَأَى
الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ اور جب دیکھا ایمان والوں نے لشکروں کو جنگ خندق کے دن لشکر اسلام کے سامنے اونھوں نے صف
باندھی تو قَالُوا کہا مسلمانوں نے کہ هٰذَا یہ ہے مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وہ چیز جسکا وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے کہ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ
لَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَرَسُولُهُ اور وہ جو فرمایا تھا اسکے رسول نے کہ سَيَشْتَدُّ الْأَمْرُ بِاجْتِمَاعِ الْأَحْزَابِ وَصَدَقَ اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ اور سچ کہا خدا نے اور اوسکے رسول نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہیں زیادہ کیا لشکروں کے دیکھنے نے مسلمانوں کے واسطے
إِلَّا إِيمَانًا مگر باور کرنا اسکے وعدوں کا وَتَسْلِيمًا اور گردن جھکادینا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے ہے اور
کہ دونوں جہان کی سعادت اس گردن جھکانے میں مندرج ہے بیت [illegible]
اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے بعضوں نے نذر کی تھی جیسے حضرت حمزہ اور مصعب بن عمیر اور طلحہ اور انس بن النضر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ جب میدان
جنگ میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں ثابت قدم رہکر کفار سے خوب مقابلہ و مقاتلہ کرینگے اور جبتک شربت شہادت
نہ پئیں گے [illegible] حق تعالی اونکی صفت میں فرماتا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مسلمانوں میں سے رِجَالٌ صَدَقُوا مرد ہیں کہ سچ کی ہے اونھوں نے

ع ۱۴

ف ۱ کیا گمان کیا تم نے یہ کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں آئی اونکی حالت اون لوگوں کی کہ گذرے پہلے تمسے ۲ قریب ہے کہ سخت ہوجاوے کام لشکروں کے جمع ہونے سے

ما عاهدوا الله عليه وہ چیز کہ عہد باندھا ہی خدا کے ساتھ اوس چیز پر کہ قتال پر ثابت رہنا ہی حضرت ملک متعال کی رضامندی کے واسطے فمنهم من قضى نحبه تو اونمین سے کوئی ہی جسنے گذارا یعنی وفا کی نحبہ اپنی نذر اور قتال کیا یہانتک کہ شہید ہوگئے حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ عنہم ومنهم من ينتظر اور اونمین سے کوئی ہی کہ انتظار کرتا ہی جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وما بدلوا اور نہین بدلا اونھون نے اپنا عہد تبديلا بدلنا اور اپنی بات سے نہین پھرے ليجزي الله تاکہ جزا دے اللہ الصدقين سچون کو یعنی عہد وفا کرنے والون کو بصدقهم اونکی سچائی پر یعنی فرمانبرداری پر ويعذب المنفقين اور تاکہ عذاب کرے منافقون کو ان شاء اگر چاہے کہ وہ نفاق پر مرین او يتوب یا پھرے توفیق توبہ کے ساتھ عليهم اونپر یعنی اونکو توبہ کی توفیق دے ان الله كان تحقیق کہ خدا ہی غفورا بخشنے والا جو توبہ کرے رحيما مہربان اوسپر جو توبہ پر مرے کہا ہی کہ بیس و بیست و پنج دن لشکر کافر مدینہ کے گرد پھرے اور خندق کے کنارے آتے اور دونون طرف سے تیر اور پتھر کی لڑائی ہوتی ایکدن تین شخصون نے ارادہ کیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس صحابہ کو ساتھ لیکر اونکے دفع مین مشغول ہوئے ایک ان مین سے عمرو بن عبد ود نام کافر کہ شجاع عرب تھا اور اوسے ہزار جنگی آدمیون سے مقابل کرتے تھے چار شجاع کافر ساتھ لیے ہوئے خندق اوترکے سامنے آیا اور مقابل طلب کیا پس عمرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور نوفل کو مسلمانون نے سنگسار کیا اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکے دو ٹکڑے کردیے پس کافرون کا دل ٹوٹ گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ ان تین دن فتح کے واسطے دعا کی بدھ کے دن ظہر و عصر کی نماز کے درمیان مین فتح کا انتظار ہوا اور حق تعالی نے باد صبا کو لشکر اسلام کی مدد کے واسطے بھیجا بیت باد صبا بست میان نصرت ترا وید چراغ آنکہ باد باد ورمی ہمہ بس صبا نے اوس لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور اونکی آگ بجھا دی اور فرشتون نے آسمان سے اوترکر اونکے خیمون کی رسیان توڑدین اور میخین اوکھاڑ ڈالین وہ عاجز ہوکر بھاگ نکلے اور وعدہ حق تعالی کے سو اقبال کی کنجیون سے فتح و نصرت کے دروازے کھل گئے بیت چو در سر نیزہ وا آمد شد شمشیر آن فتح کہ مفتاح امان بود بر آمد ورد الله اور پھیرا اللہ نے مدینہ سے الذين كفروا ان لوگون کو جو نہ ایمان لائے اوسکا یعنی احزاب کا بغيظهم ساتھ اونکے غصہ کے یعنی وہ غصہ مین بھرے ہوئے پھرے لم ينالوا خيرا نہ پائی اونھون نے نصرت اور غنیمت وكفى الله اور کفایت کی اللہ نے المؤمنين القتال مومنون کو لڑائی باد صبا اور فرشتون کے سبب سے وكان الله قويا اور ہی اللہ قوی قادر جو کچھ چاہا اوسکے پیدا کرنے پر عزيزا غالب سب چیزون پر کافرون کے بھاگ جانے کے بعد حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑائی کے واسطے مسلمان جائین اسواسطے کہ اونھون نے عہد توڑکر کافرون کی مدد کی تھی لشکر اسلام نے پندرہ دن رات اونکا محاصرہ کیا اور اونپر کام تنگ ہوا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنا حکم کیا تھا اونکے حکم سے مسلمان اوترے اور سعد نے حکم فرمایا کہ اونکے مردون کو قتل کرین عورتون اور بچون کو لونڈی غلام بنائین اور اونکے مال مومنون پر تقسیم کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تمنے وہ حکم کیا کہ حق تعالی نے سات آسمانون کے اوپر سے حکم دیا تھا تو حق تعالی اس واقعہ کی خبر دیتا ہی کہ وانزل الذين ظاهروهم اور اوتارا خدا نے ان لوگون کو جنھون نے مدد دی احزاب کو اور اونکے پشت پناہ ہوگئے من اهل الكتب اہل کتاب سے یعنی توریت والون سے یعنی یہود قریظہ کو من

صیاصیہم اونکے قلعون سے وقذف فی قلوبہم الرعب اور ڈالدیا اونکے دلون مین ہیبت پیغمبر اور اونکے لشکر کا
فریقا تقتلون ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو یعنی دشمن سے یا سات سو کو قتل ہوئے وتاسرون فریقا اور ایک
اور قیدی پکڑتے ہو ایک گروہ یعنی اونکی عورتوں اور بچون کو قید کرتے ہو واورثکم اور میراث دی تمکو ارضہم اونکی زمین
یعنی کھیت اور باغ ودیارہم اور اونکے گھر یعنی قلعے وغیرہ واموالہم اور اونکے مال نقد وجنس چارپائے وارضا
لم تطؤہا اور وہ زمین کہ تم نے نہین روندا تھا اوسکو ابتک یعنی ہوئے ہوا سخ کہ ہو یا روم یا ملک فارس
اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ زمین خیبر ہے جو بعد اسکے تمہارے قبضہ مین آئی وکان اللہ اور ہی اللہ علی
کل شیء قدیرا ہر چیز پر قادر تو شہرون کے فتح کرنیپر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم کرنیپر بھی قادر ہی طیب
لشکر ہجوم تو فتح وظفر ہمراہ دست ما عالم ہمہ زیر نفس تسلیم ولیکن ز چار دیوار پر ہے پس با بند مین کہ جو تکے نور ہے پس حضرت رسول کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم نے بیبیون سے جدائی اختیار کی کہ قسم کھائی کہ مہینا بھر تک اونکے نزدیک جاونگا اور سبب تھا کہ بیبیان نے کچھ آپکے
مقدور سے زیادہ مانگی تھین جیسے نفقہ اور زیادتی لباس مصری اور شامی اور ایسی چیزون کی طمع کرتی تھین جو آپکے قبضہ وتصرف مین نہ تھی
اور اسباب مانگتی تھین جو غنیمت سے ہاتھ آئی اور ہمہ نفقہ پر آپ نے تامل فرمایا ہوا اور اوسے سے کنارہ کیا اور سکے مکان مین رہ کر
رہے اونتیس دن کے بعد کہ وہ مہینا کبھی اونتیس دن کا ہوتا تھا حضرت جبرئیل یہ آیت پیغمبر پر لائے یاایہا النبی اے پیغمبر قل
لازواجک کہدے اپنی بیبیون کو ان کنتن تردن اگر ہو تم چاہتیان الحیوۃ الدنیا زندگی دنیا کی یعنی دنیا کی
عیش وآرام وزینتہا اور آرایش دنیا کی جیسے لباس فاخرہ اور زیور پر تکلف فتعالین تو آؤ امتعکن دون مین تمکو متاع
طلاق واسرحکن اور رہا کردون مین تمکو سراحا جمیلا ۝ رہا کرنا خوب جسمین کہ ایذا نہین وان کنتن تردن
اللہ اور اگر ہو تم کہ چاہتی ہو خوشنودی اللہ کی ورسولہ اور اوسکے رسول کی خوشی والدار الاخرۃ اور نعمت آخرت کی
فان اللہ تو بیشک اللہ نے اعد تیار کیا ہی للمحسنت نیک کام کرنیوالی عورتون کے واسطے منکن تم مین سے
یعنی وہ بیبیان جو دوسری شق اختیار کرین اونکے واسطے ہی اجرا عظیما ۝ اجر بڑا کہ دنیا کی زرق برق چیزین اوسکے مقابلہ مین حقیر ہین
اور رکم مین لکھا ہی کہ بیبیون مین سے پہلے جسنے خدا اور رسول کو اختیار کیا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھین یٰنساء
النبی اے پیغمبر کی بیبیو من یات منکن جو کوئی لائے تم مین سے بفاحشۃ کام مبینۃ کہ ظاہر ہو وہ رسول اللہ کی
کی نافرمانی ہی اور بیبیتہ کی پیرو بڑا ہی یعنی کام ناپسندیدہ ظاہر کیا ہو اپ جو تم مین سے کریگی تو یضعف لہا العذاب
دونا کیا جائیگا اوسکے واسطے عذاب ضعفین دو چند اوسکی نسبت جو اور دوسری عورتون کے واسطے ہو اسلئے کہ ان
بیبیون سے گناہ کا ہونا بہت برا ہی وکان ذلک اور ہی عذاب کا دونا کرنا علی اللہ یسیرا اللہ پر آسان
ومن یقنت اور جو کوئی کرے ہمیشہ فرمانبرداری منکن تم مین سے کہ پیغمبر کی بیبیان ہو للہ ورسولہ
اللہ اور اوسکے رسول کی وتعمل صالحا اور کرے نیک کام نؤتہا اجرہا دینگے ہم اوسکو اجر مرتین اوسکا دوبار

دو بار ایک بار تو خدا کی فرمانبرداری کرنے کے واسطے اور ایک بار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ڈھونڈھنے کے لیے وَاَعْتَدْنَا لَهَا اور
تیار کی ہے ہم نے لِّكھا اوس بی بی کے واسطے رِزْقًا كَرِيمًا روزی اچھی بہشت میں اوسکے اجر سے زیادہ يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ اے
پیغمبر کی بیبیو لَسْتُنَّ نہیں ہو تم كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ مانند ہر ایک کے عورتوں میں سے اسواسطے کہ تمکو سب
عورتوں سے بڑی فضیلت ہے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ اگر تم ڈرتی ہو خدا سے اور اوسکا حکم مانتی ہو فَلَا تَخْضَعْنَ تو نرمی اور عاجزی
نکرو بِالْقَوْلِ بات کرنے میں جب کسی سے بات کرو فَيَطْمَعَ کہ آرزو کرے تم میں الَّذِيْ وہ شخص فِيْ قَلْبِهٖ جسکے دل میں
مَرَضٌ بیماری ہے نفاق کی یا چاہ ہے گناہ کی وَّقُلْنَ اور کہو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا بات نیک اور اچھی کہ تہمت سے دور ہو وَقَرْنَ
اور آرام لو فِيْ بُيُوْتِكُنَّ اپنے گھروں میں وَلَا تَبَرَّجْنَ اور بناؤ نہ دکھاؤ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى دکھانا پہلی
جاہلیت کی عورتوں کا ایسا کہ اوس جاہلیت کے دنوں کو جاہلیت جہلا کہتے ہیں اور وہ حضرت ادریس کے زمانہ سے حضرت نوح
علیہما السلام کے زمانہ تک تھی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جاہلیت اولی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے زمانہ میں تھی کہ عورتیں پوشاک
موتیوں کی بنا کر پہنتی تھیں اور اپنے کو مردوں کے سامنے پیش کرتی تھیں اور جاہلیت اخری حضرت عیسی اور جناب سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہما وسلم کے زمانہ کے درمیان میں تھی اور بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی یوں لکھے ہیں کہ نہ چلو اوس
انداز کی چال جیسے زمانہ جاہلیت اولی کی عورتیں چلتی تھیں وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز کہ عبادات بدنیہ کی جڑ ہے وَاٰتِيْنَ
الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ کہ عبادات مالیہ میں بڑی عبادت ہے وَاَطِعْنَ اللّٰهَ اور حکم مانو خدا کا فرضوں میں وَرَسُوْلَهٗ اور
رسول کا سنتوں میں اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہیں کہ چاہتا ہے خدا لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ تا کہ لیجاوے
تمسے گناہ اَهْلَ الْبَيْتِ اے پیغمبر کی بیبیو وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کرے تمکو گناہوں سے تَطْهِيْرًا پاک کرنا صاحب کشاف نے
لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بیبیاں آپکی اہلبیت ہیں اور وسیط میں عکرمہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے منقول ہے کہ اہل بیت سے حضرت کی بیبیاں مراد ہیں اس دلیل سے کہ پہلے بھی اونہیں سے خطاب تھا اور آیندہ بھی ونہی سے خطاب ہے
اور يُطَهِّرَكُمْ میں مذکر کی ضمیر تغلیب کی جہت سے ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمیں تھے اور زاد المسیر میں ایک قول لکھا ہے کہ اہل بیت
عام ہے بیبیوں اور اولاد کو اور احقاف میں ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی منقول ہے اور صاحب عین المعانی نے کہا ہے کہ ظاہر
تفسیر اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت آپکی بیبیاں ہی ہوں مگر ام المومنین حضرت بی بی عایشہ اور بی بی ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس
بن مالک رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے کہ اہل بیت جناب سیدہ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہیں اور
اس آیت کا شان نزول اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے گھر میں کملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
واسطے بچھائی آپ اوسپر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور سینوں سے پکا ہوا گوشت آپکے واسطے لائیں حضرت نے فرمایا کہ جاؤ فاطمہ
علی اور اپنے بیٹوں کو بلا لاؤ کہ اس خوان پر وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں جب وہ آئے اور کھانا کھا چکے تو آپنے اوس کملی کا خالی کونا اوپر اوڑھا
اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں انسے گناہ لیجا اور انہیں پاک کر دے تو یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے اپنا سر کملی کے اندر کر کے عرض کی

کہ یا رسول اللہ کیا میں آپکے اہل بیت میں سے نہیں ہوں آپنے فرمایا انک علی خیر یعنی تم خوبی پر ہو اسی جہت سے انھی پانچ شخصوں کو
آل عبا بولتے ہیں شعر آل عبا رسول اللہ و ابنتہ والمرتضی ثم سبطاہ اذا جمعوا تفسیریں ہیں اور بعضی اور تفسیروں میں انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت نماز کے وقت حضرت بی بی فاطمہ کے دروازہ پر گذرتے تھے تو کہتے تھے کہ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا واذکرن اور یاد کرو اے پیغمبر کی بیبیو ما یتلی جو چیز پڑھی جاتی ہے فی بیوتکن
تمہارے گھروں میں من آیات اللہ آیات کلام اللہ میں سے والحکمۃ اور پیغمبر کی باتوں میں سے کہ محض حکمت ہے
اور یہ آیت آمادہ کرتی ہے قرآن و حدیث حفظ کرنے پر ان اللہ کان بیشک خدا ہے لطیفا نیک کام کرنے والا تمہارے ساتھ
خبیرا جاننے والا تمہاری باتوں اور تمہارے کام کا یہ آیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے باب میں نازل ہونے کے بعد
مسلمان عورتوں کی ایک جماعت نے کہا کہ ہمارے واسطے کچھ نہیں نازل ہوا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ ان المسلمین بیشک
مسلمان مرد والمسلمات اور مسلمان عورتیں والمؤمنین والمؤمنات اور ایمان لانے والے اور ایمان والیاں والقانتین
والقانتات اور فرمانبرداری پر ثابت رہنے والے مرد اور عورتیں والصادقین والصادقات اور سچے بات اور کام میں مرد اور
سچی عورتیں والصابرین والصابرات اور صبر کرنے والے لوگ طاعتوں پر یا گناہوں سے مرد اور عورتیں والخاشعین والخاشعات
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں والمتصدقین والمتصدقات اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں و
الصائمین والصائمات اور روزہ رکھنے والے فرض اور نفل کا مرد اور عورتیں والحافظین فروجہم والحافظات
اور اپنی شرمگاہیں حرام سے بچانے والے اور بچانے والیاں والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا
اور ذکر کرنے والیاں اعد اللہ تیار کی ہے اللہ نے لہم اون سب مردوں اور عورتوں کے واسطے مغفرۃ بخشش گناہوں کی
واجرا عظیما اور اجر زیادہ اونکی طاعت کا لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینب بنت جحش کی خواہش حضرت
زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے واسطے کی بی بی زینب نے اس گمان پر یہ پیام قبول کیا کہ حضرت اپنے لیے میری خواہش کرتے ہیں جب اونھیں
معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے خواہش ہے تو انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت تھیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کی
بیٹی تھیں بولیں کہ میں آزاد کیے ہوئے غلام کی جورو کیوں بنوں اونکے بھائی عبد اللہ بھی اس انکار میں اپنی بہن کے شریک تھے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وما کان لمؤمن اور نہیں ہے کسی ایمان لانے والے مرد یعنی عبد اللہ بن جحش کو ولا مؤمنۃ
اور نہ کسی ایمان والی عورت یعنی بی بی زینب کو اذا قضی اللہ ورسولہ جب حکم کر چکا خدا اور اوسکا رسول امرا
کسی کام کو یعنی حضرت زید کے ساتھ بی بی زینب کے نکاح کو ان یکون لہم الخیرۃ یہ کہ ہو اونکے واسطے کچھ اختیار کہ پسند کریں
من امرہم اپنے کام میں کچھ بلکہ اونپر واجب ہے کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کا تابع کر دیں ومن یعص اللہ
ورسولہ اور جو کوئی گنہگار ہو جائے اور مخالفت کرے خدا اور رسول سے یا قرآن اور حدیث کے حکم سے درگذرے
فقد ضل تو بیشک وہ گمراہ ہوا ضلالا مبینا گمراہی کھلی ہوئی اسواسطے کہ اگر اعتقاد کی رو سے خلاف کرے

تمہارے ولی لوگ تھے مَا كَانَ نہین ہی عَلَى النَّبِيِّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنْ حَرَجٍ کچھ باک اوس بات فِيمَا فَرَضَ اللهُ
لَهٗ اوس چیز مین جو مقدر اور مقرر کر چکا ہی اللہ اوسکے واسطے اور یہ صورت اونکے واسطے مخصوص نہین ہی بلکہ سُنَّةَ اللهِ سنت
ٹھہرا دی ہی اللہ نے سنت فِي الَّذِينَ خَلَوْا اون لوگون مین جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اس سے او رانبیا مراد ہین کہ حق تعالیٰ نے اونپر سے حرج مٹا دیا اوس چیز مین جو اونپر مباح کر دی وَكَانَ أَمْرُ اللهِ اور ہی خدا کا کام قَدَرًا
مَقْدُورًا اندازہ مقرر کیا ہوا کہ اوسکے خلاف ہونا محال ہی الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ وہ لوگ جو پہونچاتے ہین رِسٰلٰتِ
اللهِ پیغام خدا کے اپنی امتون کو وَيَخْشَوْنَهٗ اور ڈرتے ہین اوس سے وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا اور نہین ڈرتے ہین کسی سے
إِلَّا اللهَ مگر خدا سے وَكَفٰى بِاللهِ اور بس ہی اللہ حَسِيبًا کافی ڈرنے والون کو یا شمار کرنے والا بندون کو اور حساب شمار
اوسکے ہاتھ ہی تو چاہیے کہ خوف بھی اوسی سے ہو ام المومنین حضرت زینب کے اس معاملہ نکاح کے بعد بے ادبون نے زبان طعن دراز کی
کہ محمد عربی لوگون کو تو نصیحت کرتے ہین کہ بیٹے کی جورو تمپر حرام ہی اور خود زید کو بیٹا بنایا اور اونکی عورت سے نکاح کر لیا وہ لوگ متبنّی کو
حکم شرع مین اصلی بیٹے کے برابر جانتے تھے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ باپ کسی مرد کے تم مین سے اگرچہ حضرت طیب و طاہر و قاسم اور ابراہیم کے باپ تھے مگر یہ چارون پسر حد
مردی یعنی جوانی کی حد تک نہین پہونچے تو درحقیقت آپکی صلب سے کوئی بیٹا نہین کہ اوسکی زوجہ آپپر حرام ہو وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ
اور لیکن وہ رسول ہین اللہ کے وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور مہر ہین پیغمبرون کی یعنی آپکے سبب نبوت پر مہر ہو گئی اور پیغمبری آپ پر ختم
کی گئی اور خاتم آخر کے معنی مین بھی ہی یعنی آپ آخر انبیا ہین نور ظہور مین جسطرح اونکے اول تھے ظہور نور مین وَكَانَ اللهُ اور ہی اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ہر چیز جاننے والا تو جانتا ہی کہ کون شخص اسکے لائق ہی کہ اوسپر نبوت ختم ہو عبداللہ جو بیان ہی کہ مہر نبوت کی
صحت مہر کے سبب سے ہی اور حق تعالیٰ نے پیغمبر کو مہر کہا تاکہ لوگ جان لین کہ محبت الٰہی کے دعوے کی تصحیح آپکی متابعت ہی سے کر سکتے
ہین اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ الآیہ ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہی تو سب پیغمبرون کو شرف حضرت کی ذات سے ہی اور مہر
کتبہ کی گواہ اوسکی مہر ہوتی ہی تو محمد قیامت مین گواہ آپ ہونگے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا اور
جہان کتاب پہ مہر کی گئی تو کتابت تمام ہو جاتی ہی چونکہ نبوت پر حضرت کی ذات مہر ہی تو آپکے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور چونکہ
سب انبیا سے مہر نبوت کے ساتھ آپ مخصوص ہوے تو اونکی ختمیت کے ساتھ بھی آپنے اختصاص پایا مثنوی مین ہی قطعہ مہر او
خاتم شد ست او کہ بجودش مثل او نی بود و نی خواہد بود۔ چونکہ در صنعت برد استاد دست۔ نی تو گوئی ختم صنعت بر تو ست۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوا اللّٰهَ یاد کرو اللہ کو ذِكْرًا كَثِيْرًا بہت یاد کرنا یعنی اکثر اوقات یا بہت طرح سے یاد کرو لا الٰہ
الا اللہ کہہ کر الحمد للہ کہنے سے اللہ اکبر کہہ کر وَسَبِّحُوْهُ اور تسبیح کرو اوسکی یا نماز ادا کرو اوسکے واسطے بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
صبح شام اسواسطے کہ صبح اور شام کے وقت نماز ادا کرنا بہت شاق ہی تجلی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ذکر کثیر سے دلی ذکر مراد ہی اسواسطے کہ ہمیشہ ذکر
کرنا دل ہی سے ہوتا ہی زبان سے ممکن نہین لطائف قشیری مین ہی کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہی حق تعالیٰ کی محبت کی طرف یعنی اوسے دوست رکھو اسواسطے

کہ من احب شیئا اکثر ذکرہ یعنی جو کسی کو دوست رکھتا ہی تو اکثر اوسکا ذکر کرتا ہی ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہی محبت چھوڑتی ہی نہین کہ
زبان یا دل دوست کے ذکر سے خالی رہے بیت درہیچ مکان نیم ز فکرت خالی ۔ در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل ۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي
وہ ہی خدا کہ درود بھیجتا ہی یعنی رحمت نازل کرتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر وَمَلَائِكَتُهُ اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین یعنی مغفرت
چاہتے ہین تمھارے گناہون کی اور یہ خدا اور فرشتون کا درود تمپر لِيُخْرِجَكُمْ اسواسطے ہی کہ نکالے تمکو مِنَ الظُّلُمَاتِ
تاریکیون سے کفر کی إِلَى النُّورِ نور ایمان کی طرف نکالنے سے مراد ہمیشہ نکالے رکھنا اور نکلنے پر قائم کر دینا ہی اسواسطے کہ خدا اور
فرشتون نے جب اونپر درود بھیجا تو اوسوقت وہ تاریکیون مین نہ تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ نکالنا ظلمت معصیت سے تھا نور طاعت کی طرف
یا شک سے یقین کی جانب یا تدبیر کے اندھیرے سے یقین کے اوجالے کی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ظلمات بشریت سے نور وحدانیت
کی طرف وَكَانَ اور ہی خدا بِالْمُؤْمِنِينَ ایمان والون کے ساتھ رَحِيمًا ○ مہربان کہ اونپر خود تو رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو
اونکی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی تَحِيَّتُهُمْ تحیت مومنون کی خدا کی طرف سے يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ جس دن کہ دیکھینگے
اوسے سلام ہی وہ سلام جو ہر آفت اور ہر خوف سے سلامتی کی خبر دے اور بعضون نے کہا ہی کہ یلقونہ مین ہو کی ضمیر ملک الموت کی طرف
پھرتی ہی یہ کنایہ غیر مذکور ہی یعنی وہ جس دن حضرت عزرائیل کو دیکھینگے تو عزرائیل انپر سلام کہینگے وَأَعَدَّ اور تیار کیا ہی خدا نے
لَهُمْ مومنون کے واسطے باوجود انپر تحیت کرنے کے أَجْرًا كَرِيمًا ○ اجر بزرگ کہ جنت اور اوسکی نعمت ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
ای پیغمبر بزرگی کا پکارنا ہی إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بیشک بھیجا ہمنے تجھے شَاهِدًا گواہ امت کی تصدیق و تکذیب پر وَمُبَشِّرًا
اور خوشخبری دینے والا ہماری رحمت کی وَنَذِيرًا ○ اور ڈرانے والا ہمارے عذاب سے وَدَاعِيًا اور پکارنے والا إِلَى اللَّهِ خدا کی
عبادت کی طرف اور اوسکی توحید کے اقرار کی جانب بِإِذْنِهِ اوسکے حکم سے یا اوسکی توفیق سے وَسِرَاجًا مُنِيرًا ○ اور
چراغ روشن یا صاحب چراغ روشن کہ وہ چراغ قرآن ہی یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والا آیات بالہرات مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے تمکو
چراغ کہا اسواسطے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو مٹا دیتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور وجود نے کفر کے اندھیرے کو جہان سے
نیست و نابود کر دیا بیت چراغے روشن از نور خدائی ۔ جہان را دادہ از ظلمت رہائی ۔ دوسرے یہ کہ جو کچھ گھر مین گم ہو جاتا ہی اوسے چراغ کی
روشنی مین پا سکتے ہین اور جو حقائق لوگون سے پوشیدہ تھے اس چراغ کے نور سے انوار معرفت حاصل کرنے والون پر روشن ہو گئے قطعہ
از و جان را بدانش آشنائی ست ۔ و زو چشم جہان را روشنائی ست ۔ در گنج معانی برکشادہ ۔ و زان صاحبدلان را بہرہ دادہ ۔ تیسرے یہ کہ
چراغ گھر والون کو امن و امان اور راحت کا سبب ہوتا ہی اور چور کو خجلت اور عقوبت کا باعث ہوتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی
دوستون کے واسطے سلامت اور کرامت کے سبب ہین اور منکرون کے لیے حسرت و ندامت کے باعث ہین اور منیرا تاکید ہی یعنی آپ چراغ ہین
اور چراغون کی طرح نہین اسواسطے کہ اور چراغ کبھی بجھتے ہین کبھی روشن ہوتے ہین اور آپ اول سے آخر تک روشن ہین اور چراغ ہوا سے
جھلملاتے ہین اور کوئی آپکے نور کو مغلوب نہین کر سکتا يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ اور چراغ رات کو روشن کیے
جاتے ہین دن کو نہین آپنے ظلمت دنیا کی رات کو دعوت اسلام کے نور سے روشن کر دیا اور قیامت کے دن کو بھی مشعل شفاعت آپ

روشن کرینگے نظم شد بدینا زخش چراغ افروز ہا شب یا گشتہ التفات شش روزہا بار فروا چراغ افروز تا کہ ازان جہم عاصیان سوزد ہا
کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ فرمایا وجعلنا سراجا وہاجا اور ہمارے پیغمبر کو بھی چراغ فرمایا آفتاب چراغ آسمان ہی
اور جناب رسالت مآب چراغ زمین و زمان وہ چراغ دنیا ہی آپ چراغ دین وہ منازل فلک کا چراغ آپ محافل ملک کے چراغ ہین وہ
چراغ آب و گل ہی آپ چراغ جان و دل ہین چراغ آفتاب جلنے سے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہین آپ کے نور کا چراغ روشن ہونے سے
سب خواب عدم سے اوٹھکر میدان وجود مین آئے بیت از ظلمات عدم راہ کہ بردے بیرون گر نشدے نور تو شمع روان
ہمہ ہا اور کسی نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہی بیت ز اقلیم عدم می آمد و پیش رو آدم ہا چراغے بود بر دستش ہم از نور
محبت ہا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری دو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والون کو بِأَنَّ لَهُمْ اس بات کے ساتھ
کہ بیشک اونکے واسطے ہی مِّنَ اللَّهِ خدا کی طرف فَضْلًا كَبِيرًا فضل بڑا اونکے کام کے اجر سے زیادہ یعنی ثواب
کہ بہت بڑی عطا اور بہت خوب جزا ہی وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ اور کہا نہ مان کافرون اور منافقون کا یعنی
اونکے کہے پر ثابت نہ رہ وَدَعْ اور ہاتھ اوٹھا اور چھوڑ دے ای ہمارے حبیب أَذَاهُمْ اونکی اذیت کا بدلا جو اذیت تمھین پہونچی ہی
یعنی اونسے بدلا لینے کے درپی نہ رہو کہ مین اونکی برائی کو کفایت کرتا ہون وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر خدا پر اور تمھین فتح
کرنے مین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور بس ہی اللہ وَكِيلًا کارساز اور مہم پرداز یا نگہبان یا ضامن تمھارے واسطے نصرت اور
غالبیت کے وعدہ پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جب نکاح مین لاؤ ایمان والیون کو
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ پھر طلاق دو تم اونھین مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ پہلے اس کے کہ چھوو تم اونکو امام شافعی رحمۃ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ مس کنایہ ہی مباشرت سے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خلوت صحیحہ مس کا حکم رکھتی ہی تو جب طلاق دو
تم عورتون کو دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تو نہین ہی تمھارے واسطے عَلَيْهِنَّ اون طلاق دی ہوئی عورتون پر
مِنْ عِدَّةٍ کوئی عدت تَعْتَدُّونَهَا کہ گنو تم اوسکے دن فَمَتِّعُوهُنَّ تو کچھ فائدہ دو اونھین اوسکے سبب سے جو تمنے
مہر مقرر کیا ہی اوس طلاق دی ہوئی عورت کو نصف مہر دینا لازم اور متعہ یعنی فائدہ دینا مستحب ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور بعضے
نزدیک واجب ہی اور اگر مہر نام نہ رکھا گیا ہو تو فائدہ دینا مال اور فراغت کی قدر واجب ہی وَسَرِّحُوهُنَّ اور چھوڑ دو اونھین سَرَاحًا
جَمِيلًا چھوڑنا اچھا یعنی چونکہ عدت نہین ہی تو اونکو اپنے گھرون سے رخصت کرو اور اونکو کچھ ضرر نہ پہونچاؤ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر
إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ بیشک ہمنے حلال کردین تمھارے واسطے أَزْوَاجَكَ بیبیان تمھاری اللَّاتِي آتَيْتَ وہ کہ دیدے
ہین تمنے أُجُورَهُنَّ مہر اونکے حلال کرنے کو مقید کرنا مہر عطا کرنے کے ساتھ طریق افضل کے اختیار کی جہت سے ہی حلال ہونا اوسکا
موقوف ہونے کی وجہ سے نہین وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اور حلال کردی ہمنے تجھ پر وہ عورت جسکا مالک ہوا ہی تمھارا ہاتھ یعنی
تمھاری لونڈیان مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ اوس چیز سے کہ پھیر لایا ہی اللہ عَلَيْكَ تجھ پر غنیمتون مین جیسے حضرت صفیہ اور ریحانہ اور مثل
اونکے وَبَنَاتِ عَمِّكَ اور بیٹیان تیرے چچا کی وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیان تیری پھوپھیون کی اولاد عبد المطلب مین سے

وَبَنٰتِ خَالِكَ اور بیٹیاں تیرے ماموں کی وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اور بیٹیاں تیری خالاؤں کی عبد مناف بن زہرہ کی اولاد
میں سے الّٰتِیْ هَاجَرْنَ وہ عورتیں کہ جنہوں نے ہجرت کی مَعَكَ تیرے ساتھ احتمال ہے کہ ذکر کی ہوئی عورتوں کو حلال کرنا
ہجرت کی قید کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں خاص ہے اور بی بی ام ہانی کا یہ قول اس احتمال کی تائید کرتا ہے کہ حضرت نے میرے ساتھ
نکاح کا پیام دیا اور اس آیت کے سبب سے میں آپ پر حرام ہوگئی اسواسطے کہ میں نے ہجرت نہ کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اور ایمان والی
عورت میں نے حلال کر دی اِنْ وَّهَبَتْ اگر بخشدے نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اپنی ذات پیغمبر کے واسطے اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ
اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا یہ کہ نکاح میں لائے اوسے خَالِصَةً خالص کیا گیا حلال کر دینا اوسکا بغیر مہر کے
لَّكَ تیرے واسطے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ سوا مومنوں کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوصات سے یہ بات ہے کہ بلفظ ہبہ کے ساتھ
ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف کر سکتے تھے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح منعقد ہوتا ہے مگر مہر مثل لازم ہے
اور اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ صورت کس بی بی کے ساتھ واقع ہوئی بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ واقع ہوئی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ
عنہا سے کہ اونہیں ام المساکین کہتے ہیں یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہن
تبیان کبیر میں لکھا ہے کہ حضرت ام سہل سے کہ قبیلۂ بنی اسد سے تھیں اور اگر ہبہ کرنے والی حضرت زینب تھیں تو اونکی ہبہ رمضان سن تین ہجری میں
واقع ہوئی اور آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم میں رہکر ربیع الاول سن چار ہجری میں وفات پائی اگر اہل سیر کہتے ہیں یا حضرت ام شریک سے
ہبہ واقع ہوئی اور ان بی بی صاحبہ کو دولت عقد حاصل نہیں ہوئی قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہم نے جانا ہے مَا فَرَضْنَا جو کچھ فرض کیا ہے ہم نے
عَلَيْهِمْ اونپر یعنی امت پر شرائط عقد فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ نکاح میں اونکی عورتوں کے یعنی مہر گواہ و نفقہ و وجوب قسم چار آزاد عورتوں کا سوا
نکاح میں کرنا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ اور اونکی لونڈیاں جو رکھتے ہیں یعنی ہمیں کام کو وسعت دینا ہے اور ایسے ہی آپکے سبب تیرے واسطے عورتیں
سبب بے مہر اسواسطے حلال کر دیں لِكَيْلَا يَكُوْنَ تاکہ نہو عَلَيْكَ حَرَجٌ تجھپر تنگی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا وہ چیزیں جنسے بچنا دشوار ہے رَّحِيْمًا مہربان وسعت دیکر اوس مقام پر جہاں حرج کا گمان ہو تُرْجِيْ پیچھے رکھ مَنْ تَشَآءُ
جسے چاہے مِنْهُنَّ اپنی بیبیوں میں سے وَتُؤْوِيْٓ اور جگہ دے اِلَيْكَ اپنی طرف یعنی اپنے ساتھ رکھ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہے
اونمیں سے وسیط میں ہے کہ باری بانٹنا اس آیت کے سبب سے حضرت پر سے ساقط ہو گیا اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ کے
سوا اور سب بیبیوں میں حضرت نے آخر عمر تک باری کی رعایت کی اسواسطے کہ حضرت سودہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
کو بخشدی تھی صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ بیبیوں کو الگ رکھا یعنی ام المومنین حضرت سودہ حضرت صفیہ
حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن کو اور انہیں باری کی رعایت فرماتے تھے جب چاہتے اور جس طرح چاہتے اور چار بیبیوں
آپنے ساتھ رکھا حضرت بی بی عایشہ صدیقہ حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہن کو وَمَنِ ابْتَغَيْتَ اور جسکو تو چاہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اور دلجوئی کرو مِمَّنْ عَزَلْتَ اونمیں سے جنسے کنارے رہتے ہو اور اونہیں الگ رکھتے ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ
تو کچھ گناہ اور تنگی نہیں ہے تمپر ذٰلِكَ یہ معزول بیبیوں کو طلب کرنا اور دور رہنے والیوں کو اپنے پاس بلانا اَدْنٰىٓ اَنْ تَقَرَّ بہت قریب ہے اس بات

لی ہوئی ایسی ایک آیت نازل فرمائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال مرتبہ عنایت کو ظاہر کرتی ہے ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے یُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہیں عَلَی النَّبِیِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا صَلُّوْا عَلَیْہِ درود بھیجو اونپر وَسَلِّمُوْا اور سلام
بھیجو تَسْلِیْمًا سلام بھیجنا یا اطاعت کرو اونکے حکم کی اطاعت کرنا حق تعالی کا درود رحمت اور اوروں کا درود طلب رحمت ہے ایک
گروہ علما کے نزدیک اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہیں کہ یا اللہ تعظیم کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں اونکا دین بلند کر کے اور دعوت
ظاہر فرما کر اور ذکر کو بزرگی دیکر اور شریعت کو باقی رکھکر اور آخرت کے دن امت کے حق میں اونکی شفاعت قبول فرما کر اور ثواب دو چند کر کے
اور اولین اور آخرین پر اونکی بزرگی ظاہر کر کے اور سب انبیا و مرسلین اور ملائکہ اور آدمیوں پر اونکو مقدم رکھکر اور جمہور علما اس بات پر
ہیں کہ اس آیت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم محمول ہے وجوب پر مگر اوس واجب کی مقدار میں اختلاف ہے امام مالک رحمۃ اللہ
علیہ کہتے ہیں تمام عمر میں ایکبار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے اور بعض مواضع میں استحباب بہت تاکیدی ہے یعنی
نماز میں پہلے تشہد کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر درود جو تشہد میں واجب ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ اور چند علما رحمہم اللہ
کے نزدیک سنت ہے اور حضرت کا نام لینے اور سننے کے وقت درود کے باب میں علما کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ ہر بار درود پڑھنا
واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں اگر تین بار درود پڑھنا واجب ہے بلیل اور فتوی اس پر ہے کہ ایک مجلس میں چند بار آپکا نام
ذکر کیا جائے درود پڑھنا ایکبار تو واجب ہے باقی سنت اور درود کی کیفیت میں حدیثیں متعدد اور انواع و اقسام کی وارد ہوئی ہیں امام نووی
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ افضل یہ ہے کہ طرق احادیث مذکورہ کے درمیان جمع کرے کہ اکثر وہ حدیثیں جو صحت کو پہنچی ہیں اون سب الفاظ وارد کو
درود میں لے آئے اس طرح کہ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اور درود کے فضائل اور وقت اور شرائط اور آداب جنکی رعایت کرنا چاہیے تحفۃ الصلوٰۃ کے مطالعہ سے
ظاہر ہے نظم یا سید الانام درود جناب تو ٭ ورد زبان ماست ہمہ سال صبح و شام ٭ نزدیک تو چو تحفہ فرستیم از دور ٭ در دست ما ہمین صلوات
والسلام ٭ اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ رنج دیتے ہیں اللہ کو یعنی اوس کام کے مرتکب ہوتے ہیں جو خدا کے نزدیک مکروہ ہے
اور اوسکے ساتھ شریک اور جورو لڑکے کی نسبت کرنا اور کفر کے کلمے کہنا وَرَسُوْلَہٗ اور رنج دیتے ہیں اوسکے رسول کو زبان سے کہ ساحر و
شاعر کہتے ہیں اور ہاتھ سے کہ آپکے چہرے اور دندان مبارک پر صدمہ پہنچاتے ہیں لَعَنَہُمُ اللّٰہُ دور کرتا ہے اللہ تعالی اون موذیوں کو
اپنی رحمت سے فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت میں وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے لَہُمْ اونکے واسطے آخرت میں عَذَابًا
مُّہِیْنًا عذاب ذلیل کرنے والا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور وہ لوگ جو رنج دیتے ہیں ایمان والے مردوں کو جیسے حضرت علی
سہی کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتوں کو جیسے حضرت بی بی عائشہ کو بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا بغیر اسکے کہ اونھوں نے کچھ کیا ہو
یعنی بے ایسا کام کیے ہوے جسکے سبب ایذا کے مستحق ہوں فَقَدِ احْتَمَلُوْا تو بیشک اوٹھاتے ہیں بوجھ بُہْتَانًا بہتان وَّاِثْمًا

مُبِیْنًا ۝ اور گناہ کھلا ہوا یعنی بہتان اور ظاہری گناہ کے سبب سے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت منافقوں کی شان میں
اوتری کہ نالائق باتیں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچاتے تھے اور اس آیت کے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے ایک لونڈی بناؤ سنگار کیے دیکھی کہ بدکاری کی طرف میل رکھتی تھی اوسے ملامت کی بلکہ ادب کیا پھر اوس لونڈی نے اپنے آقا پاس شکایت لیگئی
اوسنے اوسکے نسبت اور بری باتیں حضرت فاروق کے منہ پر کہیں اور یہ آیت اوسکے باب میں نازل ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ زناکاروں کی
شان میں نازل ہوئی کہ رستوں کو سر راہ بیٹھتے اور لونڈیوں پر دست درازی کرتے اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اوس وقت میں آزاد عورتوں کی
یہ علامت تھی کہ سر کو چادر سے چھپا کر راہ میں چلتیں اور لونڈیاں ننگے سر پھرتیں چونکہ وہ بدکار لوگ اون عورتوں سے دور رہتے جو سر چھپائے ہوتی
تھیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے نبی قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ کہہ اپنی بیبیوں کو وَبَنٰتِكَ اور اپنی بیٹیوں کو وَ
نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور مومنوں کی عورتوں کو کہ گھر سے باہر نکلتے وقت یُدْنِیْنَ نزدیک کریں اور ڈال لیں عَلَیْهِنَّ اپنے منہوں
اور بدنوں پر مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ اپنی چادریں یعنی اپنے منہ اور بدن اوس سے چھپا لیں ذٰلِكَ یہ سر اور منہ اور بدن چھپانا اَدْنٰۤى
بہت قریب ہے اَنْ یُّعْرَفْنَ اس بات سے کہ وہ پہچان لیجائیں نیکبختی اور پاکدامنی کے ساتھ یا پہچان لیجائیں کہ آزاد بیبیاں ہیں لونڈیاں
نہیں فَلَا یُؤْذَیْنَ پھر ایذا نہ دیجائیں یعنی وہ زناکار اونسے تعرض نہ کریں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا اگلے
گناہ جب توبہ کریں رَّحِیْمًا ۝ مہربان کہ بندوں کی مصلحت اونسے بیان کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ اگر باز نہ آئیں منافق
اپنے نفاق سے وَالَّذِیْنَ اور الگ نہ ہو جائیں وہ لوگ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے یعنی زناکار لوگ زنا کے قصد اور
بری باتوں کی طرف میل سے اگر باز نہ آئیں وَّالْمُرْجِفُوْنَ اور اگر ترک نہ کریں بد خبر اوڑانے والے یعنی وہ لوگ جو بری خبریں مشہور
کرتے ہیں فِی الْمَدِیْنَةِ مدینہ میں اسلام کے لشکروں کی اور مومنوں کے عیب لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ضرور مسلط کرینگے تجھے اوپر انکے
حبیب اوپر اور حکم کرینگے ہم اونکے قتل کا ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ پھر پڑوس میں نہ رہینگے تیرے فِیْهَآ اس مدینہ میں اِلَّا قَلِیْلًا ۝
مگر تھوڑے دن یعنی شہر سے جلدی نکل جائینگے مَّلْعُوْنِیْنَ ہٹائے راندے ہوئے اور عاجز ہوئے اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا جہاں کہیں پائے جا
اُخِذُوْا پکڑے جائیں یعنی چاہیے کہ اونہیں گرفتار کرلیں وَقُتِّلُوْا اور قتل کیے جائیں یعنی چاہیے کہ اونہیں قتل کریں تَقْتِیْلًا ۝
قتل کرنا ذلت کے ساتھ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت رکھی ہے اللہ نے سنت یعنی عادت فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا اون لوگوں میں جو گذر گئے
مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی اگلی امتوں میں یہ بات مقرر تھی کہ انبیا کو منافقوں کے قتل کا حکم تھا وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پاویگا تو لِسُنَّةِ
اللّٰهِ سنت یعنی عادت الٰہی کو تَبْدِیْلًا ۝ بدلنا اور تغیر پانا یَسْئَلُكَ النَّاسُ پوچھتے ہیں تجھسے لوگ یعنی کفار امتحان
اور ہنسی کی راہ سے عَنِ السَّاعَةِ ساعت قیامت قُلْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا نہیں ہے اوسکا
علم مگر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے پاس اور کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اوسکی اطلاع نہیں دی ہے وَمَا یُدْرِیْكَ اور کس چیز نے جتاوا
کیا تجھکو یعنی تم مطلق نہیں جانتے لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید قیامت کا آنا تَكُوْنُ قَرِیْبًا ۝ ہو قریب اِنَّ اللّٰهَ بیشک
اللہ نے لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ راندا کافروں کو یعنی اپنے [illegible] منکروں کو اور اپنی رحمت سے دور کردیا وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار

کیا ہی کہ ہم اونکے واسطے سَعِیۡرًا عذاب بڑی ہوئی آگ کا خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ ہمیشہ رہینگے اوسمین اَبَدًا ہمیشہ تاکید
یعنی ہمیشہ آگ مین مبتلا رہینگے عذاب ہینگے لَا یَجِدُوۡنَ نہ پاوینگے وَلِیًّا کوئی دوست جو اونھین دوزخ سے باہر نکالے وَّلَا
نَصِیۡرًا اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب اونپر سے ٹالے یَوۡمَ تُقَلَّبُ یاد کرو وہ دن کہ پھیرے جاینگے وُجُوۡهُهُمۡ اونکے منھ
فِی النَّارِ آگ مین ایک طرف سے دوسری طرف یعنی دوزخ مین کبھی اونھین چت لٹاینگے کبھی پٹ یَقُوۡلُوۡنَ کہینگے کافر یٰلَیۡتَنَاۤ
کاش کہ ہم اَطَعۡنَا اللّٰهَ اطاعت کرتے ہم خدا کی وَاَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا اور اطاعت کرتے ہم رسول کی وَقَالُوۡا اور کہینگے
تابع اور رذیل قوم کے کہ رَبَّنَاۤ ای ہمارے رب اِنَّاۤ اَطَعۡنَا بیشک ہمنے اطاعت کی سَادَتَنَا اپنے سردارون کی جو ہمارے
قبیلون مین تھے وَکُبَرَآءَنَا اور اپنے بڑون اور پیشواؤن کی فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِیۡلَا تو گمراہ کردیا اونھون نے ہمکو یعنی
ہمین راہ سے بے راہ کردیا اور قصے کہانیان کہکر فریب دیا رَبَّنَاۤ ای ہمارے رب ہمارا فیصلہ کر اٰتِهِمۡ دے اونھین ضِعۡفَیۡنِ
دونا مِنَ الۡعَذَابِ اوس عذاب سے جو تو نے ہمکو دیا ہے اسواسطے کہ وہ خود بھی گمراہ تھے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے تھے
وَالۡعَنۡهُمۡ اور راندہ اونھین لَعۡنًا كَبِیۡرًا راندنا بڑا کہ پھیر بلانا نہو یہ بات ٹھہری ہوئی ہے جسکو حق تعالی راندتا ہے وہ راندہ
پھر نہین بلایا جاتا بیت گر تو براندی کہ تواند خواندن * وان کز لطف تو خواندی کہ تواند راندن یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ای
وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَكُوۡنُوۡا نہو كَالَّذِیۡنَ مانند اون لوگون کے جنھون نے اٰذَوۡا مُوۡسٰی ایذا دی موسی کو یعنی
تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ایذا دو جس طرح بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو ایذا دی تھی اور اونکی طرف زنا کی نسبت کی تھی
اور اسکا قصہ قارون کے قصہ مین گذرا فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ پھر پاک کردیا اوسے خدا نے مِمَّا قَالُوۡا اوس بات سے جو اونھون نے کہی تھی اور جس
عورت کو اونھون نے رشوت دی تھی کہ حضرت موسی کے حق مین افترا کرے اوسی نے اونکی پاکی کا اقرار کیا یا جب حضرت ہارون علیہ السلام کے
ساتھ حضرت موسی کوہ طور پر گئے تھے اور حضرت ہارون نے وہان وفات پائی تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی کو کہا کہ تم نے اونپر حسد کیا اور اونھین
قتل کردیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا اور فرشتے اونھین قبر سے نکال لائے اور قوم مین لاکر رکھدیا تو معلوم ہوا کہ مقتول نہین ہین
یا حق تعالی نے حضرت ہارون کو زندہ کردیا اور اونھون نے خود اپنے بھائی موسی کے بری الذمہ ہونے کا اقرار کیا یا بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت
موسی مین کوئی عیب ہے اسواسطے کہ یہ تنہا نہاتے ہین تو ایکدن اونھون نے اپنے کپڑے اوتار کر پتھر پر رکھدیے اور خود پانی مین اوترے تب وہ پتھر کپڑے
سمیت چلا اور قوم مین آیا حضرت موسی بھی اوسکے پیچھے ننگے دوڑے آئے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہوگیا کہ اونمین کوئی عیب نہین وَ
كَانَ اور تھے موسی علیہ السلام عِنۡدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَجِیۡهًا صاحب وجاہت اور صاحب قدر یا مقبول یا مستجاب الدعوات
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ای ایمان والو ڈرو خدا سے ناگوار باتین کرنے مین اور رسول کو ایذا دینے سے وَقُوۡلُوۡا اور کہو قَوۡلًا
سَدِیۡدًا اچھی بات سچی اور درست اور نیکی ایمان والون کی بابت مین یہ اوسکے ضد اور خلاف کی نہی مراد ہے یعنی جھوٹ نہ بولو اور باتین نیکی کرو
جیسے حضرت عایشہ پر تہمت کی بات اور حضرت زینب کا قصہ اور بعضون نے کہا ہے کہ قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہے یا حسن بات ہے خدا کی رضامندی
ڈھونڈھنے مین اور قول جامع اس باب مین یہ ہے کہ قول سدید وہ بات ہے جو سچ ہو جھوٹ نہو صواب ہو خطا نہو جد ہو ہزل نہو [illegible]

کہ یُصْلِحْ تاکہ درست کرے اللہ لَكُمْ تمہارے واسطے اَعْمَالَكُمْ تمہارے کام یعنی تمہارے اعمال کو قبول ہونے کی صلاحیت دے
اور اونپر ثواب مرتب کرے وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشے تمہارے واسطے ذُنُوبَكُمْ تمہارے گناہ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ اور جسنے
اطاعت کی اللہ کی وَرَسُولَهُ اور اوسکے رسول کی جس چیز مین اوسنے حکم کیا فَقَدْ فَازَ تو یقینی چھوٹ گیا وہ اطاعت کرنے والا اور
اور پہونچ گیا بھلائی کو اور اپنی مراد کو پہونچا فَوْزًا عَظِيمًا پہونچنا بڑی مراد کو کہ وہ خدا کا دیدار ہے یا بہشت إِنَّا عَرَضْنَا
الْأَمَانَةَ بیشک ہمنے پیش کی امانت کہ وہ طاعت ہے یا شرع کی حدین اور صحیح مین ہے کہ وہ نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد امانتداری ہے
یا فضول بات سے زبان کو بچانا اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل جنابت ہے پھر تقدیر یہ ہے کہ ہمنے پیش کی امانت عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ آسمانون
اور زمین پر وَالْجِبَالِ اور پہاڑون پر ثواب اور عذاب کی شرط پر اوسوقت جب کہ انہین سمجھ پیدا کی تھی فَأَبَيْنَ تو انکار کیا اونھون نے
أَن يَحْمِلْنَهَا اس سے کہ اوٹھالین امانت کو وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا اور ڈرے اوس سے اور بولے کہ ہم اوسین حکم کے تابع ہین جسنے ہوا
تو نے ہمین پیدا کیا نہ ہمین ثواب کی حاجت ہے نہ عذاب کھینچنے کی طاقت یا پیش کی امانت اہل آسمان پر کہ فرشتے ہین اور زمین اور پہاڑون کے
رہنے والون پر کہ دریائی اور خشکی کے جانور ہین اور اونھون نے بار امانت اوٹھانے سے انکار کیا خوف کی راہ سے مخالفت کی وجہ سے نہین وَحَمَلَهَا
الْإِنسَانُ اور اوٹھالیا اوسے انسان ضعیف اور ناتوان نے إِنَّهُ كَانَ تحقیق ہے انسان ظَلُومًا ظلم کرنے والا اپنے نفس پر ہوا
کہ اسنے وہ بار امانت اوٹھالیا جسے بڑے بڑے اجرام یعنی آسمان زمین پہاڑون نے پہلوتہی کی اور اسنے باوصف اپنی عاجزی کے وہ امانت
قبول کر لی جَهُولًا نادان اوسکے انجام سے یعنی اوس امانت مین خیانت کے عذاب سے اور امانت پیش کی لِيُعَذِّبَ اللَّهُ تاکہ عذاب
کرے اللہ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ منافق مردون اور منافق عورتون کو امانت ضائع کرنے کے سبب سے وَالْمُشْرِكِينَ وَ
الْمُشْرِكَاتِ اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو امانت مین خیانت کرنے کے سبب سے وَيَتُوبَ اللَّهُ اور تاکہ پھیرے رحمت کے
ساتھ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ایمان والون اور ایمان والیون پر امانت کی حفاظت کے سبب سے وَكَانَ اللَّهُ اور ہے خدا
غَفُورًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو رَّحِيمًا مہربان اونپر عالمون اور عارفون نے اس آیت کی بہت طرح تفسیرین کی ہین
اونہین سے ایک شمہ یہان لایا جاتا ہے ایک گروہ نے اس آیت کے معنی یون نکالے ہین کہ اوس امانت کی شان اتنی بڑی ہے کہ اگر ان بڑے
اجسام پر پیش کیجاوے اور انکو شعور اور فہم دیجاوے تو اوس امانت کو اوٹھانے سے انکار کرین اور حق بات یہ ہے کہ حق تعالی نے ان
اجرام کو شعور اور ادراک دیا اور اونپر اس امانت کو پیش کیا اختیار دیکر پیش کرنا تو اونھون نے اوسے اوٹھا لینے سے انکار کیا اپنی عاجزی کی حیثیت
معصیت کی راہ سے نہین اور انسان نے وہ امانت اوٹھالی ہمت کی راہ سے قوت کی وجہ سے نہین بیت آسمان بار امانت نتوانست
کشید ٭ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ٭ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان اجرام پر امانت عرض کی اور انسان پر فرض کی وہان عرض تھی
اونھون نے انکار کیا یہان فرض تھی انھون نے اوٹھالی شیخ جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آدم کی نظر خدا کے پیش کرنے پر تھی امانت پر نہین پیش
کرنے کے فرح سے امانت کا بوجھ بھلا دیا تو ضرور لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اوٹھالینا تیری طرف سے ہے اور نگہبانی میری جانب سے
چونکہ تو نے خوشی سے میری امانت کا بوجھ اوٹھالیا ہے میں بھی سب سے تجکو اوٹھالیا کہ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بیت اے اوراید و نتوان بمسود

بار اوٹھانے وتوان برداشت ✽ صاحب انوار نے کہا ہے کہ چاہیے امانت سے مراد عقل اور تکلیف ہو چونکہ آسمان زمین اور پہاڑوں کو اوسے
اوٹھانے کی استعداد نہ تھی تو انسان نے اپنی قابلیت کے سبب سے قبول کیا اسواسطے کہ ظلوم ہے قوت غضبی کے غلبہ کے سبب اور جہول ہے
قوت شہوی کے غلبہ کی جہت سے اور عقل سے یہ فائدہ ہے کہ دونوں قوتوں کو دبا رکھتی ہے اگر طریقۂ اعتدال پر ثابت رکھے اور تکالیف سے
مراد مقصود بھی دونوں قوتوں کو اعتدال پر کر دینا ہے جو صفت سبعی اور بہیمی کی نتیجہ ہیں پس ظلومی اور جہولی امانت اوٹھا لینے کی علت ہے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان کی شان سے ظلم اور جہل ہے جیسا کہ پانی طاہر ہے یعنی طہارت اوسکی شان سے ہے اسی طرح یہ دونوں صفتیں
آدمیوں کی شان سے ہیں لیکن چونکہ آدمی امانت اوٹھانے والے ہوئے تو بعضوں نے ظلم اور جہل چھوڑ دیا اور ایک گروہ وسی حال پر رہا
یا جو یہ دونوں صفتیں آدمی کے واسطے اس اعتبار سے ثابت ہیں کہ اکثر آدمیوں میں پائی جاتی ہیں اور اصطلاف میں ہے کہ ظلوم وجہول ہے
خلق کے نزدیک حق تعالیٰ کے نزدیک نہیں اور خواجہ محمد پارسا کی تفسیر میں مذکور ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اہل آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر
امانت پیش کی اونھوں نے اپنی بے استعدادی کی وجہ سے اوسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور چونکہ انسان کو اوسکے اوٹھانے کی استعداد تھی
اپنے پختگی اور مبالغہ کے قبول کر لی اور وہ ظلم کرنے والا ہے اپنے نفس پر کہ اپنی ذات کو فنا کرتا ہے بموجب مبالغہ میں اور جہول یعنی نادان ہے
کہ خدا کے سوا کسیکو نہیں پہچانتا اور لا الٰہ الا اللہ کہکر ماسوی کی نفی کرتا ہے فتوحات میں لکھا ہے کہ امانت اسمائے حسنیٰ کے ساتھ متصف ہونا ہے
کہ سب موجودات پر پیش کی اور انسان نے قبول کر لی وہ ظلوم ہے یعنی اپنے نفس پر ظالم ہے کہ امانت اوٹھا لیا اور جہول یعنی عالم ہے اسواسطے کہ
اللہ کو جاننے کی نہایت یہی ہے کہ اوسکے پہچاننے سے اپنے عاجز اور جاہل ہونے کا اقرار ہو جیسے مصرع العجز عن درک الادراک ادراک ✽ اور حضرت قاضی
انوار نے اپنے بعضے رسالوں میں امانت کو خلافت الٰہی پر محمول کیا ہے اور یہ بات کہی ہے کہ ظلم اور جہل عدل اور علم کا ضد ہے لیکن اوٹھا کر تشبیہ
انعکاس ضد کے معنی کو یہاں جلوے دیے اور ظلوم وجہول دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں جبتک دونوں صفتیں ضد متضاد نہ ہوں ضرورنا
ضد کے ساتھ مبدل ہو جائینگی اور روح الارواح میں کہا ہے کہ ظلوم وجہول یہاں برمحل مذمت نہیں آدم علیہ السلام نے بار امانت اپنی
ہمت سے اوٹھا لیا جو اونکی طاقت سے بڑھکر تھا اونسے کہا کہ تم نے ظلم کیا اپنی جان پر چنکہ اوسکے بھاری بوجھ بے پرواہ میں غیر حق سے جاہل تھا
پس اوسکی ظلومی اور جہولی کا شہرہ دونوں عالم میں ہوگیا اور اہل عالم اسکی حقیقت سے غافل ہیں تو امر میں یہ ہے کہ وہ بوجھ عشق کا عالم
بشریت میں ہے ملکیت میں نہیں اسواسطے کہ ملائک مہربانی اور پاکی کے سایہ میں پرورش ہوئے ہیں اور رسالہ میں پرورش پایا ہوا مرد
اور محبت ور کچھ قدر اور قیمت نہیں رکھتا عشق کے لائق وہی گروہ ہیں کہ … کے بازار کا سرمایہ ہے اور انہ کان
ظلوما جہولا انکے روزگار کا پیرایہ ہے بیت عاشقان را درد بدنامی خوش ست ✽ عاشقان را سوز ناکامی خوش ست ✽ جب آفتاب
امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا کہ مجھے بلندی کی صفت حاصل ہے میں چلا کہ مجکو شاہی کی … پہاڑ سے
آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہے ہم اس بوجھ کا تحمل نہیں کرسکتے شاید … جب آدم خاکی بولا کہ
مجھے کیا ہے جو مجھسے … لینگے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ آسمانوں سے … لیکن … کا نعرہ مار
پس حکم ہوا کہ ای خاکی دلیر یہ سب قوت تو کہاں سے لایا … بولا کہ …

آن بارکہ از بردن او عرش با کرد با قوت تو حامل آن بار توان بود چو خوشا انسان جسکا نام ہی پر اثبات کا عمل ہے الارض خلیفہ ہونے کا
پروانہ لکہا ہی اوسکے قامت باستقامت کے سوا اور کسیکے قد پر امانت اوٹہانے کا خلعت ٹہیک نہوا اور بات ابتدا احکام اور انسی ہی امانت کا
ہم اوسکے نام ہوئی تو حسد کرنے والے شیطان ہو اوسکے پہلے دشمن ہین انکی نظر بہت حفاظت کے لیے غیرت کی آگ ہین والا کا
ظلوما جہولا کا اسپند اوسپر کردیا مصرع تاکور شود ہر انکہ نتواند دید ؎

سورۃ السبا مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی اربع وخمسون آیۃ
سورہ سبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چون آیتین ہین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیا اللہ کے واسطے ہی **الَّذِیْ لَهٗ** وہ اللہ کہ اوسی کے واسطے ہی **مَا فِی السَّمٰوٰتِ** جو کچہہ آسمانون
ہین بڑی نعمتون کے وسایط **وَمَا فِی الْاَرْضِ** اور جو کچہہ زمین ہین ہین چہوٹی نعمتون و بخششون کے روابط **وَلَهُ الْحَمْدُ** اور اوسی کے
واسطے ہی تعریف **فِی الْاٰخِرَةِ** آخرت مین حکم کرنے کی راہ سے نہین بلکہ خوشی کی وجہ سے جیسا کہ کہینگے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا اور
الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقام اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آخرت والے اوسکی حمد کرینگے دوست اوسکے
فضل کے سبب سے حمد و ثنا کرینگے اور دشمن اوسکے عدل کے باعث سے ستائش کرینگے **وَهُوَ الْحَکِیْمُ** اور وہ ہی کام جاننے والا **الْخَبِیْرُ**
جاننے والا بندون کے احوال ظاہر اور پوشیدہ **یَعْلَمُ** جانتا ہی **مَا یَلِجُ** جو چیز اوترتی ہی **فِی الْاَرْضِ** زمین مین جیسے مینہہ کا پانی
وَمَا یَخْرُجُ اور جو چیز نکلتی ہی **مِنْهَا** زمین سے جیسے بوٹی یا جاننے والا ہی اوسے جو کچہہ زمین کے اندر ہی خزانے دفینہ مردے اور جو کچہہ
زمین کے اوپر ہی حیوان چشمے سونا چاندی **وَمَا یَنْزِلُ** اور جانتا ہی اوسے جو کچہہ اوترتا ہی **مِنَ السَّمَآءِ** آسمان سے جیسے فرشتے
کتابین روزی اور مینہہ کے اندازے **وَمَا یَعْرُجُ** اور جو کچہہ اوپر جاتا ہی **فِیْهَا** آسمان مین جیسے فرشتے اعمالنامے بندون کے اور دعائین
اور کلمات طیبہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہی کہ جو آسمان سے اوترتا ہی اس سے حضرت جبرئیل مراد ہین اور جو آسمان پر جاتا ہی اس سے
جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مین آسمان پر تشریف لیجانا مقصود ہی صاحب کشف الاسرار نے
فرمایا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اوسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو اوترتے ہین اولیا کے دلون پر واردات او کشوفات اور جو کچہہ اوپر جاتے ہین
اولیا اور اصفیا کے نفائس انفاس سے اوقات مین یا جو کچہہ اوترتا ہی الطاف و کرم کی بارگاہ قدم سے دلون کی طرف متوجہ ہوا ہی جہان کہین
آشنائی کی بو آتی ہی وہین منزل اور مقام کرتا ہی ان لربکم فی ایام دہرکم لنفحات الا فتعرضوا لہا اور جو کچہہ اوپر جاتا ہی توبہ کرنے والون کا نالہ
اور مفلسون کی آہ جب صبح کو اونکے سینہ کے خلوتخانہ سے یہ نالہ و آہ درگاہ رحمت پناہ کی طرف منہہ کرتی ہی فوراً قبول ہو جاتی ہی کہ انین المذنبین
احب الی من زجل المسبحین بیت غلغل تسبیح شیخ ارچند مقبول ست لیک ؎ آہ دردآلود رندان اقبول دیگر ست **وَهُوَ الرَّحِیْمُ**
اور وہ مہربان ہی نعمت پوری کرنے مین **الْغَفُوْرُ** چہپانے والا گناہون کا پردہ رحمت مین **وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا** اور کہا
اون لوگون نے جو کافر ہوے انکار یا ہنسی کی راہ سے کہ **لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ** نہین آتی ہی ہمپر قیامت **قُلْ** کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کہ بلی وہ بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو ہان وربی قسم ہے میرے رب کی آلباب میں کہا ہے کہ ابوسفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ
بعث ونشر کچھ بھی نہیں ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم بھی قسم کھاؤ کہ میرے رب کی قسم کہ عنقریب لتأتینکم
ضرور آئیگی تم پر قیامت عالم الغیب رب کی صفت ہے یعنی ایسے رب کی قسم جو جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا لا یعزب دور نہیں ہوتا
عنہ اوسکے علم سے یا نہیں چھپتا اوس سے مثقال ذرۃ چھوٹی چیونٹی کے برابر یا ہوا میں جو ذرے اوڑتے ہیں اون میں سے
ایک ذرہ کی قدر فی السموات آسمانوں میں ولا فی الارض اور نہ زمین میں ولا اصغر اور نہیں ہے بہت چھوٹی
چیز من ذلک ذرہ سے ولا اکبر اور نہ بہت بڑی اوس سے الا فی کتٰب مگر یہ کہ لکھی ہوئی ہے کتاب مبین روشن
یعنی لوح محفوظ میں ہو ہے سب چھوٹی بڑی چیزیں لوح محفوظ میں موجود ہیں لیجزی الذین اٰمنوا تاکہ جزا دے اللہ اون لوگوں کو
جو ایمان لائے وعملوا الصٰلحٰت اور کئے اونھوں نے کام اچھے اولٰئک وہ ایمان والے اور نیک کام کرنے والوں کا گروہ لھم
اونکے واسطے ہے مغفرۃ مغفرت خطاؤں سے ورزق کریم اور روزی بزرگی والی یعنی بے طلب اور بے رنج وتعب و
الذین سعوا اور جو لوگ دوڑتے ہیں فی اٰیٰتنا ہمارے کلام کی آیتوں میں یعنی جھوٹ ہماری آیتیں باطل کرنے میں کوشش کر
معٰجزین عاجز کرنے والے یا کوشش کرنے والے اس بات میں کہ لوگ اون آیتوں کی تہمت کریں یا اپنے زعم میں ہم سے بھاگ جانے والے
تاکہ اونپر سے ہمارا عذاب ٹل جائے اولٰئک وہ لوگ لھم اونکے واسطے ہے عذاب من رجز الیم سخت
عذاب میں سے دکھ دینے والا عذاب ویری الذین اور لوح محفوظ میں سب چیزوں کا ثبت کرنا اسواسطے ہے تاکہ جان لیں وہ لوگ جو
اوتوا العلم دیئے گئے علم اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں یا مومنین اہل کتاب اور یہ بہتر ہے
مراد یہ ہو کہ اہل کتاب جانتے ہیں الذی انزل وہ چیز جو اوتاری گئی ہے الیک تیری طرف من ربک تیرے رب کی طرف
یعنی قرآن ھو الحق کلام وہ صحیح اور درست ہے ویھدی اور وہ یعنی اوتارا ہوا ہدایت کرتا ہے الی صراط العزیز
راہ خدائے غالب الحمید تعریف کیے ہوئے کی جسکی حمد کیجاتی ہے نعمتوں پر نہایت حمد وقال الذین کفروا
اور کہا اون لوگوں نے جو کافر ہیں یعنی بعث ونشر کے منکروں میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ھل ندلکم کیا دلالت کریں
ہم یعنی بتائیں تمکو علیٰ رجل ینبئکم اوس مرد پر جو خبر دیتا ہے تمکو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہتے ہیں کہ اذا
مزقتم جب ٹکڑے کیے جاؤگے یعنی متفرق ہو جاوینگے تمہارے سب اجزا کل ممزق بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے یعنی جب
تمہارے جسم بالکل خاک میں ریزہ ریزہ ہو جاوینگے تو انکم بیشک تم لفی خلق جدید ضرور نئی پیدایش میں ہوگے
یعنی پھر سرے سے زندہ کیے جاؤگے کافروں نے باہم کہا کہ جو مرد یہ خبر دیتا ہے اوسنے افترٰی علی اللہ باندھا ہے اللہ پر کذبا جھوٹ
جان بوجھکر ام بہ جنۃ یا اوسے جنون ہے کہ جو چیز نہیں جانتا وہ کہتا ہے بل الذین ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ جو لوگ
لا یؤمنون نہیں ایمان لاتے بالاٰخرۃ آخرت کا فی العذاب عذاب میں ہیں اوس جہان میں والضلٰل البعید
اور دور کی گمراہی میں ہیں اس جہان میں کہ وہ گمراہی راہ صواب سے بہت دور ہے افلم یروا کیا پس نہیں دیکھتے اور نہیں دھیان لاتے کافر

اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ طرف اوسکی جو اونکے سامنے ہے وَمَا خَلْفَہُمْ اور جو اونکے پیچھے ہے مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان و زمین سے یعنی آسمان و زمین اونکا دیکھا ہوا ہے پشت کے پیچھے ہے اور یہ آسمان و زمین ہیں جدھر جاویں سو ہیں اِنْ نَّشَاْ اگر چاہیں ہم نَخْسِفْ بِہِمُ الْاَرْضَ دہنسا دیں اونکو زمین میں اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْہِمْ یا ڈالیں ہم اون پر کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان سے اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک آسمان زمین پر نظر کرنے یا زمین میں دہنسانے اور آسمان کا ٹکڑا گرانے میں جو قدرت ہے اوس میں غور و تامل کرنے میں لَاٰیَۃً البتہ دلالت اور عبرت ہے لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ؏ رجوع کرنے والے بندہ کے واسطے جو حق کی طرف رجوع کرتا ہے اسواسطے کہ وہ غور اور فکر کرتے ہیں ہماری قدرت اور حکمت کی دلیلوں میں وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ اور بیشک ہمنے دی داود کو مِنَّا اپنے پاس سے فَضْلًا زیادتی اوس زمانہ کے سب لوگوں پر کہ نبوت تھی یا زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رغبت فیصلہ کرنے میں یا عدل کی توفیق یا ضعیفوں اور عاجزوں کی بخشش یا مناجات کی حلاوت یا علم اس بات کا کہ اوسکی بارگاہ کے سوا اور کوئی التجا اور پناہ کی جگہ نہیں ہے عین المعانی میں ہے کہ فضل سے اچھی آواز مراد ہے اسواسطے کہ داود علیہ السلام جب زبور پڑھنے میں مشغول ہوتے درندے اور وحشی جانور اپنے مقاموں سے نکل آتے اور اونکی آواز دلنواز سنا کرتے اور پرند اونکے نغمات جانفزا سے مضطرب ہو کر اپنے کو ہوا سے زمین پر گراتے نظم زصوت دلکشش جان بارہ گشتے ؛ روان از ذوق بے اندازہ گشتے ؛ سپہر چنگ پشت ارغنون ساز ؛ ازان پر حال بشنود آواز ؛ اور بعضوں نے کہا ہے کہ فضل یہ ہے جو اسکے بعد فرماتا ہے کہ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ کہا ہمنے اے پہاڑو پھیر اپنی آواز میں مَعَہٗ داود کے ساتھ اونکی تسبیح کے وقت یعنی اونکے ساتھ موافقت کرو یا جہاں وہ جائیں اور تمکو بھی بلائیں تم اونکے ساتھ سیر کرو اور یہ حضرت داود علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ اونکے ساتھ چلتے وَالطَّیْرَ ؕ اور مسخر کر دیا اوسکا پرندوں کو کہ ذکر کے وقت اونکے ساتھ موافقت کرتے تھے لکھا ہے کہ جب حضرت داود تسبیح کہتے تو پہاڑ آواز سے اونکی مدد دیتے اور پرند اونکے سر کے اوپر صف باندھ کر الحان آل ویز سے اونکی مدد کرتے اور وہ نغمے سننے والے ہیبت سے اپنی جان دیتے بیت چو گردد مضطرب من نغمہ پرداز ؛ شود قفس مرغ روح آید بپرواز ؛ ایک دن ایک فرشتہ حضرت داود کی زیارت کو آیا اور بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ ہیں اولیٰ یہ ہے کہ آپکا کھانا آپکی کمائی سے ہو داود علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہ پیشہ حق تعالیٰ نے اوپر آسان کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ ۙ اور نرم کر دیا ہمنے اونکے واسطے لوہے کو بے آگ کے ایسا کہ اونکے ہاتھ میں موم کی طرح لوہا نرم ہو جاتا تھا اور اوس لوہے میں جو تصرف چاہتے کرتے اور حکم کر دیا ہمنے اَنِ اعْمَلْ یہ کہ بنا سٰبِغٰتٍ زرہیں فراخ دامن کشادہ وَّقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ فِی السَّرْدِ اوسکے بننے میں یعنی اوسکی کڑیاں برابر بنا تاکہ اوسکی وضع مناسب پڑے تیسیر میں ہے کہ حضرت داود ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و عیال پر خرچ کرتے لباب میں کہا ہے کہ جب حضرت داود نے وفات فرمائی تو چھ ہزار زرہیں اونکے گھر میں تھیں وَاعْمَلُوْا اور کہا ہمنے کہ اے داود تو اپنے لوگوں کے ساتھ عمل کر صَالِحًا عمل نیک یعنی نمونوں سے خالص اِنِّیْ بیشک میں بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم لوگ کرتے ہو بَصِیْرٌ ۝ دیکھنے والا ہوں اور اوسی کے لائق جزا دونگا وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ اور مسخر کر دی گئی سلیمان علیہ السلام

کے واسطے ہوا غُدُوُّهَا شَهْرٌ صبح کو اوسکا چلنا ایک مہینہ کی راہ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور شام کو اوسکی چال ایک مہینہ کی راہ صبح کو
تدمر سے حضرت سلیمان چلتے اور اصطخر شیراز میں قیلولہ کرتے اور شام کو کابل میں پہونچکر شب باش ہوتے وَاَسَلْنَا لَهٗ اور جاری کر دیا ہمنے
سلیمان کے واسطے عَيْنَ الْقِطْرِ چشمہ تانبے کا پگھلا ہوا کہ وہ کہاں سے پانی کی طرح نکلتا اور کہاں قریب صنعا ملک یمن کے ایک
موضع میں تھی ہر مہینہ میں تین رات اوسمین سے بہتا جو کچھ چاہتے بناتے وَمِنَ الْجِنِّ اور تابع کر دیے گئے سلیمان کے جنوں میں سے
مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ جو کوئی کام کرتا اونکے سامنے بِاِذْنِ رَبِّهٖ اپنے رب کے حکم سے وَ اور ہمنے فرمایا کہ مَنْ يَّزِغْ
مِنْهُمْ جو کوئی جن پھرے اور مڑے اور سرکشی کرے عَنْ اَمْرِنَا ہمارے حکم اور سلیمان کی اطاعت سے نُذِقْهُ چکھاوین ہم اوسے مِنْ
عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب میں سے جلتی ہوئی آگ کے عقبی میں اور بعضے کہتے ہیں دنیا میں جو فرشتہ آگ کا کوڑا ہاتھ میں لیے رہتا ہو وہ
ان پر موکل تھا کہ جو جن حضرت سلیمان کے حکم سے باہر ہو وہ آگ کا کوڑا اوسے مارکر جلا دے يَعْمَلُوْنَ کام بناتے تھے جن لَهٗ سلیمان کے
واسطے مَا يَشَآءُ جو چاہتے تھے سلیمان مِنْ مَّحَارِيْبَ در اور دالان بڑے اور دیواریں بیت المقدس میں کہ محراب اوس مکان کو کہتے ہیں کہ ایک سیڑھی چڑھکر
اوسپر جا سکیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ محاریب یہاں مراد ہے یعنی لڑائی کی جگہ مراد ہے جیسے اونچے قلعے اور چھوٹے دمدمے جو دشمن کے ملک میں ہیں حضرت سلیمان
واسطے عجیب عجیب قلعے بنائے تھے جیسے صرواح بینون اور قلقوم اور غمدان اور حسیدہ اور مثل اوسکے وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے صورتیں اور
فرشتوں و انبیا علیہم السلام کی صورتیں اونکی وضع پر جیسیکہ وہ عبادت کے وقت رہتے تھے تاکہ لوگ اون تصویروں کو دیکھکر اوسی صورت سے
عبادت کریں اور اوس زمانہ میں تصویر بنانا اور رکھنا مباح تھا عین المعانی میں ہے کہ شیشہ سے آدمیوں کی صورتیں بناتے تھے اور جب شیطنوں
الٰہی کا وقت آتا تو حق تعالیٰ اونمیں روح پھونک دیتا اکثر قتال میں قوی اور سخت ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو شیر بنائے تھے حضرت سلیمان کے
تخت کے نیچے اور دو گدس تخت کے اوپر جب حضرت سلیمان چاہتے کہ تخت پر بیٹھیں تو وہ دونوں شیر اپنے شانے پھیلا دیتے اور اونپر قدم رکھکر حضرت سلیمان
اوپر چڑھ جاتے اور جب تخت پر بیٹھتے تو دونوں گدس اپنے پروں سے اونپر سایہ کر لیتے وَجِفَانٍ اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے
لگن وغیرہ کاسے كَالْجَوَابِ بڑے حوضوں کے مثل وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اور دیگیں وے بچی اونچی تپائی پر رکھیں پہاڑوں کے مانند
ہزار باورچی تھے کہ وہ ان دیگوں میں کھانا پکاتے اور اب تک ولایت شام میں بعض مقام پر ایسی دیگیں پتھر سے تراشی ہوئی موجود ہیں اِعْمَلُوْٓا
کرو نیک کام کرو اٰلَ دَاوٗدَ اے آل داؤد شُكْرًا واسطے شکر ان نعمتوں کے کہ ثابت ہیں سنائی قدس سرہ نے کہا ہے کہ آل داؤد نے
دن کی گھڑیاں تقسیم کی تعیین ہر ساعت اونمیں سے ایک شکر الٰہی اور عنایت بادشاہی پر قائم تھا وَقَلِيْلٌ اور تھوڑے ہیں مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ میرے بندوں میں سے شکرگزار اور شکور اوسے کہتے ہیں جو دل اور زبان اور ہاتھ پانوں سے اکثر اوقات میں شکر گزاری ادا کرے اور
اوسکا استقصا ڈھونڈے سے کہ اپنے کو ادائے شکر سے عاجز جانے اسواسطے کہ شکر کی توفیق ایک اور نعمت ہے کہ دوسرے شکر کو چاہتی ہے اور اسی
کہا ہے کہ اَلشَّكُوْرُ مَنْ يَرٰى عَجْزَهٗ عَنِ الشُّكْرِ یعنی شکر کرنے والا وہی ہے جو دیکھے اپنا عجز ادائے شکر سے مثنوی حد شکر حق ندانم ہیچکس
حاصل انا و بس آن بزرگے گفت با حق در نہان کای پدید آرندہ ہر دو جہان ای منزہ از زن و فرزند و جفت کی توانم شکر
گفت پیک حضرت داورش از ایزد پیام گفتش از تو این بود شکرے مدام چون [illegible] این قدر بشناختی شکر نعمتہا بجا آوردی

۵۸
یعنی صاحب فیض حسبِ ما [illegible]
[illegible] ۱۲

لکھا ہے کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داود علیہ السلام نے شروع کی تھی اور حضرت سلیمان نے اوسے پورا کرنے مین بڑی کوششین کین ابھی
اوسکے پورا ہونے مین سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آپہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگون کو وصیت کی کہ
میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگا کر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہین اور مسجد کا کام پورا ہوجائے
پھر حضرت سلیمان جب اس جہان سے گذر گئے تو اونھین غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ مین کھڑا کر دیا جن ویسے ہی اونھین
زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہانتک کہ ایک سال گذرنے کے بعد عصے کو دیمک کی طرح گھن نے کھا لیا اور حضرت سلیمان زمین پر
گر پڑے تو جنون کو اونکی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگ گئے اور پہاڑون کی گھاٹیون اور جنگلون کے درمیان مین چلدیے جیسا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہے فَلَمَّا قَضَيْنَا پھر جب حکم کیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَوْتَ سلیمان پر موت کا اور مرنے کے بعد اونھین عصے کی آڑ لگا کر
لوگون نے کھڑا کر دیا تو مَا دَلَّهُمْ دلالت نہ کی جنون کو عَلٰى مَوْتِهٖ سلیمان کی موت پر اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ مگر گھن کے کیڑے نے جو زمین سے
نکلا تَاْكُلُ کھاتا تھا مِنْسَاَتَهٗ اوسکے عصے کو فَلَمَّا خَرَّ پھر جب گر پڑے سلیمان علیہ السلام تو تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ جان لیا
جنون نے اَنْ لَّوْ كَانُوْا یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ جانتے غیب کو جنون کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین اور لوگون سے
ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہے کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو مَا لَبِثُوْا نہ ٹھہرتے سال بھر تک فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝
ذلیل کرنے والے عذاب مین یعنی عمارت بنانے مین جو سخت تکلیفین اونکو تھین وہ نہ اوٹھاتے لَقَدْ كَانَ بیشک تھی لِسَبَاٍ واسطے اولاد
سبا کے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا فِيْ مَسْكَنِهِمْ اونکے گھر مین اور کسی نے مَسٰكِنِهِمْ جمع کا صیغہ پڑھا ہے یعنی اونکے
گھرون مین اٰيَةٌ ایک علامت اور دلالت وجود صانع پر اور اوسکی قدرت کاملہ پر تھا یعنی ہر کہ سبا کے فرزندون کے واسطے ولایت یمن مین
مآرب کے حوالی مین ایک مقام تھا دو پہاڑون کے درمیان اوسکا اوپر سے نیچے تک اٹھارہ فرسخ تھا اور اونکا گھاٹ جہان پانی لیتے تھے جنگل
جانب کی علی مین تھا ایک چشمے سے پہاڑ کی انتہا پر اور کبھی ایسا ہوتا کہ ولایت شہر کا بڑھا ہوا پانی اونکے پانی مین ملجاتا اور خرابی کرتا بلقیس جو
اونکی ولایت کی والی تھی انھون نے اوس سے درخواست کی اور اوسنے آڑ کے واسطے ایک بڑی مضبوط دیوار کھینچ دی دونون پہاڑون کے
منھ پر کہ اصلی اور زیادہ پانی وہان جمع ہوتا اور اوس باندھ پر تین سوراخ ترتیب دیے تاکہ پہلے اوپر والا سوراخ کھولدین اور اپنے کھیت
سینچ لین اور جب پانی گھٹ جائے تو بیچ والا کھولین آخر کو نیچے والا اور وہ لوگ اپنے مکانون کے داہنے بائین باغ رکھتے تھے اون
باغون مین میوہ دار درخت تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے جَنَّتٰنِ نشانی جو اہل سبا کے مکانات مین تھی کہ وہ دو باغ تھے عَنْ
يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۚ۬ داہنی بائین طرف اونکے مکانون سے اگرچہ باغ بہت تھے ہر طرف مگر درخت قریب قریب ہونے سے
سب ملکر ایک باغ کے مثل تھے كُلُوْا کہا پیغمبر نے اونسے کہ کھاؤ مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ اپنے رب کی دی ہوئی روزی مین سے اونکے باغون مین
میوے اس کثرت سے تھے کہ اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھ کر درختون کے نیچے چلتا تو بے ہاتھ لگائے وہ زنبیل میوون سے بھر جاتی تو پیغمبر نے
کہا کہ ان نعمتون مین سے کھاؤ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اور شکر کرو خدا کا بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ یہ شہر جسمین تم بستے ہو پاکیزہ شہر ہے خدا تعالی نے
اور ہوا تندرست رکھنے والی اور پانی میٹھا اور خاک پاک بلیت شہر ہے جو بہشت از نکوئی چون باغ ارم بتازہ روئی ہے وہان

اونھین پچھوپتے تھے اور کپڑون مین چلوے نہ پڑتے تھے جو مسافر وہان پہونچتا اوسکے کپڑون کے چلوے بھی مرجاتے وَرَبٌّ غَفُورٌ ○

اور رب وہی بخشنے والا اور تمسے شکر چاہنے والا اور بخشنے والا ہے اوسے جو شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوْا پھر اونھون نے منھ پھیرا

اپنے پیغمبرون سے اور شکر گذاری نکی حدیث مین ہے کہ تیرہ ۱۳ پیغمبر اونکے پاس آئے اور اونھون نے سب کی تکذیب کی اخیر پیغمبر ذوالادغار بن [illegible]

کی بادشاہی کے زمانہ مین آئے حضرت ادریس علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد اوس پیغمبر کو اون ناشکرون نے بہت ایذادی اونپر حق تعالی

جنگلی چوہے اوس پانی کے باندھ کے نیچے پیدا کر دیے اور اونھین حکم دیا کہ اوس باندھ مین اونھون نے سوراخ کر دیے آدھی رات کو جب سیل آیا

باندھ ٹوٹ گیا اور بہتا آئی سیل اون ناشکرون کے مکان اور باغ خراب گئے اور بہت آدمی اور چارپائے ہلاک ہوگئے [illegible] کہ خدا نے

اوسے فرمایا ہے کہ جب اونھون نے انکار کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تو بھیجا ہمنے اونپر سَيْلَ الْعَرِمِ سیلاب سخت اور بعضے

کہتے ہیں کہ عرم اوس پانی کے باندھ کا نام تھا یا اوس جنگل کا نام تھا جس سے پانی آتا تھا یا اوس جنگلی چوہے کا نام جسنے باندھ مین سوراخ کیا

وَبَدَّلْنٰهُمْ اور بدل دیا ہمنے اونھین بِجَنَّتَيْهِمْ اونکے باغون سے جَنَّتَيْنِ دو باغ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ میوے والے کڑوے

وَّاَثْلٍ اور جھاؤ اور اونکے بعضے مقام کو باغ کہنا مشکل باغ ہونے کے سبب سے وَّشَيْءٍ اور کچھ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ○ بیر یعنی جھوٹی اور

تھوڑی گھاس یعنی اون مشہور زمینون مین تھوڑے سے بیر کے درخت ہمنے پیدا کر دیے تاکہ اونکے سبب سے گذر ہو سکے ذٰلِكَ

یہ عذاب کرنے کے جَزَيْنٰهُمْ جزادی ہمنے اونکو بِمَا كَفَرُوْا بسبب اوسکے کہ ناشکری کرکے رسولون پر ایمان نہ لائے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ

اور کیا سزا دیتے ہین ہم اِلَّا الْكَفُوْرَ ○ مگر ناشکرے کو اور بکر نے وَهَلْ يُجٰزٰى اِلَّا الْكَفُوْرُ پڑھا ہے فعل غائب مجہول اور کفور کو رفع سے

یعنی کیا سزا دیا جاتا ہے مگر ناشکر جزا عام ہے ہر مومن اور کافر کو اور مجازات کفار کے واسطے خاص ہے لکھا ہے کہ شہر سبا مین جو لوگ باقی رہے

تھے اونھون نے پیغمبر کے پاس آکر کہا کہ ہمنے اپنے خدا اور رسول کو پہچان لیا اسکے بعد اگر پھر وہ ہمکو نعمت عطا فرمائے تو ہم ناشکری نہ

کرینگے اور اتنی عبادت کرینگے کہ کبھی کسی قوم نے نہ کی ہو حق تعالی نے دوسری بار نعمت کا دروازہ اونپر کھولدیا اور فرمایا وَ

جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کر دیا ہمنے درمیان سبا کے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ اور درمیان اون دیہات کے کہ

بٰرَكْنَا برکت دی ہے ہمنے فِيْهَا اوسمین کہ وہ ولایت شام مین ہے یعنی فلسطین اور اردن اور اریحا اور ایلیا قُرًى

ظَاهِرَةً دیہات آباد ظاہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے تبیین المعانی مین کہا ہے کہ آرب جو اہل سبا کا مقام تھا وہان سے شام تک

چار ہزار سات سو گانون آباد ہوگئے وَّقَدَّرْنَا اور اندازہ کیا ہمنے فِيْهَا السَّيْرَ اون دیہات مین چلنا لوگون کا [illegible]

اندازہ مین ہمنے بیان کر دین اور ہمنے کہدیا کہ سِيْرُوْا چلو فِيْهَا اون دیہات مین لَيَالِيَ وَاَيَّامًا راتون اور دنون کو

اٰمِنِيْنَ ○ امان پائے ہوئے دشمنون اور درندون سے خلق کی کثرت کے سبب یا امان پائے ہوئے بھوک پیاس سے دیہات آباد

ہونے کے سبب سبا مین جو لوگ باقی رہ گئے تھے اونھون نے تجارت شروع کی یعنی شام کو جاتے تھے کچھ دن چڑھے ایک گانون مین ہوا اور

ایک گانون مین امیرون کو غریبون پر حسد آیا کہ ہم مین اور انمین کچھ فرق نہیں پیادے اور مفلس راہ اوسی آرام سے چلتے ہین جیسے سوار مالدار

یا پھر اونمین امیرون نے کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب بٰعِدْ دور ڈالدے بَيْنَ اَسْفَارِنَا ہمارے سفر کی منزلون مین یعنی

ایک منزل سے دوسری منزل تک میدان پیدا کرتے تاکہ لوگ بے خرچ راہ اور بے سواری کے سفر کر سکیں فَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اور ظلم کیا اونھوں نے دعا کرکے اپنی جانوں پر اور بنے اون بہاتن کو خراب کر دیا فَجَعَلْنٰهُمْ تو کر دیا ہمنے اہل سبا کو اَحَادِیْثَ باتین یعنی وہ
لوگ تعجب سے کہنے لگے کہ ہے آبادی سے بربادی کی طرف رغبت کی وَمَزَّقْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہمنے اونھیں کُلَّ مُمَزَّقٍ راسب
پراگندہ کرنا یہانتک کہ اونمیں سے ایک بھی مارب میں نہ رہا قبیلہ غسان تو شام میں چلا گیا اور قضاعہ مکہ میں آ اور اسد بحرین میں اور انمار
یثرب میں اور جزام تہامہ میں اور ازد عمان میں اور یہ کلام ضرب المثل ہوگیا کہ تفرقوا ایدی سبا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے کیا
اونمیں لَاٰيٰتٍ البتہ عبرتیں ہیں لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو محنتوں پر صبر کرتا ہے شَكُوْرٍ شکر کرنے والے کے
لیے جو نعمتوں پر شکر کرتا ہے کشف الاسرار میں ہے کہ اہل سبا خوشحالی کے ساتھ بسر کرتے تھے بے صبری اور ناشکری کے سبب گذری جو
اونپر گذری بیت روزگار عافیت شکرت نکردم لاجرم + دستے کہ در آغوش بود اکنون بدندان میگزم ۞ وَلَقَدْ صَدَّقَ اور بیشک
سچ پایا عَلَيْهِمْ اہل سبا پر اور بہت صحیح بات ہے کہ سب کافروں پر اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ ابلیس نے اپنا گمان یعنی شیطان نے گمان کیا تھا کہ
اونمیں پر میں قابو پاؤنگا اونکی شہوت اور غصہ کے سبب جو اونکے اندر پیدا ہی اور اسی سبب میں اونکو گمراہ کرونگا تو اوسکا گمان گمراہ کرنے کے
باب میں سچا ہوا فَاتَّبَعُوْهُ تو اوسکی پیروی کی شرک اور معصیت میں اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مگر مومنوں کے
ایک گروہ نے کہ وہ مستثنی ہیں وَمَا كَانَ اور نہ تھا لَهٗ عَلَيْهِمْ ابلیس کو اون لوگون پر جنکے باب میں اوسکا گمان محقق ہوا
مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط اور غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اسواسطے کہ ہم جدا کریں مَنْ يُّؤْمِنُ اوسے جو ایمان لاتا ہے بِالْاٰخِرَةِ
آخرت پر مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے جو مِنْهَا فِيْ شَكٍّ آخرت سے شک میں ہے تاکہ ہمارے دوست اہل ایمان لوگ اور شک والون کو
پہچان لیں وَرَبُّكَ اور تیرا رب عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر حَفِيْظٌ نگہبان ہے قُلِ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ   ع ۱۱
وسلم نبی بلیغ کو کہ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ پکارو اونکو جنکو گمان کیا ہے تمنے کہ خدا ہیں مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی
جن فرشتوں کو پوجتے ہو اونھیں پکارو تو دیکھو نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے میں اونسے مدد پاتے ہو یعنی بے خدا کی مدد کے اونھیں کچھ
اختیار اور قدرت نہیں ہے یا سب کافروں سے کہو کہ اپنے خداؤں کو پکارو کہ کچھ تمھارا کہا مانیں اور کیونکر وہ تمھاری عرض قبول کر سکتے ہیں
اسواسطے کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہیں ہیں وہ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرہ برابر بھلائی اور برائی کے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَ
لَا فِي الْاَرْضِ اور نہ زمین میں وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہے بتوں یا فرشتوں کو فِيْهِمَا آسمان اور زمین میں مِنْ شِرْكٍ کچھ شرکت
نہ پیدا کرنا اور نہ تصرف کرنا وَّمَا لَهٗ اور نہیں ہے خدا کے واسطے مِنْهُمْ بتوں اور فرشتوں میں سے تقدیر اور تدبیر میں مِّنْ ظَهِيْرٍ
کوئی یار اور مددگار وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اور فائدہ نہ کریگی کسیکی شفاعت عِنْدَهٗ خدا کے پاس یعنی فرشتوں یا بتوں کے
ساتھ جو تم شفاعت کا گمان رکھتے ہو محقق نہوگا اسواسطے کہ شفاعت کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ مگر جسکے واسطے
اجازت دے خدا شفاعت کرنے کی یا وہ اذن دیا گیا ہو شفاعت کرنے کی اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور وہ جسکی شفاعت
کریگا دونوں منتظر رہینگے اور خوف میں ہونگے کہ دیکھیے حضرت رب العزت سے کیا حکم ہوتا ہے اور اسی انتظار میں رہینگے حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ

یہانتک کہ جب اوٹھا لینگے خوف عَن قُلُوبِهِم اونکے دلون سے اور شفاعت کی اجازت دینگے قَالُوا کہینگے بعضے لوگ بعضون کو کہ
مَاذَا قَالَ کیا کہا رَبُّكُمْ تمہارے رب نے شفاعت کے باب مین تو قَالُوا الْحَقَّ تو وہ کہینگے کہ صحیح اور درست کہا اور حکم دیا کہ مومنون کی
شفاعت کرین کافرون کی نہین وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ اور خدا برتر اور بڑا ہے اس بات سے کہ پیغمبر اور فرشتے بغیر اوسکے اذن
شفاعت کرسکین قُلْ مَن يَرْزُقُكُم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمَاوَاتِ آسمانون سے
مینھہ برسا کر وَالْأَرْضِ اور زمین سے سبزہ اوگا کر قُلِ اللَّهُ تو خود یہ بھی کہو کہ اللہ روزی دیتا ہے تمکو اسواسطے کہ اس سوال کا
اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہین ہے اگرچہ کافر الزام کے خوف سے زبان پر نہ لائین مگر دل سے اسکے مقر ہین وَإِنَّا اور البتہ ہم
کہ ہم مومن جو روزی دینے والے کو ایک کہتے ہین اور اوسی وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہین جو ہر صفت مین یکتا ہے أَوْ إِيَّاكُمْ
یا تم مشرک کہ بہت سے جو ممکنات ہین شرک کی راہ سے سبکو کہتے ہین اور اوسکے ساتھ شریک کرتے ہو لَعَلَىٰ هُدًى البتہ سیدھی
راہ پر ہین أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ یا کھلی ہوئی گمراہی ہین قُل لَّا تُسْأَلُونَ کہہ نہ پوچھے جاؤگے تم عَمَّا أَجْرَمْنَا
اوس سے جو کچھ کرتے ہین ہم برائی وَلَا نُسْأَلُ اور ہم نہ پوچھے جاینگے عَمَّا تَعْمَلُونَ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو بلکہ ہمارا
پروردگار ہر ایک سے اوسی کے اعمال پوچھیگا اور اوسکے مناسب جزا دیگا قُلْ يَجْمَعُ کہہ جمع کریگا بَيْنَنَا درمیان ہمارے رَبُّنَا
رب ہمارا قیامت کے دن ثُمَّ يَفْتَحُ پھر حکم کریگا بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ہمارے درمیان حق حق پس جو لوگ حق پر ہین وہ بہشت مین جاوینگے
کھینچیگا اور جو باطل پر ہین انکو زندان وبال مین وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہی حکم کرنے والا مشکل قضیون مین الْعَلِيمُ جاننے والا
حکم کی کیفیت قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ کہہ دکھاؤ مجھے اون لوگون کو کہ أَلْحَقْتُم بِهِ ملا دیا ہے تمنے اونہین ساتھ خدا کے
شُرَكَاءَ شریک یعنی دکھاؤ تو کس صفت کے سبب سے تم انکو خدا کا شریک بناتے ہو اور عبادت مین كَلَّا ہرگز شریک نہین اوسکا
بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ بلکہ وہی خدا غالب ہے سب پر کوئی اوسکا شریک ہونے کا دم نہین مار سکتا الْحَكِيمُ جاننے والا ہے تمام
موصوف اوس حکمت کے ساتھ جو حد کو پہونچی ہوئی ہے تو کیسے اوسکے ساتھ شرکت کا شبہہ ہوسکے وحدہ لاشریک لہ صفتش
الفرد اصل صفتش ز شرک را سوے وحدتش نیست * عقل ازکنہ دانش آگہ نیست * ہست ... جلال ... شرکت
وشریک محال ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا كَافَّةً مگر بھیجنا عام اور شامل
لِّلنَّاسِ واسطے سب لوگون کے لال کالے جن انس کے یا نہین بھیجا ہمنے تمکو اے ہمارے حبیب مگر تمام خلق کی طرف اور فضیلت خاص
آنحضرت کی ہے کہ آپ مبعوث ہوے سب آدمیون اور جنون وغیرہ کی طرف اور کوئی نبی تمام جن اور انس کی طرف مبعوث نہین ہوا نظم
منشور سعادت * وزان پس نوع انسان آفریدند * پری را جملہ در خیل تو کردند * پس آنگاہ ہے سلیمان آفریدند * اور بعضون نے کہا کہ
کافۃ کی ہے مبالغہ کے واسطے ہے جیسے علامہ اور نسابہ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باز رکھنے والا لوگون کو شرک
سے بَشِيرًا خوشخبری دینے والا افضل کی اوسے جو توحید کا اقرار کرے وَنَذِيرًا اور ڈرانے والا عدل سے اوسے جو شرک پر اصرار کرے
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَعْلَمُونَ نہین جانتے ہین تمہارے فضائل و کمالات اور جہل مرکب انکو تمہاری

مخالفت پر رکہتا ہو ویقولون اور کہتے ہین بسبب جہالت کے ہنسی کی راہ سے کہ متی ہذا الوعد کب ہوگا وعدہ عذاب کا یا قیامت قائم ہونا
ان کنتم صدقین ۝ اگر ہو تم سچے یعنی رسول اور مومن سب قل لکم کہہ تمہارے واسطے میعاد یوم وعدہ اوس
دن کا ہی کہ جب آ پہونچیگا تو لا تستاخرون نہ پیچھے رہوگے عنہ اوس دن سے ساعۃ ایک ساعت یعنی ذرہ دیر بھی
ولا تستقدمون ۝ اور نہ آگے بڑھوگے لکھا ہی کہ زمانہ نبوت میں اہل کتاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال پوچھا وہ بولے
کہ ہان ہمنے اپنی کتابون مین اونکی نعت پڑھی ہی وہ پیغمبر برحق ہین ابوجہل وغیرہ بولے کہ ہم تمہاری کتابون کا بھی ایمان نہین رکھتے اور آیت
نازل ہوئی کہ وقال الذین کفروا اور کہا اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے اہل کتاب سے کہ لن نؤمن نہین ایمان رکھینگے
بہذا القرآن اس قرآن کا جو محمد عربی پر اوترا ہی ولا بالذی اور نہ اوس کتاب کا بھی جو اوتری ہی بین یدیہ اوس
پہلے ولو تری اور اگر دیکھو تم ای سامع جب اذ الظلمون سب ظالم موقوفون ٹھہرائے گئے ہونگے عند ربہم
اپنے رب پاس یعنی محاسبہ کے موقف مین تو البتہ دیکھوگے تم امر سخت اور کام پُرخوف یرجع بعضہم پہیرتے ہین بعضے اونکے الی
بعض القول بعض کی طرف بات کو یعنی باہم باتین کرتے ہین اور ایک دوسرے کی طرف بات پہیرتا ہی یقول الذین استضعفوا
کہتے ہین وہ لوگ جو ذلیل سمجھے گئے تہے یعنی تابع اور پیرو للذین استکبروا اون لوگون سے جو حق بات سے سرکشی
کرتے تہے یعنی پیشوا اور بزرگ لوگ کہ لولا انتم اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو اغوا اور گمراہ نہ کرتے لکنا مؤمنین ۝
تو البتہ ہوجاتے ہم مومن مگر تمنے ہمکو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قال الذین استکبروا کہینگے وہ لوگ جنھون نے تکبر کیا تہا
للذین استضعفوا اون لوگون سے جو دنیا مین حقیر اور عاجز گرفتار تھے کہ انحن صددنکم کیا ہمنے باز رکھا تمکو
عن الہدی ایمان اور ہدایت قبول کرنے سے بعد اذ جاءکم بعد اسکے کہ آیا تمہارے پاس ایمان بل کنتم بلکہ تہے تم
اپنی ذات سے مجرمین ۝ گناہگار اور مشرک وقال الذین استضعفوا اور کہینگے وہ لوگ جو کمزور سمجھے گئے تہے
للذین استکبروا اون لوگون کو جنھون نے حق بات ماننے سے سرکشی کی کہ بل ایسا نہین ہی کہ ہم خود کافر ہوگئے بلکہ مکر
الیل والنہار مکر و فریب تمہارا دن رات ہمکو ایمان سے باز رکھنے والا تہا اذ تأمروننا جب حکم کرتے تھے تم ہمکو ان نکفر
باللہ یہ کہ کافر ہون ہم خدا کے ساتھ ونجعل لہ اور ٹہرالین ہم اوسکے واسطے انداداً ہمسر اور شریک واسروا الندامۃ
اور دونون گروہ کہنے سننے کے بعد پشیمان ہونگے اور اپنے عمل چھپائینگے یا پشیمانی کو ایک دوسرے سے چھپائینگے جب تک ملامت کرتے کرتے
تھک نہ جائین اور بعضے مفسر اسرار کو اظہار کے معنی مین جانتے ہین اور یہ لغت اضداد سے ہی یعنی ظاہر کرینگے اپنی پشیمانی اور شرمندگی لما
رأوا العذاب جبکہ دیکھینگے عذاب وجعلنا الاغلل اور ڈالدینگے ہم آگ کے طوق فی اعناق الذین کفروا
گردنون مین اون لوگون کی جو نہ ایمان لائے تابع اور متبوع مستقبل کو لفظ ماضی کے ساتھ لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی اور اسم ظاہر کو ضمیر کی
جگہہ پر لانا اس بات پر آگاہ کرتا ہی کہ طوق آتشین اونکی گردنون مین کفر کے سبب سے ہونگے ہل یجزون کیا جزا دیے جائینگے لوگ یعنی نہ جزا دیے
جائینگے الا ما کانوا یعملون ۝ مگر اوس چیز کے سبب سے کہ تہے عمل کرتے پھر حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی

فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے فِیْ قَرْیَةٍ کسی گانون اور شہر مین مِّنْ نَّذِیْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر
اِلَّا قَالَ مگر یہ کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گانون کے مالدارون اور متکبرون نے اون پیغمبرون کو کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم اوسکے ساتھ اپنے زعم مین كٰفِرُوْنَ ۝ کافر اور منکر ہین وَقَالُوْا نَحْنُ اور کہا اون
متکبرون نے کہ ہم اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا بہت زیادہ ہین اموال اور اولاد کی راہ سے یعنی ہمارے مال اور فرزند تمسے زیادہ ہین
تو ہم رسالت کا دعوی کرنے کی لیاقت تمسے بڑھکر رکھتے ہین وَّمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ عذاب کیے ہوے یعنی خدا ہمپر
عذاب نہ کریگا اسواسطے کہ ہمین نعمت کے سبب سے بڑا اور بزرگ کیا ہے تو بسبب معصیت کے ذلیل نہ کریگا قُلْ اِنَّ رَبِّیْ کہہ بیشک میرا رب
یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہے مشرکون اور گنہگارون مین سے اپنی مشیت
کی رو سے اوسکی بڑائی اور بزرگی کی وجہ سے نہین وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنی حکمت کی جہت سے اوسکی ذلت کی وجہ سے نہین
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد کی کثرت شرف
اور بزرگی کے واسطے ہے اور شاید کہ مصلحت ہے اور تھوڑا تھوڑا عذاب سے قریب کرنے کی جہت سے ہو وَمَآ اَمْوَالُكُمْ اور نہین ہین
مال جو ہمنے تمکو دیے ہین وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ اولاد جو ہمنے تمکو عطا کی ہے بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ اوس خصلت کے ساتھ جو قریب
کرے تمکو عِنْدَنَا ہمارے نزدیک زُلْفٰٓی قریب کرنا اسواسطے کہ خدا کی نزدیکی نیک کامون کے سبب سے ہوتی ہے اور تمکو وہ حاصل نہین
تو مال اور اولاد کسیکو حق تعالی سے قریب نہین کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر اوس شخص کو جو ایمان لاے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے
وہ کام جو قبولیت کے قابل ہون یعنی اپنا مال خدا کی راہ مین خرچ کرے اور اولاد کو دین کا علم سکھاے اور صلاحیت مین تربیت کرے
فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہے جَزَآءُ الضِّعْفِ جزا دونی یعنی زیادہ سے زیادہ ایک کے بدلے دس بلکہ زیادہ
سات سو تک بِمَا عَمِلُوْا بسبب اوسکے کہ کین اونھون نے نیکیان وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اور وہ بہشت کے بالاخانون مین اٰمِنُوْنَ ۝
بے خوف ہین ناگوار چیزون اور آفتون اور رنجیدگیون سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ اور وہ لوگ جو جلدی اور کوشش کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا
ہماری آیتون مین یعنی قرآن مین اور اوسپر طعن کرتے ہین مُعٰجِزِیْنَ اوس حال مین کہ گمان کرنے والے ہین کہ ہمکو عاجز کرسکتے ہین یا او
نازل کرنے سے یا لوگون کو اوسکے ماننے اور اوسپر ایمان لانے سے اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ وہ لوگ عذاب
دوزخ مین حاضر کیے گئے ہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ رَبِّیْ بیشک میرا رب یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے
روزی کو لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ جس کسی کے واسطے چاہتا ہے اپنے بندون مین کافر ہون یا عاصی اپنی مشیت کے موافق
وَیَقْدِرُ لَهٗ اور تنگ کرتا ہے جس کسی کے واسطے چاہتا ہے اپنی حکمت کی رو سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مِّنْ
شَیْءٍ اوس چیز مین سے جو تمکو حاصل ہے راہ خدا مین فَهُوَ یُخْلِفُهٗ تو خدا عوض دیتا ہے اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہے تمہارے
واسطے آخرت مین حدیث مین ہے کہ صبح کو دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک کہتا ہے کہ اللّٰهم اعط كل منفق خلفا یعنی اے اللہ خرچ
کرنے والے کو بدلا دے اور دوسرا دعا کرتا ہے کہ اللّٰهم اعط كل ممسك تلفا یعنی اے اللہ ہر بخیل کا مال تلف کر بیت بدہ در راہ حق تا شوی

ع ۴

سو بہشت نہ گرد و بھی منہ بر روے ہم کا اندک زمانے آن تلف گردد وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہی یعنی اوسکے
سوا جو کوئی کسی کو کچھ دیتا ہی وہ روزی پہونچانے مین واسطہ ہی اور رزاق حقیقی وہی ہی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو جس دن جمع کریگا اللہ مشرکون کو ثُمَّ يَقُوْلُ پھر کہیگا اور بعضے دونون لفظون سے پڑھتے ہین نحشرہم
اور نقول یعنی ہم اونھین جمع کرینگے پھر ہم کہینگے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون کو اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ کیا یہ گروہ ہین کہ تمکو كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ ○ تھے پوجتے اور یہ سوال مشرکون کی جھڑکی کے واسطے ہوگا اور اسلیے کہ فرشتون کی شفاعت سے قطع امید کرین قَالُوْا
کہینگے فرشتے سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے واسطے ہی اس بات سے کہ تیرے غیر کو پوجین اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہی خداوند ہمارا اور معبود ہمارا
اور ہم خود اپنے کو تیری عبادت ہی کی کرنے والا جانتے ہین تو اپنا معبود ہونا ہم کس وجہ سے روا رکھین یا تو ہی ہمارا دوست ہی مِنْ دُوْنِهِمْ
اونکے سوا یعنی ہمارے اونکے درمیان کچھ دوستی نہین ہی اور رضا نہ تھے اپنی پرستش کی اونکو اجازت نہین دی بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے نادانی کی
وجہ سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ وہ پوجتے تھے جنون کو یعنی اونکی فرمانبرداری کرتے تھے باطل معبودون کی پرستش مین یا جن انواع و اقسام کی
صورتین پکڑکر اونپر ظاہر ہوتے تھے اور اونکے خیال مین ڈالتے تھے کہ ہم فرشتے ہین اَكْثَرُهُمْ اکثر لوگ بِهِمْ جنون پر مُّؤْمِنُوْنَ ○
ایمان لانے والے ہین یعنی اونکی متابعت کرتے ہین فَالْيَوْمَ تو آج کہ بالکل حکم خدا ہی کے واسطے ہی لَا يَمْلِكُ مالک نہین ہوتے
بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ بعض کے واسطے نَّفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ نقصان کے یعنی کسی معبود باطل کو
اپنی پرستش کرنے والے کے واسطے فائدہ پہونچانے کی قوت ہی نہ نقصان دور کرنے کی طاقت وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنی جان پر بے محل عبادت کرکے ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ عذاب اوسی آگ کا کہ كُنْتُمْ
بِهَا تھے تم اوسکی تُكَذِّبُوْنَ ○ تکذیب کرتے اور اوسے جھوٹ جانتے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ کافرون پر
اٰيٰتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ کھلی ہوئی آیتین تو قَالُوْا کہتے ہین کہ مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ نہین ہی یہ شخص جو قرآن پڑھتا ہی
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد کہ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ چاہتا ہی یہ کہ روکے تمکو عَمَّا كَانَ اوس چیز سے کہ تھے
جسے ہمیشہ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ پوجتے تمھارے باپ دادا یعنی اوس مرد کا مدعا یہ ہی کہ تمکو بت پرستی سے باز رکھے اور جو نیا آئین اوسنے
بنایا ہی اوسپر لائے اور ان لوگون کو اپنا تابع بنائے وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہی یہ کلام جو وہ مرد پڑھتا ہی
یعنی قرآن اِلَّآ اِفْكٌ مگر جھوٹ مُّفْتَرًى باندھا ہوا اور خدا کی طرف اوسے منسوب کیا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے کفار مکہ مین سے لِلْحَقِّ سچے پیغمبر پر لَمَّا جَآءَهُمْ جب آیا اونکے پاس یعنی قرآن کو اِنْ هٰذَآ
نہین ہی یہ اِلَّا سِحْرٌ مگر سحر مُّبِيْنٌ ○ کھلا جادو کھلا ہوا یہ لوگ یہ بات کہان سے کہتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین دی ہی ہمنے اونکو
مِّنْ كُتُبٍ کتابون مین سے جو اوتاری گئی ہین کہ يَّدْرُسُوْنَهَا پڑھین اوسے اور اوسمین سے قرآن باطل ہونے کی کوئی دلیل لائین
وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اور نہین بھیجا ہمنے اونکی طرف قَبْلَكَ پہلے تجھسے یعنی فترت کے زمانہ مین مِنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر جو
اونھین حق کی طرف دعوت کرے اور اوسکی تکذیب پر ڈرائے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تکذیب کی انبیا کی اون لوگون نے جو اونسے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوْا اور حال یہ ہو کہ نہین پہونچے اہل مکہ مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوسکے دسوین حصہ کو جو ہمنے دی تھی اگلے کافرون کو
بڑی قوت اور لمبی عمر اور مال کی کثرت یا یہ معنی ہین کہ اے ہمارے حبیب تمھارے زمانہ کے کافرون کے واسطے جو دلیلین اور ہدایت کے
اسباب ہمنے ظاہر کیے اگلے کافرون کے لیے اسکا دسوان حصہ بھی نہ تھا فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ پھر تکذیب کی اگلے کافرون نے
ہمارے پیغمبرون کی فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ؏ پھر کیسا ہوا انکار میرا یعنی اونکے پیغمبرون کا ناپسند کرنا اور اونپر عذاب کرنا تو چاہیے
کہ تمھاری قوم کے لوگ بھی ایسے حالات سے ڈرین قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ
نصیحت کرتا ہون مین تمکو اور ارشاد کرتا ہون بِوَاحِدَةٍ ایک چیز اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ وہ چیز یہ ہے کہ اوٹھو پیغمبر کی
مجلس سے خدا کے واسطے اور پراگندہ ہو مَثْنٰى وَفُرَادٰى دو دو تاکہ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور ایک ایک تاکہ ازدحام سے
تمھاری خاطر پریشان نہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پھر تم تفکر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اونکے ابتدائے حال سے اب تک کیا اونکے
اطوار یاد کرو تاکہ تمھین معلوم ہو جائے کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہین ہے ساتھ تمھارے یار کے مِّنْ جِنَّةٍ کچھ دیوانگی کہ اوسکے جوش سے
اوسنے رسالت کا دعوی کیا ہو بلکہ تم پہچان لوگے اونکا کمال عقل اور اونکی بات سچ ہونے مین کافی ہے اِنْ هُوَ نہین ہے وہ اِلَّا نَذِيْرٌ
لَّكُمْ مگر ڈرانے والا تمکو بَيْنَ يَدَيْ آگے پیش آنے والے عَذَابٍ شَدِيْدٍ ؀ عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہے
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ کہہ جو کچھ مانگتا ہون مین تم سے مِّنْ اَجْرٍ بدلا اوپر رسالت کے فَهُوَ لَكُمْ تو وہ تمھارے واسطے ہے یعنی جو بدلا
کہ اوپر رسالت کے مین چاہتا ہون وہ تمکو بخشا اس سوال کی نفی مراد ہے یعنی کچھ بدلا مین نہین چاہتا اِنْ اَجْرِيَ نہین ہے میری دعوت
اسلام کا بدلا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر خدا پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر شَهِيْدٌ گواہ ہے قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
کہہ بیشک میرا رب يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہے حق یعنی وحی القا کرتا ہے جسپر چاہتا ہے یا صحیح اور درست بات کو آفاق مین منتشر کرتا ہے
اس سے دین اسلام کا افشا اور اوسکے احکام کا اظہار مراد ہے عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؀ وہ بڑا خوب جاننا پوشیدہ باتون اور کوئی چیز اوس سے
مخفی نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی صحیح اور درست بات یعنی قرآن یا اسلام یا پیغمبر کا [illegible] ہو وَمَا يُبْدِئُ
الْبَاطِلُ اور نہین پیدا کرتا باطل یعنی ابلیس یا بت کوئی چیز نہین پیدا کرتا وَمَا يُعِيْدُ ؀ اور پھیرتا نہین اوسے یعنی نہ پہلے پہل پیدا کرتا ہے
اور نہ دوبارہ زندہ کرنے پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ کہہ اگر گمراہ ہون راہ حق سے جیسا تمنے میرے ساتھ گمان کیا ہے فَاِنَّمَآ اَضِلُّ تو سوا اسکے
نہین کہ گمراہ ہون مین عَلٰى نَفْسِيْ اپنے نفس پر یعنی اوسکا وبال مجھپر ہے وَاِنِ اهْتَدَيْتُ اور اگر سیدھی راہ پر چلون فَبِمَا يُوْحِيْٓ تو سبب
اسکے ہے کہ وحی بھیجتا ہے اِلَيَّ میری طرف رَبِّيْ میرا رب اسواسطے کہ ہدایت کی توفیق اوسکی عنایت کے ساتھ بندھی ہے اِنَّهٗ بیشک حق تعالی
سَمِيْعٌ سننے والا ہے بندون کی دعا قَرِيْبٌ ؀ قریب ہے آرزومندون کی امید سے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اے ہمارے حبیب کافرون کو اِذْ فَزِعُوْا
جب ڈرینگے موت کے قریب یا دوبارہ زندہ ہو کر اوٹھنے کے وقت یا جنگ بدر کے دن گھبرا جاوینگے تو عجیب امر ہولناک فَلَا فَوْتَ تو نہوگا کچھ فوت یعنی بھاگ جانے
اور قلعہ مین پناہ لینے سے کچھ بھی عذاب اونسے فوت نہوگا وَاُخِذُوْا اور پکڑے جاینگے مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ؀ نزدیک جگہ سے یعنی زمین
اوپر سے زمین کے نیچے یا موقف سے دوزخ مین یا میدان بدر کے کنوے مین اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ یہ آیت سفیان اور اوسکی قوم کی شان مین ہے کہ [illegible]

خروج کریگا اور ملک شام سے ایک لشکر کعبہ معظمہ زادہا اللہ شرفا کو خراب کرنے کے واسطے مرتب کریگا اور وہ سب میدان بیدا میں کہ اندر دھنس
جائینگے تو اس تفسیر کے موافق اخذوا من مکان قریب کے معنی یہ ہیں کہ اپنے قدموں کے نیچے سے ماخوذ ہونگے اور اوس تمام لشکر میں سے دو آدمی نجات
پائینگے ایک تو اونکے دھنسنے کی خوشخبری مکہ معظمہ میں لیجائیگا اور دوسرا کہ اوسکو ناجیہ جہنی کہینگے اوسکا منہ گدی کی طرف ہوجائیگا اور وہ
قوم کے دھنسنے کی خبر سفیان کو پہونچائیگا وقالوا اور کہینگے کہ مشرک موت کے وقت یا لشکر سفیان کے لوگ زمین میں دھنسنے کے وقت
کہ امنا بہ ایمان لائے ہیں ہم خدا کا یا پیغمبر کا یا حشر کا یہی ہے بھید دنیا میں وانی لہم التناوش اور کہاں سے ہوگا اونکو واسطے
ایمان اختیار کرلینا اور پکڑنا تناوش جو سو پڑھا ہے یعنی کہاں سے ہوگا اونکو پھر پانا من مکان بعید دور جگہ سے کہ وہ عالم آخرت
ہے اور تکلیف ایمان کی جگہ دنیا ہی اور یاس کے قریب آخرت مشاہدہ ہوتی ہو تو ایمان کچھ نفع نہ کریگا وقد کفروا بہ اور حال یہ ہے کہ
نہیں ایمان لائے خدا اور رسول اور آخرت کا من قبل پہلے اس سے جب تعمیل حکم کی جگہ میں تھے ویقذفون اور ڈالتے تھے
بالغیب پوشیدگی میں مہمل باتیں یعنی اپنے گمان پر باتیں کرتے تھے اور قرآن اور رسول پر طعن کرتے تھے من مکان بعید
دور جگہ سے یعنی جو کچھ کہتے تھے اوس سے بہت دور تھے اور نہ جانتے تھے کہ کیا کہتے ہیں وحیل اور جدائی کیگئی بینہم اونکے درمیان اور اونکے
وبین ما یشتہون اور درمیان اوس چیز کے جو آرزو کرتے تھے ایمان قبول کرنا اور دنیا میں پھر آنا کما فعل ایسا ہی کیا گیا
کام باشیاعہم اونکے مشابہوں پر کہ زمانہ گذشتہ کے کافر تھے من قبل اس سے پہلے یعنی اونسے ایمان یاس قبول نہیں کیا گیا
انہم کانوا بیشک تھے وہ فی شک مریب گمان میں تہمت لگانیوالے اور مضطرب کرنیوالے

سورۃ فاطر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس واربعون آیۃ
سورۂ فاطر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پینتالیس آیتیں ہیں

الحمد للہ سب حمد کہ چاہیے اور جو ثنا کہ لائق ہو خدا کے واسطے ہی جو حمد و ثنا کے قابل ہی فاطر السموات والارض
پیدا بنانے والا اور ظاہر کرنیوالا آسمانوں اور زمینوں کا جاعل الملئکۃ کرنیوالا فرشتوں کو رسلا رسول یعنی اونہیں
رسالت کے ساتھ انبیا کے پاس بھیجتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ کی رسالتیں پیغمبروں کے پاس پہونچاتے ہیں وحی کے سبب اور اولیا کے
پاس الہام کیساتھ اور مومنوں کو سچے خوابوں کے ساتھ پھر حق تعالی فرشتوں کی صفت کرتا ہی کہ اولی اجنحۃ بازو والے مثنی
دو دو بازو اوڑنے کے واسطے وثلث اور تین تین وربع اور چار چار آرائش کے لیے اس ان عددوں کی خصوصیت اور زیادہ کی
نفی مراد نہیں ہی اسواسطے کہ حدیث میں ہی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں یزید زیادہ کرتا ہی فی الخلق اپنی خلق میں
ما یشاء جو کچھ چاہتا ہی یعنی فرشتوں کے بازو بڑھاتا ہی یہانتک کہ چار سے زیادہ ہوجاتے ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خلق سے آدمی
مراد ہیں اور اونمیں زیادتی یا عقلی ہوتی ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسمی ہوتی ہی جیسے خوبصورتی اور ملاحت اور بڑی آنکھیں اور
بعضوں نے کہا ہی کہ اچھا خط مراد ہی یا خلق کے دلوں میں محبت تام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عالی ہمتی یا تقدیر پر راضی ہونا یا مرتبہ

قرب کا شوق مقصود ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اشراف مین خاکساری اور غنیون مین سخاوت اور فقیرون مین عفت اور مومنون مین سچائی
اور محبون مین شوق اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر فرشتون کو رسول کرنے پر اور خلق مین زیادتی کرنے پر
قَدِیْرٌ قادر ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ جو کچھ کھولتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اور بھیجتا ہی اونپر مِنْ رَّحْمَۃٍ اپنی
رحمت مین سے جیسے نعمت عافیت صحت علم توبہ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا تو کوئی پھیر لینے والا انہین ہی اوسکو وَمَا
یُمْسِکْ اور جو چیز پھیر لیتا ہی لوگون سے جیسے اپنی بخشش کے آثار فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ تو کوئی بھیجنے والا نہین اوسکو مِنْ بَعْدِہٖ
اوسکے پھیر لینے کے بعد وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی پھیر لینے مین الْحَکِیْمُ پکا کام کرنے والا بھیجنے مین صاحب کشف الاسرار
لکھا ہی کہ ارباب فہم اس بات پر ہین کہ یہ آیت اشارہ ہی مومنون اور اہل عرفان کے فتوح کی طرف اور فتوح اوسے کہتے ہین جو بغیر
بے ڈھونڈھے اور بے چاہے آئے اور وہ دو قسم پر ہی ایک مواہب صوری جیسے روزی بے کمائے اور دوسرے مطالب معنوی اور وہ علم
لدنی ہی جسکے ہوے شرع کے موافق بے سنے ہوے دل سے آشنا شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا ہی کہ آہ اس بے سیکھے ہوے علم
کبھی تو اوسمین غرق ہوتا ہون کبھی اوس سے جلتا ہون نظم بیت لطف شیخ و زاہد ہمہ دارند و قرار جد دل از نقش علم اہل از رہ کتب بود
بلکہ از یقین خاص سہ بود يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا اے لوگو یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمتین اللہ کی یعنی پالنے کی جو اوسنے انعام
کی ہین عَلَیْکُمْ تمپر یعنی پیدا کرنا اور تمھارا روزی پہونچانا هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا کوئی پیدا کرنے والا غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُکُمْ
سوا خدا کے کہ روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمَاۗءِ آسمان سے مینہ برسا کر وَالْاَرْضِ اور زمین سے روئیدہ اوگا کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کہان پھیرے جاتے ہو اوسکی توحید سے وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور
اگر تکذیب کرین تمھاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگ فَقَدْ كُذِّبَتْ تو بیشک تکذیب کیے گئے ہین رُسُلٌ رسول مِّنْ
قَبْلِكَ تمسے پہلے اور اونھون نے صبر کیا ایسا ہی تم بھی اونکی طرح صبر کرو وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ پھیرے جاتے ہین
سب کام تمکو صبر کی جزا اور اونکو تکذیب کی سزا دیگا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حشر اور جزا کے باب مین
حَقٌّ سچ ہی اور اوسمین خلاف نہین فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ پس چاہیے کہ نہ دھوکا دے تمکو اور فریب مین لائے الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
زندگی دنیا کی کہ آخرت کو بھول جاؤ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو بِاللّٰهِ اللہ کے کرم کے ساتھ الْغَرُوْرُ
شیطان فریب دینے والا یعنی ایسا ہو کہ گناہ پر اللہ کے ساتھ مغفرت کی آرزو تمھارے دل مین ڈالے اور اگرچہ یہ بات ممکن ہی مگر ایسی ہی
جیسے کوئی زہر کھائے اس امید پر کہ طبیعت دفع کر دیگی یا طبیب علاج کریگا بزرگون نے فرمایا ہی کہ ابلیس کے فریبون مین سے ایک فریب تعویق
تسویف ہی یعنی بندہ کی توبہ کو تاخیر مین ڈالتا ہی اور کہتا ہی کہ فرصت باقی ہی نقد عیش و عشرت ہاتھ سے نہ کھو بیت امشب شب مہ
یار می و شاہد باش ؛ چون پیر شوی توبہ کن و زاہد باش ؛ عاقل چاہیے کہ یہ فریب کھا کر راہ سے نہ بہکے اور الفرصۃ تمر مر السحاب
کے نکتہ سے غافل نہو جائے خدا سب کو توفیق دے مصرع عذر با فردا گفتی عمر فردا را کہ دید اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ یقینی شیطان تمھارا دشمن ہی اور اوسے تمھارے ساتھ قدیمی اور میراثی عداوت ہی فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا

پس تم بھی اوسے دشمن رکھو اور اوس سے بچتے رہو ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ ہم کیونکر شیطان کے ساتھ دشمنی کرین اون بزرگ نے فرمایا
کہ اوسکی آرزو کی پیروی نکرو اور اپنے نفس کی خواہش کے تابع نہو اور جو کچھ کرو وہ چاہیے کہ شرع کے موافق اور طبع کے مخالف ہو اِنَّمَا
يَدْعُوْا سوا اسکے نہین ہے کہ بکارتا ہے شیطان خواہش کی اتباع اور دنیا کی رغبت کی طرف حِزْبَهٗ اپنے گروہ کو یعنی اپنے پیروون اور
فرمانبردارون کو لِيَكُوْنُوْا تاکہ ہوون آخرت مین اوسکے ساتھ مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ آگ کے یارون اور مصاحبون یعنی دوزخیون
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوئے اور جنہون نے شیطان کا کہا مانا لَهُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت
آخرت مین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور شیطان کے ساتھ مخالفت کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونہون نے
کام اچھے اور خاص اور پاکیزہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہے مغفرت اونکے رب کے پاس ہے وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اجر بڑا یعنی ثواب
بہت بہشت مین اَفَمَنْ زُيِّنَ کیا کوئی کہ آراستہ کی گئی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی فَرَاٰهُ تو دیکھا
اوسنے برے کام کو حَسَنًا اچھا مثل اوس شخص کے جو اچھے کو برے سے تمیز کرتا ہے اور ہر ایک کو اوس صفت پر دیکھتا ہے جو واقع مین ہے
توضیح مین لکھا ہے کہ اوس سے ابو جہل یا عاص بن وائل مراد ہے اور اونکا برا کام شرک و تکذیب ہے اور رومی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ
ہین اور اونکا کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عناد اور جھگڑا ہے یا خارجی اور رافضی مراد ہین اور اونکا برا کام باطل تاویلین ہین
فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ يُضِلُّ چھوڑ دیتا ہے اور گمراہ کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور ہدایت کرتا ہے
اور توفیق دیتا ہے جسے چاہتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جائے جی تیرا یعنی ہلاک ہونے کی طرف مائل نہو عَلَيْهِمْ
اونکی گمراہی پر حَسَرٰتٍ حسرتون کے واسطے جو بار بار اونپر کرتے ہو اور طرح طرح کے تاسف جو اونکے برے کامون پر کرتے ہو یعنی تحسر اور تلہف
ہر ایک بہت سی حسرتون کا مقتضی ہے اونپر نہ کرو اور اونکے کامون کے پیچھے اپنا جی نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌ جاننے والا ہے بِمَا
يَصْنَعُوْنَ وہ چیز جو وہ کرتے ہین اور اون کامون پر اونکو جزا دیگا وَاللّٰهُ اور خداے برحق الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ وہ ہے جو
بھیجین ہوائین یعنی اوتری اور دکھنی اور پروائی فَتُثِيْرُ تو اونہون نے اوٹھایا سَحَابًا ابر لفظ مضارع کے ساتھ ماضی کا لانا اس
جہت سے ہے کہ اس صورت کے حاضر کرنے مین حکمت ہے فَسُقْنٰهُ پھر ہنکا دیا ہمنے وہ ابر متکلم کی طرف پھرنا یعنی پہلے غائب کا صیغہ لاکر پھر متکلم کا
صیغہ لانا فعل خاص ہونے کی جہت سے ہے یعنی یہ فعل ہم ہی کرسکتے ہین کہ ابر کو ہنکاتے ہین اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ مردہ اور افسردہ زمین کی طرف
اوسے زندہ اور تازہ کرنے کو فَاَحْيَيْنَا بِهِ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے جو ابر سے برسا تھا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا
اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ایسا ہی زندہ کرنا ہے یعنی مری ہوئی چیزون کو جلانا اور مردون کو قبرون سے
اوٹھانا دونون اوسکی قدرت مین یکسان ہین مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ اپنے واسطے يُرِيْدُ الْعِزَّةَ چاہتا ہو عزت اوس سے کہدو کہ خدا کی عبادت
کرنے سے عزت چاہ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا کہ خدا کے واسطے ہین سب عزتین اور اوسی کی عزت سے رسول اور مومنون نے عزت حاصل کی ہے
کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ عزت اوسکی ملازمت مین ہے اور ذلت اوسکی مخالفت مین بیت عزیزی کہ از درگہش سر بتافت بہر در کہ شد
ہیچ عزت نیافت اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ اوسکی خوشنودی کی طرف اور اوسکی درگاہ قبولیت کی جانب بلند ہوتی ہین

ع

باتین پاک یاجن صحیفون مین نیک باتین لکھی ہین وہ بلند ہوناچاہتے ہین وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط اور نیک کام اوٹھاتا ہے اوسکو
اور محل قبول مین پہونچاتا ہے اسواسطے کہ اکیلی بات بے نیک کام کے کہ اخلاص ہو نفع دینے والی نہین یا کلمہ طیب دعا ہے اور عمل صالح
مساکین کو صدقہ دینا اسواسطے کہ اکثر دعائین قبول ہونا صدقے دینے کے سبب سے ہے یا کلمہ اماموں کی دعا ہے اور عمل صالح مقتدیون کا
آمین کہنا یا کلمہ غازیون کی تکبیر ہے اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہے اور عمل ندامت اور ان سب صورتون مین کلمون کا اوٹھانے والا عمل ہے اور
بعضے مفسر یرفعہ مین فاعل کی ضمیر کلمہ طیب کی طرف پھیرتے ہین کہ لا الہ الا اللہ ہے اور کہتے ہین کہ توحید عمل کو اوٹھاتی ہے اسواسطے
کہ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہے اور ایک صورت کشاف مین یہ لکھی ہے کہ خدا اوٹھاتا ہے عمل صالح کو یعنی اوسکے مرتبہ کی قدر بلند
کرتا ہے اس سے مقصود مخلص کے عمل مراد ہین کہ کوئی چیز اوسکی قدر و قیمت پر نہین ہے اور جس کام مین ریا ملی ہو وہ کام سب چیزون سے زیادہ
خوار اور بے مقدار ہے نظم گر کند ہیچ خلاص سوم نیست ۞ ازین در کسی چون تو محروم نیست ۞ زر قلب آلودہ بے قیمت ست ۞ زر سکہ را
کہ خالص بود حرمت ست ۞ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور جو لوگ چھپاتے ہین اور کرتے ہین مکر برے اس سے پیشتر
مکر مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دار الندوہ مین اونھون نے فکر کی تھی کہ آپکو قید کیجیے یا قتل کر ڈالیے یا نکال دیجیے
جیسا کہ سورۂ انفال مین مذکور ہو چکا لَهُمْ اونکے واسطے یعنی مکر کرنے والون کے لیے عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط عذاب سخت ہے
آخرت مین وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ اور مکر اوس گروہ کا هُوَ يَبُوْرُ وہ بیکار اور خراب ہو جائیگا اور ٹوٹا ہو جائیگا اور آگے نہ چلیگا وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر پیدا کیا تمکو نطفے سے
ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کر دیا تمکو اَزْوَاجًا ط جوڑے مرد اور عورت کہ باہم جفت ہوئے ہو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہین
حاملہ ہوتی کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہین وضع حمل کرتی یعنی نہ حمل مین لڑکا رہتا ہے کسی عورت کے نہ کوئی عورت جنتی ہے اِلَّا
بِعِلْمِهٖ ط مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی حمل رہنا اور جننا اور مدت اور زمانہ سب اوسے معلوم ہے وَمَا يُعَمَّرُ اور زندگی نہین دیا جاتا
مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی بڑی عمر والا وَلَا يُنْقَصُ اور گھٹائی نہین جاتی مِنْ عُمُرِهٖٓ عمر مین دوسرے عمر والے کے جو پہلے عمر والے کی
عمر کو نہ پہونچے مراد یہ ہے کہ عمر کی کمی زیادتی نہین ہے اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط مگر لوح محفوظ مین ہے یعنی بڑی عمر اور تھوڑی عمر ہونا مقرر اور مقدر
ہو چکا ہے اِنَّ ذٰلِكَ بیشک زیادتی اور کمی عمر کی مقدر اور مقرر کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ صلے آسان ہے وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ صلے
اور نہین برابر ہین دو دریا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ وہ پانی میٹھا گوارا ہے شَرَابُهٗ اوسکا پینا وَهٰذَا اور دوسرا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ط پانی کھاری یا کڑوا ناگوار وَمِنْ كُلٍّ اور ہر ایک ان دونون دریاؤن مین سے تَاْكُلُوْنَ کھاتے ہو لَحْمًا طَرِيًّا
گوشت تازہ یعنی مچھلی وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو دریائے شور سے خاص کرکے حِلْيَةً زیور موتی مونگے کا کہ تَلْبَسُوْنَهَا ج
تم پہنتے ہو یعنی تمہاری عورتین پہنتی ہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ مثال مومن اور کافر کی ہے کہ ان دونون مین برابری کی کوئی وجہ
نہین ہے اسواسطے کہ ایک حلاوت ایمان کے سبب سے میٹھا پانی ہے اور دوسرا گناہ کی تلخی سے کھاری پانی ہے بیت آن آب حیات آمد این نقش
سراب ست ۞ این عین خطا باشد وان محض صواب ست ۞ وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتا ہے تو کشتیون کو فِيْهِ ہر ایک مین دونون مین سے یا کہین

ثلثة

مواخر پانی پھاڑنے والی اور پانی پر چلنے والی لِتَبْتَغُوْا تا طلب کرو مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل میں سے یعنی نفع تجارت میں وَلَعَلَّكُمْ
اور شاید تم تَشْكُرُوْنَ شکر کرو خدا کا ایسی نعمت پر يُوْلِجُ الَّيْلَ اندر کر دیتا ہے رات کو فِي النَّهَارِ دن میں یعنی رات کی
کسی قدر دن میں بڑھا دیتا ہے جب کہ دن رات سے بڑھ جاتا ہے وَيُوْلِجُ النَّهَارَ اور داخل کر دیتا ہے دن کو فِي الَّيْلِ رات میں
یعنی دن کی گھڑیوں میں سے رات کی گھڑیوں میں بڑھاتا ہے کہ رات کی ساعتیں دن کی ساعتوں سے زیادہ ہو جاتی ہیں وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو یعنی اپنے حکم کا تابع کر دیا كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک آفتاب اور ماہتاب چلتے ہیں
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے یعنی زمانہ معلوم تک کہ اپنا دور تمام کریں یا قیامت کے دن تک کہ اپنی سیر سے باز رہیں
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا جو خالق اور فاعل ان چیزوں کا ہے رَبُّكُمْ تمہارا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا تمہارا ہے لَهُ الْمُلْكُ اوسکے واسطے ہے پادشاہی وَالَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ اور جن معبودوں کو تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مَا يَمْلِكُوْنَ وہ مالک نہیں ہیں مِنْ قِطْمِيْرٍ
کھجور کی گٹھلی پر کے چھلکے کے پس مالک مطلق اور معبود برحق وہی ہے اِنْ تَدْعُوْهُمْ اگر پکارو تم اونکو جو تمہارے معبود باطل ہیں یعنی اگر اون سے
نفع حاصل کرنے کو یا مضرت زائل کرنے کو تم دعا کرو تو لَا يَسْمَعُوْا نہیں سنتے دُعَآءَكُمْ دعا تمہاری اسواسطے کہ وہ پتھر
جیسے ہیں اور ایسی چیزوں کے کان نہیں ہوتے کہ سنیں وَلَوْ سَمِعُوْا اور اگر بالفرض سنیں بھی تو مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ
تو قبول نہیں کرتے تمہارے واسطے اور تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے اسواسطے کہ فائدے پہونچانے اور ضرر دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ کافر ہونگے تمہارے شرک کرنے پر یعنی اس بات کا اقرار کرینگے
کہ جو شرک تم نے کیا وہ باطل ہے یا منکر ہو جاوینگے تمہاری پرستش کے اور کہینگے کہ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہ تھے تم ہمکو پوجتے وَلَا يُنَبِّئُكَ
اور خبر نہ کریگا تجکو کاموں کی حقیقت سے کوئی خبر کرنے والا مِثْلُ خَبِيْرٍ مثل اوسکے جو حقیقت امور جانتا ہے کہ وہ حق سبحانہ
تعالیٰ ہے صاحب لباب نے لکھا ہے کہ اضافت مثل خدا کی جائز نہیں تو یہ ایک مثل کلام عرب میں پھیلی ہوئی ہے اور ایسے مخبر کی خبروں میں اسے
استعمال کرتے ہیں جسکا کلام نفس الامر میں معتمد اور پختہ ہو يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ تم محتاج ہو اِلَى اللّٰهِ
اللہ کی طرف یعنی اوسکی روزی اور بخشش اور خوشنودی اور بہشت کے وَاللّٰهُ اور اللہ تعالیٰ هُوَ الْغَنِيُّ وہ بے نیاز ہے اپنی مطلق بے نیازی کے ساتھ
نعمت دینے والا ہے سب موجودات کو الْحَمِيْدُ تعریف کیا ہوا نعمت عام اور فضل شامل پر جاننا چاہیے کہ ماہیات ممکنہ اپنے وجود میں
محتاج ہیں فاعل کی اور انتم الفقراء اشارہ اوسکی طرف ہے کہ حق تعالیٰ اپنے کمال ذاتی کے سبب سے عالم اور اہل عالم کے وجود سے مستغنی ہے اور واللہ
ہو الغنی اوسی سے عبارت ہے اور چونکہ کمال اسمائی کا ظہور موقوف ہے اعیان ممکنات کے وجود پر تو اونکا ایجاد بڑی نعمت ہے کہ ایجاد کرنے والا
حمد و ثنا کا مستحق ہے اور کلمۂ الحمید اوسکی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس رباعی سے یہ معنی سمجھ میں آسکتے ہیں رباعی تا حق گردد بجملہ اوصاف عیان
واجب باشد کہ ممکن آید بمیان * ورنہ بجمال ذاتی از عالمیان * فرد ست و غنی چنانکہ خود کرد بیان * اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے يُذْهِبْكُمْ
لیجائے تمکو روئے زمین سے یعنی ہلاک کرے وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اور لائے خلق نئی یعنی ایسی قوم جو تم سے زیادہ
فرمانبردار ہو یا ایسا گروہ پیدا کرے کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا ہو وَمَا ذٰلِكَ اور نہیں ہے تمہارا لیجانا اور اوروں کا لانا عَلَى اللّٰهِ خدا پر

ع ۲

بعزیز ٥ دشوار وَلَا تَزِرُ اور نہ اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی نفس گناہ کرنیوالا وِزْرَ اُخْرٰى دوسرے کے گناہ کا بوجھ وَاِنْ تَدْعُ
اور اگر پکارے مُثْقَلَةٌ جو نفس گران بار ہے گناہ سے دوسرے کو اِلٰى حِمْلِهَا اوسکے بعض گناہ اوٹھا لینے کو تو لَا يُحْمَلْ نہ اوٹھایا
جائیگی مِنْهُ شَيْءٌ اوسکے گناہ میں سے کوئی چیز یعنی جو پکارا گیا ہو وہ کچھ پکارنیوالے کے گناہ میں سے نہ اوٹھائیگا وَلَوْ كَانَ اور اگرچہ ہو ذَا
قُرْبٰى قرابت والا یعنی ہرچند کوئی گناہگار اپنے قرابت والون کو پکارے اور چاہے کہ کچھ اوسکی خطاؤن میں سے اوٹھالین کوئی جواب
نہ دیگا اسواسطے کہ سب اپنے حال میں عاجز اور درماندے ہونگے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ سوا اسکے نہیں کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ڈراتے ہو اون لوگون کو جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدہ یعنی خلوتون میں ڈر کا اثر اونپر ظاہر
ہے جیتون میں نہیں پا اوسکا عذاب اونسے چھپا ہوا ہے اور جو دیکھا اوس عذاب سے ڈرتے ہیں وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور
قائم رکھی نماز اونھون نے نماز ڈرانے کے ساتھ ڈرانیوالون اور نماز پڑھنیوالون کی تخصیص اس جہت سے ہو کہ یہ لوگ ڈرانے سے فائدہ
اوٹھائے ہوئے ہیں وَمَنْ تَزَكّٰى اور جو کوئی پاکیزہ ہوگیا ہے گناہون سے فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى تو سوا اسکے نہیں کہ وہ پاکیزہ ہوگا لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ پاکیزگی کا نفع اوسکی طرف پھرتا ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ٥ اور اللہ کی طرف پھرنا ہے سب کا تو پاکیزہ
لوگون کو اونکی پاکیزگی پر جزا دیگا وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى اور برابر نہیں ہے اندھا یعنی کافر یا جاہل گمراہ وَالْبَصِيْرُ ٥
اور آنکھون والا یعنی مومن یا عالم یا راہ پایا ہوا وَلَا الظُّلُمٰتُ اور برابر نہیں اندھیرے یعنی باطل یا گناہ وَلَا النُّوْرُ ٥ اور نہ
روشنی یعنی حق یا طاعت وَلَا الظِّلُّ اور برابر نہیں سایہ یعنی ثواب یا بہشت یا راحت وَلَا الْحَرُوْرُ ٥ اور نہ حرارت یعنی
عذاب یا دوزخ یا زحمت وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ اور برابر نہیں جیتے وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہ مردے یعنی مومنون کو
کافرون کے ساتھ برابری نہیں اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ بیشک اللہ سناتا ہے اور سمجھاتا ہے مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہے توفیق اور ہدایت کے ساتھ
وَمَآ اَنْتَ اور نہیں ہو تم اے ہمارے حبیب بِمُسْمِعٍ سنانے والے بات کے مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ٥ اوسکو جو قبرون میں ہے
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ کا ذکر مردون کے ساتھ کافرون کی تمثیل ہے اِنْ اَنْتَ نہیں ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا نَذِيْرٌ ٥
مگر پیغمبر ڈرانے والے تمہیں پہونچانا اور ڈرانا ہی بس مصرع نیست بر پیغمبران الا البلاغ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہم نے بھیجا
تمکو بِالْحَقِّ دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا ثواب کی وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا عذاب سے وَاِنْ مِّنْ
اُمَّةٍ اور نہ تھی اگلی امتون میں سے کوئی امت اِلَّا خَلَا مگر یہ کہ گذرا فِيْهَا اوسمین نَذِيْرٌ ٥ پیغمبر ڈرانے والا یا عالم آگاہی دینے والا
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور اگر تکذیب کرین تیری قریش کے معاند تو تعجب نکر فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ پس تحقیق تکذیب کی اون لوگون
نے جو مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے تھے اپنے پیغمبرون کی جَاۗءَتْهُمْ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اونکے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی
ہوئی دلیلون یا ظاہر معجزون کے ساتھ وَبِالزُّبُرِ اور آسمانی چھوٹی کتابون کے ساتھ جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس اور
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے صحیفے وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ٥ اور روشن کتابون کے ساتھ یعنی حلال
حرام کے احکام بیان کرنے والی کتابون کے ساتھ جیسے توریت انجیل ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر تکذیب کے بعد

ع ۱۴

کیا ہمنے اونکو جو نہ ایمان لائے فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ پس کیسا تھا انکار ہمارا اونپر عذاب اور عقاب کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
کیا نہین دیکھا تونے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا
ہمنے غیبت سے تکلم کی طرف عدول فعل کی تخصیص کی جہت سے ہے یعنی ہم ہی اوس پانی سے نکال سکتے ہین ثَمَرٰتٍ
سب میوے مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا اوس حال مین کہ مختلف ہین اوسکے رنگ یعنی اونکی جنسین یا قسمین رنگ رنگ کی ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ اونکی شکلین و ہیئتین مراد ہین وَمِنَ الْجِبَالِ اور جو چیز پیدا کی ہمنے پہاڑون سے جُدَدٌ راہین ہین مختلف
رنگ کی تفسیر مقدسی مین ہے کہ جدد رنگا رنگ کی لکیرین ہین بِیْضٌ سفیدیان وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور سرخیان ہین کہ طرح طرح کے
ہین اونکے رنگ تیز اور ہلکے ہوتے ہین یعنی بعض تو نہایت سرخ اور بعض ہلکے رنگ کے وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ اور سیاہیان
نہایت سیاہ وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیون مین سے وَالدَّوَآبِّ اور جنبش کرنے والون مین سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون مین
مُخْتَلِفٌ ہو وہ چیز کہ ہوتے ہین طرح طرح کے اَلْوَانُهٗ اوسکے رنگ کَذٰلِکَ اسی طرح یعنی پھلون اور پہاڑون کے رنگ مختلف
ہونے کے مانند اور جو کوئی نہ جانیگا خدا کی قدرت چیزین پیدا کرنے مین اور ہر چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے کا ملکہ رکھتا
ہوگا وہ کیونکر خدا سے ڈریگا اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اوسکے بندون
مین سے عالم لوگ اسواسطے کہ جسسے ڈرتے ہین اوسے اور اوسکا علم اور صفتین اور افعال جاننا ڈرنے مین شرط ہے تو جسکو علم زیادہ ہوتا ہے
اوسکو خوف زیادہ ہوتا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اَعْلَمُکُمْ وَاَخْشَاکُمْ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ
تحقیق کہ اللہ غالب ہے بدلا لینے مین اوس سے جو خدا سے نہ ڈرے غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے ڈرنے والون کو اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ
بیشک جو لوگ پڑھتے ہین یا متابعت کرتے ہین کِتٰبَ اللّٰهِ کتاب الٰہی کی کہ قرآن ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی
اونھون نے نماز اوسکے آداب اور شرائط کے ساتھ وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا اونھون نے مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوس چیز مین سے جو روزی
دی ہے ہمنے اونکو سِرًّا چھپا کر اس خوف سے کہ ریا نہ ملجائے وَّعَلَانِیَةً اور ظاہر اس طرح پر کہ اس سبب سے اورون کو صدقہ دینے کی رغبت ہو
یا چھپانا مسنون صدقون مین ہوتا ہے اور ظاہر کرنا اونمین جو فرض ہین یَّرْجُوْنَ وہ لوگ امید رکھتے ہین ان کامون کے سبب تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ سوداگری کی جو نہ ہلاک ہو اور نہ بگڑے اور اوسمین نقصان پہونچے ہی نہین بلکہ بازار قیامت کے دن اونکے اعمال کی
متاع خوب رواج پائے ان عملون پر جو اونھون نے کیے ہین لِیُوَفِّیَهُمْ تاکہ پورا کرے اللہ یعنی تمام و کمال اونھین پہونچاوے
اُجُوْرَهُمْ اجر اونکے کامون کے وَیَزِیْدَهُمْ اور بڑھاوے اونکی نیکیان مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی اونکا اجر بڑھاوے اور اونکو
شفاعت کا مرتبہ عطا فرماوے اور لباب مین ہے کہ اونکی شفاعت اون لوگون کے باب مین قبول کرے جنپر دوزخ کی آگ واجب ہوچکی ہے
اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالیٰ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ بخشنے والا ہے گناہگارون کو اجر دینے والا ہے شکر گزارون کو وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ
اور جو کچھ وحی کیا ہمنے اِلَیْکَ تیری طرف مِنَ الْکِتٰبِ قرآن سے هُوَ الْحَقُّ وہ صحیح اور درست ہے مُصَدِّقًا موافق
لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ اوس چیز کے جو اوس سے پہلے تھی کتابون مین سے یعنی اگلی آسمانی کتابون کے مطابق ہے اور اونکے عقائد

اور جملہ احکام ہین اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ بِعِبَادِہٖ اپنے بندون کے ساتھ لَخَبِیْرٌ البتہ خبر رکھنے والا ہی اونکے دل کی باتین جانتا ہی
بَصِیْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی اونکے ظاہری کام دیکھتا ہی اور بندون کے حالات اوسپر پوشیدہ نہین ہین کہ قرآن کی تصدیق کرتے ہین یا تکذیب
پھر فرمایا کہ ہمنے اگلی کتابین تو اگلی امتون پر بھیجین ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر میراث دیا ہمنے الْکِتٰبَ قرآن یعنی تاخیر کی ہمنے اوسکو
نازل کرنے مین تاکہ عطا کرین ہم الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا اون لوگون کو جنھین برگزیدہ کیا ہی ہمنے مِنْ عِبَادِنَا اپنے
بندون مین سے یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا کو حق تعالی نے میراث فرمایا اسواسطے کہ میراث
وہ مال ہوتا ہی جو بے محنت اور بے مانگے ہاتھ آوے اسی طرح یہ بڑا عطیہ یعنی قرآن بے مومنون کی جستجو کے محض عنایت ربانی سے اونکو پہونچا ہی
یا جسطرح بیگانہ میراث مین داخل نہین اسی طرح دشمن بھی قرآن سے بے نصیب ہین یا میراث کے حصون مین تفاوت ہی جیسے آٹھوان حصہ
چھٹا حصہ چوتھائی تہائی ایک تہائی نصف دو تہائیان اور کوئی میراث پوری لے لیتا ہی تو اسی طرح اہل قرآن کے حصے بھی متفاوت ہین ہر ایک
اپنے استحقاق اور استعداد کے موافق قرآن کے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہی مصرع زمین بہر چہ بگیرد بقدر طلب کرد و یکی جام فَمِنْھُمْ پس بعض
بندون مین سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ظالم ہین اپنے نفس پر کہ قرآن کے موافق عمل کرتے نہین ہین کہ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعض
اونمین سے میانہ رو ہین کہ اکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہین وَمِنْھُمْ اور ایک گروہ اونمین سے سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ بہشتی لیجانے والے
ہین نیکیون مین کہ ہمیشہ قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہین بِاِذْنِ اللّٰہِ خدا کے اذن سے اور اوسکے حکم اور توفیق سے ذٰلِکَ یہ وارث
کر دینا اور برگزیدہ کر لینا ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ وہی فضل بڑا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ ہم مین سے سابق یعنی بہشتی لیجانے والا سب سے پیشتر بہشت مین گیا ہی اور ہمارے مقتصد یعنی میانہ رو نے نجات
پائی اور ہم مین جو ظالم ہی وہ بخشا ہوا ہی تفسیر ثعلبی مین ہی کہ حضرت پیغمبر نے ان تینون گروہون کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ سابق وہ لوگ ہین
جو بے حساب بہشت مین جاوینگے اور مقتصد وہ جنکا حساب آسانی سے ہو جائیگا اور ظالم وہ جو ایک مدت تک موقف حساب مین رہینگے
اور حق تعالی اپنی رحمت واسعہ سے اونکے حال کی تلافی کریگا ذو النون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ ہمارے سابق اہل جہاد ہین اور ہمارے
مقتصد وہ ہین جو کہ بیٹھ رہین جہاد مین نہ جاوین مگر جماعت نماز مین حاضر ہون اور ہمارے ظالم وہ ہین جو مسجد اونمین رہتے ہین نہ جہاد
کرنا چاہتے ہین نہ جماعت کی دولت پاتے ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ سابق وہ ہی جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مقتصد
وہ ہی جو ہجرت کے بعد مکہ معظمہ فتح ہونے کے قبل ایمان لایا اور ظالم وہ ہی جو فتح مکہ کے بعد اسلام مین داخل ہوا اصحاب تفسیر کرام اور ارباب
تحقیق و تدقیق نے ان تینون گروہون کے باب مین بہت کچھ کہا ہی تبرک کا چند باتین یہان بیان کیجاتی ہین اور ترتیب جو قرآن مین
مذکور ہی یعنی پہلے ظالم پھر میان مین مقتصد اخیر مین سابق سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ وہ جاہل ہین اور علم حاصل
کرنے والا اور عالم اور بعضون نے کہا ہی کہ ظالم دنیا ہین اور مائل بعقبی اور متوجہ بمولی یا صاحب کبیرہ اور مرتکب صغیرہ اور ہر دو سے مبرا
یا گناہ پر مصر اور تائب توبہ شکن اور تائب ثابت توبہ پر یا اول سے آخر تک یا جسکی معاش معاد پر غالب ہو اور وہ جسکی دونون یکسان
اور وہ جسکی معاد معاش پر غالب ہو یا عبادت کرنے والا عادت کے طور پر اور عبادت کرنے والا خوف اور طمع سے اور عبادت

روندنے والا یعنی فی اللہ یا اپنے صبر کرنے والا بلا پر اور صبر کرنے والا بلا پر اور لذت پانے والا بلا سے یا حرام کھانے والا اور مائل بحال مشتبہ پر
اور حلال کھانے والا یا ذکر سے نافل اور ذکر میں مشغول اور مذکور کی طرف متوجہ یا گناہگار اور تائب اور متقی یا غافل اور طالب اور واجد
یعنی پانے والا یا وہ جسکی برائیاں نیکیوں پر زیادہ ہوں اور وہ جسکی برائیاں اور نیکیاں برابر ہوں اور وہ جسکی نیکیاں برائیوں پر
زیادہ ہوں یا وہ جسکا ظاہر باطن سے بہتر ہو اور وہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو اور وہ جسکا باطن ظاہر سے بہتر ہو یا وہ جو دوسرے
سے لے اور دے نہیں اور وہ جو لے بھی اور دے بھی اور وہ جو دے اور لے نہیں یا وہ جو اپنی روزی سے زیادہ ڈھونڈھے اور وہ جو ضرورت کی قدر
روزی ڈھونڈھے اور وہ جو بالکل نہ ڈھونڈھے ہی امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ اہل سخاوت اور اہل جود اور اہل ایثار ہیں یا اہل
نجات اور طالب جاہ اور طالب مناجات ہیں حقائق سلمی میں ہے کہ دیکھنے والا آپ اپنی طرف اور دیکھنے والا آپ سے آخرت کی جانب اور دیکھنے والا
حق سے حق کو صاحب فتوحات نے فرمایا ہے کہ ظالم وہ ہے جو ہمیشہ خواب غفلت میں ہے اور مقتصد وہ ہے کہ کبھی خواب غفلت سے جاگے بھی
اور سابق وہ ہے جو ہمیشہ بیدار رہے لطائف میں کہا ہے کہ ظالم وہ ہے جو نعمت سے منعم کی طرف نہ پھرے اور مقتصد وہ ہے جو منعم سے نعمت کی طرف
نہ پھرے اور سابق وہ ہے جو منعم سے منعم کی طرف نہ پھرے یعنی منعم کے مشاہدے میں ہے اور اوس سے نعمتیں حاصل کرے ~ بیت ~ نسیم
ہر دو جہان مسکینند بر عارض ~ دل زمیانہ تماشا زدار الا دوست ~ حق تعالی نے اگلی امتوں میں سے کسی امت کو یہ نوازش نہیں
فرمائی اور یہ بزرگی عطا نہیں کی برگزیدگی کا نشان سب کے صفحۂ حال پر کر دیا اور ظالم سے ابتدا کی تاکہ شرمندہ نہوں اور رحمت سے نا امید
امیدوار رہیں ~ بیت ~ نباید از من آلودہ طاعت خالص ~ ولے برحمت و فضلت امیدواری ہست ~ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ظالم
کی تقدیم فضل کی وجہ سے ہے اور اوسکی تاخیر عدل کی راہ سے ہے اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور سابق کی تاخیر
اس جہت سے ہے تاکہ ثواب سے قریب ہو جائے اور ثواب دخول جنت ہے یا اس جہت سے کہ اپنے عمل پر اعتماد نہ کرے اور طاعت پر خود
پسند نہو جاوے اسواسطے کہ خود پسندی وہ آگ ہے کہ جب جلائی جاتی ہے تو عبادت کے ہزار گھر بار اوس سے جل جاتے ہیں ~ نظم ~ ای پسر
عجب نقشے عجب است ~ گرم ساز شور بولہب است ~ ہر کجا شعلہ از وافروخت ~ ہر چہ از طاعت و زہد بود بسوخت ~ جَنّٰتُ عَدْنٍ
باغ اقامت کے یَدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اوسمیں تینوں گروہ یُحَلَّوْنَ زیور پہنائے جائینگے فِيْهَا اون باغوں میں
مِنْ اَسَاوِرَ کنگن سے کہ ہونگے مِنْ ذَهَبٍ خالص سونے کے وَّلُؤْلُؤًا اور صاف موتی کے عین المعانی میں ہے
کہ سونے کے کنگن اور موتی عرب کے بادشاہوں کا زیور تھا اور وہ اس زیور کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے جسطرح بادشاہان
عجم کے واسطے تاج مخصوص ہے وَلِبَاسُهُمْ اور لباس اوس گروہ کے لوگوں کا فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ بہشت میں ریشمی ہوگا
دنیا کے ریشمی کپڑوں کا سا نہیں یعنی نہ اوسمیں تاگا ہوگا نہ وہ کسی کا بنا ہوا ہوگا وَقَالُوا اور کہینگے یہ گروہ جب دوزخ کے گڑھے
سے رہائی پاکر باغ جنت میں داخل ہونگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے الَّذِيْٓ اَذْهَبَ
وہ خدا جو لیگیا عَنَّا الْحَزَنَ ہم سے رنج دوزخ کا یا خوف طاعت رد ہونے سے ہم رکھتے تھے طاعت قبول فرما کر وہ
ہم سے دفع کر دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے دنیا کے رنج و غم مراد ہیں جیسے موت کا ڈر یا شیطان کا وسوسہ یا بھوک

اور بھیدون میں ہو تو کافرون کا احوال اوسپر پوشیدہ نہوگا اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہے اون چیزون کو
جو چھپی ہیں سینون میں هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ وہ وہی ہے جسنے کیا تمکو خَلٰٓىِٕفَ فِی الْاَرْضِ زمین میں بعد اگلی امتون کے
جانشین اور صاحب مکان بنایا اور زمین میں تصرف کرنیکی کنجیان تمھارے ہاتھ میں دیدین اور بہتری دی فَمَنْ كَفَرَ پس
جو کوئی ناشکری کرے اس نعمت پر یا نعمت بخشنے والے پر ایمان نلاوے فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ تو اوسی پر ہے کفر اوسکا یعنی اوسکے کفر کی جزا وَلَا یَزِیْدُ
الْكٰفِرِیْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہے کافرون کو كُفْرُهُمْ ایمان نلانا اونکا عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے پاس اِلَّا مَقْتًا مگر سخت دشمنی
یعنی اونکے کفر کا نتیجہ نہین ہے مگر بغض باری کہ سبب غضب کا ہوا وہی ہوگا وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اور زیادہ نکریگا کافرون کو
كُفْرُهُمْ کفر اور شرک اونکا اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان آخرت میں قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَرَءَیْتُمْ کیا دیکھا تمنے
شُرَكَآءَكُمُ اپنے شریکون کو الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ اونکو جنہیں تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اَرُوْنِیْ
دکھاؤ اور خبر دو مجھکو ان شریکون نے مَاذَا خَلَقُوْا کیا چیز پیدا کی مِنَ الْاَرْضِ زمین میں سے اور اوسمین جو کچھ اوسکے اوپر
اور اوسکے اندر ہے اَمْ لَهُمْ کیا ہے اونکے واسطے شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ شراکت آسمانون کے پیدا کرنے میں اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ
کیا دی ہمنے اونکو كِتٰبًا کوئی کتاب یہ بات کہنے والی کہ ہمنے شریک ٹھہرا لیا ہے فَهُمْ پس وہ عَلٰی بَیِّنَتٍ کھلی ہوئی دلیل پر ہیں
مِّنْهُ اوس کتاب سے بینت [illegible] کو نہین پڑھا ہے اوسکے موافق یہ ترجمہ ہوا اور بینت کی بے کو زیر پڑھا ہے بَلْ ایسا نہین ہے بلکہ
اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ وعدہ نہین دیتے ہیں مشرک بَعْضُهُمْ بعضے اونکے کہ رؤسا اور اشراف ہیں بَعْضًا بعض کو کہ رذیل اور تابع
لوگ ہیں بتون کی شفاعت کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب کی راہ سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ نگاہ رکھتا ہے آسمانون اور زمین کو اَنْ تَزُوْلَا اسواسطے کہ زائل نہوجائیں اپنی جگہون سے اسلیے کہ ممکن کو بقا کے حال میں
نگاہ رکھنے والا ضرور چاہیے لکھا ہے کہ جب یہود اور نصاریٰ نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو خدا کے بیٹے ہونے کے ساتھ
نسبت کیا تو قریب تھا کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنی قدرت سے انکو نگاہ رکھتا ہون تاکہ زوال نپائیں یعنی
اپنی جگہ سے ہٹ نجائیں وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زائل ہوجائیں اِنْ اَمْسَكَهُمَا تو نہین ہے نگاہ رکھنے والا اونکو مِنْ اَحَدٍ
کوئی مِّنْۢ بَعْدِهٖ اوسکے زائل ہونے کے بعد کہ جگہہ پر لاوے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے حَلِیْمًا بردبار کہ یہود و نصاریٰ پر عذاب کرنے میں
جلدی نہین کرتا غَفُوْرًا بخشنے والا اوسے جو اس بات سے رجوع کرے اور اوسکی وحدانیت پر ایمان لاوے اور جانے کہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ اوسکی
صفت ہے نظم خداوند یکہ معبود ست و واحد ٭ نگوید کس کہ مولود ست و والد ٭ کسے کو را نباشد کفو و مانند ٭ بدو نسبت نشاید کرد فرزند ٭
روسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کی تکذیب کی تو ایسا کہتے تھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاریٰ پر کیسے وہ گروہ ہیں کہ اپنے
پیغمبر کی تکذیب کرتے ہیں خدا کی قسم کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم اونسے زیادہ راہ پائے ہوئے ہوتے اور اوسکی تصدیق میں بڑی جلدی
کرتے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اونھون نے اللہ کی جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون کی کہ لَئِنْ
جَآءَهُمْ اگر آوے اونکے پاس نَذِیْرٌ کوئی پیغمبر ڈرانے والا لَّیَكُوْنُنَّ تو البتہ ہونگے اَهْدٰی زیادہ راہ پائے ہوئے مِنْ

إِحْدَى الْأُمَمِ ایک سے اگلی امتون کے یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ فَلَمَّا جَاءَهُمْ پھر جب آیا اونکے پاس نَذِيرٌ ڈرانے والا یعنی حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مَا زَادَهُمْ نہ زیادہ کیا اوس نذیر کے آنے نے اونکو إِلَّا نُفُورًا مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا
اسْتِكْبَارًا اور نہ بڑھایا اونہین مگر حکم الٰہی سے تکبر اور سرکشی فِي الْأَرْضِ زمین مین وَمَكْرَ السَّيِّئِ اور یہ کہ مکر کیا
اونھون نے برا مکر یعنی اوس نذیر کو ہلاک کرنے کے لیے حیلے اور بہانے سوچے وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ اور نہین پھرتا
برا مکر مگر مکر کرنے والے کی طرف یعنی برا مکر کرنے والے کا مکر احاطہ کرتا ہے اور اوسکے اطراف و جوانب لپیٹتا ہے اور جو کچھ کسی دوسرے کے باب مین سوچا
ہو وہی اپنے بارہ مین مشاہدہ کرتا ہے اس باب مین ابن یامین کا قطعہ ہے قطعہ در باب من رہ بد مسیر کہ ناشناس زہر بد مکن کہ کردہ
نزد دیرپا فتنہ ہر ز اعمال نفس خود کہ نیکی بمن رسید و بد اعمال بنفس خود فَهَلْ يَنْظُرُونَ پھر کیا انتظار کرتے ہین
تکذیب کرنے والے اور مکار یعنی انتظار نہین کرتے اور امید نہین رکھتے إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ مگر عادت الٰہی کی جو اگلون مین جاری
تھی کہ وہ اہل تکذیب پر عذاب اور مکارون پر عقوبت ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ پس ہرگز نہ پاوے گا اے حبیب عادت الٰہی کے واسطے
تَبْدِيلًا کچھ تبدیل یعنی عذاب کو ثواب سے کوئی نہین بدل سکتا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ اور نہ پاوے گا عادت الٰہی کو واسطے
تَحْوِيلًا پھرنا یعنی تکذیب کرنے والون اور مکارون سے دوسرے کی طرف کوئی نہین پھیر سکتا أَوَلَمْ يَسِيرُوا کیا سیر نہین کرتے
اہل مکہ فِي الْأَرْضِ زمین مین فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ تا دیکھین شام اور یمن کی راہ مین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ اور تھے وہ زیادہ سخت ترکہ
والون سے قُوَّةً قوت کی رو سے اور باوجود اسکے اونھون نے عذاب سے رہائی نہ پائی اور ہر قوم کی ہلاکت کے آثار اونکے شہر و دیار مین باقی ہین
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ اور نہین ہے اللہ کہ عاجز کرے اوسکو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز فِي السَّمَاوَاتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْأَرْضِ
اور نہ زمین مین تو وہ جو چاہے کرے کوئی اوسکے حکم سے پیشی نہین کرتا إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ہے عَلِيمًا جاننا سب چیزون کا احوال
قَدِيرًا قادر اونہین تصرف کرنے پر وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ اور اگر پکڑے اللہ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا لوگون کو جو بسبب اوس چیز کے
جو اونھون نے کمائی کی شرک اور معصیت مَا تَرَكَ تو نہ چھوڑتا عَلَىٰ ظَهْرِهَا زمین کی پشت پر مِنْ دَابَّةٍ کسی جنبش
کرنے والے کو آدمیون مین سے یا جن اور انس مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ سب حیوانات مراد ہین کہ بنی آدم کے گناہون کی
شامت سے ہلاک ہوتے ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین کہ مشرکون کے کفر کی نحوست سے سب جانور بھی ہلاک ہو گئے
مگر وہ جانور جو کشتی مین تھے تو اسوقت بھی اگر انکو گناہگارون کے گناہ کے وبال مین پکڑین تو سب نیست و نابود ہو جائین وَلَٰكِنْ
يُؤَخِّرُهُمْ مگر پیچھے رکھتا ہے اونکو إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وقت نام رکھے ہوئے تک کہ اونکے ہلاک ہونے کا زمانہ ہے فَإِذَا جَاءَ
أَجَلُهُمْ پھر جب آیگا وقت اونکے ہلاک ہونے کا فَإِنَّ اللَّهَ تو بیشک اللہ كَانَ بِعِبَادِهِ ہے اپنے بندون کو بَصِيرًا
دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ ہلاک ہونے کا مستحق کون ہے اور نجات پانے کے قابل کون اور ہر ایک کو اوسکے حال کے موافق جزا دیگا
آنرا بہ لوامع رضا بنوازد و این را بنوائر غضب بگدازد کس را اقتضای قدرتش کار نیست و الستہ تعالیٰ علی کل شی قدیر

ثلث و ثمانون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ یٰس مکیۃ
تراسی آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ یٰس مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور

یٰس ۝ جانیے ہیں کہ حروف مقطعہ میں سے ہر ایک حرف ایک بھید ہے خزانۂ غیب کے بھیدوں میں سے کہ حق تعالیٰ نے اپنے
حبیب علیہ السلام کو اوس پر اطلاع دی ہے اور اوسکے جبرئیل علیہ السلام اوس پر نازل ہوئے اور نبی اور رسول کے سوا کوئی اوس بھید سے واقف
نہیں بعضے علمائے یٰس کی تفسیر میں کہا کہ قرآن کا نام ہے اور حقائق سلمی میں ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور بعضوں نے کہا ہے
کہ سورت کا نام ہے اور یہ حدیث کہ ان اللہ قرء طٰہٰ و یٰس قبل ان خلق السموٰت والارض بالفی عام اس قول کی تائید کرتی ہے اور تفسیر
اوروسی میں ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات نام قرآن میں مذکور ہوئے ہیں اونمیں سے ایک یٰس ہے اور درود جو اہل بیت کے
آل یٰس کہتے ہیں اسکی تائید کرتا ہے مصرع بلند ذکرہم یا آل یاسینا ہے امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ یے اشارہ ہے یوم میثاق کی طرف
اور سین عبارت ہے اوسکے سر سے ای شوق والے دوستو بحر الحقائق میں ہے کہ یٰس کے معنی یہ ہیں کہ قسم ہے میں نبوت حبیب کی اور اونکے سر
مطہر کی اور بعضے اس بات پر ہیں کہ یٰس کے معنی یا انسان ہیں قبیلۂ طے کی لغت میں یٰس اصل میں یا انیسین تھا کثرت ندا کی جہت سے
او سین اختصار کر دیا ہے جیسطرح ایمن اللہ میں من اللہ کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کلام عرب میں کلمہ کا ایک حرف تبدیل کر دیتے ہیں
جیسے قد قلت لہا قفی فقالت لی قاف یعنی وقفت تو چاہیے کہ حرف سین کلمہ کی طرف اشارہ ہو اور جو قول کہ گذرا اوسکے موافق انسان
کی طرف اشارہ ہے اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اسواسطے کہ کمال انسانیت کی صفت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ثابت ہے اور شاید کہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہے کہ انا سید ولد
آدم ہے ان حرفوں کی تفسیر ہے اور جاننا چاہیے کہ حرفوں میں سین کو سورت اعتبار ہے کہ اوسکے زبر و بینات میں توافق اور تساوی ہے اور کسی
حرف کا یہ حال نہیں تولاجرم حضرت ختمیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اسواسطے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید میں
خواہ احکام شرع میں آپکے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے نظم راست مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال ہے کہ خصائص توحید اصلی زہمہ ہا
شکن ست تراد مقام جمع الجمع ہاں بدین تفضیلات مخصوص فضلی زہمہ ہا اور کلمات سابقہ کے موافق قلب القرآن یٰس کی خوشبو کو کھ سکتے ہیں
فرد خدایت لشکرے داد ز قرآن ہاں پس انگہ قلب آن لشکر زیٰس ہے جامع الاصول میں صحیح ترمذی سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی روایت سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکل شیء قلب و قلب القرآن یٰس اور جو کوئی سورۂ
یٰس پڑھے یا لکھے وہ قرآن کے بارہ بار پڑھنے کا ثواب پاتا ہے اور اس سورت کو معمہ کہتے ہیں یعنی اپنے پڑھنے والے پر دونوں جہان کی
نیکی تمام کر دیتی ہے اور دافعہ کہتے ہیں کہ اوس سے سب برائیاں دفع کرتی ہے اور قاضیہ کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کی سب حاجتیں روا
کرتی ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ ای محمد تم رسول ہو خدا نہیں ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یٰس ای سید والقرآن الحکیم ۝
قسم ہے قرآن محکم یا حق حکم کرنے والے کی یا قرآن صاحب حکمت کی انک بیشک اور بے شبہ تم لمن المرسلین ۝

رسولون مین سے جنہین خدا نے خلق کی طرف بھیجا ہی اور جو تھے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر کہ توحید ہی یا تم بھیجے گئے ہو
طریقۂ استقامت کے ساتھ کہ وہ راہ مقصود کو پہونچا دینے والی ہی تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ بھیجا قرآن کو بھیجنا خدا نے قوی نے اپنے ملک مین اور
بعضے تنزیل کے لام کو پیش پڑھا ہی یعنی قرآن اوتارا ہوا ہی خدا ے غالب الرَّحِیْمِ ○ مہربان کا خلق پر اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تم رسولون مین سے ہو لِتُنْذِرَ تا کہ تم ڈراؤ عذاب الٰہی سے قَوْمًا اوس گروہ کو کہ مَّآ اُنْذِرَ نہین ڈرائے گئے ہین اٰبَآؤُهُمْ
اونکے باپ قریب زمانہ کے زمانۂ فترت سے دوری اور دیری کے سبب یا ڈراؤ اونکو اوس چیز سے کہ ڈرائے گئے تھے اونکے باپ دادا زمانہ دور کے
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد مین فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ پھر وہ غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ بیشک حق ہوا قول عذاب کا
عَلٰٓی اَكْثَرِهِمْ اکثر کافرون پر یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ کا حکم حق ہوا اوپر فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ تو وہ نہین
ایمان لاتے اس سے وہ کافر مراد ہین جنکو خدا ازل مین جانتا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے یا شرک پر قتل ہونگے جیسے ابوجہل اور اوسکے مثل اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک کیے ہمنے فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اونکی گردنون مین طوق فَهِیَ پھر وہ طوق لپٹ گئے اِلَی الْاَذْقَانِ اونکی ٹھوڑیون کی طرف
اور چھوڑتے ہی نہین کہ سر ہلائین فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ پس وہ سر اوٹھائے ہوئے ہین اور آنکھین بند کیے گئے یہ تمثیل مشرکون کی ہے اوس
گروہ کے ساتھ جو گردن مین طوق ڈالے ہون کہا ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ پیغمبر صاحب کو نماز مین دیکھونگا تو پتھر سے سر کچل دونگا ایک دن دیکھا کہ آنحضرت
نماز پڑھتے ہین پتھر اوٹھایا اور آپکے پاس آیا جب پتھر مارنے کو ہاتھ اوٹھایا تو وہ ہاتھ اوسکی گردن مین لپٹ گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین چمٹ گیا یہ
آیت نازل ہوئی کہ ہمنے اونکو باز رکھا جس طرح طوق اور ہتھکڑی پہنے ہوئے آدمی کامون سے باز رہ جاتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم
بنی مخزوم نے ابوجہل کا ہاتھ اوسکی گردن سے بمشکل تمام چھوڑایا اور ایک مخزومی بولا کہ مین جاتا ہون اور اسی پتھر سے محمد کو قتل کرتا ہون جب
آپکے قریب آیا تو اندھا ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا اور کردی ہمنے مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ اونکے منہ کے سامنے
سَدًّا دیوار اور آڑ وَّمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سَدًّا آڑ اور روک فَاَغْشَیْنٰهُمْ پھر چھپا دین ہمنے اونکی آنکھین
فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ پھر وہ نہین دیکھتے بعضون نے کہا ہی کہ سامنے کی آڑ امید بڑی کرنا ہی اور پیچھے کی آڑ گذرے ہوئے گناہون
غفلت ہی اور جسکو ایسی دو آڑین گھیرے ہون تو دلائل قدرت مین نظر کرنے سے اوسکی آنکھ ڈھپی ہوگی اور ایسے لوگ فلاح اور ہدایت کی
راہ نہین دیکھتے وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اور برابر ہی اوپر اونکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ ڈراؤ تم ای ہمارے حبیب اونکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
یا نہ ڈراؤ تم اونکو لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے اسواسطے کہ علم قدیم اور تقدیر ازلی خدا ے حکیم کی کفر پر اونکے قتل اور
موت کا حکم لگا چکی ہی اِنَّمَا تُنْذِرُ سوا نہین ڈراتے اور نہین آگاہ کرتے ہو تم ای ہمارے حبیب ایسا ڈرانا کہ مفید ہو مگر مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ اوسکو جو پیروی کرتا ہی قرآن کی اور اوسکی نصیحتین قبول کرنے کو سنتا ہی وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ اور ڈرتا ہی خدا سے
بِالْغَیْبِ پوشیدگی مین یعنی چھپا ہوا اوس سے ڈرتا ہی خلق کی نظر مین نہین یا خدا سے اوس چیز مین ڈرتا ہو جو اوس سے غائب ہی
یعنی امور آخرت مین فَبَشِّرْهُ پھر خوشخبری دو اوس ڈرنے والے کو بِمَغْفِرَةٍ پچھلے گناہ کی بخشش کی وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ○
اور بڑے اجر کی آیندہ زمانہ مین یعنی بہشت کی لکھا ہی کہ بنو سلمہ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہین اگر مسجد کے قریب

ہم گھر لین تو کیسا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْیِ الْمَوْتٰی زندہ کرتے ہین مردون کو قبرون سے اوٹھا کر یا مردہ دلونکو
ہدایت فرما کر وَنَكْتُبُ اور لکھتے ہین ہم مَا قَدَّمُوْا جو کچھ اونھون نے پہلے سے بھیج رکھا ہو نیک یا بد کام وَاٰثَارَهُمْ
اور ہم لکھتے ہین اونکے پانون یعنی اونکے پانون کے نشان کہ چلکر مسجد مین جاتے ہین مراد یہ ہو کہ اونکی خطائین مٹاوینگے اور ہر قدم پر نیکی دینگے
نشان اونکے صفحہ اعمال پر کھینچا جائیگا وَكُلَّ شَيْءٍ اور سب چیزین اَحْصَيْنٰهُ ہمنے نگاہ رکھی ہین یا ہمنے بیان کی ہین فِیْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ اوس دفتر مین جو پیشوا ہو کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ پر یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنو سلمہ تم اپنے گھرون مین رہو اسواسطے کہ تمہارے قدمون کے نشان کا ثواب لوح محفوظ مین لکھتے ہین صحیحین مین ہو کہ
نمازیون مین سب سے زیادہ بزرگ وہ آدمی ہو کہ مسجد مین جسکے آنیکی راہ بہت دور ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ آثار عام ہو اس بات سے
کہ نیک ہون جیسے وہ علم جو لوگون کو سکھائین یا وہ وقف جو نیک مقامون پر کرین یا جاری رہنے والا صدقہ جیسے پل سرا یا مسجد یا آثار بد ہون
جیسے باطل امرون کو شائع کرنا اور ظلم کی جڑ مضبوط کرنا حق تعالی فرماتا ہو کہ مین سب آثار لکھتا ہون اور وقت پر ہر امر کے مناسب جزا
دونگا نظم از مکافات عمل غافل مشو ؛ گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ اینچنین گفت ست پیر معنوی ؛ کای برادر ہرچہ کاری بدروی ؛
وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ مثل اہل انطاکیہ
کی اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ جب آئے اوس گانون مین بھیجے ہوئے لکھا ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے آسمان پر اوٹھ جانے کے
قبل شمعون الصفا کے ساتھ دو حواریون کو انطاکیہ کی طرف بھیجا شمعون الصفا حضرت عیسی کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکے خلیفہ
ہوئے تھے اور وہ دو حواری جو اونکے ساتھ انطاکیہ کو گئے تھے اونکے نام یحیی اور تومان ہین یا یاروس ماروس اور ثعلبی نے کہا ہو کہ صادق
اور صدوق اور حضرت عیسی نے اونکو اسواسطے انطاکیہ کی طرف بھیجا تھا کہ خلق کو خدا کی طرف بلائین یہ جب شہر کے قریب پہونچے تو
ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریان چراتا ہو اوسے سلام کیا اوسنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو یہ بولے کہ ہم حضرت عیسی علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہین
خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم بلاتے ہین وہ بوڑھا آدمی بولا کیا اپنا دعوی سچے ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو اونھون نے
جواب دیا کہ ہان ہم بیمارون کو اچھا کرتے ہین سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالت صحت پر پھیر لاتے ہین بڈھا بولا کہ برسون گذر گئے
میرا بیٹا بیمار ہو اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہین اگر تم اوسکے درد کی دوا کرو تو مین تمہارے خدا پر ایمان لاؤن اونھون نے اوس بیمار کے
سرہانے آکر دعا کی بیمار نے صحت کامل پائی بیت قدم نہادی و بر پرہ دو دیدہ جا کردی ؛ بیک نفس ہمہ مال بیمار را دوا کردی ؛ پس وہ
بڈھا ایمان لایا وہی حبیب نجار ہو کہ اوسے صاحب یس کہتے ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چھ سو برس
قبل آپ پر ایمان لایا تھا ایمان مین سبقت لیجانے والون مین سے ایک وہ بھی ہو غرضکہ حضرت عیسی کے ان دونون بھیجے ہوئے
آدمیون کی خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ شہر کہ معالم مین اوسکا نام انطیخش
رومی لکھا ہو بت پوجتا تھا اوسنے ان دونون شخصون کی خبر پائی اور انکی دعوت کے مضمون کی بھی خبر پائی کہ یہ خدائے واحد کی طرف
بندون کو بلاتے ہین اور بت پرستی سے منع فرماتے ہین پس انکو قید خانہ مین بھیجدیا اور شمعون انکے پیچھے آئے اور بادشاہ کے

وقف غفران

ع ۱۴

وقف لازم

خواص سے دوستی اور آشنائی شروع کی اور علم و حکمت کی وجہ سے بادشاہ کے مقرب ہو گئے تو حق تعالیٰ نے اس قصہ سے خبر دی کہ اِذْ
اَرْسَلْنَآ یاد کر جب بھیجا ہمنے اِلَیْہِمُ اثْنَیْنِ انطاکیہ کے لوگون کی طرف دو پیغمبر یعنی عیسیٰ اور شمعون کے ہاتھ حکم سے دو حواری
بھیجے فَکَذَّبُوْھُمَا تو تکذیب کی اون گانون والون نے اون دونون کی اور اونکو قید خانہ مین بھیجدیا فَعَزَّزْنَا پھر قوت دی ہمنے
اونکو اور یکہ فعززنا بے تشدید پڑھا ہے یعنی غالب کر دیا ہمنے اونکو بِثَالِثٍ تیسرے بھیجے ہوے کے سبب کہ قول اصح پر وہ شمعون الصفا
ہین اور بعضون نے کہا ہے شمعان یا سلوم یا یونس ہین فَقَالُوْآ تو کہا اون بھیجے ہوون نے اہل انطاکیہ سے کہ اِنَّآ اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○
بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے یا اونکے خلیفہ کے پاس سے قَالُوْا کہا اوس شہر کے لوگون نے
کہ مَآ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا ہماری مثل یا ہمارے اکثر صفات بشریہ مین پھر تمکو رسالت کے ساتھ کیون خاص کیا
وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ اور نہین بھیجی اللہ تعالیٰ نے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز وحی اور رسالت مین سے اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم
اِلَّا تَکْذِبُوْنَ ○ مگر جھوٹ بولتے ہو دعوی رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا کہا اون بھیجے ہوون نے کہ ہمارا رب یَعْلَمُ جانتا ہے
کہ اِنَّآ بیشک ہم اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ○ تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین وَمَا عَلَیْنَآ اور نہین ہے ہمپر اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچا دینا کھلا ہوا اور ہم اپنا کام کر چکے اور ہمنے پیغام پہونچا دیا اگر تم ہماری دعوت قبول کروگے اور ہمارا دین اختیار
کروگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا قَالُوْآ اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ وہ بولے کہ ہمنے بدفالی لی تمہارے آنے سے کہ جب سے تم اس شہر مین
آئے ہو مینھ نہین برسا اور ہماری سب کھیتیان خشک ہو گئین لَئِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا اگر باز نہ آؤ گے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرْجُمَنَّکُمْ
ضرور پتھرون سے مار ڈالینگے ہم تمکو وَلَیَمَسَّنَّکُمْ اور البتہ پہونچیگا تمکو مِّنَّا ہمسے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دکھ دینے والا
قَالُوْا طَآئِرُکُمْ کہا پیغام پہونچانے والون نے کہ فال بد تمہاری مَّعَکُمْ تمہارے ساتھ ہے یعنی تمہارے فاسد عقیدون
اور باطل عملون کی شامت ہے اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ کیا تم نصیحت کیے جاتے ہو تو فال بد لیتے ہو اور مار ڈالنے پر دھمکاتے ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ
تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ گروہ ہو حد سے بڑھنے والے اور حد سے گذرے ہوے لکہا ہے کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین آئے اور حق تعالیٰ کو
سجدہ کیا جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بت کو پوجتے ہین بادشاہ اونپر بڑا اعتماد کرنے لگا بے اونکے مشورہ کے کسی مہم پر قدم نہ رکھتا
ایک دن شمعون نے پوچھا کہ بادشاہ سلامت مینے سنا ہے کہ آپنے دو مسافر غریب قید کیے ہین اونکو قید کرنے کی کیا علت ہے بادشاہ بولا کہ وہ
دعوی کرتے ہین کہ تمہارے بتون کے سوا اور خدا ہے شمعون نے تعجب کی رو سے کہا کہ حکم کیجیے ذرا اونھین حاضر کرین کہ وہ تو عجیب بات کہتے ہین
بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون حاضر کیے گئے جب اونھون نے شمعون کو دیکھا تو اپنے دل مین خوش ہوے اور دلیر ہو گئے شمعون نے اونسے
پوچھا کہ تم کسکی عبادت کرتے ہو وہ بولے کہ ہم اوسکی عبادت کرتے ہین جسنے زمین آسمان پیدا کیا شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہے
وہ بولے کہ اندھے کو آنکھون والا کر دیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے التماس کی اور کئی اندھے حاضر کیے گئے شمعون نے اون دونون سے
کہا کہ بھلا اپنے خدا سے کہو تو کہ ان اندھون کو آنکھون والا کر دے اونھون نے دعا کی پس فوراً پلک مارتے ہی اون اندھون کی آنکھین
کھل گئین شمعون بولے کہ بادشاہ سلامت ہم بھی اپنے خداؤن سے درخواست کرین کہ وہ بھی یہی کام کر دکھائین بادشاہ نے

حبیب نے کہا کہ شمعون تم نہیں جانتے کہ یہ خدا نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہیں شمعون نے دوبارہ کہا کہ اگر چاہو تمہارا خدا
اور کیا کر سکتا ہے وہ دونوں غریب بولے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا اگر تمہارا خدا یہ کام کرتا ہے تو ہم سب اوس پر ایمان لاتے ہیں تو ایک
بادشاہ کو جسے مرے ہوئے مدت گذر گئی تھی یا سات دن کے کسی مردہ کو اونھوں نے دعا کر کے زندہ کر دیا پس بادشاہ تمام قوم سمیت
اوسی وقت ایمان لایا اور کچھ لوگوں نے مومنوں کو ایذا رسانی اور قتل کا قصد کیا حبیب نجار کو خبر ہوئی وہ اپنی جگہہ سے اوس طرف متوجہ
ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ اور آیا دور کنارۂ شہر سے یعنی اوس شہر سے بہت دور جگہہ سے
رَجُلٌ ایک مرد يَّسْعٰى دوڑتا ہوا اون بھیجے ہوؤں کو بچانے کے واسطے اور پہونچتے ہی قَالَ يٰقَوْمِ بولا کہ اے میری قوم اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پیروی کرو بھیجے ہوؤں کی اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ پیروی کرو اون لوگوں کی جو نہیں مانگتے تم سے اَجْرًا
کچھ بدلا پیغام پہونچانے پر وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں خیر کے ساتھ دونوں جہان میں
وَمَا لِيَ اور کیا ہے ہمکو کہ سچائی کی رو سے لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ نہیں عبادت کرتے اوسکی جسنے ہمکو پیدا کیا اور معدوم سے
موجود کر دیا وَاِلَيْهِ اور اوسکے حکم اور جزا کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤ گے قیامت کے دن اپنی طرف سے پیدا کرنے کی احسانمندی
شکر ظاہر کرتا ہے اور پھر زندہ ہوکر اوٹھنے کی اضافت کافروں کے ساتھ زجر اور تہدید میں مبالغہ ہے ءَاَتَّخِذُ کیا ٹھہراتا ہوں میں
مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اٰلِهَةً بہت سے خدا یعنی بت اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ اگر چاہے خدا مجکو بِضُرٍّ ضرر کے ساتھ یعنی اگر چاہے
کہ کچھ ضرر مجکو پہونچائے تو لَّا تُغْنِ عَنِّيْ کفایت نہیں کرتی مجسے شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا شفاعت بتوں کی کچھ بھی اوس ضرر میں
یعنی بت مجسے بلا کو دفع نہیں کرتے وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اور نہ رہائی دیتے ہیں مجکو اور نہ خلاص کرتے ہیں پس اگر میں اوسے پوجوں جو
نہ نفع پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے نہ ضرر سے بچانے کی اور جو نفع پہونچانے اور ضرر سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اوس سے ہاتھ اوٹھاؤں تو
اِنِّيْٓ اِذًا بیشک میں اوسوقت ہوں لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی میں جب کافروں نے حبیب نجار سے یہ بات سنی تو
اونھیں قتل کرنے کا قصد کیا تو وہ پیغمبر کی طرف متوجہ ہوکر بولے کہ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بیشک میں ایمان لایا ہوں بِرَبِّكُمْ تمہارے رب پر
فَاسْمَعُوْنِ ۝ تو تم سنو میرا ایمان تاکہ کل قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی دو اور بعضوں نے کہا ہے کہ قوم کی طرف مخاطب ہوکر
یہ بات کہی اور قوم کے لوگ اونھیں پتھر مارنے لگے یہانتک کہ وہ مر گئے اور بازار انطاکیہ میں اونکی قبر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ لوگوں نے اونھیں مار ڈالا
اور حق تعالیٰ نے پھر زندہ کر کے بہشت میں داخل فرمایا حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ لوگوں نے حبیب کو اونھیں قتل کرنے کا ارادہ کیا
تو حق تعالیٰ نے کرامت اور بزرگی کی وجہ سے اونھیں بہشت میں پہونچا دیا قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا گیا کہ داخل ہو جنت میں جب
وہ بہشت میں گئے تو قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وہ بولے کہ کاشکے میری قوم کے لوگ جانتے بِمَا غَفَرَ لِيْ وہ چیز جسکے
سبب سے بخشدیا مجکو رَبِّيْ میرے رب نے وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اور کر دیا مجکو اون لوگوں میں جو نوازے ہوئے ہیں بزرگی کے ساتھ
اور ایک قول یہ ہے کہ وہ بھیجے ہوئے پیغام پہونچانے والے اور بادشاہ اور مومن سب قتل ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اور سب تو سلامت
بچ گئے فقط حبیب نجار قتل ہوئے یا آسمان پر چلے گئے وَمَآ اَنْزَلْنَا اور نہیں بھیجا ہمنے عَلٰى قَوْمِهٖ حبیب کی قوم پر

والعشرون

مِنْۢ بَعْدِهٖ اونکے قتل ہونے یا اوٹھ جانے کے بعد مِنْ جُنْدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَمَا كُنَّا اور نہ تھے ہم مُنْزِلِيْنَ
اوتارنے والے لشکر کسی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے یعنی کافر ایسے ذلیل وخوار او بیقدر ہین کہ اونہین ہلاک کرنے کے واسطے آسمانی لشکر
نہ چاہیے اور جنگ بدر اور حنین کے دن آسمان سے فرشتے جو اوترے یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اسلیے
کہ کافرون کا لشکر کسی حساب مین ہو اِنْ كَانَتْ نہ تھا اہل انطاکیہ پر عذاب اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ کہ جبریل
علیہ السلام نے اونکے شہر کے دونون بازار گھیر کر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمْ تو ہین وہ خٰمِدُوْنَ مرے پڑے تھے یعنی جبریل علیہ السلام
کی ایک ہی چیخ سے سب مر گئے جیسے ایک ہی بار آگ بجھ جاتی ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ای افسوس کافر بندون پر مَا يَاْتِيْهِمْ
مِّنْ رَّسُوْلٍ نہین آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرتے تھے
اَلَمْ يَرَوْا کیا اونھون نے نہین دیکھا اور نہین جانا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونکے پہلے مِّنَ الْقُرُوْنِ
زمانون والون مین سے اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ نہین دیکھا اونھون نے یہ کہ جو اگلے زمانہ مین ہلاک ہوے وہ اونکی طرف لَا يَرْجِعُوْنَ
نہین پھرتے یعنی دنیا مین پھر نہین آتے وَاِنْ كُلٌّ اور نہین ہین وہ سب لَّمَّا جَمِيْعٌ جبکہ ہم جمع ہون لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ
ہمارے پاس حاضر کیے گئے قیامت کے دن جزا کے واسطے یعنی اون اگلے کافرون مین جنکو ہمنے ہلاک کیا [illegible]
سب میدان حشر مین ہمارے حضور حاضر ہونگے اور اپنے افعال و اقوال کے موافق جزا اور سزا پاوینگے یعنی پڑے عذاب مین مبتلا ہو
اور محرومی کے قیدخانہ مین ہمیشہ کے واسطے قید ہونگے بیت ز نعمت جنان ہمہ محروم جاودان ۔ محزون و مستمند ہمہ محبوس و مبتلا
وَاٰيَةٌ اور ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک نشانی لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ کافرون کے واسطے زمین مری ہوئی ہے
یعنی خشک بے گھاس کہ ہمنے مینہ کے سبب سے اَحْيَيْنٰهَا زندہ کر دیا ہمنے اوسکو وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہمنے اوس سے حَبًّا
دانہ کاٹ لینے کے قابل اس سے اناج مراد ہے فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ تو اوس دانہ مین سے کھاتے ہین وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور پیدا
کر دیے ہمنے زمین مین جَنّٰتٍ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ خرمون کے اقسام وَّاَعْنَابٍ اور انگورون کے انواع مین وَّفَجَّرْنَا اور جاری
کر دیے ہمنے فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ زمین مین چشمون مین سے لِيَاْكُلُوْا تاکہ کھائین وہ مِنْ ثَمَرِهٖ میوے مین سے جو کہ
ذکر ہوا وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اور نہین کیا اونکے ہاتھون نے یعنی اون میوون مین سے کھاتے ہین جنہین اونکے
ہاتھون نے کچھ کام ہی نہین کیا بلکہ محض قدرت سے پیدا کیے گئے ہین اور کرتے علاوہ پڑھا ہے اور ما موصولہ کہا ہے یعنی جاری کیا ہمنے
ہاتھون مین جو کچھ کیا ہے اونکے ہاتھون نے شیرہ انگور وغیرہ کے مثل اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ کیا پھر شکر نہین کرتے اِن نعمتون کے
مقابلہ مین اور منعم کی پرستش نہین کرتے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ اہل اشارت کی زبان پر اس آیت کے معنی یہ ہین کہ زمین
دل کو ہمنے زندہ کر دیا عنایت کے مینہ سے اور پیدا کیا ہمنے اوس سے طاعت کا دانہ کہ روحین اوس سے غذا پاتی ہین اور پیدا
کر دیے ہمنے باغ ذکرون کے خرمون او بہ شوقون کے انگورون کے اور حکمت کے چشمے اوسمین ہمنے جاری کر دیے کہ اونکا شوقون
اور مشاہدون کے پھلون سے فائدہ لیتے ہین اور جو کام کہ اونھون نے کیے ہین خیر اور صدقے اوسکے نتیجون سے بہرہ مند

ع ۲

ہوتے ہین کیا شکرگزاری نہین کرتے یعنی شکر کرنا چاہیے اس ظاہری اور باطنی نعمت پر تاکہ اوسکی زیادتی کا سبب ہو کہ لئن شکرتم لازیدنکم ❋ قطعہ ❋ شکر کنی زیادہ کند نعمت ❋ دو نوال ❋ بہبود خدمتش بشتی مکمت ❋ بیش ❋ دو بیش منزل مقصود ❋ ہی ❋ از منہج شکر رہ انشد مدت ❋ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا پاک ہے وہ جسنے قدرت کاملہ سے پیدا کین سب قسمین اور نوعین مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے جو اوگاتی ہے زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین سے یعنی بشر مرد اور عورت وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور اوس چیز مین سے جو نہین جانتے ہین اقسام خلائق مین سے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ اور دوسری نشانی اونکے واسطے ہماری قدرت پر رات ہے کہ حکمت کی رو سے نَسْلَخُ کھینچتے ہین اور دور کرتے ہین ہم مِنْهُ النَّهَارَ اوس سے دن کی روشنی کو فَاِذَا هُمْ پھر اوسوقت وہ مُّظْلِمُوْنَ ۝ آ نے والے ہین تاریکی مین وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ اور نشانی آفتاب ہے کہ چلتا ہے لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اوس قرارگاہ کی طرف جو اوسکے واسطے ہے صحیح مسلم مین ہے کہ آفتاب کی قرارگاہ عرش کے نیچے ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ قرارگاہ سے مراد حد معین ہے کہ آفتاب کا دورہ اوسپر تمام ہو ذٰلِكَ وہ اوسکا قرارگاہ کی طرف جانا تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ اندازہ ہے خدا کا جو غالب ہے اپنی قدرت کے سبب ہر مقدور پر جاننے والا ہے ہر معلوم کو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ اور چاند کو مقرر کر دیا ہمنے یعنی اوسکی سیر مَنَازِلَ منزلون مین کہ اٹھائیس ہین بارہ برجون مین اسواسطے کہ ہر برج کا حصہ دو منزلین اور ایک تہائی ہوتی ہے اور ہر روز ایک منزل کے قریب قطع کرتا ہے اور منازل اجتماعیہ مین اوسکا نور بڑھتا ہے اور منازل استقبالیہ مین گھٹتا ہے اور جھکنے اور کمان ہونے کی طرف میل کرتا ہے حَتّٰى عَادَ اوسوقت تک کہ ہوتا ہے اخیر منزل مین باریکی اور زردی اور کجی کے سبب كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ مانند اوس لکڑی کے جو کیسالہ شاخ خرما کی ہو خشک اور ٹیڑھی ہلال کی شکل لَا الشَّمْسُ نہ آفتاب يَنْۢبَغِيْ لَهَآ چاہیے اوسکو اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کہ پا جائے چاند کو اپنے جلدی سیر کرنے مین اسواسطے کہ چاند سب برجون کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک برس مین تو آفتاب اگر جلد سیر کرنے مین چاند کے مثل ہو جائے تو سال کی چارون فصلین اپنی وضع سے گر جائین اور اوگنے والی چیزین پیدا ہونے اور حیوانات کی زندگی مین خلل پڑے وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہے دن سے کہ دن کی روشنی پر غالب ہو جائے اور ہر وقت رات ہی رہے بلکہ رات دن کے پیچھے ہے بعضون نے کہا ہے کہ دن رات سے اونکی دونون نشانیان یعنی ماہتاب اور آفتاب مراد ہین مطلب یہ ہے کہ اگر آفتاب جلدی کی راہ سے ماہتاب کو نہین پاتا ہے تو ماہتاب بھی روشنی مین آفتاب پر بڑھ نہین جاتا ہے وَكُلٌّ اور سب ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ آسمان مین تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اور نشانی اونکے واسطے اَنَّا حَمَلْنَا یہ ہے کہ اوٹھایا ہمنے ذُرِّيَّتَهُمْ اونکے باپون کو یعنی بٹھالیا ہمنے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی مین جو بھری ہوئی تھی آدمیون اور سب حیوانون سے یعنی کشتی نوح مین اور بعضون نے کہا ہے کہ ذریت سے اولاد مراد ہے کہ اوسے تجارت کو بھیجتے ہین یا عورتین اور بچے مراد ہین کہ اونکو سفر مین لیجاتے ہین یعنی چونکہ اونکے بچون کو خشکی مین سفر کرنے کی قوت نہین تو اونکے واسطے ہمنے کشتی مقرر کر دی وَخَلَقْنَا لَهُمْ اور پیدا کیا ہمنے لوگون کے واسطے مِّنْ مِّثْلِهٖ اوسکے مثل

لئن شکرتم لازیدنکم
اگر شکر کرو گے تو زیادہ کرونگا مین

مَا یَرْکَبُوْنَ ۝ وہ چیز جسپر سواری کرتے ہین جیسے ڈونگی ٹپیلا اور مثل اونکے اور بعضون نے کہا ہے کہ اونٹ مراد ہین کہ وہ سید الغون کی کشتی ہین وَاِنْ نَّشَاْ اور اگر ہم چاہین نُغْرِقْهُمْ تو ڈبو دین اہل کشتی کو فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ تو کوئی فریادرس نہین اونکا جو اونہین ڈوبنے سے بچالے وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ۝ اور نہ وہ چھوڑائے جاوینگے موت سے اِلَّا رَحْمَةً مگر یہ کہ رحمت کرین ہم مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے وَمَتَاعًا اور فائدہ دین ہم اونکو فائدہ دینا اِلٰی حِیْنٍ ۝ اوس زمانہ تک کہ اونکی اجل پہونچے وَاِذَا قِیْلَ اور جب کہا جاتا ہے لَهُمُ اتَّقُوْا کافرون کو کہ ڈرو مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ اوس عذاب سے جو تمسے پہلے تکذیب کرنے والے گروہون کو پہونچا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اوس عذاب سے جو تمہارے پیچھے یعنی آخرت مین اور مقرر ہے ایمان لاؤ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید رحم کیے جاؤ تو وہ انکار کرکے لڑائی جھگڑا بڑھاتے ہین وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور نہین آتی ہے اونکے پاس مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی نشانیون مین سے یعنی قرآن یا وحدت کی دلیلون مین سے اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہین عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝ اوس سے منھ پھیرنے والے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے اونسے درویشون اور محتاجون پر اَنْفِقُوْا خرچ کرو مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہے تمکو اللہ نے قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی کافر لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی کافر لوگ ٹھٹھے کے طور پر ایمان والون سے کہتے ہین کہ کیا کھانا دین ہم یعنی دینگے مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اوسے کہ اگر چاہتا خدا تو اَطْعَمَهٗٓ کھانا دیتا اوسکو یعنی تمہارے زعم مین خدا خلق کو رزق پہونچانے پر قادر ہے تو چاہیے کہ اونکو کھانا دیتا جب اوسی نے نہ دیا تو ہم بھی نہین دینگے اور کہا کافرون نے مومنون کو اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اے مومنو اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ مگر کھلی ہوئی گمراہی مین کہ ہمکو مشیت الٰہی کے خلاف کرنے کا حکم کرتے ہو اور اونکی یہ بات خطا اور غلط تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بعضے لوگون کو مالدار کیا ہے اور بعضون کو فقیر اور امتحان کے واسطے حکم فرمایا کہ مالدار مال مین سے جو خدا نے مقرر کیا ہے محتاجون کو بہرہ مند کرین تو مشیت کو بہانہ کرنا اور خرچ کرنے کے باب مین جو خدا نے حکم فرمایا اوسے چھوڑ دینا محض خطا اور نرا ظلم و جفا ہے قطعہ درویش را خدا بتو انگر حوالہ کرد تا کارِ او بسازد و فارغ کند دلش از روئے بخل گر نشود ملتفت بدو فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰی کہان ہے هٰذَا الْوَعْدُ وہ وعدہ کیا ہوا تمھارا یعنی قیامت قائم ہونا اور دوبارہ زندہ ہو کر اوٹھنے کا وقت اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اگر ہو تم سچے مَا یَنْظُرُوْنَ وہ انتظار نہین کرتے اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک آواز سخت کا تَاْخُذُهُمْ کہ لیلے اونکو یعنی نفخۂ صعقہ کہ نفخۂ فزع کے بعد ہے اونکو لیلیگا وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ۝ حال یہ کہ وہ اوسوقت سودے اور معاملہ مین لڑائی جھگڑے کے ساتھ مشغول ہونگے اور دنیا کے کام بنا رہے ہونگے کہ حضرت اسرافیل یکبارہ صور پھونکینگے اور تمام خلق وہین مرجائیگی مگر جسے اللہ بچائے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تو نہ سکینگے تَوْصِیَةً وصیت کرنا اون لوگون کو جو اونکے پاس حاضر ہون وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ اور نہ اپنے اون لوگون کی طرف جو غیر حاضر ہون یَرْجِعُوْنَ ۝ پھر سکینگے یعنی بازار سے گھر جانے کی مجال نہ پائینگے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور چالیس برس کے بعد پھونکینگے صور دوبارہ فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے باہر نکلکر اِلٰی رَبِّهِمْ اپنے رب کی

يَنْسِلُوْنَ ○ دوڑینگے اور یہ چالیس برس کافرون پر عذاب نہوگا سبب اوٹھالئے جاینگے تو قَالُوْا يٰوَيْلَنَا کہینگے کہ اے واے ہمکو
مَنْۢ بَعَثَنَا کسنے اوٹھایا ہمین مِنْ مَّرْقَدِنَا سے ہماری قبرون تو فرشتے جواب دینگے کہ هٰذَا یہ ہے مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے بعث ونشر کا اور تم کہتے تھے کہ متی ہذا الوعد وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اور سچ کہا تھا
پیغمبرون نے قبرون سے اوٹھنے اور جزا پانے کے باب مین اور تمنے اونکا کہا باور نہ کیا اِنْ كَانَتْ نہوگا یہ واقعہ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً مگر ایک نعرہ کہ وہ نفخۂ اخیر ہے یعنی ایک ہی نفخہ کے ساتھ زندہ ہو جاینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وے جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ ○ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہونگے فَالْيَوْمَ تو اوسدن کہ جزا کا دن ہے لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ نہ ظلم کیا جائیگا کسی
جی شَيْـًٔا کچھ بھی اپنے کامون کی جزا مین یعنی نہ تو اونکے ثواب مین سے گھٹائینگے نہ عذاب مین بڑھائینگے جسقدر جزا پانے کے مستحق
ہین اوسی قدر پائینگے وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤگے اے اہل محشر اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر اوس چیز کی کہ تھے
تم کرتے بھلا اور برا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بیشک جنتی لوگ الْيَوْمَ اوسدن فِيْ شُغُلٍ کام مین ہونگے فٰكِهُوْنَ ○
شادان اور نازان میوے کھاتے اور مزے اوڑاتے اور وہ کام کنواریون کے پاس رہنا ہے یا سماع یا آپس کی ملاقات یا خدا کے مہمان
ہونا یا نعمت حاصل کرنے مین مشغول ہونگے اور دوزخیون کے امور اور عذابون مین تامل کرنے سے فارغ ہونگے یا خدا اونھین
ایسے شغل مین مشغول فرمائیگا کہ جو لوگ دوزخ مین ہونگے اونھین یہ بھول جائینگے اسواسطے کہ اونھین یاد کرنے سے عیش مین خلل پڑیگا
بحر الحقائق مین ہے کہ اصحاب جنت سے طالبان بہشت مراد ہین کہ اونکو جنت کی نعمتین ہی مقصود تھین حق تعالی اونکو نعمتین حاصل کرنے
مین مشغول کریگا اور یہ حال اگرچہ دوزخیون کی بنسبت بڑی نعمت ہے مگر طالبان حق کی نسبت نہایت کم دکھائی دیتا ہے اور اس جگہ سے
اکثر اہل الجنۃ البلہ کا بھید مل سکتا ہے کہتے ہین کہ یہ آیت شبلی قدس سرہ کے سامنے پڑھی تو اونھون نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے اور
جب ہوش مین آئے تو بولے کہ بیچارے اگر جانین کہ کس سے غافل ہو کر کس چیز مین مشغول ہین تو ابھی ہلاکت مین پڑین کشف الاسرار مین
شیخ الاسلام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ بہشت کی نعمت مین مشغول ہونا تمام مومنون کا حصہ ہے لیکن مقربان حضرت مطالعہ
شہود اور ملاحظۂ نور وجود سے ایک لحظہ نعمت بہشت کی طرف نہ مشغول ہونگے نظم ہر روز کہ بامراد وصل تو درجنگ آید از حال
بہشتیان مرا ننگ آید ✽ ور بے تو بصحراے بہشتم خوانند ✽ صحراے بہشت بر دلم تنگ آید ✽ هُمْ وہ یعنی اصحاب جنت وَاَزْوَاجُهُمْ
اور اونکی عورتین جو دنیا مین تھین یا حورین فِيْ ظِلٰلٍ سایون مین عالیشان مکانون کے یعنی ایسے مقام پر جو حرارت آفتاب سے دور ہوگا
عَلَى الْاَرَآئِكِ آراستہ تختون پر مُتَّكِـُٔوْنَ ○ تکیہ لگائے ہونگے اور تخت پر تکیہ لگانا تنعم کی دلیل ہے لَهُمْ فِيْهَا اونکے
واسطے ہین بہشت مین فَاكِهَةٌ میوے پھلون کے اقسام سے وَّلَهُمْ اور اونکے واسطے ہے مَّا يَدَّعُوْنَ ○ جو کچھ چاہین اور آرزو
کرینگے احقاف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کھانے پینے کی چیزون مین سے جنتی جو کچھ خیال کریگا بے اسکے کہ زبان پر لائے
اوسے اپنے سامنے حاضر دیکھیگا اور اونکے واسطے ہوگا سَلٰمٌ تحفہ سلام قَوْلًا خطاب بے واسطہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○
پروردگار مہربان سے معالم مین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت

اپنی نعمت مین ڈوبے ہونگے کہ ناگاہ ایک نور اونپر ظاہر ہوگا جب وے سر اوٹھائینگے تو حضرت رب العزت فرمائیگا کہ سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین
یا اہل الجنۃ یعنی تحیت سلام دوست شنیدن سعادت ست و سلامت بوصال یار رسیدن فضیلت ست و کرامت ۞ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اور جدا ہو جاؤ آج أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۞ اے مشرکو موحدون سے اور اے منافقو مخلصون سے اسواسطے کہ تمکو دشمنون کے قیدخانہ مین
ہنکاتے ہین اور اونکو دوستون کے باغ مین بلاتے ہین أَلَمْ أَعْهَدْ کیا عہد نہین کیا مین نے إِلَيْكُمْ تمہارے ساتھ اور
نہین حکم کیا تھا مین نے تمکو يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ یہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی
بتون کو شیطان کے کہنے سے إِنَّهُ لَكُمْ بیشک وہ تمہارا عَدُوٌّ مُبِينٌ ۞ دشمن ہے کھلا ہوا اور تمہارے باپ آدم کے ساتھ
اوسکی دشمنی سب پر ظاہر ہے وَأَنِ اعْبُدُونِي اور نہین عہد کیا تھا مین نے کہ میری ہی عبادت کرو کہ مین تمہارا دوست
خیرخواہ ہون هَذَا یہ میری عبادت صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۞ راہ ہے سیدھی جنت کی وَلَقَدْ اور بیشک اور بتحقیق أَضَلَّ
گمراہ کر دیا شیطان نے مِنْكُمْ تم مین سے اے آدمیو جِبِلًّا كَثِيرًا بہت خلق کو تم سے پہلے أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۞
کیا نہین ہو تم کہ سمجھو اور اپنے کو اوسکے ہاتھ اور فریب سے چھڑاؤ اور اوسکے فریب مین آؤ هَذِهِ جَهَنَّمُ یہ دوزخ ہے الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۞ وہ دوزخ کہ وعدہ دیے گئے تھے تم اوسکا دنیا مین اصْلَوْهَا الْيَوْمَ پہونچو اوسمین آج بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۞ بسبب اسکے کہ چھپاتے تھے تم حق اور انبیا کی تصدیق نہ کرتے تھے الْيَوْمَ نَخْتِمُ آج مہر کر دینگے ہم
عَلَى أَفْوَاهِهِمْ اونکے موہنوں پر جبکہ انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہمنے رسولون کی تکذیب نہین کی اور شیطان کو پوجتے نہ تھے
وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ اور باتین کرینگے ہمسے اونکے ہاتھ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ اور گواہی دینگے اونکے پانون بِمَا كَانُوا اوس
چیز کی جو کچھ تھے دنیا مین يَكْسِبُونَ ۞ کمائی کرتے کشف الاسرار مین فرمایا ہے کہ جسطرح دشمنوں کے ہاتھ پانون اونکے برے کامونکی
گواہی دینگے اوسی طرح دوستون کے ہاتھ پانون اونکی طاعت اور عبادت پر گواہی دینگے جیسا کہ آثار مین وارد ہوا ہے کہ حق تعالی بندہ مومن سے
خطاب کریگا کہ کیا لایا ہے تو وہ بندہ مومن شرم پائیگا کہ اپنی عبادات اور طاعات اور خیرات شمار مین لائے پس حق تعالی اونکے اعضا سے باتین
کروائیگا اور ہر ایک عضو اپنے اعمال کہینگے یہانتک کہ اونگلیان تسبیحون کی گواہی دینگی جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ فانہن مسؤلات مستنطقات
وَلَوْ نَشَاءُ اور اگر چاہین ہم دنیا مین تو لَطَمَسْنَا البتہ ناپید کر دین ہم یعنی مٹا دینے کا نشان ہم کر دین عَلَى أَعْيُنِهِمْ
اونکی آنکھون پر فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ تو دوڑ جائین راہ جیسے چلنے کے وہ عادی ہین فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ۞ پھر کیونکر دیکھین اوسے
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ اور اگر چاہین ہم تو البتہ مسخ کر دین ہم اونکو اور اونکی صورتین ہم بدل دین بندرون اور سورون کی صورتون
عَلَى مَكَانَتِهِمْ اونکی جگہون پر تاکہ سب وہین ٹھنڈے ہو جائین فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکین اور قادر نہون مُضِيًّا چلنے
آگے وَلَا يَرْجِعُونَ ۞ اور نہ پھرین اور نہ پھر سکین پیچھے کہ پہلی صورت پر پھر آجائین وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ
اور جسکو ہم عمر بڑی دیتے ہین اوسے پھیرتے ہین اوسکی پیدایش مین یعنی قوت کو ضعف سے اور جسم کی بڑھتی کو کمی سے اور دانائی کو نادانی سے
ہم بدل دیتے ہین أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۞ کیا پھر وہ نہین سمجھتے کہ جو کوئی صورت بنانے اور بدل دینے پر قادر ہے وہ مٹا دینے اور مسخ کرنے پر

وقفۃ

ع ١٧

سبھی قادر ہوگا ثبیت نہ و قدرت کاربا و شعور نسبت ہو کا اور احاجت در کار نسبت ہو لکھا ہو کہ کفار کہتے تھے کہ محمد عربی شاعر ہین
تو حق تعالی اونکی بات رد فرماتا ہی کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہین سکھایا ہمنے محمد کو شعر وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ اور نہ چاہیے
اونکو شعر کہنا اسواسطے کہ اگر آپ شعر کہتے تو قوم کے دلون مین شبہہ آتا کہ آپکو قرآن شریف نظم اور فصیح کرنیکی قدرت اوس قوت اور
تیزی کے سبب سے ہی جو آپ شاعری مین رکھتے ہین تو حق تعالی نے آپکو شعر نہین سکھایا تاکہ یہ شبہہ نہ پیدا ہو اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کوئی بیت تمثیل کے طور پر ادا فرماتے تو آپکی زبان مبارک پر اسطرح جاری ہوتی کہ وزن سے گر جاتی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے فرمایا مصرع
کَفَى الْإِسْلَامُ وَالشَّيْبُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ۞ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کہنے والے نے تو یون کہا ہو کہ
كَفَى الشَّيْبُ وَالْإِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ۞ پھر حضرت نے اوسی طرح پڑھا جسطرح پہلی بار پڑھا تھا بس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی
کہ اَشْهَدُ اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا عَلَّمَكَ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَكَ اور آپکی زبان مبارک سے جو کلمات موزون نکلے ہین جیسے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ سب بے تکلف اور بے قصد کے تھے اِنْ هُوَ نہین ہی وہ جو ہمنے اونکو سکھایا اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت اور ارشاد وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۝ اور کتاب کھلی ہوئی معانی اور حقائق مین یا جو احکام اور حدود ہمنے بھیجے اونہین ظاہر کرنے والی لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا تاکہ ڈرائے اور فائدہ دے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو جو زندہ دل ہو یعنی عقل اور فہم والا اسواسطے کہ غافل اور جاہل مردہ
مثل ہی یا اوسے جو اللہ کے علم مین مومن ہی اسواسطے کہ حیات ابدی اور بقاے سرمدی ایمان کے سبب سے ہی اور مومن کے ساتھ ڈرانے کی
تخصیص اس جہت سے ہی کہ وہ ڈرانے سے فائدہ اوٹھاتا ہی وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور واجب ہوتا ہی عذاب کا کلمہ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
کافرون پر جو قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین سمجھتے اور نہین جانتے وہ کہ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے
اونکے لیے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا اوس چیزمین سے جو کیا اور بنایا ہمنے بے واسطہ اور بے شرکت اور بے وکالت یعنی ہم
یکتا تھے اوسے پیدا کرنے مین لوگون کے درمیان یہ مثل ہی کہ جو کام کوئی تنہا کرتا ہی تو کہتا ہی کہ مینے یہ کام اپنے ہاتھ سے بنایا ہی یعنی کسی دوسرے نے
یہ کام بنانے مین میری مدد نہین کی یہان بھی فرماتا ہی کہ ہمنے پیدا کیے اونکے واسطے اپنی خودی سے بے مشارکت کسی غیر کے اَنْعَامًا چارپائے
جیسے اونٹ گاے بکری فَهُمْ لَهَا تو وہ لوگ اوسکے مٰلِكُوْنَ ۝ مالک ہین اور اوسے تصرف مین لانے والے وَذَلَّلْنٰهَا اور دھیمے کیے
ہمنے اور تابع کردیے چارپائے لَهُمْ اونکے واسطے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ تو بعضے اونمین سے اونکی سواریان ہین کہ اونپر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ
وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے بعضون کو کھاتے ہین جیسے بکری وَلَهُمْ فِيْهَا اور اونکے واسطے ہی اون چارپاؤن مین
مَنَافِعُ فائدے ہین اون کے اون و بالون و رکھال سے وَمَشَارِبُ اور پینے کی چیزین دودھ سے اور اور فائدے بھی ہین اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝
کیا پھر وہ شکر نہین کرتے خدا کی نعمت کا کہ اوسنے چارپائے پیدا کیے اور تمہارے تابع کردیے اور چارپاؤن سے بڑے فائدے اونکو پہونچائے وَ
اتَّخَذُوْا اور ٹھہرائے مشرکون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اوس خدا کے جو عبادت کے لائق ہی اٰلِهَةً بہت سے خدا لَّعَلَّهُمْ تاکہ شاید وہ
يُنْصَرُوْنَ ۝ نصرت کیے جائین اونکی مدد سے حالانکہ وہ بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین کرسکتے نَصْرَهُمْ اونکی مدد اسواسطے کہ اونکو
کچھ شعور اور قدرت نہین وَهُمْ اور بت پرست لَهُمْ بتون کے واسطے جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ لشکر ہین حاضر کیے ہوئے

آج کہ اونکے نگاہبان ہین یا کل قیامت کو اونکے لشکر ہین کہ اونکے ساتھ دوزخ مین حاضر ہونگے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ کرے
تمکو اے ہمارے حبیب قَوْلُهُمْ اونکی بات جو حق تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہین کہ معاذ اللہ وہ صاحب اولاد ہے اور اوسکے شریک ہین
یا تمھاری رسالت کے باب مین طعن کرتے ہین اور شاعر اور ساحر بناتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہین مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ
وہ چھپاتے ہین بغض و عداوت وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین کفر کے کلمات اور ہم ان باتون پر اونکو جزا دینگے
بیت آشکار و نہان ہرچہ کردی و گفتی ٭ جزا دہیم بدانائے آشکار و نہان ٭ لکھا ہے کہ عاص بن وائل یا ابوجہل اور بہت مشہور یہ
بات ہے کہ ابی بن خلف نے تھوڑی سی پرانی ہڈیان جیسکہ ہاتھ مین ملین اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور قریش کے
بعضے سردار موجود تھے پس کہا کہ وہ کون ہے جو ان متفرق اجزا پاکیزے سے اعضا کو جمع کرکے دوبارہ زندہ کرے پس حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خالق اکبر انکو قیامت کے دن اوٹھا کھڑا کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکے دوزخ مین پہنچائیگا اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا آدمی نے یعنی ابی بن خلف نے کہ اَنَّا خَلَقْنٰهُ یقینی پیدا
کیا ہمنے اوسکو مِنْ نُّطْفَةٍ منی سے اور اوسے تھوڑا بنا کر درجہ درجہ ترقی دی یہانتک کہ ماں کے پیٹ مین لڑکا بنکر پیدا ہوا
اور بچپنے سے بزرگی کو پہونچا اور باتین کرنے والا اور دلیر ہوا فَاِذَا هُوَ تو اوسوقت وہ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ جھگڑالو ہے کھلا ہوا
جھگڑے کے مقام پر آکر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور اوسنے بنائی میرے واسطے ایک مثل یعنی ایک عجیب امر لایا ہڈی بوسیدہ [illegible]
ملی خاک کی ہوا مین اوڑادی وَنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بھول گیا میرا پیدا کرنا اوسکو قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ بولا کہ کون زندہ کریگا ان
ہڈیان وَهِيَ رَمِيْمٌ ○ حالانکہ وہ گلی ہوئی ہین اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہین اور نہین گوشت ہے نہ پوست نہ رگین پٹھے قُلْ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ زندہ کریگا اونہے وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَهَآ پیدا کیا اونہے
اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور معدوم سے موجود کیا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ اور وہ سب مخلوق کو عَلِيْمٌ ○ جانتا ہے تفصیل کے ساتھ مخلوقات
اوسے معلوم ہین اور اشخاص کے اجزا کو متفرق اور پراگندہ ہونے کی حالت مین پہچانتا ہے اور اونہے اکٹھا کرنے اور ملا دینے پر قادر ہے
اَلَّذِيْ جَعَلَ وہ خدا جسنے پیدا کی لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ ہرے درخت سے نَارًا آگ فَاِذَآ
اَنْتُمْ تو اوسوقت تم مِّنْهُ اوس درخت سے تُوْقِدُوْنَ ○ جلاتے ہو آگ اکثر مقامون پر عرب کے جنگل مین دو درخت ہین مرخ
اور عفار مرخ کی شاخ عفار پر گرتے ہین تو آگ نکلتی ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہے کہ اوس مین بھی آگ کے
جوہر کی ضد اور مخالفت ہے وہ البتہ قادر ہے اوس چیز کی طراوت پھیر لانے پر بھی جو پہلے تر و تازہ ہو اور پھر خشک ہو گئی ہو اَوَلَيْسَ
کیا نہین ہے الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اونکے جرم اور جسم بڑے ہونے کے ساتھ بِقٰدِرٍ
قادر عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ مثل اونکے چھوٹے جسمون اور حقیر بدنون کے ساتھ بَلٰى ہان وہ اس پر قادر ہے
وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○ اور وہ پیدا کرنے والا ہے بہت خلق کا اور مخلوق کے احوال کی کنہ جاننے والا ہے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ سوا اسکے
نہین کہ اوسکی شان اِذَآ اَرَادَ جب وہ چاہتا ہے شَيْـًٔا کوئی چیز پیدا کرنا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ یہ ہے کہ کہتا ہے اوسے کہ ہو حکم سے

کُنْ ہوجا فَيَكُوْنُ ۝ پس وہ ہوجاتی ہے بعض کے نزدیک یہ تمثیل ہے تاثیر قدرت کی اوس چیز مین جو مراد قدرت ہے اللہ کے حکم کے ساتھ اور تفسیر کبیر مین کہا ہے کہ اس کلام سے چیزون کے پیدا کرنے مین حکم جلد جاری ہونا مراد ہے بہت جلدی کے طور پر جو ممکن ہو اور یہ کلمہ بولنا نہین مقصود ہے اور بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ کلمہ ایک علامت ہے کہ جب فرشتے اسکو سنین تو جان لین کہ کوئی چیز نئی پیدا ہوگی بیت حرف کاف ونون زطوامیر صنع او ٭ از قوات تابقات بدین حرف گشتہ دال ٭ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ تو پاکی اور بے عیبی اوسکے لیے ہے کہ بے شبہہ بِيَدِهٖ اوسکے دست قدرت مین ہے مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ بادشاہی سب چیز کی وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے اعمال کا بدلا لینے کو یہ آیت دوستون کو وعدہ اور دشمنون کو وعید ہے کہ انکے واسطے شدید العقاب ہے اور اونکے لیے طوبیٰ لہم وحسن مآب

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً
سورہ صافات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتین ہین

ع ۵ / ۱۶

آیاتہا ۱۸۲ کلماتہا ۸۶۰ حروفہا ۳۹۵۱

وَالصّٰفّٰتِ قسم فرشتون کی جو صف باندھے ہوئے ہین مقام عبودیت مین صَفًّا ۝ صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ پھر ہنکانے والے شیطان کو چورا کر باتین سننے سے زَجْرًا ۝ ہنکا کر فَالتّٰلِيٰتِ پھر پڑھنے والے ذِكْرًا ۝ خدا کی وحی انبیا پر حق تعالی قسم کھاتا ہے اون فرشتون کی جو ہوا مین صف باندھے کھڑے ہین کہ جو کچھ حکم ہو اوسکی تعمیل کرین یا غازیون کی قسم کھاتا ہے جو جہاد مین صف باندھتے ہین یا ایمان والون کی قسم کھاتا ہے جو نماز جماعت مین صف باندھتے ہین یا عالمون کی قسم کہ فائدہ دینے کی صف مین فیض پہونچانے کی صف کے ساتھ قائم اور قرار پکڑنے والے ہوتے ہین یا بندون کی قسم کہ ہوا مین صف باندھکر اوڑتے ہین اگر فرشتے مراد ہین تو ہنکانے والے بھی وہی ہین کہ بدلی کو ہنکاتے ہین اور پڑھنے والے بھی وہی ہین کہ ہمیشہ تسبیح تمجید تحمید الٰہی مین مشغول رہتے ہین اور اگر غازی لوگ مراد ہین تو اونکا ہنکانا یہ ہے کہ گھوڑون کو ہنکاتے ہین یا دشمنون کو اور اونکا پڑھنا تکبیر اور تہلیل ہے اور اگر مومن ہین تو انوار خدمت سے شیطانون کو ہنکاتے ہین یا اپنے نفس کو گناہ سے روکتے ہین اور اثنائے نماز مین قرآن پڑھتے ہین اور اگر عالم ہین تو وہ کفر اور فسق سے وعظ مین دلیلین کرکے پڑھنے والے ہین کہ خلق کو احکام شریعت پڑھکر سناتے ہین اور اگر پرند ہین تو خدا کا ذکر کرکے انواع واقسام کی آفتین اپنے اوپر سے ٹالتے اور ہنکاتے ہین صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق تعالی راہ توحید کے سالکون کے نفسون کی قسم کھاتا ہے کہ وہ مشاہدہ کی موافقت صف باندھکر شیطانی پکارون اور شہوات نفسانی کے جھگڑون کو دور کرتے ہین اور انواع ذکر زبانی یا دلی یا سری یا روحی مین اپنے احوال کے موافق مشغول رہتے ہین بحر الحقائق مین ہے کہ صافات یعنی صف باندھنے والی روحین ہین اور زاجرات الہامات ربانی ہین کہ عوام کو مناہی سے خواص کو عبادتون مین ریا سے اخص الخواص کو کونین کی طرف التفات کرنے سے روکتے ہین اور تالیات ذکر کرنے والے نفس ہین کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ کے موافق ہمیشہ حق تعالی کی یاد مین گذارتے ہین رباعی ای یاد تو آرام مونس جان در ہمہ حال ٭ بے ذکر تو آرام دلم ہست محال ٭ جز فکر ثنائے تو ندارم شب و روز ٭ جز نامہ حمد تو نخوانم مہ و سال ٭ لکھا ہے کہ مکہ کے کافر تعجب کی راہ سے کہتے تھے کہ محمد عربی سب خداؤن کے بدلے ایک خدا لائے ہین ایسا کیونکر ہو سکتا ہے اسواسطے کہ ہم اتنے خدا جو رکھتے ہین انکے

سبب ہمارا کلام درست نہین ہوتا ایک خدا سے کیونکر ہوتا ہی تو حق تعالی نے اس آیت مین قسم یاد فرما کر ارشاد کیا کہ اِنَّ اِلٰھَکُمْ بیشک
تمہارا خدا اپنی ذات مین لَوَاحِدٌ ۝ البتہ ایک ہی اور یگانہ اور یکتا ہی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانون کا ہی اور زمینون کا وَمَا بَیْنَھُمَا اور پروردگار اون چیزون کا جو زمین آسمان کے درمیان ہین سب چیزین وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ اور پیدا کرنے والا تارون کی مشرقون کا اسواسطے کہ ہر ایک تارے کی ایک مشرق ہی کہ وہان سے طلوع کرتا ہی یا آفتاب
کی مشرقین مراد ہین اسواسطے کہ سال بھر مین ہر روز دوسری مشرق سے ظاہر ہوتا ہی اور آفتاب کی مغربین بھی مختلف ہین اسواسطے
کہ ہر روز ایک دوسری مغرب مین چھپتا ہی حق تعالی نے فقط مشرقون کے ذکر پر اکتفا کی اور مغربون کا ذکر نہ فرمایا یہ دو وجہون سے ہین ایک
ذکر پر اکتفا ہی جیسے سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ مین فقط حر یعنی گرمی کا ذکر فرمایا اور مراد گرمی جاڑا دونون ہین اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بیشک ہمنے آراستہ کیا آسمان کو جو بہت نزدیک ہی کرہ زمین سے بِزِیْنَةِ الْکَوَاکِبِ ۝ ستارون کی آرایش سے اور کہتے ہین زینت
الکواکب مراد ہی یعنی ستارون سے آراستہ کیا کہ بعضے ستارے ایسے ہین کہ اونکی مختلف شکلین مراد ہین جیسے جوزا کی شکل اور ثریا کی ہیئت
اور بنات النعش وغیرہ کی شکلین اور ہلال اور ایسی شکلون مین اور چاند کی اٹھائیس منزلون مین ہی وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانون کو
نگاہ رکھنا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ چڑھنے سے ہر شیطان مَّارِدٍ ۝ سرکش اور نافرمان کے لَا یَسَّمَّعُوْنَ نہین سنتے یعنی سننے اور
کان رکھنے کی طاقت نہین رکھتے اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی بہت بلند گروہ کے کلام کی یعنی بزرگ فرشتون کی باتون کی جو لوح محفوظ کے
بعضے بھیدون سے واقف ہین اور ایک وجہ سے کہا کرتے ہین وَیُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہین یعنی اونپر ڈالتے ہین آگ کے شعلے
یا ہنکائے جاتے ہین مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۝ ہر طرف سے جدھر سے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتے ہین دُحُوْرًا ہنکانا ذلت
اور خواری کے ساتھ وَلَھُمْ اور شیطانون کے واسطے عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ عذاب سخت ہی آخرت مین یا ہمیشہ دنیا مین
اور اونکو فرشتون کا کلام سننے کی قوت نہین ہی اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ مگر وہ جو اوڑا لیجاوے ایک اوڑا لیجانا یعنی فرشتے کی
بات چورا کر سن آوے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے سے آتا ہی اوسکے شِھَابٌ ثَاقِبٌ ۝ ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور جس شیطان پر
وہ آگ ماری جاتی ہی اوسے ایذا پہونچاتی ہی یا جلا دیتی ہی اور وہ اوس آگ مارے جانے سے بھاگتے ہین اور پھر آسمان کا قصد کرتے ہین لکھا ہی
کہ رکانہ بن یزید اور ابو الاشدین کہ بعث اور حشر کے منکر تھے ہمیشہ اپنی پکڑ اور زور و قوت کا دعوی کرتے تھے اور قریش مین تکلف کی راہ سے
ڈینگ کا جھنڈا کھڑا کیا کرتے تھے تو حق تعالی نے اونکی شان مین آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِھِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکہ کے ان مشرکون سے کہ مخلوقات مین سے اَھُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کیا وہ بہت سخت ہین پیدایش کی رو سے اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
یا وہ جنکو ہمنے پیدا کیا آسمان مین تارے مشرقین آگ کے شعلے اِنَّا خَلَقْنٰھُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے دادا آدم کو مِّنْ
طِیْنٍ لَّازِبٍ ۝ مٹی چپکتی ہوئی سے تو اونکا اصل مادہ تو گلاوہ ہی اور وہ بنتا ہی پانی کے اجزا زمین کے اجزا ملنے سے اس کلام مین
معاد کا ثابت کرنا اور اوسے کافرون کے محال ٹھہرانے کا رد مراد ہی اسواسطے کہ اگر مادہ کے ناقابل ہونے کی وجہ سے محال ٹھہراتے ہین
تو مادہ باقی ہی بلا دینے کے قابل اور اگر فاعل کو قدرت نہ ہونے کے سبب محال ہونے کے قائل ہین تو جو کوئی ان کرکی ہوئی چیزون کے

پیدا کرنے پر قادر ہو تو ضرور ان اجزا کو پھر ملا دے اور اونمین زندگی پھیر لانے پر بھی قادر ہوگا چونکہ قدرت صفت ذاتی ہی تو ہرگز متغیر نہین ہوتی
اور سب متعدد چیزون کی نسبت قدرت یکسان ہوتی ہی تو جب قدرت کا آفتاب مطلع ارادت سے طلوع کرتا ہی تو مقدورات کے ذرے
پیدا ہونے کی ہوا مین جلوہ نما ہوتے ہین مصرع کاینات عدم سے بوجود آمدہ ایم ہ معالم مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ گمان
تھا کہ جو کوئی قرآن سنتا ہی تو اوسپر ایمان لاتا ہی اور مکہ کے مشرکون نے سنا اور نہ ایمان لاے اور اوسپر ہنسی کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس بات سے متعجب ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بَلْ کلام اول کے قطع کو ہی اور زاد المسیر مین شرع کے معنی پر کہا ہی یعنی کافرون کی
باتون سے درگذر اور ساتھ اوٹھا عَجِبْتَ عجب کیا تو نے اونکا ... ہی قرآن پر اونکے ایمان لانے سے وَيَسْخَرُوْنَ ○
اور وہ مسخراپن کرتے ہین قرآن کے ساتھ یا تم تعجب کرتے ہو کہ باوصف قدرت الٰہی کے دوبارہ زندہ ہو کر اوٹھنے سے کیون انکار کرتے ہین
اور وہ ہنسی کرتے ہین تمہارے تعجب پر وَاِذَا ذُكِّرُوْا اور اونکا اندازہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین کسی بات کی تو لَا يَذْكُرُوْنَ ○
یاد نہین کرتے اوسکو اور اوسکے لائق ہین نصیحت نہین مانتے وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہین اٰيَةً کوئی معجزہ جو تمہاری بات سچ ہونے پر
دلیل ہی جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا تو يَّسْتَسْخِرُوْنَ ○ تو ایک دوسرے کو مسخرےپن کے ساتھ بلاتے ہین وَقَالُوْا اور کہتے ہین
کہ اِنْ هٰذَا نہین ہی یہ جو ہمنے دیکھا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ مگر جادو کھلا ہوا ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب مرینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا
اور ہو جاینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور بے پوست تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ کیا ہم اوٹھائے جاوینگے ہونگے
اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ اور یا ہمارے باپ پہلے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نَعَمْ ہان اوٹھائے جاوگے اپنے باپون سمیت
وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○ حالانکہ تم ذلیل اور بے قدر ہوگے جب قیامت آیگی فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ تو سوا اسکے نہین
کہ قیامت ایک ہنکا دینا ہوگی یعنی ایک بار صور پھونک دینا فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ○ تو اوسوقت زندہ ہو کر قبرون سے نکل کے دیکھتے ہونگے
وَقَالُوْا اور کہتے ہونگے کہ يٰوَيْلَنَا اے افسوس ہمپر هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ یہ جزا پانے کا دن ہی جسکا وعدہ کرتے تھے اور
فرشتے کہینگے کہ ہان هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہ دن حکم اور فیصلہ کا یا نیکون کو برون سے جدا کرنے کا دن الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ وہ
جسے تم اوسکی تُكَذِّبُوْنَ ○ تکذیب کرتے اور اوسکو باور نہ کرتے تھے پھر حق تعالیٰ کی جناب سے فرشتون کو حکم ہوگا کہ اُحْشُرُوا
الَّذِيْنَ جمع کرو اور اکٹھا کر لاؤ اون لوگون کو جنھون نے ظَلَمُوْا ظلم کیا اپنے اوپر شرک کرکے وَاَزْوَاجَهُمْ اور اونکے ہمشا ہون
اور مثلون کو یعنی بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستارہ پرست کو ستارہ پرست کے ساتھ اور علیٰ ہذا القیاس یا اونکے ساتھیون کو
شیطانون مین سے یا اونکی جورؤون کو جو کافرہ تھین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ظالمون سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے جور کرکے خلق پر ظلم کیا
اور گناہ کرکے اپنے اوپر اور حشر یہ ہی کہ اونھین محشر مین کھینچینگے اونکے مثلون کے ساتھ زناکارون کو زناکارون کے ساتھ شرابخوارون کو
شرابخوارون کے ساتھ یا اونکے مددگارون کے ساتھ یعنی اونکے جو ہو کر جا کر ظلم کرتے ہین اونکے مددگار تھے قوت القلوب مین ہی کہ ایک شخص نے
عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مین درزی ہون اور کبھی کبھی ظالمون کا کپڑا سیتا ہون بھلا اوسوقت ظالمون کے مددگارون مین میرا
شمار تو نہوگا حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو مددگارون مین نہین بلکہ ظالمون مین سے ہی مددگار تو وہ لوگ ہین جو سوئی تاگا تیرے

ربع

بَلْ جَآءَ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس بِالْحَقِّ راستی اور درستی کے ساتھ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِیْنَ ○ اور اونھون نے تصدیق کی پیغمبرون کی جو اونسے پہلے تھے اِنَّكُمْ بیشک تم ای کافرو لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ
الْاَلِیْمِ ○ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک طرح طرح کے دوزخ مین شرک اور تکذیب کے سبب وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے
جاؤگے اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر جزا اوس چیز کی جو کہ ہو تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ مگر خدا کے وہ بندے
الْمُخْلَصِیْنَ ○ جو پاک ہین شرک اور شک کے میلون سے جس کام مین ہین اوسکی جزا المضاعف پاینگے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ بھی مخلص
بندے لَهُمْ اونکے واسطے ہے رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ روزی جانی ہوئی یعنی ظاہر پوشیدہ نہین یا معلوم ہین اوسکے خاصے کہ ہمیشہ باقی رہنا
اور محض لذت ہونا ہے فَوَاكِهُ وہ روزی میوے ہین ہر طرح کے تر اور خشک وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ اور وہ عزت دیے گئے ہین فِیْ جَنّٰتِ
النَّعِیْمِ ○ جنتون مین جو ناز اور نعمت والی ہین عَلٰى سُرُرٍ آراستہ تختون پر مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ روبرو ایک دوسرے کے تاکہ
دیدار سے بھی خوش خرم رہین یُطَافُ دورہ کیے جاینگے عَلَیْهِمْ اونپر یعنی بہشت کے ساقی اونپر دورہ کرینگے بِكَاْسٍ جام کے
ساتھ جو بھرا ہوا ہوگا مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ شراب سے جو چشمون سے ظاہر یا جاری ہوگی بَیْضَآءَ سفید شراب کہ دودھ سے زیادہ سفید
ہوگی لَذَّةٍ لذت والی خوش مزہ لِّلشّٰرِبِیْنَ ○ پینے والون کے واسطے لَا فِیْهَا نہین ہے اوس شراب مین غَوْلٌ کوئی آفت
اور علت جو دنیا کی شراب مین ہوتی ہے جیسے خرابہ حالی اور بے عقلی اور درد سر وغیرہ وَلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ جنتی لوگ اوس شراب سے یُنْزَفُوْنَ ○
مست ہونگے کہ عقل اونکی اونسے جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس یعنی اونکے مکانون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لونڈیان
ہونگی نیچی نگاہ والیان یعنی اپنے شوہرون کے سوا اور کسی کی طرف نہ دیکھینگی عِیْنٌ ○ بڑی آنکھون والیان كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ بَیْضٌ
مَّكْنُوْنٌ ○ انڈے ہین پوشیدہ حق تعالی حورون کو تشبیہ دیتا ہے ملاحت اور پاکی اور خوش رنگی مین شتر مرغ کے بیضے کے ساتھ اسواسطے
کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ شتر مرغ اپنا انڈا پرون کے نیچے چھپائے رکھتا ہے کہ اوسپر گرد وغبار نہین پڑتا اور اوسکا انڈا سفید ہوتا ہے زردی لیے
ہوئے اور بدن کا بہت خوب رنگ اہل عرب کے نزدیک یہی ہوتا ہے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پس منھ کرینگے بعضے جنتی عَلٰى بَعْضٍ بعضون کی طرف
یَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پوچھتے ہونگے دنیا کا احوال اور جو کچھ اونپر گذری ہوگی دوست دشمن کے ساتھ قَالَ قَآئِلٌ کہیگا کہنے والا اونمین سے
جنتیون مین سے اپنے دوستون سے کہ اِنِّیْ یقینی مین جب دنیا مین تھا تو كَانَ لِیْ تھا میرے واسطے قَرِیْنٌ ○ ایک یار ہمنشین کہ پھر
زندہ ہوکر اوٹھنے کا منکر تھا مقاتل کہتے ہین کہ وہ دو بھائی تھے کہ سورۂ کہف مین اونکا ذکر ہے سو وہ مومن ہے جنتیون سے کہینگے کہ میرا ایک
بھائی تھا قطروس نام کہ دنیا مین ملامت کرتا ہوا یَّقُوْلُ کہتا تھا کہ اَئِنَّكَ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ○ باور کرنے والا ہے حشر کو
ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مرینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان پورانی تو ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ○
کیا ہم جزا دیے گئے ہونگے یعنی کیا ہمکو پھر زندہ کرکے جزا دینگے قَالَ کہیگا وہ جنتیون سے کہ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ کیا تم مطلع
یعنی دوزخیون کو دیکھتے ہو مراد یہ ہے کہ دوزخیون کو دیکھو تاکہ میرے بھائی کا حال مجھے بتاؤ کہ دوزخ کے کس درجہ مین اور کس قسم کے عذاب مین مبتلا
جنتی کہینگے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو خود دوزخ مین دیکھ لو فَاطَّلَعَ تو نیچے دیکھیگا وہ فَرَاٰهُ تو دیکھیگا قطروس کو فِیْ سَوَآءِ

الْجَحِیْمِ ○ دوزخ کے درمیان مین قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ کہیگا یہ وہ اوس سے کہ امر قرطوس قسم خدا کی بیشک نزدیک تھا تو کہ مجہے
لَتُرْدِیْنِ ○ ضرور ہلاک کر دیتا تو مجھے وسوسے کے سبب سے اور راہ سے بیراہ کر دیتا وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ اور اگر نہ ہوتی میرے
رب کی نعمت اور رحمت کہ اوس نے مجھے راہ حق دکھائی اور تیرے فتنہ سے بچایا تو لَكُنْتُ ضرور ہوجاتا مین مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ○
حاضر کیے ہوؤن مین یعنی دوزخ مین پھر بہ دار فرشتون سے کہیگا اسطرح پر کہ اوسکا بھائی سنے اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ○ کیا نہیں ہین
ہم مرنیوالے بہشت مین یعنی ہم ہمیشہ جنت مین جیتے رہینگے کبھی مرینگے اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی بلکہ پہلا مرنا دنیا مین وَمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِیْنَ ○ اور نہین ہین ہم عذاب کیے ہوؤن مین پس فرشتے کہینگے کہ ہان ہرگز تم نہ مروگے اور تمپر عذاب نہوگا پھر وہ کہینگے
کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ ہمیشہ رہنا اور عذاب سے بیخوف ہوجانا کی نعمت لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ البتہ وہ چھٹکارا بڑا ہے لِمِثْلِ
هٰذَا ایسی نعمتون کے واسطے فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے دنیا کے مال و جاہ کے واسطے نہین
اسلیے کہ وہ زائل اور منتقل ہوجانے والا ہے نظم گر پادشہی بارگاہ باید ہ در کار کنبدے پاید بار ہ در رشتہ بجا کہ خواہی باید
بر خاک رہ طرفہ سوارے باید ہ فقہ جو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَذٰلِكَ کیا یہ جو مذکور ہوئین جنتیون کے واسطے نعمتین یہ خَیْرٌ بہتر ہین
نُزُلًا نزول اور پیشکش اور ماحضری رو سے اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ یا درخت زقوم کا یہ درخت لایق تہامہ مین ہے چھوٹی چھوٹی پتیان
اسمین ہوتی ہین اور اسکا پھل نہایت کڑوا اور بدبو ہوتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوس درخت کا نام یہی رکھا ہے اسکا میوہ دوزخیون کو پیشکش ہوگا
نہ بہشتی اونکو کھلایا جایگا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا بیشک ہمنے کردیا زقوم کے درخت کو فِتْنَةً محنت اور عذاب لِّلظّٰلِمِیْنَ ○
ظالمون کے واسطے آخرت مین یا اس درخت کو دنیا مین اونکے واسطے ہمنے امتحان کردیا اسواسطے کہ جب اونھون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے
دوزخ مین تو بولے کہ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ آگ تو لوہے کو گلا اور جلا دیتی ہے اور اونھون نے نہ جانا کہ جو آگ مین آتشی جانور پیدا کرنے پر
قادر ہے جیسے سمندر وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ آگ مین درخت پیدا فرمائے اور جلنے سے اوسکو بچائے معالم مین ہے کہ ابن الزبعری نے
رؤسا قریش سے کہا کہ محمد ہمین زقوم سے ڈراتے ہین اور بربرہ اور افریقیہ کی زبان مین زقوم مسکہ اور خرمے کو کہتے ہین پس ابوجہل
کو ٹھہرا ہو گیا اور بہت سے بڑے آدمیون کو گھر مین لایا اور لونڈی سے بولا کہ زقمینا یعنی ہمین زقوم دے پس لونڈی مسکہ اور خرما لے آئی ابوجہل نے
کہا کہ کھاؤ یہی زقوم ہے جس سے محمد ہمین ڈراتے ہین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہین ہے جیسا یہ کافر گمان کرتے ہین بلکہ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ○ یقینی وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کے گڑھے مین اور اوسکی شاخین بلند ہوکر سب کو ان مین
پہنچتی ہین طَلْعُهَا خوشہ اوس درخت کے كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ○ سر ہین شیطانون کے برے اور
ہولناک ہونے مین اور بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ ہین برے ہول کے اور بعضے کہتے ہین کہ مکہ کے گرد کانٹے تھے اونھین کو
الشیاطین کہتے تھے فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ دوزخی لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا ضرور کھانے والے ہین اوس درخت زقوم سے فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ پھر بھرنے والے ہین اوس سے پیٹون کو بھوک کی بار بار برہنگی اونھین پیٹ بھر کر کھلاینگے ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ
پھر بیشک واسطے دوزخیون کو عَلَیْهَا اوسکے کھانے پر لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ○ البتہ میل ہے گرم پانی سے ایسا گرم پانی

کر آنتون کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے یعنی جب زقوم کھاینگے تو اوسکے پیچھے گرم پانی اونہین پلایئنگے کہ وہ زقوم سے مجلے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ
لَاِلَى الْجَحِيْمِ ○ پھر یقینی پھرنا اونکا زقوم کھانے اور کھولتا پانی پینے کے بعد البتہ دوزخ کی طرف ہی اور روز قوم اور پانی پیشکش اور
حاضر ہوگا اِنَّهُمْ بیشک وہ لوگ جنھون نے اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا اپنے باپون کو ضَآلِّيْنَ ○ گمراہ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
تو وہ اونکی ایڑیون پر یعنی اونکے قدم بقدم يُهْرَعُوْنَ ○ دوڑتے ہین یعنی اونکی پیروی اور تقلید کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ
اور بیشک بیشبہہ گمراہ ہوے قَبْلَهُمْ ان تمھاری قوم کے لوگون سے قبل اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ بہتیرے اگلے جیسے قوم نوح
قوم عاد و ثمود کے لوگ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک بیشبہہ بھیجے ہمنے فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ ڈرانے والے یعنی پیغمبر کہ وہ
اون لوگون کو ہمارے عذاب سے ڈراتے تھے اور اون لوگون نے نہ مانا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کہ کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ انجام کار ڈرائے ہوون کا یعنی اونپر عذاب نازل ہوا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ ع ۵
مگر بندے اللہ کے پاک کیے ہوے کہ ڈرانے کے سبب غیر حق سے الگ ہوگئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ اور بیشک بیشبہہ پکارا ہمین
نوح نے اور ہلاکت قوم کی دعا کی اور ہمنے دعا قبول کر لی فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ○ تو ہم خوب قبول کرنے والے ہین کہ قوم
نوح کو طوفان کے سبب سے ہمنے غرق کر دیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ○ بڑے غم سے کہ غرق ہونا ہی یا قوم کی ایذا رسانی سے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ اور کر دیا ہمنے اوسکے تینون بیٹون کو کہ
هُمُ الْبٰقِيْنَ ○ وہ باقی ہین نسل کی جہت سے قیامت تک اسواسطے کہ حدیث مین ہی کہ حضرت نوح کی اولاد مین سام اور حام اور
یافث کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور سب لوگ اونھی کی نسل سے ہین سام کی اولاد مین عرب فارس و روم کے لوگ ہین اور یافث کی اولاد مین ترک
خزر سقلاب کے لوگ اور حام کی نسل مین ہند اور حبش اور زنگ و بربر کے لوگ وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ نوح پر تعریف اور
نیکی بیان کرنا فِى الْاٰخِرِيْنَ ○ پچھلون مین یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا اونکو ہمنے باقی چھوڑا کہ اونکو امت آخرین کہتے ہین
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام نوح پر فِى الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم مین ایک قول یہی ہی کہ یہ ابتداے کلام ہی اور حق تعالی حضرت نوح پر سلام
کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہمنے جسطرح نوح علیہ السلام کو جزا دی اسی طرح نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ جزا دیتے ہین ہم نیک کام
کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہی ثُمَّ پھر نوح علیہ السلام کی دعا کے
بعد اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ ڈبو دیا ہمنے اورون کو یعنی اونکی قوم کے کافرون کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور بیشک حضرت
نوح کے پیروون مین سے لَاِبْرٰهِيْمَ ○ البتہ ابراہیم علیہما السلام ہین یعنی حضرت ابراہیم اصول شرع اور طریق توحید مین نوح علیہما السلام
کے پیرو تھے لباب مین فرا رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ شیعتہ مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ضمیر پھرتی ہی
کنایہ غیر مذکور ہی اور ابراہیم علیہ السلام اگرچہ ظاہر مین سابق تھے مگر باطن مین ہمارے رسول کے متابع ہین اسواسطے کہ پیروون کی طرح آپکی فضیلت کے
مقر تھے اور دین محمدی کی اونھون نے تعریف کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دعا مانگی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا نظم پیش از تو
آمدند ہمہ انبیا تو بعد گر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی * خوان خلیل ہست نمکدان خوان تو * ہر خوان اصطفا نمک انبیا توئی * اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

وقف لازم

یاد کرو اوسے جبکہ آیا ابراہیم اپنے رب پاس بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ ایسے دل کے ساتھ کہ پاک تھا علاقون سے یا خالی دنیا کی محبت سے یا غیرون کی محبت سے فارغ یعنی درگاہ رب العزت کی طرف حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم جب متوجہ ہوئے تو اونکا دل پاک تھا کونین کے تعلق اور حظ نفس سے اِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگون سے مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝ کہ کیا چیز ہی جسے تم پوجتے ہو أَئِفْكًا کیا جھوٹ کی رو سے آلِهَةً خداؤن کو دُونَ اللَّهِ خدائے برحق کے سوا تُرِيدُونَ ۝ چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمْ تو کیا ہی تمہارا گمان بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ پروردگار اہل عالم کے ساتھ کہ وہ تمہیں عذاب کریگا اس بات پر کہ وہ جو مستحق عبادت ہی اوسکی عبادت چھوڑ کر اوسکے غیر کو پوجتے ہو قوم کے لوگون نے حضرت ابراہیم کو یہ جواب دیا کہ کل ہماری عید ہے اور صحرا کی طرف ہم جائینگے آج کھانے پکاتے ہین بتون کے گرد رکھ جائینگے تاکہ جب صحرا سے پھرین تو بتخانہ مین جا کر اون کھانون مین سے تبرکاً تقسیم کر لین تم بھی آؤ اور ہمارے مجمع کا تماشا دیکھو اور وہان سے ہمارے ساتھ بتخانہ مین آنا اور بتون کی زیب و زینت اور شکل و ہیئت دیکھنا اور ہم جانتے ہین کہ اونہین دیکھ کر تم ہین ملامت کرنے سے اپنی زبان بند کر لوگے اور ہم کو انکی پرستش کے باب مین معذور رکھوگے بیت گوئی کہ چون زار عاشقی رنجوری ۝ تو روی کہ تم ندیدہ معذوری ۝ پس حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا اور دوسرے دن انکے بادشاہ نے یا اور کسی نے کہا کہ اے ابراہیم آؤ چلین فَنَظَرَ تو دیکھا حضرت ابراہیم نے نَظْرَةً ایک دیکھنا فِي النُّجُومِ ۝ ستارون مین اور انکے طلوع اور بیٹھنے کے موقع دیکھے یا علم نجوم کی کتاب مین دیکھا اور چونکہ اونکی قوم کے لوگ علم نجوم مانتے تھے تو اونکے ساتھ اونہی کے علم کی رو سے کلام کیا فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے کہ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ یقینی مین بیمار ہون یعنی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے طاعون ہوگا اور وہ لوگ طاعون سے گمان بد کرتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ تو پھرے وہ اوسکے پاس سے منہ پھیرے ہوے اس ڈر سے کہ مارے کہ طاعون چونکہ امراض متعدیہ سے ہی ناگاہ اونکو اثر کر جائے جب قوم کے لوگ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ کر صحرا مین گئے تو ابراہیم علیہ السلام بتخانہ کی طرف متوجہ ہوے فَرَاغَ پھر پوشیدہ چلے ابراہیم إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ اونکے بتون کی طرف بتون کو دیکھا کہ آراستہ ہین اور کھانے کے خوان انکے سامنے چنے ہوے ہین فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے ہنسی کی راہ سے کہ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ کیا نہین کھاتے ہو تم یہ کھانے جب انسے جواب نہ پایا تو ہنسی کی راہ سے دوبارہ کہا کہ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ۝ کیا ہی تمکو جو تم بات نہین کرتے اور مجھکو جواب نہین دیتے فَرَاغَ پھر چھپے ہوے گئے عَلَيْهِمْ اون پر اور ماری بتون کو ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ مار بڑی زور سے یا داہنے ہاتھ سے اوس قسم کے سبب سے جو حضرت ابراہیم نے کھائی تھی کہ تاللہ لاکیدن اصنامکم غرضکہ ابراہیم علیہ السلام نے بتون کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جیسا کہ سورۂ انبیا مین گذر چکا جب وے دن عید گاہ سے بتخانہ مین آئے تو یہ حال دیکھا سمجھے کہ یہ کام ابراہیم ہی کا ہی فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ تو پھر متوجہ ہوے حضرت ابراہیم کی طرف يَزِفُّونَ ۝ جلدی کرتے تھے اونکو پکڑنے مین آخر اونہین نمرود کے پاس پکڑ لائے بڑے مباحثہ کے بعد کہ اوسکا ایک شمہ ذکر ہو چکا قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ أَتَعْبُدُونَ کیا پوجتے ہو تم مَا تَنْحِتُونَ ۝ وہ چیز جسے تراشتے ہو پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھون سے وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو جو کرتے ہو تم اپنے ہاتھون سے اس آیت مین دلیل ہی اس بات پر کہ بندے اور بندون کے کام سب خدا ہی کے پیدا کیے ہوے ہین جب ابراہیم علیہ السلام نے اونکو الزام دیا تو قَالُوا ابْنُوا بولے نمرودی اور نمرود کے خواص کہ بناؤ لَهُ ابراہیم کو جلانے کے واسطے

بُنْیَانًا ایک عمارت اور لکڑیان بھر کر اوسمین آگ دہکاؤ فَاَلْقُوْهُ پھر ڈال دو اوسے فِی الْجَحِیْمِ ○ جلتی ہوئی آگ مین فَاَرَادُوْا
پھر چاہا نمرودیون نے بِهٖ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ كَیْدًا مکر اور فتنہ کہ اوسے جلادین فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ○ پھر کیا ہمنے
اونکو بہت نیچا اور خوار اسواسطے کہ اونکی آگ کو ابراہیم علیہ السلام پہ باغ کردیا اور یہ حضرت ابراہیم کی حقیت اور نمرودیون کے بطلان پر کھلی ہوئی
دلیل تھی وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے جب آگ سے باہر آئے کہ اِنِّیْ ذَاهِبٌ بیشک مین جانے والا ہون اِلٰی رَبِّیْ اوس
جہان میرے رب نے حکم کیا ہے یعنی زمین شام کی جانب سَیَهْدِیْنِ ○ قریب ہے کہ وہ راہ دکہائے مجھے میرے مقصد کی یا دنیوی اور اخروی
مصلحتون کی پھر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف متوجہ ہوے اور وہان بی بی ہاجرہ حضرت سارہ کے ہاتھ آئین اور حضرت سارہ نے بی بی
ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشدین اور جب حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم کی ملک ہوگئین تو آپنے دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ اے میرے
رب عطا کر مجھے فرزند مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ نیکان اور نیکوکارون مین سے کہ میرا مددگار ہو طاعت مین اور میرا مونس ہو
غربت اور مسافرت مین فَبَشَّرْنٰهُ پس خوشخبری دی ہمنے اوسے بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ فرزند بردبار کی یعنی ایسے فرزند کی خوشخبری کہ جب
بلوغ کو پہونچے تو بردبار ہو پھر حق تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عطا کیے اور حکم الٰہی کے موافق
زمین شام سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو مکہ معظمہ مین لائے اور حضرت اسماعیل وہان بڑھے اور پرورش ہوے ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام
شام سے اپنے فرزند اسماعیل کو دیکھنے آتے تھے تین رات برابر خواب مین یہ حکم سنا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر بقرعید کا دن تھا کہ حضرت ابراہیم
حضرت اسماعیل کو ساتھ لیکر منا کی طرف چلے فَلَمَّا بَلَغَ پھر جب پہونچے حضرت ابراہیم مَعَهُ اپنے فرزند اسماعیل کے ساتھ السَّعْیَ
مقام سعی مین یعنی صفا اور مروہ کے درمیان اور بعضون نے کہا ہے کہ سعی سے منا مین چلنا مراد ہے تو قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ یٰبُنَیَّ اے میرے
چھوٹے بیٹے یہ تصغیر ترحم کے واسطے ہے اور شفقت کے لیے اِنِّیْٓ اَرٰی تحقیق کہ مین دیکھتا ہون برابر فِی الْمَنَامِ خواب مین اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ
یہ کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون یعنی برابر خواب مین یہی حکم سنتا ہون کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی تو تو بھی دیکھ اس کام مین
کہ کیا دیکھتا ہے اور تیری راے مین کیا بات آتی ہے قَالَ کہا حضرت اسماعیل نے کہ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ اے میرے باپ کر مَا تُؤْمَرُ جو تجھے حکم کیا گیا ہے
اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہے سَتَجِدُنِیْٓ قریب ہے کہ پائیگا تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا مِنَ
الصّٰبِرِیْنَ ○ صبر کرنے والون مین سے ذبح پر یا حکم قضا پر فَلَمَّآ اَسْلَمَا پھر جب گردن جھکادی حکم خدا کے سامنے دونون نے حضرت
ابراہیم تو بیٹے کو فدا کرنے پر آمادہ ہوگئے اور حضرت اسماعیل نے اپنے کو قربان کرنے کی اجازت دی اور واقع ہوا جو کچھ واقع ہونا تھا وَتَلَّهٗ
اور گرایا ابراہیم نے اپنے بیٹے کو لِلْجَبِیْنِ ○ پیشانی کے بل یعنی اونکی خواہش کے موافق اونکی پیشانی زمین پر رکھی معالم مین ہے کہ جب ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اسماعیل علیہ السلام نے تین وصیتین کین ایک یہ کہ اے والد میرے ہاتھ پانون مضبوط باندھیے
تاکہ مین تڑپون نہیں اسواسطے کہ ایسا نہو کہ تڑپتے وقت آپکے کپڑے خون آلودہ ہوجائین یا مین بے ادبی کی وجہ سے گنہگار اور بدنام ہون اور
مجھے اوس جناب مین ندامت اور خسارت ہو بیت اگر خونم بریزی غم ندارم زان ہمی ترسم کہ ناگہ دامن پاکت شود از خونم آلودہ
دوسری یہ کہ جب گھر مین تشریف لیجائیے گا تو میری والدہ دلخستہ کو میرا سلام پہونچا کر میرا کرتا اونہین حوالہ کر دیجیئے گا تاکہ اونکو اوس کرتے کے

سبب اسکی یہ تھی کہ جب ابراہیم زمین کی طرف جھکے کہ ذبح کرنے کے وقت آپکی نظر بیٹے کے چہرے پر نہ پڑے پایا لیکن شفقت پدری جوش میں
نہ آئے کہ مبادا حکم الٰہی کی تعمیل میں تاخیر ہو اور تفسیر حسینی میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل مضبوط کرکے بیٹے کے ہاتھ پاؤں باندھے
اور چھری اونکے حلق پر رکھی حق تعالیٰ نے تانبے کا ٹکڑا حلق کی شکل پر حضرت اسماعیل کے حلق میں پیدا کردیا کہ اوسنے چھری کو کاٹنے نہ دیا
اور بعضوں نے کہا ہے کہ اونکی گردن کٹتی تھی اور پھر پیوستہ ہوجاتی تھی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کا کام پسند فرمایا اور وہ بجا
حکم بجالایا وَنَادَيْنَاهُ اور پکارا ہمنے اوسے أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ کہ اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا بیشک سچ کیا تو نے
اپنا خواب یعنی جو کچھ خواب میں دیکھا تھا کہ میں اپنے فرزند کو قتل کرتا ہوں مگر خون کا گرنا نہیں دیکھا تھا جاگتے میں بھی ویسی ہی
واقع ہوئی إِنَّا بیشک ہم كَذَٰلِكَ اسی طرح شدت کے بعد آرام و راحت نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہیں ہم
نیک کام کرنے والوں کو إِنَّ هَٰذَا بیشک یہ کام لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ البتہ وہی ہے واسطے آزمائش کے کھلی ہوئی کہ اسکے
سبب سے مخلص و غیر مخلص میں تمیز ہوجاتی ہے وَفَدَيْنَاهُ اور فدیہ دیا ہمنے اسماعیل کو بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ بڑا مینڈھا یعنی فربہ
اور سینگوں والا تھا چالیس برس بہشت میں چرا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربان کیا تھا اور حق تعالیٰ نے
اوسے قبول کرلیا تھا یا ایک بکرا کوہ ثبیر پر سے اوترا تھا حضرت ابراہیم کے پاس آ کھڑا ہوا اور مشہور روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام
آسمان پر سے لائے تھے اور قربان کا قصہ اوسکی متعلق باتوں سمیت تفصیل کے ساتھ جواہر التفسیر میں ہے وَتَرَكْنَا اور باقی
چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ ابراہیم علیہ السلام پر ثنا و صفت کرنا فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلوں میں یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
یا اوسے ہمنے باقی رکھا کہ لوگ کہتے ہیں سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ سلام ہو ابراہیم پر یا ابراہیم پر سلام کرتے ہیں كَذَٰلِكَ ایسی ہی
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو إِنَّهُ بیشک ابراہیم علیہ السلام مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہے
ہمارے ایمان والے بندوں میں سے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ اور خوشخبری دی ہمنے اوسے یعنی حضرت ابراہیم کو اسماعیل علیہما السلام کے
بعد ایک فرزند اسحاق نام کی نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ایک پیغمبر کی جو شائستہ ہیں وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ اور برکت
اوتاری ہمنے اوسپر وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ اور اوسکے بیٹے اسحاق پر کہ اوسکی پشت سے انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ جیسے حضرت ایوب کو ہمنے
پیدا کیا وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اور ان دونوں کی ذریت میں مُحْسِنٌ کوئی نیک کام کرنے والا ہے ایمان و طاعت کے ساتھ وَظَالِمٌ
لِنَفْسِهِ اور کوئی ظالم ہے اپنے نفس پر کفر اور معصیت کے سبب مُبِينٌ ۝ کھلا ہوا ہے ظلم اوسکا یعنی اونکی نسل میں نیک کام کرنے والے
ایماندار بھی ہیں اور کافر ستمگار بھی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک تحقیق احسان کیا ہمنے عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ موسیٰ اور ہارون پر
نعمت نبوت عطا فرما کر وَنَجَّيْنَاهُمَا اور نجات دی ہمنے ان دونوں کو وَقَوْمَهُمَا اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيمِ ۝ بڑے غم اور سختی سے یعنی قبطیوں کے غلبہ اور ایذا سے وَنَصَرْنَاهُمْ اور مدد دی ہمنے اون دونوں کو اونکی قوم سمیت فَكَانُوا
هُمُ پس تھے وہ الْغَالِبِينَ ۝ غلبہ کرنے والے دشمنوں پر وَآتَيْنَاهُمَا اور دی ہمنے موسیٰ و ہارون کو الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۝
کتاب ظاہر اور کھلی ہوئی وَهَدَيْنَاهُمَا اور ہدایت کی ہمنے اون دونوں کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ راہ سیدھی منزل مقصود کو

ع ۳۹

پہونچا دینے والی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے دونون پر پچھلین اور ثنا پچھلی اُمتون مین یا جو بات ہمنے باقی چھوڑی وہ یہ ہے کہ وہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر إِنَّا كَذَٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو إِنَّهُمَا بیشک وہ دونون یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہین وَإِنَّ إِلْيَاسَ اور یقینی الیاس بن یاسین بن بشیر بن فنحاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ رسولون مین سے ہین إِذْ قَالَ یاد کر اوسے جب اوسنے کہا لِقَوْمِهِ اپنے گروہ سے کہ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے أَتَدْعُونَ کیا پوچتے ہو بَعْلًا بعل کو بعل ایک بت تھا بیس گز اونچا اور اوسکے چار منہ تھے اور بک نام ایک بستی مین کہ ملک شام مین ہے چونکہ بعل وہان تھا تو اوس جگہ کو بعلبک کہتے ہین اور اسی نام سے وہ مقام مشہور ہے غرضکہ الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم پکارتے اور پوجتے ہو بعل کو وَتَذَرُونَ اور چھوڑتے ہو أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ عبادت اوسکی جو بہت خوب پیدا کرنے والا ہے خالقین سے مصوّر مراد ہین اللَّهَ رَبَّكُمْ اللہ رب تمھارا ہے وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور رب تمھارے اگلے باپون کا تو اوسی کی عبادت کیا کرو اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو بعلبک کے لوگون کی طرف بھیجا اون لوگون کا ایک بادشاہ تھا اجب نام پہلے وہ مسلمان تھا آخیر کو اپنی جورو کے بہکانے سے بت پرستون مین شریک ہوگیا پس حضرت الیاسؑ نے دعا فرمائی اور وہ لوگ تین برس تک قحط مین مبتلا رہے اور حضرت الیاس کی طرف رجوع کی اور اپنے ضلال و گمراہی کا تدارک اور عذرخواہی کرنے لگے حضرت الیاسؑ نے فرمایا کہ ایمان لانا چاہیے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہیے اون لوگون نے تامل کیا پس حضرت الیاسؑ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اور تمھارے دین کا حق اور باطل ہونا ظاہر ہوجائے تو آؤ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتون کو پکارو جو دعا قبول کرے وہ عبادت کے قابل ہے پس وہ لوگ اس بات پر راضی ہوے اور اپنے بت کو آراستہ کرکے اوسکی طرح طرح تعریف کی اور اوس سے مینھ مانگا دعا قبول ہونے کا اثر نظاہر ہوا پھر حضرت الیاسؑ نے جو دعا کی تو فوراً مینھ برسا اور اونکی قوم نے انکار مین زیادتی کی فَكَذَّبُوهُ پھر قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ تو وہ لوگ ضرور حاضر کیے گئے ہونگے دوزخ مین إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ مگر بندے اللہ کے جو پاک کیے گئے ہین کفر اور نفاق کے شائبہ سے لکھا ہے کہ الیاس علیہ السلام نے رنجیدہ ہوکر خدا سے یہ بات چاہی کہ عذاب نازل ہونے کے قبل اونھین قوم مین سے نکال لے حکم پہونچا کہ فلانے دن فلان جگہ جائین اور جو کچھ اونپر ظاہر ہو اوسپر سوار ہون حضرت الیاس اوسی وقت معین مین مقرر کی ہوئی جگہ پر گئے ایک شیر یا گھوڑے کی صورت آگ کی اونکے سامنے آئی اوسپر سوار ہولیے اور حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ کر دیا اور حق تعالیٰ نے اونھین بازو اور پر عنایت کیے اور کھانے پینے اور عورت کی خواہش اون سے دور کرکے فرشتون کے ساتھ اونھین اوڑا لیا چنانچہ اونکی صفت مین آیا کہ وہ آدمی بھی ہین فرشتہ بھی ارضی بھی ہین آسمانی بھی اور وہ بیابانون پر معین ہین جیسے حضرت خضر دریاؤن پر عرفات پر باہم ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین بیت المقدس پر افطار کرتے ہین امت کے نیک لوگون مین سے ایک گروہ اونکو دیکھتا ہے وَتَرَكْنَا اور چھوڑ دیا ہمنے عَلَيْهِ الیاس پر فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلون مین بہت دعا اور ثنا یا یہ بات چھوڑی کہ لوگ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ سلام اوس

اور بعضون نے کہا ہی کہ الیاسین بھی اونکا نام ہی جیسے میکال و میکائیل و سینا و سینین اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسیطرح نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ جزا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ یقینی الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ہمارے ایمان والے
بندون مین سے ہی ایمان ایک اسم ہی جامع سب کمالات ظاہری اور باطنی کو اور بندگی ایک بزرگی خاص ہی اہل اختصاص کے واسطے نظم
اگر بندہ خویش خوانی مرا ٭ بہ از مملکت جاودانی مرا ٭ شہانے کہ با تخت فرخندہ اند ٭ ہمہ بندگان ترا بندہ اند ٭ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ اور یقینی لوط ابن ہاران رسولون مین سے ہی اِذْ نَجَّيْنٰهُ یاد کر جب نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ
اور اوسکے اہل بیت کو سب کو اِلَّا عَجُوْزًا مگر بوڑھیا کو جو اونکی جورو تھی اسواسطے کہ وہ ٹھہر گئی فِي الْغٰبِرِيْنَ پیچھے رہنے والون مین
جو مبتلاے عذاب ہوے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اوسنے حضرت لوط کا ساتھ نہ دیا ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ پھر ہلاک کیا ہمنے
اورون کو اونکی قوم مین سے اور اونکے مکانات ہمنے اولٹ پلٹ کر دیے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ اور بیشک تم ای گروہ قریش البتہ گذرتے ہو
عَلَيْهِمْ اونکے مکانون پر جب تجارت کے واسطے ملک شام مین جاتے ہو مُّصْبِحِيْنَ اوس حال مین کہ صبح کرنیوالے ہوتے ہو وَبِالَّيْلِ
اور رات کو یعنی اونکے منازل اور مکانات پر دن رات تمہارا گذر ہوتا ہی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس تم نہین سمجھتے اور نہین خیال کرتے ہو کہ ایسا گناہ
کرنے والون کا انجام ہلاکت ہی ہی وَاِنَّ يُوْنُسَ اور تحقیق کہ یونس بن متی لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ البتہ رسولون مین سے ہی حق تعالی نے
اونکو نینوا کے لوگون کی طرف بھیجا جو موصل کے شہرون مین سے ہی جیسا کہ سورۂ یونس مین گذرا قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی اور حضرت
یونس نے عذاب مانگا اور قوم کے لوگون مین سے نکل گئے جب عذاب کا آثار ظاہر ہوچکا تو حضرت یونس کی قوم کے لوگ ایمان لائے اور عذاب اونسے دفع کیا حضرت
یونس نے یہ خبر پائی اور وہ قوم سے عذاب کا وعدہ کر چکے تھے کہ تمپر عذاب نازل ہوگا تو اس اندیشے سے کہ قوم کے لوگ اونہین جھوٹا کہینگے دریا کی طرف چلے اِذْ
اَبَقَ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھاگ گئے یونس اپنی قوم سے اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ بھری کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی لوگون اور
مال و متاع سے لکھا ہی کہ جب یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پہونچے تو تاجرون کے ایک گروہ نے کشتی پانی مین ڈالی تھی اور اوسپر سوار ہو رہے تھے جب
یونس علیہ السلام اونکے ساتھ کشتی پر چڑھے اور کشتی وہانسے پرے پہونچی تو ٹھہر گئی ملاح بولے کہ کوئی بھاگا ہوا غلام اس کشتی پر ہی کہ کشتی نہین چلتی یونس
علیہ السلام بولے کہ وہ بھاگا ہوا غلام مین ہون اہل کشتی نے کہا حاشا کہ آپ غلام ہونگے آپکے چہرۂ مبارک سے یہ بات ظاہر ہی کہ آپ جوانمرد آزاد ہین یونس
علیہ السلام نے مبالغہ اور اصرار کیا کہ بھاگا ہوا مین ہی ہون اور اوس قوم کا دستور تھا کہ بھاگے ہوے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے تو کشتی رواں ہو جاتی تھی
جب یونس علیہ السلام نے اس باب مین بہت گفتگو کی اور وہ لوگ آپکی بات نہ سنتے تھے تو فرمایا کہ ہم قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ تو اہل کشتی نے باہم قرعہ ڈالا تین بار
فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ تو ہوے یونس علیہ السلام مدحضین مین یعنی تینون مرتبہ قرعہ اونہین کے نام نکلا پس اہل کشتی نے اونہین
اوٹھا کر قصد کیا کہ دریا مین ڈالدین یکایک بحکم خدا ایک مچھلی دریا کی تہ مین بہتی تھی کشتی کے پاس آئی اور حضرت یونس کی طرف منہ کھولا اونہون نے یہ حال
دیکھ کر چاہا کہ حضرت یونس کو اور طرف دریا مین ڈالدین غرضکہ جدھر جدھر ملاح حضرت یونس کو لیجاتے تھے اودھر اودھر مچھلی ظاہر ہوتی تھی آخر حضرت
نے اپنا سر کملی مین چھپا کر اپنے تئین آپ دریا مین ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ تو نگل گئی اونہین مچھلی نگل گئی وَهُوَ مُلِيْمٌ اور وہ
ملامت کرنیوالا تھا اپنے نفس کو کہ قوم سے تو کیون بھاگا پس مچھلی کو حکم پہونچا کہ ان سے اوسکے بدن کا کھانا نہین کیا ہی بلکہ تیرے پیٹ کو اوسکا

ع ٥

قید خانہ بنایا ہے خبردار اونکے اعضا کی شکست مین کوشش نہ کیجیو بس مچھلی اونکی نگہبانی مین ایسی رعایت کرنے لگی جیسے ماں اپنے فرزند کی حفاظت مین
کرتی ہے اور سر پانی سے باہر نکالکر تیرتی تھی اور حضرت یونس اوسکے پیٹ مین سانس لیتے تھے تین دن یا سات دن اوسکے پیٹ مین رہے اور بہت مشہور
بات ہے کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ مین رہے تھے اور مچھلی سات دریاؤن مین پھری اور حق تعالی نے اوسکا گوشت اور پوست ایسا باریک اور صاف کر دیا تھا
جیسے شیشہ کہ یونس علیہ السلام نے دریا کے عجائب غرائب مشاہدہ کیے اور خدا کی یاد مین مشغول ہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ تو اگر نہ ہوتے یونس
علیہ السلام كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ تسبیح کرنے والون مین مچھلی کے پیٹ مین کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
کہتے تھے یا اگر نہ ہوتے مچھلی کے پیٹ مین جانے کے پہلے ذکر کرنے والون اور نماز پڑھنے والون مین سے ہوتے لَلَبِثَ تو البتہ ٹھہرتے
فِيْ بَطْنِهٖٓ مچھلی کے پیٹ مین اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اوس دن تک کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ قبرون مین سے مگر خدا کے ذکر کی برکت نے
اونھین بہت جلد رہائی دی فَنَبَذْنٰهُ پھر ڈالدیا ہمنے اوسے یعنی مچھلی کو ہمنے حکم دیا تو اوسنے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے
نکالکر ڈالدیا بِالْعَرَآءِ زمین ہامون پر یعنی ایسے میدان مین جہان درخت گھاس پتی پہاڑ کچھ نہ تھا ایسی جگہ اونھین ڈالدیا وَهُوَ
سَقِيْمٌ حال آنکہ وہ بیمار تھے یعنی کمزور اور دبلے جیسے لڑکا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ

نصف

اور اوگایا ہمنے یونس کے سر پر شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ایک درخت کدو کا کہ اوسنے اپنے پتون سے اوپر سایہ کر لیا
زاد المسیر مین ہے کہ کدو کے پتے کی خاصیت یہ ہے کہ اوسکے گرد مکھی نہین آتی جب حق تعالی نے اونھین درخت کدو مین چھپا دیا
تو مکھیون کی تکلیف اور آفتاب کی گرمی سے وہ بیخوف ہوگئے اور پہاڑی بکری کو حکم دیا کہ وہ آتی اور حضرت یونس کو دودھ پلاتی
یہانتک کہ اونکی کھال مضبوط ہوئی اور اونکا گوشت بھر آیا تو پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آگئے وَاَرْسَلْنٰهُ اور بھیجا ہمنے اوسے
دوبارہ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنی لاکھ آدمیون کے اَوْ يَزِيْدُوْنَ یا زیادہ بیس ہزار یا ستر ہزار کی جانب
یعنی ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ ستر ہزار آدمیون پر ہمنے یونس کو رسول کیا جب نینوا کے لوگون کو حضرت یونس کے آپہونچنے کی
خبر پہونچی تو بادشاہ تمام قوم سمیت اونکے استقبال کو نکلا فَاٰمَنُوْا پھر ایمان لائے یونس علیہ السلام کا یعنی اونکے ہاتھ پر تجدید ایمان کی
فَمَتَّعْنٰهُمْ پھر فائدہ دیا ہمنے اونکو اِلٰى حِيْنٍ اوس وقت تک جبکہ اونکی اجل پہونچی اور جب تقاضی اجل آپہونچتا ہے کہ وہ وقت روح
پھیرنے کا ہے تو کسی طرح نہین رکتا نہ لڑنے جھگڑنے سے نہ مال خرچ کرنے سے نظم روزی کہ اجل در رسد کس نتواند بتدبیر * ور بہر ہلاک بکشند خنجر تیز پادشاہ وقت
جدال بوقت ہنگام اجل * نہ روے مقاومت نہ یارای گریز * فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو خزاعہ اور بنو ملیح سے
جنہون نے کہ وہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین یعنی تقسیم کی وجہ پوچھو کہ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ کیا تیرے رب کے واسطے بیٹیان ہین وَلَهُمُ
الْبَنُوْنَ اور اونکے واسطے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ
اور وہ حاضر تھے جب ہمنے فرشتے پیدا کیے اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو اور یہ بات جان لو کہ وہ لوگ مِّنْ اِفْكِهِمْ اپنے جھوٹ اور افترا سے لَيَقُوْلُوْنَ
وَلَدَ اللّٰهُ البتہ کہتے ہین کہ اولاد والا ہوا اللہ یعنی اوسکے فرزند ہین وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ خدا کی
باپ ہونیکو منسوب کرتے ہین کہ خدا والد ہے اور اوسکی اولاد ہے اَصْطَفَى الْبَنَاتِ کیا برگزیدہ کر لین خدا نے لڑکیان جو تمکو بری معلوم ہوتی ہین

عَلَى الْبَنِيْنَ ؕ بیٹون پر جو کہ تمہارے واسطے افتخار اور قوت اور مدد حاصل کرنے کا مادہ اور سبب ہین مَا لَكُمْ ۟ قف کیا ہی تمکو یا ثابت ہین
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا حکم کرتے ہو اور خدا کی طرف وہ چیز منسوب کرتے ہو جو اپنے واسطے نہین پسند کرتے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
کیا تمہین خیال نہین ہے کہ حق تعالی پاک ہی بی بی اور اولاد سے اسواسطے کہ باپ بیٹے کو ایک ہی جنس سے ہونا چاہیے اور دونون کا مثل ہونا ضرور ہی
اور حضرت ربالعزت مثل اور شبہ سے پاک ہی اَمْ لَكُمْ کیا تمہارے واسطے اس بات مین کہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہو سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۝ لا دلیل ہے کھلی ہوئی یا کوئی کتاب آسمان سے اوتری ہی کہ جس سے یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ تو لاؤ وہ
آسمانی کتاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو سچے اپنے دعوے مین کہا ہی کہ بنی خزاعہ مین سے بعضے لوگون نے کہا کہ حق تعالی نے
جنون کے خاندان مین اپنی سسرال کی اور بعض جنات کے ساتھ ملنے سے فرشتے پیدا ہوے یا معاذ اللہ وہ لوگ کہتے تھے کہ خدا اور شیطان
بھائی ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ اور مقرر کیا اون کافرون نے خدا کے درمیان وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور جنون مین کہ
شیطان اونھی سے ہی نَسَبًا ؕ قرابت اور نسبت مقرر کرلی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور یقینی جانتے ہین جن اور شیطان کہ قیامت کے
دن اِنَّهُمْ بیشک وہ یعنی یہ بات کہنے والے یا وہ سب کے سب لَمُحْضَرُوْنَ ۝ لا ضرور حاضر کیے جاوینگے عذاب کے واسطے ایک گروہ
اس بات پر ہی کہ جن سے فرشتے مراد ہین اسواسطے کہ جو مخلوق آنکھ سے پوشیدہ ہو وہ پایا دوسے جن کہتے ہین اور کافرون نے حق تعالی اور فرشتون کی
نسبت ٹھہرادی ہی اور بعض نے کہا ہی کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین اور فرشتے جانتے ہین کہ وہ سوال کے واسطے حاضر کیے جاوینگے اور کافرون کی
پرستش کے سبب سے اون سے جواب طلب ہوگا اور وہ جواب باصواب دینگے کہ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ جیسا کہ سورہ سبا مین گذرا سُبْحٰنَ
اللّٰهِ پاک ہی اللہ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ لا اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین کافر یعنی اوسکی طرف قرابت اور ولادت کو جو منسوب کرتے ہین
اور وہ کافرون کی بات سے بیزار ہی اور وہ سب خدا کو ایسا ہی کہتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر بندے اللہ کے پاک
کیے گئے شبہون کے مثانے سے کہ وہ اوسکی شان کے لائق اوسکی حمد کرتے ہین فَاِنَّكُمْ تو بیشک تم ای کافرو وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝ لا
اور جو کچھ پوجتے ہو تم بت مَاۤ اَنْتُمْ نہین ہو تم عَلَيْهِ اوس چیز پر کہ پوجتے ہو بِفٰتِنِيْنَ ۝ لا گمراہ کرنے والے اور تباہ کر دینے والے
اِلَّا مَنْ هُوَ مگر اوسے کہ وہ جو صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ داخل ہونے والا ہی دوزخ مین یعنی علم ازلی مین جو یقینی دوزخی ٹھہرا ہوا ہی اور جو لوگ
فرشتون کو پوجتے تھے اونکا قول رد کرنے کو حق تعالی نے فرشتون کا اقرار بیان کردیا کہ وہ بندے ہونے کے مقر ہین اور کہتے ہین کہ وَمَا مِنَّاۤ اور
نہین ہی ہم مین سے کوئی اِلَّا لَهٗ مگر اوسکے واسطے مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ لا ایک مقام ہی خدمت اور عبادت مین معین اور مقرر کیا ہوا
کہ اوس سے ہم تجاوز نہین کرسکتے شیخ ابوبکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ پاک اور عالی مقام مراد ہی جیسے خوف رجا اور محبت و رضا کہ ہر ایک
مقربان حضائر ملکوت اور مقدسات جوامع جبروت مین سے ایک مقام پر ہمیشہ مقیم اور متمکن ہی وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ لا اور بیشک ہم
صف باندھے ہوے ہین ادائے طاعت اور موقف ملازمت مین وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور یقینی ہم تسبیح کرنے والے ہین
اور اسے طاعت مین خدا کے واسطے اور جو چیز اوسکی ذات مقدس کے لائق نہین ہی اوس سے اوسکی پاکی بیان کرنے والے ہین کیا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اور مومنون کا کلام ہی کہ کہتے ہین فرداے قیامت کو ہم ہر ایک مقام معلوم رکھتے ہین شفاعت مین اور آج صف بستہ ہین مگر تسبیح کرنے والے ہین ہم

پاکی کے ساتھ یاد کرنے والے ہیں خدا کو اور اِن دونون جملون کی تاکید اِنَّ اور لام کے سبب سے کرنا اور اِن یہ دونون حرف و مبانی اور جدائی کے لانا
دلیل ہے ہمیشہ طاعت اور ذکر کرنے پر بے شبہہ قصور اور شائبہ فتور کے خواہ یہ کلام منسوب ہو ملائکہ کرام کی طرف خواہ حضرت سید انام علیہ
الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان یعنی اصحاب عظام علیہم الرضوان کی جانب وَاِنْ كَانُوْا اور بیشک تھے کفار قریش کہ رسول مقبول کے
مبعوث ہونے سے قبل لَيَقُوْلُوْنَ ۝ البتہ کہتے تھے کہ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا اگر ہوتا ہمارے پاس ذِكْرًا کوئی ذکر یعنی کوئی کتاب
کہ ہمارے پند اور نصیحت کا سبب ہوتی مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ اگلون کی کتابون سے یعنی اگر ہمارے واسطے بھی کوئی کتاب ہوتی اور ہم
بھی حکم نازل ہوتا لَكُنَّا تو ضرور ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ بندے اللہ کے پاک کیے ہوئے شرک اور کفر کے لوث سے
اور جب اونکے پاس کتاب آئی جو سب آسمانی کتابون میں اشرف اور بزرگ ہے یعنی قرآن فَكَفَرُوْا بِهٖ تو کافر ہوئے اوسکے ساتھ
یعنی اوسپر ایمان نہ لائے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہے کہ جانیں اپنے کفر کا انجام کہ عذاب اور مغلوبیت ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ اور
بے شک و شبہہ سبقت لیگئی ہے كَلِمَتُنَا ہماری بات پیغمبرون کے واسطے اور اس وعدہ کا حکم لوح محفوظ میں ثبت کیا گیا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے
فرمایا كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ یعنی ہمنے وعدہ نصرت کا جو کیا ہے وہ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ہمارے بندون کے واسطے ہے جو رسول
ہیں اِنَّهُمْ بیشک وہ رسول لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ البتہ وہ ہیں مدد کیے ہوئے وَاِنَّ جُنْدَنَا اور تحقیق ہمارا لشکر یعنی انبیا
علیہم السلام کے تابع لوگ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ البتہ غلبہ کرنے والے ہیں دلیل یا نصرت کے سبب سے اکثر اوقات اور اونپر کافرون کا غلبہ بندرت
اور قلت کے ساتھ ہے فَتَوَلَّ عَنْهُمْ تو منہ پھیر لو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوسوقت تک جب تک قتال کا حکم
یا وعدۂ نصرت کے زمانہ تک کہ جنگ بدر یا فتح مکہ کا دن ہے وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھنا اونکا حال اوس دن فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس
قریب ہے کہ دنیا میں تمہاری نصرت اور آخرت میں تمہارا مرتبہ دیکھینگے لکھا ہے کہ جب کافرون نے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ کی وعید سنی تو بولے کہ یہ کب
ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا کیا پھر وہ ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہیں اور عذاب نازل ہونے کا
وقت پوچھتے ہیں فَاِذَا نَزَلَ پھر جب اتریگا عذاب بِسَاحَتِهِمْ اونکے مکانون کے صحنون میں فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
تو بری ہوگی صبح ڈرائے ہوؤن کی لکھا ہے کہ عرب کے قبیلون میں لوٹ مار بہت تھی اور جو لشکر کسی قبیلہ کا قصد کرتا تمام رات راہ چلتا اور
صبح کو کہ نیند غالب ہونے کا وقت ہے اونکو گھیر لیتے اور اونکے لوٹنے مارنے قید کر لینے پر ہاتھ بڑھاتے اور قوم کی بیخ کنی کرتے اور چونکہ
اکثر صبح کے وقت غارت ہوا کرتی تھی تو غارت کا نام صبح رکھدیا تھا اور اگرچہ اور وقت بھی غارت ہوتی مگر اوسوقت کو صبح ہی کہتے
اس آیت میں عذاب کو تشبیہ دی اوس لشکر کے ساتھ جو ناگاہ اونپر ہجوم کریگا اور اونپر غارت واقع ہوگی کہ وہ بیخ کنی کا عذاب ہے روایت ہے کہ
جس صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین خیبر پہونچے اور اونکے قلعے وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ
صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پھر حق تعالیٰ دوبارہ تاکید کے واسطے فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منہ پھیر لو اونسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتّٰى حِيْنٍ ۝
تا وقتیکہ آیت سیف نازل ہو وَّاَبْصِرْ اور دیکھ کہ اونپر عذاب نازل ہوتا ہے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ تو قریب ہے کہ دیکھینگے انواع عذاب
دنیا اور عقبیٰ میں سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہے تیرا رب رَبِّ الْعِزَّةِ خداوند عزت اور قوت اور غلبہ کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے

کہ وصف کرتے ہین مشرک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور سلام رسولون پر وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہی
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جو رب ہی سب اہل عالم کا اس آیت مین حق تعالی بندون کو تسبیح کرنا سلام بھیجنا حمد کرنا تعلیم فرماتا ہی امام محی السنہ
معالم التنزیل مین اپنی اسناد کے ساتھ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہی کہ اوسکا ثواب وافر
بڑے پیمانہ سے پاوین یعنی بکثرت عطا کرین اوسے چاہیے کہ اپنی مجلس مین ختم کلام اس آیت پر کرے سبحان ربک رب العزۃ رب العالمین تک کہ ثواب پاوے

سورۂ ص مکیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ثمان وثمانون آیۃ
سورۂ ص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھاسی آیتین ہین

ص ابوبکر وراق اور قطرب رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ حروف مقطعہ کافرون کے ٹھہرانے کے واسطے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب نماز وغیرہ مین پکار کر قرآن پڑھتے تو وہ لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو
تو حق تعالی نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انھین سنکر فکر اور تامل کرکے غلطی کرانے سے باز رہتے اور اس حرف مین خاصکر کہا ہی کہ نام خدا کا ہی یا قرآن کا
یا سورت کا یا اسم صمد اور صانع اور صادق الوعد کی کنجی ہی یا صدق اللہ یا صدق محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ اجمعین کی طرف اشارہ ہی اور
احقاف مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آسمان مین ایک دریا ہی اوسکا نام ہی صاحب لباب نے
فرمایا کہ وہ ایک دریا ہی کہ خدا کا عرش اوسپر ہی یا ایک دریا ہی کہ حق تعالی اوسکے سبب مردون کو زندہ کرتا ہی امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی
کہ حق تعالی دوستون کی صفائے محبت کی قسم کھاتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قسم ہی صفائے دل عارفان کی تاویلات مین ہی کہ قسم ہی
صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بحر الحقائق مین ہی کہ قسم ہی اوسکی صمدیت کے صاد کی ازل مین اور صوریت کے صاد کی ابد مین اور
صانعیت کے صاد کی دونون کے درمیان مین وَالْقُرْاٰنِ اور قسم قرآن ذِي الذِّكْرِ ۝ عظمت اور شرف اور شہرت
والے کی یا ایسے قرآن کی قسم جسمین کہ حاجت کی چیزون کا ذکر ہی قسم کا جواب یہ ہی کہ وہ بات نہین جو کافر سمجھتے ہین بَلِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے روسائے قریش مین سے فِيْ عِزَّةٍ حق بات قبول کرنے سے سرکشی مین ہین وَّشِقَاقٍ ۝ اور
خدا کی مخالفت اور رسول کی عداوت مین كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ
زمانہ والے یعنی اگلی امتین اپنے تکبر اور عداوت کرنے کی وجہ سے فَنَادَوْا پھر ندا کی اونھون نے اور چیخے کہ کوئی اونکی فریاد کو پہونچے
وَّلَاتَ اور نہین ہی وہ وقت حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وقت پڑنے کا بھاگ نکلنے کی جگہ پر معالم التنزیل مین فرمایا ہی
کہ کفار مکہ کی عادت یہ تھی کہ جب لڑائی بڑھتی اور کڑی پڑتی تو مناص مناص پکارتے یعنی بھاگو بھاگو تو حق تعالی خبر دیتا ہی کہ عذاب
آنے کے وقت دربدر مناص مناص پکارینگے اور کہین بھاگنے کی جگہ نہ پائینگے وَعَجِبُوْٓا اور تعجب کرتے ہین کافر اَنْ جَاۗءَهُمْ
یہ کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ پیغمبر ڈرانے والا اونھی مین سے یعنی بشر اونکی صورت کا یا اونکے قبیلہ کا وَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ اور کہا کافرون نے کہ هٰذَا یہ ڈرانے والا سٰحِرٌ جادوگر ہی اون چیزون مین جو خلاف دکھاتا ہی

كَذَّابٌ ○ جھوٹا ہے دعوی نبوت میں یا خدا کی طرف قرآن کو اسناد کرنے میں کیا اندھی ہے کہ انوار وحی کو تاریکی سحر سے امتیاز نہ تو ناگشت جمال آفتاب نہ بیند عالم فروز دیدہ
کر سکی اور کیا بصیرت ہے کہ صدق کی شعاعوں کے آثار کو ظلمات کذب سے شناخت نہیں کر سکتی نظم
خفاش را یک ذرہ درو نور نیست از شعاع روز روشن ہو نے کی کمی بیشتر کی شب ہو نور از دیدہ کور منقول ہے کہ حضرت حمزہ اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے بعد اشراف قریش مضطرب ہو کر ابو طالب کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ ای عبد مناف کے بیٹے ہم ہمارے
بزرگ اور سردار ہو ہم اسواسطے آئے کہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا فیصلہ کر دو کہ ہماری قوم کے بیوقوفوں میں سے ایک ایک کو تمہارا بھتیجا بہکاتا ہے
اور اپنا نکالا ہوا دین اور بنائے ہوئے آئین اونکے سامنے جمع کرتا ہے اور ہمارے گروہ میں ہر وقت پھوٹ ڈالتا ہے اور اب وہ زمانہ قریب ہے کہ اس
آگ کے بجھانے کی تدبیر اور تدارک سے ہم عاجز آجائیں ابو طالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور یہ بات کہی کہ ای محمد تمہاری
قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں اور تم سے اونکا مدعا یہ ہے کہ یکبارگی انحراف کا طریق نہ اختیار کرو اور اونکی جو تمنا ہے اوسمیں ذرا غور و تامل کرو
حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مجھ سے تم کیا بات چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا دین توڑنے سے تم دست بردار ہو جاؤ اور ہمارے
خداؤں کو برا کہنا چھوڑ دو کہ ہم بھی نہ تم سے متعرض ہوں نہ تمہارے تابعوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تم سے ایک بات
چاہتا ہوں کہ ایک کلمہ میں میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تاکہ ملک عرب تمہارے مسخر ہو جائیں اور عجم کے بڑے آدمی تمہاری فرمانبرداری کریں
اونھوں نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ یہ سنتے ہی اشراف قریش حضرت کی طرف سے منہ پھیر کر باہم کہنے لگے کہ
أَجَعَلَ الْآلِهَةَ کیا کر دیا محمد نے ہمارے خداؤں کو إِلَٰهًا وَاحِدًا خدا ایک إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہ خدا کا ایک ہونا لَشَيْءٌ
عُجَابٌ ○ چیز ہے بہت عجیب اسواسطے کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت ایک شہر مکہ کا کام نہیں کر سکتے محمد جو ایک خدا کہتے ہیں وہ تمام عالم کا
کام کیونکر بناتا ہے وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ اور چلدیے چلے گئے قوم کے بڑے آدمی ابو طالب کے گھر میں سے مِنْهُمْ ایک دوسرے سے کہتے أَنِ امْشُوا
یہ کہ چلو وَاصْبِرُوا اور صبر کرو عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ اپنے خداؤں کے پوجنے پر إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہ بات یعنی مخالفت محمد کی ہمارے ساتھ
لَشَيْءٌ يُرَادُ ○ ایک چیز ہے ارادہ کی ہوئی ہمارے زمانے کے حوادث میں سے اور اوسکے وقوع سے چارہ نہیں ہے یعنی بڑائی اور برتری جو محمد کا
مدعا ہے یہ ایک چیز ہے کہ اوسکی خواہش کیجاتی ہے یعنی سب لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ہم بڑے اور عالی رتبہ ہیں مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا نہیں سنا ہم نے
یہ جو محمد کہتے ہیں خدا کی وحدانیت فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ پچھلی ملت میں جس پر ہم نے اپنے باپوں کو پایا یا حضرت عیسی کی ملت میں کہ سب لوگ
اخیر ہے اسواسطے کہ وہ تین خدا ہونے کے قائل ہیں ایک ہونے کے قائل نہیں ہیں إِنْ هَٰذَا نہیں ہے یہ توحید جو محمد کہتے ہیں إِلَّا
اخْتِلَاقٌ ○ مگر بنا لینا اپنی طرف سے یعنی جھوٹ خود محمد بنا لیتے ہیں أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا اوتارا گیا ہے اوسپر قرآن مِنْ بَيْنِنَا
ہم میں سے یعنی ہمارے گروہ میں سے محمد وحی کے ساتھ کیوں مخصوص ہوا اور بزرگ کیوں محروم رہیں اوروں کا فرق نہیں یہ بات حسد کی اوسے کہی
سو نہیں کہ اونھیں اس بات کا اعتقاد ہو کہ قرآن شریف وحی آلہی ہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِي شَكٍّ شک میں ہیں مِنْ ذِكْرِي میری وحی کی بَلْ
لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ○ بلکہ نہیں چکھا ہے اونھوں نے عذاب میرا اور جب عذاب کا مزہ چکھینگے تو اونکا شک جاتا رہیگا اور سب جان لینگے
جو کچھ ہمارے رسول نے وحی کے طریق پر ادا کیا سب حق تھا یعنی جب وے پر عذاب نازل ہوگا تو سب تصدیق کا دم بھرینگے اور اوسوقت تصدیق

فائدہ دیگی اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کی رحمت کے ایسا رب اَلْعَزِیْزِ مغلوب نہین ہوتا اَلْوَهَّابِ ۝ عطا کرنے والا کہ جو چیز عطا فرماتا ہی اوسکے مستحق ہی کو عطا فرماتا ہی یعنی نبوت کی کنجیان کافرون کے ہاتھ مین اور اونکے تصرف مین نہین ہین کہ اپنے بعضے سرداران قریش کو نبوت دیدین بلکہ یہ ایک عطیہ ہی حق سبحانہ تعالیٰ کی درگاہ سے کہ اپنے فضل و کرم سے جسے چاہتا ہی عطا کرتا ہی نظم چون حال مستحقان آگہی ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی دیگران این تصرف کی رسد تحت اختیار این تصرفہا تراست اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی اور اگر وہ اس ملک کے مالک ہین فَلْيَرْتَقُوْا تو چاہیے کہ چڑھ جائین بیچ الْاَسْبَابِ ۝ سببون مین کہ اونکے باعث سے آسمان پر جاتے ہین آنحضرت ہین کہ اسباب یہ ہین کہ فرشتے آسمان پر اپنے بازوون چڑھتے وقت اوپر سہارا دیکر اوڑتے ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر کافرون کو ملک مین آسمان پر اختیار اور اقتدار ہی تو چاہیے کہ آسمان پر چڑھین اور عرش پر بیٹھین اور عالم کے کامون کی تدبیر مین مشغول ہون اور جسے چاہین وحی بھیجین اور جسے چاہین وحی نہ بھیجین اور یہ بات بڑی ہنسی کی راہ سے ہی جُنْدٌ مَّا وہ ایک لشکر ہین اور کیا لشکر هُنَالِكَ اوس جگہ یہ اشارہ ہی اونکے لڑائیون کی طرف جو بدر مین یعنی وہان ایک لشکر مَهْزُوْمٌ شکست دیا ہوا ہی مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ گروہون مین سے جو لشکر کشی کرکے رسولون کے ساتھ لڑتے تھے قرآن کے اعجاز کی دلیلون مین سے ایک یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے مکہ مین اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ قریش کا لشکر عنقریب قتل کیا جائیگا اور شکست کھائیگا اور ایسا ہی ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ جھٹلایا تکذیب کی اہل مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی وَّعَادٌ اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی وَّفِرْعَوْنُ اور فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی ایسا فرعون کہ ذُو الْاَوْتَادِ میخون والا تھا اس سے ملک ثابت اور برقرار مراد ہی خدا نے اوس ملک کو خیمہ سے تشبیہ دی کہ خیمہ ستون اور میخون کے سبب سے مضبوط رہتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چار میخ مراد ہین کہ مومنون پر چومیخا کرکے سختی کرتا تھا وَثَمُوْدُ اور تکذیب کی ثمود نے صالح علیہ السلام کی کہا ہی کہ ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب دوسری بار دعوت اسلام کرنے وقت کی اسواسطے کہ پہلی بار جب صالح علیہ السلام نے دعوت اسلام کی تو سب ایمان لائے تھے جب وہ ثمود سے وفات فرمائی تو لوگ مرتد ہو گئے حق تعالیٰ نے پھر حضرت صالح کو زندہ کرکے اونپر رسول کیا اس قوم نے اونکو نہین پہچانا اور معجزہ طلب کیا اور اونٹنی پیدا ہونے کا معجزہ واقع ہوا تو بعضے ایمان لائے اور بعضون نے تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے سبب سے سب ہلاک ہوئے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ اور جنگل والون نے شعیب علیہ السلام کی اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ وہ لوگ ہین لشکر تکذیب کرنے والون کا اور کفار قریش کا گروہ شکست کھایا ہوا بھی اونہی مین سے ہوگا اِنْ كُلٌّ نہ تھا کوئی بھی اونمین سے اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر یہ کہ تکذیب کی اوسنے فرشتون کی فَحَقَّ عِقَابِ ۝ تو حق ہوا میرا عقاب دینا اور نازل ہوا میرا عذاب اونپر وَمَا يَنْظُرُ اور نہین دیکھتے اور انتظار نہین کھینچتے ہین هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ تمہاری قوم مین سے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک سخت آواز کی کہ وہ نفخہ اولیٰ ہی اور اوسکے سنتے ہی مرجائینگے مَا لَهَا نہین ہی اوس آواز سخت کے مِنْ فَوَاقٍ ۝ کچھ ٹھہرنا یعنی کوئی اوسکو دفع کر سکیگا وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا اونہون

ع ۱۲

قریش کے جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل اور کافرون نے کہا اے ہمارے رب عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا جلدی دے ہمارا حصہ اوس عذاب مین
جس سے ہمکو محمد ڈرا تے ہین یا جلدی دے ہمکو ہمارا نامۂ اعمال کہ اوسمین ہم دیکھین قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ قبل روز حساب کے
یہ جلدی سنجیدگی کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو رنج ہوتا تھا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اِصْبِرْ
صبر کر عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو وہ کہتے ہین اور یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہی وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ اور یاد کر ہمارے
بندے داود ذَا الْاَيْدِ صاحب قوت کو وہ قوت بالڑائی مین تھی یا ملک داری مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عبادت مین اسواسطے کہ آدھی
رات فقط عبادت مین بسر کرتے تھے اور ایکدن روزہ رکھتے تھے ایکدن نہین اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ بیشک وہ پھرا ہوا تھا ہماری طرف
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ یقینی ہمنے مسخر کر دیا پہاڑون کو داود کا کہ جہان داود علیہ السلام چاہتے پہاڑ وہان چلے جاتے مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ
اوسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے بِالْعَشِيِّ رات کو وَالْاِشْرَاقِ ۝ اور آفتاب نکلتے وقت صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ
پہاڑون اور پتھرون کی تسبیح اگرچہ عاقلون پر پوشیدہ ہی مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی اور کنکریون کی تسبیح حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین خدا کی قدرت پر ایک گواہ ہی اولیاء اللہ مین سے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مینھ کی بوندون
کی طرح پانی اوسمین سے ٹپکتا ہی ایک ساعت وہان توقف کر کے غور سے اوسکو دیکھا تو پتھر اون ولی سے باتین کرنے لگا کہ اے اللہ کے ولی
کئی برس ہوئے کہ اللہ نے مجھکو پیدا کیا اور اوسکی سیاست کے خوف سے مین حسرت کے آنسو بہاتا ہون اوس خدا کے ولی نے مناجات کی کہ اے اللہ
اس پتھر کو بیخوف کر دے اونکی دعا قبول ہوئی اور امان کی خوشخبری اوس پتھر کو پہونچی پھر ایک مدت کے بعد وہ ولی اوس مقام پر پہونچے اور دیکھا
اوس پتھر کو دیکھا کہ پہلی بار سے زیادہ آنسو بہاتا ہی پوچھا کہ اے پتھر جب کہ تو بیخوف ہو چکا تو اب رونا کسواسطے ہی اوسنے جواب دیا کہ پہلے مجھسے
قطرے جو ٹپکتے تھے خوف عذاب کے سبب سے تھے اور اب جو مین روتا ہون تو یہ رونا امن کی خوشی سے ہی یہان اس درگاہ مین رونے کے سوا کچھ
کام نہین ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی بیت سر گریہ داریم دور و دراز ۞ نداشم رخصت بود یا زناز ۞ شعر از سنگ گریہ بین نگو
کان تر فرح ست ۞ وز کوہ نالہ داع پندار کان صداست ۞ وَالطَّيْرَ اور مسخر کر دیا ہمنے داود کا پرندون کو مَحْشُوْرَةً جمع
کیے گئے اونکے پاس اور صف باندھے ہوئے اونکے سر پر كُلٌّ لَّهٗٓ ہر ایک پہاڑون اور پرندون مین سے داود علیہ السلام کے اَوَّابٌ ۝
مطیع تھے یا پھیرنے والے اپنی آوازین اونکے ساتھ تسبیح کر کے وَشَدَدْنَا اور مضبوط کر دی ہمنے مُلْكَهٗ اوسکی بادشاہی مظلومون کی
دعا کے سبب سے یا نصیحت کرنے والے وزیرون کے باعث سے یا رعیت پر سے ظالمون کے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے یا دشمنون کے دلون مین اونکا رعب ڈالکر
یا زرہ اور لڑائی کے ہتھیار بنانے سے یا لشکر کی کثرت کے باعث یا پاسبانون کی کثرت کے سبب سے اسواسطے کہ ہر شب چھتیس ہزار آدمی اونکے گھر کی نگہبانی
رکھتے تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ بادشاہی کا استحکام اس سبب سے تھا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر لٹکائی وہ زنجیر حضرت داود کے
محکمہ پر ٹھہری متخاصمین مین سے جو کوئی حق پر ہوتا اوسی کا ہاتھ زنجیر تک پہونچتا اور فریق ثانی کا ہاتھ نہ پہونچتا وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
اور دی ہمنے داود کو حکمت یعنی تمام علم اور کمال عمل وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ اور بات پاکیزہ کہ مخاطب اپنا مقصود بے شبہہ سمجھ لے یا
کر لینا یا بات اوسط درجہ کی مطلب کو گھیرے ہوئے اور فضول ذرا بھی نہین تقریر نہ بہت دراز نہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فصل الخطاب کی

پر تفسیر کی ہو کہ الْبَغْيُ عَلَى الَّذِي بُغِيَ عَلَيْهِ يَكُونُ عَلَى مَنْ بَغَى اور حقیقت میں کتنے ہی متخاصم ہوں سب کا کلام اس حکم سے منقطع ہو جاتا ہی جاننا چاہیے
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ میں اور اوریا کی عورت کے ساتھ اونکے نکاح کرنے میں بہت اختلاف ہی بعضے مفسرین نے یہ قصہ اس طرح
بیان کیا ہی کہ شرع اور عقل اوسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہی جو کچھ صحت کے قریب معلوم ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ
اپنے نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اوسکا نکاح اوس عورت کے ساتھ ہو جائے عورت کے ولیوں کو اوسکے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اونھون نے
اوس عورت کو اوریا کے ساتھ نکاح نہ کرنے دیا اور حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور حضرت داؤد کی ننانوے بیبیان تھین آپنے
اوسکی بھی خواہش کی زاد المسیر میں ہی کہ عتاب الٰہی حضرت داؤد پر اسوجہ سے ہوا کہ اوریا کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور قرآن میں
اونکا حال اس طرح پر ہی کہ وَهَلْ أَتَاكَ اور کیا آئی تیرے پاس اے ہمارے حبیب نَبَأُ الْخَصْمِ خبر اون دو گروہ کی جنھون نے
جھگڑا کیا اور تبیان میں ہی کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام دو متخاصمین کی صورت پر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے
ساتھ فرشتون کا ایک ایک گروہ تھا اور حضرت داؤد نے دن تقسیم کر دیے تھے ایک دن عبادت کرتے ایک دن فیصلہ ایک دن غسل کرتے ایک دن
اپنے خاص کامون میں مشغول ہوتے عبادت کے دن بالاخانہ پر چلے جاتے اور پاسبان اوسکے گرد اگرد کھڑے ہو کر لوگون کو اوپر جانے سے منع کرتے اوس دن
فرشتے آدمی کی صورت پکڑ کر حضرت داؤد کے گھر میں آئے اور اونکے عبادت خانہ پر چڑھ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝
یاد کر جب چڑھ گئے اوسکے بالاخانہ پر إِذْ دَخَلُوا جب اندر گئے عَلَىٰ دَاوُودَ داؤد کے سامنے اور حضرت داؤد نے اونھین دیکھا فَفَزِعَ
تو ڈرے مِنْهُمْ اونسے اسواسطے کہ وہ بے اجازت اوپر چلے گئے تھے قَالُوا لَا تَخَفْ بولے فرشتے کہ نہ ڈرو اے داؤد خَصْمَانِ
ہم دو گروہ ہین جھگڑنے والا ایک دوسرے کے ساتھ بَغَىٰ بَعْضُنَا ظلم کیا بعض نے ہم میں سے عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر فَاحْكُم بَيْنَنَا پس
حکم کر درمیان ہمارے بِالْحَقِّ حق حق وَلَا تُشْطِطْ اور ظلم نہ کر اپنے حکم میں وَاهْدِنَا اور ہدایت کر ہمین إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝
میانہ اور سیدھی راہ کی طرف کہ وہ عدل اور راستی ہی داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ جھگڑا بیان کرو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے حضرت
داؤد سے کہا کہ إِنَّ هَٰذَا أَخِي تحقیق یہ بیشک میرا بھائی ہی دین اور محبت کی راہ سے لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اوسکی ننانوے
بھیڑیان ہین وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ اور میری ایک ہی بھیڑی ہی فقط فَقَالَ تو اوسنے مجھے کہا کہ أَكْفِلْنِيهَا اوسے میرا
اور ملک کر دے وَعَزَّنِي اور غلبہ کیا اوسنے مجھپر فِي الْخِطَابِ ۝ بات کرنے میں اور مجھے اسرار میں مجبور کرنے کی کوشش کی قَالَ کہا
داؤد علیہ السلام نے کہ اگر یہ کیفیت واقعی ہی تو لَقَدْ ظَلَمَكَ قسم خدا کی اوسنے ظلم کیا تجھپر بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ تیری بھیڑی کے مانگنے اور
ملانے کے سبب إِلَىٰ نِعَاجِهِ اپنی بھیڑیون میں وَإِنَّ كَثِيرًا اور تحقیق کہ بہت سے مِّنَ الْخُلَطَاءِ شریکون میں سے جو مال
آپس میں خلط کرتے ہین لَيَبْغِي البتہ ظلم کرتے ہین بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ بعض اونکے بعض پر اور اپنے حق سے زیادہ مانگتے ہین إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ اور تھوڑے ہین
لوگ شریکون میں جب حضرت داؤد نے یہ بات کہی تو وہ دونو کھڑے ہوئے اور نظر سے غائب ہو گئے اور داؤد علیہ السلام سوچ میں گئے وَظَنَّ
دَاوُودُ اور گمان کیا داؤد نے أَنَّمَا فَتَنَّاهُ یہ کہ ہمنے آزمایا اوسے اس فیصلہ میں تا کہ وہ متنبہ ہو جائے فَاسْتَغْفَرَ تو مغفرت مانگی اوسنے

وقف لا

سجدۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

ربه اپنے رب سے وخر راكعا اور منہ کے بل گر پڑا اوس حال مین کہ سجدہ کرنے والا تھا وأناب اور رجوع لایا خدا کی طرف یہ سجدہ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدۂ عزیمت ہے اور وہ کہتے ہین کہ یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیے نماز اور غیر نماز مین اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک عزیمتون مین سے نہین ہے اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس سجدہ مین دو روایتین ہین اور امام اعظم کے قول پر یہ دسوان سجدہ ہے
اور فتوحات مکیہ مین اسے سجدۂ انابت کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سجدۂ شکر کا بھی کہا جاتا ہے اسواسطے کہ داود علیہ السلام نے خدا کی جناب مین
شکر کا سجدہ کیا فغفرنا له تو بخشدی ہمنے داود علیہ السلام کو ذلك وہ چیز جسکی بخشش اونہونے اوس وقت چاہی تھی وإن له اور بیشک
اوسکے واسطے عندنا لزلفى ہمارے پاس نزدیکی ہے مغفرت کے بعد وحسن مآب اور اچھی بازگشت جنت مین اور کہا
ہمنے اوسکو يا داود إنا جعلناك اے داود بیشک کردیا ہے ہمنے تجکو خليفة في الأرض خلیفہ زمین مین یعنی خلافت کا
رتبہ ہمنے تجکو عطا کیا جو انبیا علیہم السلام تجسے قبل تھے اونکا خلیفہ ہمنے تجھے کیا فاحكم پس حکم کر بين الناس لوگون کے درمیان
بالحق سچائی کے ساتھ ولا تتبع الهوى اور پیروی نہ کر خواہش نفس اور اوسکی آرزوون کی فيضلك کہ گمراہ کرے خواہش تجکو
عن سبيل الله خدا کی راہ سے إن الذين يضلون بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین عن سبيل الله خدا کی راہ سے یعنی اون دلیلون سے
جو خدا نے راہ حق پر نصب کی ہین لهم اونکے واسطے ہے عذاب شديد عذاب سخت بما نسوا بسبب اسکے کہ بھول گئے ہین

ع ۱۲

يوم الحساب روز شمار کو اور اوس دن کے واسطے کچھ توشہ اونہونے نہین صرف کیا فوائد السلوک مین ہے کہ دیکھو بادشاہی کیا سخت کام ہے اور
شہریاری کیا بھاری بوجھ ہے کہ حضرت داود علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام باوصف کمال درجۂ نبوت اور جلال مرتبۂ رسالت ایسے حکم سے با امر و نہی الٰہیہ
خطاب کے ساتھ مخاطب ہوئے کہ فاحكم بين الناس بالحق یعنی لوگون مین حکم کر عدل و انصاف کے ساتھ اور قدم راہ حق پر رکھ طریق باطل پر نہین اور
اپنے نفس کی خواہش کی پیروی اختیار نہ کر کہ تجھے ہماری مرضیون کی راہ سے گمراہ کردے اور سلسلۃ الذہب مین ہے کہ نظم نص قرآن شنو کہ حق فرمود
در مقام خطاب با داود ۔ کہ ترا زان خلیفگی دادیم ۔ سوی خلق جہان فرستادیم ۔ تا نہی ملک را ز عدل اساس ۔ حکم رانی بعدل بین الناس ۔ ہر کرا نی
ز عدل استوارست ۔ از مقام خلیفگی دورست ۔ اگر و ستم ز دلیو سبق ۔ عقل چون دانش خلیفۂ حق ۔ وما خلقنا السماء والأرض
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو وما بينهما اور جو کچھ اون دونون کے درمیان ہے اوسے باطلا پیدا کرنا باطل یعنی ہمنے انکو عبث نہین پیدا
کیا بلکہ اسواسطے کہ اوس سے دلیل پکڑین ہماری قدرت کامل اور حکمت شامل پر ذلك یہ بات کہ چیزون کا پیدا کرنا بے کسی حکمت کے ہے تو یہ ظن
الذين كفروا گمان ہے اون لوگون کا جو کافر ہوے اور خلقت کے بھید کو نہین پہونچے فويل پس وائے للذين كفروا اون
لوگون پر جو نہ ایمان لائے اور دین حق نہ قبول کیا اور ایسا گمان کیا اونپر واے ہو من النار آتش دوزخ سے لکھا ہے کہ کفار قریش نے
مومنون سے کہا کہ ہمکو آخرت مین تمہارے برابر یا تمسے زیادہ عطیہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أم کیا ایسا نہین ہے نجعل الذين
آمنوا کیا کرتے ہین ہم اون لوگون کو جو ایمان لائے وعملوا الصالحات اور کام کیے اونہون نے اچھے جزا اور عطا مین كالمفسدين
مانند تباہکارون کے في الأرض زمین مین یعنی کافرون کے أم نجعل المتقين کیا کرتے ہین ہم پرہیزگارون کو
كالفجار مانند بدکارون اور نابکارون کے یعنی ہم نہین کرتے ہین كتاب یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن أنزلناه نازل

ہم نے اوتارا ہے اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ تیری طرف برکت دیا ہوا اور بڑی خیر والا لِّيَدَّبَّرُوْٓا تاکہ سوچ کریں اٰيٰتِهٖ اوسکی آیتوں میں
اور فکر کریں اوسکے معانی اور حقائق میں وَلِيَتَذَكَّرَ اور تاکہ نصیحت پاویں اُولُوا الْاَلْبَابِ صاف عقل والے
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ اور عطا کیا ہمنے داؤد کو سُلَيْمٰنَ یعنی فرزند کہ وہ سلیمان علیہ السلام ہیں نِعْمَ الْعَبْدُ
اچھا بندہ تھا سلیمان اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ہر حال میں لکھا ہے کہ سلیمان
علیہ السلام نے دمشق اور نصیبین کے کافروں سے قتال کیا اور ہزار گھوڑے اونسے لیے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد
عمالقہ سے قتال کیا تھا اور ہزار گھوڑے لیے تھے وہ حضرت سلیمان کو میراث پہونچے معالم میں ہے کہ دریائی گھوڑے تھے اور وہ
پر رکھتے تھے دیو دریا میں سے سلیمان علیہ السلام کے واسطے لائے تھے ہر تقدیر حضرت سلیمان نے چاہا کہ اونکا تماشا دیکھیں بعد نماز ظہر کے
وہ گھوڑے پیش کئے گئے حضرت سلیمانؑ جو اونکو دیکھنے میں مشغول ہوئے تو آخر دن ہو گیا ورد وظیفہ جو مقرر تھا وہ ناغہ ہو گیا انہوں نے
سب گھوڑے قربانی کر ڈالے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا کہ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ اور یاد کر جب پیش کئے سلیمان پر بِالْعَشِيِّ
آخر دن میں الصّٰفِنٰتُ گھوڑے کھڑے تین پاؤں اور چوتھے پاؤں کے سم کے کنارے پر اور اسطرح کھڑا ہونا گھوڑے میں
صفت پسندیدہ ہے الْجِيَادُ گھوڑے تیز چلنے والے اور حضرت سلیمان اونکے دیکھنے میں مشغول تھے یہانتک کہ اونکا ورد ناغہ
ہو گیا فَقَالَ تو کہا سلیمان نے کہ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ بیشک میں نے اختیار کی حُبَّ الْخَيْرِ محبت مال کی یعنی
دریائی گھوڑوں کی کہ باز رہا میں عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ اپنے رب کی یاد سے یعنی اوس ورد سے جو شام کے قریب میں نے
مقرر کیا تھا حَتّٰى تَوَارَتْ اوس وقت کہ چھپ گیا آفتاب بِالْحِجَابِ پردہ میں رات کے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ حجاب ایک پہاڑ ہے تمام کرۂ زمین کو گھیرے ہوئے رُدُّوْهَا پھیرو گھوڑے عَلَيَّ میری طرف جب لوگوں نے
پھیرے فَطَفِقَ تو کھڑے ہوئے سلیمان اور تلوار لگاتے تھے مَسْحًا لگانا بِالسُّوْقِ ساقوں پر گھوڑوں کی یعنی
کونچیں کاٹتے تھے وَالْاَعْنَاقِ اور اونکی گردنوں پر یعنی گھوڑوں کے سر کاٹتے تھے اوس زمانے میں گھوڑے کا گوشت
حلال تھا اور گھوڑے خدا کی راہ میں قربانی کے واسطے ذبح کرتے تھے اور بعضے عالم اس بات پر ہیں کہ ذکر سے عصر کی نماز مراد ہے کہ حضرت سلیمانؑ
قضا ہو گئی تھی گھوڑے دیکھنے کے سبب سے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا پس حضرت سلیمانؑ نے اذن خدا سے ان فرشتوں کو حکم دیا جو آفتاب پر تعین ہیں
رُدُّوْهَا عَلَيَّ کہ پھیرو آفتاب کو میرے واسطے حق تعالی نے حکم فرمایا فرشتوں نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ آفتاب اوس مقام پر آیا جہاں عصر کی
نماز کا وقت ہوتا ہے اور حضرت سلیمانؑ نے نماز ادا کر لی اور وہ جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے ڈوبا ہوا آفتاب پھر اولٹا
نکلا اور عصر کی نماز کا وقت جہاں ہوتا ہے اوس جگہ پر آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عصر کی نماز [illegible] مشہور ہے اور [illegible]
خیبر میں واقع ہوا تھا امام طحاوی [illegible] شرح آثار میں [illegible]
کو لائق نہیں ہے کہ جو چیز مشغول کرنے والی ہو عبادت سے [illegible]
[illegible]

کہ ھٰذَا ایسی بادشاہی جو ہمنے تجکو دی عَطَآؤُنَا عطا ہماری ہی فَامْنُنْ پس احسان کر جسپر چاہا اور اوسے اس عطیہ میں نصیحۃ ذکر کر رکھ
اَوْ اَمْسِکْ یا روک رکھ اپنی ہتھ میں جیسے تو چاہے بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ بیحساب احسان کرنا اور روک رکھنا یعنی اس عطا میں
تصرف کرنا تجھپر ہے اس سے پوچھے جو نہوگا وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک سلیمان کے واسطے عِنْدَنَا ہمارے نزدیک
لَزُلْفٰى البتہ قربت ہی اونکی طاعت قبول ہونے کے سبب سے یا آخرت میں حضرت سلیمان درگاہ صمدیت کے مقربوں میں سے ہونگے
باوصف اسکے کہ دنیا میں بڑی سلطنت اونھیں حاصل تھی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ اور اونکے واسطے ہے خوبی بازگشت کی یعنی
جنت میں وہاں میں اونکے وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو اِذْ نَادٰى جبکہ پکارا
ونے رَبَّهٗٓ اپنے رب کو اسطرح کہ اَنِّيْ یعنی مجھے مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ تکلیف کی ہی مجھے شیطان نے یعنی شیطان نے پہنچایا ہی
مجھے رنج وَّعَذَابٍ ○ اور دکھ اور وہ اسطرح کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ملامت اور شماتت کی اور کہا کہ ایوب نے
کیا کیا کہ حق تعالیٰ نے یہی نعمتوں کے فائدے اس سے پھر لیے اور دکھ کے شدائد اوسپر مسلط کر دیئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اونکے یاروں
کو وسوسہ ڈالتا یہانتک کہ انھوں نے اونھیں اپنے گھروں سے نکالدیا اس ڈر کے مارے کہ اونکی بیماری ہمیں ہو جائے اور حضرت
ایوب کی تھوڑی سی حکایت سورۂ انبیا میں مذکور ہو چکی ہے غرض حق تعالیٰ نے حضرت ایوب کی دعا قبول فرمائی اور حضرت جبریل اونکے
پاس بھیجا تو حضرت جبریل نے آکر کہا کہ ای ایوب اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ مار اپنا پاؤں زمین پر حضرت ایوب نے حضرت جبریل کے کہنے سے اپنا
پاؤں زمین پر مارا اور پانی کے دو چشمے اونکے قدم کے نیچے سے جوش مارنے لگے ایک گرم ایک سرد اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ هٰذَا
مُغْتَسَلٌ یہ چشمہ گرم پانی کا غسل کرنے کی جگہہ ہو یا ایسا پانی ہو کہ جس سے غسل کرتے ہیں اور یہ دوسرا چشمہ بَارِدٌ ٹھنڈا ہو وَّ
شَرَابٌ ○ اور پینے کا تو ایوب علیہ السلام نے اوس گرم پانی کے چشمہ میں غسل کیا اور اونکی سب ظاہری بیماریاں نکلیں پھر ٹھنڈے
چشمہ میں سے پانی پیا امراض باطنی بالکل زائل ہوگئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ چشمہ ایک ہی تھا پینے کے وقت اوسکا پانی ٹھنڈا ہوتا اور غسل کے
وقت گرم وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور بخشا ہمنے اوسے اَهْلَهٗ اوسکے لوگ یعنی اوسکے فرزندوں کو ہمنے پھر زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
اور مثل اونکے ساتھ اونکے یعنی اولاد بھی اسیقدر اور دی رَحْمَةً مِّنَّا رحمت کے واسطے کہ ہماری طرف سے پہونچی وَذِكْرٰى
اور نصیحت پکڑنے کو لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○ عقل والوں کے واسطے تاکہ بلا اون پر آئے اور فرحت کا انتظار کھینچیں اور خدا سے پناہ مانگیں اسواسطے کہ خدا کی
رحمت نے کشایش کو صبر کے ساتھ باندھ دیا ہے فَاِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ نظم کلید صبر کسے را کہ باشد اندر دست ** ہر آنچہ در گنج مراد بگشاید **
بشام تیرۂ محنت بساز و صبر نما ** کہ دم بدم سحر از پردہ روی بنماید ** لکھا ہو کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے زمانہ مرض میں اونکی بی بی رحیمہ نام کسی
کام کو گئی تھیں ہاں اونھیں دیر ہو گئی تو حضرت ایوب نے قسم کھائی کہ اونکو سو کوڑے ماروں گا جب اونھیں صحت ہوئی اور تندرستی اور جوانی کی حالت
پر پھر آئے تو چاہا کہ اپنی قسم پوری کریں تو حکم پہونچا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ اور لے اپنے ہاتھ میں ضِغْثًا
ایک مٹھی خشک تنکے کہ سو ہوں فَاضْرِبْ بِّهٖ پھر مار اپنی بی بی کو اوس مٹھے سے وَلَا تَحْنَثْ
اور اپنی قسم میں حانث نہو یعنی قسم نہ توڑ اور جھوٹے نہو جاؤ اِنَّا وَجَدْنٰهُ بیشک ہمنے پایا ایوب کو صَابِرًا

ع ۱۲ وقف لازم

وعدہ دیے گئے تھے لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ حساب کے دن میں تو جنتی لوگ فرحت اور خوشی میں کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا
بیشک جو کچھ نعمت ہم دیکھ رہے ہیں لَرِزْقُنَا البتہ ہماری روزی ہے کہ حضرت رزاق نے بہشت میں ہمیں عطا فرمائی مَا لَهٗ
نہیں ہے اس روزی کے واسطے مِنْ نَّفَادٍ ۝ کچھ کمی اور نیست ہونا هٰذَا ۭ یہ ہے جو کہ جنتیوں کو حاصل ہوگا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ
اور بیشک نافرمان برداروں یعنی کافروں کے واسطے لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ البتہ بری جگہ پھرنے کی ہے کہ وہ جَهَنَّمَ ۚ دوزخ
يَصْلَوْنَهَا ۚ جاوینگے دوزخ میں فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ پس برا بچھونا ہے دوزخ هٰذَا ۙ یہ ہے عذاب فَلْيَذُوْقُوْهُ
تو چاہیے کہ چکھیں کافر وہ عذاب حَمِيْمٌ وہ گرم پانی ہے نہایت کھولتا ہوا کہ جب منھ کے پاس جاوے تو اوسے جلا دے اور جب
پیٹ میں تو ٹکڑے ہو جاوینگے وَّغَسَّاقٌ ۝ اور پیپ ہے کہ دوزخیوں کو ٹھنڈک کے مارے اوسی طرح جلاویگا جیسے آگ گرمی کے باعث
جلاتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ غساق ایک گندی چیز کو کہتے ہیں ترکی کی زبان میں اور یہاں پیپ ہے کہ دوزخیوں کے گوشت اور پوست
اور زناکاروں کی شرمگاہوں سے بہتا ہوگا کہ اوسے جمع کرکے دوزخیوں کو پلاوینگے وَّاٰخَرُ اور دوزخیوں کے واسطے عذاب
اور ہے مِنْ شَكْلِهٖٓ مثل اس عذاب کے جو مذکور ہوا اَزْوَاجٌ ۝ انواع و اقسام کا کہ سختی اور ہیئت میں ایک دوسرے کے
مشابہ ہیں کہا ہے کہ کافروں کے سردار جب دوزخ میں داخل ہونگے اور اونکے تابعوں کو بھی فرشتے ہانکتے ہوئے لاوینگے تو فرشتے سرداروں سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ
مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ داخل ہونے والا دوزخ میں تنگی اور سختی سے تمہارے ساتھ تو وہ کہینگے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ مرحبا
نہو جیو اونکو اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ بیشک وہ پہنچنے والے ہیں آگ میں اپنے اعمال کی شامت سے جیسے ہم دوزخ میں داخل ہوئے
مرحبا ایک کلمہ ہے کہ مہمان کے اعزاز و اکرام کے واسطے کہتے ہیں تو سردار کافر اپنے تابعوں کو نفرین کرینگے لا مرحبا بہم کہکر اور جب تابع لوگ
سرداروں سے یہ بات سنینگے تو قَالُوْا کہینگے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ مرحبا نہو تمہارے واسطے اور اے کافروں کے
سردارو تم اس حرف نفرین کے بہت سزاوار ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ تم تو پہلے رکھ چکے ہو ہمارے واسطے عذاب جب کرنے والی چیزیں کہ تم نے
اغوا کیا اور تمہارے ہی گمراہ کرنے کے سبب سے ہم دوزخ میں آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہے دوزخ پھر تابع لوگ دوبارہ قَالُوْا
رَبَّنَا کہینگے کہ اے ہمارے رب مَنْ قَدَّمَ لَنَا جس نے آگے رکھا ہمارے واسطے هٰذَا اس کفر اور گمراہی کو اور ہمارا قدم راہ حق سے ہٹا دیا تو
فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ آتش دوزخ میں یعنی جتنا عذاب وہ سزاوار تھا اوس سے بڑھا دے اور بعضے کہتے ہیں
کہ دوزخ کے سانپ اور بچھو اون پر مسلط ہو جاوینگے وَقَالُوْا اور کہینگے سرداران قریش جو کہ فرقے دوزخ میں مَا لَنَا کیا ہے ہمکو کہ آج لَا نَرٰى نہیں
دیکھتے ہیں ہم رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ اون مردوں کو کہ تھے ہم گنتے اونکو دنیا میں مِّنَ الْاَشْرَارِ ۭ بدوں اور مردودوں میں سے
مقصود یہ ہے کہ کفار قریش جب دوزخ میں پہنچینگے اور فقیر مسلمانوں کو وہاں نہ پاوینگے جیسے حضرت عمار یاسر اور صہیب و خباب اور بلال رضی اللہ عنہم کو تو
کہینگے کہ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا ہم نے اونکو ٹھٹھا کیا ہم اون سے دنیا میں اور ہنسی کیا کرتے تھے اونکو
دوزخ میں نہیں لائے اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ اور ہماری آنکھیں انکی
ہم اونکو دوزخ میں نہیں دیکھتے آنکھیں وارد ہے کہ حق تعالیٰ مسلمانوں کو بہشت کے اوس کی کھڑکیوں میں جلوہ دیگا تا کہ کافر دیکھیں اور اونکی

حسرت زیادہ ہوا اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو ہمنے حکایت بیان کی ہے دوزخیوں کی لَحَقٌّ البتہ صحیح اور درست ہے اور وہ تَخَاصُمُ
اَهْلِ النَّارِ ۝ جھگڑا اور لڑائی ہے دوزخیوں کی اور وہ سچا ماجرا ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مشرکوں سے کہ اِنَّمَآ
اَنَا نہیں ہوں میں مگر مُنْذِرٌ ڈرانے والا عذاب الٰہی سے وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہیں کوئی معبود عبادت کے قابل اِلَّا اللّٰهُ
الْوَاحِدُ مگر خدا ایک کہ اوسکی ذات شرکت قبول ہی نہیں کرتی اور کثرت اوسکی وحدت میں راہ نہیں ہوتی الْقَهَّارُ ۝ قہر کرنے والا
کہ بیدون کی بنا کو اجلون کی آندھیون سے توڑ دیتا ہے یا شرکت موہوم اور کثرت بے اعتبار کو کہ نفس الامر میں جو نہیں کچھ تحقق عارفون کی
نظرون میں معطل اور پراگندہ کر دیتا ہے نظم غیرش غیر در جہان نگذاشت ٭ و ز غیرش رسم ایں آں بر داشت ٭ گر شود جلوہ ظلمت پندار ٭ فرد الواحد
القہار ٭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوس چیز کا جو درمیان ہے
اون دونون کے الْعَزِيْزُ ایسا خداوند کہ غالب ہے عذاب کرنے میں الْغَفَّارُ ۝ بخشنے والا بخشنے سے کچھ پاک ہی نہیں کرتا قُلْ هُوَ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جو کہا میں نے تمہیں اور تمکو روز قیامت کے عذاب سے میں نے ڈرایا نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ بڑی خبر ہے اَنْتُمْ عَنْهُ
مُعْرِضُوْنَ ۝ تم اوس سے منہ پھیرنے والے ہو بکمال غفلت کی وجہ سے یا میری نبوت کی بڑی شان ہے اور تم اوس سے منکر ہو اگر دیکھو تو
اگر میں نبی نہوتا اور مجھ پر وحی آئی ہوئی نہ ہوتی تو مَا كَانَ لِيَ نہوتا مجھے مِنْ عِلْمٍ کچھ علم بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى گروہ برتر یعنی فرشتون کا
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ جب گفتگو کرتے تھے حضرت آدم کی شان میں کہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ تو میری نبوت پر اس سے زیادہ کھلی ہوئی اور کوئی دلیل نہیں ہے کہ حضرت آدم اور فرشتون کا قصہ بیان کرتا ہون اوس طور پر
جو اگلی کتابون میں مذکور ہے حالانکہ میں نے اون کتابون میں پڑھا نہ کسی اوستاد سے سنا اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ نہیں حکم بھیجی جاتی میری طرف اِلَّآ
اَنَّمَآ اَنَا مگر یہ کہ سوا اسکے نہیں کہ میں ہون نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ڈرانے والا کھلا ہوا یا ظاہر کرنے والا ہون وہ چیزیں جو عذاب کی موجب ہیں اِذْ
قَالَ رَبُّكَ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کہا تمہارے رب نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون سے کہ اِنِّيْ خَالِقٌ ۢ میں پیدا کرنے
والا ہون بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ مٹی سے بشر سے حضرت آدم مراد ہیں فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب پوری کرون میں اوسکی خلقت
اور صورت اور اوسکا قالب بہت خوب شکل میں بنا چکون وَنَفَخْتُ فِيْهِ اور پھونکون میں اوسمین مِنْ رُّوْحِيْ اپنی روح میں سے
حق تعالیٰ نے روح کو اپنی ذات کی طرف اضافت فرما کر مشرف اور معزز فرمایا اوسکی نفاست اور پاکیزگی کی وجہ سے خلاصہ کلام یہ کہ فرشتون کو
حکم ہوا کہ جب میں آدم کے قالب میں روح داخل کرون اور وہ زندہ ہو جائے فَقَعُوْا لَهٗ تو منہ کے بل گر پڑو تم سب اوسکے واسطے
سٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والے تعظیم کی جہت سے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ تو سجدہ کیا فرشتون نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ تمامی
سب کے سب نے آدم کو اونمین روح پھونکنے کے بعد اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اِسْتَكْبَرَ بڑا رکھا اوسنے
اپنے کو اور حکم نہ مانا وَكَانَ اور ہو گیا اوس نافرمانی کے سبب سے مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون میں سے قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ
فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اے ابلیس مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اَنْ تَسْجُدَ اس بات سے کہ سجدہ کرے تو
لِمَا خَلَقْتُ اوسے جسکو پیدا کیا ہمنے بِيَدَيَّ ۭ اپنے دونون ہاتھون سے ہاتھ کا ذکر اس بات کی تحقیق کو ہے

کہ حضرت آدم کا پیدا کرنا حق تعالیٰ ہی کی طرف منسوب ہے یعنی مین نے اپنی ذات سے آدم کو پیدا کیا بغیر اسکے کہ اوسکے پیدا ہونے مین ماں
باپ یا اور کوئی غیر واسطہ ہوا اور مین مذکور ہے کہ بیدیّ کا ذکر تنبیہ ہے اس بات پر کہ آدم کے پیدا کرنے مین مزید قدرت ہے بعضی تفسیرون مین ہے
کہ دو ہاتھون سے مراد ایک دست قدرت ہے ایک دست نعمت فتوحات مین ہے کہ دست قدرت اور دست نعمت سب موجودات کو شامل ہے
تو اس دلیل پر آدم کے واسطے کچھ بزرگی ثابت نہین ہوتی تو ضرور ہے کہ بیدیّ کے لفظ مین ایسے معنی ہون جو حضرت آدم کی بزرگی پر دلالت کرین
توجیہ کا محمل دو نسبتون پر مناسب معلوم ہوتا ہے ایک آدم کی تنزیہ دوسری تشبیہ اسواسطے کہ آدم دونون صفتون کو جامع ہے اور بعض اصحاب تحقیق
مین ہے کہ دو ہاتھون سے دو صفتین مراد ہین ایک لطف دوسری قہر اسواسطے کہ یہ دو صفتین سب صفات الٰہی پر شامل ہین اسواسطے کہ کوئی
صفت نہین جو لطف اور قہر سے خالی ہو بعضی صفتین جلالی ہین اور بعضی جمالی تبارک اسم ربک ذو الجلال والاکرام اور کوئی مخلوق نہین
ان دو صفتون مین سے کسی ایک کا مظہر ہوتا ہے چنانچہ ملائکہ صفت لطف کے مظہر ہین اور شیطان صفت قہر کا اور آدمی دونون صفتون کی
تجلی کا مظہر ہے اور اسی جامعیت کے سبب سے اوسے مسجود ہونے کے قابل کیا ہے اور اسی مضمون کو کسی نے کہا ہے نظم آدمہ مسجود کون ملک
ہیچو آئینہ کرد جلی ۞ گشت آدم جلاے این مرآت ۞ شد عیان ذات او بجملہ صفات ۞ مظہر گشت کلی و جامع ۞ ہم ذات و صفات را
لامع ۞ غرضکہ حق تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ تو نے اوسکو سجدہ کیون نہ کیا جسے مین نے اپنے دونون ہاتھون سے پیدا کیا أَسْتَكْبَرْتَ کیا
تکبر کیا تو نے بے استحقاق أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ یا ہے تو بڑون مین سے جو برتری کا استحقاق رکھتے ہین ابلیس نے دوسری
شق کو اختیار کیا اور جواب مین قَالَ کہا کہ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون اس مخلوق سے پھر اپنی بہتری بیان کرتا ہے کہ خَلَقْتَنِي
مِن نَّارٍ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور اوسمین لطافت اور نورانیت ہے وَخَلَقْتَهُ اور پیدا کیا تو نے اوسے مِن طِينٍ ۝
مٹی سے کہ اوسمین کثافت اور تاریکی ہے اور ابلیس نے اس قیاس مین خطا کی اور اسکا ایک شمہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کشف الاسرار مین ہے
کہ آگ فرقت کا سبب ہے اور مٹی وصلت کا سبب آگ سے ٹوٹا ہوا ہے اور خاک سے ملا ہوا آدم خاک سے تھے ملے رہے یہانتک کہ ثم اجتباہ ربہ
خلعت پایا ابلیس آگ سے تھا ٹوٹ گیا یہانتک کہ فاخرج منہا کے ساتھ مردود ہو گیا ایک وزارک شعر پر دوسرے حضرت سلطان العارفین نے کہا
کیا ہوتا اگر یہ خاک پاک نہوتی حضرت ابو سعید نے ایک نعرہ مارا کہ اگر یہ خاک نہوتی تو آتش عشق روشن نہوتی اور سینون کا سوز اور
آنکھون کا اشک نہ ظاہر ہوتا اسواسطے کہ اگر یہ خاک نہوتی تو مہر ازل کی بو کون سونگھتا اور قرب لم یزل سے آشنا کون ہوتا نظم اے خاک
چہ خوش طینت قابل داری ۞ گلہاے لطیف ہست کہ در گل داری ۞ در مخزن کنت کنزا ہر گنج کہ بود ۞ تسلیم تو کردند کہ در دل داری
قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے ابلیس سے جب وہ اپنی بہتری کا دعوی کر چکا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پھر نکل جا تو بہشت سے یا آسمان پر سے
یا فرشتون کی صورت سے فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ کہ یقینی تو راندا ہوا ہے رحمت سے اور دور ہوا ہے رتبہ کرامت سے وَإِنَّ عَلَيْكَ
اور بیشک تجھ پر لَعْنَتِي میری لعنت اور پھٹکار اور میرا غصہ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ روز جزا تک قَالَ رَبِّ
کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب فَأَنظِرْنِي پھر مجھے مہلت دے جو تو نے مجھے راندہ کیا إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝
اوس دن تک کہ قبرون سے اوٹھائے جاوینگے لوگ اور ابلیس کی غرض یہ تھی کہ موت کا مزہ نہ چکھے قَالَ فَإِنَّكَ

فرمایا حق تعالی نے کہ پس بیشک تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ مہلت دئے ہوؤن مین سے ہے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اوسدن تک کہ وقت معلوم ہے یعنی پہلی بار صور پھکنے تک کہ اوسوقت سب مرجائینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ کہا ابلیس نے کہ پھر قسم ہو مجھے تیرے غالب اور قاہر ہونے کی کہ تسلط کرسکون لَاُغْوِيَنَّهُمْ ضرور گمراہ کرونگا اولاد آدم کو اَجْمَعِيْنَ سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مگر تیرے اون بندون کو مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ جو اونمین سے چیدہ کئے گئے ہین شرک اور عصیان کے لوث سے قَالَ کہا حق تعالی نے کہ فَالْحَقُّ پھر حق مجھ سے ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ اور مین حق ہی کہتا ہون کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ البتہ ضرور بھر دونگا مین دوزخ کو مِنْكَ تجھ سے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور اون لوگون سے جو تیری پیروی کرینگے مِنْهُمْ آدمیون اور جنون مین سے اَجْمَعِيْنَ اون سب سے قُلْ کہو اے ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَا اَسْئَلُكُمْ نہین مانگتا ہون مین تم سے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون مین سے یعنی اون لوگون مین سے جو اپنی طرف سے بنا کر ایسی بات ظاہر کرتے ہین جو واقع نہین ہین صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تکلف کرنے والون کی تین علامتین ہین ایک یہ کہ اوسکے ساتھ جھگڑتا ہے جو اوس سے برتر ہے دوسری یہ کہ چاہتا ہے کہ جو چیز نہ پا سکتا ہو وہ ہاتھ آوے تیسری یہ کہ وہ بات کہتا ہے جو اوسے معلوم نہین اِنْ هُوَ نہین ہے قرآن اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت لِّلْعٰلَمِيْنَ اہل عالم کے واسطے جن ہون یا انسان وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور قریب ہے کہ جانوگے تم قرآن کی خبر یعنی جو کچھ اوسمین ہے وعدہ وعید یا جانوگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اور اونکی بات سچ ہونا تمکو معلوم ہو جائیگا بَعْدَ حِيْنٍ ایک وقت اور مدت کے بعد کہ وہ موت کی گھڑی ہے یا قیامت کا دن یا اسلام ظاہر ہونے کا وقت

خمس و سبعون اٰیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ الزمر مکیۃ وھی
پچہتر آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ زمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور یہ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہے جو الْعَزِيْزِ غالب ہے تقدیر مین الْحَكِيْمِ دانا ہے تدبیر مین اِنَّآ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ اوتاری ہمنے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تیری طرف اے ہمارے حبیب کتاب کہ وہ قرآن ہے بِالْحَقِّ صحت اور راستی کے ساتھ یا حق ثابت اور بیان کرنے کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس عبادت کر اللہ کی مُخْلِصًا اوس حال مین کہ پاک کرنے والا ہو تو لَّهُ الدِّيْنَ اوسکے واسطے اپنی عبادت کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہین کہ وہ بھی حکم کئے گئے ہین کہ اپنی عبادت کو شرک اور ریا سے پاک کرین اَلَا لِلّٰهِ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ خدا ہی کے واسطے ہے الدِّيْنُ الْخَالِصُ عبادت پاک شرک سے یعنی وہی مستحق ہے اسکا کہ اوسکی عبادت خالص ہو اسلئے کہ صفت الوہیت کے ساتھ وہ منفرد اور یکتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور جنہون نے پکڑ لئے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست یعنی بہت سے خدا کہ انکو بہت دوست رکھتے ہین عام اس بات سے کہ وہ فرشتے ہون یا بت وغیرہ اور کافر کہتے ہین مَا نَعْبُدُهُمْ نہین پوجتے ہین ہم اونکو اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ مگر اسواسطے کہ نزدیک کرین ہمکو اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف زُلْفٰى نزدیک کرنے یعنی تاکہ وہ ہماری شفاعت کرین اور اونکی شفاعت سے ہم مرتبہ پائین اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ تحقیق

یفصلا زم

پیدا کرنے کے بعد پیدا کرنا یعنی نطفہ کو تھکا کرتا ہے اور تھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی ہڈی پھر ہڈی کو گوشت میں چھپی ہوئی پھر جسم درست فِيْ
ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ تین تاریکیوں میں ایک تاریکی جھلی کی کہ رحم میں ہوتی ہے دوسری تاریکی رحم کی تیسری تاریکی پیٹ کی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
وہ جو یہ کام کرتا ہے خدا ہے رَبُّكُمْ رب تمھارا لَهُ الْمُلْكُ اوسکے واسطے ہے بادشاہی مطلق کہ اوسمیں زوال اور فنا کو دخل ہی نہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو راہ حق سے
باوجود ان کھلی ہوئی دلیلوں کے اِنْ تَكْفُرُوْا اگر کافر ہو گے ای مکے والو فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہے عَنْكُمْ
تمھارے ایمان اور عبادت سے وَلَا يَرْضٰى اور وہ نہیں پسند فرماتا اور نہیں حکم کرتا لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اپنے بندوں کے کفر کا
اور کفر سے اوسکا ناراض ہونا اس سبب سے نہیں کہ کفر سے اوسکو کچھ ضرر پہونچتا ہے بلکہ وہ یہ نہیں پسند کرتا کہ کفر کا ضرر بندوں کو پہونچے وَ
اِنْ تَشْكُرُوْا اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا شکر گزاری کرو اس نعمت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ حق کی طرف تمکو بلاتے ہیں يَرْضَهُ
لَكُمْ پسند کرتا ہے وہ تمھارے واسطے اس لیے کہ شکر گزاری تمھاری فلاح کا سبب ہے وَلَا تَزِرُ اور نہیں اوٹھائیگا وَازِرَةٌ
کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے کے گناہ کا بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کا بوجھ اوٹھائیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر تمھارے
رب کی طرف ہے مَّرْجِعُكُمْ پھر جانا تمھارا فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر دیگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کی جو تھے تم
عمل کرتے اور اوسکی خبر کرنا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب ہوگا اِنَّهٗ بیشک وہ عَلِيْمٌ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اوس چیز کو جو سینوں میں ہے نیتیں اور ارادے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اور جب پہونچتی ہے کافروں کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے یا حذیفہ بن مغیرہ
ضُرٌّ سختی جیسے بیماری اور مفلسی اور بلا دَعَا رَبَّهٗ پکارتا ہے وہ اپنے رب کو مُنِيْبًا اِلَيْهِ پھرنے والا اوسکی طرف اور فریاد رسی
چاہنے والا اوس سے اور ترک کرنے والا بت پرستی اور بتوں سے خواہش کرنا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ پھر جب بخشتا ہے حق تعالی اوسکو نِعْمَةً
مِّنْهُ کوئی نعمت اپنے پاس سے اور وہ سختی اوس سے رفع کر دیتا ہے نَسِيَ بھولا جاتا ہے مَا كَانَ يَدْعُوْٓا وہ چیز کہ پکارتا تھا خدا
اِلَيْهِ سختی اوٹھ جانے کی طرف مِنْ قَبْلُ اس نعمت سے پہلے یعنی اوس سختی کو بھول جاتا ہے یا راحت کے بعد دعا اور عاجزی سے
اوٹھاتا ہے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اور کرتا ہے خدا کے واسطے اَنْدَادًا شریک اور ہمسر یعنی عبادت میں بتوں کو خدا کا شریک کرتا ہے لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
تا کہ گمراہ کرے لوگوں کو راہ خدا سے کہ اسلام ہے قُلْ تَمَتَّعْ کہہ کہ فائدہ لے بِكُفْرِكَ اپنے کفر کے سبب قَلِيْلًا تھوڑا سا تھوڑے زمانہ تک دنیا میں
حکم تہدید ہے یعنی فائدہ کی چیزوں میں سے جس چیز کے ساتھ چاہے مشغول ہو پھر اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ بیشک تو اہل دوزخ میں سے ہے اور دنیا کی
لذتیں عذاب دوزخ کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور ناچیز ہیں پھر فرماتا ہے کہ آیا ایسا کافر بہتر ہے اَمَّنْ [illegible] قَانِتٌ فرمانبردار ہے جیسے حضرت ابو بکر
اور حضرت عمر فاروق یا عمار یاسر یا سلمان فارسی یا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور روایت مشہور یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] رضی اللہ تعالی عنہ [illegible]
قانت یعنی جو قائم ہے وظائف بندگی پر اور ہمیشہ حق تعالیٰ کی عبادت کے رکھنے کی رسموں پر اٰنَاۤءَ الَّيْلِ رات کی گھڑیوں میں
سَاجِدًا سجدہ کرنے والا خدا کو وَّقَآئِمًا اور کھڑا رہنے والا نمازوں میں يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
ڈرتا ہے عذاب آخرت سے وَيَرْجُوْا اور امید رکھتا ہے آخرت میں رَحْمَةَ رَبِّهٖ اپنے رب کی رحمت یعنی [illegible]

کر طاعت بہت کرتا ہی اور طریقہ مجاہدہ لازم پکڑے ہوئے ہی پھر بھی متردد ہی خوف اور رجا کے درمیان یعنی کبھی تو کعبہ خوف کے گرد
طواف کرتا ہی کبھی میدان امید مین سیر اور تیغ ایمان ان دو بازو اقبال کے سوا ہوائے کمال مین اوڑ نہین سکتا کہ لو وزن خوف المؤمن
ورجاؤہ لاعتدلا ☆ نظم ☆ گرچہ داری طاعتی از بیمش ایمن مباش ☆ ور گنہگاری ز فیض رحمتش دل برمدار ☆ نیک ترسان شو کہ قہر دوست
بیرون از قیاس ☆ باش بس خوشدل کہ لطف دوست افزون از شمار ☆ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین توحید جیسے ارباب فضائل وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ لوگ جو نہین
جانتے ہین خدا کی وحدانیت جیسے صاحب رذائل إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ کوئی سوا اسکے نہین کہ نصیحت قبول کرنے والے ہوتے ہین میری قدرت کی
دلیلون سے أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ عقل والے جو وہم کی آلودگی سے پاک ہین قُلْ يَا عِبَادِ کہہ اے میرے بندو الَّذِينَ آمَنُوا
ایمان والو اتَّقُوا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب سے اور پرہیز کرو اور تقوے کی علامت طاعت کرنا اور گناہ سے بچنا ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
اون لوگون کے واسطے جنہون نے نیکی کی ہی کلمۂ شہادت کہکر فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا اس دنیا مین حَسَنَةٌ ثواب نیکی کا ہی آخرت مین
کہ وہ ثواب بہشت ہی یا جن لوگون نے نیکی کی طاعت مین التزام کر کے دنیا مین اونکے واسطے نیک بدلا ہی کہ وہ صحت اور عافیت ہی یا جنہون نے
اخلاق الٰہی اپنے مین پیدا کیے دل کی روشنی اور چہرہ کی تازگی اور خوب تعریف دنیا مین اونکے واسطے ہی یا جن لوگون نے مشاہدہ کے طریق
پر عبادت کی دنیا مین اونکے واسطے تجلی انوار تجلیات جلالی و جمالی ہی اور بعض مفسرون کے قول پر یہ آیت حبشہ کے مہاجرون کی شان
مین ہی جیسے حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے ساتھی کہ بعضے اونکو ہجرت کرنا کی ہی یعنی جن لوگون نے ہجرت کی اونکے لیے
دنیا مین دشمنون سے رہنا اور بلا سے نجات ہی وَأَرْضُ اللَّهِ اور خدا کی زمین ہجرت کرنے کے واسطے وَاسِعَةٌ کشادہ ہی اونکے
واسطے جو ہجرت کا ارادہ کرے إِنَّمَا يُوَفَّى سوا اسکے نہین کہ پورا دیے جاتے ہین الصَّابِرُونَ صبر کرنے والے جو وطنون کی مفارقت
یا مسافرت اور غربت کی سختی اور کربت پر یا عبادت کی مشقت پر یا دشمنون کی ایذا سہنے پر صبر کرتے ہین اونھین پورا دیا جاتا ہی أَجْرَهُمْ
اونکا اجر بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیشمار یعنی بیحد کہ شمار مین نہ آئے سالمی مین ہی کہ قیامت کے دن بلا کسیکے صابرون کو روبرو مین
حاضر کرینگے نہ اونکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ اعمال نامے کھولینگے بلکہ اونپر ثواب بے حساب برساوینگے اور اونکو وہ درجہ حاصل ہوگا کہ دنیا
جو خیر و عافیت سے رہے اور کبھی کسی کو ظلم مین نہین پہنچے وہ تمنا کرینگے کہ کاش کہ ہمارے بدن قینچیون سے ذرہ ذرہ کر دیے گئے ہوتے کہ آج
بلا والون کے ساتھ ہمکو بھی یہی مرتبہ حاصل ہوتا ☆ نظم ☆ نیست محروم ہیچ غم دیدگان ☆ کاز بلاہا شوند گزیدگان ☆ ہر کہ از تیغ ناز خستہ شود ☆
لطف یارش ازو مرہم بیشتر ہوگا ☆ کہ کفار مکہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کیا تم اس بات کی کہ اپنے باپ دادا کے دین
اور آئین بنانے ہو جو ہمارے دین و روش کے مخالف ہو آخر دیکھو تو اپنے باپ دادا اور قوم کے سردارون کی ملت کو کہ لات و عزی کی پرستش
کرتے تھے تو تم بھی وہی طریقہ پکڑو اور رحمت و آسایش پاؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ کہہ بیشک مین حکم کیا گیا ہون
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ یہ کہ عبادت کرون اللہ کی مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ پاک کرنے والا اوسکے واسطے دین کو شرک سے یعنی
مجھے حکم ہی کہ موحد رہون اور توحید کی طرف لوگون کو دعوت کرون وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ

کہ ہون مین اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پہلا مسلمانون کا اس امت مین سے ہو یعنی پہلے کرین اونکا امام اور اونکا آگے چلنے والا ہون دنیا
اور آخرت مین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری مرتبہ اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
اگر گناہ کرون اپنے رب کا اور شرک کرون اور تمہارا طریقہ اختیار کرون عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب کو اوس بڑے دن کے کہ بڑی
ہین اوسکی گردشین اور ہیبتین اوسکی ہولین قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ کہہ اللہ کو مین پوجتا ہون مُخْلِصًا لَّهٗ اوس حال مین کہ پاک کرنے والا ہون
اوسکے واسطے دِیْنِیْ ○ اپنے دین کو شرک سے یا خالص کرنے والا ہون اپنے عمل کو ریا سے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ پس تم
پوجو جسے چاہو مِّنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا یہ حکم تہدید ہے اور تنبیہ ہے اونکے محروم رہنے پر اور آیہ سیف سے یہ حکم منسوخ ہوا کہا ہے کہ جب مشرکون نے
یہ آیت سنکر جواب دیا کہ اے محمد تمنے نقصان کیا اپنے باپ دادا کے دین کی مخالفت مین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ
کہہ بیشک نقصان اوٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہین جنہون نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی ذاتون مین کہ گمراہ ہوئے
وَاَهْلِیْهِمْ اور اپنے لوگون مین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن کہ اونسے الگ رہینگے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ
ہر انسان کے واسطے ایک مکان اور ایک اہل بہشت مین پیدا کیا ہے تو جو کوئی خدا اور رسول کا حکم مانتا ہے وہ جنت مین داخل ہوگا اور اوسکا مکان
اور اوسکے لوگ اوسکو دینگے اور جو کوئی نافرمانی کریگا اوسے دوزخ مین لیجائینگے اور اوسکا مکان اور اہل دوسرے کو دینگے جو مطیع ہوگا تو کافر
قیامت کے دن مکان اور اہل سے یا یون اپنا نقصان کرتے ہین اَلَا ذٰلِكَ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ وہ هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِیْنُ ○ وہ نقصان کھلا ہوا کہ اہل موقف مین سے کسی پر پوشیدہ نرہیگا لَهُمْ اون نقصان اوٹھانے والون کے واسطے مِّنْ فَوْقِهِمْ
اونکے اوپر سے ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ سایبان ہین آگ کے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور اونکے نیچے بھی سایبان ہین اوس
دوسرے گروہ کے واسطے جو اونکے سب نیچے والے درکہ مین ہین اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ سب سے نیچے والا درکہ منافقون کے واسطے ہے اور یہان
کافر مراد ہین اور ظلال سے فرش اور بچھونا مراد ہے اور ظلل کا ذکر کلام مین مجاز کے طریقہ پر ہے ذٰلِكَ وہ عذاب جو مذکور ہوا یُخَوِّفُ اللّٰهُ
بِهٖ ڈراتا ہے اللہ اوسکے سبب عِبَادَهٗ اپنے بندون کو تاکہ پرہیز کرین ایسی چیز سے جو اونھین اس عذاب مین مبتلا کرے جیسے شرک اور معصیت
یٰعِبَادِ اے میرے بندو فَاتَّقُوْنِ ○ پس ڈرو مجھسے یعنی جو چیزین میرے غصے کی موجب ہین اونسے متعرض نہو اور وہ باتین کرو لکھا ہے کہ
زمانہ جاہلیت مین ایک گروہ نے خالق کی وحدانیت کا اقرار کیا جیسے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تو
حق تعالیٰ انکی شان مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا اور جن لوگون نے پرہیز کیا اور الگ ہوگئے الطَّاغُوْتَ شیطان
یا بتون یا کاہنون سے یا ہر چیز سے جسکو خدا کے سوا پوجتے ہین کنارے ہوگئے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا اس بات سے کہ اونکو
پوجین وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰهِ اور پھرے خدا کے حکم کی طرف بالکل اور اپنے دل کو حق کی طرف متوجہ کیا لَهُمُ الْبُشْرٰی
اونکے واسطے خوشخبری ہے دنیا مین فرشتون کی زبانی مرتے وقت اور عقبی مین گناہون کی مغفرت اور ہمیشہ کے واسطے جنت کی ہے اسباب
نزول مین لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سرفراز ہوئے
تو چھ آدمی عشرہ مبشرہ مین سے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور زبیر اور سعد بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمان

بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اونسے ملاقات کی تو حقیقت ایمان کی خبر پوچھی اور جو باتین حضرت صدیقؓ نے فرمائین اونسے
ان لوگون نے پہچانی کی خوشبو سونگھی اور مسلمان ہوئے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ پھر خوشخبری
سنا دو میرے اون بندون کو الَّذِيْنَ جو يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ سنتے ہین بات ابوبکر صدیقؓ کی فَيَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَهٗ ط پھر پیروی کرتے ہین بہتر بات کی احسن سے بہت خوب مراد ہی یہ وجہ ہے کہ اونکی بات سب خوب تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ بات سننا اور بہتر بات کی پیروی کرنا عام ہی اور قول سے قرآن مراد ہی اور احسن سے احسن محکم ہی منسوخ کے سوا اور عزیمت ہی
رخصت کے سوا اور جو ایک قاعدہ ہی کہ قرآن شریف مین دشمنون کی خرابیان اور رنجشین ہین اور دوستون کی خوبیان اور صفتین ہین یعنی یہ لوگ
احسن کی اتباع کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ کا طریقہ ہی خصلت فرعون کے سوا اور علیٰ ہذا القیاس اور لباب مین ہی کہ ملتون والون کے
قول مراد ہین اور سب ملتون مین دین اسلام احسن ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ قول سے وہ باتین مراد ہین جو مجلسون اور محفلون مین
ہوتی ہین اور اہل دل لوگ اون باتون مین سے بہتر بات کی متابعت کرتے ہین مثل ہی کہ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ بیت قول کس چو شنوی
در وی تامل کن تمام ٭ صاف را بردار و دُردی را رہا کن والسلام ٭ اور بحر الحقائق مین کہا ہی کہ قول عام ہی خدا کا کلام ہو یا فرشتون کی
بات یا آدمی کا قول یا شیطان کی بات یا نفس کی تو آدمی تو حق اور باطل نیک اور بد سب کچھ کہتا ہی اور شیطان گناہ ہی کی بات اور
نفس آرزوؤن کی رغبت دلاتا ہی اور فرشتہ طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہی اور حق تعالیٰ اپنی طرف پکارتا ہی کہ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا تو خاص
بندے وہ ہین جو احسن اقوال کو کہ وہ حضرت رب الارباب کا خطاب ہی اور یہ خطاب جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی
سنا اوسی کی پیروی کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو بہتر باتون کی متابعت کرتے ہین الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہین راہ
دکھائی اونھین اللہ نے منزل مقصود کی وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اور وہ گروہ وہ تو ہین اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ عقلون والے
کہ اونکی عقلین صاف ہین وہم کے شائبون سے اور خالی ہین عوام کی عادتون سے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ کیا پھر وہ شخص کہ ثابت ہو گیا
جسپر كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط کلمہ وعید کا جو عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہی جیسے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ اور هٰٓؤُلَآءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ کا کلمہ ہی تو وہ
کیا اوسکے مثل ہی جسپر یہ کلمہ عذاب واجب نہوا ہو اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ کیا تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی دیتے ہو مَنْ فِي النَّارِ ۝ اوسے جو
دوزخ مین ہو یعنی کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اوسے مومن کر لو اور عذاب سے رہائی دو یہ انکار کی تاکید ہی یعنی یہ کام ہرگز تمہارے ہاتھ مین نہین کہ دوزخیون کو
عذاب سے چھوڑا لو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ دوزخیون سے ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ مراد ہی لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اگر وہ لوگ جو ڈرے
رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے اور ایمان اور طاعت سے متصف اور آراستہ ہوئے لَهُمْ غُرَفٌ اونکے واسطے مکان ہین اونچے اونچے
جنت مین کہ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ اونکے اوپر بہت بلند مکان ہین مَّبْنِيَّةٌ لا بنائے ہوئے یعنی مستحکم اون مکانون کے ایسے جو
زمین پر بناتے ہین تَجْرِيْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اون مکانون کے نیچے سے نہرین جنت کی وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی
اللہ نے وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ خلاف نہین کرتا اللہ اپنا وعدہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین سمجھا ہی تو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا آسمان سے مَآءً پانی یعنی مینہ فَسَلَكَهٗ پھر بہایا اوس پانی کو يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ چشمون مین جو زمین میں ہین

اوتارا ہم نے ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہے اوس پانی کے سبب کھیتیان کہ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہیں اونکے
رنگ جیسے سبز زرد سپید اور سوا ان رنگون کے یا جدا جدا ہیں قسمیں جیسے گیہون تل اور مثل اونکے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہے کھیت ہرے ہونے کے
بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہے تو اوسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ يَجْعَلُهٗ پھر کر دیتا ہے خدا اوسے حُطَامًا ریزہ
ریزہ اور ٹوٹا اور روندا ہوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اوگانے میں لَذِكْرٰى البتہ یاد کرنا ہے لِاُولِي
الْاَلْبَابِ عقل والون کے واسطے یا اوسمین نصیحت ہے عقلمندون کے لیے کہ حال دنیا کو اوس تر و تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں

ع ۱۷

اور اوسپر اعتماد نہین کرتے ہیں واسطے کہ تھوڑے زمانہ مین وہ تری و تازگی جاتی رہتی ہے اور زردی اور خشکی آجاتی ہے اور حوادث کے سبب
پامال ہو کر اور کٹ کر تلف ہوتی ہے نظم بود حال دنیا چو آن سبزہ زار * کہ بس تازہ بینی بفصل بہار * چو بر وے وزد تند باد خزان
یکی برگ سبزے نیابی ازان * اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھولدیا ہے اوسنے صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اوسکا
سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اوسکے مثل ہے جسکا سینہ
حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہے فَهُوَ پس جسکا سینہ کشادہ ہے وہ عَلٰى نُوْرٍ اوپر نور معرفت کے ہے مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی
طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ حق تعالی نے اونکے دل
نور معرفت سے منور فرمادیے پھر ابولہب اور اوسکے فرزند بے ادب کی شان مین فرمایا کہ فَوَيْلٌ پھر عذاب کی شدت لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
سخت دلون کے واسطے ہے کہ اونکے دل انکار کرنے والے ہیں مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے یا خالی ہیں اوس سے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ غافل و سنگدل
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کھلی ہوئی گمراہی مین ہے یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا ہے اوسپر اوسکی گمراہی ظاہر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت ہے کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھرنا ہے دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہے دار الغرور سے
یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اوسکی تیاری کرنا ہے ایک عزیز نے اس باب میں فرمایا ہے نظم نشان آنکہ کرد فیض اسلام ست
نورانی * توجہ باشد اول سوے دار الملک روحانی * ز دنیا روے گردانیدن و فکر اجل کردن * کہ چون مرگ اندر آید خوش توان مردن باسانی *
لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ تو حدیث سنا کیا ہو اگر ہمارے واسطے آپ کچھ بات ارشاد کیجیے اور اپنے لب گہربار سے
بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کیجیے بیت سر چشمہ حیات لبہای لعل تو * قوت روان دہد بسخن حکایت از لب شکر فشان تست * تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اللہ نے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ بہتر بات کہ وہ ہے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ یعنی قرآن کہ اوسکی بعضی آیتیں بعض کے مشابہ ہیں اعجاز میں
یا الفاظ کی تیزی اور معنی کی صحت میں یا اوسمین سے بعض تصدیق کرنے والا ہے بعض کا اور اوسمین کچھ تناقض اور اختلاف نہین مَّثَانِيَ جسمین دو دو اور دوہرائی ہوئی
یعنی اوسمین وہ خبریں جیسے کئی طرح مذکور ہیں جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ کھڑے ہوتے ہیں
اوس سے یعنی اون وعیدون سے جو اوسمین مذکور ہیں جُلُوْدُ الَّذِيْنَ کھالین اون لوگون کے جو ڈرتے ہیں يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ اپنے رب سے
ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہو جاتی ہیں اور آرام پاتی ہیں جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اونکی کھالین اور دل اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند کریم کی رحمت و مغفرت
یاد کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تھراتے ہیں ہیبت الہی سے اور تسکین پاتے ہیں انس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہے

کہ ٹھہر جاتا اور آرام پاتا قبض اور بسط کے آثار سے حاصل ہوتا ہے یا پوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف الاسرار میں ہے کہ تقشعر منہ جلودہم صفت ہے
مبتدیان راہ کی اور تلین جلودہم و قلوبہم علامت ہے نواختگان لطف الٰہی کی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہے هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہے
اللہ کی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو جو خدائے خالق کی طرف سے ہے یَهْدِیْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہے اوسکے سبب سے مَنْ یَّشَآءُ
جسے چاہتا ہے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل میں جا پہونچتا ہے فَمَا لَهٗ تو نہیں ہے
اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ کوئی راہ دکھانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ کیا جو کوئی بچاتا ہے
بِوَجْهِهٖ اپنے منہ سے سُوْٓءَ الْعَذَابِ بدی اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہے آتش دوزخ کی آنچ سے کہ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن
قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اوسکے ہے جو عذاب سے نڈر ہو کر راحت میں زندگی بسر کرتا ہے وسیط میں کلبی رحمۃ اللہ
علیہ سے منقول ہے کہ نڈر سے ابوجہل مراد ہے کہ اوسے دوزخ میں لیجاینگے ہاتھ گردن میں باندھ کر اور وہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ کی طرف
منہ نہ کرے اور اوس سے بچے وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ اور کہینگے ظالموں سے ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝
وبال اوس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِیْنَ تکذیب کی اون لوگوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ کے
قبل اپنے پیغمبروں کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو آیا اونپر عذاب الٰہی مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ جہاں کہ نہ جانتے تھے
اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ تو چکھائی اونکو اللہ نے ذلت و خواری اور رسوائی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
زندگی دنیا میں قتل اور قید اور جلاوطنی اور مسخ ہو کر اور زمین میں دھنس کے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اونکے
واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ بہت بڑا ہے دنیا کے عذاب سے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ ہے تمام ہی نہوگا لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ اگر وہ جانتے
تو عبرت پکڑینگے اور اپنے کو عذاب سے چھوڑائینگے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور بیشک ہمنے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیوں کے واسطے یا اہل مکہ کے
لیے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب میں کہ قرآن ہے مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو ہر دین میں کام آسکے لَعَلَّهُمْ
یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید وہ لوگ نصیحت پائیں اوسکے سبب سے اور وہ کتاب جو ہمنے اوتاری قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن ہے زبان عربی میں غَیْرَ
ذِیْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بےعیب ہے اور بےخلل اور بے تناقض فقیہ ابواللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ غیر مخلوق ہے اور بہت تقدیر اوتارا گیا ہے اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ شاید وہ اوسکے معنی میں تامل کرنے کے سبب سے منکرین کفر و تکذیب
ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی خدا نے مَثَلًا ایک مثل مشرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہے کہ رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ ایک مرد غلام ہو
اور اوسمیں بہت شریک ہیں مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو نا موافق اور ہر ایک اوس سے کام کا حکم کرے اور وہ کسیکا کام پورا نہ کرسکے اور کوئی شریک اوس سے
راضی نہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد ہے چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اوسکا ایک ہی آقا ہو اور کوئی
اوسمیں جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام میں متوجہ ہو کر اوسے خوشنود کر سکتا ہے هَلْ یَسْتَوِیٰنِ کیا برابر ہوسکتے ہیں دونوں غلام
مَثَلًا مثل ہونے کی رو سے یقینی دونوں غلام برابر نہیں ہوسکتے اسواسطے کہ ایک اپنے آقاؤں کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہے اور سب آقا اوس سے ناراض
رہتے ہیں اور دوسرا شریکوں کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہے تو اوسکا آقا اوس سے خوش اور راضی رہتا ہے مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہے کہ اوسکو

وقفہ

اپنا دل اپنے معبودوں میں سے ہر ایک کی عبادت میں پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کے مثل ہے کہ خدا کے سوا کسیکی عبادت کرتا ہو نہ کسیکو دوست رکھتا ہے نہ اور کوئی اوسکی امیدگاہ ہے بیت یک یار پسند کن چو یک دل داری ٭ در وہ یکی تو در جہان بس خواری ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اسکے واسطے ہے جو خدائی میں اپنا شریک نہیں رکھتا بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے کہ وہ مالک مطلق ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم امید رکھتے ہیں کہ محمد مر جائیں اور ہم اونسے نجات پائیں تو حق تعالی نے فرمایا کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ بیشک تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ ہوگے وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور یقینی مشرک بھی مردہ ہیں یعنی جلد مر جائینگے تو اپنی موت سے وہ بیخوف نہیں ہیں اس حال میں دوسرے کی موت کا انتظار میں جہالت اور کمال حماقت ہے بیت ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری ٭ شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود ٭ ثُمَّ اِنَّكُمْ پھر بیشک تم ای مومنو کافروں کے ساتھ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّكُمْ اپنے رب کے پاس تَخْتَصِمُوْنَ جھگڑوگے اور دین میں اور اونپر غلبہ حقی کو ہوگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جھگڑا عام ہے کہ بعضے لوگ بعضوں سے جھگڑینگے دنیا کے قضیوں میں اور ہر ایک اپنے حق کو چاہیگا فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون بڑا ظالم ہے مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ اوس شخص سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر اور اوسکے زن اور فرزند اور شریک منسوب اور ثابت کرے وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اور جھوٹ جانے سچ بات کو کہ وہ قرآن ہے اِذْ جَآءَهٗ جب آئے اوسکے پاس اور بعضوں نے کہا ہے کہ صاحب صدق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ وہ کافروں کے پاس تشریف لاتے ہیں تو وہ کافر تکذیب کرتے ہیں اور جھوٹا بتاتے ہیں اَلَيْسَ کیا نہیں یعنی ہے فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ میں مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ جگہ اور مقام کافروں کے واسطے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ اور وہ جو آیا سچی بات کے ساتھ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اور وہ جسنے سچا جانا اوسکو اُولٰٓئِكَ وہ گروہ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ وہی ہیں پرہیزگار اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ جاء بالصدق سے جبریل امین مراد ہیں کہ قرآن لائے اور صدق بہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہیں کہ آپ نے اوسکی تصدیق کر لیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قرآن لانے والے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور بعضے بیان میں ہے کہ تصدیق کرنے والے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ سب مومن تصدیق کرنے والے ہیں لَهُمْ انکے واسطے ہے مَّا يَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہیں اور تمنا کریں نعمت اور کرامت عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس ذٰلِكَ یہ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ جزا نیک کام کرنے والوں کی یعنی اہل تصدیق کی اور حق تعالی اونکو جزا دیتا ہے لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ تاکہ مٹا دے اور چھپالے اللہ عَنْهُمْ اونسے اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا بہت برا کام جو اونھوں نے کیا ہو بہت برے کام کا ذکر مبالغہ کے واسطے ہے یعنی جب بہت برے کام کو مٹائے اور چھپائیگا تو جو کم برے کام ہیں اونھیں بطریق اولی محو اور مخفی فرمائیگا وَيَجْزِيَهُمْ اور جزا دیگا اونکو اَجْرَهُمْ اجر اونکا بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بہت اچھے کام کے ساتھ جو عمل کرتے تھے کہ وہ بہت اچھا کام ایمان ہے بعضوں نے کہا ہے کہ اونکے احسن اعمال کی جزا زیادہ عطا کرینگے اور باقی اعمال کا اجر بطور دینگے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ کیا نہیں ہے اللہ کافی عَبْدَهٗ اپنے بندے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکے دشمن

کہ اسد جل شانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون کے شر سے بچانے کے واسطے کافی ہو اور اپنے حبیب کی نصرت کر کے مشرکون پر غالب کریگا
اور دین محمدی کو سب دینون پر غالب دیگا کہا ہو کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے باطل معبودون کے عیب
بیان کرتے تو کافر کہتے کہ ای محمد ایسا نہ کہو ورنہ ہمارے خدا تمکو رنج پہونچائینگے اور تمہارا احوال تباہ ہو جائیگا تو حق تعالی نے فرمایا وَيُخَوِّفُونَكَ
اور ڈراتے ہین تجکو مشرک بِالَّذِينَ اونسے جنکو وہ پوجتے ہین مِنْ دُونِهِ سوا خدا کے وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ اور جسے گمراہ کرے
اسد گمراہی کی وجہ سے وہ خوف دلاتا اون چیزون کا جو کہ تجھے نہ ضرر پہونچا سکتے نہ فائدہ فَمَا لَهُ تو نہین ہو اون گمراہون کو مِنْ
هَادٍ کوئی ہدایت کرنے والا اونکو ہدایت کرے وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ اور جسے ہدایت کرے اسد کہ وہ خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے
فَمَا لَهُ تو نہین ہو اوس ہدایت کیے ہوے کو مِنْ مُضِلٍّ کوئی گمراہ کرنے والا کہ اوسے راہ سے بہکا دے أَلَيْسَ اللَّهُ کیا
نہین ہو خدا بِعَزِيزٍ غالب دشمنون پر ذِي انْتِقَامٍ انتقام لینے والا کافرون سے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اور اگر
پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکون سے کہ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیا آسمان کو
اور زمین کو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اسد نے ہو اسواسطے کہ زمین آسمان کا پیدا کرنا اور اسکا خالق اور ایک ہونے پر بہت کھلی ہوئی دلیل ہو
قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ کیا پھر دیکھتے ہو تم یہ بات کہ پکارتے اور پوجتے ہو تم مِنْ دُونِ اللَّهِ
اور توقع رکھتے ہیں بتون کو پوجتے ہو اِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ اگر چاہے خدا مجکو پہونچانا سختی اور محنت پہونچانا تو هَلْ هُنَّ کیا ہین ﴿یہ﴾
زندگی دنیا میں كَاشِفَاتُ دفع کرنے والے وہ سختی جو خدا نے میرے واسطے چاہی أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ یا اگر ارادہ کرے اسد میرے رحمت
واسطے تیار کیا گیا ہو تو هَلْ هُنَّ کیا ہونگے وہ بت مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ اوس رحمت کے روک رکھنے والے مجھے اوس رحمت کو تو قائل رحمہ
تو عبرت پکڑینگے جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکون سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس ہو مجھے اسد بھلائی پہونچانے اور برائی سے بچانے کو عَلَيْهِ اوسی پر يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
بھروسا کرتے ہین توکل کرنے والے ہر باب اور ہر حال مین اپنا کام اوسی پر چھوڑتے ہین بیت تو با خدا سے خود انداز کار و دل خوش دار کہ رحم
ندارد خدا ز بندہ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میری قوم عمل کرو عَلَى مَكَانَتِكُمْ اون حالون
کی ہر گذشتے ہو اور اپنے کو خدا پر رکھو توکل کی راہ سے اور حق تعالی پر اعتماد واثق کرو یہ ترجمہ ابو بکر کی قرات کے موافق ہو اور حفص کے مکانتکم
پڑھا ہی یعنی اپنی جگہ پر عمل کرو اِنِّي عَامِلٌ تحقیق مین عمل کرنے والا ہون ہر حال پر جو حال مجھ پر گذرتا ہی توکل کی رو سے اوس حال مین
مین عمل کرتا ہون فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ تو قریب ہو کہ جانو گے تم مَنْ يَأْتِيهِ اوس شخص کو کہ ہم مین اور تم مین سے آئیگا اوسپر
عَذَابٌ يُخْزِيهِ عذاب کہ اوسے رسوا کر دیگا وَيَحِلُّ عَلَيْهِ اور اوترے گا اوسپر عَذَابٌ مُقِيمٌ عذاب ہمیشہ اور بلا رہنے والا
اور ایک کی رسوائی دوسرے کے غلبہ کی دلیل ہوگی تو حق تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو جنگ بدر کے دن رسوا کیا کہ اونمین سے
ایک گروہ مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ایک گروہ قید ہوے این سر باد و داو و آن دست ہا بند داد آن کشته خوار و زار و گرفتار و مستمند اِنَّا
أَنْزَلْنَا تحقیق ہم نے اوتاری عَلَيْكَ الْكِتَابَ تجپر کتاب یعنی قرآن لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے بِالْحَقِّ بیان حق کے ساتھ

قرآن شریف مین لوگون کی معاش و معاد کی مصلحتین بیان ہین فَمَنِ اهْتَدَىٰ پھر جو کوئی ہدایت پاوے قرآن کے سبب سے یعنی
جو کچھ اوسمین بیان ہوا ہے اوسپر عمل کرے فَلِنَفْسِهِ تو اوسی کے واسطے ہو اوس عمل کرنے کا فائدہ وَمَن ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہوا یعنی قرآن سے
منہ پھیرے فَإِنَّمَا يَضِلُّ سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے عَلَيْهَا اپنے نفس پر یعنی اوس گمراہی کا وبال اوسی پر ہے وَمَا
أَنتَ اور نہین ہو تم اے ہمارے حبیب عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝ اوپر نگہبان کہ اونکو نہین گمراہ ہونے دو یا اونکے وکیل نہین ہو ہدایت
اور ضلالت کے اختیار مین بلکہ تمھارے ذمہ پر تو فقط حکم کو پہنچا دینا ہے اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ اللہ تعالی قبض کرتا ہے جانین
حِينَ مَوْتِهَا اونکی موتون کے وقت وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ اور قبض کرتا ہے اونکا جو نہین مرا ہے فِي مَنَامِهَا اونکے خواب مین امام محی السنہ
رحمہ اللہ تعالی نے معالم مین فرمایا کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین ایک نفس حیات دوسرا نفس تمیز نفس حیات تو آدمی سے موت ہی کے وقت مفارقت کرتا ہے
اور اوسکے زائل ہونے سے نفس تمیز بھی زائل ہو جاتا ہے اور نفس تمیز سوتے وقت مفارقت کرتا ہے اور اوسکے زائل ہونے سے نفس
حیات نہین زائل ہوتا کشاف مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے زندون اور مردون کی روحین باہم جمع کرا کر
کہ دوسرے کو آشنائی کا پتا اور نشان دیتے ہین فَيُمْسِكُ الَّتِي پھر نگاہ رکھتا ہے اوس عالم مین اوس نفس کو کہ قَضَىٰ عَلَيْهَا
الْمَوْتَ جاری کر چکا ہے اوسپر موت کو وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ اور بھیجتا ہے دوسرے نفس کو جسکی زندگی باقی ہے اوسکے بدنون کی طرف
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ایک نام رکھے ہوئے وقت تک کہ اونکی اجل آ پہونچے اور جمہور مفسرون کے نزدیک امساک و ارسال اون نفسون کے واسطے ہے
جو خواب مین قبض کیے ہوئے ہون إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک نفسون کے قبض کر لینے اور نگاہ رکھنے اور بدنون مین بھیجنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان
ہین کمال قدرت پر اور بعث و حشر کے واسطے لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہین مار ڈالنے کے امر مین کہ نیند کے مشابہ ہے
اور زندہ کرنے کے باب مین کہ وہ جاگنے کے مثل ہے توریت مین ہے کہ اے بنی آدم جسطرح تو سوتا ہے اسی طرح مرتا ہے اور جسطرح تو جاگتا ہے اسیطرح مرنے کے بعد
اوٹھایا جائیگا اور کافر اسمین کچھ غور و تامل نہین کرتے أَمِ اتَّخَذُوا بلکہ ٹھہرا لیا اونھون نے مِن دُونِ اللَّهِ اللہ کے سوا شُفَعَاءَ
شفیع لوگ کہ خدا سے اونکی شفاعت کرینگے قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا کہو کیا وہ شفاعت کرینگے اگرچہ ہون کسی طرح لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا مالک نہون کسی چیز
شفاعت مین سے یعنی شفاعت کی قدرت نہین رکھتے وَلَا يَعْقِلُونَ اور نہین جانتے اپنے پوجنے والون کو یعنی جمادات سے شفاعت کی توقع کچھ
حال ہے کہ وہ قدرت اور علم دونون سے بے بہرہ ہین قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ کہو اللہ کے واسطے ہے شفاعت جَمِيعًا سب یعنی حکم شفاعت اوسی کے
پاس ہے اور بے اوسکے حکم کے کوئی شفاعت نہ کریگا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اوسکے واسطے ہے بادشاہی آسمانون اور زمینون
کی ثُمَّ إِلَيْهِ پھر اوسکی طرف تُرْجَعُونَ ۝ پھیرے جاؤگے تم قیامت کے دن وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ اور جب یاد کیا جاتا ہے اللہ تعالی
وَحْدَهُ اکیلا بے اونکے معبودون کی یاد کے جیسا کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین اشْمَأَزَّتْ بھاگتے ہین اور نفرت کرتے ہین قُلُوبُ الَّذِينَ
دل اون لوگون کے جو لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لاتے بِالْآخِرَةِ آخرت کا وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ اور جب
یاد کیے جاتے ہین وہ جو اونکے معبود ہین مِن دُونِهِ بجز خدا کے إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ اوسی وقت وہ خوش
ہو جاتے ہین حق کو بھولنے اور باطل کے ساتھ مشغول ہونے کے سبب سے مگر مومن کا کام اسکے برعکس ہے کہ وہ خدا کی یاد

ع ۱۰

خوش و مایوسی کی یاد سے غمگین ہو نظم ٭ نامت شنوم دل ز فرح زندہ شود ٭ فال من از اقبال تو فرخندہ شود ٭ وز غیر تو ہر چہ سخن
آید بمیان ٭ خاطر ز غم پراگندہ شود ٭ قُلِ اللّٰھُمَّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ تو جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْکُمُ
تو حکم کریگا بَیْنَ عِبَادِکَ اپنے بندوں کے درمیان آخرت میں فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز میں کہ تھے
وہ اوس میں اختلاف کرتے امر دین میں سے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور اگر ہو اون لوگوں کے واسطے جو کافر ہوئے مَا فِی الْاَرْضِ
جو کچھ ہے زمین میں مال جَمِیْعًا سب وَمِثْلَہٗ اور مثل اون مالوں کے مَعَہٗ اوسکے ساتھ تو لَافْتَدَوْا بِہٖ ہر آینہ فدیہ
دیں اوس مال کو یعنی اوسے فدا کریں کہ اوسکے سبب اپنے کو مول لیلیں اور چھوڑا لیں مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ شدت عذاب سے
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے دن وَبَدَا لَھُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکو مِّنَ اللّٰہِ خدا سے مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ
وہ چیز جو تھے نہ گمان کرتے یعنی اونکو گمان تھا بتوں کی شفاعت کے وسیلہ سے قربت کا پیش آئیگا جب عذاب میں گرفتار ہونگے تو جو اونکو
گمان تھا اوسکے خلاف اونہیں پہونچیگا مشائخ میں سے ایک بزرگ مرتے وقت مضطرب ہوئے لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا ڈرتا ہوں
کہ ایسی کوئی چیز پیش آئے جسکو میں حساب میں نہ رکھتا تھا حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے ویل لاہل الریا
یعنی افسوس ریاکاروں پر رباعی ٭ پیوشت مرائی کہ علماش نکوست ٭ مغز یہ ہو و فاسد کار درو ست ٭ چون پردہ ز روی کار بر داشتہ
گشت ٭ بر خلق عیان شد کہ نبود الا پوست ٭ وَبَدَا لَھُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکے واسطے سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا اون برائیوں کا
جو اونھوں نے کی ہیں وَحَاقَ بِھِمْ اور گھیر لیگی اونکو مَا کَانُوْا بِہٖ جزا اوس چیز کی کہ تھے اوسکے ساتھ یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝
ہنسی کرتے خدا کے خوف دلانے اور رسول مقبول کے ڈرانے میں سے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پھر جب پہونچتی ہے کافروں کو
کہ وہ عتبہ اور ابو حذیفہ ہیں اور مفسروں کے ایک گروہ نے سب کافروں کو عام رکھا ہے یعنی جب پہونچتی ہے کافر کو ضُرٌّ سختی اور مفلسی تو
دَعَانَا پکارتا ہے ہمیں اور اوسکو دفع کرنے کی ہم سے خواہش کرتا ہے ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰہُ پھر جب ہم نے عطا کی اوسکو نِعْمَۃً نعمت یعنی
مال اور ثروت مِّنَّا اپنی طرف سے فضل کی راہ سے اوسکے استحقاق کی وجہ سے نہیں تو قَالَ وہ کافر کہتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ سوا اسکے
نہیں کہ مجھے مال عطا کیا ہے عَلٰی عِلْمٍ علم پر میرے یعنی مال کمانے اور حاصل کرنے کی راہیں میں نے جانیں تو میری دانائی اور ہوشیاری سے
حاصل ہوا یا خدا نے جانا کہ میں اس نعمت کا مستحق ہوں بَلْ ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ ھِیَ فِتْنَۃٌ وہ نعمت آزمائش ہے اوسکی تاکہ
ظاہر ہو جائے کہ وہ شکرگزار ہے یا ناشکرا وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ اور لیکن بہتیرے اونمیں سے لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے اور نہیں دریافت
کرتے قَدْ قَالَھَا بیشک کہی تھی یہی بات الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ اون کافروں نے جو انکے قبل تھے یعنی قارون نے کہا تھا کہ اِنَّمَآ
اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ اور اوسکی قوم کے لوگوں نے یہ بات پسند کی تھی فَمَآ اَغْنٰی تو نہ باز رکھا عَنْھُمْ اونسے عذاب کو مَّا کَانُوْا
یَکْسِبُوْنَ ۝ اوس چیز نے جو وہ کمائی کرتے تھے دنیا کا مال متاع فَاَصَابَھُمْ تو پہونچا اونکو سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا وبال ان
برائیوں کا جو اونھوں نے کی تھیں اور مال سمیت زمین میں دھنس گئے وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور جن لوگوں نے ظلم کیا اور ناشکری کی مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ

ان مشرکون کے گروہ مین سے جو تمھارے زمانہ مین ہین سَیُصِیْبُهُمْ قریب ہی کہ پہونچے اونکو بھی سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا جزا اون برائیون کی جو
اونھون نے کین وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ○ اور نہین ہین وہ عاجز کرنے والے ہمکو عذاب کرنے سے یا سبقت لیجانے والے ہمارے عذاب سے اَوَلَمْ
یَعْلَمُوْٓا کیا نہین جانا اونھون نے کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالی یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کے
واسطے کہ چاہتا ہی اوسکی قدر بڑھانے کو نہین بلکہ محض اپنی مشیت سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزی جس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہی اوسکی خواری
اور بیمقداری اور ذلت کے واسطے نہین بلکہ اپنی حکمت کی رو سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک روزی کشادہ اور تنگ کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ
نشانیان ہین اوسکی قدرت اور ارادہ کے کمال پر لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین خدا کا جو روزی دینے والا ہی
اور جانتے ہین کہ وہ جو کچھ جسکو دیتا ہی اوسی کے ضمن مین مصلحت کلی ہی لطیفہ ہر کرا ہر چہ می شاید ٭ تو دہی آنچنانکہ می باید ٭ تو شناسی صلاح کار ہمہ ٭
کہ توئی آفریدگار ہمہ ٭ معالم مین مذکور ہی کہ مشرکون کی ایک قوم نے قتل اور زنا بہت کی تھی اور خواہش نفسانی سے گناہون کے دروازے اپنے اوپر
اونھون نے کھول لیے اور بہت گناہ کرنے لگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونھون نے عرض کی کہ آپ جس بات کی طرف ہمکو بلاتے ہین
بہت خوب ہی مگر ہم اوسے اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ آپ ہمکو یہ خبر دین کہ ہمارے گناہ بخشے جاوینگے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا اے ہمارے وہ بندو جنھون نے اسراف کیا ہی عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتون پر یعنی گناہون
مین افراط کی ہی اور حد سے زیادہ کیے ہین کہ لَا تَقْنَطُوْا ناامید نہو مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اللہ کی رحمت سے یہ آیت تمام قرآن کی آیتون سے
زیادہ امیدوار کرنے والی اور بہتر ہی حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہی سب مجھے حاصل ہو تو
اس آیت کے سامنے مین اوسے دوست نہین رکھتا ہون واسطے کہ یہ آیت دنیا وما فیہا سے بہتر ہی معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ ایک واعظ دوزخ کی آگ اور طوق اور زنجیرون کا ذکر کرتا ہی فرمایا کہ ای واعظ لوگون کو کیون ناامید
کرتا ہی مگر تو نے یہ نہین پڑھا ہی کہ خداوند غفور رحیم نے فرمایا ہی کہ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فصول مین ہی کہ تمام لطف
تین چیزون مین ہی پہلے تو خطاب کا لطف کہ فرمایا یٰعِبَادِیَ یعنی ای میرے بندو اور نہ فرمایا کہ یٰٓاَیُّهَا الْعُصَاةُ یعنی ای گنہگارو دوسرے عتاب مین کمی
کہ فرمایا اَسْرَفُوْا یعنی اسراف کیا اونھون نے اور نہ فرمایا اخطاوا یعنی خطا کی اونھون نے تیسرے اسباب رحمت پر تنبیہ کہ لَا تَقْنَطُوْا فرمایا فتوحات مین ہی
کہ لَا تَقْنَطُوْا نہی ہی اور جس چیز سے حق تعالی نے نہی فرمائی اوس سے باز رہنا بندون کو لازم ہی تو ناامید ہونا کسی طرح سے روا نہین ہی مسلمانون کو ناامیدی
اس واسطے کہ ناامیدی کفر ہی اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ بیشک اللہ بخشیگا گناہ جَمِیْعًا سب اگرچہ بہت ہون مگر شرک کہ وہ
ہرگز نہ بخشا جائیگا بعضے علما کہتے ہین کہ گناہونکا بخشا جانا توبہ پر موقوف ہی اور یہ قید ظاہر ہی کہ خلاف ہو واسطے اوس کے پیچھے ہمارے ساتھ لکھا ہی اسما
بنت زید رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مین نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا
یُبَالِیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ بیشک وہ بخشنے والا ہی گناہون کا الرَّحِیْمُ ○ مہربان ہی بندون پر اس آیت کے
حقائق اور اوسکی تاکیدون کی وجہین جواہر التفسیر مین تفصیل مناسب کے ساتھ تحریر ہوئی ہین بیمارون کو گناہ کی
بیماری ہی اونھین اسی آیت کی دار الشفا سے شربت راحت ملتا ہی اور جو لوگ نفس اور خواہش کے میدان مین سرگردان ہین اونھین اسی آیت کا

ع ۵ / ۱۱

دوسے راہ نجات میسر آتی ہی نظم ندارم ہیچکونہ توشۂ راہ * بجز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ * تفرمودی کہ نومیدی میارید * زمن لطف و عنایت چشم داریدہ * بنیمی بے امید واریم * بخش زانکہ بس امیدواریم * امید درمندان را رواکن * دل امیدواران را دواکن * وَاَنِيبُوٓا اور پھرو طاعت یا دعا اور عاجزی کے ساتھ اِلٰى رَبِّكُمْ اپنے رب کی طرف وَاَسْلِمُوْا اور گردن جھکا دو لَهٗ دین کے واسطے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ پہلے اس سے کہ آئے تمپر عذاب ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ پھر مدد نہ دیے جاؤ گے یعنی تمپر سے عذاب دفع کرنے مین کوئی مدد نہ دیگا وَاتَّبِعُوٓا اور پیروی کرو اَحْسَنَ بہت خوب مَآ اُنْزِلَ اوس چیز کی جو بھیجی گئی ہی اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہاری طرف تمہارے رب پاس سے یعنی عزیمت کی متابعت کرو رخصت کی نہین اور ناسخ کی پیروی کرو منسوخ کی نہین مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ قبل اس سے کہ آئے تمپر الْعَذَابُ بَغْتَةً عذاب ناگہان یعنی بلا اور عقوبت یا مرگ مفاجات وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور تم نہ جانتے ہو اوسکا تا کہ تدارک کر سکو اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ پہلے اس سے کہ نفس کہے کہ يٰحَسْرَتٰى اے میری پشیمانی عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ اوس چیز پر کہ مین نے تقصیر کی فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ خدا کے کام مین یا اوسکی رضا اور جوار رحمت اور قرب حضرت ڈھونڈھنے مین وَاِنْ كُنْتُ اور بیشک حال یہ ہو کہ مین تھا لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ البتہ مسخرا پن کرنے والون مین سے خدا کی کتاب اور اوسکے رسول اور مومنون کے ساتھ سلطان الذاہبان اس آیت کے معنی مین فرمایا ہی نظم روز آخر کہ مرگ مردم خوار * کند از خواب غفلتش بیدار * یادش آید کہ در جوار خدا * ساختہ با ز جرم و عصیان را * ہرچہ در شصت سال یا ہفتاد * کردہ از خیر و شر پیش افتاد * یک بیک پیش چشم او وارند * آشکارا برو بیاد آرند * بگذراند زگنبد والا * بانگ یا حسرتا و واویلا * حسرت از جان او برآرد دود * وانگہان حسرتش ندارد سود * اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا وہ نفس کہ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ اگر یہ کہ خدا ہدایت کرتا مجکو لَكُنْتُ البتہ مین ہوتا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون مین سے اور شرک و معصیت مین نہ آلودہ ہوتا اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ اوسوقت جب کہ عذاب دیکھیگا کہ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً اے کاش کہ ہوتا پھر جانا مجھے دنیا مین فَاَكُوْنَ کہ مین وہان جاؤن اور ہو جاؤن مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والون اور فرمانبردارون مین سے تو جو یہ کہیگا کہ مجھے ہدایت نہین کی ورنہ مین متقی ہوتا اوس سے کہینگے کہ بَلٰى ہان یعنی تجھے ہدایت کی ہی قَدْ جَآءَتْكَ یقینی آئین تیرے پاس اٰيٰتِيْ آیتین میری کتاب کی کہ وہ قرآن ہی فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تو نے اور اوسکو جھوٹ مانا وَاسْتَكْبَرْتَ اور تکبر کیا تو نے اور اوسپر ایمان لانے سے سرکشی کی وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تھا تو کافرون مین وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا دیکھیگا تو اون لوگون کو جنھون نے جھوٹ باندھا عَلَى اللّٰهِ اللہ پر یعنی خدا کو کہا کہ اوسکی اولاد اور شریک ہین وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اونکے منھ کالے ہونگے دوزخ مین داخل ہونے کے قبل اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہین ہی دوزخ مین یعنی ضرور ہی مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ مقام اور ٹھہرنے کی جگہ متکبرون اور سرکشون کو جنھون نے خدا اور رسول کا حکم نہ مانا وَيُنَجِّي اللّٰهُ اور نجات دیگا حق تعالے دوزخ سے الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگون کو جنھون نے پرہیز کیا شرک سے بِمَفَازَتِهِمْ اونکے چھٹکارے کے ساتھ یعنی اسباب نجات کے ساتھ

اکہ وہ ایمان اور نیک کام کرتا ہے لَا یَمَسُّہُمُ السُّوْٓءُ نہ پہونچیگی متقیون کو کوئی برائی اور ناگوار بات وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ۝
اور نہ غمگین ہونگے اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ خدا پیدا کرنے والا ہے سب چیزون کا وَّہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اور وہ ہر چیز پر
وَّکِیْلٌ۝ خداوند ہے اور اوسمین تصرف کرنے والا اور اوسکی حفاظت پر قائم لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اوسی کے واسطے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کے خزانون کی یعنی علوی اور سفلی امور کا مالک وہی ہے اوسکے غیر کو اوسمین تصرف ممکن نہین ہے جسطرح
خزانون مین وہی دخل کر سکتا ہے جسکے ہاتھ مین اونکی کنجیان ہون حدیث مین ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مقالید السموت والارض کی تفسیر کیا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ تفسیر ہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر یعنی یہ کلمات آسمان اور زمین کے خزانون کی
کنجیان ہین جو کوئی یہ کلمات پڑھے ان خزانون کے نقد فیض اوسے پہونچینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان کے خزانے مینہ ہین اور زمین کے
خزانے گھاس اور ان خزانون کی کنجی اوسی کے قبضۂ تصرف مین ہے جب چاہتا ہے مینہ برساتا ہے اور نباتات مین سے جو کچھ چاہتا ہے اوگاتا ہے وَالَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اللہ تعالی کی نشانیون کا یعنی اوسکی قدرت کی دلیلون اور اوسکی کتاب کی آیتون کا
اُولٰٓئِکَ وہ گروہ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ع وہی ہین نقصان پانے والے ہوسطے کہ اونکے رجوع کرنے کی جگہ دوزخ ہے لکھا ہے کہ کفار

ع ۱۱

قریش نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم اونسے اَفَغَیْرَ اللّٰہِ کیا غیر خدا کو تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھے کہ پوجون ان لیلون کے اَیُّہَا الْجٰہِلُوْنَ۝
اے نادانو وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اور بیشک شبہہ وحی بھیجی گئی ہے تیری طرف وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اور اونکی طرف
جو تجھسے قبل تھے پیغمبر یعنی اے حبیب تجھے اور سب پیغمبرون سے یہ بات کہی گئی ہے کہ لَئِنْ اَشْرَکْتَ اگر تم شرک کروگے یعنی یہ فرض
محال اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ ظاہر مین اگرچہ مخاطب پیغمبر ہین مگر مراد اونکی امتون کے مسلمان ہین ہر ایک کو فرماتا ہے کہ اگر تو شرک کریگا تو
لَیَحْبَطَنَّ ضرور ضرور حبط اور تباہ ہو جائیگا عَمَلُکَ عمل تیرا جو ایمان کے حال مین ہوا وَلَتَکُوْنَنَّ اور
بیشک و شبہہ ہو جائیگا تو مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۝ نقصان پانے والون مین سے کہ عزت دین حاصل کرنے کے بعد ذلت شرک
مین مبتلا ہوگا بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ بلکہ خدا کی عبادت کر وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ۝ اور رہ شکر گزارون مین سے جو توحید
اور عبادت کی نعمت پر شکر کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علماء یہود مین سے ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمد تم جانتے ہو کہ حق تعالی قیامت کے دن ایک اونگلی پر آسمان ایک پر زمین ایک پر پہاڑ ایک پر
پانی اور مٹی ایک پر تمام مخلوق کو رکھیگا پھر اپنی اونگلیان ہلائیگا اور فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِکُ وَاَیْنَ الْمُلُوْکُ یعنی آج مین ہی بادشاہ ہون
کہان ہین اور بادشاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی بات سنکر مسکرائے اور چپ رہے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ اور قدر
نہین کیا ان لوگون نے خدا کا اور اوسکی تعظیم نہین کی حَقَّ قَدْرِہٖ لائق جو حق ہے اوسکی قدر اور تعظیم کا وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا
اور زمین سب قَبْضَتُہٗ اوسکی مٹھی مین پکڑی ہوئی ہوگی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ اور آسمان لپٹے ہونگے

بِيَمِينِهٖ ط اوسکے داہنے ہاتھ مین معالم مین ہو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن آسمانون کو لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتھ مین لیگا پھر فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ یعنی مین ہون بادشاہ ہین
کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پھر لپیٹ کر زمین کو اپنے شمال مین لیگا اور وہی کلمات فرمائیگا اہل ایمان ایسی باتون مین تشبیہ سے اوسکی
تنزیہ کا عقیدہ رکھتے ہین یعنی تشبیہ سے وہ پاک ہو صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہو کہ ہمارا مذہب اس آیت کی تحقیق مین یہ ہو کہ ہم اسے اوس معنی پر
چھوڑ دین جو اللہ جل شانہ نے اس سے مراد لیے ہین اسواسطے کہ ایسے کلمات متشابہات مین شمار کیے گئے ہین اوسپر ایمان لانا چاہیے اور اوسکی
حقیقت مین کچھ بات نہ کہنا چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہو حق تعالیٰ جواہر اور اعراض کے وصف سے وَتَعٰلٰى اور برتر ہو عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اور اوسکا شریک بناتے ہین وَنُفِخَ اور پھونکا جائیگا فِى الصُّوْرِ صور مین پہلی بار اونکے قول کے موافق
جو دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اس نفخہ کو نفخہ صعق کہتے ہین اسواسطے کہ اس بار جب صور پھونکا جائیگا فَصَعِقَ تو بیہوش ہو کر
گر پڑیگا اور بہت صحیح بات ہو کہ مر جائیگا مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہو آسمانون مین وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اور جو کوئی ہو
زمین مین اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط مگر جسے چاہے اللہ کہ وہ عرش اوٹھانے والے فرشتے ہین یا شہید لوگ یا بہشت اور دوزخ کے
اہلکار فرشتے ثُمَّ نُفِخَ پھر پھونکا جائیگا فِيْهِ اُخْرٰى دوسری بار اس نفخہ کو نفخہ بعث کہتے ہین اور اس نفخے سے سب زندے
ہو جائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ قِيَامٌ کھڑے ہونگے اپنی قبرون کے کنارے يَّنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے ہونگے مبہوتون کی طرح
یا اس انتظار مین ہونگے کہ دیکھیے اب ہمارے ساتھ کیا کیا جاتا ہو وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہو جائیگی زمین محشر بِنُوْرِ
رَبِّهَا اپنے رب کے نور سے یعنی اوس نور سے جو نور خدا اوس مین پیدا کر دیگا اور بعضون نے کہا ہو کہ نور سے عدل کی روشنی
مراد ہو کہ اوس روشنی سے خلائق اور خالق کے حق ظاہر ہو جائینگے اور ظلم کی ظلمت جاتی رہیگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھے
جائینگے نوشتے یعنی اعمالنامے داہنے بائین ہاتھ مین وَجِآئَ بِالنَّبِيّٖنَ اور لائینگے پیغمبرون کو امتون پر یہ دعویٰ کرنے کو کہ
ہمنے انھین حکم پہونچا دیے وَالشُّهَدَآءِ اور گواہون کو پیغمبرون کے دعوے صحیح اور ثابت کرنے کے واسطے ان گواہون سے امت
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ شہدا سے شہید لوگ مراد ہین جنھون نے صف جہاد مین شربت شہادت پیا یعنی
شہیدون کو حاضر کرکے پیغمبرون کا رفیق کرینگے اونکے شرف اور بزرگی کی جہت سے وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ بندون کے
درمیان بِالْحَقِّ حق حق سچائی اور عدل کے ساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کم ہونے اور عذاب
بڑھنے کی وجہ سے وَوُفِّيَتْ اور پوری دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہو وَهُوَ اَعْلَمُ اور
خدا خوب جانتا ہو بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع وہ جو کچھ مخلوق کرتے ہین اور اوسکے مناسب جزا دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور
ہنکائے جائینگے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے ہنکانا سخت اِلٰى جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف زُمَرًا ط گروہ گروہ ایک دوسرے کے پیچھے حَتّٰٓى
اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جب آئینگے دوزخ پر فُتِحَتْ کھولے جائینگے اَبْوَابُهَا اوسکے دروازے ساتون اونکے داخل ہونے کے
واسطے وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن ملامت کی رو سے کہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہین آئے تمھارے پاس

رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم مین سے کہ تمہاری جنس سے تھے یَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ پڑھتے تھے تم پر اٰيٰتِ رَبِّكُمْ آیتین تمہارے رب کی جو اوسنے اوتاری
تھین وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈراتے تمکو لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اس تمہارے دن کے قَالُوْا بَلٰى کہینگے کافر ہان آئے
پاس آئے اور ہمکو ڈرایا وَلٰكِنْ حَقَّتْ لیکن واجب ہوئی كَلِمَةُ الْعَذَابِ بات اللہ کی یعنی اوسکا حکم عذاب عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
کافرون پر قِيْلَ ادْخُلُوْٓا کہا جائیگا اونکو کہ داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ
رہنے والے اوسمین فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ تو برا ٹھکانا ہی متکبرون کے واسطے دوزخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور

ربع

بیجے جائینگے اون لوگون کو جو ڈرے رَبَّهُمْ عذاب سے اپنے رب کے یعنی مہربانی اور نرمی کے ساتھ یعنی فرشتے براہ مہربانی اونسے جلدی کرینگے
چلنے مین اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا جنت کی طرف گروہ گروہ اونکے مراتب بہشت کے تفاوت کے موافق جنتیون کو چلایا اور ہنکایا دوزخیون کی
جور کے طور پر فرمایا ہے یا اونکی سواریان ہنکائی اور بڑھائی جائینگی اسواسطے کہ متقیون کو سوار کرکے جنت مین لیجائینگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا
یہانتک کہ جب آئینگے جنت مین اور سعادت تمام اور دولت لاکلام کو پہونچینگے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھولدیے جائینگے جنت کے دروازے
اونکے پہونچنے سے قبل اور اونکو ذرا انتظار کرنا پڑیگا وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَا جنت کے خازن کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ درود
وسلام ہو تمپر یا سلامتی اور ایمنی تمہارے حال کو لازم رہے طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا مین گناہون سے یا جنت مین تمہارا انعام پاکیزہ ہی حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جب جنتی بہشت مین پہونچینگے تو وہان ایک درخت دیکھینگے کہ اوسکے نیچے سے دو چشمے جاری ہین ایک مین غسل
کرینگے اور اونکا ظاہر جسم پاک ہوجائیگا اور دوسرے مین پانی پیئینگے تو اونکا باطن منور ہوجائیگا اور اس محل پر فرشتے کہینگے کہ پاک ہوے تم ظاہر اور باطن
مین فَادْخُلُوْهَا تو داخل ہو جنت مین خٰلِدِيْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے اوسمین وَقَالُوا اور کہینگے مومن جب جنت مین داخل ہونگے
کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی الَّذِيْ صَدَقَنَا ایسا اللہ جسنے سچا کیا ہمارے ساتھ وَعْدَهٗ اپنا وعدہ ثواب کا
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور میراث دی اوسنے ہمکو زمین بہشت مین سے کہ ہم تمکین کی رو سے نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ جگہ لیتے ہین ہم
جنت مین حَيْثُ نَشَآءُ جہان ہم چاہتے ہین فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ تو خوب ہی اجر کام کرنے والون کا یعنی ثواب
حکم ماننے والون کا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ اور دیکھتے ہوگے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتون کو یعنی جب مقعد صدق مین تم قرب
پر ہوگے تو جدہر دیکھوگے فرشتے نظر آئینگے حَآفِّيْنَ گھیرے ہوے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش کے یعنی اوسکے گرد طواف
کرنے والے کہ يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کرتے ہین بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہین و تسبیح
کرکے ذات الہی سے نفی کرتے ہین اون صفتون کی جو اوسکو سزاوار نہین اور حمد کرکے وہ صفتین ثابت کرتے ہین
جو اوسکو سزاوار ہین وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ خلق کے درمیان بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی ہر ایک جنتی
کو اوسکے مقام پر اوتارینگے وَقِيْلَ اور کہا جائیگا یعنی فرشتے ایمان والون سے کہینگے کہ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی جو رب ہی سب اہل عالم کا

ع ۵ ربع

جسطرح آسمان اور زمین پیدا کرنے کی ابتدا مین اوسنے اپنی حمد کی کہ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض اوسی طرح اپنے مقامات

اور منازل ہین زمین و آسمان کے قرار پکڑتے وقت وہی حمد کی تاکہ جان لین کہ شروع اور خاتمہ مین حمد و ثنا کا مستحق وہی ہو
بیت درخور حمد و ستایش نبود غیر تو کس ٭ ہر کجا حمد و ثنا ہست تراز یبد بس ٭

سورۃ المؤمن مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	خمس وثمانون آیۃ
سورہ مؤمن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	پچاسی آیتین ہین

پہلی سورت ہو سات سورتون حامیمون مین سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کے باغون مین میوے کھایا چاہے اوسے چاہیے حامیمین پڑھے حصن حصین مین صحیح مستدرک سے نقل کیا ہو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے طٰہٰ اور طٰسین اور حامیمین موسی علیہ السلام کی لوحون سے مجھے دی ہین معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب مین حامیمون کی تلاوت کرتا ہون تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ گویا جنت کے باغون مین آگیا کہ وہ باغ نرم زمین مین ہین اور تعجب ہو کر اونہین دیکھتا ہون اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لکل شیء لباب ولباب القرآن الحوامیم یعنی ہر چیز کا لباب ہوتا ہو اور قرآن کا لباب حامیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم حامیمون کو عرائس قرآن اور دیباج قرآن کہتے ہین وباللہ التوفیق

حٰمٓ ۚ بعضے علما کے قول پر حروف مقطعہ مقسم بہ ہین یعنی اونکی قسم کھائی ہو اور ہر حرف اشارہ ہو ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب مین بعض کو تمام سے تعبیر کرتے ہین تو یہان ح اشارہ حکم حق کی طرف ہو کہ وہ ہرگز نہ رد ہوتا ہو نہ تغیر کرتا ہو اور میم اشارہ ہو اوسکے ملک کی جانب کہ کبھی زائل اور فنا نہوگا اور قسم کا جواب یہ ہو کہ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ اوتارنا قرآن کا مِنَ اللَّهِ خدا کی طرف سے ہو جو الْعَزِيزِ ہو یعنی غالب اور قادر ہو اوسکے اوتارنے پر الْعَلِيمِ ۝ جاننے والا اوسے جو کچھ جسوقت نازل کرتا ہو غَافِرِ الذَّنْبِ بخشنے والا گناہون کا اوسکے واسطے جو صدق سے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہو وَقَابِلِ التَّوْبِ اور قبول کرنے والا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے شَدِيدِ الْعِقَابِ سخت عذاب کرنے والا اوسکو جو کلمہ توحید کہنے سے انکار کرے ذِي الطَّوْلِ ۖ صاحب نیکوکاری اور بخشش اور بزرگواری کا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ نہین ہو کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ اوسکی طرف ہو پھرنا سب بندون کا اپنی جزا پانے کو مَا يُجَادِلُ جھگڑا اور طعن نہین کرتا فِي آيَاتِ اللَّهِ خدا کی آیتون مین کوئی بعد اس بات کے کہ اوسکا اوترنا محقق ہو چکا إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا مگر وہ لوگ جنھون نے حق چھپایا فَلَا يَغْرُرْكَ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تجکو تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ پھرنا کافرون کا سب شہرون مین شام اور یمن کے تجارت کے واسطے یعنی یہ بات دل مین نہ لاؤ کہ اونکو کچھ مہلت اور فرصت ہوگی اس جہت سے کہ اونکا انجام کار اور خاتمہ روزگار خسارہ اور نقصان ہوگا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی تیری قوم سے قبل قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے وَالْأَحْزَابُ اور چند گروہون نے جنہون نے اونکے رسولون نے فوج کشی کی مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ قوم نوح کے بعد اپنے پیغمبرون کی جیسے قوم عاد اور ثمود نے وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ اور قصد کیا ہر ایک نے انمین سے بِرَسُولِهِمْ اپنے رسول کے ساتھ لِيَأْخُذُوهُ ۖ کہ پکڑین اوسے

اور جو ایذا چاہین اوسے پہونچائین وَجَادَلُوْا اور جھگڑا کیا اپنے پیغمبرون کے ساتھ بِالْبَاطِلِ اپنی بیہودہ باتون لِيُدْحِضُوْا
تاکہ زائل کرین یا دور اور حقیر کر دین بِهِ الْحَقَّ اپنی بیہودہ باتون سے اوس حق بات کو جسکی متابعت واجب تھی فَاَخَذْتُهُمْ پھر پکڑا
مین نے اونھین اور ہلاک کر دیا اوسکی مکافات مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ میرا عذاب اور عقاب اونپر
وَكَذٰلِكَ اور جسطرح واجب ہوا تھا عذاب اگلی امتون کے تکذیب کرنے والون پر اوسی طرح حَقَّتْ وجب ہوا تھی كَلِمَتُ
رَبِّكَ حکم تیرے رب کا عذاب اور عقاب کے ساتھ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونپر جو کافر ہوے ہین تمھاری قوم مین سے
اَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ وہ اَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ مین رہنے والے ہین یعنی اوس جہان مین بھی عذاب کے مستحق ہین
اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمھاری قوم حق تعالی کی عبادت سے منہ پھیرتی ہے تو حق تعالی کی بادشاہی مین کچھ خلل نہین آتا واسطے
کہ اوسکی عبادت اور حمد کرنے والے خواص مخلوقات مین سے بہت ہین از انجملہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ فرشتے
ہین جو اوٹھائے ہوے ہین عرش اور حاملان عرش بزرگ فرشتون مین سے ہین کشاف مین ہے کہ حق تعالی سب فرشتون کو حکم فرماتا
کہ وہ صبح وشام اعزاز و اکرام کی راہ سے حاملان عرش پر سلام کرتے ہین وَمَنْ حَوْلَهٗ اور جو فرشتے عرش کے گرداگرد ہین
کروبیون مین سے کہ طواف کیا کرتے ہین اور اونھین طواف کنندے ہین اور اونکی ستر ہزار صفین ہین عرش کو بیچ مین لیے ہوے نہایت ذوق وشوق سے
يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کہتے ہین ملی ہوئی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی خدا کا ذکر کرنے والے ہین اوسکی سب صفتون
اور ثناؤن کے ساتھ معالم مین شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ حاملان عرش آٹھ ہین چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور دوسرے چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور گویا وہ فرشتے آدمیون کے گناہون کے
ساتھ کرم الہی کی نسبت مین یہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور ایمان لائے ہین اپنے پروردگار کا وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت
چاہتے ہین خدا سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب وَسِعْتَ
پہونچا ہے اور گھیرے ہے تو كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو رَّحْمَةً وَّعِلْمًا رحمت اور علم کی راہ سے یعنی تیری رحمت اور علم سب چیزون کو
پہونچا ہے فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا پس بخشدے اون لوگون کو جنھون نے توبہ کی اور تیری طرف پھرے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی
اونھون نے سَبِيْلَكَ تیری راہ کی کہ وہ دین اسلام ہے وَقِهِمْ اور نگاہ رکھ اونھین عَذَابَ الْجَحِيْمِ عذاب سے
آتش دوزخ کے رَبَّنَا ای ہمارے رب مہربانی کر وَاَدْخِلْهُمْ اور داخل کر توبہ کرنے والون یا دین کی پیروی کرنے والون یا سب
ایمان والون کو جَنّٰتِ عَدْنِ رہنے کے باغون مین الَّتِيْ ایسے باغ کہ محض اپنے فضل سے وَعَدْتَّهُمْ وعدہ دیا تونے
اونکو وَمَنْ صَلَحَ اور اوسے جسنے نیک کام کیے مِنْ اٰبَآئِهِمْ اونکے باپون مین سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور اونکی عورتون مین سے
وَذُرِّيّٰتِهِمْ اور اونکی اولاد مین سے تاکہ تیرے فضل وکرم سے جنت مین اونکی خوشی اون سب کے دیدار سے پوری ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
بیشک تو غالب ہے اور کسی سے عاجز نہین الْحَكِيْمُ جاننے والا اور جو کچھ تو کرتا ہے حکمت سے خالی نہین ہوتا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ
اور باز رکھ اونھین برائیون سے یعنی اونھین گناہون سے دوری عطا فرما وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ اور جسے باز رکھتا ہے تو

برائیان تو مَن تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ آج اس جہان مین فَقَدْ رَحِمْتَهٗ تو بیشک بخشدیا تونے اوسے آخرت مین وَذٰلِكَ اور وہ تیری
نگاہداشت هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وہ بڑی کامیابی ہے اسواسطے کہ جو صاحب دولت آج عصمت الٰہی کی پناہ مین ہے وہ کل رحمت
ناتمناہی کے سایہ مین ہوگا یہی سمجھ کسی نے کہا ہے نظم امروز کسے راکہ درآری بپناہ ٭ فردا بمقام قربش بخشی راہ ٭ وان راکہ رہش دہ
بر درگاہ ٭ فردا چکند گر نکند نالہ و آہ ٭ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ کافر ہوے وہ یُنَادَوْنَ پکارے گئے فرشتون کی
زبانی یعنی جب کافر دوزخ مین آئینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی شروع کرینگے غصہ اور ملامت کرینگے کہ جب اختیار کا زمانہ تھا تو ہم ایمان کیون
نہ لائے اوسوقت فرشتے اونکو پکار کر کہینگے کہ لَمَقْتُ اللّٰهِ البتہ خدا کی دشمنی تمہارے ساتھ کفر کے سبب اَكْبَرُ بہت بڑی ہے مِنْ
مَّقْتِكُمْ تمہاری دشمنی سے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کے ساتھ اور تم خدا کو دشمن رکھتے تھے اِذْ تُدْعَوْنَ جب پکارے گئے
اِلَى الْاِیْمَانِ ایمان کی طرف کہ خدا اور رسول کا ایمان لاؤ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ تو تم کافر ہوے اور ایمان نہ لائے قَالُوْا رَبَّنَا
کافر کہینگے کہ اے ہمارے رب اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ مار ڈالا تو نے ہمکو دوبار وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ اور زندہ کیا تو نے ہمین دوبار
پہلی بار مار ڈالنا تو جب ہے کہ دنیا مین زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہے اور پہلی بار زندہ کرنا قبر مین ہے اور دوسری بار مار ڈالنا بھی قبر مین ہے اور دوسری
بار زندہ کرنا جب ہے کہ قبرون سے زندہ ہوکر اوٹھینگے تبیان مین ہے کہ حضرت آدم کی ذریت کو جب اونکی پشت سے نکالکر عہد لیا اور پھر مار ڈالا یہ
پہلا مار ڈالنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا مار ڈالنا وہ ہے کہ جب وہ نطفہ تھا تو اوسے ماں کے پیٹ مین زندہ کیا اور دنیا مین مار ڈالا اور آخرت مین
پھر زندہ کریگا اور ہر تقدیر کا فر زندہ کرنے اور مار ڈالنے کا اقرار کرینگے اور کہینگے کہ فَاعْتَرَفْنَا پھر ہمنے اقرار کیا بِذُنُوْبِنَا اپنے گناہون کا
کہ وہ پھر زندہ ہونے کا انکار اور تکذیب تھی فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ پھر کیا ہے ہمکو دوزخ مین سے نکلنے کی طرف مِّنْ سَبِیْلٍ ۝
کوئی راہ یعنی کوئی ایسا طریقہ ہے جسپر ہم چلین اور دوزخ سے چھوٹ کر جنت مین پہونچ جائین اس سے قبول ایمان اور توبہ مراد ہے پس فرشتے اونکو
ناامید کرکے کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ جو تم دوزخ مین آئے ہو یہان ہمیشہ رہنے کا حکم ہے بِاَنَّهٗ بسبب اسکے کہ دنیا مین اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ جب
پکارے جاتے خدا کو وَحْدَهٗ ایک اور اکیلا تو كَفَرْتُمْ کافر ہوے تم اور اوسکی یگانگی نہ مانی اور کہنے لگے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَاِنْ
یُّشْرَكْ بِهٖ اور جب شرک کرتے تھے اوسکے ساتھ یعنی مشرک لوگ خدائے واحد کے ساتھ اور شریک ملاتے تھے تُؤْمِنُوْا تم ایمان لاتے
شریکون کا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ تو حکم خدا کے واسطے ہے ایسا خدا کہ الْعَلِیِّ برتر ہے اس بات سے کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین شریک کرین
الْكَبِیْرِ ۝ بڑا اس بات سے کہ کسی غیر کو اوسکے برابر ٹھہرائین هُوَ الَّذِیْ وہ ہے ایسا خدا جو کمال قدرت کے ساتھ یُرِیْكُمْ دکھاتا ہے تمکو
اٰیٰتِهٖ نشانیان اپنی وحدت پر دلالت کرنے والین وَیُنَزِّلُ اور نازل کرتا ہے لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا
آسمان سے روزی کے اسباب جیسے مینہ یا فرشتون کو بھیجتا ہے اس تدبیر کے ساتھ جو سبب رزق ہو وَمَا یَتَذَكَّرُ اور نہین نصیحت
مانتا یعنی ان نشانیون سے کوئی عبرت نہین پکڑتا اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ۝ مگر وہ جو پھرتا ہے خدا کی طرف یعنی جو معصیت
پھر کر طاعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو اللہ کو مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اس حال مین
کہ پاک کرنے والے رہو اپنی طاعت کو شرک اور ریا سے اوسکے واسطے وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت کرین کافر

ع ۴

اوسکی توحید مین تمھارے اخلاص سے اسواسطے کہ وہ نعمت ایمان سے کافر ہین اور تم اوس نعمت پر شاکر ہو تو تم مین اور ان مین باہم نفرت ہوا کہ تمھارے اعمال و اقوال اونکو محبوب اور مرغوب نہین ہین جسطرح اونکے کام اور باتین تمھین مکروہ معلوم ہوتی ہین رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ وہ ہی بلند کرنے والا بندون کے درجے دنیا مین تفاوت طبقات کے ساتھ اور عقبی مین مراتب اور مقامات کا تفاوت کرکے یا انبیا علیہم السلام کے درجے بلند کرنے والا ہی حضرت آدم کا درجہ صفوت کے ساتھ بلند کیا اور حضرت نوح کا درجہ دعوت کے سبب اور حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسی کو قربت اور حضرت عیسی کو زہادت اور حضرت سید الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا فرما کر سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جس کسی کا درجہ چاہتا ہی بلند کرتا ہی حقائق کی شناخت اور معرفت کے سبب بحر الحقائق مین ہی کہ محبون کا درجہ بلند کرنے والا ہی محبت سے فنا کرکے محبوبیت کے ساتھ باقی رکھکر ایک عزیز نے فرمایا ہی کہ لَا يُوجَدُ الْبَقَاءُ اِلَّا بِالْفَنَاءِ جبتک تو شربت فنا نپیے کا خلعت بقا نہ پہنیگا قطع بنوش دُرد فنا گر بقا ہمی خواہی ✤ کہ زاد راہ بقا دُردی خرابات ست ✤ ز حال خویش فنا شو درین رہ ای عطار ✤ کہ باقی رہ عشاق فانی الذات ست ✤ ذُو الْعَرْشِ خداوند عرش ہی یعنی عرش کا خالق اور مالک ہی یا ملک اور سلطنت کا خداوند ہی يُلْقِي الرُّوحَ ڈالتا ہی روح کو مِنْ اَمْرِهٖ اپنے حکم سے یا بھیجتا ہی جبرئیل کو عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ جسپر چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے یعنی جسے چاہتا ہی مرتبہ نبوت عطا فرماتا ہی لِيُنْذِرَ تا کہ ڈرائے وہ جسپر وحی آئے لوگون کو يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ ملاقات کے دن یعنی جسدن روحین بدنون سے ملینگی یا اہل زمین اور اہل آسمان باہم ملاقات کرینگے یا اولین و آخرین یا معبود اور اونکی عبادت کرنے والے یا مظلوم اور ظالم یا ہر عمل کرنے والا ملاقی ہوگا اپنے عمل سے یا یہ سب جمع مذکور ہوئے ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے يَوْمَ هُمْ جسدن کہ وہ یعنی عبادت کرنے والے بٰرِزُوْنَ ۚ ظاہر ہونگے قبرون سے نکلکر لَا يَخْفٰى پوشیدہ نہین ہوتی عَلَى اللّٰهِ اللہ تعالے پر مِنْهُمْ اونمین سے یعنی باوصف کثرت کے بندون کی ذاتون اور اعمال اور احوال مین نہین پوشیدہ ہی خدا پر شَيْءٌ ؕ کچھ بلکہ سب کو جانتا ہی اور سب کو عمل کے موافق جزا دیگا اور ندا کرنے والا ندا کریگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ کسکے واسطے ہی بادشاہی آجکے دن تو سب بندے باہم متفق ہوکر جواب دینگے کہ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ خدا کے واسطے جو ایک ہی حکم مین توڑنے والا اونکے جھگڑے جو ملک کے مدعی تھے اور چونکہ کافرون کو خدا کی وحدانیت کا ضروری علم حاصل ہوگا تو اس جواب مین ایمان والون کی موافقت کرینگے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى آج جزا دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک نفس بِمَا كَسَبَتْ ؕ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ نہین ہی ظلم آج کہ نہ کسی کے ثواب مین سے کم کرینگے نہ کسی پر عذاب بڑھائینگے نہ کسی کو دوسرے کے گناہ پر پکڑینگے نہ نیکی کا بدلا بدی دینگے نہ بدی کا بدلا نیکی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی شمار کرنے والا ہی حساب کے وقت اور ہر ایک کی جزا جلدی اوسے دیگا اسواسطے کہ لَا يَشْغَلُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ یعنی اوسے کوئی چیز کسی چیز سے باز نہین رکھتی وسیط مین ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین بادشاہ جزا دینے والا ہون ممکن نہین ہی کہ کوئی بہشتی جنت مین داخل ہو یا کوئی دوزخی دوزخ مین جائے اور اوسکے ذمے مظلمہ ہو جبتک مین اوس مظلمہ کو دفع نہ کرلون بیت باشی در دو عہدہ اہل ظلم جائے عجب ست ✤ ور زیر دست ظلم را وبال عجیب ست ✤ از ظلم ہر بپرہیز کہ در روز جزا ✤ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ گوشمالے عجب ست وَاَنْذِرْهُمْ اور ڈرا کافرون کو اور خوف دلا اونکو يَوْمَ الْاٰزِفَةِ عذاب سے روز نزدیک کے یعنی روز قیامت کے عذاب سے کہ وہ ضرور آئیگا

اور جو کچھ آنے والا ہو وہ پہونچنے کے قریب ہے اِذِ الْقُلُوْبُ ڈرا اونھین اوس وقت سے جب کہ اونکے دل لَدَی الْحَنَاجِرِ
اونکے حلقون کے پاس ہونگے یعنی اوس روز کے ہول سے اونکے دل اپنی جگہون سے نکلجانے کا میل کرکے حلقون مین
آجاوینگے اور وہین اٹک رہینگے نہ اپنی جگہ پھر سکینگے کہ دل والے کو آرام ہو جاوے نہ نکلجاوینگے کہ نجات پاوے اور ایسے دل والے
ہونگے کٰظِمِیْنَ غمگین غصہ مین بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِیْنَ نہین ہو ظالمون یعنی کافرون کے واسطے اوس روز
مِنْ حَمِیْمٍ کوئی قرابتی مشفق اور کوئی یار مہربان کہ عذاب اونسے دفع کرے وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ۝ اور نہ
کوئی شفاعت کرنے والا کہ اوسکا حکم مانین یعنی شفاعت کرنے والا کہ اوسکی شفاعت قبول ہو یَعْلَمُ جانتا ہے اللہ خَآئِنَۃَ
الْاَعْیُنِ خیانت آنکھون کی یعنی اوسکی طرف نظر کرنا جسکو دیکھنا حرام ہو یا لوگون کا عیب بیان کرکے چغلی کھانا یا دیکھے اور
نہ دیکھنے مین جھوٹ بولنا امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آنکھون کی خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھ
قریب آنے دین جیسا کہ زبور مین آیا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے دعوی محبت مین جو رات کو سوتا ہے [illegible] نظم
خواب را با دیدهٔ عاشق چه کار ۞ چشم او چون شمع باشد اشکبار ۞ چشمہا بر عاشقان اخواب نیست ۞ [illegible]
وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۝ اور جانتا ہے اوس چیز کو چھپائی ہے سینون نے یعنی سب کے ارادے اور خطرے جانتا ہے وَاللّٰہُ
یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ط اور اللہ حکم کرتا ہے راستی اور حقیقت کے ساتھ نیکوکار اور بدکام کرنے والے کی جزا مین وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ
اور وہ جنکو پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِہٖ خدا کے سوا لَا یَقْضُوْنَ حکم نہین کرتے بِشَیْءٍ ط کچھ [illegible] کیونکہ وہ
جماد ہین اونھین حکم کرنے کی قدرت ہی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق اور مملوک ہین اور مملوک کو حکم کی قدرت نہین ہے اِنَّ اللّٰہَ
بیشک اللہ ھُوَ السَّمِیْعُ وہی سننے والا ہے بندون کی باتین الْبَصِیْرُ ۝ دیکھنے والا اونکے کام اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا
کیا سیر اور سفر نہین کرتے مکہ کے مشرک فِی الْاَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی تجارت کو فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ
پھر دیکھین کہ کیسا ہوا عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ کَانُوْا انجام کار اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلِہِمْ ط اونسے پہلے اونسے
اہل تکذیب جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب موتفکہ کہ اونکے مقام اور مکان کی طرف قریش کے تاجر آتے جاتے ہین کَانُوْا ھُمْ
اَشَدَّ مِنْہُمْ تھے وہ اگلے انسے سخت قُوَّۃً قوت کی رو سے یا قدرت کی راہ سے وَّاٰثَارًا اور بہت زیادہ اونکے نشانون کی
جہت سے فِی الْاَرْضِ زمین مین اونکے جو آثار دیار کی جیسے اونچے اونچے قلعے اور بڑے بڑے شہر فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ پھر
پکڑلیا اللہ نے اونکو اور اونپر عذاب کیا بِذُنُوْبِہِمْ ط اونکے گناہون یعنی کفر اور تکذیب کے سبب وَمَا کَانَ لَہُمْ اور نہ تھا اونکے
واسطے مِّنَ اللّٰہِ عذاب الہی سے مِنْ وَّاقٍ ۝ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اوس عذاب کو اونسے دفع کرے ذٰلِکَ وہ پکڑ
بِاَنَّہُمْ کَانَتْ تَّاْتِیْہِمْ بسبب اسکے تھی کہ آتے اونکے پاس رُسُلُہُمْ اونکے رسول بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون
اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَکَفَرُوْا پھر کافر ہوئے اونسے یعنی اون دلیلون اور معجزون پر ایمان نہ لائے اور قرآن سے منکر ہوئے
فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ ط تو پکڑلیا اونھین اللہ نے اور اونپر غصہ اور عذاب کیا اِنَّہٗ قَوِیٌّ بیشک اللہ قوی اور قادر ہے جو چاہے کرے

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا مشرکوں پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ کو
بِاٰیٰتِنَا اپنے معجزوں سمیت کہ وہ نو معجزے تھے وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ○ اور کھلی ہوئی دلیل اور حجت کے ساتھ کہا ہی کہ اس
عصا مراد ہی اور اوسکو الگ کرکے ذکر فرمانا اوسکی تعظیم کی جہت سے ہی یا آیات سے مراد حق کی طرف دعوت کرنا ہی اور سلطان مبین انکا
معجزہ ہی یعنی نبوت اور حجت کے ساتھ بھیجا ہمنے موسیٰ کو اِلٰی فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف کہ عمالقہ مصر میں سب سے بڑا تھا اور خدائی کا
دعویٰ کرتا تھا وَہَامٰنَ اور ہامان کی طرف جو فرعون کا وزیر تھا وَقَارُوْنَ اور قارون کی جانب کہ فرعون کا مقرب اور مشیر تھا
تو حضرت موسیٰ نے اونھیں حق کی طرف دعوت کرکے معجزہ ظاہر فرمایا اور اونھوں نے تکذیب اور انکار کیا فَقَالُوْا پھر کہا کہ یہ شخص
سٰحِرٌ جادوگر ہی کہ سحر کے زور سے ہمکو خلاف عقل باتیں دکھاتا ہی کَذَّابٌ ○ جھوٹھا ہی اس بات میں جو یہ کہتا ہی کہ ایک خدا ہی اور میں اوسکا
رسول ہوں فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ پھر جب آیا اونکے پاس پیغام صحیح اور درست مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے
قَالُوا اقْتُلُوْٓا تو بولے کہ قتل کرو اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بیٹوں کو اون لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں مَعَهٗ موسیٰ کے
ساتھ یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کی ولادت کے قبل بنی اسرائیل کے فرزندوں کو قتل کرتے تھے پھر حضرت موسیٰ کے پیدا ہونے کے
بعد ہاتھ روکا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور نبوت کا دعویٰ کیا تو پھر فرعون کے امرا بولے کہ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرو
تاکہ اونکے دل شکستہ ہوں اور موسیٰ کی مدد نہ کریں وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ اور جیتی چھوڑو اونکی بیٹیاں تاکہ قبطیوں کی
عورتوں کی خدمت کریں تو اونھوں نے یہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہیں ہی مکر کافروں کا انبیا علیہم السلام اور مومنوں کی
نسبت اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ مگر بیراہی اور بیہودگی یعنی مکر پیش نہیں جاتا اور اوسکا وبال مکر کرنے والوں کی طرف پھرتا ہی پھر فرعون نے
دوبارہ اپنے خواص سے حضرت موسیٰ کے باب میں مشورہ کیا اور بولا کہ اوسے قتل ہی کرنا چاہیے فرعون کے خواص اور مصاحب بولے کہ
ایسا نہو کہ موسیٰ نے اپنے قاتل پر سحر کیا ہو اور اوسے قتل کرنے سے تجھے کچھ خلل پہونچے یا لوگ یہ کہیں کہ فرعون موسیٰ کے ساتھ مقابلہ
نہ کرسکا تو اونھیں قتل کردیا اصلاح یہ ہی کہ ہم ساحروں کو بلائیں کہ وہ اگر موسیٰ سے مقابلہ کریں فرعون نے یہ بات مان لی اور وہ جانتا تھا
کہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہیں اونھیں قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر مصاحبوں اور خصوصوں کے سامنے ڈینگ کی لی وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ
اور بولا فرعون کہ چھوڑو مجھے تاکہ ذلت اور خواری کے ساتھ اَقْتُلْ مُوْسٰى قتل کروں میں موسیٰ کو وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ اور کہدو
کہ موسیٰ پکارے اپنے خدا کو کہ وہ میرا قتل موسیٰ پر سے روکے اِنِّيْٓ اَخَافُ بیشک میں ڈرتا ہوں اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اس بات سے
کہ بدلدے موسیٰ دین تمہارا اور تمکو میری پرستش سے باز رکھے اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ یا یہ کہ ظاہر کرے دعوت کے سبب سے فِي الْاَرْضِ
الْفَسَادَ ○ زمین مصر میں فساد اور تباہی یعنی جب اوسکے بہت لوگ تابع ہوجائیں تو تمہارے ساتھ جنگ کریں اور مکر نے يَظْهَرُ فِي الْاَرْضِ
الْفَسَادُ پڑھا ہی یظھر کی یے کو زبر ہے کو زبر پڑھا ہی اور الفساد کی دال کو پیش وَقَالَ مُوْسٰٓى اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے
بعد اسکے کہ یہ خبر اونھیں پہونچی کہ اِنِّيْ عُذْتُ بیشک میں نے پناہ لی بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمہارے رب کے ساتھ
مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ ہر متکبر کے شر سے کہ اپنی بڑائی کے مارے لَّا يُؤْمِنُ نہیں ایمان لاتا بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ روز حساب پر ع

موسی علیہ السلام نے فرعون کا نام نہ لیا اور اوس بیتے اور نشان کے ساتھ ذکر کیا جو اوسکو اور اوسکے مصاحبون کو شامل ہو جب حضرت
موسیٰ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی کہ فرعون اونھین قتل کیا چاہتا ہو تو دشمن خوش ہوئے اور دوست غمگین وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
اور کہا ایک مرد مومن نے مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے قرابتیون مین سے یعنی خربیل یا سمعان نے کہ مدت سے يَكْتُمُ چھپاتا تھا
فرعون سے اور اوسکے تابعون سے إِيمَانَهُ اپنا ایمان اور بعضون نے کہا ہو کہ کئی برس گذرے تھے کہ وہ ایمان لایا تھا اور بہم
چھپایا تھا جب یہ خبر سنی کہ فرعون حضرت موسیٰ کو قتل کیا چاہتا ہو تو بولا کہ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا کیا قتل کروگے تم ایک مرد کو اَنْ
يَقُولَ اسواسطے کہ وہ کہتا ہو کہ رَبِّيَ اللَّهُ میرا رب اللہ ہو وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ حال آنکہ لایا ہو تمھارے پاس معجزے
کھلے ہوے مِن رَّبِّكُمْ تمھارے رب کے پاس سے وَإِن يَكُ كَاذِبًا اور اگر ہو وہ جھوٹا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ تو اوس پر
وبال اوسکے جھوٹ کا اور وہ وبال اوسے ہلاک کریگا وَإِن يَكُ صَادِقًا اور اگر ہو سچا يُصِبْكُم تو پہنچیگا تمکو بَعْضُ الَّذِي
يَعِدُكُمْ بعض اوسکا جو تمکو وہ وعدہ دیتا ہو یعنی کہتا ہو کہ دنیا اور آخرت کا عذاب تمکو پہونچیگا تو اگر وہ اپنے وعدہ مین سچا ہو تو اوسکا
عذاب مین سے بعض یعنی دنیا کا عذاب تمکو جلد پہونچیگا إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا یعنی ہدایت کی توفیق
نہین دیتا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہو لڑکون کا خون ناحق کرنے مین كَذَّابٌ ۝ جھوٹا خدائی کے
دعوے مین يَا قَوْمِ اے میری قوم لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ تمھارے واسطے ہو بادشاہی آج ظَاهِرِينَ اوس حال مین کہ تم
غالب ہو بنی اسرائیل پر اور اونکی نسبت عالی رتبہ ہو فِي الْأَرْضِ زمین مصر مین فَمَن يَنصُرُنَا پھر کون ہو جو مدد دے ہمکو اور بچا
کرے ہماری مِن بَأْسِ اللَّهِ خدا کے عذاب سے إِن جَاءَنَا اگر آئے ہمپر تو تم حضرت موسیٰ کے قتل کا قصد نہ کرو اور اوس
ہاتھ اوٹھا و قَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے اوس مرد مومن سے جو حضرت موسیٰ کے قتل سے منع کرتا تھا اور لوگون سے بھی
کہا جو اوسکے قریب حاضر تھے کہ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ نہین کہا مین نے تمکو مگر وہ جو مین دیکھتا ہون یعنی موسیٰ کے قتل مین
مین نے صلاح دیکھی تو وہی راہ صواب تمکو بتائی وَمَا أَهْدِيكُمْ اور راہ نہین کہتا ہون تمکو إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝
مگر راہ راستی اور درستی کی خربیل نے جب یہ بات سنی تو دوبارہ محبت نے زور کیا اور جوش ایمان ہوا تو قوم کو ڈرانے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا
کہ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ اور کہا اوس مرد نے جو ایمان لایا تھا کہ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ اے میری قوم کے لوگو مین یقینی خوف کرتا ہون
عَلَيْكُم تمپر موسیٰ کی تکذیب اور تعرض کے سبب سے مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۝ جیسے اون لشکرون کے دن جنھون نے رسولون کی
تکذیب کی یوم احزاب سے اون لشکرون کے ہلاک ہونے کا دن مراد ہو کہ یہ اوسکی تفصیل ہو کہ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ مانند حال
قوم نوح کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی وَعَادٍ اور مانند عاد کے کہ تند ہوا سے غارت ہوئے وَثَمُودَ اور مثل قوم ثمود کہ ایک چیخ سے
تمام قوم مرگئی وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ اور مانند حال اون لوگون کے جو اونکے بعد تھے جیسے اہل موتفکہ کہ اونکا شہر اولٹ پلٹ گیا اور
جیسے اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلہ مین گرفتار ہوئے وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ اور نہین ہو اللہ کہ چاہے ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ ظلم اپنے بندون پر یعنی اونپر
بیگناہ عذاب نہین کرتا تو تم بھی ظلم نہ کرو تاکہ تمپر عذاب آئے وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ اور اے میری قوم کے لوگو بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَيْكُمْ

يَوْمَ التَّنَادِ ط دوسرے دن کا عذاب بلانے کا یعنی روز قیامت کے عذاب کا خوف کرتا ہون کہ وہ دن ایک دوسرے کو بلاویگا اور پکاریگا کوئی کہیگا
فریاد کو پہونچو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا یا جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کو پکارینگے جیسا کہ سورہ اعراف مین گذر چکا یا موت ذبح ہونے کے بعد
ندا ہوگی کہ یا اہل الجنة خلود فلا موت ویا اہل النار خلود فلا موت یا اوس دن منادی ندا کریگا کہ فلان شخص نیکبخت ہوا کہ ابد تک بدبخت نہوگا
اور فلان شخص بدبخت ہوا کہ ابد تک نیکبخت نہوگا يَوْمَ تُوَلُّونَ جس دن پھیرے جاؤگے موقف حساب سے اور چلوگے مُدْبِرِينَ پیٹھ پھیرے
ہوئے وہان سے دوزخ مین مَا لَكُم نہوگا تمھارے واسطے مِّنَ اللَّهِ عذاب الٰہی سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ تمکو اوس سے
پناہ مین لے سکے وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ اور جسکو چھوڑ دیتا ہے خدا گمراہی مین فَمَا لَهُ تو نہین ہے اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ کوئی
ہدایت کرنے والا جو منزل مقصود کو پہونچائے وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ اور تحقیق کہ آیا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب
علیہما السلام مِن قَبْلُ موسیٰ سے پہلے بِالْبَيِّنَاتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ اور کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون
وہی فرعون ہے جو حضرت یوسف کے عہد مین تھا فرعون کا بہت بیش قیمت گھوڑا مر گیا تھا حضرت یوسف کی دعا سے خدا نے اوسے زندہ کیا اور فرعون
اونکا ایمان لایا جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو فرعون دین سے برگشتہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ کے زمانہ تک زندہ رہا تو مرد مومن نے یہ بات
کہی کہ اس سے قبل یوسف علیہ السلام تمھارے پاس کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ آئے تھے کہ گھوڑا زندہ کرنا اور اونکی برأت پر بچہ کا گواہی دینا
اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ کا فرعون حضرت یوسف علیہما السلام کے زمانہ کے فرعون کی اولاد مین تھا حق تعالیٰ نے
حضرت یوسف کو اوس فرعون کی طرف رسول کیا حضرت یوسف بیس برس تک اون لوگون مین رہا اور معجزے دکھائے ایک گروہ لوگ ایمان لائے
تو اوس مرد مومن نے اوسکی خبر دی کہ حضرت یوسف تمھارے پاس آئے تھے فَمَا زِلْتُمْ تو برابر رہے تم فِي شَكٍّ شک اور گمان مین
مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس اور دین حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ یہان تک کہ جب وہ گذر گیا تو قُلْتُمْ
لَن يَبْعَثَ اللَّهُ تم نے کہا کہ ہرگز نہ بھیجیگا اللہ مِن بَعْدِهِ اوسکے بعد رَسُولًا کوئی رسول یعنی چونکہ پہلے اس رسول کی بات نہ سنی تو اب کوئی
دوسرا رسول نہ آئیگا اس خوف سے کہ اوسکی بات بھی ہم رد کرین كَذَٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللَّهُ گمراہ کرتا ہے خدا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
اوسے جو حد سے گذرنے والا ہے انکار مین مُّرْتَابٌ شک رکھنے والا اوس چیز مین جو معجزے سے ثابت ہو پھر مسرفون اور شکیون کی کیفیت
بیان کرتا ہے کہ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین انبیا کے ساتھ فِي آيَاتِ اللَّهِ اللہ کی آیتین باطل اور دفع کرنے مین
بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ بغیر کسی دلیل کے کہ آئی اونکے پاس كَبُرَ بڑا ہے اونکا جھگڑا مَقْتًا بغض کی جہت سے عِندَ اللَّهِ خدا کے نزدیک
وَعِندَ الَّذِينَ آمَنُوا اور اون لوگون کے نزدیک جو ایمان لائے ہین یعنی حق تعالیٰ اونکے جھگڑے کو سخت دشمن رکھتا ہے اور مومن بھی
اونکے دشمن ہین كَذَٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللَّهُ مہر کرتا ہے اللہ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ ہر دل پر متکبر کے جو فرمانبرداری سے سرکشی
کرتا ہے جَبَّارٍ خود کام اور خود پسند کے جو اوروں سے اپنے کو برتر جانتا ہے تو تبدیل کی نصیحتون مین فرعون اندیشہ کرتا کہ اوسکی بات
سننے والون کے دل مین اثر کرے [illegible] وزیر کو بلایا اور اپنے کو اور اور لوگون کو دوسری طرف متوجہ کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي
صَرْحًا اور کہا فرعون نے کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک مکان بہت بلند لَّعَلِّي کہ شاید مین أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ

پہونچون دروازون یا راہون پر اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ دروازے یا راہین آسمانون کی ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کی طرف فَاَطَّلِعَ پھر مطلع ہون یعنی دیکھون اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى موسی کے خدا کی طرف یا اوسکے خدا کا احوال تو مجھے معلوم ہو وَ
اِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ اور بیشک مین گمان کرتا ہون موسی کو كَاذِبًا ط جھوٹا دعوی رسالت مین یا اس بات مین کہ اوسکا خدا ہے جسنے آسمان
پیدا کیے پھر مکان بنانا شروع کیا موسی علیہ السلام روئے تو وحی آئی کہ غمگین نہو دیکھو تو مین اوسکے ساتھ کیا کرتا ہون پھر حق تعالی نے
اوسکے اونچے محل کو پورا بن چکنے کے بعد خراب کر دیا جیسا کہ سورہ قصص مین مذکور ہو چکا وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
آراستہ کردی گئی فرعون کے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی وَصُدَّ اور روکا گیا عَنِ السَّبِيْلِ ط سیدھی راہ سے
وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا اونچا محل بنانے اور قوم کو دھوکا دینے مین اِلَّا فِىْ تَبَابٍ ع مگر تباہی
اور نیستی مین وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے کہا کہ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ ای میری قوم کے
لوگو پیروی کرو میری اَهْدِكُمْ راہ دکھاؤنگا مین تمکو سَبِيْلَ الرَّشَادِ ع راہ راستی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ ای میری قوم اِنَّمَا
هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا نہین ہے یہ زندگی دنیا کی مگر مَتَاعٌ ز فائدہ پانا کہ بہت جلد منقطع ہو جائے یعنی اوسکا عیش ذرا دیر
مین مٹ جاتا ہے نظم بباغ دہر کہ بس تازہ روی خوشبو است ۞ مباش غرہ کہ با خود خزان ز پے دارد ۞ زمان زمان ہمہ باد
نکبت ادبار ۞ چہ رنگ و بو کہ نشانے ز باغ نگذارد ۞ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت هِىَ دَارُ الْقَرَارِ وہ گھر
آرام اور قرار کا اوسے زوال اور آفت متصور ہی نہین مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جو کوئی کرے کام برا فَلَا يُجْزٰٓى تو جزا نہین دیا جاتا
اِلَّا مِثْلَهَا مگر مثل اوسکے اور یہ محض عدل الہی کے حکم سے ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے کام اچھا مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى مرد اور عورت مین سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ عمل قبول ہونے مین ایمان اصل ہے فَاُولٰٓئِكَ
تو وہ لوگ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے جنت مین اور بکرنے يُدْخَلُوْنَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جاینگے جنت
مین يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا روزی دیے جاینگے اوسمین پاکیزہ میوے لذیذ کھانے خوش مزہ شربت بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞ بیحساب
یعنی عمل کے اندازہ پر نہین بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور یہ فضل نامتناہی کے روسے ہے فرعون کے لوگ خربیل کی باتون سے سمجھ گئے کہ وہ
ایمان لائے ہین پس ملامت کرنا شروع کی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ فرعون کی پرستش چھوڑکر دوسرے کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا
پس خربیل نے تنبیہ کی روسے ندا کی کہ شاید وہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوجائین کہا کہ وَيٰقَوْمِ اور ای میری قوم کے لوگو مَا لِىْٓ کیا ہے
مجھکو اور کیا ملیگا اور کیسی بات ہے کہ اَدْعُوْكُمْ پکارتا ہون مین تمکو اِلَى النَّجٰوةِ نجات کی طرف کہ خدا کا ایمان لاکر اور اوسکے رسول کی
پیروی کرکے اوسکے عذاب سے نجات پاؤ وَتَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَى النَّارِ ط اور تم مجھکو بلاتے ہو آگ کی طرف اور اپنے دین کی جانب
کہ وہ فرعون کی پرستش ہے تَدْعُوْنَنِىْ تم مجھکو پکارتے ہو لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ تاکہ کافر ہو جاؤن مین خدا کے ساتھ وَاُشْرِكَ بِهٖ
اور شریک کرون اوسکا مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ اوس چیز کو کہ نہین ہے مجھے اوسکے رب ہونے کا عِلْمٌ ز کچھ علم نفی سے علم کی نفی مراد ہے معلوم
کی نفی نہین یعنی خدائے برحق کے سوا اور کسیکو مین خدا نہین جانتا تو اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین کیونکر شریک کرون وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ

ع ۱۰

النصف

اور تاکہ آپکی پیروی امت کے واسطے بطریق سنت ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر بار یا زیادہ ہر روز استغفار کرتے تھے کہ انی لاستغفر اللہ
ہو یا بعضین مرۃ حدیث ہے اور تبیان میں ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ہمارے حبیب شفقت طلب کر واپنی امت کے واسطے کرو شفاعت
جناب میں امیدوار ہین نظم گر لب بکشائی از نکوئی * حرفے زبراے ما بگوئی * یعنی کہ بعذر خواہی ما * از حالت پر گناہی ما * نزدیک خدا
کنی شفاعت * ارا ہر بانی از شفاعت * وسبح اور تسبیح کر بحمد ربک ساتھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ بالعشی
والابکار شام اور صبح یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہا کرو لکھا ہے کہ کفار قرآن نازل ہونے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اٹھنے کے
باب میں جھگڑا کرتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ان الذین یجادلون بیشک جو لوگ جھگڑتے ہین فی ایت اللہ
اللہ کی آیتون کے باطل ہونے میں اور انہین دفع کرنے میں کوشش کرتے ہین بغیر سلطن اتھم بے کسی دلیل کے جو
آئی ہو انکے پاس آسمان سے یا بے اوس دلیل کے جو وہ رکھتے ہون عقلی دلیلون میں سے ان فی صدورھم نہین ہے انکے
سینون میں الا کبر مگر سرکشی حق بات سے یا سرداری کا ارادہ یا حکومت کا قصد یا عظمت کا وہم کہ ما ھم نہین ہین وہ ہرگز
ببالغیہ پہونچنے والے اوسکو فاستعذ باللہ پس پناہ مانگ خدا کی انکے شر سے انہ ھو السمیع تحقیق خدا ہی
وہ سننے والا ہے اونکے اقوال البصیر دیکھنے والا ہے اونکے افعال لخلق السموت والارض البتہ پیدا کرنا
آسمان اور زمین کا اکبر بہت بڑا ہے تمہارے نزدیک من خلق الناس آدمیون کے پیدا کرنے سے تو جو قادر ہوا آسمان و
زمین پیدا کرنے پر باوصف انکی عظمت اور پھیلاوے کے بے مثل بے اصل اور بے مادہ کے البتہ وہ قادر ہوگا آدمی کو دوبارہ پیدا کرنے پر
اصل اور مادہ سے ولکن اکثر الناس ولیکن بہت لوگ لا یعلمون نہین جانتے کہ یہ پیدا کرنا بہت آسان ہے بعضے
مفسرون کے قول کے موافق جھگڑا کرنے والے یہود تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمارے یار نہین ہو بلکہ وہ [illegible]
مسیح بن داؤد ہے یعنی دجال کہ اوسکی سلطنت خشکی اور تری میں پہونچ جائیگی اور پانی کی نہرین اوسکے ساتھ جاری ہونگی اور بادشاہی ہماری طرف پھر
آئیگی اور وہ خدا کی نشانیون میں سے ایک نشانی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ان الذین یجادلون یعنی جو لوگ دجال کے باب میں جھگڑا کرتے ہین
اور اوسے آیت اللہ یعنی خدا کی نشانی جانتے ہین اونکے دلون میں کبر ہے یعنی حکومت اور سلطنت کی خواہش کہ اوس حکومت اور سلطنت کو نہ
پہونچینگے تو تم خدا کی پناہ مانگو فتنہ دجال کے شر سے اور یہ بھی کہتے تھے کہ دجال کا جثہ آدمیون کے جثہ سے بہت بڑا ہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسے پیدا کرنے سے بڑھکر ہے اور بہت لوگ نہین جانتے کہ دجال بھی ہماری مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جاننا چاہیے کہ دجال ایک آدمی ہے اور
آدمیون کی بہ نسبت قد میں بہت بلند اور اوسکا جثہ بہت بڑا ہے اور وہ کانا ہے کہ اوسکا ظہور قیامت کی نشانیون میں سے ایک نشانی ہے اور ہمارے
پیغمبر نے اوسکے نکلنے کی علامتیں بیان کی ہین کہ اوسکے خروج سے تین برس قبل لوگ غلون کے قحط میں مبتلا ہونگے پہلے برس تو جتنا پانی
برستا ہے اوسکی تہائی حصہ کم برسیگا اور زمین میں جسقدر روئیدگی ہوتی ہے اوس سے ایک تہائی کم ہوگی دوسرے برس دو تہائیان تیسرے برس نہ
آسمان سے پانی برسیگا نہ زمین پر گھاس اوگیگی پھر دجال نکلیگا اور اوسکے ساتھ جادو وغیرہ بہت ہوگا اور بہت خلق اوسکی متابعت کریگی
مگر جو خدا کو مضبوط پکڑے اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ بھی ہوگی اور جن اور شیطان اوسکے ساتھ ہونگے کہ وہ آدمیون کی صورت

اور وہ ایک سے کہیگا کہ اگر مین تیرے ماں باپ کو زندہ کر دون تو تو میری خدائی کا اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہان بس فوراً شیاطین اوسکے ماں باپ کی
شکل بنجاینگے اور اوس سے کہینگے کہ بیٹا اسکی متابعت کر کہ یہی تیرا خالق ہی غرضکہ وہ سب شہر لیلیگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً کہ
اسواسطے کہ فرشتے ان دونون شہرون کی نگہبانی کرینگے اور جب مومنون پر کام تنگ ہوگا تو حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے
اوتاریگا کہ وہ دجال کو قتل کرینگے اور اوسکے لشکر مین اکثر یہود ہونگے تمام لشکر کو عیسیٰ علیہ السلام قتل کرینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
نزول کے احوال کا ایک شمہ انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ زخرف مین مذکور ہوگا وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور برابر
نہین ہین اندھے اور آنکھون والے یعنی غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور
یکسان نہین ہوتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وَلَا الْمُسِيءُ اور نہ بدکار یعنی کافر مراد یہ ہی جسطرح اندھے اور
آنکھون والے دنیا مین برابر نہین اسیطرح مومین اور کافر عقبیٰ مین برابر نہونگے ایک جنت کے درجون مین ساکن ہوگا ایک
دوزخ کے درکون مین ہمیشہ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑی نصیحت پاتے ہین اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام کرنیوالا
اور بدکام کرنے والا ثواب اور عذاب مین برابر نہین اور دنیا تکلیف کا گھر ہی جزا کا گھر نہین تو دوسرا گھر ضرور ہی جہان جزا پائین اور وہ
قیامت مین ہوگا إِنَّ السَّاعَةَ بیشک ساعت قیامت لَآتِيَةٌ البتہ آنے والی ہی لَّا رَيْبَ فِيهَا کچھ شک نہین اوسکے
آنے مین اسواسطے کہ سب رسولون نے قیامت واقع ہونے کا وعدہ کیا ہی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت آدمی
لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لاتے قیامت کا اور اپنی نظر کے قصور اور محسوسات کی الفت کے سبب سے اوسکی تصدیق نہین کرتے
وَقَالَ رَبُّكُمُ اور تمہارے رب نے کہا ادْعُونِي پکارو مجکو أَسْتَجِبْ لَكُمْ تاکہ قبول کرون مین تمہارے واسطے
قبول کرنے کے یہ معنی ہین کہ تم میری عبادت کرو تاکہ مین تمکو ثواب دون اکثر علماء نے عبادت کی جگہ دعا کو ڈھالا ہی اور عبادت کا
ہونے کی تائید یہ قول کرتا ہی جو حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ تحقیق کہ وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہین عَنْ
عِبَادَتِي میری عبادت سے سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہی کہ داخل ہون دوزخ مین اور بکر نے مجہول کا صیغہ یعنی سَيُدْخَلُونَ کو
پیش خے کو زبر پڑھا ہی یعنی داخل کیے جاینگے دوزخ مین دَاخِرِينَ بیچارے ذلیل و خوار اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا استغاثہ کے
معنی مین ہی یعنی فریاد چاہو مجسے عاجزی کے وقت کہ مین تمہاری فریاد کو پہونچون اور ایک گروہ علماء کے قول کے موافق دعا سے سوال
مراد ہی یعنی مجسے سوال کرو تاکہ مین تمکو عطا کرون اسواسطے کہ میری رحمت کا خزانہ بھرا ہوا ہی اور میں الکریم آرزوئین برلانے والا ہی کون فقیر ایسا ہی
جسنے میرے سامنے ہاتھ پھیلایا اور مین نے قصداً اوسکے ہاتھ پر نہین رکھدیا بیت بر آستان ارادت کہ سر نہاد شبے * کہ لطف دوست
بروئش ہزار در نگشادہ اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا ثنا کے معنی مین ہی اور استجابت قبول کے معنی مین یعنی میری حمد و ثنا کرو تاکہ اپنے فضل
کامل سے تمہاری حمد و ثنائے ناقص قبول کرون یا علماء سے توبہ مراد ہی اسواسطے کہ توبہ کرنے والا خدا کو پکارتا ہی اوسکی طرف رجوع کرنے کے وقت اور
اجابت توبہ قبول کرنا مراد ہی یعنی توبہ کرو تاکہ مین قبول کرون بیت گر توبہ کنی پذیرم از روے کرم * وانگہ ز سر جریمت در گذرم اللَّهُ الَّذِي
جَعَلَ خدا وہ ہی جسنے برحق پیدا کی لَكُمُ اللَّيْلَ تمہارے واسطے رات اندھیری ٹھنڈے مزاج کے ساتھ لِتَسْكُنُوا تاکہ ساکن ہو جاؤ

فیہ اوس مین یعنی حرکات اور سکون جو اس کی جہت سے والنھار اور پیدا کیا دن مبصرا روشن کرنے والا گرم مزاج کے ساتھ تاکہ دیکھو
چیزون کو اور معاش حاصل کرنے مین تمھاری حرکتین قوی ہو جاوین ان اللہ بیشک اللہ تعالی لذو فضل البتہ فضل کرنے والا ہے
بہت علی الناس آدمیون پر ان بات سے پیدا کیے یا آدمیون کو پیدا کیا اور روزی دیکر پالا [illegible]
[illegible] قائم ہین ولکن اکثر الناس اور بہت لوگ لا یشکرون شکر نہین کرتے ذلکم اللہ وہ جسکا یہ کام کرتا ہے

وقف لازم

وہ اللہ ربکم ہے رب تمھارا خالق کل شیء پیدا کرنیوالا سب چیزون کا لا الہ الا ھو نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت
مگر وہ فانی تؤفکون پس کس طرح اور کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف کذلک جیسے
پھیری گئین یہ قومین اسی طرح یؤفک الذین پھیرے جاتے ہین وہ لوگ جو کانوا تھے باٰیٰت اللہ
یجحدون اللہ کی آیتون کے ساتھ انکار کرتے ہین اور انھین قبول نہین کرتے اللہ الذی جعل اللہ وہ ہے جسنے بنا دی
لکم الارض تمھارے واسطے زمین قرارا قرار اور آرام کی جگہ کہ اوسپر چلتے پھرتے ہو اور لیٹتے ہو والسماء بناء اور کیا
آسمان کو اوٹھا ہوا وصورکم اور تصویر بنایا تمکو اور سوا فاحسن صورکم پھر خوب بنائین تمھاری صورتین یعنی
تمھارے قد سیدھے کیے اور چہرے پاکیزہ اور اعضا ایک دوسرے کے مناسب پیدا کیے ورزقکم اور روزی دی تمکو من الطیبٰت
پاکیزہ چیزون مین سے یعنی کھانے کی چیزین لذیذ اور تمھاری روزی کو بہتر کر دیا حیوانات کی روزی سے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ انسان کی
صورت کا حسن اس بات مین ہے کہ وہ آئینہ جہان نما ہے سب علوی اور سفلی حقائق اور ظاہری باطنی دقائق کو جامع ہے اور ذات و صفات کی معرفت
انوار حقیقت جامعہ سے ظاہر ہین یا یعنی ای صورت تو آئینہ سر وجود شد روشن زرخت پرتو آثار شہود [illegible]
صورت و معنی موجود ذلکم اللہ جسنے ایسی صورت بنائی وہ خدا ہے ربکم رب تمھارا فتبٰرک اللہ پس بہت خدا اور بہت
بزرگ رب العٰلمین پروردگار اہل عالم کا سب جن و انس وغیرہ کا ھو الحی وہ ہے زندہ یعنی حیات ازلی کے ساتھ اکیلا ہے لا الہ
الا ھو نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فادعوہ پس پکارو تم اوسکو مخلصین اور حال مین پاک کرنے والے ہو لہ
الدین اوسکے واسطے اپنا دین شرک سے یا اپنی عبادت ریا سے اور کہو الحمد للہ رب العٰلمین سب تعریف اللہ کے
واسطے ہے جو رب ہے اہل عالم کا قل کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے جو تمکو کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے دین پر ہو رہین
ہو جاو یہ کہ انی نھیت بیشک مین منع کیا گیا ہون ان اعبد الذین تدعون اس بات سے کہ عبادت کرون انکی
جنکو تم پوجتے ہو من دون اللہ خدا کے سوا لما جاءنی البینٰت جب کہ آئی ہین میرے پاس دلیلین اور آیتین من ربی
میرے رب کے پاس سے وامرت اور حکم کیا گیا ہون ان اسلم یہ کہ گردن جھکا دون اور مطیع ہو جاون لرب العٰلمین
اہل جہان کے رب کے واسطے ھو الذی وہ وہی ہے جسنے خلقکم پیدا کیا تمھارے دادا آدم کو من تراب خاک سے
ثم من نطفۃ پھر بنایا [illegible] پیدا کیا نطفہ سے ثم من علقۃ پھر جمے ہوئے خون سے کہ چالیس روز کے بعد [illegible] کی
صورت ہو جاتی ہے ثم یخرجکم پھر نکالتا ہے تم سے ہر ایک کو ماں کے پیٹ سے طفلا بچہ ثم لتبلغوا پھر [illegible] تمکو

ثم ہو جاوے اَشُدَّكُمْ اپنی کمال قوت کو کہ نہایت شباب ہی ثُمَّ پھر اوس وقت سے بڑھتے ہو لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا تاکہ ہو جاؤ تم بوڑھے
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم میں سے کوئی ہوتا ہی کہ مار ڈالا جاتا ہی مِنْ قَبْلُ جوان یا بوڑھے ہونے کے قبل وَلِتَبْلُغُوْٓا اور
ہی رکھا ہی تمکو تاکہ پہنچو تم اَجَلًا مُّسَمًّى مدت نام رکھی ہوئی تک کہ وہ موت کا وقت ہی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اور شاید کہ تم
عقل لاؤ اپنی پیدائش میں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر منتقل ہونے میں هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وہ ہی وہ جو زندہ
کرتا ہی اور مار ڈالتا ہی فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا پھر جب چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی کسی کام کا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہی
اسکو كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ہو تو وہ ہو جاتا ہی بے مدت اور بے مہلت کے یا اوسکے پیدا کرنے کو آلے اور شمار اور فرصت اور مہلت
کی کچھ حاجت نہیں ؏ منتظر فعل او را سبب و علت نیست ۰ موقوف هیچ آلت نیست ۰ از جز ل کاف و نون دو حرف زبان
آورد بیرون ۝ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگوں کی طرف جو يُجَادِلُوْنَ جھگڑا اور نزاع کرتے ہیں فِيْٓ
اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتوں میں یعنی جو کافر قرآن کی دلیلوں کے منکر ہیں اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝ کس طرح اور کیوں پھیرے جاتے ہیں
اونکی تصدیق کی طرف سے اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے تکذیب کی اور نہ ایمان لائے بِالْكِتٰبِ
قرآن کا یا سب آسمانی کتابوں کا وَبِمَآ اَرْسَلْنَا اور اوس چیز کا کہ بھیجا ہے ہم نے بِهٖ رُسُلَنَا اوسکے ساتھ اپنے رسولوں کو کہ وہ جمیع
احکام اور شریعتیں ہیں فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ پس قریب ہے کہ جانیں تکذیب اور انکار کا انجام اِذِ الْاَغْلٰلُ جب کہ آگے طوق
ہونگے فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اونکی گردنوں میں وَالسَّلٰسِلُ اور زنجیریں بھی اونمیں ہونگی يُسْحَبُوْنَ ۝ کھینچے جاوینگے موکل
وہ زنجیریں پکڑ کر تاکہ اونکو ڈالدیں فِي الْحَمِيْمِ کھولتے ہوئے پانی میں ثُمَّ فِي النَّارِ پھر آگ میں يُسْجَرُوْنَ ۝ جلے
بھنے ہونگے یعنی پانی اور آگ کے ذریعے انواع عذاب میں مبتلا ہونگے ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ پھر کہا جائیگا اونسے کہ اَيْنَ مَا
كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ کہاں ہیں وہ جنکو تھے تم شریک ٹھہراتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے قَالُوْا اور جواب کہینگے کہ وہ شریک
کیے ہوئے ضَلُّوْا عَنَّا گم ہو گئے ہمسے اور ہم اونکو نہیں پاتے اور ہم تو اونسے امداد کی توقع رکھتے تھے انہوں نے ہمکو بلا میں چھوڑ دیا
بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا بلکہ ہم نہ تھے کہ پکارا ہو ہمنے مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے دنیا میں شَيْـًٔا کسی چیز کو اور ہمپر اعتبار ہوا یعنی اب
ہمکو ظاہر ہو گیا کہ ہماری پوجا کچھ نہ تھی كَذٰلِكَ جس طرح جھگڑنے والوں کو چھوڑ دیا اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ گمراہ
چھوڑتا ہی کافروں کو کہ ایسی چیز کی طرف راہ نہیں پاتے جس سے آخرت میں فائدہ حاصل کریں پھر اونکو کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ تمہاری خرابی
آج عقبی میں بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ اس سبب سے ہی کہ تھے تم خوشی کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی دنیا میں بِغَيْرِ الْحَقِّ
اوس چیز کے ساتھ جو حق نہ تھی یعنی شرک کے سبب سے وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اور بسبب اسکے کہ تھے تم ناز کرتے
اپنے اوپر اور تکبر سے چال چلتے اُدْخُلُوْٓا داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے ساتوں دروازوں میں جو تمپر
تقسیم کر دیے ہیں یعنی ہر ایک گروہ دوزخ کے ایک دروازہ میں داخل ہوگا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اسمیں فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہی متکبروں کو دوزخ فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۸

نصف
عند المتاخرین

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کی اونھون نے فِى الْاَرْضِ زمین مین عاد و ثمود کی فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
پس دیکھین کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام کار اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے اگلی امتون مین سے
كَانُوْآ اَكْثَرَ مِنْهُمْ تھے بہت زیادہ اونسے عدد کی راہ سے وَاَشَدَّ قُوَّةً اور بہت سخت قوت کی رو سے وَّاٰثَارًا
فِى الْاَرْضِ اور بہت زیادہ نشانون کی رو سے جو باقی رہے ہین زمین مین قلعے وغیرہ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ تو دفع نہ کیا عذاب کو
اونسے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ اوس چیز نے جو وہ کرتے تھے مال جمع اور سپاہ آراستہ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پس جب کہ آئے
اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے پیغمبر بِالْبَيِّنٰتِ معجزون اور دلیلون کے ساتھ فَرِحُوْا خوش ہوے بِمَا عِنْدَهُمْ
ساتھ اوس چیز کے جو اونکے پاس ہے مِّنَ الْعِلْمِ علم اور اونکے زعم مین یہی جہل کا اوسکا نام علم رکھا تھا اور اس سے مراد اونکے باطل
عقیدے اور بیہودہ اعتبار شبہے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ پیشون اور تجارتون کا علم مراد ہی یا علم نجوم وغیرہ کا اونکے [illegible]
اور انبیا علیہم السلام اور اونکے معجزون کے ساتھ ہنسی کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور پکڑا اور گھیر لیا اونکو کردار کے سبب اوس چیز کی جزا نے جو انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا
کرتے تھے کہ دنیا مین طرح طرح کا عذاب تھا اور جو کچھ اونسے وعدہ کیا گیا ہی عقبی مین اوس [illegible] فَلَمَّا رَاَوْا پس جبکہ
دیکھی اونھون نے بَاْسَنَا سختی ہمارے عذاب کی دنیا مین قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ
اللہ پر حال یہ کہ وہ ایک ہی اوسکا کوئی شریک نہین وَكَفَرْنَا اور کافر ہوے ہم بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے
تھے ہم شرک کرنے والے یعنی بتون کے ساتھ ہمنے کفر اختیار کیا فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ کرے اونکو اِيْمَانُهُمْ
ایمان اونکا لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اوس وقت جبکہ دیکھا اونھون نے ہمارا عذاب اسواسطے کہ جب عذاب دیکھا تو اوس وقت تکلیف
اوٹھ جاتی ہی اور ایمان تکلیف کے زمانے مین مقبول ہی عذاب دیکھنے کے بعد نہین سُنَّتَ اللّٰهِ عادت مقرر کردی اللہ نے عادت مقرر
الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ وہ عادت جو گذری ہی فِيْ عِبَادِهٖ اوسکے بندون مین اگلی امتون مین کہ ایمان یاس کی حال مین مقبول نہین ہی
وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھایا هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ○ اوس وقت کافرون نے یعنی اونکا نقصان اوسوقت ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر نقصان مین

ع

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ ۴۱ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورہ حٰم سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوّن آیتین ہین

ایاتہا ۵۴ — رکوعاتہا ۶

اللہ کا اسم اعظم حروف مقطعہ مین پوشیدہ ہی ہر ایک کو اوسے نکالنے مین دسترس نہین ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ حے اشارہ ہی حکمت کی طرف اور میم منت کی جانب یعنی اللہ کا احسان ہی مومنون پر حکمت نازل کرکے صاحب [illegible]
فرمایا ہی کہ حٰمٓ اوس چیز کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالی اور اوسکے حبیب کے درمیان راز و نیاز ہی کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل
اوس سے آگاہ نہین اسواسطے کہ حے اور میم دو حرف اسم رحمٰن کے درمیان مین ہین اور یہی دو حرف اسم [illegible]

اون دونون مبارک ناموں کے بیچ میں جو یہ دونوں حرف ہیں اونکے بھید کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ قرآن تَنْزِيْلٌ اوتارا گیا ہی مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؁ خدا بخشش کرنیوالے مہربان کی طرف سے بخشش کرنے والا ہی نفوس عوام کو ہدایت کرکے مہربان ہی قلوب خواص کی رعایت فرماکر اور تنزیل کو ان ؑ دونوں ناموں کی طرف اضافت کرنا اس بات کی دلیل ہوسکتی ہی کہ دینی و دنیوی اور باطنی ظاہری مصلحتیں قرآن کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں اور یہ اوتاری ہوئی كِتٰبٌ فُصِّلَتْ ایک کتاب ہی کہ مفصل ہیں اٰيٰتُهٗ اوسکی آیتیں مشرح امر نہی وعدہ وعید کے ساتھ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا اوس حال میں قرآن عربی ہی یعنی زبان عرب میں تاکہ سہولت کے ساتھ پڑھیں اور سمجھیں اور یا اوسکی آیتوں کی تفصیل کی گئی ہی لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ؁ اوس گروہ کے لوگوں کے واسطے جو کہ جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اوتری ہی بَشِيْرًا خوشخبری دینے والی اون لوگوں کو جو اوسپر عمل کرتے ہیں وَّنَذِيْرًا ۚ اور ڈرانے والی اون لوگوں کو جو اوسپر ایمان نہیں لاتے فَاَعْرَضَ تو مونھ پھیرا اوسے قبول کرنے سے یعنی نہ قبول کیا اَكْثَرُهُمْ بہتیروں نے اون کافروں میں سے فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ؁ پس وہ نہیں سنتے یعنی اسواسطے مونھ پھیرا کہ اوسے نہیں سنیں وَقَالُوْا اور بولے مشرک کہ ہمیشہ قُلُوْبُنَا ہمارے دل فِيْٓ اَكِنَّةٍ پوششوں میں ہیں مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اوس چیز کے سمجھنے سے کہ بلاتا ہی تو ہمیں اِلَيْهِ اوسکی طرف یعنی ہم قرآن نہیں سمجھتے وَفِيْٓ اٰذَانِنَا اور ہمارے کانوں میں وَقْرٌ گرانی ہی جو تم پڑھتے ہو اے محمد اوسے ہم سنتے ہی نہیں وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ اور درمیان ہمارے اور تیرے حِجَابٌ پردہ ہی کہ تمہاری نبوت کا جمال ہم نہیں دیکھتے یا آڑ ہی کہ ہمیں تجھسے ملنے نہیں دیتی وسیط میں ہی کہ ابوجہل نے اپنے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ تان دیا اور بولا کہ تو ادھر ہی اور ہم ادھر فَاعْمَلْ پس تو عمل کر اپنے دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ؁ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہیں اپنے آئین پر یا اوسنے حضرت سے کہا کہ جو کچھ تم کرسکتے ہو ہمارے حق میں کرو اور جو کچھ ہم تمہارے ساتھ کرسکتے ہیں اوس میں ہم بھی کمی نکرینگے اور تاوردی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ تو کام کر اپنی آخرت کے واسطے ہم اپنی دنیا کے لیے کام کرتے ہیں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مثل تمہارے یعنی جنس بشر میں سے ہوں فرشتہ اور جن نہیں ہوں کہ تم اونکی بات نہیں سمجھتے ہو اور میں تمکو ایسی چیز کی طرف نہیں بلاتا ہوں جس سے سماعت کو کراہت اور طبیعت کو نفرت ہو بلکہ يُوْحٰٓى اِلَيَّ وحی کی گئی ہی میری طرف کہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ نہیں ہی تمہارا خدا مگر اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایک فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ پس متوجہ ہو جاؤ اوسکی طرف توحید اور طاعت کے ساتھ اور اوسپر مقیم رہو وَاسْتَغْفِرُوْهُ اور اوس سے بخشش چاہو اون گناہوں کی جو ایمان کے بعد تمسے ہو جائیں توضیح میں ہی کہ افعال اقوال احوال ظاہر اور باطن میں برابر ہونے کا نام استقامت ہی یعنی چاہیے کہ تمہارا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے اور استقامت کے مرتبہ پر پہونچ جاؤ تو استغفار کرو اپنے عمل پر نظر کرنے سے ہو واسطے کہ یہ بڑا گناہ ہی وَوَيْلٌ اور سختی اور عذاب لِّلْمُشْرِكِيْنَ ؁ مشرکوں کے واسطے ہی الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وہ جو نہیں دیتے ہیں زکوۃ یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ جو نفسوں کی زکوۃ ہی نہیں کہتے مطلب یہ ہی کہ توحید اختیار کرکے اپنے کو شرک کے میل سے پاک نہیں کرتے یا یہ کہ مال کی زکوۃ نہیں دیتے مشرکوں کے ساتھ زکوۃ نہ دینے کی تخصیص اور گناہوں کی بنسبت اسواسطے ہی کہ مال اوسکو بہت عزیز

اور محبوب ہی اور مال خرچ کرنا اور کاموں کی نسبت اونکی جان پر بہت سخت ہوتا ہی تو یہ بات بیان کرنا اونکے بخل اور خست کی طرف اور
خلق پر شفقت نکرنے کی جانب اشارہ ہی اور بخل سب رذیل کاموں اور بری صفتوں مین بڑھکر ہی اور کہا ہی کہ جس مالدار مین سخاوت اور
احسان نہیں وہ مثل ایک لاش کے ہی کہ اومین جان نہیں یا وہ ایسا ہی کہ گویا درخت بے پہل کا ہی نظم منعم ممسک شجر بے بر ست + سرو
بخل جسد بے سر ست + بخل کہ سرمایۂ ناکامیست + درد و جہان موجب بدنامیست + وَهُمْ اور مشرک لوگ بِالْآخِرَةِ آخرت کے
ساتھ هُمْ كَافِرُونَ وہ کافر ہین اس جہت سے خرچ نہیں کرتے کہ اوس عالم مین بدلا اور ثواب ملنا باور نہیں کرتے إِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے نیک کام لَهُمْ أَجْرٌ اونکے واسطے اونکا اجر
غَيْرُ مَمْنُونٍ نہ گھٹایا ہوا یا بے حساب معالم مین ہی کہ یہ آیت بیمارون اور عاجزون کی شان مین ہی کہ ضعف اور عاجزی کی
حالت مین عبادت ادا کرنے سے عاجز ہین تو حق تعالی اونھین عبادت کا ثواب ویسا ہی عطا فرماتا ہی جیسا حالت صحت کی عبادت کا
عطا کرتا ہی تو غیر ممنون کے معنی غیر مقطوع ہین عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بندہ جب نیک طریقہ پر ہوتا ہی عبادت مین تو جب بیمار ہوجاتا ہی تو حق تعالی اوس فرشتے کو حکم کردیتا ہی جو اوس بندہ پر تعین ہی کہ اس
بیماری کے واسطے تو ویسا ہی عمل لکھتا رہ جیسا اوسکی صحت کے وقت لکھتا تھا جب تک مین اوسے تندرست نکردون یا اپنے پاس
بلا نہ لون قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ آیا تم البتہ کافر ہوتے ہو اور نہیں ایمان لاتے ہو بِالَّذِي
خَلَقَ الْأَرْضَ اوس پر جسنے پیدا کی زمین فِي يَوْمَيْنِ دو دن مین امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اتوار کے دن زمین
پیدا کی اور دوشنبہ کے روز پھیلا دی وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا اور بناتے ہو اوسکے واسطے اپنی زبان سے انداد شریک اور ہمسر
ذَٰلِكَ وہ خدا جسنے زمین پیدا کی رَبُّ الْعَالَمِينَ پروردگار ہی سب عالم کا وَجَعَلَ فِيهَا اور پیدا کیے زمین مین
رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اور پایدار مِنْ فَوْقِهَا اوسکے اوپر سے تاکہ اونھین دیکھنے والے عبرت مین سے حصہ لین وَبَارَكَ فِيهَا اور
برکت دی اوسنے پہاڑون مین کہ چشمے اور کانین اور معدنین اونمین پیدا کین یا زمین مین برکت دی درختون اور کھیتون اور چار پایون
اور نہرون کے سبب وَقَدَّرَ فِيهَا اور مقدر کردین بیچ زمین مین أَقْوَاتَهَا روزیان اہل زمین کی یعنی ہر موضع اور ہر مقام کے لوگون کی
روزی مقرر کردی جیسے گیہون جو چاول خرما گوشت اور مثل اونکے کہ انمین سے ایک ایک چیز ہر شہر والے زیادہ کہاتے ہین اور حق تعالی نے
یہ روزیان مقدر اور مقرر فرمائین فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ چار دن کے تمام اور تفسیر مین کہ وہ اور دو دن ہین یعنی منگل بدھ سَوَاءً
لِلسَّائِلِينَ برابر ہوا پوچھنے والون کو جو زمین اور جو کچھ زمین مین ہی اوسکے پیدا کرنے کی مدت پوچھتے ہین کہ کتنی مدت مین پیدا
ہوئی یعنی سوال کرنے والون کا پورا پورا جواب دیا گیا ثُمَّ اسْتَوَىٰ پہر قصد کیا إِلَى السَّمَاءِ آسمان کی طرف یعنی اوسے
پیدا کرنے کا وَهِيَ دُخَانٌ حال آنکہ وہ دھوان تھا یعنی پانی کا بخار دھوئین کی ہیئت پر تہا اور تیسیر مین ہی کہ حق تعالی نے جب
پانی پیدا کیا تو اوسپر آگ کو مسلط کردیا کہ پانی کو جوش مین لائی اور اوس سے بخار جو اوٹھا اوس سے حق تعالی نے آسمان پیدا کیا
عین المعانی مین ہی کہ حق تعالی نے سبز جوہر پیدا کرکے ہیبت کی نظر سے اوسے دیکھا پس وہ پگھل کر بہ نکلا پس اوسپر

ثلث

آگ مسلط کر دی تو وہ اوس سے جوش مین لائی اور کف اور بخار اوس سے اوٹھا اوس کف سے تو زمین پیدا کی اور بخار سے آسمان نظم کفے را منبسط
سازد کہ این فرشیست بس لائق ٭ بخارے را برافرازد کہ این سقفست بس زیبا ٭ ازان سقف معلق حسن تقصیرش بود ظاہر ٭ و زین فرش مطبوع
لطف تدبیرش بود پیدا ٭ فقال لہا پھر کہا حق تعالی نے آسمان پیدا کر کے آسمان سے وللارض اور زمین سے کہ دونون
ائتیا آؤ اوس چیز کے ساتھ جو مین تمکو حکم کرتا ہون طوعا فرمانبرداری کی روسے او کرہا یا ناخوشی اور بے رغبتی کے ساتھ یعنی
خواہ مخواہ آؤ آنے سے تمکو چارہ نہین اس سے کمال قدرت ظاہر کرنا مراد ہی اونکی خوشی اور ناخوشی ثابت کرنا مقصود نہین بعضون نے کہا ہی
کہ آسمان کو حکم فرمایا کہ اپنے آفتاب ماہتاب ستارے ظاہر کر دے اور زمین کو حکم کیا کہ اپنی نہرین او بہا دے اور اپنے درخت نکالدے
قالتا کہا آسمان اور زمین نے کہ اتینا آئے ہم اوس چیز کے ساتھ جو تو نے حکم فرمایا طائعین ○ فرمانبردار لکھا ہی کہ زمین کے
اجزا مین سے پہلے اوس مقام نے کلام کیا جہان کعبہ شریف ہی پھر آسمان کے اجزا مین سے جو اوسکے مقابل تھا اوس نے کلام کیا اسی وجہ سے
وہ مقام کعبۂ اسلام اور قبلۂ انام ہو گیا اور جب آسمان پیدا کیا گیا تو اوسے پھاڑا فقضٰہن پس تمام کر دیا اوسے سبع سموات
سات آسمان اور پورے کر دیے اوسکے امور فی یومین دو دن مین پنجشنبہ اور جمعہ کو واوحی اور وحی کی فی کل سماء
ہر آسمان مین امرہا حکم اوسکا یعنی ہر آسمان [illegible] کو حکم کر دیا کہ کانون [illegible] عبادت کر دیا ہر آسمان سے جو کچھ ہوتا ہی وہ اوسکے
واسطے مقرر کر دیا وزینا السماء الدنیا اور آراستہ کر دیا ہمنے اوس آسمان کو جو بہت نزدیک ہی بمصابیح ساتھ چراغون سے
یعنی اونہین ستارے چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وحفظا اور حفاظت کی ہمنے آسمان کی حفاظت آفتون یا شیطانون سے جو
چرا کر وہان کی باتین سننے کا داعیہ کرتے ہین ذلک یہ عجیب خلقتون مین سے جو بیان کیا گیا تقدیر العزیز پیدا کرنا اور
اندازہ کرنا ہی خدائے غالب کا کہ اپنی پادشاہی مین قدرت کے ساتھ جو چاہتا ہی کرتا ہی العلیم ○ جاننے والا ہی جو کچھ کرتا ہی وہ
حکمت کی روسے ہوتا ہی فان اعرضوا پھر اگر منہ پھیرین مکہ کے کافر یا انکار کرین ایمان سے باوصف ایسے بیان کے فقل
انذرتکم تو کہہ کہ ڈرایا مین نے تمکو صعقۃ اوس عذاب سے جو بیہوش اور ہلاک کرنے والا ہی مثل صعقۃ عاد مانند
عذاب قوم عاد کے کہ سخت ہوا کا عذاب اونپر آیا وثمود ○ اور مثل عذاب ثمود کے کہ حضرت جبرئیل کی ایک چیخ سے سب قوم ہلاک ہوئی
ان دونون قومون کی تخصیص اسواسطے ہی کہ کفار قریش رحلۃ الشتاء والصیف کے سفر مین ان قومون کے مقامون پر گذر کرتے تھے اور
عذاب کے آثار دیکھتے اور وہ صاعقہ اونہین کے مستحق ہوئے اذ جاءتہم الرسل اوس وقت جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر
یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح من بین ایدیہم اونکے سامنے سے ومن خلفہم اور اونکے پیچھے سے یعنی ہر طرف سے
اونکے پاس نرمی سختی اور نصیحت فضیحت کے ساتھ آئے اور دعوت کی الا تعبدوا الا اللہ یہ کہ نہ عبادت کرو
مگر خدا کی قالوا اوسکے کافر اونکے جواب مین کہ لو شاء ربنا اگر چاہتا ہمارا رب کہ رسول بھیجے لانزل ملئکۃ
ضرور بھیجتا فرشتے ہماری طرف فانا بما ارسلتم بہ پس بیشک ہم اوس چیز کے ساتھ جسکے ساتھ تم اپنے زعم مین
بھیجے گئے ہو کفرون ○ کافر ہین اسواسطے کہ تم ہماری مثل آدمی ہو اور ہمپر تمکو کچھ فضیلت اور شرافت نہین مشرک لوگ

انبیا علیہم السلام کی صورت ہی مین چھپے ہوے تھے اور اونکے باطن سے غافل تھے۔ مثنوی۔ چند بینی صورت آخر صورت پرست۔ ہر کہ معنی دید از صورت برست ۔ دیدۂ صورت پرستی را ببند ۔ تا شوی از نور معنی بہرہ مند ۔ پھر اونکے قصے کی تفصیل کرتا ہی اور فرماتا ہی فَاَمَّا عَادٌ پس لیکن قوم عاد فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا اونھون نے فِی الْاَرْضِ زمین احقاف مین یا یمن مین بِغَیْرِ الْحَقِّ ناحق یعنی تکبر کا استحقاق نرکھتے تھے پھر ہود علیہ السلام نے اونکو عذاب سے ڈرایا اونھون نے تکبر کی وجہ سے اوسکی طرف التفات بھی نکیا وَقَالُوْا اور بولے کہ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً کون ہی ہم سے سخت بہت قوت کی راہ سے اور قوم عاد کے لوگ اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوے تھے اسواسطے کہ لمبے چوڑے ہوے تھے یہانتک کہ قوی لوگ تھے ہاتھ مارکر پہاڑ سے پتھر الگ کر ڈالتے اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین جانا اونھون نے جو اپنی قوت پر مغرور ہوتے تھے اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ جو اسنے اونکو پیدا کیا ہی هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وہ بہت سخت اور بہتر ہی اونسے قوت کی راہ سے یعنی قدرت اور زور میں اونسے بہتر ہی جسنے پیدا کیا اون کو اور سے زیادہ اور کسی کو وہ مقدور نہین وَكَانُوْا اور تھے قوم عاد کے لوگ تعصب اور تکبر کی وجہ سے بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ○ ہماری آیتون کے ساتھ منکر ہوتے با وصف اسبات کے کہ جانتے تھے کہ وہ حق ہین فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ پس بھیجی ہمنے اونپر رِیْحًا صَرْصَرًا ہوا ٹھنڈی یا بہت آواز کے ساتھ فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ نحس دنون میں یعنی شوال کے آخر بدھ میں جنہا کہ نحس تھے دوسرے بدھ کے آخر تک کہ آٹھ دن اور سات راتین ہوتی ہین جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا لِّنُذِیْقَهُمْ تاکہ چکھائین ہم اونکو عَذَابَ الْخِزْیِ عذاب ذلت اور رسوائی کا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین یعنی تا کہ سب کو ہلاک کردین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا اَخْزٰی بہت سخت ہی رسوائی اور ذلت کی راہ سے وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ○ اور وہ نصرت نکیے جاینگے اور مدد نہ دیے جاینگے وَاَمَّا ثَمُوْدُ اور مگر قوم ثمود فَهَدَیْنٰهُمْ پس ہمنے اونکو راہ دکھائی یعنی سیدھی راہ اور برائی دونون راہین ہمنے اونکو دکھائین فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی تو اختیار کرلیا اونھون نے نابینائی کو یعنی جہل ضلالت کفر کو علم ہدایت ایمان پر فَاَخَذَتْهُمْ پس لیا اونھین صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ عذاب ذلیل و خوار کرنے والے عذاب کے صاعقہ نے یعنی حضرت جبریل کی چیخ نے اونکو ہلاک کیا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ بسبب اوس چیز کے کہ تھے کمائی کرتے یعنی حضرت صالح کی تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹین وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اوس صاعقہ سے اون لوگون کو جو ایمان لائے حضرت صالح کا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے شرک سے وَیَوْمَ یُحْشَرُ اور یاد کرو اوس دن کو کہ حشر کیے جاینگے اَعْدَآءُ اللّٰهِ خدا کے دشمن اِلَی النَّارِ آتش دوزخ کی طرف یعنی سب کو جمع کرینگے فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ پھر وہ ہنکائے جاینگے دوزخ مین یا اگلون کو روک رکھینگے جب تک پچھلے پہونچین پھر سب کو دوزخ میں ہنکا دینگے حَتّٰٓی اِذَا مَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ آئینگے وہ آگ مین تو شَهِدَ عَلَیْهِمْ گواہی دینگے اونپر سَمْعُهُمْ اونکے کان جو کچھ اونھون نے سنا ہو اوسکی وَاَبْصَارُهُمْ اور اونکی آنکھین جو کچھ اونھون نے دیکھا ہو اوسکی وَجُلُوْدُهُمْ اور اونکی کھالین یعنی ہاتھ پاؤن وغیرہ آدر اونکے بدن مین جو عضو پہلے اونسے کلام کریگا وہ بائین ران

ع ۱۰

یعنی سیدھے ہو رہے اوپر فرشتے نازل کرتے ہین اونکی موت کے قریب یا قبر سے باہر آنیکے وقت یا قبر کے اندر یا ان سب وقتون مین خوشخبری دینے کو اونکو
مومن کے ساتھ اس بات کے کہا اونسے کہینگے کہ اَلَّا تَخَافُوْا نہ ڈرو اون چیزون سے جو تمھارے آگے ہین اسواسطے کہ وہ تمپر آسانی سے
گذر جاینگے وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین ہو اونکے سبب جو پیچھے چھوڑ آئے ہو اہل وعیال کہ حق تعالی اونکے کام بخوبی بنائیگا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ اور خوش ہو جنت کے سبب الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ وہ جنت جسکا وعدہ دیئے جاتے تھے پیغمبر کی زبانی
نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ ہم تمھارے دوست تھے فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین اور تمکو آفتون سے بچاتے تھے اور سچا الہام
دیتے تھے اور بھلائی کی باتین بتاتے تھے اور مدد کرتے تھے وَفِی الْاٰخِرَةِ اور ہم تمھارے دوست ہین آخرت مین تعظیم و تکریم کے
اور شفاعت مین یعنی شفاعت مین مدد کرینگے جسکی خدا چاہے وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہی فِیْهَا آخرت مین مَا تَشْتَهِیْٓ
اَنْفُسُكُمْ وہ چیز جسکی آرزو اور خواہش کرتے ہین نفس تمھارے لذتون اور کرامتون مین سے وَلَكُمْ فِیْهَا اور تمھارے واسطے ہی
عقبی مین مَا تَدَّعُوْنَ ○ وہ چیز جو تم چاہو گے نُزُلًا روزی مہیا ہوئی مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ○ خدا بخشنے والے مہربان کی
طرف سے اور نزل کے ساتھ رزق کا تعبیر کرنا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو اہل استقامت کی تمنا ہے وہ اون نعمتون کے سامنے جو عطا کیجاینگی ایسی ہے
جیسے مہمان کے سامنے جو ماحضر لاتے ہین وہ اون نعمتون کے ساتھ نسبت ہے جو اوسکی ضیافت کے واسطے اہتمام اور تکلف کے ساتھ تیار
کیجاتی ہین اور ہمین بزرگون نے کہا ہے کہ نہایت کرامت نتیجہ استقامت ہے اسواسطے کہ سلوک طریقت مین اس سے عالی کوئی درجہ نہین
شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ استقامت ماسوی اللہ سے سر کی نگاہداشت ہے یعنی چاہیے کہ غیر حق کو خلوتخانہ سر مین راہ
نہ دے اور اغیار کو حریم منزل دل مین نہ چھوڑے بیت اندر حرم دل جز یار نگنجد ٭ کاندر حرم سلطان اغیار نگنجد ٭ وَمَنْ
اَحْسَنُ اور کون ہے بہت نیک قَوْلًا بات کی رو سے مِّمَّنْ دَعَآ اوس شخص سے جسنے پکارا خلق کو اِلَی اللّٰهِ خدا کی عبادت کی
طرف وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَّقَالَ اِنَّنِیْ اور کہا کہ بیشک مین مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ حکم ماننے والا ہون
خدا کا یہ آیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے کہ آپنے خلق کو خدا کی طرف پکارا امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے
کہ علما مراد ہین کہ وہ حج امور لوگون کو سکھاتے ہین اور اونکا عمل صالح یہ ہے کہ اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہین یا محتسب لوگ ہین کہ امر معروف
اور نہی منکر کے قاعدون کی تمہید کرتے ہین اور اونکا عمل صالح صبر کرنا ہے ان سختیون اور مکروہات پر جو اونھین پہنچتی ہین اور بعضون نے
کہا ہے کہ سب امام اور مشائخ رحمہم اللہ تعالی اس آیت مین داخل ہین اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین نہین
دیکھتی یہ آیت مگر اذان کہنے والون کی شان مین صاحب عین المعانی نے لکھا ہے کہ حضرت بلال اذان دیتے تو یہود کہتے کہ کوا چلاتا ہے اور نماز کے
واسطے بلاتا ہے اور بیہودہ باتین اونکی زبان پر آتین تو یہ آیت نازل ہوئی اور بر تقدیر کہ یہ آیت مؤذنون کی شان مین ہو تو اونکا عمل صالح یہ ہے
کہ اذان اور تکبیر کے درمیان مین دو رکعت نماز پڑھین وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اور برابر نہین ہے نیکی اور بدی
جزا اور مکافات مین یعنی خدا کو ایک جاننا اور خدا کا شریک ٹھہرانا برابر نہین ہے وہ بہشت مین درجے بلند ہونے کا باعث ہے یہ دوزخ کے درکون مین
گرنے کا سبب ہے اور کہا ہے حسنہ نرمی ہے اور سختی یا حسنہ اور سیئہ سے علم اور جہل مراد ہے اور تفسیر باوردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہے کہ حسنہ اولاد رسول مقبول

اور بدی اونکے ساتھ عداوت کی ہو اِدْفَعْ دفع کر برائی کو بِالَّتِیْ اوس چیز کے سبب سے کہ نفس الامر مین هِیَ اَحْسَنُ وہ بہت نیک ہی یعنی
غصہ کو حلم سے تسکین دے اور گناہ کو معاف کرکے مٹادے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر فَاِذَا الَّذِیْ پھر جب تو ایسا کریگا وہ کہ ساتھ
کہ ہو بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ تیرے اور اوسکے درمیان عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جائیگا كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝
دوست ہی کارساز اور قرابتی ہی مہربان امام اعظم رحمہ اللہ تعالی سے احقاف مین منقول ہی کہ جب کوئی مجھے خبر دیتا ہی کہ فلانا مجھے برا کہتا ہی تو
مین اوسے دعا سے خیر دیتا ہون اور اوسکی تعریف کرتا ہون اوسوقت کہ خبر پاتا ہون کہ اب وہ بھی میری نیکی کہتا ہی حضرت مخدوم شاہ مینا
قدس سرہ کا ایک قطعہ مترجم کو بہت دل پسند آیا بے اختیار زبان قلم پر لایا قطعہ ہر کہ ما را یار نبود ایزد او را یار باد ہر کہ ما را رنج داد راحتش
بسیار باد ہر کہ اندر راہ ما خارے نہد از دشمنی ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اور نہین دیجاتی یہ خصلت کہ
بدی کے بدلے نیکی کرنا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا مگر اونھین جو صبر کرتے ہین تحمل اور نفس کو بد الفت سے باز رکھتے ہین
وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اور عطا نہین کیجاتی یہ عادت اور صفت اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ مگر بڑے حصہ والے کو یعنی اون
لوگون کو جو پورا حصہ حاصل رکھتے ہین ایمان مین سے یا کمال نفس یا خیر یا اخلاق حسنہ مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم
بہشت ہی وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ اور اگر پہونچے تجھے مِنَ الشَّیْطٰنِ شیطان سے نَزْغٌ وسوسہ یا تاہی یعنی اگر
وسوسۂ شیطانی چاہے کہ یہ صفت جو تجھ کو ہوئی اوسکی جڑ کاٹ دے اور اسے توڑ ڈالے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ تو پناہ مانگ
خدا کی اوسکے شر سے اِنَّهٗ بیشک خدا هُوَ السَّمِیْعُ وہ ہی سننے والا تمھارا پناہ مانگنا الْعَلِیْمُ جانتا ہی تمھاری نیت
وَمِنْ اٰیٰتِهِ اور قدرت الٰہی کی نشانیون مین سے الَّیْلُ وَالنَّهَارُ رات ہی اور دن کہ ایک دوسرے کے پیچھے آتے
دن آرائش کے واسطے اور رات آسائش کے لیے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اور آفتاب اور ماہتاب کہ ہر ایک مقدار اور اندازہ مقرر کے
ساتھ آتے جاتے ہین لَا تَسْجُدُوْا نہ سجدہ کرو لِلشَّمْسِ آفتاب کو وَلَا لِلْقَمَرِ اور نہ ماہتاب کو اسواسطے کہ یہ بھی
تمھاری طرح مخلوق ہین وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ اور سجدہ کرو خدا کو الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ وہ خدا جسنے پیدا کیے ہین آفتاب ماہتاب
دن رات اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ یگانگی کی رو سے اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اوسی کو پوجتے ہو اسواسطے کہ سجدہ بہت خاص
عبادت ہی اور وہ خالق کے واسطے چاہیے مخلوق کے لیے نہین امام شافعی رحمہ اللہ اسی مقام پر سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ حکم کے
ساتھ ملا رہے اور یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا پھر اگر سرکشی کرین خدا کو سجدہ کرنے سے
تو اس سے اوسکا نقصان کیا ہی فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ پس وہ جو تیرے رب کے پاس ہین فرشتے یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ
نماز پڑھتے ہین اوسکے واسطے یا تسبیح کرتے ہین اوسکے لیے اور اوسکی ثنا و صفت کرتے ہین بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ رات دن یعنی ہمیشہ
اوسکی عبادت مین مشغول رہتے ہین وَهُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ۝ اور وہ نہین تھکتے بہت عبادت اور تسبیح اور سجدہ کرنے سے
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہان پر سجدہ کرتے ہین اسواسطے کہ سجدہ کا ذکر یہان تمام ہوا اور یہ حضرت ابن عباس اور حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہی اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ یہ قرآنی سجدون مین سے گیارھوان سجدہ ہی اور حضرت شیخ

قدس سرہ نے فتوحات میں اس سجدہ کو سجدۂ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر پہلی آیت کے آخر پر سجدہ کرین تو سجدۂ شرط ہوگا اسواسطے
کہ حق تعالی کے قول ان کنتم ایاہ تعبدون سے ملا ہوگا اور دوسری آیت کے بعد سجدہ کرین تو نشاط اور محبت کا سجدہ ہوگا
اسواسطے کہ وہم لا یسئمون کے کلمے سے ملا ہوا ہی ومن ایٰتہ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے انک تری
الارض یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خاشعۃ دبی اور سوکھی ہوئی فاذا انزلنا پھر جب برسایا ہمنے علیہا الماء
اوس مین مینھ کا پانی تو اھتزت جنبش مین آئی ہی اوس سے سبزہ اوگنے کے سبب و ربت اور اوگتی ہی اور بڑھتی ہی
گھاس کے سبب ان الذی احیاہا بیشک جسنے اوس زمین مردہ کو زندہ کیا لمحی الموتی ضرور زندہ کرنے والا ہی مردون کا
انہ علی کل شیء قدیر بیشک وہ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مارڈالنے پر قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدورون کے
ساتھ ایکسی ہی ان الذین تحقیق وہ لوگ یلحدون میل کرتے ہین اور راہ صواب سے پھرتے ہین یا طعنہ کرتے ہین
یا تاویل باطل کرتے ہین فی ایٰتنا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی نشانیان کہ دلالت کرنیوالی ہین قادر یکتا کے
وجود پر لا یخفون نہین چھپتے علینا ہمپر یعنی ہم سب کو جانتے ہین اور اونکے طعن اور الحاد کی جزا ہم اونکو دینگے افمن
یلقی فی النار کیا پھر جو ڈالدیا جائیگا دوزخ مین اس بات پر مفسرون کا اتفاق ہی کہ ابوجہل مراد ہی یعنی جو جلا دینے کے قابل ہی
وہ خیر بہتر ہی امن یاتی یا وہ جو آوے امنا امن مین دوزخ سے یوم القیامۃ قیامت کے دن کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت حمزہ یا حضرت عمار یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہین اعملوا ما شئتم
یہ امر تہدید ہی کافرون کو فرماتا ہی کہ عمل کرو جو چاہو انہ بیشک خدا بما تعملون وہ چیز جو تم کرتے ہو بصیر دیکھتا ہی
اور اوسپر تمکو جزا دیگا بیت حیلہ و مکر رہا کن کہ خدا میداند نقد مغشوش میاور کہ صراف بیناست ان الذین کفروا تحقیق
کہ جو کافر ہوے بالذکر قرآن کے ساتھ کہ سب ذکرون سے بہتر ہی لما جاءہم جسوقت کہ آیا قرآن اونکے پاس اور وہ عداوت اور
جھگڑا کرنے والے ہین وانہ اور بیشک قرآن لکتب عزیز البتہ کتاب ہی عزت والی اور بزرگ خدا کے نزدیک یا بڑے
نفع والی یا بے نظیر امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام رب عزیز کا ہی کہ ملک عزیز رسول عزیز صلی اللہ
علیہ والہ وسلم پر اوسے لایا امت عزیز کے واسطے اور یہ کہ دوست کا نامہ ہی دوست کے پاس اور دوست کا نامہ دوستون کے نزدیک
عزیز ہوتا ہی بیت زنام و نامہ تو یافتیم عز و کرامت ہزار جان گرامی فدائے نامہ و نامت لا یاتیہ الباطل نہین آتی
اوس کتاب کے پاس کوئی باطل بات من بین یدیہ اوسکے سامنے سے ولا من خلفہ اور نہ اوسکے پیچھے سے
یعنی کسی جہت سے کوئی باطل امر اوسکی طرف آ ہی نہین سکتا یا گھٹانا یا بڑھانا اوسکی طرف راہ نہین پاتا اگلی پچھلی خبرین جو اوسمین ہین
اون خبرون مین کچھ بھی جھوٹ نہین پایا جاتا تنزیل اوتارا ہوا ہی من حکیم خداوند دانا حمید ستودہ کی
طرف سے ما یقال لک نہین کہتے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہاری قوم کے کافر الا ما قد قیل مگر وہ جو کچھ کہا گیا
یعنی جو اگلے کافرون نے کہا تھا للرسل رسولون کے واسطے من قبلک تمسے پہلے حضرت رب العزت

اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی دیتا ہے کہ کافرون کی باتون سے تم غمگین نہو اسواسطے کہ اس سے قبل جو پیغمبر
ہوئے ہین اونکی قوم کے منکرون نے بھی اونھین ایسی ہی باتین کہی ہین جیسے کافر تمکو کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
البتہ صاحب مغفرت ہے کہ انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعون کو بخش دیتا ہے وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ○ اور صاحب عقوبت دردناک ہے
کہ منکرون کو اور تکذیب کرنے والون کو دکھ دینے والے عذاب مین مبتلا کرتا ہے لکھا ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ قرآن زبان عجم مین
کیون نہین نازل ہوتا اور کچھ عربی اور کچھ عجمی کیون نہین ہوتا تاکہ دونون قوم کے لوگ اوس سے حصہ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اور اگر ہم بھیجتے اس کتاب کو قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا قرآن غیر عرب کی زبان مین لَّقَالُوْا تو البتہ کہتے کفار عرب کہ
لَوْلَا فُصِّلَتْ کیون نہ تفصیل کی گئین اور صاف بیان کیون نہ کی گئین اٰيٰتُهٗ اوسکی آیتین ہماری زبان مین جسکو ہم
سمجھتے ہین ءَاَعْجَمِيٌّ کیا کلام عجمی ہے وَّعَرَبِيٌّ اور مخاطب عربی قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هُوَ یہ قرآن
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین هُدًى راہ دکھانے والا ہے وَّشِفَاۗءٌ اور شفا
بخشنے والا ہے شک اور شبہہ کی بیماریون سے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ ایمان نہین لاتے اونکے فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ
اونکے کانون مین گرانی ہے یعنی وہ بہرے بنے جاتے ہین اور گوش ہوش سے اوسکو نہین سنتے وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اور قرآن
اونکے اوپر اندھاپن ہے اور اندھیری کہ وہ اوسکے جمال کمال کا جلوہ نہین دیکھتے اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ جو قرآن سننے اور اوسکی حقیقت
طرف سے اندھے ہین يُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہین مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ دور کی جگہ سے یعنی اونکی مثل ایسی ہے جیسے کسی کو
دور دراز مسافت سے پکارین کہ وہ نہ پکارنے والے کو دیکھے نہ اوسکی آواز سنے تو اوسکو اوس پکار سے کیا فائدہ بیت نادی اقبال [illegible]
[illegible] وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ پس اختلاف کیا اوسمین جیسا کہ اختلاف کیا قرآن مین بعض نے مانا اور کیا بعض نے اوسکی تکذیب وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ اور اگر نہوتا وہ کلمہ جو سبقت لیگیا ہے مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قیامت کا وعدہ اور میدان حشر مین
جھگڑے فیصل کرنا یا تکذیب کرنے والون پر عذاب کی تاخیر لَقُضِيَ البتہ حکم کیا جاتا بَيْنَهُمْ درمیان تکذیب کرنے والون کے اور یہ ان
اور وہ نیست و نابود ہو جاتے وَاِنَّهُمْ اور بیشک عرب کے مشرک یا یہود لَفِيْ شَكٍّ البتہ شک مین ہین مِّنْهُ قرآن
یا توریت سے مُرِيْبٍ شک اضطراب مین لانے والی مَنْ عَمِلَ جو کوئی کرے صَالِحًا کام اچھا فَلِنَفْسِهٖ وہ اوسکے
نفس کے واسطے ہے یعنی اوسکا فائدہ اوسی کو پہونچیگا وَمَنْ اَسَاۗءَ اور جو کرے برا کام فَعَلَيْهَا تو وہ اوسکے نفس پر ہے یعنی اوسکی
سزا اوسی کی طرف پھریگا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہین ہے تیرا رب ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ○ اپنے بندون پر کہ عمل کے لائق بدلا نہ دے
اِلَيْهِ يُرَدُّ خدا کی طرف پھیرا جاتا ہے عِلْمُ السَّاعَةِ جاننا قیامت کا یعنی جب قیامت کو پوچھین تو اوسکا علم خدا کی
حوالہ کرنا چاہیے کہ اوسکے سوا کوئی نہین جانتا وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہین نکلتا کوئی میوہ مِّنْ اَكْمَامِهَا
اپنے پردون اور غلافون مین سے وَمَا تَحْمِلُ اور حاملہ نہین ہوتی مِنْ اُنْثٰى کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان کی وَلَا تَضَعُ

ع ۵ — ۱۴

اور نہیں جنتی اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی جس طرح قیامت کو وہ جانتا ہے اوسی طرح پھل اور بچہ پیدا ہونے کا علم بھی اوسی کے
واسطے خاص ہے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور جس دن پکاریگا خدا مشرکون کو اور سرزنش کی راہ سے فرمائیگا کہ اَيْنَ شُرَكَائِي کہان ہین
وہ جو تمھارے زعم مین میرے شریک تھے قَالُوا آذَنَّاكَ وہ کہینگے کہ اے خدا سنا ہے تو نے سوال اور جواب دیتے ہین ہم کہ مَا مِنَّا
نہین ہے ہم مین سے مِنْ شَهِيدٍ کوئی گواہی دینے والا اوسکے شریک ہونے پر اسواسطے کہ ہم اوس سے بیزار ہین وَضَلَّ عَنْهُمْ
اور گم ہوجائینگے مشرکون سے مَا كَانُوا يَدْعُونَ وہ چیز جسے تھے پوجتے مِنْ قَبْلُ قیامت سے پہلے یعنی بتون کو جو دنیا مین
پوجتے تھے اوس دن اونھین نہ دیکھینگے یا اوسے مدد نہ پائینگے وَظَنُّوا اور گمان کیا اونھون نے کہ عذاب اونکو ہے یقین ہے مَا لَهُمْ
نہین ہے اونکے واسطے مِنْ مَحِيصٍ کوئی بھاگنے کی جگہ لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ غمگین نہین ہوتا آدمی مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ
نیک خواہش سے اس جہان مین جیسے نعمت اور مثل اسکے وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہونچے اوسے برائی جیسے مفلسی اور بیماری
فَيَئُوسٌ تو ناامید ہے راحت سے قَنُوطٌ امید توڑ بیٹھنے والا رحمت سے یاس اور قنوط کافرون اور گمراہون کی صفت ہے وَلَئِنْ
أَذَقْنَاهُ اور اگر چکھاتے ہین ہم اون کافرون کو رَحْمَةً مِنَّا رحمت اپنی طرف سے جیسے صحت اور دولتمندی مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ
مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو تو لَيَقُولَنَّ ضرور کہتے ہین کہ هَٰذَا لِي یہ خیر و عافیت میرے واسطے ہے اور مین اوسکا
مستحق ہون یا میرے واسطے ہمیشہ رہیگی کبھی زائل ہی نہو گی وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً اور ہم گمان نہین کرتے قیامت کو
کھڑی ہوئی اس سے بعث و حشر کا انکار مراد ہے وَلَئِنْ رُجِعْتُ اور اگر پھیرا جاؤن مین إِلَىٰ رَبِّي اپنے رب کی طرف اوس طور پر جیسے
مسلمانون نے وہم کیا کہ قیامت قائم ہوگی اور مجھے پھر اوٹھائینگے تو إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ بیشک میرے واسطے ہے اوسکے پاس
وہ چیز جو بہت نیک ہو یعنی نعمت اور کرامت کا استحقاق میرے واسطے ثابت ہے خواہ دنیا مین خواہ عقبی مین صحیح ہے کہ یہ تصور باطل ہے
خیال محال ہے امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہین کہ کافر کو عجیب دو تمنائین ہین ایک تو دنیا مین
کہتا ہے کہ بہشت کی نعمتین میرے واسطے ہونگی اور ایک عقبی مین کہیگا يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا یعنی کاشکے مین مٹی ہوتا اور یہ دونون تمنائین ہین
کوئی بر نہ آئیگی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا پس خبر کرینگے ہم اون لوگون کو جو نہین ایمان لائے بِمَا عَمِلُوا اوس چیز کی جو
کہ اونھون نے کیا کفر اور تکذیب وَ اور عذاب کی فقط خبر کیا بلکہ لَنُذِيقَنَّهُمْ ضرور چکھائینگے ہم اونکو مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ
عذاب مین سے کہ گاڑھا ہے اور بڑا اور سخت یہ عذاب اونکو پہونچیگا برخلاف اوسکے جو وہ نعمت اور بزرگی حاصل ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے
وَإِذَا أَنْعَمْنَا اور جب ہم نعمت دیتے ہین اور خیر و عافیت کا دروازہ کھولتے ہین عَلَى الْإِنْسَانِ کافرون پر أَعْرَضَ تو
موں پھیرتے ہین شکر سے وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ اور دور ہوتے ہین یعنی آپ ہی راہ حق سے دور ہو جاتے ہین یا اپنے کو کنارے کھینچتے ہین
شکرگزاری سے وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب پہونچتی ہے اوسے بلا اور محنت فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ تو بڑی دعا والا ہے
یعنی بہت دعا مانگتا ہے کہ یہ برائی دفع ہوجائے حق تعالی نے یہان دعا کو اوس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جو چوڑان رکھتی ہے اوسکی کثرت کی جہت سے
قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ أَرَأَيْتُمْ خبر دو مجھکو کہ درحقیقت إِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خدا کے پاس سے

ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم کافر ہو گئے اوسکے ساتھ اور بیسبب بے غور و تامل کیے مَنْ اَضَلُّ کون ہے بہت گمراہ مِمَّنْ هُوَ اوس
شخص سے فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ جو خلاف مین ہے دور خدا سے یعنی تمسے زیادہ کون گمراہ ہے کہ ہمیشہ مقابلہ اور عناد اور انکار اور فساد
کرتے رہتے ہو صلہ کی جگہ پر موصول کا رکھنا اونکے حال اور مزید ضلال کی تشریح کے واسطے ہے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مین
مذکور ہے کہ ابو جہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دیا
ابو جہل بولا کہ اے قریش محمد نے تمپر جادو کیا ہے اب تم مکہ معظمہ کے گرد و نواح مین لوگ بھیجکر آدمیون سے پوچھین کہ اونھون نے بھی چاند کو دو ٹکڑے
دیکھا ہے یا نہین اگر اور جگہ بھی لوگون نے دیکھا ہے تو آیت الٰہی یعنی خدا کا ظاہر کیا ہوا معجزہ ہے ورنہ سحر محمدی یعنی محمد کا کیا ہوا سحر ہے تو کفار
قریش نے ہر طرف قاصد بھیجے سبھون نے کہا کہ ہان ہمنے دیکھا تو ابو جہل بولا کہ ھٰذَا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی یہ جادو سب جگہ پھیلا ہوا ہے تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ سَنُرِیْهِمْ قریب ہے کہ دکھائین ہم اونکو یعنی کفار قریش کو اٰیٰتِنَا اپنی قدرت کی نشانیان کہ اونمین سے ایک
شق القمر ہے فِی الْاٰفَاقِ جہان کے کنارون مین وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین بھی کہ سعد مین حَتّٰی یَتَبَیَّنَ
لَهُمْ تاکہ ظاہر ہو جائے اونھین کہ اَنَّهُ الْحَقُّ وہ یعنی ہمارا رسول سچا ہے اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ کیا کافی نہین ہے تیرا رب اَنَّهٗ
وہ جو عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر شَهِیْدٌ گواہ ہے یعنی اے ہمارے حبیب اگر کفار تمھارے معجزون سے انکار کرتے ہین تو
تمھارا خالق تمھارا گواہ بس ہے بعضے مفسر اسی بات پر ہین کہ آفاقی دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبرین ہین جو امور آئندہ کے باب مین
آپ نے دی تھین جیسے روم مین فارس فتح ہونے کی خبر آپ نے دی تھی اور آیات نفسی وہ امور ہین جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوے
جیسے اونکا قتل ہونا اور پھر قحط پڑنا اونکا خوف کھانا مغلوب ہونا معالم مین ہے کہ آفاقی اگلی امتون کے واقعات ہین کہ حضرت نے اہل مکہ کو اونکی
خبر دی اور نفسی جنگ بدر کے دن کا واقعہ ہے فصول مین محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ آفاقی دین اسلام کا غالب ہونا امام مہدی کے
ظہور کے وقت اور انفسی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین غلبہ ہوا فتح مکہ وغیرہ اور بعضے مفسر آدمیون کی طرف ضمیر
پھیرتے ہین یعنی آدمیون کو ہم دلائل آفاقی دکھاتے ہین کہ امور زمان کا منہدم اور خراب ہونا ہے اور انفسی بدنون کی آفات ہے آفاق مین
زمانون اور مکانون کا اختلاف اور نفسون مین احوال و مزاجون کا تفاوت کلی یا آفاقی عجائب مصنوعات ہین آسمان مین ستارے درخت
نہرین پھل وغیرہ اور نفسی عجیب غریب حکمتین اور صنعتین جو انسان کے نفس مین پیدا ہین اہل حقائق مین ہے کہ آفاق عالم کبیر ہے اور انفس
عالم صغیر اور قدرت کی دلیلون مین سے جو کچھ عالم کبیر مین ہے اوسکا نمونہ عالم صغیر مین موجود ہے شعر وَتَزْعُمُ اَنَّكَ جِرْمٌ صَغِیْرٌ
وَفِیْكَ انْطَوَى الْعَالَمُ الْاَكْبَرُ یعنی جو کچھ عالم مین مفصل ہے وہ انسان مین مندرج مجمل ہے صورت کی رو سے انسان عالم صغیر مجمل ہے
اور انسان کا عالم کبیر مفصل ہے مگر مرتبہ کی رو سے انسان عالم کبیر ہے اور عالم انسان صغیر ہے رباعی اے آنکہ تراست الکسب روحم
از حرص مباش در پی نیم درم عالم ہمہ در تست ولیکن از جہل چندانکہ تو خویش را در عالم آیات آفاقی اور آیات انفسی کی
تطبیق اس تفسیر مختصر مین کرنا مناسب نہین اس آیت کے حقائق کا شمہ تفسیر جواہر مین بیان ہوا ہے اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ کافر
فِیْ مِرْیَةٍ شک مین ہین مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی ملاقات سے یعنی اور جزا کے ساتھ اَلَآ اِنَّهٗ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ

ع ۱۰

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ع سب چیزون کو محیط اور پہونچنے والا ہی علم و قدرت کیساتھ اور سب چیزون کی جمعیت اور تفصیلین جانتا ہی اور جو کچھہ اپنے ملک مین کرنا چاہے کرسکتا ہی کسی کو چون و چرا کی مجال نہین نظم علم بے جہل و قدرت بے عجز ہر دو خاص حضرت الٰہی راست ٭ آنچہ باید در نفس و آفاق ٭ کن از حکم پادشاہی راست ٭

سورۃ الشوریٰ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث وخمسون آیۃ
سورہ شوریٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ترپن آیتین ہین

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ حروف مقطعہ اشارہ ہی ہونے والے فتنے اور واقعات کی طرف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حٰمٓ عٓسٓقٓ سے فتنون کو پہچانتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حے حق ہی اور میم مہالک اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف اور ایک حدیث مین صحیح ہی کہ یہ حروف نازل ہونیکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے رنج کا اثر ظاہر ہوا اصحاب نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اون چیزون کی خبر دی ہی جو میری امت پر نازل ہونگی پھر قذف مسخ خسف وغیرہ دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک کا ذکر کیا اور ایک قول یہ ہی کہ یہ حروف حکیم مجید علیم سمیع قدیر کے پہلے حروف ہین یا حلم مجد علم سنا قدرت کی طرف اشارہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ یہ حروف اون عطائون کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت فرمائے تھے اشارہ ہی حوض مورود کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اوس حوض سے اپنی امت کے پیاسون کو آپ سیراب کرینگے اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپکی امت کے تصرف مین آئیگا اور عین آپکے عز وجود کی طرف اسواسطے کہ آپ حق تعالیٰ کے نزدیک سب چیزون سے زیادہ عزیز ہین اور سین آپ کی سنائے مشہود کی جانب کہ آپکے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہین پہونچتا اور قاف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج مین درجہ اَوْ اَدْنٰی ہی اور قیامت کے دن شفاعت کبریٰ ہی بیت مقام تو محمود و نامت محمد ٭ بدینسان مقامے ونامے کہ دارد ٭ كَذٰلِكَ ایسے ہی معانی جیسے اس سورت مین ہین يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وحی کرتا ہی تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور اونکی جانب جو رسول تجھسے پہلے تھے وحی کی اللّٰهُ الْعَزِيْزُ اللہ نے ایسا اللہ کہ غالب ہی اور اوسے وحی نازل کرنے سے کوئی باز نہین رکھ سکتا الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا اوسکا حال جسپر وحی نازل ہوتی ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسی کے واسطے ہی جو کچھہ ہی آسمانون مین علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھہ زمین مین ہی سفلیات وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اور وہ برتر ہی اور بہت بزرگ کہ بلندی بڑائی پادشاہی اوسی کی شان ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہو آسمان کہ اوسکی عظمت سے يَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائین مِنْ فَوْقِهِنَّ ایک دوسرے کے اوپر سے یعنی پہلے وہ آسمان پھٹے جو بہت بلند ہی پھر ایک ایک آسمان پھٹ جائے کشاف مین ہی کہ اوسکی بڑی کبریائی اور پورا جلال ظاہر ہونے مین یہ حال ہی اسواسطے اوپر والے آسمان پر عرش اور کرسی اور فرشتون کی صفین ہین تو وہان سے پھٹنے کی ابتدا عظمت پروردگار کے آثار پر بڑی دلیل ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اور فرشتے یعنی حاملان عرش سب فرشتون سمیت ذات حق کی پاکی بیان کرتے ہین ایسی پاکی

کہ ملی ہوئی ہو بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی حمد کے ساتھ یعنی تسبیح اور حمد باہم کرتے ہین اسواسطے کہ ایک یعنی تسبیح نفی ہی اون چیزون کی جو اوسکی ذات کے لائق نہین اور دوسری یعنی حمد اثبات ہی اون باتون کا جو اوسکی شان کے لائق ہین وَيَسْتَغْفِرُونَ اور مغفرت طلب کرتے ہین لِمَنْ فِي الْأَرْضِ اون لوگون کے واسطے جو زمین مین ہین مومن أَلَا إِنَّ اللَّهَ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک اللہ هُوَ الْغَفُورُ وہی بخشنے والا ہی بندون کے گناہ الرَّحِيمُ مہربان اونپر توبہ قبول فرماکر وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا اور وہ لوگ کہ ٹھہرا لیتے ہین مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ خدا کے سوا دوست یعنی مثل اور شریک کہ محبت کے ساتھ اونکی پرستش کرتے ہین اللَّهُ حَفِيظٌ اللہ نگہبان ہی عَلَيْهِمْ اونپر ضبط اونکے اقوال احوال اعمال پر اور اونکو مناسب جزا دیگا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر بِوَكِيلٍ وکیل کہ اونکے اعمال کی محافظت کرو بلکہ تمھارا کام خدا کی طرف بلانا اور احکام شریعت پہونچانا ہی وَكَذَلِكَ اور جسطرح ہر پیغمبر بھیجے اوسکی قوم کی زبان مین وحی بھیجی اسی طرح أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وحی بھیجی ہمنے تیری طرف قُرْآنًا عَرَبِيًّا قرآن تیری قوم کی زبان مین کہ وہ عرب ہین لِتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے اوسکے سبب سے أُمَّ الْقُرَى اوس شہر کے لوگون کو جو اور شہرون کی ماں ہی یعنی مکہ معظمہ کے لوگون کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی اوسکے گرداگرد ہی اوسے یعنی سب شہرون والون کو اور یہ بات ٹھہر گئی ہوئی ہی کہ تمام زمین کو مکہ معظمہ ہی کی زمین سے پھیلایا ہی تو سب شہرون کی اصل وہی ہی اور سب شہر اوسکے گرد ہین وَتُنْذِرَ اور ڈراؤ لوگون کو يَوْمَ الْجَمْعِ جمع کے دن سے یعنی قیامت کے روز سے کہ لَا رَيْبَ فِيهِ نہین کچھ شک اوسکے واقع ہونے مین اوسے حق تعالی نے روز جمع اسواسطے کہا کہ فرمایا اولین اور آخرین خلق سب وہان مجتمع ہونگی یا جمع کرینگے ارواح یا اجسام یا اعمال کو یا ہر ایک کو اوسکے مثل کے ساتھ اور اجتماع کے بعد پھر اونکو متفرق کردینگے تو فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک گروہ کو بہشت مین لیجاوینگے کہ وہ مومن اور موحد لوگ ہین وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ اور ایک گروہ کو دوزخ مین ڈالدینگے کہ وہ منافق اور مشرک لوگ ہین وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَهُمْ البتہ کردیتا سب خلائق کو أُمَّةً وَاحِدَةً ایک گروہ راہ ہدایت پر یا طریق ضلالت پر وَلَكِنْ يُدْخِلُ اور لیکن داخل کرتا ہی مَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہی ہدایت فرماکر اور عبادت کی توفیق دیکر فِي رَحْمَتِهِ اپنی بہشت مین وَالظَّالِمُونَ اور ظالم لوگ یعنی مشرک اور منافق مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے واسطے مِنْ وَلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے کام کا متولی ہو وَلَا نَصِيرٍ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب اوٹھائے أَمِ اتَّخَذُوا بلکہ ٹھہرالیا کافرون نے مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا أَوْلِيَاءَ دوست جنسے تھا اونکی محبت کے دم بھرتے اور دعوے کرتے تھے فَاللَّهُ تو خدا ہے برحق هُوَ الْوَلِيُّ وہی ہی ایسا دوست جو دوستون کا کام بناوے وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى اور وہ زندہ کردیتا ہی مردون کو اپنی قدرت سے اور اونکے ماجرے نہین کرسکتے وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیزون پر قَدِيرٌ قادر ہی اور اون کافرون کے بتون کو قدرت نہین مطلق اوسے قادر ہی اور غیر او جملہ عاجز اند و زبون ٭ عجز را سوے قدرتش رہ نیست ٭ عقل از این کارخانہ آگہ نیست ٭ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور جو چیز کہ اختلاف کرتے ہو ای مومنو فِيهِ اوس چیز مین کافرون کے ساتھ مِنْ شَيْءٍ ہر چیز مین سے امور دین و دنیا مین فَحُكْمُهُ تو اوسکا حکم مفوض ہی

إِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف اور وہ حکم کریگا اوس باب مین قیامت کے دن ذٰلِكُمُ وہ کہ جو حق حکم کرنا جسکی صفت ہی اللّٰهُ خدا پرورش
رَبِّي میرا رب ہی عَلَيْهِ اوسی پر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْتُ اعتماد کیا مین نے اپنے سب کامون مین اور اپنے سب مہمات اوسی کے
کرم پر حوالہ کردیے وَإِلَيْهِ أُنِيبُ اور اوسی کی طرف ہم پھرتے ہین ہر حال مین فی الحقیقت سب کے واسطے اوسکی درگاہ کے سوا
کوئی رجوع کرنیکی اور پھرنیکی جگہ نہین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمینون کا جَعَلَ
لَكُم پیدا کین اوسنے تمہارے واسطے مِّنْ أَنفُسِكُمْ تمہاری جنس سے أَزْوَاجًا عورتین وَمِنَ الْأَنْعَامِ اور پیدا کین
چارپایون مین سے أَزْوَاجًا قسمین طرح طرح کی يَذْرَؤُكُمْ بہت کردیتا ہی تمکو فِيهِ اوسمین یعنی اس طرح جوڑے جوڑے
ہوتے ہین لَيْسَ نہین ہی كَمِثْلِهِ مثل اوسکے شَيْءٌ کوئی چیز مثل کا لفظ کلام عرب مین زیادہ ہوتا ہی جیسے اللہ تعالی کا قول
فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ یا مثل ذات کے معنی مین ہی جیسا کہتے ہین کہ مِثْلُكَ لَا يَفْعَلُ كَذَا اور اس آیت مین مثل کو حقیقت پر نہ سمجھنا
چاہیے کہ تناقض پیدا ہوتا ہی کہ وہ مثل کا اثبات اور نفی ہی بلکہ ذات اوسکی صورت و پیوند [illegible] نہ تو بکسی ہو مانند نہ ہو وَهُوَ
السَّمِيعُ اور وہ سننے والا ہی سب سننے کی باتون الْبَصِيرُ دیکھنے والا سب دیکھنے کی چیزون لَهُ اوسکے واسطے ہی مَقَالِيدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ کنجیان آسمان اور زمین خزانون کی یعنی رزق کی کنجیان اسواسطے کہ آسمانون کا خزانہ مینھ ہی اور زمین کا
خزانہ اوگنے والی چیز يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَن يَشَاءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنے ارادہ سے وَيَقْدِرُ
اور تنگ کردیتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی مشیت سے إِنَّهُ بیشک وہ بِكُلِّ شَيْءٍ سب چیزین قبض اور بسط کے عَلِيمٌ جانتا ہی
شَرَعَ بیان کی اور ظاہر کردی اور چن لی لَكُم تمہارے واسطے مِّنَ الدِّينِ طاعت اور عبادت اور اصل توحید مین سے
مَا وَصَّىٰ وہ چیز جسکا حکم کیا تھا بِهِ نُوحًا نوح پیغمبر کو وَالَّذِي أَوْحَيْنَا اور وہ چیز جو وحی کی ہمنے إِلَيْكَ تیری طرف
اے ہمارے حبیب یعنی دین مین سے جو اصل مشترک ہی تیرے اور نوح کے درمیان وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ اور وہ جسکا حکم کیا تھا ہمنے
إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ان پیغمبرون کو اصول دین مین سے أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ یہ کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہی
اوس چیز کے ساتھ جسکی تصدیق واجب ہو اور خدا کی فرمانبرداری کرو وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ اور متفرق نہو جاؤ اوسمین یعنی
اوس اصل مین اختلاف نکرو کہ وہ توحید اور طاعت ہی اسواسطے کہ توحید و شریعتون کے فروع مین زمانون اور وقتون اور بندون کی
مصلحتون کے موافق اختلاف ہوتا ہی كَبُرَ بڑی گران اور سخت ہی عَلَى الْمُشْرِكِينَ مشرکون پر مَا تَدْعُوهُمْ وہ چیز کہ بلاتا ہو
اونکو إِلَيْهِ اوسکی طرف کہ وہ توحید ہی اور شرک کی نفی اللّٰهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ خدا کھینچتا ہی اور جمع کرتا ہی اوس چیز کی طرف جدھر تو
بلاتا ہی یا سچ اور درست دین کی طرف مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہی یا برگزیدہ کرلیتا ہی اپنی دوستی کے واسطے یا رسول کرنے کو جسے چاہتا ہی
وَيَهْدِي اور راہ دکھاتا ہی توفیق دیکر إِلَيْهِ دین حق کی طرف اوسے مَن يُنِيبُ جو پھرتا ہی حق کی جانب اور متوجہ ہوتا ہی اوسکی
طرف یعنی جو کوئی غیر خدا سے منھ پھیرکر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو خدا اوسے سیدھی راہ دکھاتا ہی بیت بخت ما الٰہی ازحلہ بگذرد ویا
آورہ کران حضرت ما [illegible] کام گذشتہ اینک وَمَا تَفَرَّقُوا اور نہین پراگندہ ہوئین اگلی امتین جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ و غیرہ یعنی ان

الگ نہیں ہوئے ہیں اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بعد اوسکے کہ آیا اونکو علم پیغمبروں کے خبر دینے سے یا یہود و نصاریٰ اون
نہیں پھرے مگر جب پیغمبر کو توریت اور انجیل کی آیتوں سے پہچان لیا یا یہ علم حاصل ہونے کے بعد تفرق محض گمراہی ہے بَغْيًا اور
یہ پھر جانا ظلم اور زیادتی کے سبب تھا کہ واقع ہے بَيْنَهُمْ اونکے درمیان یا جاہ اور ریاست طلب کرنے کو یا اوس حسد کے سبب سے
جو پیغمبر کے ساتھ رکھتے تھے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر وہ بات نہ ہوتی جو سبقت لیگئی ہے یعنی وعدہ ہوچکا ہے مِنْ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اونکو مہلت دینے کے باب میں اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے زمانہ تک کہ آخر عمر ہے یا روز قیامت
لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ تو ضرور فیصلہ کیا جاتا اونکے درمیان یعنی اہل باطل پر عذاب نازل کرکے اور اہل حق کو نجات دیکر وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اور بیشک جو لوگ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہیں کتاب یعنی قرآن مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد اگلی امتوں کے ان سے
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے مراد یہ ہیں کہ اونکو قرآن دیا اور وہ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک میں ہیں اوس دین
یا قرآن یا پیغمبر کی طرف سے مُرِيْبٍ ایسی شک جو شک میں ڈالنے والی ہے فَلِذٰلِكَ پس اس امر کے سبب جو اوسپر واقع ہوا
فَادْعُ پس پکار اے ہمارے حبیب خلق کو طرف اسلام متفق ہوجانے کی طرف وَاسْتَقِمْ اور مستقیم رہ اوسپر یا اسپر کہ قائم رہ كَمَآ اُمِرْتَ
جسطرح کہ حکم کیا گیا ہے تو اوسکا بیان یہ ہے کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم دین سے پھر جاؤ
رجوع کرو تو میں اپنے مال میں سے آدھا تمکو دوں اور شیبہ بن ربیعہ نے وعدہ کیا کہ تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر آؤ تو
میں اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کروں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی دعوت پر قائم اور دین و ملت پر ثابت قدم رہ وَلَا
تَتَّبِعْ اور پیروی نکر اَهْوَآءَهُمْ اونکی آرزوؤں کی کہ وہ باطل ہیں وَقُلْ اٰمَنْتُ اور کہہ کہ ایمان لایا میں بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کا جو نازل کی خدا نے مِنْ كِتٰبٍ کتاب سے پھر اور انبیا پر جسمیں پہلے بھی کتابیں نازل ہوئی ہیں سب پر
ایمان رکھتا ہوں اور حق تعالیٰ نے سب کتابوں میں توحید کا حکم کیا ہے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں لِاَعْدِلَ کہ عدل کروں
اور برابری نگاہ رکھوں بَيْنَكُمُ تمہارے درمیان یعنی اشراف اور اراذل کو برابر حق کی طرف بلاؤں اور احکام پہنچانے میں
کسی طرف جھک نہ جاؤں اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہیں ہمارے اعمال کی جزا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمہارے واسطے ہیں تمہارے اعمال کی جزا لَا حُجَّةَ کچھ جھگڑا نہیں بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ہمارے
اور تمہارے درمیان یعنی حق ظاہر ہوگیا اور حجت کرنے کی مجال نہیں رہی اور اگر اب کوئی خلاف کرے تو عناد اور سرکشی ہے
اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا اللہ جمع کریگا ہمارے درمیان قیامت میں وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور اوسکی طرف لوٹنا ہے
بعضوں کے نزدیک خصومت نکرنے کا حکم آیت سیف سے منسوخ ہے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ اور جو لوگ کہ
جھگڑتے اور لڑتے ہیں فِي اللّٰهِ خدا کے دین میں مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ بعد اسکے کہ قبول کیا لوگوں نے اسکو اول
یعنی روز میثاق میں اور اوسکے رب ہونے کا اقرار کرچکے ہیں یا یہود مراد ہیں کہ خصومت خدا کی بات کو چھوڑ کر ... اور حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے یا یہ کہ جھگڑتے ہیں بعد اسکے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی اور وہ معجزہ ظاہر فرمایا

جو اونکے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہیں حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت اونکی باطل ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے نزدیک اسواسطے کہ
معجزے ظاہر ہونیکے بعد دشمنون کا حجتین کرنا محض عناد ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور اونپر ہی خدا کا غضب دین باطل کرنیکے
واسطے جھگڑنیکے سبب سے وَّلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اونکے کفر کے سبب سے عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ عذاب سخت کہ وہ آتش
دوزخ ہی اَللّٰهُ خدا ہی جو اَلَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب بِالْحَقِّ سچائی اور درستی کے ساتھ
وَالْمِيزَانَ اور اوتاری ترازو کہ تولنے کی چیزین اوسمین تولتے ہین تاکہ کھینچے اور بدل لینے کے باب مین ظلم نکرین اور محقق لوگ
اس بات پر ہین کہ ترازو سے معاملات مین عدل مراد ہی اور عدل اور درستی کو ترازو کے ساتھ کنایہ کیا ہی اسواسطے کہ ترازو آلہ عدل ہی
اور عدل نازل کرنا عبارت ہی عدل کا حکم کرنے سے عین المعانی مین ہی کہ میزان یعنی ترازو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین
اسواسطے کہ عدل کا قاعدہ اور قانون آپ ہی کے سبب سے لگے ہین کہ مستقیما نازل کرنا آپ کو رسول کر کے بھیجنا ہی وَمَا يُدْرِيكَ
اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھے اور تو کیا جانے لَعَلَّ السَّاعَةَ [illegible] وقت قیامت نزدیک ہو امام زاہدی نے
فرمایا کہ لعل تحقیق کے واسطے ہی یعنی یقینی جس وقت مین قیامت قائم ہوگی وہ نزدیک ہی يَسْتَعْجِلُ جلدی کرتے ہین بِهَا ساعت
قیامت کی یعنی قیامت آنیکی الَّذِينَ وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا نہین ایمان لاتے اوسکا یعنی جلدی کرنا جھٹلانے
اور ہنسی کی راہ سے ہوتا ہی وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول کا اور قیامت کا مُشْفِقُونَ
وہ ڈرنے والے ہین مِنْهَا قیامت سے اسواسطے کہ نہین جانتے کہ خدا اونکے ساتھ کیا کریگا اور حساب کیونکر ہوگا اور جزا کیا ملیگی وَيَعْلَمُونَ
اور وہ جانتے ہین اَنَّهَا الْحَقُّ یہ کہ آنا قیامت کا برحق ہی اَلَاۤ اِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ آگاہ ہو جاؤ کہ یقینی جو لوگ لڑائی
جھگڑا کرتے ہین فِي السَّاعَةِ قیامت کے آنے مین لَفِي ضَلٰلٍۭ بَعِيدٍ ۝ البتہ گمراہی مین ہین دور راہ صواب سے اَللّٰهُ
لَطِيفٌۢ اللہ جانتا ہی باریکی کرنے والا ہی بِعِبَادِهٖ اپنے بندون کے ساتھ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ روزی دیتا ہی اپنی مہربانی
جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ قوی ہی مہربانی اور رحمت مین الْعَزِيزُ ۝ غالب حکم اور ارادے مین فصول مین ہی کہ لطیف کے
چار معنی ہین ایک مہربان اور امام قشیری نے فرمایا کہ یہ اوسکی مہربانی ہی کہ کفایت سے زیادہ دیتا ہی اور قوت سے بہت کم کام کو حکم فرماتا ہی
دوسرے نوازنے والا اس سے بڑھکر اور نوازنا کیا ہی کہ اپنی طرف بندون کو نسبت فرمایا تیسرے باریک دان اور دور بین کہ چھپے کو
اور جانتا ہی اور بھیدون کے بھید اوس سے پوشیدہ نہین چوتھے کام چھپانے والا کہ کسی کو اوسکے قضا و قدر کے بھیدون کی طرف
راہ نہین اور اوسکے کام مین چون و چرا کو دخل نہین قطعہ کسے را زہرہ چون و چرا دم نہ تو اند زد کہ نقش جملہ حوادث ورا چون و چراست
چرا مگو کہ چرا دست بستۂ قدرت و زچون ملاف کہ چون نیز پایمال قضاست فتوحات مین ہی کہ لطیف اوسے کہتے ہین جو سب امور کے
علم سے جاننے اور جرائم جمہور سے بسبب حلم کے درگذر کرے اور شرح تعرف مین فرمایا ہی کہ لطیف وہ ہی جسکا علم شامل جملہ چیزون کو
محیط اور جسکی حکمت باہرہ مصلحتون کو شامل ہو کشف الاسرار مین لطیف کے معنی اسطرح بیان کیے ہین کہ اگر تو اپنی قدرت اور شکر بندہ کی
قدر جانے اس آیت مین اور فائدے بہت ہین اور لطیف کے معنی سے فضل آگاہی ہوا امر اللطیف سید اللہ ہی جو اللہ ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ

جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کھیتی اچھی آخرت کی یا اوسکی جزا تو نَزِدْ لَهٗ زیادہ کرتے ہیں ہم اوسکے واسطے فِیْ حَرْثِهٖ اچھی کھیتی میں یا ثواب میں کھیتی کا ذکر کرکے آخرت کے ثواب کی خبر دی تمثیل کی جہت سے یعنی جسطرح کھیتی دانہ کو زیادہ کرتی ہے کہ ایک دانہ اوس سے بہت دانے ہو جاتے ہیں اسی طرح مومن کا عمل روز بروز خدا کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ ایک ذرہ کوہ احد برابر ہو جاتا ہے وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ اور جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے کردار سے حَرْثَ الدُّنْيَا کھیتی دنیا کی اور متاع دنیا حاصل کرنے میں کوشش کرے نُؤْتِهٖ مِنْهَا دیتے ہیں ہم دنیا میں سے جو کچھ قسمت ازلی میں اوسکا حصہ مقرر ہو وَمَا لَهٗ اور نہیں ہو اوسکے واسطے فِی الْاٰخِرَةِ آخرت میں مِنْ نَّصِيْبٍ کچھ حصہ اس سے کافر مراد ہیں کہ وہی دنیا کو چاہتے ہیں یا وہ منافق جو جہادوں میں مومنوں کے ساتھ اتفاق کرتے اور اونکی غرض فقط یہ ہوتی کہ مال غنیمت حاصل ہو تو حق تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو جسقدر ہم مقرر کر چکے ہیں اوسے دینگے اور آخرت کی نعمت وہ بے نصیب ہوگا اور جو کوئی آخرت طلب کرتا ہے وہ دنیا میں سے بھی اپنا حصہ لیتا ہے اور آخرت میں زیادہ سے زیادہ فیض پائیگا بیت دنیا طلبی بہرہ دنیا ست ہمہ عقبیٰ طلبی ہر دو بیکجا ست ہمہ ایسا نہیں ہے جیسا کافروں نے تصور کیا ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا کیا اونکے واسطے شریک ہیں یعنی اونکے واسطے شیطان ہیں جو گناہ میں اونکے شریک ہیں شَرَعُوْا لَهُمْ مقرر کیا اونہوں نے اونکے واسطے یعنی آراستہ کردی شیطانوں نے کافروں کے دلوں میں مِّنَ الدِّيْنِ دین جاہلیت میں سے مَا لَمْ يَاْذَنْۢ وہ چیز کہ جائز نہیں کی اور نہیں حکم کیا بِهِ اللّٰهُ ساتھ اوسکے اللہ نے کسی کو جیسے شرک اور قیامت سے انکار اور دنیا کے واسطے کام کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کو حرام کر لینا اور ایسی باتیں وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ ہوتی بات یعنی اونکے واسطے تاخیر عذاب کا قیامت کے بابت میں پہلا حکم ہو چکا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ضرور فیصلہ کیا گیا ہوتا کافر اور مومن کے درمیان یا مشرکوں اور اونکے شریکوں میں اور ہر ایک نے سزا پائی ہوتی مگر اونمیں فیصلہ ہونے کا وعدہ قیامت کے دن ہے وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ یعنی کافر لَهُمْ اونکے واسطے ہے اوس روز عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب دکھ دینے والا ہمیشہ کہ کبھی نہ تمام ہوگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ دیکھیگا تو مشرکوں کو قیامت میں مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے اور ہراس کرنے والے مِمَّا كَسَبُوْا اوسکی جزا سے جو کچھ اونہوں نے کمائی کی ہو وَهُوَ اور وہ اونکے اعمال اور افعال کا وبال وَاقِعٌۢ بِهِمْ پہونچنے والا ہے اونکو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے اونہوں نے اچھے وہ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ جنتوں کے روضوں میں ہیں یعنی جنت میں جو مقام بہت خوب اور فرحت اور نزہت زیادہ کرنے والا ہے وہاں ہونگے لَهُمْ اونکے واسطے ہو بہشت میں مَّا يَشَآءُوْنَ وہ چیز جسے چاہینگے اور جسکی آرزو کرینگے تیار ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے پاس ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوئی جنتیوں کی بزرگی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ وہی بڑا فضل کہ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا اور اوسکے مقابل میں دنیا کی فنا ہو جانے والی نعمت نہایت حقیر ہے ذٰلِكَ وہ ثواب جسکی خبر دی الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ وہ ہے کہ خوشخبری دیتا ہے اللہ عِبَادَهُ اپنے بندوں کو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ایسے بندے جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کئے اونہوں نے

کام اچھے اور پسندیدہ ہین اور کرانہین حاصل کرنے کے قابل ہین اوکی خبر مومنون کی خوشی زیادہ ہونے کے واسطے ہی اور مومن وہ ہین کہ وہ جان لین کہ ہمارے
کام ضائع نہین ہین تو عبادت کرنے مین زیادہ کوشش کرین منقطع کی شان کرین اگر دوستی کا ہو کہ جو اوہر کہ انکو تم انکو کار وجہ منہ دہ کار گذشتہ
تدارک اور علاج اوسکا شروع کرو اور ہر دو رہائی کرو اور ... امام ثعلبی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ کافرون کے
ایک گروہ نے جمع ہو کر باہم کہا کہ محمد نے کچھ دریافت کیا کہ جو کام کرتے ہین یعنی خلق کو خدا کی طرف بلانا اور خدا کے احکام خلق کو پہونچانا
اسکا کچھ بدلا چاہتے ہین یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّآ اَسْئَلُكُمْ نہین مانگتا ہون مین
تم سے عَلَیْهِ پیغام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا اور کسی پیغمبر نے اپنی امت سے خدا کی طرف بلانے کا بدلا نہین چاہا ہی تبیان مین حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو انصار مین جو جو
آدمی تھے وہ آپکی خدمت مین سب اپنی جماعت سے حاضر ہوئے اور یہ بات عرض کی کہ آپ ہمارے بہن کے بیٹے ہین اور دین مین ہمارے
راہبر اور ہم دیکھتے ہین کہ آپکا خرچ بہت اور آمد کم ہی اگر آپ حکم فرمائیے تو اپنا تھوڑا سا مال اپنی خوشی سے جمع کرکے ہم لے آئین اور
حضور کے خادمون کے سپرد کر دین تا کہ وہ اپنی حاجتون مین صرف کرین اور آپکے دل مبارک کو اس طرف سے فراغت حاصل ہو جائے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ہمارے حبیب تم کہدو کہ حکم الٰہی پہونچانے مین مین کسی سے بدلا نہین چاہتا ہون اِلَّا الْمَوَدَّةَ
مگر دوستی چاہتا ہون فِی الْقُرْبٰی قرابت مین یعنی مین چاہتا ہون کہ قریش تھے وہ دوست رکھین اوس قرابت کے سبب سے
جو مین اونکے ساتھ رکھتا ہون اور چونکہ وہ رشتہ ملانے کے سبب سے افتخار کرتے ہین اور قریش مین سے کوئی وہ نہین جسکے ساتھ
مجھے قرابت نہو تو چاہیے کہ دشمنون کے مقابلہ مین میری مدد کرین اور میرے دشمن نہون قتادہ رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ
معنی نہایت صاف ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ آپکے قرابتیون کے ساتھ دوستی مراد ہی یعنی مین احکام پہونچانے کا بدلا نہین چاہتا مگر
میرے عزیزون کو دوست رکھین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ آپکے قرابتدار کون ہین جنکے ساتھ ہمکو دوستی کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ علی فاطمہ حسن حسین علیہم السلام اور تفسیر ثعلبی مین ہی
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد ہی کہ جنکو خمس اور غنیمت تقسیم کرنا چاہیے اور بعضون کے
نزدیک قربیٰ سے خدا کا تقرب مراد ہی یعنی اون لوگون کو دوست رکھو جو نیک کام کرکے خدا سے تقرب کرتے ہین وَمَنْ
یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو کوئی کماتا ہی نیکی یعنی عبادت کرتا ہی اور عین المعانی مین ہی کہ حسنہ سے یہان رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی آل کے ساتھ محبت رکھنا مراد ہی کہ جس کسی کو محبت ہو تو نَّزِدْ لَهٗ زیادہ کرینگے ہم اوسکے واسطے فِیْهَا حُسْنًا اوس مین خوبی
یعنی اوس نیکی کا ثواب ہم زیادہ کرتے ہین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی گنہگارون کو شَكُوْرٌ طاعت قبول کرنے
والا فرمانبردارون کی اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی بلکہ کہتے ہین کافر کہ افترا کرتے ہین محمد اور باندھتے ہین عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ نبوت
دعوے یا قرآن نازل ہونے مین فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ پھر اگر چاہے خدا تو یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ مہر کر دے تیرے دل پر اے ہمارے حبیب
تم افترا کرو اور قرآن تمکو بھلا دے یا مہر کر دے تمھارے دل پر صبر کی کہ اونکی ایذا رسانی سے تمکو ضرر نہ پہونچے حقائق سلمی مین حضرت سہل

اسکے یہ معنی ہیں کہ شوق ابدی اور محبت سرمدی کی مہر تمھارے دل پر رکھدے تاکہ اوسکے سوا اور کسی کی طرف تم التفات کرو اور خلق کے
قبول کرنے اور انکار کرنے سے فارغ ہو جاؤ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ اور مٹا دیتا ہی خدا جھوٹی اور ناراستی کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ اور
ظاہر کرتا ہی حق کو بِكَلِمٰتِهٖ اپنے کلمون سے یعنی وحی سے یا حکم قضا سے کہ کوئی اوسے دفع نہیں کرسکتا اِنَّهٗ بیشک خدا عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانتا ہو جو کچھ دلون میں ہی یعنی تمھارا سچا ہونا اور اونکا یہ طعنہ کہ تم افترا کرتے ہو خدا پر پوشیدہ نہیں
تبیین المعانی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ یہ آیہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا نازل ہونے کے بعد بعضے لوگون کے دل میں
یہ بات آئی کہ ہمارے رسول اپنے قرابتدارون کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم فرماتے ہیں تاکہ آپ کے بعد ہم اونکی فرمانبرداری کرین اور وہ ہمارے
حاکم بنین پس جبرئیل امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کردی کہ یہ لوگ اس آیت کے سبب آپ پر یہ اتہام کرتے ہیں اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون سے کہا اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ سچے ہیں البتہ ہمکو
یہ خیال آیا تھا اور ہم اپنے اس خیال سے توبہ کرتے ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ اللہ وہی ہی جو اپنے کرم سے يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ قبول کرتا ہی توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون سے یعنی جب اوسکی طرف بندے سے رجوع ہی اور جو گناہ کیا اوس سے پھرے
تو حق تعالی اوس پھرنے کو قبول کرلیتا ہی وَيَعْفُوْا اور معاف کردیتا ہی عَنِ السَّيِّاٰتِ اونکی برائیان یعنی توبہ کے بعد گناہون
سے درگذر کرتا ہی وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ جو کچھ کرتے ہو گناہ اور توبہ اور بعضے يَفْعَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ
وہ کرتے ہیں توبہ کے بعد نیکی اور بدی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور قبول کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کرتا ہی اونکی مراد اور مدعا مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی
اونکو وہ نعمت عطا فرماتا ہی جسکے مانگنے کی جرأت تک اونھون نے نہ کی ہو کہ وہ دیدار الٰہی ہی اور سلام وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اونکے واسطے ہی عذاب سخت کہ حجاب کی ذلت اور ہمیشہ کا عذاب اور مقصود سے ہی اور کوئی رنج اور عذاب
ذلت حجاب سے بدتر نہیں ہی بیت از ہیچ رنج تو [illegible] در حجاب فراقش [illegible] لکھا ہی کہ اصحاب صفہ رضی اللہ
عنہم کہ فقر اور فاقہ میں گذران کرتے تھے ایکدن اونکے دل میں یہ بات آئی کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہم مالدار ہوتے اور دنیا کا مال اللہ کی راہ میں
نیک مصرف میں صرف کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا اللہ روزی کو لِعِبَادِهٖ
اپنے بندون کے واسطے اور اونپر فراخ کردیتا لَبَغَوْا البتہ ظلم کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں اور غلبہ اور بیجا [illegible]
تکبر اور فساد کرتے اور یہ بات اکثر ہی سب لوگون کے واسطے نہیں اسلیے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف سب اصحاب میں
بہت مالدار تھے اور ہرگز ظلم اور زیادتی کا اثر بھی اونسے نہیں ظاہر ہوا اور بعضے دانشمندون نے کہا ہی کہ دنیا کا مال مینہ کے مثل ہی کہ سب جگہ میں برابر
پہونچتا ہی اور اوسکے ہر قطرے سے گھاس اوگتی ہی [illegible] باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس
اور چونکہ خلق کی اکثر طبیعتیں ہوا و ہوس کی طرف مائل ہیں اور صفات نفس کی پرورش اونپر غالب ہی اور دنیا کا مال اس باب میں
بہت قوی [illegible] ہی تو اگر حق تعالی خلق پر روزی کشادہ کرتا تو اکثر آدمی ظالم اور باغی ہو جاتے تو [illegible] حکمت کے ساتھ

تقسیم کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ اور مگر اوتارتا ہی روزی بِقَدَرٍ اندازہ اولی کے ساتھ مَّا یَشَآءُ جو چاہتا ہی اور جس کے
واسطے کہ چاہتا ہی اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ بیشک وہ اپنے بندوں سے خَبِیْرٌ خبردار ہی اونکا حال جانتا ہی بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہی
سب کو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ کسکو کیا چاہیے اور کس قدر چاہیے اور کب چاہیے وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور وہ ہی وہ جو
نازل کرتا ہی مینہ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا بعد اسکے کہ نا امید ہوگئے اونکے برسنے سے وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ اور پراگندہ کرتا ہی اپنی
رحمت یعنی مینہ کو میدانوں اور پہاڑوں میں منتشر کرتا ہی وَهُوَ الْوَلِیُّ اور وہ ہی دوست مومنوں کا اور اونکے کام بنانے والا مینہ
برساکر اور رحمت منتشر فرماکر الْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا سب بندوں میں یا تعریف کرنے والا احمد کرنے والوں کا وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی دلیلوں اور خلقت کی نشانیوں میں سے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانوں اور
زمینوں کا وَمَا بَثَّ اور پیدا کرنا ہی اوس چیز کا جو پراگندہ کی فِیْهِمَا آسمان اور زمین میں مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے
والوں میں سے یعنی زندے جیسے فرشتے جن انسان اور سب حیوان وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اور وہ خدا میدان حشر میں اونکو جمع
کرنے پر اِذَا یَشَآءُ جب چاہے قَدِیْرٌ قادر ہی اور سارے سوا سب اسباب کے جمع کرنے پر وَمَآ اَصَابَکُمْ اور جو کچھ پہنچے تمکو
ای مومنو مِّنْ مُّصِیْبَةٍ مصیبت اور آفت مال میں یا بدن اور اہل وعیال میں فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ تو سبب اوس
جو کمائی کی تمہارے ہاتھوں نے یعنی تمہارے گناہوں کی شامت سے ہی ہر چند میرے حکم سے ہی مگر تمہارے گناہوں کی عقوبت اور وبال ہی
وَیَعْفُوْا اور عفو کرتا ہی اور درگذر کرتا ہی عَنْ کَثِیْرٍ بہت گناہوں سے اور اگر کسی بیگناہ کو مصیبت اور آفت پہنچتی ہی تو اوسکا
اجر اور زیادہ ہوگا امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہی کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے
جتنی آیتیں اپنے پیغمبر پر بھیجیں اون سب میں اس آیت کے سبب بڑی امید ہی اسواسطے کہ اوسنے خبر دی کہ بعض گناہ کے سبب میں
مصیبت بھیجتا ہوں اور اکثر گناہ معاف کر دیتا ہوں اور وہ بڑا رحیم وکریم ہی جو گناہ ایکبار دنیا میں معاف کر چکا دوبارہ عقبی میں
اوسکے سبب سے مواخذہ نہ کریگا وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہیں ہو تم ای کافرو عاجز کرنے والے خدا کو حکم جاری کرنے یا مستحق
عذاب کرنے سے فِی الْاَرْضِ زمین میں وَمَا لَکُمْ اور نہیں ہی تمہارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِیٍّ
کوئی دوست کام بنانے والا دنیا میں وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ عقبی میں عذاب کو باز رکھے وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ اور
اوسکی قدرت کی نشانیوں میں سے کشتیاں جاری ہیں فِی الْبَحْرِ دریا میں کَالْاَعْلَامِ پہاڑوں کی مانند بڑائی میں اِنْ یَّشَاْ
اگر چاہے خدا تو یُسْکِنِ الرِّیْحَ ٹھہرادے ہوا کو جسکے سبب سے کشتی چلتی ہی اور جب ہوا ٹھہر جاے فَیَظْلَلْنَ تو ہو جائیں کشتیاں رَوَاکِدَ
ٹھہری ہوئیں عَلٰی ظَهْرِهٖ پانی کی پشت پر اور کشتی والوں کو اضطراب ہو اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک ہوا کو مسخر کرنے اور کشتیوں
روان کرنے میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں لِّکُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کو جو کشتی میں صبر کرتا ہی شَکُوْرٍ
شکر گزار کو جو کشتی میں اوترتے وقت شکر کرتا ہی اَوْ یُوْبِقْهُنَّ یا اگر چاہے خدا تو ہلاک کر دے کشتیوں کو یعنی
اونکو جو کشتیوں میں سوار ہیں بِمَا کَسَبُوْا بسبب اوس چیز کے جو کیے اونھوں نے گناہ وَیَعْفُ

ربع

اور معاف کرتا ہی عَنْ كَثِيْرٍ ○ بہت گناہ اہل کشتی کے اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ اور نجات دیتا ہی بہتون کو غرق ہونے سے پس اگر
چاہے تو بہتون کو نجات دے اور اگر چاہے تو کافرون کو غرق کر دے کہ اونسے انتقام اور بدلا ہو جائے وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
اور تاکہ جان لیوین سب لوگ جو جھگڑتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری قدرت کی نشانیون مین کہ بلا نازل ہونے کے محل مین مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے
واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ ○ کوئی بھاگنے کی جگہ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ پھر جو دیے گئے ہو مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو اس جہان سے تعلق
رکھتی ہی جیسے مال و فرزند فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو وہ متاع ہی حیات دنیا کی یعنی جب تک زندہ ہو اوس سے فائدہ لیتے ہو
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو چیز خدا کے پاس ہی آخرت کا ثواب اور جنت کی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہی وَّاَبْقٰى اور ہمیشہ باقی رہنے والی لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین وَالَّذِيْنَ
اور واسطے اون لوگون کے جو يَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا کنارے ہو جاتے ہین كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے گناہون سے
وَالْفَوَاحِشَ اور برے کامون سے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ اور جب غصہ کرتے ہین لوگون پر رنج یا نقصان یا برائی کے
سبب سے جو اونھین پہونچائی ہو يَغْفِرُوْنَ ○ تو وہ اوس سے درگذر کرتے ہین اور معاف کر دیتے ہین کہا جاتا ہی کہ یہ آیت
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ اونھین ایک کافر نے گالیان دی تھین اور چاہا اونھین غصہ آیا تو اوسے
ہضم کرتے اور گالیان دینے والون سے تعرض نہ کرتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ جب
اونھون نے اپنا سب مال راہ خدا مین خرچ کر دیا تو لوگون نے اونھین ملامت کی اور گالیون تک نوبت پہونچا دی اور اونھون نے حلم
اختیار کیا اور ملامت کرنے والون سے متعرض نہوتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ ان دونون حضرات کی شان مین ہی بلکہ اور مسلمانون کے حق مین بھی
ان بزرگون کا طریقہ اختیار کرین اور جمع کا صیغہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہی بیت مستغرق کار خود چنانم کہ دگر پروا سے ملامت گر بیکار قسمت
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے قبول کر لیا لِرَبِّهِمْ اپنے رب کو اس سے انصار مراد ہین کہ حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین ایمان کی طرف بلایا تو اوسی وقت اونھون نے خوشی سے ایمان قبول کر لیا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ اور برپا رکھی اونھون نے نماز یعنی شرائط اور ارکان کے ساتھ وقت پر پڑھی وَاَمْرُهُمْ اور اونکا کام شُوْرٰى مشورے کے
ساتھ ہی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مین یعنی جب کوئی کام کرتے ہین تو باہم صلاح اور مشورہ کر کے کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اور اوس چیز مین سے جو ہمنے عطا کیے ہین اونکو مال يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین خدا کی راہ مین وَالَّذِيْنَ اور اون لوگون کے لیے
جو ایسے ہین کہ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ جب پہونچتا ہی اونپر ظلم کافرون سے هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ○ وہ اپنے دشمن سے یعنی کافرون سے
بدلا لیتے ہین اسواسطے کہ کافرون سے بدلا لینا فرض ہی اور اونپر جہاد کرنا لازم ہی وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ اور جزا برے کام کی سَيِّئَةٌ
مِّثْلُهَا برا کام ہی مثل اوسکے دوسری جگہ لفظ سیئہ باوصف اسکے کہ سیئہ نہین ہی کلام کے جوڑ کے طور پر ہی جیسے وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا
فَمَنْ عَفَا پھر جو کوئی معاف کرے اپنے ظالم کو جو مسلمان ہو اور اوس سے بدلا نہ لے وَاَصْلَحَ اور صلح کرے اپنے اور ظالم کے درمیان
فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ تو اوسکا اجر اللہ پر ہی مبہم وعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وعدہ کی ہوئی چیز بہت بڑی اور بہتر ہی بیان مین

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ندا ہوویگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہو اوس سے کہو کہ اوٹھے اور اپنا اجر لے
تو کوئی نہ اوٹھیگا مگر وہی جسنے ظالم کا ظلم معاف کر دیا ہو۔ نظم۔ عفو گناہ سیرت اہل فتوت ست + بے حلم و عفو کار فتوت تمام نیست
بگذر ز جور خصم و کرم کن کہ عاقبت + در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + اِنَّهٗ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝
دوست نہیں رکھتا ظالموں کو یعنی اون لوگوں کو جو پہلے ظلم کرتے ہیں یا بدلا لینے میں حد سے گذر جاتے ہیں وَلَمَنِ انْتَصَرَ
اور جو کوئی بغض نکالے ظالم سے بَعْدَ ظُلْمِهٖ بعد اسکے کہ اوسپر ظلم کیا ہو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ بغض نکالنے والوں کا گروہ
مَا عَلَيْهِمْ نہیں ہے اوپر مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ کوئی راہ غصہ اور ملامت کی یا اونپر کچھ گناہ نہیں ہے اِنَّمَا السَّبِيْلُ سوا اسکے
نہیں کہ غصہ اور عذاب عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ اون لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر وَيَبْغُوْنَ فِي
الْاَرْضِ اور زیادتی ڈھونڈھتے ہیں اور حد سے گذرتے ہیں زمین میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے دلیل اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
ظالم اور باغی لَهُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کا عذاب وَلَمَنْ صَبَرَ اور جو کوئی صبر کرے
لوگوں کی ایذا پر وَغَفَرَ اور در گذر کرے اونکے ظلموں سے اور بدلا نہ لے تو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ صبر کرنا اور معاف کر دینا
لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ بہتر کاموں میں سے ہے۔ امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ کام بڑے مردوں کا ہے ہر ایک کو یہ قوت
نہیں ہوتی کہ جفا سے اور وفا کرے۔ بیت۔ وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم + کہ در طریقۂ ما کافریست رنجیدن + وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو چھوڑ دیتا ہے خدائے تعالیٰ فَمَا لَهٗ تو نہیں ہے اوسکے واسطے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو کام بنائے مِّنْۢ
بَعْدِهٖ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا ہو وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ اور دیکھیگا تو کافروں کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
جبکہ وہ دیکھینگے عذاب کو یعنی قیامت کے دن يَقُوْلُوْنَ تو کہینگے کہ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ کیا ہے دنیا کی طرف پھرنے کی مِّنْ
سَبِيْلٍ ۝ کوئی راہ کہ پھر وہاں جائیں اور جو نیک کام ہم سے فوت ہوئے اونکا تدارک کریں وَتَرٰىهُمْ اور دیکھیگا تو کافروں کو
اوس روز کہ يُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہیں عَلَيْهَا آتش دوزخ پر کنایہ غیر مذکور ہے دوزخ ہونے کی جہت سے ہے اسلیے کہ یہ بات
معلوم ہے کہ کافروں کا پیش ہونا آتش دوزخ ہی پر ہوگا خٰشِعِيْنَ اس حال میں کہ فروتن اور حقیر ہونگے مِنَ الذُّلِّ ذلت اور
رسوائی کے سبب سے يَنْظُرُوْنَ دیکھتے ہونگے آگ کی طرف مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ چھپی نگاہ سے یعنی کنکھیوں سے دوزخ کی طرف
دیکھتے ہونگے اور اسکی ہول اور ہیبت سے سر اوٹھانے کی مجال نہوگی ضحاک نے فرمایا کہ جب اونکو دوزخ کی طرف ہنکائینگے تو چھپی
نگاہ سے دیکھینگے کبھی فرشتوں کو کبھی عرش کی طرف کبھی دوزخ کی جانب اور بعضے اس بات پر ہیں کہ طرف خفی سے دل کی آنکھ مراد ہے
اسواسطے کہ کافر اندھے حشر کیے جائینگے تو دل سے دوزخیوں کا حال جانینگے جسطرح دنیا کے اندھے لوگوں کا مختلف حال پہچان لیتے ہیں
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور جب وہ حصول میں حال یہ دیکھینگے تو جو لوگ ایمان لائے وہ کہینگے کہ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ بیشک نقصان اوٹھانے والے
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہیں جنہوں نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی جانوں میں وَاَهْلِيْهِمْ اور اپنے لوگوں میں يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قیامت کے دن جانوں میں نقصان یہ ہے کہ اپنے کو بہتوں کی عبادتوں کے سبب سے آتش دوزخ کا مستحق کر لیا اور اپنے لوگوں میں نقصان یہ کہ وہ گروہ دوزخ

ع

تو یہ ہی کہ اونکو ایمان سے باز رکھا اور اگر جنتی ہین تو یہ نقصان ہی کہ خود اونکے دیدار سے محروم رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ
بیشک ظالم یعنی مشرک فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ عذاب مین ہین کہ وہ عذاب برابر لگا ہوا ہی ہمیشہ باقی رہیگا کبھی منقطع نہوگا وَمَا کَانَ
لَهُمْ اور نہوگا ان کافرون کے واسطے مِّنْ اَوْلِيَآءَ کوئی دوستون اور مدد کرنے والون سے عذاب کے وقت کہ يَنْصُرُوْنَهُمْ مدد دوین
اونکو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی خدا کے سوا کسی کو یہ طاقت نہوگی کہ اونپر سے عذاب دور کرسکے اور خدا اونہین عذاب سے
نہ بچائیگا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہی خدا فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ تو نہین ہی اوسکے واسطے کوئی راہ نجات کی
اِسْتَجِيْبُوْا قبول کرو لِرَبِّكُمْ اپنے رب کو یعنی ایمان اور توحید کا جو اوسنے حکم کیا ہی اوسے مان لو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
قبل اسکے کہ آئے يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ نہین ہی پھرنا اوسے مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے اوس دن کے آنے کا حکم ہوا ہی اور
یہ حکم نہ ٹلیگا مَا لَكُمْ نہین ہی تمہارے واسطے مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور گریزگاہ يَّوْمَىِٕذٍ اوس دن وَّمَا لَكُمْ اور نہین
تمہارے واسطے مِّنْ نَّكِيْرٍ کچھ انکار اوس سے جو تمنے کیا ہی یعنی اپنے گناہون سے منکر نہو سکوگے اسواسطے کہ کراما کاتبین نے
اعمالنامون مین لکھا ہوگا اور تمہارے اعضا بھی ان اعمال پر گواہی دینگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر وہ منہ پھیرین مشرک دعوت اسلام
قبول کرنے سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ تو ہمنے نہین بھیجا تجھے عَلَيْهِمْ اونپر حَفِيْظًا نگہبان کہ تو جبر کا وے اونکو بچائے رکھے
اِنْ عَلَيْكَ نہین ہی تجھپر اِلَّا الْبَلٰغُ مگر حکم پہونچا دینا اور تم حکم پہونچانے والے ہو وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ
اور تحقیق کہ ہم جب چکھاتے ہین کافر یعنی پہونچاتے ہین مِنَّا اپنی طرف سے رَحْمَةً صحت اور دولتمندی تو فَرِحَ بِهَا
خوش ہوتا ہی اوسکے سبب سے وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہی اونکو سَيِّئَةٌ برائی جیسے بیماری اور مفلسی اور محنت
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اسکے کہ آگے بھیج چکے اونکے ہاتھ برے کام فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تو بیشک انسان یعنی کافر
كَفُوْرٌ بڑے ناشکرے اور بے ایمان ہین اور شاید کہ انسان سے سب آدمی مراد ہون اور اکثر اونمین سے ایسے ہی ہین کہ راحت اور
نعمت بھول جاتے ہین اور محنت و مصیبت کو سخت اور بہت جانتے ہین امام منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ شکر نکرنا
ایمان والون کی ناشکری اور کفران ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پادشاہی آسمانون کی اور
زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی يَهَبُ عطا کرتا ہی لِمَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِنَاثًا بیٹیان
اکیلی بغیر بیٹے کے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور عطا کرتا ہی جسے چاہتا ہی الذُّكُوْرَ بیٹے فقط
بیٹیان نہین جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَوْ يُزَوِّجُهُمْ یا جوڑا دیتا ہی اونکو ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیان یعنی بیٹا بھی
عطا کرتا ہی اور بیٹی بھی جیسے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح اکیلی بیٹیان اور اکیلے بیٹے عطا کرنا اپنی مشیت کے
ساتھ متعلق کیا تھا اوسطرح یہان نہین ارشاد کیا اسواسطے کہ جہان فقط بیٹی عطا کرتا ہی وہان شاید ماں باپ کو بیٹے کی تمنا ہو اور جہان
فقط بیٹا عطا فرماتا ہی وہان شاید ماں باپ کو بیٹی کی آرزو ہو تو وہان اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا یعنی ہم جو کچھ چاہتے ہین عطا کرتے ہین جہان
بیٹا بیٹی دونون عطا فرمائے تو ماں باپ کو کچھ آرزو نہین باقی رہتی کہ اوسکی نفی کرنا چاہیے وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ اور کردیتا ہی جسے چاہتا ہی

عَقِیْمًا لا ولد کہ اوسکے اولاد پیدا ہی نہو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بیشک خدا جانتا ہی جو کچھ بناتا ہی قَدِیْرٌ
قادر ہی ہر چیز پر جو کچھ بناتا ہی اوسکا علم او دانائی جہل او نادانی سے منزہ ہی او مبرا ہی اور اوسکی قدرت او توانائی عجز سے منزہ
اور معرا ہی یعنی علم او ہر طرف از شائبہ جہل و قدرتش پاک از آلایش نقصان و قصور لکھا ہی کہ یہود نے حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپکا خدا آپ سے سوا سطر بات کیوں نہیں کرتا کہ آپ اوسکا دیدار بھی کریں جیسے حضرت موسیٰ اوس سے
کلام بھی کرتے تھے اور اوسکو دیکھتے بھی تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کرتے تھے
اسے دیکھتے نہ تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اور نہیں ہوا اور نہ چاہیے لِبَشَرٍ آدمی کو اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے
اوس سے وہ بدوا اور روبرو دنیا میں او وہ آدمی اوسے دیکھے تو خدا کا کلام بشر کے ساتھ نہیں ہوتا اِلَّا وَحْيًا مگر وحی کرکے اور
وہ کلام پوشیدہ ہی کہ بہت سرعت او جلدی کے ساتھ اوسے دریافت کر لیتے ہیں یا بطریق الہام یا خواب میں القا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ یا بات کرتا ہی اوسکے ساتھ ورائے حجاب سے یعنی آدمی حجاب او آڑ میں ہوتا ہی جیسا کہ حضرت موسیٰ اور ادریس علیہما السلام
ساتھ بات کی اور وہ حجاب نور کے پردہ میں تھے موضح میں ہی کہ حق تعالی نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ورائے
حجابین سے کلام کیا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حجابوں میں تھے کہ خدا کا کلام سنا ایک حجاب زر سرخ کا دوسرا
مروارید سپید کا اور دونوں حجابوں میں ستر برس راہ کا فرق تھا اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا خدا بھیجتا ہی کوئی رسول فرشتہ اوس
بشر پر فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ تو وحی کرتا ہی وہ بھیجا ہوا فرشتہ اوس بشر کو جسکی طرف وہ بھیجا گیا ہو خدا کے اذن سے مَا يَشَآءُ
جو کچھ خدا چاہتا ہی اِنَّهٗ عَلِيٌّ بیشک وہ برتر ہی صفات مخلوق سے اور غالب ہی وحی پہونچانے میں حَكِيْمٌ جانتا ہی بشر کے
ساتھ کلام کرنا حکمت کی رو سے جس طرح پر کہ چاہیے وَكَذٰلِكَ اور جس طرح وحی بھیجی ہمنے پیغمبروں کی طرف تجھ سے پہلے اسی طرح
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کیا ہمنے تیری طرف اے ہمارے حبیب رُوْحًا قرآن کو مِّنْ اَمْرِنَا اپنے حکم سے حق تعالی نے قرآن کو
روح فرمایا اسواسطے کہ اوسکے سبب سے دل زندہ ہوتے ہیں جسطرح بدن روح سے زندگی پاتا ہی مَا كُنْتَ تَدْرِيْ نہ تھا تو کہ جانے
وحی کے قبل کہ مَا الْكِتٰبُ کیا چیز ہی قرآن یعنی جب قرآن اوتارا نہ گیا تھا تو تم اوسے نہ جانتے تھے یا ازل میں جو سعادت او شقاوت
لکھی گئی تمکو کچھ نہ معلوم تھی وَلَا الْاِيْمَانُ او نہیں جانتا تھا تو ایمان کی طرف دعوت کرنا او بلانا یا ایمان کے احکام او شرائع
اوسکے علم کے تم عالم نہ تھے یا اہل ایمان کو تم نہیں پہچانتے تھے یعنی تمکو یہ نہ معلوم تھا کہ کون تمہارا ایمان لائیگا وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
اور لیکن کر دیا ہمنے کتاب یا ایمان کو نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ نور کہ ہدایت کریں ہم اوسکے سبب سے مَنْ نَّشَآءُ جس کسی کو کہ ہم چاہیں
مِنْ عِبَادِنَا اپنے بندوں میں سے یعنی جو بندے اوسکو قبول کر لیتے ہیں تو طریق دین کی راہ پاتے ہیں وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اور
یقینی تو پکارتا ہی اے ہمارے حبیب وحی کے سبب لوگوں کو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سیدھی راہ کی طرف تمہارا پکارنا تو
عام ہی تمام خلق کو او میری ہدایت خاص ہی جسے میں چاہتا ہوں ہدایت کرتا ہوں اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا ایسی راہ جو
طالب کو منزل مقصود پر پہونچا دے صِرَاطِ اللّٰهِ وہ خدا کی راہ ہی الَّذِيْ لَهٗ ایسا خدا کہ اوسکے واسطے نشانیاں ہیں مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اَلَآ اِلَى اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی طرف تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ پھرتے ہیں سب کام آخرت میں محققوں کے نزدیک ہر وقت ہر حال میں سب کام اوسی کی طرف پھرتے ہیں اور پردہ اور واسطے اوٹھ جانے سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں نظم صورت کثرت حجب وحدت است ٭ غیبت مانع نور حضور بود ٭ دیدہ دل باز کشائی ببینی سر الی اللّٰہ تصیر الامور

وَهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ نواسی آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ زخرف کہ معظمہ میں نازل ہوئی

حٰمٓ ۝ حروف مقطعہ کا اور جتانے کے واسطے ہیں اگر سننے والے کو خواب غفلت سے ہوشیار کریں اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول لغت قریش میں ہے اس بات کی تائید کرتا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ حروف تہجی ادائے تنبیہ کے واسطے آتے ہیں الا کے مقام پر تو بیان سے اوسی کلام عظیم سننے کو آگاہ کرنے کے واسطے ہیں کشف الاسرار میں ہے کہ حا سے حیات حق کی طرف اشارہ ہے اور میم اوسکے ملک کی طرف وہ قسم یاد کرتا ہے حیات بے زوال اور ملک بے انتقال کی وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قرآن کی جو روشن اور ظاہر ہے دلائل اعجاز کے ساتھ یا ظاہر کرنے والا احکام شرع کا اور ہدایت کی راہوں کا اور قسم کا جواب کیا ہے اِنَّا جَعَلْنٰهُ بیشک ہمنے بھیجی یہ کتاب قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب میں لَّعَلَّكُمْ تاکہ شاید تم عربی زبان ہو تَعْقِلُوْنَ ۝ سمجھو اور یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صحیح جان لو اوس چیز کے سبب جو اوس میں فصاحت کے آثار اور بلاغت کے اطوار ہیں وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سب آسمانی کتابوں کی اصل یعنی لوح محفوظ میں ہے جو کہ تغیر سے امین ہے لَدَيْنَا ہمارے پاس لَعَلِيٌّ البتہ بلند قدر حَكِيْمٌ ۝ محکم کیا ہوا کہ اوس میں تناقض نہیں ہے پایا اور اگلی آسمانی کتابوں کو منسوخ کرنے والا ہے اور خود منسوخ نہیں ہوا اَفَنَضْرِبُ کیا پھر باز رکھیں ہم عَنْكُمُ الذِّكْرَ تم سے قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا اَنْ كُنْتُمْ بسبب اسکے کہ تم قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ قوم مشرک یعنی باوصف اسکے کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو اور اوسکی تکذیب کرتے ہو کیا ہم اپنی وحی نہ روکینگے بلکہ سبب حجت لازم کرنے کے واسطے ہم نہ روکینگے اور تبیان میں یہ تفسیر کی ہے کہ تمھارے شرک کے سبب سے قرآن کو ہم آسمان پر نہ اوٹھا لینگے اسواسطے کہ ہم جانتے ہیں کہ عنقریب وہ لوگ پیدا ہونگے جو اوسپر ایمان لاوینگے اور اوسکے احکام پر عمل کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا اور کتنے بہت سے بھیجے مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ پیغمبر اگلے لوگوں میں کہ وہ لوگ مشرک اور مسرف تھے اور اونکے کفر نے ہمیں رسول بھیجنے سے نہیں روکا وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور نہیں آیا اگلے کافروں کے پاس کوئی بھیجا ہوا ہمارے پاس سے مگر یہ کہ تھے اوسکی قوم کے اوسکے ساتھ ہنسی کرتے تھے جسطرح قریش کے منکر تمھارے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں فَاَهْلَكْنَآ پھر ہلاک کر دیا ہمنے ہنسی کرنے کے سبب سے اونکو جو اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا باعتبار سخت تھے اونکے قوت کی رو سے یعنی ان کافروں سے زیادہ جو قوی تھے اونکو ہمنے ہلاک کر دیا اور اونکی سختی اور شوکت نے ہمکو عاجز نہیں کیا وَّمَضٰى اور گذرا قرآن میں کئی جگہ مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ حال اور قصہ اگلوں کا کہ اونھوں نے پیغمبروں کے ساتھ کیا کیا اور ہمنے اونکے ساتھ کیا کیا اور یہ

ع ۱۰

معانقہ عند المتقدمین

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نصرت کا وعدہ اور دشمنوں کے لیے عذاب اور عقوبت کی وعید نکلتی ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھے تم اے ہمارے حبیب اپنی قوم کے لوگوں سے کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو
لَيَقُوْلُنَّ البتہ ضرور کہینگے کہ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ پیدا کیا اونھیں اوس خداوند نے جو غالب ہے اپنے حکم میں الْعَلِيْمُ ○ جاننے والا
بندوں کا احوال اسواسطے کہ یہ پیدا کرنا کسی جاہل و عاجز کا کام نہیں ہو سکتا اور یہ آیت اون کافروں کے کمال جہالت اور
حماقت سے خبر دیتی ہے کہ اقرار تو کرتے ہیں کہ پیدا کرنے والا قوی اور دانا ہے اور اوسکے غیر کی عبادت کرتے ہیں پھر حق تعالی اپنی
صفت میں فرماتا ہے کہ الَّذِيْ جَعَلَ ایسا خداوند ہے کہ اوسنے پیدا کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو مَهْدًا بچھونا بچھا ہوا
تاکہ تمہاری قرارگاہ ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کیں اور ظاہر کر دیں تمہارے واسطے فِيْهَا سُبُلًا اوس زمین میں راہیں لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ○ تاکہ شاید تم راہ پاؤ اونکے سبب سے اون شہروں اور مکانوں کی طرف جہاں تم جانا چاہو وَالَّذِيْ نَزَّلَ اور وہ
وہ خدا ہے جسنے نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے مَآءًۢ بِقَدَرٍ پانی بقدر حاجت اور مصلحت کے نہ زیادہ تو بہت کہ اوسکے سبب
غرق ہو جائیں جیسے طوفان نوح نہ تھوڑا کہ کھیتوں کی ضرورت کو کافی ہو فَاَنْشَرْنَا بِهٖ پھر زندہ کیا ہمنے اوس پانی کے سبب
بَلْدَةً مَّيْتًا ایک شہر اور جگہ مردہ کو یعنی خشک اور افسردہ زمین کو گھاس نکال کر غیبت سے تکلم کی طرف التفات اس جہت سے ہے
کہ فعل اوسی کے ساتھ خاص ہے كَذٰلِكَ اسی زندہ کرنے کی طرح تُخْرَجُوْنَ ○ تم نکالے جاؤ گے قبروں سے زندہ ہو کر
وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ اور وہ خداوند وہ ہے جسنے پیدا کیں قسمیں اور قسمیں فرشتوں اور مخلوقات کی كُلَّهَا وہ سب
بے کسی یار اور مددگار کے وَجَعَلَ لَكُمْ اور بنائی تمہارے واسطے مِّنَ الْفُلْكِ کشتیوں سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایوں
میں سے مَا تَرْكَبُوْنَ ○ وہ چیز کہ سوار ہو خشکی اور تری میں لِتَسْتَوٗا تاکہ بیٹھے ہو جاؤ عَلٰى ظُهُوْرِهٖ اونکی پشتوں پر
سواری میں ثُمَّ تَذْكُرُوْا پھر یاد کرو نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اپنے رب کی نعمت اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جب سیدھے ہو تم اوسپر
وَتَقُوْلُوْا اور کہو کہ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ پاک ہے وہ خدا جسنے مسخر کر دیا اور زیر دست بنا دیا لَنَا هٰذَا ہمارے واسطے اس کشتی کو
یا اس چارپایہ کو کہ اوسپر سوار ہو کر خشکی اور تری ہم طے کرتے ہیں وَمَا كُنَّا لَهٗ اور نہیں ہیں ہم اس سواری کو اپنی قوت سے مُقْرِنِيْنَ ○
تھامنے والے اور فرمانبردار کرنے والے وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ پھرنے والے ہیں
اپنی آخر عمر میں اوس سواری پر جسکو جنازہ کہتے ہیں اور دنیا کی سواریوں میں وہ اخیر سواری ہے بیت ہشدار و عنان کشیدہ رو
آخر کار ہر مرکب چوبین نہ جہاں خواہی رفت ○ حدیث میں ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکاب میں پاے مبارک رکھتے تو بسم اللہ کہتے
اور جب سواری کی پشت پر بیٹھتے تو کہتے کہ الحمد للہ علی کل حال سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ موضح میں ہے
کہ سوار ہونے والے کو چاہیے کہ الحمد للہ کہے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کسی کو دیکھا کہ سواری پر بیٹھا اور آیت سُبْحَانَ الَّذِيْ آخر تک
پڑھی حضرت امام نے فرمایا کہ تمکو کسنے یہ حکم کیا ہے سوار نے عرض کی کہ اے فرزند رسول تعالی نے یہ کیا حکم کیا ہے فرمایا کہ اَنْ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ یہ کہ یاد
کرو اپنے رب کی نعمت سوار ہوتے وقت یہ استعارۃً اشارہ ہے کہ سوار ہوتے وقت حمد کرنے سے غافل نہ رہو وَجَعَلُوْا اور حکم کیے انہوں

کافر اور مقرر کرتے ہین لَهٗ خدا کے واسطے مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اوسکے بندون مین سے ایک حصہ یعنی کہتے ہین کہ فرشتے اوسکی
بیٹیان ہین کافرون کے جہل سے تعجب ہی کہ اوسکی خالقیت اور رزاقیت اور علم کا اقرار کرنیکے بعد اوسکے واسطے اولاد ثابت کرتے ہین اور
یہ نہین جانتے کہ ولادت اجسام کی صفتون مین سے ہی اور وہ سب جسمون کا خالق ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک کافر لَكَفُوْرٌ
ع ۱۵
مُّبِیْنٌ ۝ البتہ ناشکرا کھلا ہوا ہی اوسکا کفر کہ حق تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہی اور اون کافرون کی جہالت کی انتہا یون ہی
ایک یہ کہ بیٹیون کی نسبت حق تعالی کی طرف کرتے ہین اور اپنے واسطے بیٹے چاہتے ہین تو حق تعالی فرماتا ہی اَمِ اتَّخَذَ کیا لیا ہی
خدا نے اپنے واسطے مِمَّا یَخْلُقُ اون چیزون سے جو وہ پیدا کرتا ہی بَنٰتٍ بیٹیان کہ بہت بُری اور ناقص ہوتی ہین
وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ۝ اور تمکو برگزیدہ کیا اور خاص کر لیا بیٹون کے ساتھ کہ بہتر اور بہت کامل ہین اور یہ بات کیونکر
ہونا چاہیے کہ خدا کا حصہ بندہ سے بہت کمتر ہو وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اون مشرکون مین
جو خدا کی طرف بیٹیون کو منسوب کرتے ہین کہ وہ ملائکہ ہین بِمَا ضَرَبَ ساتھ اوس چیز کے کہ بناتا ہی لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا
خدا ے مہربان کے واسطے شبیہ اور مانند یعنی خدا کی طرف جو کافر بیٹیون کی نسبت کرتے ہین تو فی الحقیقت اوسکے واسطے مثل
اور مانند ٹھہراتے ہین اسواسطے کہ اولاد کو ضرور ہی کہ والد کے مثل ہو تو وہ کافر بیٹیون کو خدا کے واسطے ضرب المثل کرتے ہین یعنی اون
کافرون مین سے جب کسی کو خبر دیتے ہین کہ تیرے بیٹی پیدا ہوئی ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہی اوسکا منہ مُسْوَدًّا کالا نہایت
رنج اور غم کے سبب سے وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۝ اور وہ بھرا ہوتا ہی غم اور بیچینی اور بے صبری مین یعنی اپنے دل ہی دل مین غم کھاتا ہی
پس ہی کافرو جب تم اپنے واسطے بیٹیان نہین پسند کرتے تو خدا کے واسطے کیون روا رکھتے ہو اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا کیا جو کوئی پرورش
کیا جاتا ہی فِی الْحِلْیَةِ زیور مین یعنی ناز مین پرورش پاتا ہی اور اوسے لڑائی اور معرکہ آرائی کی قوت نہو وَهُوَ فِی الْخِصَامِ
اور وہ جھگڑے اور گفتگو کے وقت غَیْرُ مُبِیْنٍ ۝ نہ بیان کرنے والا دلیل کا ہو اور عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور
اکثر عورتون مین یہ دونون صفتین نہین ہوتی ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ کیا جو کوئی ایسا ہو خدا اوسے فرزندی مین لیتا ہی اور
کافرون کی بڑی نادانی بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور نام رکھا فرشتون کا الَّذِیْنَ هُمْ جو کہ وہ
عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بندے ہین اللہ کے کیا نام رکھا اِنَاثًا لڑکیان یعنی فرشتے جو ہمیشہ عبادت اور بندگی مین مشغول رہتے ہین کافر
اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اَشَهِدُوْا کیا حاضر تھے اور اونھون نے دیکھا ہی خَلْقَهُمْ پیدا کرنا خدا کا اونکو کہ عورت ہونے کی
صفت اونمین دیکھی ہو منقول ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کافرون سے پوچھا کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ فرشتے
عورتین ہین تو کافرون نے کہا کہ ہمنے اپنے باپ دادون سے سنا ہی اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے باپ دادا جھوٹ نہین بولتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا
سَتُكْتَبُ قریب ہی کہ لکھی جاوے شَهَادَتُهُمْ اونکی گواہی وَیُسْـَٔلُوْنَ ۝ اور پوچھے جاوینگے قیامت کے دن کہ یہ بات کہتے تھے وَقَالُوْا
اور کہا [illegible] کہ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ اگر چاہتا خدا مَا عَبَدْنٰهُمْ نہ پوجتے ہم فرشتون کو اور یہ بات جھگڑے کی راہ سے
کہتے تھے اس اعتقاد کی راہ سے نہین کہ خدا کی مشیت بندون کی مشیت پر غالب ہی اور یہ اعتقاد تو ایمان ہی پس ہوتا لاجرم حق تعالی نے فرمایا

ہمارا حکم نہین ہوا اونکے واسطے بِذٰلِكَ اوس بات کا جو وہ کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی رو سے نہین کہتے بلکہ مشیت کو
حکم الٰہی کے منافی کرنے پر دلیل کرتے ہین اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ مگر جھوٹ کہتے ہین اور سیدھا نہین ہوگا اونکا مدعا یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے
ہماری تقدیر مین اونکی پرستش لکھدی ہو اور اس بات پر خدا راضی ہی تو اس بات کے سبب سے ہمپر عذاب نکریگا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اسواسطے
کہ حق تعالیٰ کسی کافر کے کفر سے راضی نہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ کیا جو وہ کہتے ہین ایسا نہین ہی کیا دی تھی ہمنے اونکو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی
کتاب قرآن سے قبل جس سے اونکی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ پس وہ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ اوس کتاب پر چنگل مارنے والے ہون اور
اوس سے دلیل نکالین اور یہ بات مقرر ہی کہ ہمنے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہین دی کہ اوس سے کوئی دلیل و نقل لاوین اور عقل کی راہ سے بھی
کوئی دلیل نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہین کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ
اور خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر راہ پائے ہوے ہین یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ کو دلیل پکڑتے ہین جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ نہین بھیجا ہمنے قبل تمھارے
ای ہمارے حبیب فِيْ قَرْيَةٍ کسی قریہ مین مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اوسنے عذاب سے اوس قریہ والون کو ڈرایا اور
شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گاؤن کے دولتمند والی و سردارون نے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہمنے
اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ ۝
پیروی کرنے والے ہین قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بعضے قُلْ پڑھا ہی یعنی کہا ای پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی
کرتے ہو اگرچہ لایا ہون مین تمھارے واسطے بِاَهْدٰى دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اوس چیز سے کہ پایا ہی تمنے عَلَيْهِ اوس
دین پر اٰبَآءَكُمْ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا اونھون نے کہ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اوس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین تو تقلید کی شامت سے اونکا کام تکبر اور
دشمنی کو پہونچا نظم خلق را تقلید شان بر باد داد ای دو صد لعنت برین تقلید باد گرچہ عقلش سوے بالا مے پرد مرغ تقلیدش بپستی مے پرد
فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہمنے مِنْهُمْ اونسے یعنی مقلدون اور معاندون سے اونکی جڑ اوکھاڑ کر فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پس
دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام تکذیب کرنے والون کا اس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی پھر فرماتا ہی
کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمھارے باپ دادا مین سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہین
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو اوسے کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم کو کہ
جب اونھین بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ مگر وہ جسنے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ پس بیشک وہ مجھے ثابت رکھتا ہی ہدایت پر
وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت مین
اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوے اور بعضون نے کہا ہی کہ عقب ابراہیم

ع ۱۰

آل محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہو اور بعضے اس بات پر ہیں کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی نسل میں کلمہ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ○ تاکہ شاید کافر شرک سے پھریں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئیں بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہے
هٰٓؤُلَآءِ کافروں کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ میں ہیں وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو عمر دراز
اور نعمت بے اندازہ عطا کر حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ یہانتک کہ آیا اونکے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُوْلٌ
مُّبِيْنٌ ○ اور پیغمبر آشکارا دلیلوں اور معجزوں کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلوں اور آیتوں کے ساتھ وَلَمَّا جَآءَهُمُ
الْحَقُّ اور جب کہ آیا اونکے پاس کلام راست اور درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکرگذاری میں فرمانبرداری کرتے اونکے بدلے
انکار میں زیادتی کرنے قَالُوْا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہے وَّاِنَّا بِهٖ اور بیشک ہم اوسکے ساتھ كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہیں
اور باور نہیں رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اوترا ہے وَقَالُوْا اور کہا اونھوں نے وہ یہ کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیوں نہ اوتارا گیا
هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہے عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک کے ان دونوں گانوؤں میں سے
کہ مکہ معظمہ اور طائف ہے عَظِيْمٍ ○ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا کہتے ہیں ولید بن مغیرہ مکہ میں تھا
یا ربیعہ یا اخنس بن شریق ہیں اور طائف میں عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ یہ کافروں کا مدعا یہ تھا کہ رسالت پیغمبری کو
چاہیے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی اونکے نزدیک مزخرفات دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ
اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور اونھوں نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اوسکا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات
قدسی سے آراستہ ہونا ہے اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے میسر
حاصل ہوتا ہے مصرع تا دوست ازان میان کرا خواہد تو حق تعالیٰ نے اونکے جواب میں فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ کیا وہ بانٹ
کرتے ہیں رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہے یعنی رسالت کی کنجیاں کیا انکے دست تصرف میں ہیں تاکہ جسپر
چاہیں نبوت کا دروازہ کھولدیں نَحْنُ قَسَمْنَا ہمنے تقسیم کی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ اونکی معیشت یعنی وہ
چیز جسکے سبب سے زندہ رہتے ہیں فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں اور وہ اوسکی تدبیر اور تقسیم میں عاجز ہیں پھر کہاں امر رسالت میں
کہ مراتب انسانیہ میں اعلیٰ رتبہ ہے دخل دیتے ہیں وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہمنے بَعْضَهُمْ اونکے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجٰتٍ
درجوں کی رو سے روزی میں کہ ایک مالدار ہے دوسرا فقیر یا حریت میں کہ ایک آزاد ہے دوسرا غلام یا بزرگیوں میں کہ ایک فاضل ہے دوسرا
مفضول حقائق سلمی میں ہے کہ درجوں کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہے جسکی خو بہت نیک اوسکا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہمنے کیا
لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ تاکہ بنالیں بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگوں سے کام لیں تاکہ ان کام کرنے والوں کا [illegible]
اور اونکی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اوسکی مدد کرے تاکہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہے مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ اوس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہیں مال دنیا اور اوسے
بزرگی کا سبب جانتے ہیں وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ کہ ہوتے آدمی اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص پر یا آخرت چھوڑ دنیا کو

دنیا کی لیتے ہین جَعَلْنَا تو البتہ ہم کرتے لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ اوس شخص کے واسطے جو نہین ایمان لاتا خداے رحمن پر لِبُيُوْتِهِمْ
اونکے گھرون کی سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ چھتین روپے کی وَمَعَارِجَ اور سیڑھیان کہ اونکے سبب عَلَيْهَا چڑھے اون گھرون کی
يَظْهَرُوْنَ ۝ چڑھین اور اپنے کو دکھائین وَلِبُيُوْتِهِمْ اور کردیتے ہم اونکے گھرون کو اَبْوَابًا دروازے وَسُرُرًا عَلَيْهَا
اور تخت چاندی کے کہ اوسپر يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ تکیہ لگاکر بیٹھین اس آیت مین اشارہ ہی دنیا کی حقارت کی طرف یعنی ہمارے سامنے دنیا کی کچھ
قدر و قیمت نہین ہی اور اگر ایسا ہوتا تو لوگ دنیا کے طلب کرنیوالے اور جمع کرنے مین مشغول ہو جاتے اسواسطے کہ اکثر طبیعتین دنیا کی محبت کے ساتھ
مخلوق ہین اور اوسکے سبب عبادت الٰہی اور فرمانبرداری سے باز رہکر کفر اور ناشکری کی طرف مائل ہو جاتے ہین اور اگر کافرون کے گھرون کی
چھتون اور دروازون اور سیڑھیون اور تختون کو بالکل ہم چاندی کا کردیتے وَزُخْرُفًا اور باوجود اسکے اونکو ہم سونا بھی دیتے یا ہم اگر ایسا
کرتے تو یہ سب چیزین وہ سونے کی بناتے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ اور نہین ہی یہ سب جو بیان کیا گیا لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مگر متاع
زندگی دنیا کی یعنی زائل و منتقل ہو جانیوالی ہی وَالْاٰخِرَةُ اور نعمت آخرت کی اور بعض نے کہا ہی کہ بہشت عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب
پاس یعنی اوسکے حکم مین لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے ہی جنھون نے شرک اور گناہون سے احتراز کیا اور لذت حاصل کرنے کی
چیزون سے اور اس جہان کی نعمتین جو فنا ہو جانیوالی ہین اونسے اجتناب کیا اور بچے رہے قطعہ ہر کس کہ رخ از متاع فانی برتافت ✢ و اندر
طلب دولت باقی بشتافت ✢ آنجا کہ کمال همتش بود رسید ✢ وان چیز کہ مقصود دلش بود بیافت ✢ وَمَنْ يَّعْشُ اور جو کوئی آنکھ چرانے
یعنی انکار کرے عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ یاد الٰہی سے یعنی حلال و حرام کے ذکر سے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرے اور اوسکی رحمت کا امیدوار
نرہے تو نُقَيِّضْ مسلط کردیتے ہین ہم لَهٗ اوسکے واسطے شَيْطٰنًا شیطان فَهُوَ پس وہ شیطان لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ اوسکے واسطے
ہمنشین اور دمساز اور ہمراز اور مصاحب رہتا ہی یعنی دنیا مین اور ہمیشہ اوسکو وسوسہ دیتے اور اغوا کرنے مین مشغول رہتا ہی نفحات الانس مین ہی
کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایک دن جامع مسجد مین بیٹھے تھے جن بولا کہ اے شیخ ان لوگون کو
آپ کیسا دیکھتے ہین فرمایا کہ بعض کو بیدار بعض کو خواب غفلت مین اوسنے پوچھا کہ جو کچھ انکے سرون پر ہی وہ بھی آپ دیکھتے ہین کہا نہین پس اوسنے
اونکی آنکھین ملین تو اونھون نے دیکھا کہ ہر شخص کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہی بعض کی آنکھون پر اپنے بازو لٹکا دیے ہین اور بعض کے ساتھ یہ
معاملہ ہی کہ کبھی تو بازو اونکی آنکھون پر لٹکا دیتا ہی کبھی سر پر اوٹھا لیتا ہی اونھون نے اوس جن سے پوچھا کہ یہ کیا ہی وہ بولا کہ آپنے نہین پڑھا ہی
کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا یہ کوے شیطان ہین انکے سرون پر بیٹھے ہوے اور ہر ایک پر اوسکی غفلت کی قدر غلبہ پائے ہوے ہین
رباعی دریغ و درد کہ با نفس همقرین شدہ ایم ✢ وزین معاملہ با دیو همنشین شدہ ایم ✢ ببارگاہ فلک بودہ ایم و رشک ملک ✢ ز جور نفس چنان
اینچنین شدہ ایم ✢ وَاِنَّهُمْ اور بیشک شیطان لَيَصُدُّوْنَهُمْ ضرور باز رکھتے ہین اپنے ساتھی آدمی کو عَنِ السَّبِيْلِ راہ
حق سے وَيَحْسَبُوْنَ اور پہچانتے ہین کافر آدمی اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ یہ کہ وہ شیطان کی متابعت کے سبب سے راہ
پائے ہوے ہین یا گمان کرتے ہین کہ شیطان اہل ہدایت ہین اور اسی گمان پر رہتے ہین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا یہانتک کہ جب آئیگا
ہمارے پاس وہ انکار کرنیوالا آدمی اور مکی نے جاءانا جمع کا صیغہ پڑھا ہی اور مکی کی قرات ظاہر ہی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سنگ اور اوسکے

نصف ع

ساتھی شیطان کو ایک زنجیر میں باندھ کر میدان حشر میں لائینگے اور دوزخ میں ڈالدینگے معالم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ جب کافرون کو اوٹھا کر میدان حشر میں لائینگے تو جو شیطان دنیا میں اوسکا ساتھی ہوگا اوسوقت اوسکے ساتھ ہوگا جدا نہو جائیگا یہانتک کہ
دوزخ میں جائینگے غرضکہ جب میدان حشر میں آئینگے قَالَ کہیگا عاصی یعنی جو حق سے آنکھ بند کیے ہوے تھا وہ اپنے شیطان سے کہیگا کہ
یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اے کاش کے ہوتی میرے تیرے درمیان بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ دوری مشرق اور مغرب کی حق تعالیٰ نے مشرق کو
لفظ میں غالب کیا یعنی مشرقین فرمایا مغربین نہ فرمایا موضح میں ہے کہ مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین مراد ہیں ان دونوں
مشرقون میں بھی بہت فرق ہے غرض یہ کہ کافر شیطان سے کہیگا کہ کاشکے تو مجھسے اور میں تجھسے دور رہتا فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ○
پس تو برا ساتھی ہے پھر کہنے والا اونسے کہیگا کہ وَلَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اور فائدہ نہ دیگی تمکو آخرت میں یہ آرزو اور تمنا اِذْ ظَّلَمْتُمْ
جبکہ ظلم کیے تھے تم اپنی جانون پر دنیا میں اَنَّکُمْ اسواسطے کہ تم ہو فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ ○ عذاب دوزخ میں شریک یعنی یہ بات
کہ عذاب میں شریک ہو جسطرح سبب عذاب میں شریک تھے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہیں کہ تمکو یہ بات کچھ فائدہ نہ دیگی کہ تم عذاب میں شریک
ہو یعنی عذاب میں شریک ہونے کے سبب کچھ سے عذاب کم نہو جائیگا لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دل مبارک قوم کے ایمان
لانے کے ساتھ بہت متعلق رہتا تھا چنانچہ دعوت اسلام پر آپ بہت قائم رہتے اور کافرون کو اکثر دعوت فرماتے اور کافرون کا استغنا اور
انکار بڑھتا ہی جاتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَفَاَنْتَ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُسْمِعُ الصُّمَّ سنا سکتے ہو بہرون کو یعنی اون
جنکے دل کے کان بہرے ہیں تم کیا حق بات سنا سکتے ہو اَوْ تَھْدِی الْعُمْیَ یا تم یہ قوت رکھتے ہو کہ راہ دکھاؤ اندھون کو یعنی دل کے
اندھون کو راہ حق کیا تم دکھا سکتے ہو وَمَنْ کَانَ اور جو کوئی ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی میں یعنی اے رسول اللہ
گمراہون کو ہدایت کرنے پر تم قادر نہیں ہو تو اپنے نفس کو بہت رنج اور تکلیف نہ دو فَاِمَّا نَذْھَبَنَّ بِکَ پھر اگر تمکو ہم اپنے جوار
رحمت میں لیجائیں قبل اسکے کہ اونکا عذاب تمکو دکھائیں تو تم دل خوش رکھو فَاِنَّا مِنْھُمْ کہ بیشک ہم اونسے مُّنْتَقِمُوْنَ ○ بدلا
انتقام لینے والے ہیں عذاب کر کے اَوْ نُرِیَنَّکَ یا اگر دکھائیں ہم تمکو الَّذِیْ وَعَدْنٰھُمْ وہ جو وعدہ کیا ہے ہمنے اونکو
عذاب کا دنیا میں فَاِنَّا عَلَیْھِمْ تو بیشک ہم اونپر مُّقْتَدِرُوْنَ ○ قادر ہیں یعنی بہرحال اونپر عذاب ہوگا تمھاری حیات میں
یا تمھاری وفات کے بعد فَاسْتَمْسِکْ پس تو ہاتھ مار یعنی مضبوط پکڑ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اوس چیز کو جو وحی کی گئی ہے
تیری طرف آیتیں اور احکام اِنَّکَ بیشک تو اے ہمارے حبیب عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر ہے کہ اوس راہ سے جلد
منزل مقصود کو پہونچ سکتے ہیں وَاِنَّہٗ اور بیشک قرآن لَذِکْرٌ لَّکَ البتہ شرف اور عزت ہے تیرے واسطے وَلِقَوْمِکَ اور تیرے
گروہ قریش کے لیے اور مجاہد علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قوم سے تمام عرب مراد ہیں اور اونکا شرف یہ ہے کہ قرآن اونکی زبان میں ہے اور قریش کو ایک
خصوصیت ہے کہ آپ اونہیں سے ہیں اور اونہیں بنی ہاشم کو اور زیادہ خصوصیت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم سے امت اور وَسَوْفَ
تُسْئَلُوْنَ ○ اور قریب ہے کہ پوچھے جاؤ گے نعمت اور شکر گذاری یعنی تمسے نعمت و شکر گذاری کا سوال ہوگا وَسْئَلْ اور پوچھ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اون لوگون کو جنکو ہمنے تمسے قبل بھیجا تھا یعنی اونکا حال استفسار کرو

مِنْ رُسُلِنَا ہمارے بھیجے ہوؤن مین سے کہ فرشتے ہین یا اگلے رسولون سے سوال کرو کہ اَجَعَلْنَا کیا ہم نے مقرر کیا ہی مِنْ
دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ع بہت سے معبود کہ پوجے جاوین یعنی پوچھو کہ انکی ملتون مین سے کسی ملت مین
کوئی حکم بت پوجنے یا کسی غیر خدا کی پرستش کا مقرر کیا ہو اس کلام سے توحید پر سب انبیا علیہم السلام کے متفق ہونے کی گواہی لینا مراد ہی تفسیر معالم مین
فرمایا ہی کہ شب معراج مین جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سب رسولون کو حق تعالی نے جمع کیا اور آپکو
حکم دیا کہ انسے پوچھو آپ نے مضمون کلام مین شک نہین کیا اور کسی سے نہین پوچھا صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ آثار مین آیا ہی کہ حضرت
جبریل نے حضرت میکائیل علیہما السلام سے پوچھا کہ حضرت سید عالم نے انبیا سے یہ سوال کیا حضرت میکائیل نے کہا کہ آپکا یقین بہت کامل اور ایمان
بہت محکم ہی اس بات سے کہ آپ یہ سوال کرین بیت [illegible] استدلال ہو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
اور بیشک بھیجا ہمنے موسی کو بِاٰيٰتِنَا اپنے معجزات کے ساتھ نبوت کی کھلی ہوئی علامت ہی اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون
اور اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا موسی علیہ السلام نے اونکو اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بیشک مین رسول ہون
رب العالمین کا فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَا پھر جب لایا اونکے پاس موسی ہماری نشانیان جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ تو اِذَا هُمْ
اوسوقت وہ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ اوس سے ہنستے تھے یعنی وہ نشانیان معجزے دیکھکر پھر اونمین غور و تامل اونھون نے نکیا بلکہ
ہنسی اور مسخراپن شروع کردیا وَمَا نُرِيْهِمْ اور نہین دکھاتے ہین ہم اونکو مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی اِلَّا هِيَ مگر یہ کہ وہ اَكْبَرُ
بہت بڑی ہوتی ہی مِنْ اُخْتِهَا اوس پہلی سے جو اوسکے مثل و مانند تھی یعنی ہر ایک ایک قسم اعجاز کے ساتھ خاص کیے گئے تھے
کہ اوسکی جہت سے وہ معجزے تفضیل دیے گئے تھے اس بزرگی اور بڑائی کے ساتھ سب معجزون کا وصف ہوا ہی وَاَخَذْنٰهُمْ
بِالْعَذَابِ اور پکڑ لیا ہمنے اونکو قحط اور کلنیون اور ٹڈیون وغیرہ کے عذاب مین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید وہ پھرین
باطل آئین سے اور آئین دین حق کی طرف اور جب عذاب اونھون نے آنکھون سے دیکھ لیا تو استغاثہ کرنے لگے اور پناہ ڈھونڈھنے لگے
وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے موسی علیہ السلام سے کہ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ اے جادوگر یعنی اے عالم کامل یہ پکارنا تعظیم کی راہ سے تھا اسواسطے
کہ جادو اونکے نزدیک ایک بڑا علم اور پسندیدہ صفت تھی یا یہ معنی ہین کہ اے وہ شخص جو علم سحر مین مقدم اور سب ساحرون پر غالب ہی یا چونکہ
حضرت موسی علیہ السلام کو ہمیشہ ساحر کہکے پکارتے تھے اوسی عادت کے موافق اسوقت بھی کہا کہ اے ساحر اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے
واسطے اپنے رب کو بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوسنے یعنی اوس عہد کے ساتھ جو اوسنے ہی تجھسے کیا ہی تیرے نزدیک اوسکے
وہ آپکی دعا قبول کرتا ہی یعنی چونکہ جو دعا آپ کرتے ہین اوسے آپکا خدا قبول فرماتا ہی تو ہمپر سے عذاب دفع ہونے کے واسطے بھی آپ اوسکو پکارئیے
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ بیشک ہم راہ پائے ہوے ہین یعنی ہمپر سے اگر عذاب دفع ہوجائے تو ہم آپپر ایمان لائینگے اور راہ پائینگے فَلَمَّا
كَشَفْنَا پھر جب کھولدیا ہمنے عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسے عذاب کو موسی علیہ السلام کی دعا سے تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ناگاہ وہ اوسی وقت اونھون نے
عہد توڑ ڈالا اور حضرت موسی کی دعا قبول ہونے سے فرعون متردد ہوا کہ مبادا لوگ اونکا ایمان لائین تو اوسنے اپنی قوم کو جمع کیا
اور اونچے کوٹھے پر چڑھا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ اور ندا کی فرعون نے فِيْ قَوْمِهٖ اپنی قوم کے درمیان جب قوم پر

عذاب دفع ہو گیا اور عظمت کی راہ سے قَالَ يٰقَوْمِ کہا کہ اے میری قوم یعنی اے قبطیو اَلَيْسَ لِيْ کیا نہیں ہے میرے واسطے یعنی ہے
میرے لیے مُلْكُ مِصْرَ ملک مصر اسکندریہ سے شام کی سرحد تک وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ اور یہ نہریں آب نیل کی تَجْرِيْ جاری ہیں
مِنْ تَحْتِيْ نیچے جاری ہیں میرے محل کے نیچے سے نیل کا پانی تین سو ساٹھ نہروں میں تقسیم تھا اور انمیں سے بڑی چار نہریں فرعون کے
باغوں میں جاری تھیں نہر الملک نہر طولون نہر دمیاط نہر تنیس اور یہ نہریں اوسکے محل کے نیچے سے بہتی تھیں پس فرعون نے ان نہروں کے
سبب سے فخر کیا اور کہا کہ میرے باغوں میں یہ نہریں بہتی ہیں اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پھر تم میری عظمت اور حشمت نہیں دیکھتے
اور موسیٰ کو یہ باتیں نہیں ہیں اَمْ اَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ اس شخص سے جو میرے آگے ہے هُوَ مَهِيْنٌ
وہ ذلیل اور بے قدر ہے وَلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ اور نہیں ظاہر کر سکتا بات یعنی مطلب نہیں بیان کر سکتا اسواسطے کہ اوسکی زبان میں گرہ
اور اوس ملعون نے جھوٹ کہا اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اس دعا سے کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ اوس گرہ کو کھول ڈالا تھا اگر یہ بات قوم پر
پوشیدہ تھی اسواسطے کہ رسول ہونے کے قبل حضرت موسیٰ کی گرہ تھی اونھوں نے ایسا ہی جانا اور کہا تھا فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ پھر کیوں نہ
ڈالے اوسپر اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ کنگن سونے کے اوس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جسکو افسری اور پیشوائی دیتے تھے تو
سونے کے کنگن اوسکے ہاتھ میں اور سونے کا طوق اوسکے گلے میں پہناتے تھے فرعون بولا کہ اگر موسیٰ کہتا ہے کہ قوم کی سرداری
اور ریاست اوسکے نامزد ہو چکی ہے تو حق تعالیٰ اوسے سونے کے کنگن کیوں نہ دیتا اَوْ جَآءَ یا کیوں نہ آئے مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اوسکے ساتھ فرشتے مُقْتَرِنِيْنَ ۝ ملے ہوئے اوسکے ساتھ اور اوسکی یاری اور ہمواری کرتے اسواسطے کہ جب بادشاہ اپنی
جگہ پر ایلچی بھیجتا ہے تو اپنے خواص کا ایک گروہ اوس ایلچی کی خدمت کے واسطے نامزد کرتا ہے کہ اوسکا شکوہ ہو اور وے خواص اوسکی
ہر حال میں اوسکے ممد و معاون رہیں تو یہ کیونکر ہوگا کہ حق تعالیٰ ایک مرد فقیر بیکس کو اپنے پاس سے رسول کرے فَاسْتَخَفَّ تو اوسکی
عقل کا پایا فرعون نے اس مکر میں قَوْمَهٗ اپنی قوم کو یعنی فرعون کا فریب اونمیں اثر کر گیا فَاَطَاعُوْهُ تو اطاعت کی قوم کے
لوگوں نے اوسکی اور حضرت موسیٰ کی متابعت سے بالکل ہاتھ اٹھا لیا اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک فرعون والے تھے قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝
گروہ باہر نکلے ہوئے عبادت اور اوسکی فرمانبرداری کے دائرہ سے بلکہ دائرہ عقل سے خارج تھے کہ جاہ و مال فانی پر اعتماد کر کے موسیٰ علیہ السلام کو
نظر حقارت سے دیکھا اور یہ نہ جانا کہ بیت فرعون و عذاب بد و ریش مرصع بہ موسیٰ کلیم اللہ و چوبے و شبانی فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا
پھر جب غضب میں لائے ہمکو جھگڑے اور غلبہ میں زیادتی کر کے یا غصہ میں لائے ہمارے رسول کو تو اِنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ انتقام لیا ہمنے اونسے
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ تو غرق کر دیا ہمنے اون سب کو دریا میں فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا پھر کر دیا ہمنے اونکو آگے چلنے والا اون
کافروں کا جو اونکے بعد آئیں یعنی ہمنے اونکو آئندہ پیدا ہونے والوں مشرکوں کا پیشوا کر دیا استحقاق عذاب میں اونکے کاموں کی پیروی
کریں وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝ ع اور کر دیا ہمنے اونکو نصیحت اور عبرت پچھلوں کے لیے جو عبرت لینے کے مقام اور
مرتبہ پر ہوں اسواسطے کہ عبرت لینے والے کو اونکے قصہ عجیبہ کا ملاحظہ کرنا احوال بہت جاننے سے کافی ہے اور ان میں جملہ
یہ کہ جب فرعون نے پانی کے سبب سے نازش کی تو اوسے بھی اوسی کے پانی میں ڈبو دیا اور جسپر اوسنے ناز کیا تھا وہ اوسکی

ع ۱۱ ۵

فریاد کو نہ پہنچا بہشت و سرداری کہ باشدت سرداری بود اندر بیعت آن رونی کرد سرداری بود آسیا بیشود لکھا ہے کہ حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صنادید قریش سے جب کہا کہ خدا کے سوا اور جنکو تم پوجتے ہو انمین کچھ خیر نہین ہے تو انکا کہنے لگے
کہ عیسیٰ نصاریٰ کے معبود ہین خدا کے سوا اور تم کہتے ہو کہ عیسیٰ نیک بندہ ہے تو اونمین بھی کچھ خیر نہین اور کفار قریش پکار کر یہ بات
سنکر ہنسے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاجواب ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا
اور جب مثال لایا گیا مریم کا بیٹا اِذَا قَوْمُكَ اوس وقت تیری قوم کے لوگ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ اوس مثل سے انکار کرتے ہین
اور غل کرتے ہین اس آیت کے سبب نزول مین ایک قول یہ ہے کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ عیسیٰ مخلوق بھی ہین اور نصاریٰ کے معبود بھی
تو ممکن ہے کہ ہمارے خدا بھی مخلوق ہون یا انہون نے مثال دی کہ جب یہ بات روا ہے کہ عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہین تو کیون نہ چاہیے کہ فرشتے
خدا کی بیٹیان ہون اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہونے کے بعد ابن زبعری نے کہا
کہ خدا کے سوا عیسیٰ کو نصاریٰ نے پوجا تو جب عیسیٰ آگ مین ہونگے تو ہم اور ہمارے خدا بھی آگ مین ہونگے اسی قول کی تائید کرتا ہے
وہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اور کہا مشرکون نے کہ آیا ہمارے خدا بہتر ہین اَمْ هُوَ یا عیسیٰ جب
عیسیٰ جہنم کے ایندھن ہونگے تو ہمارے خدا بھی ہون مَا ضَرَبُوْهُ نہین دی وہ مثال لَكَ تیرے واسطے اِلَّا جَدَلًا
مگر جدال اور خصومت کے واسطے حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لیے نہین بَلْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ سب امور مین ایک گروہ ہین
خَصِمُوْنَ خصومت کرنے والے اِنْ هُوَ نہین ہے عیسیٰ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا مگر بندہ کہ احسان رکھا ہے ہم نے عَلَيْهِ
اوس پر نبوت اور رسالت دیکر وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا اور کر دیا ہم نے اوسکو ایک نشانی اور امر عجیب لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
بنی اسرائیل کے واسطے یعنی بغیر باپ کے اونکا پیدا ہونا عجیب قصون مین سے ایک قصہ ہے اور سب قصون کے مثل وَلَوْ نَشَآءُ
اور اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کر دین ہم تمھارے بدلے مَّلٰٓئِكَةً فرشتے یعنی تمکو ہلاک کرکے تمھارے بدلے ہم فرشتے لائین
فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ زمین مین تمھارے پیچھے آئین وَاِنَّهٗ اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ علم ہے ساعت کے
واسطے یعنی اونکے سبب جانو گے کہ قیامت نزدیک ہے اسواسطے کہ قیامت کی علامت ہے ایک حضرت عیسیٰ کا اوترنا ہے کہ جب اہل زمین
دجال کا تسلط ہو جاویگا تو وہ دمشق کے پورب طرف کے کنارے منارہ بیضا کے قریب اوترینگے اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے اپنی دونون
ہتھیلیان دو فرشتون کے بازوون پر رکھے ہوئے اور اونکے رخسارہ مبارک پر پسینا آیا ہوگا جب سر آگے جھکائینگے تو قطرے اونکے چہرے
ٹپک پڑینگے اور جب سر اوپر اوٹھائینگے تو قطرے اونکے چہرے پر موتیون کی طرح روان ہونگے اور جس کافر پر اونکی سانس پہونچیگی وہ مرجائیگا
اور جہانتک اونکی نگاہ پڑیگی وہانتک اونکی سانس بھی پہونچیگی پھر وہ دجال کی تلاش مین چلینگے اور باب لد جو ایک موضع ہے ولایت شام مین
جب وہان پہونچینگے تو اوسکو قتل کرینگے تو اوس وقت یاجوج ماجوج نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجائینگے اور وہان
پناہ اور آڑ پکڑینگے غرض کہ جب معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت کی ایک نشانی ہین فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا تو شک نکرو اور جھگڑا نہ مچاؤ
بِهَا قیامت آنے مین وَاتَّبِعُوْنِ اور پیروی کرو میرے رسول کی شریعت کی هٰذَا یہ ہو صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ سیدھی راہ

کہ اوسپر کوئی گمراہ نہیں ہوتا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور چاہیے کہ باز نہ رکھے تمکو شیطان سیدھی راہ چلنے سے اپنے وسوسے کے
سبب سے تو اوسکی متابعت نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے ہی عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ دشمن کھلا ہوا وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى
اور جبکہ آئے اونکے پاس عیسی علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ یا انجیل کی آیتون یا کھلے ہوے معجزون کے ساتھ تو
قَالَ کہا عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُكُمْ آیا ہون تمھارے پاس بِالْحِكْمَةِ شرع کے ساتھ جو مشتمل ہے
قولی اور فعلی حکمت پر وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ اور اسواسطے کہ بیان کرون مین تمھارے واسطے اور ظاہر کردون بَعْضَ الَّذِيْ
تَخْتَلِفُوْنَ جو کچھ اختلاف کرتے ہو تم فِيْهِ اوس مین کہ وہ امور دین یا احکام توریت ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم عذاب الٰہی سے
وَاَطِيْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھ مین تمکو حکم کرون اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ کہ اوسکے حکم سے مین حکم کرتا ہون
هُوَ رَبِّيْ وہ رب ہی میرا وَرَبُّكُمْ اور رب ہی تمھارا فَاعْبُدُوْهُ پس اوسکی عبادت کرو یگانگی کے ساتھ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ سیدھی راہ ہے جسمین نہ کجی ہے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ پس اختلاف کیا گروہون نے
مِنْ بَيْنِهِمْ نصارا میں سے جیسے یعقوبیہ نسطوریہ ملکانیہ مرقوسیہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس واے حال انکا جنھون نے
ظلم کیا ان گروہون مین سے مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ عذاب سے اوس دن کے کہ درد پہنچانے والا ہے اوسکا عذاب هَلْ
يَنْظُرُوْنَ کیا امید رکھتے ہین گروہ یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجاے اونپر ناگہان
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ نہین جانتے اوسکے آنے کا وقت اور امور دنیا مین مشغول ہیں اَلْاَخِلَّآءُ دوست
باسبب محبت کے يَوْمَئِذٍۭ اوس دن بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض اونکے بعض کے دشمن ہونگے اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ مگر پرہیزگار
لوگ اہل ایمان یعنی اوس دن کافرونکی دوستی کفر اور معصیت پر باہم اعانت کرنے کے واسطے تھی باہم دشمن ہو جائیگی کہ تَلَاعَنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرینگے اور مومن لوگ جنکی محبت خدا کے واسطے تھی اونکی دوستی برقرار رہیگی کہ ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے
تاویلات کاشفی مین مذکور ہے کہ دوستی چار قسم پر ہوتی ہے پہلی دوستی حقیقی کہ محبت روحانی ہے اور وہ مستند ہے روحون کے تناسب اور تعارف کے سبب سے
جیسے انبیا اولیا شہدا اصفیا کی محبت ایک دوسرے سے دوسری محبت قلبی ہے اور اسکی اسناد اوصاف کامل اور اخلاق فاضلہ کے تناسب کے سبب سے ہے
جیسے صلحا اور ابرار لوگون کی محبت باہمی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ امتون کی محبت اور پیرون کے ساتھ مریدون کی ارادت اور اس قسم کی
دونون محبتون مین خلل نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور ان دونون محبتون سے ظاہری اور باطنی فائدے حاصل ہوتے ہین تیسری محبت
عقلی کہ اسباب معاش حاصل ہونے اور دنیا کی مصلحتین آسان ہونے کے سبب سے مستند ہے جیسے تاجرون اور کاریگرون کے ساتھ محبت اور خادمون کی
دوستی مخدومون کے ساتھ اور حاجتمندون کی محبت دولتمندون کے ساتھ چوتھی محبت نفسانی جسکی لذتون اور نفسانی خواہش کی چیزون کے سبب سے اسکی
اسناد ہے تو قیامت مین کہ ان دو قسم کی محبت کے اسباب فانی اور زائل ہو جائینگے تو یہ دونون محبتین بھی فنا اور زائل ہو جائینگی بلکہ جب تمنا کی ہوئی چیز
نہ پائی جائیگی اور غرض اور حاجت نہ حاصل ہوگی تو وہ دوستی دشمنی کے ساتھ بدل جائیگی نظم دوستی کان بہر غرضی آمیزش شد * دوستی نیست آنکہ دشمنی انگیز شد
مہر کہ از ہر غرضے گشت پاک * راست چو خورشید بود تابناک * ندا کرنیوالا اوس روز ندا کریگا متقیون کو کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے

ع ۱۱

يٰعِبَادِ اے میرے بندو لَا خَوْفٌ نہین ہے کچھ خوف عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ تم پر آج کے دن یا پیش آنے کے سبب وَلَا أَنْتُمْ
تَحْزَنُونَ ۝ اور نہ تم غمگین ہوگے مقاصد فوت ہونے کے سبب پھر پکارے ہوئے بندون کی صفت فرماتا ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا
بِآيَاتِنَا وہ میرے بندے ایسے ہین کہ ایمان لائے ہمارے کلام کی آیتون پر وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ اور تھے گردن جھکائے ہوے
حکم الٰہی کے سامنے اوسوقت ندا کرنے والا اونسے کہیگا کہ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم بہشت مین أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تم اور
تمہاری بیبیان مسلمان تُحْبَرُونَ ۝ خوش کیے ہوے یا بزرگی دیے ہوے یا آرائش کیے ہوے يُطَافُ عَلَيْهِمْ دور
دیے جائینگے اون بندون پر جو بہشت مین داخل ہونگے بِصِحَافٍ کاسے مِّنْ ذَهَبٍ سونے کے اور اونمین چند اقسام کے
کھانے ہونگے وَأَكْوَابٍ اور کوزے بے دستہ کے اور بے گوشہ کے یعنی صراحیان طرح طرح کی پینے کی چیزون سے بھری ہوئین
وَفِيهَا اور بہشت مین ہوگی اونکے واسطے مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ جو کچھ کہ چاہین جی وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اور جو چیز دیکھنے مین
خوش آئے آنکھون کو اور اوس سے لذت پائین وسیط مین ہے کہ یہ کلمہ فرما کر حق تعالی نے جنتیون کے واسطے جو نعمتین ہین اون سبکو
شمار دیدی اسواسطے کہ جنت کی نعمتین یا نفس کا حصہ ہین یا آنکھ کا ایک درویش نے فرمایا ہے کہ اہل نظر جانتے ہین کہ آنکھ کی لذت کس چیز سے
ہوسکتی ہے جن لوگون کی نظر بصیرت صاف نہین کہ أَنْتُمْ تُحْبَرُونَ کے جمال کا نور اونپر پوشیدہ رہا اونسے کہو کہ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ کا ہے سے
عبارت ہے اور صاحب بصیرت پر یہ بات ظاہر ہے کہ اہل شوق کے واسطے آنکھ کی لذت جمال محبوب کے مشاہدہ کے سوا اور کسی چیز
مقصود نہین بیت پردہ از پیش برانداز کہ مشتاقان را ۔ لذت دیدہ بجز دیدن دیدار تو نیست ۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
لکھا ہے کہ لذت دیدار اشتیاق کے قدر ہے عاشقون کو جسقدر شوق زیادہ ہوتا ہے اوسی قدر لذت دیدار بھی زیادہ ہوتی ہے ذو النون مصری قدس
سرہ سے نقل کیا ہے کہ شوق محبت کا ثمرہ ہے جسکے جسقدر محبت زیادہ ہو اوسے اوسی قدر محبوب کے دیدار کا شوق زیادہ ہے زبور مین ہے کہ اے داؤد میری
بہشت مطیعون کے واسطے ہے اور میری کفایت متوکلون کیلیے ہے اور میری زیادتی شکر گزارون کے واسطے اور میرا انس طالبون کا حصہ ہے اور
میری رحمت نیک کام کرنے والون کا حق ہے اور میری مغفرت توبہ کرنے والون کے واسطے اور مین خاص مشتاقون کا ہون شعر اَلَا طَالَ شَوْقُ الْأَبْرَارِ
إِلَى لِقَائِي وَأَنَا إِلَيْهِمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا ۔ رباعی دلم از شوق تو خون ست ندانم چون ست ۔ دردلم شوق جمالت ز بیان بیرون ست ۔ دردلم شوق تو
ہر روز فزون مے گردد ۔ دل شوریدہ من بین کہ چہ روز افزون ست ۔ اب جنتیون کی پوری لذت کے واسطے فرماتا ہے کہ وَأَنْتُمْ فِيهَا
اور تم بہشت مین خَالِدُونَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہو اور کمال نعمت اوسی مین ہے کہ اوسے زوال کا کھٹکا نہو وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي
اور وہ بہشت کہ آج أُورِثْتُمُوهَا میراث دیے گئے ہو تم اوسکی وہ بہشت وعدہ کی گئی ہے کہ نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا اور تمکو ہمنے
دی ہے بہشت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین انواع طاعات اور اقسام خیرات جزا کو حق تعالی نے
میراث کے لفظ سے یاد کیا اسواسطے کہ خالص ہے اور استحقاق کے سبب ہاتھ آتی ہے لَكُمْ فِيهَا تمہارے واسطے جنت مین فَاكِهَةٌ
كَثِيرَةٌ میوے بہت ہین مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ اور اونمین سے ہمیشہ کھاتے رہوگے معالم مین ہے کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جو
کوئی بہشت مین درخت سے میوہ لیگا فورًا ویسا ہی میوہ پھر اوس درخت مین پیدا ہو جائیگا إِنَّ الْمُجْرِمِينَ تحقیق کہ گنہگار

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ سست اور ہلکا نہ کیا جائیگا عذاب اونسے
وَهُمْ فِيْهِ اور وہ عذاب مین مُبْلِسُوْنَ ناامید ہین نجات کی راحت اور عذابون کی قلت اور خفت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
اور ہمنے ظلم نہین کیا اونپر عذاب کرنے سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور لیکن تھے هُمُ الظّٰلِمِيْنَ وہی ظالم کہ اونھون نے شرک کیا اور بے محل
عبادت کی وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ اور جب نجات کی امید منقطع ہوگی تو اون فرشتون کو پکارینگے جو دوزخ کے مہتمم ہین اور کہینگے کہ
ای مالک درخواست کر خدا سے لِيَقْضِ عَلَيْنَا تا کہ حکم کرے ہمپر یعنی ہمکو مار ڈالے رَبُّكَ تیرا رب تا کہ عذاب کھینچنے سے ہم رہائی پائین قَالَ
کہیگا مالک فرشتہ اونکے سوال کے جواب مین ہزار برس کے بعد اور تبیان مین ہی کہ چالیس دن کے بعد اوس جہان کے دنون مین سے
یک دن یہان کے ہزار برس کے برابر ہوگا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ بیشک تم دیرتک رہنے والے ہو دوزخ مین کہ نہ تم مروگے نہ تمپر
تخفیف عذاب ہوگی پھر حق تعالی مالک کے جواب دینے کے بعد اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ بیشک ہم لائے ہین تمھارے
پاس حق یعنی پیغمبرون کی زبانی ہمنے تمھارے پاس کلام صحیح و درست بھیجا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور لیکن اکثر تم لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ حق بات
کراہت کرنے والے تھے اور تمنے اوسے پسند نہ کیا اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ محکم کردیا کافرون نے اَمْرًا کام حق کو رد اور باطل کرنے مین
یا مکر پیغمبرون کے واسطے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ تو بیشک ہم بھی محکم کرنے والے ہین کام اونکے مکافات کے واسطے یا انبیا کی نصرت
ساتھ کافرون کا مکر باطل کرنے کو اَمْ يَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہین کفار مکہ اَنَّا لَا نَسْمَعُ یہ کہ نہین سنتے ہین ہم سِرَّهُمْ
چھپی بات اونکی جو دل مین کہتے ہین وَنَجْوٰىهُمْ اور جو زبانون پر ایک دوسرے سے مصلحت کرتے ہین بَلٰى ہان سنتے ہین ہم اوسے
وَرُسُلُنَا اور ہمارے بھیجے ہوے فرشتے کہ حفظہ ہین لَدَيْهِمْ اونکے پاس ہین اور اونپر مسلط اور موکل ہین يَكْتُبُوْنَ لکھتے ہین
اوسے میرے حکم سے اور جب اونکی پوشیدہ باتین میرے فرشتون پر ظاہر ہین تو ہم جو خداوند ہین ہمپر کیونکر پوشیدہ ہونگی قُلْ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ اگر ہو خدا کے واسطے وَلَدٌ بیٹا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ
تو مین پہلا عبادت کرنے والا ہون خدا کی اوسکی وحدانیت کے ساتھ تو چاہیے تھا کہ مین جانتا اور جب مین جانتا ہون کہ اوسکا فرزند
نہین ہی تو تم اوسکا فرزند ثابت کرنا کہان سے پیدا کرتے ہو صاحب کشاف نے اس آیت کے معنی مین کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور
صحیح دلیل سے ثابت ہوجاتا تو مین پہلے اوسکی تعظیم کرتا یعنی مین کہ ہمیشہ خدا کی تعظیم کرتا ہون اگر اوسکا کوئی فرزند ہوتا تو اوسکی بھی مین تعظیم
کرتا یہ بات تمثیل کے طور پر ہی اور حق تعالی کے واسطے فرزند ہونے مین مبالغہ ہی امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایک دن نضر بن حارث لعنہ اللہ اپنے
گھر مین بیٹھا ڈینگ ہانکتا تھا اور اکثر سرداران قریش اوسکے پاس تھے ایک آیت قرآن مین خوض اور تفکر کرکے ہنسی اور مسخراپن شروع کیا
ولید بن مغیرہ اوسوقت اسلام کی طرف مائل تھا اور برابر قرآن شریف کی تعریف کیا کرتا تھا بولا کہ ای نضر تو قرآن کے ساتھ ہنسی کی باتین کرتا ہی
قسم خدا کی محمد نہین کہتے ہین مگر حق نضر نے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون محمد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہین مین بھی کہتا ہون لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مگر اتنا
زیادہ کہتا ہون کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور آپ غمگین ہوے پس جبرئیل امین آیت
لیکر آئے اور نضر ولید کے سامنے آیا اور یہ آیت پڑھی اور بولا کہ محمد کے خدا نے اس آیت مین ہمارے کلام کی تصدیق کی کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ولید نے کہا کہ ای احمق خدا نے تیری تکذیب کی اسواسطے کہ ان نفی کے معنی مین ہے فرماتا ہے کہ نہین ہے اور نہ تھا خدا کا
کوئی فرزند اسواسطے کہ یہ جو فرمایا ہے کہ مین پہلا ہون موحدون کا سُبْحٰنَ پاک ہے اور بے عیب رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا
کرنے والا آسمانون اور زمینون کا رَبِّ الْعَرْشِ خداوند عرش کا عَمَّا يَصِفُوْنَ اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہین کافر
اوسکو یعنی دنیا مین اوسے صاحب اولاد کہتے ہین فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے اونکو يَخُوْضُوْا تاکہ کوشش کرین باطل مین
وَيَلْعَبُوْا اور کھیلین دنیا مین حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ دیکھین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ وہ دن کہ وعدہ
کیے گئے ہین جسکی ملاقات کا یعنی قیامت کا دن وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہ ہی
خداوند آسمان اور زمین کا اوسکی عبادت کرنے والے ہین فرشتے اور جن اور انسان وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہی ہے راست کار
تدبیر خلق مین الْعَلِيْمُ جاننے والا اونکی مصلحتین وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ اور بزرگ ہے وہ جسکے واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمین کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ زمین و آسمان مین ہے یعنی اوسکا حکم سب مخلوقات کے
اجزا پر جاری ہے وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہے عِلْمُ السَّاعَةِ علم اوس ساعت کا جسمین قیامت قائم ہوگی وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے یعنی سب خلائق اوسدن اوسکی طرف پھیری جائیگی وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ
اور نہ مالک ہونگے اوسدن وہ لوگ يَدْعُوْنَ پوجتے ہین کافر جنکو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے الشَّفَاعَةَ شفاعت کرنے
یعنی کافرون کے معبود جن انسان فرشتے بت کہ مشرک اونکی شفاعت کے امیدوار ہین وہ اوسدن شفاعت نہ کرسکینگے اِلَّا مَنْ
شَهِدَ مگر جسنے گواہی دی ہو بِالْحَقِّ حق جیسے فرشتے اور حضرت عیسی اور حضرت عزیر علیہم السلام کہ اونکو شفاعت کرنے کا مرتبہ
حاصل ہے اسواسطے کہ انھون نے شہادت بحق ادا کی ہے وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے ہین اپنے دل مین یہ بات کہ انھون نے
گواہی دی ہے اور مومن گنہگارون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ اور اگر پوچھو تم ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عبادت کرنے والون سے اور ان سے جنکی وہ عبادت کرتے ہین کہ کسنے اونکو پیدا کیا تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ یہ جواب ایسا ظاہر ہے کہ اس سے انکار نہ کرسکینگے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ پھر کیونکر پھیرے جاتے ہین
مشرک اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف وَقِيْلِهٖ اور خدا کے نزدیک ہے جاننا رسول کے قول کا کہ کہا يٰرَبِّ ای میرے
رب اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کافر معاند قَوْمٌ ایک گروہ ہین کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لَّا يُؤْمِنُوْنَ
نہین ایمان لاتے فَاصْفَحْ پس منھ پھیر لو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْهُمْ اونھین دعوت اسلام کرنے سے یا اونسے بدلا لینے سے
منھ پھیرو وَقُلْ اور کہو سَلٰمٌ مدارا کہ تمکو چھوڑ دینا مجھے منظور ہے یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانین
کفر کا انجام اوسوقت جب اونپر عذاب نازل ہو دنیا مین جنگ بدر کے دن اور عقبی مین آتش دوزخ مین داخل ہونے کے سبب

وقف لازم

ع ۱۲

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ دخان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور یہ انسٹھ آیتین ہین

حٰمٓ ۝ امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں امام محمد حکیم ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہین کہ جو سورتین حروف مقطعہ سے شروع کی گئی ہین اونمین جتنے احکام اور قصے مذکور اور مجتمع ہین وہ مجملاً حروف مقطعہ مین بھی جمع ہین مگر چونکہ نبی اور ولی کے سوا حروف مقطعہ مین اون احکام اور قصون کو کوئی نہین پہچانتا تو عوام کو سمجھانے کے لیے پوری سورت مین منفصل ذکر کیے ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ وہ حروف کلمات کی طرف اشارہ ہین چنانچہ حٰمٓ مین کہا ہو کہ اشارہ ہو حمیت المحبین کی طرف یعنی مین نے حمایت کی اپنے دوستون کی ما سوی کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے معنی ہین کہ حُمَّ یعنی کام بنایا گیا وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قسم کتاب ظاہر کی قرآن ہو کہ محفوظ ہے کرم سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہم نے اوسے نازل کیا فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رات مین جو بزرگ اور برکت والی ہو قدر والی اور اسکے برابر اور کیا برکت ہوسکتی ہو کہ اوس رات مین کتاب کریم جو دینی و دنیوی فائدون اور ظاہری باطنی کی سبب ہو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوئی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُنْذِرِيْنَ ۝ ڈرانے والے اس شب قرآن نازل کر کے اور ایک گروہ اس بات پر ہو کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہو اور وہ پندرھوین شب ماہ شعبان کی ہو اوسکی برکت فرشتے نازل ہونے اور دعائین قبول ہونے اور حکم جاری ہونے اور نعمتین تقسیم ہونے مین ہو فِيْهَا يُفْرَقُ اوس شب مین جدا کیا اور جاری کر دیا جاتا ہو كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ ہر ایک امر جو تمام سال حکم کیا گیا ہو روزیون اور اجلون کا اور شب برات اون بزرگ راتون مین سے ہو جو اس امت کو عطا ہوئین حدیث مین ہو کہ اس رات اتنے گنہگار بخشے جاتے ہین جتنے رونگین قبیلہ بنی کلب کی بکریون کے جسم پر ہین اور اس رات آب زمزم زیادہ ہو جاتا ہو صاحب کشاف نے لکھا ہو کہ حدیث مین ہو کہ جو کوئی اس شب مین سو رکعت نماز پڑھتا ہو حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجتا ہو کہ وہ اوس نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہین تیس فرشتے اوسے بہشت کی بشارت دیتے ہین اور تیس فرشتے اوسے دوزخ سے بےخوف کرتے ہین اور تیس فرشتے اوسے دنیا کی آفتون سے بچاتے ہین اور دس فرشتے اوس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہین اور اس رات بندون پر نعمت تقسیم کرتے ہین اَمْرًا حکم کیا ہمنے حکم کر کے اس رات احکام جاری کرنے کا مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُرْسِلِيْنَ ۝ بھیجنے والے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تمھارے رب کی طرف سے خلق پر جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہو وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نظم

در دو عالم بخشش و بخشائش ست ⁂ خلق را از بخشش آسائش ست ⁂ خواجہ چون در و ریح خویش گفت ⁂ اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ گفت

یا بھیجنے والے ہین ہم جبرئیل کو قرآن کے ساتھ اپنے حبیب پر یا اس رات فرشتون کو بھیجا مومنون پر سلام کے ساتھ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک خدا سننے والا اور جاننے والا ہو اونکی سب باتین رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا ہو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ آسمانون اور زمینون کے درمیان مین ہو یعنی جان لو کہ مخلوق اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم یقین کرنے والے یعنی یقین طلب کرنے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود سزاوار اور مستحق عبادت کا نہین مگر وہ يُحْيٖ زندہ کرتا ہو وَيُمِيْتُ اور مارڈالتا ہو یعنی وہی ہو زندگی اور موت کا موجود کرنے والا رَبُّكُمْ وہی تمھارا رب وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور رب تمھارے

آباد کیا ہوا ہی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث میں آیا ہی کہ میں نہیں جانتا کہ تبع پیغمبر تھا
یا نہیں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تبع کو گالی نہ دو کہ وہ ایمان لایا ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے اوسکی قوم کی
مذمت کی خود اوسکی مذمت نہیں کی معالم میں ہی کہ ایک وقت مدینہ میں اوسکے بیٹے کو لوگون نے قتل کر ڈالا تھا اور اوسنے وہان کے لوگون کو
قتل کرنے کے قصد سے لشکر کشی کی اور بنی قریظہ کے دو عالم کہ اونکا نام کعب اور اسد تھا اونھون نے جب خبر سنی تو تبع کے پاس گئے
اور کہا کہ یہ جرأت نہ کر اسواسطے کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی تو تبع اپنے قصد سے
باز آیا مدینہ منورہ کے لوگون کو نہ قتل کیا نہ غیر اور وہ آتش پرست تھا اور اون دونون عالمون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اہل کتاب کے
ایک گروہ کے ساتھ یمن کی طرف چلا تو راہ میں چند آدمی ہذیل کے اوسکے سامنے آئے اور یہ بات زبان پر لائے کہ ہم تجھے ایسا مکان
بتاوین کہ جسمین جواہر و موتی و زر کا خزانہ ہی تبع نے پوچھا کہ کہان وہ بولے کہ مکہ میں اور اون آدمیون کی غرض یہ تھی کہ خانہ کعبہ کو ڈھانا
ارادہ کرے اور ہلاک ہو جاوے تبع نے خزانہ اور مکان کا حال عالمون سے بیان کیا عالم بولے کہ خبردار ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا تمام
روے زمین میں وہ مقام بہت بزرگ اور شریف ہی اور جو کوئی اوسکے ساتھ بے ادبی کا ارادہ کرتا ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہی تجھے وہان
جانا چاہیے اور اوس مکان کی تعظیم بجالانا چاہیے تبع وہان گیا اور کعبہ شریف پر پوشش چڑھائی اور چھ ہزار اونٹ قربانی کیے
اور وہان سے یمن کی طرف رخ کیا اور اوسکی قوم جو حمیری تھی اوسنے مخالفت اور بغاوت شروع کی کہ تو ہمارے دین سے پھر گیا ہم
تجھسے نہیں ملتے تبع نے خدا کی عبادت کرنے کی دلیلین اونکے سامنے بیان کین اور اونھون نے عناد اور عداوت زیادہ کی اور بولے کہ ہم آگ سے
امتحان کرتے ہیں یمن کے پہاڑون میں سے ایک پہاڑ کے دامن میں آگ تھی جب دو آدمیون میں جھگڑا ہوتا تو اوس آگ میں جاتے جو ناحق پر
ہوتا وہ تو جل جاتا اور جو حق پر ہوتا اوسے کوئی آفت نہ پہونچتی غرض کہ علما اپنی کتابون سمیت آگ میں گئے اور صحیح وسلامت نکل آئے اور اون
لوگ بالکل جل گئے اور اہل سیر کے نزدیک یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی کہ تبع نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نامہ لکھا اور شامول یہودی کو دیا
کہ اگر حضرت کا زمانہ پائے تو خود آپکی خدمت میں پہونچائے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کرے وصیت کرے کہ تم میں جو آپکا زمانہ پاوے یہ نامہ
حضور میں پہونچاوے شامول کی سیدی میں پشتہا پشت میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے اونھون نے وہ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں پہونچایا اور آپنے تین بار فرمایا کہ مرحبا بالاخ الصالح اور رقاشی رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ابو کرب اسعد حمیری ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سات سو برس آپکی نبوت اور بعثت کے قبل ایمان لائے تھے اور درج الدرر میں ہی کہ ایک ہزار تین برس ہجرت کے
قبل کہ نبوت سے ایک ہزار چالیس برس پہلے ہوئے وہ ایمان لائے تھے **وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** اور نہیں پیدا کیا ہمنے
آسمانون اور زمین کو **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور اوسکو جو اون دونون کے درمیان میں ہی **لٰعِبِيْنَ** کھیلنے والے یعنی ہمنے حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہی کھیل کے
طور پر نہیں بلکہ تمام مخلوقات کو حکمت کاملہ کے ساتھ ہمنے ظاہر کیا ہی اور حکمت کو یہ بات سزاوار نہیں کہ آدمیون کو مہمل اور معطل چھوڑ دین بے ثواب و
بے عذاب **مَا خَلَقْنٰهُمَآ** نہیں پیدا کیا ہمنے اہل زمین اور اہل آسمان کو **اِلَّا بِالْحَقِّ** مگر حق کے واسطے کہ وہ طاعت پر ثواب پاوے اور معصیت پر
عذاب اوٹھاوے **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ** اور لیکن بہت آدمی یعنی مشرک غفلت اور نہ فکر کرنے کے سبب **لَا يَعْلَمُوْنَ** نہیں جانتے کہ حکیم کا کام حق اور

ساتھ ہوتا ہے إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ دن جدا ہونے کا حق باطل سے جدا ہوگا اوس دن کا وعدہ یا سطح تمام مِيقَاتُهُمْ
أَجْمَعِينَ ان سب کا وقت ہے جب سب آدمیوں کے جمع ہونے کا يَوْمَ لَا يُغْنِي جس دن نفع نہ دیگا مَوْلًى کوئی دوست اور قرابتی عَنْ
مَوْلًى کسی دوست اور قرابتی سے شَيْئًا کچھ عذاب میں سے یا کوئی کسی کو کسی چیز کے سبب سے فائدہ نہ پہونچائیگا وَلَا هُمْ
يُنْصَرُونَ اور نہ ہونگے دوست ان میں کہ مدد دیے جائیں اور دوزخ سے إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ مگر وہ جسپر رحم کرے
یعنی مومن کہ شفاعت کرینگے ایک دوسرے کی مدد کریگا إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ بیشک خدا غالب ہے جسپر وہ عذاب کریگا اوسکی
کوئی مدد نہ کریگا الرَّحِيمُ مہربان ہے جسپر رحمت کریگا اوسے رحم شفاعت عطا فرمائیگا إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ
یقینی درخت زقوم جو دوزخ میں اوسکا میوہ طَعَامُ الْأَثِيمِ کھانا ہوگا گنہگاروں کا یعنی ابوجہل اور اوسکے گروہ کا اور
زقوم جب کھائینگے كَالْمُهْلِ جیسے پگھلا ہوا تانبے کی طرح يَغْلِي فِي الْبُطُونِ جوش کھائیگا پیٹوں میں جو شخص کھانا
كَغَلْيِ الْحَمِيمِ جیسے جوش کھاتا گرم پانی کا یعنی اونکی آنتوں وغیرہ کو ٹکڑے کر دیگا پھر حق تعالیٰ دوزخ کے فرشتوں کو حکم فرمائیگا
خُذُوهُ پکڑو اوس گنہگار کو فَاعْتِلُوهُ پھر کھینچو اوسکو بزور سختی کے ساتھ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ دوزخ کے درمیان تک
ثُمَّ صُبُّوا پھر اوس وقت بہائینگے فَوْقَ رَأْسِهِ اوسکے سر پر مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ عذاب گرم پانی کا کہ اوسکے
بدن پر ہر طرف اس پانی کے سبب عذاب ہوگا جس طرح اندر زقوم کے سبب عذاب ہوگا کہینگے اوس کو ذُقْ چکھ اور کھینچ عذاب
إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ بیشک تو عزت اور قدرت والا ہے اپنی قوم کے نزدیک الْكَرِيمُ بزرگ اپنے زعم میں ابوجہل کہتا تھا
کہ سب اہل مکہ میں میں بہت عزت اور بزرگی والا ہوں بطحا میں مجھ سے زیادہ کوئی عزت والا نہیں ہے تو قیامت کے دن حق تعالیٰ
فرمائیگا کہ اوسپر عذاب کرو جو عزیز اور کریم ہونے کا دعوی کرتا تھا إِنَّ هَٰذَا بیشک یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهِ وہ ہے کہ
تھے تم اوسکے ساتھ تَمْتَرُونَ شک کرتے یہاں تک کہ اب تمنے آنکھوں سے دیکھ لیا إِنَّ الْمُتَّقِينَ تحقیق کہ پرہیزگار
فِي مَقَامٍ أَمِينٍ امن والے مقام میں ہیں یعنی ایسے مقام میں جہاں آفات اور کوئی خوف کی بات نہ ہوگی فِي جَنَّاتٍ بہشتوں
وَعُيُونٍ اور چشموں میں يَلْبَسُونَ پہنینگے مِنْ سُنْدُسٍ باریک وَإِسْتَبْرَقٍ ریشمی کپڑے مہین و سنگین مُتَقَابِلِينَ
اوس حال میں کہ روبرو بیٹھے ہونگے ایک دوسرے کے باہم محبت رکھنے واسطے تفسیر سورآبادی میں ہے کہ یہ روبرو بیٹھنا مہمانی کا
دن ہوگا دار الجلال میں کہ حق تعالیٰ سب مومنوں کو ایک خوان پر بٹھائیگا اور سب ایک دوسرے کا منہ دیکھینگے كَذَٰلِكَ
اسی طرح اسی حال پر رہینگے نہ تغیر اور تبدیل سے وَزَوَّجْنَاهُمْ اور جوڑا کرینگے ہم بہشتیوں کو بِحُورٍ گوری عورتوں
ساتھ عِينٍ بڑی آنکھوں والیاں اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ دنیا کی عورتیں ہونگی یا جنت کی حوریں يَدْعُونَ
فِيهَا چاہینگے بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوہ جو آرزو کرینگے آمِنِينَ اوس حال میں کہ بیخوف ہیں اوسکے ضرر سے
یا منقطع ہو جانے سے لَا يَذُوقُونَ نہ چکھینگے فِيهَا الْمَوْتَ آخرت میں موت إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ مگر وہ
پہلی جو دنیا میں چکھ چکے اور جب لوگوں کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ہر زندگی کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ

پڑھا ہی یعنی ای کافرو تم ان باتون پر نہین ایمان لاتے تو پھر کن پر ایمان لاؤگے وَیْلٌ عذاب کی سختی لِّكُلِّ اَفَّاكٍ ہر جھوٹے
اَثِیْمٍ ۝ بڑے گنہگار کے واسطے ہی یعنی نضر بن حارث کے لیے کہ یَّسْمَعُ سنتا ہی اٰیٰتِ اللّٰهِ آیتین اللہ کی جو تُتْلٰی عَلَیْهِ
پڑھی جاتی ہین اوسپر ثُمَّ یُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہی یعنی ثابت قدمی کرتا ہی اپنے کفر پر مُسْتَكْبِرًا اوس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہی
اوپر ایمان لانے سے كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا گویا کہ نہین سنا اوسے یعنی جب اوس طرف کان نہ لگایا اور اوس سے نفع نہ اوٹھایا
تو گویا اوسے سنا ہی نہین فَبَشِّرْهُ تو خوشخبری سنا اوسے بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ عذاب دکھ دینے والے کی جو دوزخ مین ہوگا
خوشخبری کا لفظ ہنسی کی راہ سے ہی وَاِذَا عَلِمَ اور جب جانتا ہی مِنْ اٰیٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون مین سے شَیْئًا
کچھ یعنی اوسے کوئی دلیل پہونچتی ہی اور جانتا ہی کہ قرآن مین سے ہی اتَّخَذَهَا هُزُوًا ٹھہراتا ہی اوسے ہنسی ہوئی
یعنی اوسپر ہنسی اور مسخراپن کرتا ہی اور ایسی صورت ظاہر کرتا ہی کہ حق اور صواب سے وہ دور رہتی ہی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ہنسنے والون کا
لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ عذاب ذلیل کرنے والا مِنْ وَّرَآئِهِمْ اونکے مونہہ کے سامنے جَهَنَّمُ دوزخ
اسواسطے کہ اوسکی طرف متوجہ ہین یا اونکے پیچھے دوزخ ہی یعنی مرنے کے بعد اونکا مآل دوزخ مین ہوگا وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ اور نہ
دفع کریگا اونسے مَّا كَسَبُوْا جو کچھ کمایا اونھون نے مال و پیدا کی اولاد شَیْئًا کچھ عذاب الٰہی مین وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا اور نہ
کریگا اونسے عذاب کو وہ جو ٹھہرا لیے ہین اونھون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْلِیَآءَ دوست اور معبود وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہی عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ عذاب بڑا کہ اوسکی شدت حد سے متجاوز ہی هٰذَا یہ قرآن هُدًى راہ دکھانے والا ہی
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور جو نہین ایمان لائے ہین بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کا کہ قرآن ہی یا قدرت یا حکمت کی دلیلین
لَهُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝ بہت سخت عذابون مین سے دکھ دینے والا اَللّٰهُ خدا الَّذِیْ سَخَّرَ
وہ ہی جسنے مسخر کیا لَكُمُ الْبَحْرَ تمھارے واسطے دریا کو یعنی اوسکی سطح برابر کردی تاکہ وہ چیزین جو اندر سے سبک اور خالی ہین اوسکے اوپر
ٹھہری رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ دریا کا مسخر ہونا یہ ہی کہ وہ اپنے مین غوطہ لگانے اور سیر کرنے سے باز نہین رکھتا لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ
تاکہ چلین کشتیان فِیْهِ اوسمین بِاَمْرِهٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ طلب کرو تم مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل سے انواع
واقسام کے فائدے جیسے تجارت اور مچھلی کا شکار وغیرہ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور تاکہ شاید تم شکر کرو خدا کا ان نعمتون پر
وَسَخَّرَ لَكُمْ اور حکم مین کردیا تمھارے واسطے یعنی تمھاری منفعت کے واسطے پیدا کیا اوسے مَّا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہی
آفتاب ماہتاب ستارے مینہہ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی پہاڑ دریا درخت پھل جَمِیْعًا یہ سب مِّنْهُ اوسی سے
اوسکے غیر سے نہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک یہ چیزین مسخر کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی اور حکمت پادشاہی
لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو تفکر کرتے ہین اوسکی عجیب غریب صنعتون اور خلقتون مین کہ
جہان سے ظاہر ہی بیت: در جملہ جہان ز مغز تا پوست ٭ ہر ذرہ گواہ قدرت اوست ٭ لکھا ہی کہ غفاری نے شہر مکہ مین فاروق
رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور حضرت فاروق نے بمقتضاے شجاعت چاہا کہ اوسے پکڑین اور انتقام لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قل

ع ۱۱

کہدے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین یَغْفِرُوْا کہ معاف کردین لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ
اون لوگون کو جو نہین ڈرتے ہین اَیَّامَ اللّٰہِ ہلاک ہونے کے دنون سے اور عذاب الٰہی کے ایام سے عرب واقعون کو ایام کے ساتھ
تعبیر کرتے ہین جیسے یوم بغاث یوم اغماس تو آیت کے معنی یہ ہین کہ درگذر کرو اون لوگون سے جو کافرون کے ہلاک ہونے کے دنون مین
غور و تامل نہین کرتے اور اوس سے نہین ڈرتے لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے خدا قَوْمًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ○ ایک قوم کے
لوگون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہین کمائی کرتے برائی کرنا اور معاف کردینا کشاف مین ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین
ہم حضرت فاروق کے سامنے بیٹھے تھے پڑھنے والے نے آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لِیَجْزِیَ عُمَرَ بِمَا صَنَعَ اور
بعضے کہتے ہین کہ آیت نازل ہونے کا سبب جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا قصہ ہوا اور اوسکا شمہ انشاء اللہ سورۂ منافقون مین
جائیگا اور اس تقدیر پر یہ آیت کو مدنی کہنا چاہیے اسواسطے کہ یہ سورت بالاتفاق مکی ہے اور امام ثعلبی کی تفسیر مین ہے کہ یہ آیت
نازل ہونے کے بعد کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاص یہودی نے بہ سبیل طعن یہ بات کہی کہ خدا اگر محتاج ہوگیا ہے کہ
قرض مانگنے لگا اور یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہونچی پس آپنے تلوار کھینچی اور اوسے ڈھونڈھنا شروع کیا کہ جہان پاوین
قتل کر ڈالین تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے
واسطے بھیجا جب حضرت عمر حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر تلوار رکھدے کہ حق تعالی نے معاف کرنیکا حکم فرمایا اور یہ آیت حضرت عمر کے
سامنے پڑھی پس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو خلق کی طرف رسول حق کر کے
بھیجا ہے کہ اب غصہ کا اثر میرے چہرے پر نہ دیکھیے گا اور گناہ کے مقابلہ مین معاف کرنے کی صفت کے سوا اور کچھ مشاہدہ نہ فرمائیے گا نظم
چو بینی از خلق مہر و گذاری ۞ ترا زیبد طریق بردباری ۞ اگر عہد و صنعت را سپر و خاری ۞ تو گل باش و دہان پرخندہ میدار ۞ اور بعضون نے
کہا ہے کہ یہ آیت آیت قتال سے منسوخ ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ جو کوئی کرے نیک کام تو اوسکے نفس کے واسطے ہے اوسکا
ثواب وَمَنْ اَسَاءَ اور جو کوئی برا کام کرے فَعَلَیْهَا تو اوسیپر ہے اوسکا وبال ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تو اپنے رب کی طرف تُرْجَعُوْنَ
پھیرے جاؤگے کامون اور باتون کی جزا کے واسطے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور بیشک تحقیق ہمنے دی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ
فرزندان یعقوب کو توریت وَالْحُکْمَ اور حکم کرنا امور دین مین وَالنُّبُوَّۃَ اور نبوت یعنی اونمین سے بعض کو ہمنے پیغمبر کیا اور
کسی قبیلہ مین اسقدر پیغمبر نہین ہوے جتنے بنی اسرائیل مین ہوے حضرت یوسف کے زمانہ سے حضرت عیسی علیہما السلام کے زمانہ تک
وَرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہمنے اونکو مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ اور حلال چیزون مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ طیبات سے
من و سلوی مراد ہے وَفَضَّلْنٰهُمْ اور فضیلت دی ہمنے اونکو عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ اونکے زمانے کے اہل عالم پر وَاٰتَیْنٰهُمْ اور
عطا کین ہمنے اونکو بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ کھلی ہوئی دلیلین دین اور ملت کے کام مین سے یا کھلے ہوے معجزے یا ظاہر آیتین محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین یہانتک کہ اونمین جو پہچاننے کا حق ہے اوسطرح پہچان لیا اور آپکا امر اونکے اوپر خوب محقق ہوگیا فَمَا
اخْتَلَفُوْٓا پھر اختلاف نہین کیا اونھون نے آپکے امر مین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ لیکن بعد اسکے کہ آیا اونکو علم حقیقت حال کا

یعنی خوب تحقیق کے ساتھ اونھون نے یہ جانا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہین جنکا حال توریت مین لکھ چکا ہے اور آپکا حال اونھون نے
پوشیدہ کیا بَغْيًا بَيْنَهُمْ عداوت اور حسد کی راہ سے کہ اونکے درمیان مین ہے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا يَقْضِي بَيْنَهُمْ حکم کریگا اونکے
درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ اوس چیز مین کہ تھے اوسمین يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اختلاف کرتے یعنی توریت
ساتھ کافرون کا اقرار سے بعض پیغمبرون اور انکار سے سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کی ثُمَّ جَعَلْنٰكَ پھر
بنی اسرائیل کے بعد کر دیا ہمنے تجھکو ہمارے سبب اپنی منزلت کے ہم نے تیرا اپنا عَلٰى شَرِيْعَةٍ کھلی ہوئی راہ پر مِّنَ الْاَمْرِ دین کے کام مین
فَاتَّبِعْهَا پس متابعت کر اوس شریعت کی اور اوسے اپنا پیشوا اپنے لیے اور اوسپر عمل کر وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ اور متابعت
نکر اون لوگون کی آرزوؤن کی جو لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے توحید کی حقیقت یعنی رؤسا قریش جو تجھے کہتے ہین کہ اپنے باپ دادون
دین کی طرف پھر آ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکی خواہش کی متابعت نہ کرنا اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا تحقیق کہ وہ دفع نکرینگے عَنْكَ
تجھسے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی مین سے کچھ اگر خدا چاہے تیرے ساتھ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعضے اونمین سے دوست ہین بعض کے اور اونکی دوستی ایک دوسرے کے ساتھ مجانس ہونے کے سبب سے ہے اور چونکہ
تمھین اونکے ساتھ جنسیت نہین ہے تو تم اونکی آرزوؤن کی پیروی نکرو اور اپنا مصاحب اپنی جنس سے ڈھونڈھو وَاللّٰهُ اور اللہ
وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ دوست ہے پرہیزگارون کا تو تم بھی اونھی کو دوست رکھو هٰذَا یہ شریعت کی متابعت بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ
نگاہین ہین لوگون کے واسطے یعنی روشن چیزین ہین کہ اونکے سبب سے راہ حق دیکھ لیتے ہین گمراہ نہین ہوتے وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
اور ہدایت اور رحمت ہے خدا کی طرف سے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو یقین کرتے ہین یعنی گمان کے جنگل سے
نکل کر یقین کی منزل کے طالب ہوتے ہین منقول ہے کہ مشرکون مین سے ایک شخص نے مومنون سے یہ بات کہی کہ یہ جو تم بعث اور
حشر کے باب مین کہتے ہو اگر سچ ہے اور ہم واقعی دوسرے عالم مین لیجائین تو وہان بھی ہم مال وجاہ مین تمسے زیادہ ہونگے
جسطرح اس عالم مین ہین تو یہ آیت نازل ہوئی اَمْ حَسِبَ کیا ایسا نہین ہے جو گمان کیا الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
اون لوگون نے جنھون نے کمائی ہین برائیان جیسے کفر اور معصیت اَنْ نَّجْعَلَهُمْ یہ کہ کرین ہم اونکو آخرت مین كَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مانند اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک یعنی مشرک لوگ بزرگی مین
مومنون کے مثل نہونگے سَوَآءً یکسان ہے مَّحْيَاهُمْ اونکی زندگی وَمَمَاتُهُمْ اور اونکی موت دنیا اور آخرت مین یعنی جو کوئی
ایمان پر مریگا وہ ایمان پر اوٹھیگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر اوٹھایا جائیگا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ برا حکم ہے جو وہ کرتے ہین
اور شرک اور توحید کے نتیجہ کو برابر رکھتے ہین مصرع نیست یکسان لا ئے زہر آمیز با آب حیات ۔ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اور پیدا کیے خدا نے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی اور عدل کے ساتھ اور مقتضاے عدالت یہ ہے کہ نیک کام
کرنے والے اور بدکار اور موحد اور مشرک مین تفاوت ہو وَلِتُجْزٰى اور دوسرے اسواسطے کہ جزا دیا جاے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ
بسبب اوسکے جو کمائی کی اوسنے بھلائی یا برائی وَهُمْ اور وہ یعنی عمل کرنے والے لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ نہ ظلم کیے جائینگے

یعنی نیک لوگون کے ثواب مین کمی اور بدون کے عذاب مین زیادتی نہوگی بلکہ ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے اَفَرَءَيْتَ کیا دیکھا
تو نے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے ٹھیرالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنا خدا اپنی خواہش کو یعنی خواہش کی پیروی کرتا ہو اور اوسکا حکم اسطرح
مانتا ہو جسطرح خدا کا حکم ماننا چاہیے یا یہ کہ اپنے معبود کو اپنی آرزو سے بنالیتا ہو یعنی ایک بت پوجتا ہو اور جب دوسرا بت اوس سے بہتر
دیکھتا ہو تو پہلے کو چھوڑ دیتا ہو اور اس دوسرے کی پرستش کرنے لگتا ہو وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ اور کیا دیکھا تو نے اوسے جسکو گمراہ کر دیا اور
چھوڑ دیا خدا نے عَلٰى عِلْمٍ اوس علم پر جو حق تعالیٰ کو ہو اوسکے انجام کار مین وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ اور مہر کر دی اوسکے
کان پر تاکہ حق بات نہ سنے وَقَلْبِهٖ اور دل پر اوسکے [illegible] وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور ڈالدیا
اوسکی آنکھ پر پردہ اور پوشش تاکہ عبرت حاصل کرنے کی نظر سے نہ دیکھے فَمَنْ يَّهْدِيْهِ پھر کون ہے جو ہدایت کرے ایسے آدمی کو
مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یعنی نصیحت پکڑو اور متنبہ
ہو جاؤ وَقَالُوْا اور کہا بعث و حشر کے منکرون نے کہ مَا هِيَ نہین ہو زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگی دنیا کی جو
ہمین حاصل ہو نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین یعنی ہم مین سے بعضے مرتے ہین بعضے جیتے ہین اور احتمال
رکھتا ہو کہ اس بات کے قائل تناسخ کے معتقد ہون اور انکے نزدیک یہ ہو کہ جو مرتا ہو اوسکی روح دوسرے جسم سے تعلق پکڑتی ہو اور
دنیا ہی مین پھر ظہور کرتا ہو یہانتک کہ دوبارہ مرتا ہو پھر اور جسم کے ساتھ [illegible] اونکے زعم مین ہمیشہ انتقال کرتے ہین اور اپنے
کمال مین سے اپنے کو بہتر سے قالب مین دیکھتا ہو اور مشرکون نے کہا کہ وَمَا يُهْلِكُنَآ اور ہلاک نہین کرتا ہمکو اِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ
گذرنا اور پیرانا ہو جانا اور بوڑھا ہونا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہو کافرون کو بِذٰلِكَ اس بات کا کہ ہلاک کرنے کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم کہ اون زمانون کا اولٹنے والا اور اونمین تصرف کرنے والا حق تعالیٰ ہو اور زمانہ کو کسی کام مین کچھ اختیار نہین نظم دہر را
دہر پناہی تہا ۰۰ حکم ترا زیبد و شاہی ترا ۰۰ دور زمان کار بسازد بجود ۰۰ چرخ فلک سر نفرازد بجود ۰۰ این ہمہ فرمان ترا بندہ اند ۰۰ در رہ امر تو
شتابندہ اند ۰۰ اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَظُنُّوْنَ مگر گمان کرتے ہین اور بری تقلید سے بے دلیل بات کہتے ہین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر اٰيٰتُنَا آیتین ہماری کتاب کی بَيِّنٰتٍ ایسی حالت مین کہ کہلی ہوئی اور صاف دلالت کرنے والی ہوون بعث و نشر کے
باب مین جیسے قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہین ہوتی اونکی دلیل اِلَّآ اَنْ
قَالُوا ائْتُوْا مگر یہ کہتے ہین کہ لاؤ بِاٰبَآئِنَآ ہمارے باپون کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے کہنے والے خلق کو زندہ کرنے مین
مرنے کے بعد قیامت کے دن اور یہ بات باطل و بیہودہ [illegible] کہتے ہین اسواسطے کہ مردون کے زندہ کرنے کا وقت مقرر کیا گیا ہو خاص وقت کے ساتھ
ایسی وجہ سے جو مقتضائے حکمت ہو پس اگر فرمائش کے وقت نہ موجود ہو جاوین تو عاجزی پر گمان نہ کرنا چاہیے قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا زندہ کرتا ہو تمکو ماؤن کے پیٹ مین ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالتا ہو تمکو دنیا مین ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ پھر جمع کریگا
تمکو قبرون مین اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ نہین ہو کچھ شک اوسکے آنے مین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ اور لیکن بہترے آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے کم فکر کرنے اور نظرون کے قصور سے وَلِلّٰهِ اور واسطے ہی اللہ کے

ع ۵

واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ جسدن قائم
ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ اوسدن يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○ نقصان اوٹھاینگے باطلکار اور اونکا نقصان یہ ہوگا کہ دوزخ میں
پھینکے جاوینگے وَتَرٰى اور دیکھیگا تو اوسدن كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً زانوں کے بل پڑا ہوا اور بعضوں نے کہا ہی کہ زانو کے بل گرنا
کافروں کا خاصہ ہوا اور بہت صحیح روایات ذکر اسے عام کیا ہی اسواسطے کہ اوسدن ڈر کی ہیبت سے سب لوگ زانو کے بل گر پڑینگے كُلُّ
اُمَّةٍ ہر گروہ تُدْعٰى پکارا جائیگا اِلٰى كِتٰبِهَا اپنی کتابوں کی طرف یعنی اپنے نامۂ اعمال کی طرف اور اونکو کہینگے کہ اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ آج جزا دیے جاؤگے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے هٰذَا كِتٰبُنَا یہ ہماری کتاب ہے
یعنی وہ کتاب جسکے لکھنے کا حکم ہمنے کراماً الکاتبین کو دیا تھا يَنْطِقُ بولتی ہے یعنی ظاہر کرتی ہے عَلَيْكُمْ تم پر تمھارے اعمال بِالْحَقِّ سچائی
ساتھ نہ کم نہ زیادہ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ بیشک تھے ہم لکھواتے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تھے تم کرتے معالم میں ہے کہ
جب دونوں فرشتے بندوں کے عمل آسمان پر لیجاتے ہیں تو حق تعالی اوس سے لکھے ہیں وہ عمل ثابت رکھتا ہی جسپر ثواب یا عذاب ہو اور لغو
اور بیہودہ کو مٹا دیتا ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ لکھوانا لوح محفوظ میں سے ہی اسواسطے کہ آدمیوں کے نامۂ اعمال سال بسال لوح محفوظ
فرشتوں کو سپرد کرتے ہیں فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھوں نے
کام اچھے فَيُدْخِلُهُمْ تو داخل کریگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت میں کہ منجملہ اوسکے بہشت ہی ذٰلِكَ یہ
اپنی رحمت میں داخل کرنا هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○ وہی مراد پانا اور چھٹکارا کھلا ہوا وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو گروہ لوگ
نہ ایمان لائے اونسے کہینگے کہ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ کیا نہ تھا کہ میری آیتیں تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھی جاتیں تم پر یعنی ہمنے پیغمبر بھیجے تھے کہ
میری کتاب کی آیتیں تم پر پڑھتے تھے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پھر تمنے تکبر کیا اور اوسپر ایمان لانے سے انکار کیا وَكُنْتُمْ اور تم تھے قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ○ ایک گروہ مشرک وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا تھا تمھارے سامنے کہ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک خدا کا وعدہ
حشر اور حساب اور ثواب اور عذاب کے باب میں حق ہی وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت کچھ شک نہیں اوسمیں تو قُلْتُمْ
مَّا نَدْرِيْ تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ مَا السَّاعَةُ کیا چیز ہی قیامت اِنْ نَّظُنُّ گمان نہیں کرتے ہم قیامت قائم ہونے کا
اِلَّا ظَنًّا مگر گمان تمھارا یعنی ہمکو یہ گمان ہی کہ تم بھی اوسکا گمان ہی رکھتے ہو اور تمکو بھی اوسکا یقین نہیں وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○
اور نہیں ہیں ہم اوسمیں یقین کرنے والے یعنی ہمکو بھی قیامت قائم ہونے کا یقین نہیں وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوگی اونکے واسطے آخرت میں
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا برائیوں کی جو اونھوں نے دنیا میں کی ہیں وَحَاقَ بِهِمْ اور اوتریگا اونپر مَّا كَانُوْا بِهٖ عذاب
اوسکا کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے قیامت کے عذابوں میں سے وَقِيْلَ الْيَوْمَ اور کہینگے اونسے کہ آج نَنْسٰىكُمْ
ہم چھوڑے دیتے ہیں تمکو آگ میں جیسے بھولی ہوئی چیز کو چھوڑ دیتے ہیں كَمَا نَسِيْتُمْ جسطرح تمنے چھوڑ دیا غفلت سے
یعنی جیسے تم غافل تھے لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اپنے اس دن کو اور تمنے آج کے واسطے کچھ تیاری کی وَمَاْوٰىكُمُ
النَّارُ اور ٹھکانا تمھارا آگ ہی وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہی تمھارے واسطے کوئی مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ یاروں اور مددگاروں میں سے

جہنم کی آگ سے بچاؤ ذٰلِکُمْ یہ تمپر عذاب اوترنا بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ بسبب اسکے ہی کہ تمنے ٹھہرالیا اٰیٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتون کو
یا اوسکی قدرت کی دلیلون کو هُزُوًا ہنسی ہوئی چیز یعنی اوسپر تم ہنستے تھے اور اوسمین فکر نہ کرتے تھے وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا
اور فریفتہ کیا تمکو زندگی دنیا نے تم حیات فانی پر ریجھ گئے اور حیات جاودانی کو چھوڑ بیٹھے فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ پس آج نہ
نکالے جاینگے مِنْهَا اوس آگ سے وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ اور نہ اون سے طلب خوشنودی کی کرینگے یعنی اونسے
یہ نہ کہینگے کہ تم عذرخواہی کرو تاکہ تمسے ہم خوش ہون اسواسطے کہ خدا کی خوشنودی اونسے بہت دور ہی فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس خدا ہی کے واسطے ہی
سب تعریف رَبِّ السَّمٰوٰتِ پیدا کرنیوالا آسمانون کا وَرَبِّ الْاَرْضِ اور خداوند زمین کا رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تربیت کرنیوالا
سب عالم کا وَلَهُ الْکِبْرِیَآءُ اور اوسی کے واسطے ہی بزرگی اور بڑائی اور اوسی کی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور اوسکے آثار قدرت ظاہر ہین
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ ہی غالب [illegible] الْحَکِیْمُ دانا سب کامون مین

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً
سورۂ احقاف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور یہ پینتیس ۳۵ آیتین ہین

حٰمٓ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ حے اشارہ ہی حیاۃ الٰہی کی طرف اور میم کنایہ ہی مجد یا ملک الٰہی کی جانب حق تعالیٰ اپنے علم
کامل اور مجد شامل کی قسم کھاکر کہتا ہی کہ جو مجھپر ایمان لایا اوسپر عذاب نہ کرونگا لطائف میں ہی کہ حے حکمت اہل توحید کی حمایت ہی اور میم
مرضات حق مین اونسے زیادتی کے ساتھ کہ وہ منظور کرتا ہی اسکے وجہ کی طرف تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ اوتارنا کتاب کا بعض کے بعد بعض مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اللہ کی طرف سے ہی جو قوی اور غالب ہی حکم صائب ہی والا افعال و اقوال مین ویسکے غیر کی طرف کتاب کا اوترنا نہین ہی
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَآ اور اوس چیز کو جو اون دونون کے
درمیان مین ہی اقسام مخلوقات اور انواع موجودات اِلَّا بِالْحَقِّ مگر راستی کے ساتھ اسی وجہ پر جو اوسکی حکمت اور عدالت کی چاہتی ہی
وَّاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر نام رکھے ہوئے زمانہ کے اندازہ کے ساتھ کہ ہر ایک کے باقی رہنے کی آخر مدت ہو یا وہ
زمانہ کہ اوسپر سب کی انتہا ہو کہ وہ قیامت کا دن ہی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے آخرت کا وہ عَمَّآ اُنْذِرُوْا
اوس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین مُعْرِضُوْنَ منہ پھیرنے والے ہین اوسمین فکر نہین کرتے نہ اوسے
تسلیم رکھتے ہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ خبر دو مجھکو اوس چیز کی
جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا جیسے بت اور فرشتے اور جن وغیرہ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا دکھاؤ مجھکو کہ
کیا پیدا کیا انھون نے مِنَ الْاَرْضِ زمین مین اور اوسکے اجزا سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ کیا اونکے واسطے ہی کچھ شرکت فِی السَّمٰوٰتِ
آسمان پیدا کرنے مین اور چونکہ ظاہر ہی کہ تمہارے معبود عاجز ہین اونکو زمین اور آسمان مین کچھ تصرف نہین اونہین
پرستش مین ہمسر اور شریک کیون کرتے ہو اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو تمہارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ

هٰذَآ اقبل قرآن اوترنے کے کہ اوس کتاب مین تمکو شرک کرنے کا حکم ہوا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ اگلون کے علم کا بقیہ یا کوئی روایت
اگلے انبیا علیہم السلام سے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ تمھارے معبود عبادت کے مستحق ہین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝
اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جب مشرک اس دلیل مین عاجز آئے تو حق تعالیٰ نے اونکی گمراہی کے باب مین فرمایا کہ وَمَنْ اَضَلُّ
اور کون ہی زیادہ گمراہ مِمَّنْ يَّدْعُوْا اوس شخص سے جو پکارے اور پوجے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ
لَهٗٓ اوسکو جو نہ جواب دے اور نہ قبول کرے اوسکی دعا کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک یعنی اگر مشرک اپنے معبود باطل کو عمر دنیا کی مدت تک
پکارین تو اجابت کا اثر اوس سے نہ ظاہر ہوگا وَهُمْ اور وہ بت عَنْ دُعَآئِهِمْ بت پرستون کے پکارنے سے جو اون بتون کو پکارتے ہین
غٰفِلُوْنَ۝ غافل اور بیخبر ہین اور سبب اونکا پکارنا سنتے ہی نہین تو جواب کیونکر دین پس بدبخت وہ ہی جو سننے والے اور قبول کرنے والے
خداوند کی عبادت سے دست بردار ہو اور چند پتھر جو نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین اونکی عبادت کی طرف متوجہ ہو بیت ـ بے بہرہ
کسے کہ چشمۂ آب حیات ٭ بگذارد و رو نہد بسوے ظلمات ٭ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جب حشر کیے جاوینگے لوگ كَانُوْا لَهُمْ
ہونگے معبود باطل اپنی پرستش کرنے والون کے اَعْدَآءً دشمن بخلاف اوس چیز کے جو گمان رکھتے تھے اونسے شفاعت اور مددگاری کا
وَكَانُوْا اور ہونگے معبود باطل بِعِبَادَتِهِمْ اپنے عابدون کی عبادت کے ساتھ كٰفِرِيْنَ۝ کافر اور منکر یا عبادت کرنے والے
اونکی پرستش سے منکر ہو جاوینگے یعنی بت کہینگے کہ انھون نے ہماری پرستش نہین کی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
بِشِرْكِكُمْ یا بت پرست کہینگے کہ ہمنے تو بتون کی پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر اٰيٰتُنَا ہماری کتاب کی آیتین بَيِّنٰتٍ اوس حال مین کہ کھلی ہوئی ہین اور سب اعجاز کی دلیلین قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین کافر لِلْحَقِّ حق بات کو لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ آئی اونکے پاس هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا
اَمْ يَقُوْلُوْنَ اور اسی پر بس نہین کرتے کہ اوسے جادو کہین بلکہ کہتے ہین کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہی قرآن کو محمد نے خدا پر اور اپنی طرف سے
کہہ لیا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ کہ اگر افترا کیا ہو مین نے بفرض محال تو یہ بہت بڑا گناہ ہوگا اور البتہ اوسکی جزا مین عذاب بھی بڑا ہوگا
فَلَا تَمْلِكُوْنَ پس تم اور تمھارے غیر مالک نہین ہو سکتے لِيْ میرے واسطے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا خدا سے کسی چیز کے یعنی اگر
خدا نے مجپر عذاب کرنا چاہا ہو تو تم اوس مین سے کچھ بھی دفع کرنے پر قادر نہین ہو تو مین کیونکر جرأت کرون اور مددگار کے بھروسے پر
یہ کام کرون هُوَ اَعْلَمُ خدا خوب جانتا ہی بِمَا تُفِيْضُوْنَ اوس چیز کو جو خوض کرتے ہو تم فِيْهِ جسمین یعنی اوسمین طعن کر
اور سحر اور افترا کیا ہوا نہ کہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا کافی ہی گواہ اوسکا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمھارے درمیان میری گواہی
دیگا کہ میرا کلام سچ تھا اور مین نے تمکو احکام پہونچا دیے اور تمپر گواہی دیگا کہ تم جھوٹ بولے اور تمنے عناد انکار اور فساد کیا وَهُوَ
الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ۝ مہربان ہی اوسپر جو ایمان مین پکا ہو قُلْ
مَا كُنْتُ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین ہون مین بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ نیا آیا ہوا پیغمبرون مین سے یعنی مین پہلا پیغمبر
نہین آیا ہون مجسے پہلے بھی پیغمبر ہو چکے ہین تو تم میری نبوت سے کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ اور مین نہین جانتا کہ

کیا کیا جائیگا بی میرے ساتھ یعنی مجھے محنت ہوگی یا راحت یہان ہونگا یا ہجرت کرونگا یا کفار قوم کے ساتھ مجھے قتال کرنا ہوگا
وَلَا بِكُمْ ط اور مین نہین جانتا کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا زمین مین دھنسا دیے جاؤگے کہ آندھی سے ہلاک ہوگے یا زلزلے سے یا قتل
ہوگے یا قید یا اسکے سوا اور کچھ تعالم مین ہی کہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرک خوش ہوے اور بولے کہ ہمارا اور محمد کا کام خدا کے نزدیک ایک ہی وہ اپنا انجام
نہین جانتا جیسے ہم نہین جانتے اور اگر خدا کی طرف سے ہمارے اوپر مبعوث ہوتا تو چاہیے تھا کہ خدا اوسے خبر کرتا کہ اوسکے ساتھ کیا کریگا
تو آیت نازل ہوئی کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین
دیکھا کہ آپ نے ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین پر جسمین پانی درخت اور خرمے کے باغ ہین صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خواب سنکر خوش ہوے
چونکہ تعبیر دیر کو ظاہر ہوئی اور کافرون کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھی تو اصحاب ہجرت مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ اے ہمارے حبیب کہدو کہ مین نہین جانتا کہ مجھے اور تمکو ہجرت کا حکم ہوگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا يُوحٰى
مگر اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہی اِلَيَّ میری طرف اور مین اوس سے درگذر نہین کرسکتا وَمَا اَنَا اور نہین ہون مین اِلَّا نَذِيْرٌ
مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُّبِيْنٌ ○ کھلا ہوا ڈرانے والا اور مین کامون کے انجام کی خبر بے وحی الٰہی کے نہین دے سکتا کیا خوب
کسی نے کہا ہی رباعی ای دل کے فضولی و بوالعجبی + از من چہ نشان عاقبت میطلبی + گشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی + در وادی
ما ادری ما یفعل بی + قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجکو اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللهِ
خدا کے پاس سے وَكَفَرْتُمْ بِهٖ اور تم کافر ہوے ہو اوسکے ساتھ وَشَهِدَ اور گواہی دی ہی شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل مین سے یعنی اونکے عالمون نے جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اور بعضون نے کہا ہی کہ
یامین بن یامین رضی اللہ عنہ نے عَلٰى مِثْلِهٖ قرآن پر کہ خدا کے پاس سے ہی فَاٰمَنَ پھر ایمان لایا ہی اوسکا مسروق رحمہ اللہ تعالی
منقول ہی کہ یہ گواہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نہین تھا اونکے اور کوئی علماء بنی اسرائیل مین سے اسواسطے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ مین مشرف باسلام ہوے اور یہ حکم مکہ معظمہ مین اوترا بلکہ یہ آیت حجت باہمی کے وقت تھی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے
درمیان واقع ہوئی تھی اور گواہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہین اور مثل قرآن توریت ہی اور آیت کے معنی یہ ہین کہ اگر قرآن حق تعالی کے پاس سے
اور تم اوسپر ایمان نہین لاتے اور حضرت موسیٰ نے توریت پر گواہی دی کہ وہ بھی خدا کے پاس سے ہی اور وہ تو قرآن پر ایمان لائے تھے
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ط اور تمنے سرکشی کی اور اوسکا ایمان نہ لائے تو تم اس کام مین اپنا اوپر فلاح نہ پاؤگے اِنَّ اللهَ تحقیق اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ع نہین ہدایت کرتا ظالمون کے گروہ کو اور اونھین گمراہی کے جنگل مین چھوڑ دیتا ہی لکھا ہی کہ جب قبائل
جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفاری ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اشجع نے اونپر طعن شروع کی تو آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اونھون نے جو کافر تھے بنو عامر اور مثل اونکے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان لوگون کے واسطے جو ایمان
لائے جہینہ اور اونکے مثل کہ لَوْ كَانَ خَيْرًا اگر ایمان خوب ہوتا اور راستی اور درستی رکھتا تو مَّا سَبَقُوْنَا سبقت
نہ لیجاتے ہمپر اور جلدی نہ کرتے اِلَيْهِ اوسکی طرف قبیلون کے رذیل لوگ بلکہ ہمی اوسمین پہلے ہوتے اسواسطے کہ ہم اولی اتباع

ع ۱ ۱۰

بہت بڑا ہی اور ہماری بزرگی اور شہرت بہت ہو یا ابن سلام اور اونکے دوستون رضی اللہ عنہم کے اسلام کے بعد یہود نے کہا کہ جو کچھ محمد کہتے ہین کہ مین لایا ہون اگر وہ خوب ہوتا تو اور لوگ ہم سبقت نہ لیجا سکتے اسواسطے کہ ہمین اونسے زیادہ علم ہی وَاِذْ لَمْ یَھْتَدُوْا بِہٖ اور جب راہ نہ پائی کافرون نے یا یہود نے قرآن کی طرف یا جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے اوسکی طرف فَسَیَقُوْلُوْنَ تو کہتے ہین کہ هٰذَآ اِفْکٌ قَدِیْمٌ یہ جھوٹ پرانا ہی یعنی اگلے لوگون نے بھی ایسا ہی کہا ہی وَمِنْ قَبْلِهٖ اور حال یہ کہ قرآن سے پہلے کِتٰبُ مُوْسٰٓی کتاب موسیٰ کی تھی یعنی توریت تھا اور کیا جانتا وستیلا اِمَامًا اہل دین کا پیشوا وَّرَحْمَةً اور رحمت کا سبب اون لوگون کے واسطے جو اوسے باور کرتے ہین وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہی تصدیق کرنیوالی توریت کی یا جتنی کتابین اوس سے پہلے ہین لِّسَانًا عَرَبِیًّا عربی زبان مین لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈرائے اون لوگون جنھون نے ظلم کیا اپنے نفس پر کفر اور معصیت کے وَبُشْرٰی اور قرآن خوشخبری دینے والا ہی لِلْمُحْسِنِیْنَ نیک کام کرنے والون واسطے خدا کی رضامندی کی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جنھون نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ رب ہمارا اللہ ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر قائم رہے اوسپر اور اوس سے پھرے نہین یعنی توحید کہ خلاصہ علم ہی اور استقامت کہ منتہائے عمل ہی اونھون نے دونون کو جمع کر لیا بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ ظاہری اعضا سے استقامت کرنا ارکان شریعت بجالانے پر اور نفوس سے آداب طریقت حاصل کرنے پر اور قلوب سے قلوب صاف کرنے پر تعلقات سے اور ارواح سے جلا حاصل کرنے پر انوار صفات سے اور سر سے محض توحید اور خفی سے فنا پر غیر حق سے اور بقا پر حق کے ساتھ کمال استقامت یہ ہی اور جاننا چاہیے کہ استقامت کی ہمراہی بغیر منزل مقصود پر پہونچنا نہایت باطل فکر ہی اور بہت محال خیال ہی مصرع کرامت نیابی مگر استقامت فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ تو کچھ خوف نہین ہی اونپر ہی اوس جہان مین کوئی مکروہ اور ناگوار چیز پہونچنے کا وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ رنجیدہ ہوتے ہین اس جہان مین کوئی محبوب اور مرغوب چیز فوت ہو جانے پر اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی ایمان اور استقامت والے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت والے لوگ ہین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین جَزَآءً جزا دیے جائینگے جزا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اوٹھایا ہی آدمی کو اوسکی ماں نے كُرْهًا رنج اور سختی کے ساتھ وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اور رکھا اوسے محنت اور مشقت وَحَمْلُهٗ اور اوسکے حمل کی مدت وَفِصٰلُهٗ اور اوسکے دودھ چھوڑنے کا زمانہ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تیس مہینے ہین جو کوئی چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری ہو اور یہان سے معلوم ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہین اسواسطے کہ دودھ پلانے کا زمانہ دو برس کامل ہی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ تا وقتیکہ پہونچے آدمی اَشُدَّهٗ اپنی قوت کے کمال کو کہ وہ تینتیس برس کی عمر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اٹھارہ برس سے چالیس برس تک کی عمر وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اور پہونچے چالیس برس کی عمر کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ آیت خاص ہی اسواسطے کہ آپ چھ مہینے اپنی ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن شریف بیس برس کا تھا

اپس اوس زمانے سے حضرت صدیق اکبر سفر اور حضر مین آپ کے رفیق اور مصاحب ہے اور جب حضرت کا سن شریف چالیس برس کو پہونچا تو آپ
رسول ہوے اور حضرت صدیق کا سن اڑتیس برس کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور جب چالیس برس کو آپکی عمر پہونچی تو
قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اَوْزِعْنِیْٓ الہام دے مجکو اور توفیق عطا کر اَنْ اَشْکُرَ تاکہ مین شکر کرون نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ
تیری نعمت کا جو تو نے اپنے کرم سے اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انعام کی مجکو کہ وہ اسلام کی نعمت ہے وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور اوس
نعمت پر جو تو نے میرے مان باپ کو دی ہے کہ وہ زندگی اور قدرت ہے اور بعضون نے نعمت اسلام بھی کہی ہے اسواسطے کہ حضرت صدیق
سوا مہاجرین اور انصار مین کوئی وہ نہین ہے کہ جسکے مان باپ کو بھی اسلام کی دولت حاصل ہوئی ہو وَاَنْ اَعْمَلَ اور الہام دے کہ
مین عمل کرون صَالِحًا عمل نیک کہ تَرْضٰىهُ پسند فرمائے تو اوسے اور اوس سے خوش رہے حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی
اور توفیق دی کہ غلامون پر کہ کافرین کے واسطے تھی اور عذاب کرتے تھے اونہین مول لیکر آزاد کر دیا اونہین سے ایک حضرت بلال حبشی ہین
رضی اللہ عنہم وَاَصْلِحْ لِیْ اور دعا کی اپنی اولاد کے واسطے اسطرح پر کہ صلاحیت پیدا کر میرے واسطے یعنی نیکی اور صلاح جاری کر
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ میری اولاد مین اور یہ دعا بھی قبول ہو گئی اسواسطے کہ حضرت صدیق کی بیٹی ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح اور صحبت اور خدمت مین آکر مشرف ہوئین اور ایسی ہے کہ حضرت صدیق اکبر کے
سوا اور کسی صحابی کی چار پشتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا دادا حضرت ابو قحافہ بیٹے حضرت صدیق اکبر بیٹے حضرت عبدالرحمان
بن ابی بکر پوتے ابو عتیق رضی اللہ عنہم سب شرف صحابیت سے مشرف تھے اور حضرت صدیق کی اولاد مین بہت بڑے بڑے
قابل عالم ہین موجود ہین اونمین سے اکثر علم اور صلاح سے آراستہ ہین اِنِّیْ تحقیق کہ مین تُبْتُ اِلَیْکَ باز آیا مین ہر ایک چیز سے جسمین
تیری رضامندی نہین ہے اور پھرا مین تیری طرف وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور یقینی مین گردن جھکائے ہوے ہون تیرے حکم کے
سامنے اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جنھون نے مان باپ کے ساتھ نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ وہ لوگ ہین کہ قبول کرتے ہین
عَنْهُمْ اونسے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت نیک اون کامون کے جو اونھون نے کیے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ احسن یہان حسن کے
معنی مین ہے یعنی اونکے نیک کام مقبول ہین وَنَتَجَاوَزُ اور درگذر کرتے ہین ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ اونکے گناہون سے اور پڑھا ہے دونون
جگہ یُتَقَبَّلُ اور یُتَجَاوَزُ یے کے ساتھ اور احسن کے نون کو پیش پڑھا ہے یعنی قبول کیے جاتے ہین اونکے عمل اور درگذر کیے جاتے ہین اونکے گناہ
اور وہ شمار کیے جاوینگے فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ جنتیون مین وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ دیا اللہ نے وعدہ سچا انکی قبول کرنے
اور گناہون سے درگذر کرنے مین الَّذِیْ کَانُوْا وہ وعدہ جسکا تھے دنیا مین یُوْعَدُوْنَ وعدہ دیے گئے اور وہ وعدہ
اس آیت مین ہے کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آخر آیت تک وَالَّذِیْ قَالَ اور وہ شخص جسنے کہا لِوَالِدَیْهِ اپنے
مان باپ کو جب کہ اوسکے مان باپ اوسے ایمان کی طرف بلاتے تھے تو اوسنے کہا اُفٍّ لَّکُمَآ کراہت اور شکایت ہے تمہارے واسطے
یعنی مین تمسے بیزار ہون اَتَعِدٰنِنِیْٓ کیا وعدہ دیتے ہو تم دونون مجکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاونگا مین قبر سے یعنی مجھے مرنے کے بعد
اوٹھاوینگے اور زندہ کرکے قبر سے نکالینگے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور تحقیق کہ گذر گئے بہت سے قرن مِنْ قَبْلِیْ مجھ سے پہلے

اور ایکبھی پھر نہ آیا وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ اور ماں باپ فریاد کرتے تھے خدا سے اور کہتے تھے کہ وَيْلَكَ آمِنْ وائے تجھپر ایمان لا قیامت کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا بعث و نشر کے باب مین حَقٌّ حق و سچ ہی فَيَقُولُ تو وہ شخص کہتا کہ مَا هٰذَا نہین ہی جسکی طرف تم مجھکو بلاتے ہو اِلَّا اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ مگر باتیں اگلون کی یعنی باطل اور جھوٹ باتین لکھدی ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اسلام قبول کرنے کے قبل حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر کی شان مین نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اس قول سے منکر ہین اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ آیت ایک کافر کی شان مین نازل ہوئی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق مین عاق تھا یعنی اونکو ایذا دیتا تھا اُولٰٓئِكَ وہ عاق اور منکر لوگ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ وہ ہین کہ واجب ہوئی اونپر عذاب کی بات اور وہ ہونگے فِيٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ چند گروہ کے ساتھ جو کافرون مین گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِهِمْ قبل ونسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور آدمیون مین سے اِنَّهُمْ بیشک یہ اور وہ كَانُوا ہین خٰسِرِينَ نقصان پانے والے وَلِكُلٍّ اور ہر ایک کے واسطے ان دونو فریق مین سے دَرَجٰتٌ درجے اور رتبے ہین مِّمَّا عَمِلُوا اوس چیز کی جزاسے جو اونھون نے کام کیے ہین نیک کام والون کے درجے بلندی کی طرف اور برے کام والون کے پستی کی طرف وَلِيُوَفِّيَهُمْ اور ایسا مقرر کیا ہی خدا نے تاکہ پورا کر دیوے اونکو اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے کامون کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور وہ ظلم نہ کیے جاینگے ثواب مین کمی کرکے اور عذاب مین زیادتی کرکے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور یاد کر اوس دن کو کہ جب پیش کیے جاینگے کافر عَلَى النَّارِ آتش دوزخ پر موضع مین کہ آگ کو کافرون پر پیش کرینگے اور اونکے موافق لوگون کو دوزخ مین اونھین دکھاینگے تاکہ اونکا رنج اور حسرت زیادہ ہو اور اونسے کہینگے کہ اَذْهَبْتُمْ لیلیے تم اور کھا چکے تم نے طَيِّبٰتِكُمْ اپنی مزہ دار چیزین فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین جو تمکو حاصل تھی وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا اور فائدہ اوٹھایا تمنے اون لذتون سے یعنی دنیا مین لذتین پوری کرلین اور آخرت کے واسطے کچھ نہ چھوڑا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ تو آج تم جزا دیے جاؤگے عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب ذلت اور رسوائی کا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے استحقاق یعنی تکبر کرتے تھے اہل دین کے ساتھ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ اور بسبب اسکے کہ تم فسق کرتے تھے اور فخر کرتے تھے اور حکم سے باہر قدم رکھتے تھے اور فرمانبرداری نکرتے تھے یہ آیت طالبون کو تنبیہ ہی کہ قدم اندازۂ شرع سے باہر نہ رکھین نظم پا از حد و شرع بیرون مے نہی مستۂ خود را اسیر نفس و ہوا مے کنی مکن + بے حلیہ شرع نیست خلاصی زچاہ طبع + این رشتہ را ز دست رہا مے کنی مکن + وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر عاد کے بھائی کو یعنی اوس پیغمبر کو جو قبیلہ عاد سے تھا اس سے حضرت ہود مراد ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ قوم ہود کا حال قریش کے معاندون سے کہ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ جب ڈرایا قوم اپنی کو عذاب الٰہی سے بِالْاَحْقَافِ مقام احقاف مین اور وہ ایک ریگستان ہی حضرموت کے قریب ولایت یمن مین اور بعضے کہتے ہین کہ عمان اور مہرہ کے درمیان وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور حال یہ کہ گذر چکے پیغمبر ڈرانے والے مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ ہود سے پہلے وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور اوسکے پیچھے بھی آئے یعنی اوسکے پہلے بھی خلق مین پیغمبر تھے اور اوسکے بعد بھی ہوے جب حضرت ہود قوم عاد کی طرف مبعوث ہوے تو اونکو پکارا اَلَّا تَعْبُدُوٓا

یہ کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰہَ مگر اللہ کو کہ وہی مستحق عبادت ہی اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَیْکُمْ تم پر عَذَابَ
یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب سے اوس دن کے جو بڑا اور ہول بھرا ہی قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے کہ اَجِئْتَنَا کیا آیا ہی تو ہمارے
پاس لِتَاْفِکَنَا تاکہ پھیرے تو ہمکو عَنْ اٰلِھَتِنَا بتون کی پرستش سے تہدید کرکے اور رعب سنا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا تو
وہ جو ہمسے وعدہ کیا ہی تونے عذاب اِنْ کُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ سچون مین سے اپنے وعدہ مین قَالَ کہا ہود
علیہ السلام نے کہ جلدی نکرو عذاب طلب کرنے مین اِنَّمَا الْعِلْمُ نہین ہی اوسکے نازل ہونے کے وقت کا علم مگر عِنْدَ اللّٰہِ
اللہ کے پاس اور مجھے اوسمین دخل نہین ہی وَاُبَلِّغُکُمْ اور تمکو پہونچاتا ہون مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون اوسکے
ساتھ اور میرے ذمہ پر فقط حکم پہونچا دینا ہی وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰکُمْ اور مگر دیکھتا ہون مین تمکو قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ایک گروہ
کہ نادانی کرتے ہو اور عذاب نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کہ قیل نام ایک شخص نے قوم عاد کے ایک گروہ
ساتھ حرم مین جاکر مینہ برسنے کی دعا کی تین ابر پیدا ہوے اور منادی نے ندا کی کہ انمین سے ایک اختیار کرلے سیاہ ابر اختیار کیا وہ ابر اونکے
شہر تک آتا تھا فَلَمَّا رَاَوْہُ پھر جسوقت اونہون نے دیکھا جس عذاب کا وعدہ تھا عَارِضًا ابر سا پھیلا ہوا اونہون نے آسمان مین مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِیَتِھِمْ سامنے آنے والا اونکے جنگلون کے قَالُوْا کہا اونہون نے کہ ھٰذَا یہ ابر ہی عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا پھیلا ہوا اور مینہ
برسانے والا ہمپر پیغمبر ہود نے فرمایا کہ بَلْ ھُوَ بلکہ وہ مینہ برسانے والا نہین ہی بلکہ یہ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِہٖ وہ چیز ہی کہ جلدی
کرتے تھے تم اوسکی رِیْحٌ یہ ہوا ہی فِیْھَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ اوسمین عذاب دکھ دینے والا ہی اور وہ ایک ہوا ہی کہ نہایت
تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ ہلاک اور نیست و نابود کرتی ہی سب چیزون کو اونکی جان مال چارپایون کو بِاَمْرِ رَبِّھَا
اپنے رب کے حکم سے پھر وہ ہوا آئی شدت اور تندی اور سرکشی کے ساتھ اور احقاف کی ریت کے پشتے اونپر ڈالے سات دن رات
اونمین وہ رہے پھر ریتا اونپر سے اوڑا دی اور اونکے بدنون کو دریا مین ڈالدیا فَاَصْبَحُوْا پس ہوگئے وہ ایسے حال پر کہ اگر کوئی
اونکے شہر و دیار مین پہونچتا تو لَا یُرٰٓی نہ دیکھا جاتا اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ مگر اونکے مکان یعنی وہ تو سب ہلاک ہوگئے اور اونکے مکان
خالی باقی رہے کَذٰلِکَ جسطرح ہمنے اونکو جزا دی اسی طرح نَجْزِی ہی جزا دیتے ہین ہم الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ گناہ کرنے والے
اور کافرون کے گروہ کو وَلَقَدْ مَکَّنّٰھُمْ اور بیشک و شبہہ قدرت دی تھی ہمنے قوم عاد کو فِیْمَآ اِنْ مَّکَّنّٰکُمْ اون
چیزون مین کہ نہین قدرت دی تمکو اے کفار قریش فِیْہِ اوس چیز مین کہ وہ قوت شوکت مال کی کثرت تصرف کو ہی وَجَعَلْنَا
لَھُمْ اور دیے ہمنے اونکو سَمْعًا کان تاکہ سنین وَّاَبْصَارًا اور آنکھین تاکہ دیکھین وَّاَفْئِدَةً اور دل تاکہ دریافت
کرلین اور اونھون نے گوش ہوش سے حق بات نہ سنی اور دیدہ دل سے قدرت کی دلیلین نہ دیکھین اور دل سے خدا کی صنعت مین
تفکر نہ کیا اور جبکہ اونپر عذاب نازل ہوا فَمَآ اَغْنٰی تو دفع نہ کیا عَنْھُمْ اونسے سَمْعُھُمْ اونکا کان نے
وَلَآ اَبْصَارُھُمْ اور نہ اونکی آنکھون نے وَلَآ اَفْئِدَتُھُمْ اور نہ اونکے دلون نے مِّنْ شَیْءٍ کچھ بھی عذاب الٰہی مین
اِذْ کَانُوْا جبکہ تھے کہ تقلید اور تعصب کی وجہ سے یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ انکار کرتے تھے خدا کی آیتون کا یا پیغمبر صلی اللہ

ع ۴

علیہ وآلہ وسلم کے معجزون کا وَحَاقَ بِهِم اور گھیر لیا اونھین مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اوس چیز نے کہ تھے اوسکے ساتھ
ہنسی کرتے یعنی عذاب نے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا اور ضرور ضرور ہلاک کیا ہمنے اہل مکہ مَا حَوْلَكُم اوس چیز کو جو تمھارے گرداگرد
مِّنَ الْقُرَىٰ دیہات جیسے حجر و نفکہ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ اور بار بار پھیر پھیر کر دکھائین ہمنے نشانیان اور دلیلین اون دیہاتیون کو
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ شاید کہ پھرین کفر سے مگر وہ نہ پھرے اور ہلاک ہوگئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پھر کیون نہ مدد دی
اونکو الَّذِينَ اتَّخَذُوا انھون نے جنکو پکڑا تھا اون ہلاک ہونیوالون مِن دُونِ اللَّهِ سوا اللہ کے قُرْبَانًا خدا کے
ساتھ تقرب کے واسطے آلِهَةً بہت سے معبود یعنی جن بتون کو اونھون نے تقرب کے واسطے خدا ٹھہرالیا تھا اون بتون نے
عذاب کے وقت اون بت پرستون کو کیون نہ مدد دی بَلْ ضَلُّوا بلکہ کھوئے گئے عَنْهُمْ اونکی مدد کرنے سے یعنی ناامید ہوے
اور اونکی امید منقطع ہوگئی کہ بت ہماری مدد کرینگے وَذَٰلِكَ اور بتون کو تقرب الٰہی کے واسطے خدا ٹھہرالینا إِفْكُهُمْ اونکا جھوٹ ہے
وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اور وہ چیز کہ ہین افترا کرتے اور خدائی کو ایک مخلوق عاجز کے ساتھ نسبت دیتے ہین اور خالق قادر
کی طرف توجہ کرنے سے مونھ پھیرتے ہین مصرع رو بہر کار تو آفت دگر ہر ونہ یافت ۰۰ ارباب سیر اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت بطن النخل مین اوترے اور رات کو اوٹھ کر نماز تہجد مین قرآن پڑھتے تھے ایک گروہ جن نصیبین سے
یمن کو جاتا تھا وہان قرأت کی آواز سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے کو ظاہر کیا تو حق تعالی اوس قصے سے خبر دیتا ہے وَإِذْ
صَرَفْنَا اور یاد کر اوسے کہ پھیرا اور جھکا دیا ہمنے إِلَيْكَ تیری طرف نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک گروہ کو جنون مین سے اور وہ سات تھے
نصیبین یا نینوی یا جزیرۂ موصل کے اور صاحب عین المعانی نے جو اونکے نام صحیح کرکے لکھے ہین یہ ہین شاصر ماصر منش ماش ازد ابیان
احقم اور بعضے کہتے ہین کہ نو تھے وردان اور زوبعہ بھی اونمین تھے اور وہ ابلیس کے بیٹے ہین اور دس اور بارہ بھی کہے ہین لبابین ہے کہ ستر
جن تھے اور بہر تقدیر يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ سنتے تھے قرآن اور کان لگائے ہوے تھے فَلَمَّا حَضَرُوهُ پھر جب حاضر ہوے
رسول کے پاس تو قَالُوا بولے آپس مین ایک دوسرے سے کہ ادب کی راہ سے أَنصِتُوا چپ ہو اور سنو تو تفسیر مین ہے کہ قرآن
سننے کے شوق سے ایک دوسرے پر گرے پڑتے فَلَمَّا قُضِيَ پھر جب تمام کی گئی قرأت تو وہ جن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے
اور خبرین پوچھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین اونکی قوم کی طرف اپنا نائب اور رسول کیا اور وہ وَلَّوْا پھرے إِلَىٰ
قَوْمِهِم اپنی قوم کی طرف مُّنذِرِينَ ۝ ڈرانے والے اور اسلام کی طرف بلانے والے اور قَالُوا يَا قَوْمَنَا کہا اونھون نے
اے ہماری قوم إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا بیشک ہمنے سنی ایک کتاب کہ خدا کی طرف سے أُنزِلَ اوتاری گئی ہے مِن بَعْدِ مُوسَىٰ موسیٰ کی
کتاب کے بعد مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کی جو اوسکے پہلے تھین کتابین یا اونکے موافق بعضون نے
کہا ہے کہ وہ جن یہودی تھے اور انجیل نازل ہونے کی اونکو خبر نہ تھی یا اوسکا اعتقاد نہ رکھتے تھے جیسا کہ یہود کا اعتقاد ہے اس جہت
أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ کہا يَهْدِي راہ دکھاتی ہے وہ کتاب إِلَى الْحَقِّ حق کی طرف یعنی صحیح اور درست عقیدون کی طرف وَإِلَىٰ طَرِيقٍ
مُّسْتَقِيمٍ ۝ اور سیدھی راہ کی طرف یعنی منزل مقصود کو پہونچا دینے والی يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا اے ہماری قوم

لوگو قبول کرو دَاعِیَ اللّٰہِ اللہ کی طرف بلانے والے یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاٰمِنُوْا بِہٖ اور ایمان لاؤ اوسکے ساتھ اور سچ مانو اونکی دی ہوئی خبرین یَغْفِرْ لَکُمْ تاکہ بخشدے خدا تمہارے واسطے مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ تمہارے گناہون مین جو مظالم ہون اور بعضون نے کہا ہی کہ تمہارے سب گناہ بخشدے وَیُجِرْکُمْ اور رہائی دے تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ عذاب دردناک سے وَمَنْ لَّا یُجِبْ اور جو کوئی نہ قبول کریگا دَاعِیَ اللّٰہِ اللہ کی طرف پکارنے والے کو یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ تو نہین ہی عاجز کرنے والا فِی الْاَرْضِ زمین مین یعنی جو خدا کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کریگا اوسپر عذاب نازل ہوگا اور وہ عذاب کرنے سے خدا کو عاجز نکر سکیگا وَلَیْسَ لَہٗ اور نہین ہین اوسکے واسطے مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءُ خدا کے سوا دوست اور مددگار اُولٰٓئِکَ وہ لوگ نہ قبول کرنیوالے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کھلی ہوئی گمراہی مین ہین جو سب پہ واضح ہو جو جن مومن ہین اونکے حکم مین عالمون کو اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ اونکا ثواب یہی آتش دوزخ سے نجات ہی جیسا کہ فرمایا یُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ جنون کے واسطے ثواب یہ ہی کہ وہ آتش دوزخ سے چھوٹ جاینگے پھر اونکو خاک کردینگے بہائم کی طرح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی اسی طرف گئے ہین اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر ہین کہ جنون کو نیک کام کرنے پر ثواب ہی جیسا برے کام کرنے پر عذاب ہوگا ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جن بہشت مین آئینگے اور کھائینگے پیئینگے امام ابوبکر نقاش رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین ایک حدیث ہی کہ جن بہشت مین آئینگے امام نقاش سے لوگون نے پوچھا کہ وہ جنت کی نعمتین کھائینگے فرمایا کہ حق تعالی اونکو ایسی تسبیح اور ذکر تعلیم فرمائیگا کہ اوس سے اونکو ویسی لذت حاصل ہوگی جیسی آدمیون کو بہشت کی نعمتون سے معالم مین ہی کہ ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ ایماندار جن کے واسطے ثواب ہی کہا ہان اور یہ آیت پڑھی لَمْ یَطْمِثْہُنَّ اِنْسٌ قَبْلَہُمْ وَلَا جَآنٌّ اور کہا اَلْاِنْسِیَّاتُ لِلْاِنْسِ وَالْجِنِّیَّاتُ لِلْجِنِّ اور معالم مین عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہی کہ ایمان والے جن بہشت کے گرداگرد صحرا اور برج وغیرہ مین ہونگے بہشت مین نہین اور قاضی نے انوار مین فرمایا ہی کہ بہت ظاہر یہ بات ہی کہ جن توابع تکلیف مین انسان کے مثل ہین واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا بعث اور حشر کے منکرون نے اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ یہ کہ اللہ ایسا ہی کہ اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَلَمْ یَعْیَ اور ماندہ نہین ہوا اور اوسے رنج نہین پہونچا بِخَلْقِہِنَّ اونہین پیدا کرنے کے سبب بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو اسواسطے کہ اوسکی قدرت ثابت ہی اور اوسمین نقص اور منقطع ہوجانے کو دخل نہین حاصل کلام یہ ہی کہ خدا جو ایسی قدرت کاملہ ازلی اور ابدی رکھتا ہی کیا وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہین ہی بَلٰی ہان ہی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بیشک وہ سب چیزون پر قَدِیْرٌ قادر ہی بے عجز اور تھکن کے وَیَوْمَ یُعْرَضُ اور یاد کرو اوس دن کو کہ پیش کیے جائینگے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ جو نہین ایمان لائے عَلَی النَّارِ آگ پر یعنی آگ اونکے سامنے کیجائیگی اور یہ اولٹی بات ہی کہ مقتضائے ظاہر کے برخلاف مبالغہ کے واسطے حق تعالی نے فرمایا ہی پھر اونکو کہینگے کہ اَلَیْسَ ھٰذَا کیا نہین ہی یہ عذاب بِالْحَقِّ برحق اور تم باور نہ کرتے تھے قَالُوْا بَلٰی کہینگے کہ ہان حق ہی پھر وہ قسم کھائینگے کہ وَرَبِّنَا قسم ہمارے رب کی یہ عذاب سچ تھا قَالَ کہیگا حق تعالی یا دوزخ کا فرشتہ

اونسے کہیگا کہ فَذُوقُوا الْعَذَابَ پس چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے قیامت کے
ساتھ اور پیغمبرون کی بات باور نہ کرتے تھے فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا اور جفا پر كَمَا صَبَرَ جیسا کہ
صبر کیا أُولُو الْعَزْمِ عزم اور ثبات اور کوشش والون نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبرون میں سے او وہ شریعت والے رسول ہین کہ انھون
قواعد احکام مضبوط اور جاری کرنے میں کوشش کی اور دشمنون کی عداوتون اور زیادتی کرنے والون کے جھگڑون اور رنجون کی
ایذاؤن پر انھون نے صبر کیا اور وہ اولوا العزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ
والسلام ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اولوا العزم وہ رسول ہین جنکا ذکر دو جگہ خاص کر کے ہوا ہے ایک میثاق لینے کے مقام
اس آیت میں کہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى دوسری جگہ اس آیت میں کہ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ
مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى اور وہ رسول شریعت والے ہین اور ہمارے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ایک قول یہ ہے کہ اولو العزم اٹھارہ رسول ہین جنکے نام سورۂ انعام کے رکوع وَتِلْكَ حُجَّتُنَا میں مذکور ہین اور ہمارے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ زاد المسیر میں لکھا ہے کہ سب پیغمبر اولو العزم ہین مگر حضرت آدم اور حضرت یونس
اور حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضون نے کہا ہے کہ سوا حضرت یونس علیہ السلام کے اسواسطے کہ وہ جلدی کر کے قوم سے باہر چلے گئے
اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ یعنی بے صبری میں یونس کے مثل
نہو جاؤ اور یہان فرماتا ہے کہ صبر کرو وَلَا تَسْتَعْجِلْ اور جلدی نہ کر لَهُمْ واسطے کفار قریش کے واسطے عذاب نازل ہونے میں کہ بیشک اپنے
وقت پر نازل ہوگا كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے مَا يُوعَدُونَ وہ چیز کہ جسکا وعدہ کیے گئے ہین
عذاب میں سے یعنی جب قیامت کے ہول دیکھینگے تو انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا لَمْ يَلْبَثُوا نہین رہے ہین اونھون دنیا میں
إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ مگر ایک ساعت دن میں سے یعنی دنیا میں اپنا رہنا بہت تھوڑا اشمار کرینگے اور دوزخ کے عذابون کی
تھوڑی ہی ہیبت بَلَاغٌ جو اس سورت میں بیان کی گئی نصیحت کے طور پر کفایت ہے فَهَلْ يُهْلَكُ پھر کیا جائیگا عذاب کے سبب ہلاک یعنی نازل
کیا جائیگا یعنی نہ ہلاک ہو سکینگے إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ مگر گروہ فاسقون کے جو دائرۂ فرمان سے باہر نکل گئے ہین

ع

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مدنیۃ وھی ثمان وثلثون آیۃ
سورۂ محمد رحمت اللہ کی ان پر اور انکی اولاد پر	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور وہ اڑتیس آیتین ہین

الَّذِينَ كَفَرُوا جو لوگ کافر ہوئے وَصَدُّوا اور باز رکھا انھون نے لوگون کو عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا سے
یعنی اسلام میں داخل ہونے سے منع کیا اس سے قریش کے شیطان مراد ہین جیسے ابو جہل اور زمعہ اور عتبہ یا جنگ بدر کے دن
کافرون کو کھانا دینے والے کہ وہ بارہ کافر تھے روساے قریش میں سے أَضَلَّ باطل کر دیے خدا نے أَعْمَالَهُمْ وہ
عمل کہ وہ اون عملون کو اچھا جانتے تھے جیسے ناتے رشتہ جوڑنا قیدی کو چھوڑانا پڑوسیون کی حفاظت مہمانداری وَالَّذِينَ

آمنوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وعملوا الصالحات اور کیا انہوں نے کام اچھے جیسے کہ انا کہلانا و اسطے لانا و آمنوا
اور ایمان لائے بما نزل ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہی علی محمد پیغمبر پر جو خوب تعریف کیا گیا ہی وہ چیز قرآن ہی
وھو الحق اور وہ قرآن حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حق اور صاحب حقیقت آئے من ربھم اپنے رب پاس سے
جو لوگ ایمان لائے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر عنھم مٹاتا اور چھپاتا ہی عنھم اونسے سیاٰتھم اونکے گناہ واصلح
اور نیک کر دیتا ہی بالھم ○ اونکا حال دین و دنیا میں یا اونکے دل کی درستی اور اصلاح کر دیتا ہی اگر گنہگار ہو جائیں ذلک یہ گمراہ
کر دینا اور درست کر دینا بان الذین کفروا بسبب اسکے ہی کہ جو لوگ کافر ہوئے انہوں نے اتبعوا الباطل پیروی کی باطل
یعنی شیطان کی وان الذین آمنوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اونہوں نے اتبعوا الحق پیروی کی حق کی کہ قرآن ہی جو آیا
من ربھم اونکے رب پاس سے کذلک اسی طرح یضرب اللہ بیان کرتا ہی اللہ للناس لوگوں کے واسطے امثالھم ○
یعنی دونوں فریق کے احوال ظاہر کرتا ہی فاذا لقیتم پس جب کہ ملو تم الذین کفروا اون لوگوں کو جو کافر ہوئے
محاربہ اور مقاتلہ کے وقت فضرب الرقاب تو گردن مارو اونکی گردن مارنا حتی اذا اثخنتموھم یہانتک کہ بہت قتل کر چکو
اونکو فشدوا الوثاق تو کرو مضبوط قید یعنی اونکو گرفتار کر لو اور مضبوطی کے ساتھ قید کرو کہ بھاگ جائیں فاما منا بعد تو یا احسان کرنا بعد
یا احسان کرو احسان کرنا اور بلا لیے آزاد کر دو واما فداء یا فدیہ یعنی بدلا لو اونسے بدلا لینا حتی تضع الحرب یہانتک کہ رکھ دیں
لڑائی والے اوزارھا ہتھیار اپنے یعنی سب جگہ دین اسلام پہنچ جائے اور قتال کا حکم باقی رہے اور یہ بات حضرت عیسی علیہ السلام
نزول کے وقت ہوگی اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہی کہ میری امت کا آخر جہاد دجال سے ہوگا امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی
اس بات پر ہین کہ امام کو اختیار ہی کہ کافرون کو قتل کرے یا لونڈی غلام بنائے یا چھوڑ دے یا مال یا مسلمان قیدی بدلے مین لے اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ یہ حکم منسوخ ہی یا جنگ بدر کے ساتھ مخصوص تھا اور اب قتل یا لونڈی غلام بنانا متعین ہی ذلک یہ کام
اسے یاد رکھو ولو یشاء اللہ اور اگر خدا چاہے تو لانتصر منھم ضرور بدلا لے تمہارے دشمنوں سے بغیر اسکے کہ تمکو لڑنا پڑے ولکن
اور مگر جہاد کا حکم کیا لیبلوا تاکہ آزمائے بعضکم ببعض تم مین سے بعض کو بعض سے یعنی آزمانے والوں کا معاملہ کرے کہ مومنون کو
کافر کے ساتھ مبتلا کرے تاکہ مومن جہاد کرکے ثواب عظیم پائے اور کافر کو مومن سے آزمائے تاکہ کافر کی گوشمالی ہو اور وہ کفر سے باز آئے والذین
قتلوا اور وہ لوگ جو قتل کیے جائیں اور بعض نے قاتلوا پڑھا ہی یعنی جو لوگ قتال کرتے ہین فی سبیل اللہ خدا کی راہ مین فلن یضل
تو خدا باطل اور ضائع نہین کرتا اعمالھم ○ اونکے کام سیھدیھم قریب ہی کہ راہ دکھائے اونکو یعنی حق تعالی دنیا مین اچھے کامون کی
اور عقبی مین کامیابی اور ثواب کے درجون کی ویصلح بالھم ○ اور بنا دے اونکے کام ویدخلھم الجنۃ
اور داخل کرے اونکو بہشت مین عرفھا لھم ○ تعریف کیا ہوا بہشت کی اونکے واسطے تاکہ اوسکے شائق ہو چلیں
یا اونکے مکان جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکو دکھاتا رہیگا یا خوش کرتا رہیگا اونکو جنت کی خوشبو سونگھانے کی جہت سے
یا ایھا الذین آمنوا اے ایمان والو ان تنصروا اللہ اگر مدد کروگے خدا کے دین کی اور اوسکے پیغمبر کی

يَنْصُرْكُمْ مدد کریگا اللہ تمھاری کہ دشمنون پر غالب ہوگے وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ اور ثابت کریگا تمھارے قدم تاکہ
معرکہ جہاد سے پس پا نہو وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کافر ہوے فَتَعْسًا لَّهُمْ پس ذلت اور شرمندگی اور ہلاکت اور رنج
اور خرابی اور ناامیدی اونکے واسطے ہی وَأَضَلَّ اور گم اور نیست و نابود کر دیگا خدا أَعْمَالَهُمْ ۝ اونکے عمل ذَٰلِكَ یہ ذلت اور
اونکے عمل باطل کرنا بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا بسبب اسکے ہی کہ وہ کراہت رکھتے تھے اور نہ چاہنے والے تھے مَا أَنزَلَ اللَّهُ اوس
چیز کو جو خدا نے نازل کی ہو اپنے پیغمبر پر توحید کا حکم اور احکام شرع پر قیام کرنا فَأَحْبَطَ پس باطل اور ضائع کر دیے حق تعالی نے
أَعْمَالَهُمْ ۝ اونکے اعمال جیسے وہ حساب مین رکھتے تھے جیسے مسجد حرام بنانا اور خانہ کعبہ کا طواف اور مہمانداری اور مظلومون کی
اعانت اور یتیمون پر مہربانی أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا سیر نہین کی ہی کافرون نے یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ سفر کرین
فِي الْأَرْضِ زمین مین اس سے عاد اور ثمود کے شہر مراد ہین فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھین تو کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ انجام کار اور مآل اون لوگون کا جو اونسے قبل تھے کافر اور تکذیب کرنے والے اور گنہگار دَمَّرَ اللَّهُ ہلاک کیا اونکو
خدا نے اور نیست و نابود کر دینے کا عذاب بھیجا عَلَيْهِمْ اونپر وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے أَمْثَالُهَا ۝ اونکے مثل عذاب
ہونگے یہ بات کفار مکہ کے واسطے تہدید اور دھمکی ہی ذَٰلِكَ جو کچھ ذکر کیا گیا دشمنون پر عذاب اور دوستون کی مدد کرنے کا حال بِأَنَّ
اللَّهَ بسبب اسکے ہی کہ اللہ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا دوست ہی اون لوگون کا جو ایمان لائے ہیں اونکی مدد کرتا ہی وَأَنَّ الْكَافِرِينَ
اور اس سبب سے کہ کافر لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ کوئی دوست نہین اونکا او نپر سے عذاب دفع کرے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اللہ يُدْخِلُ
الَّذِينَ آمَنُوا داخل کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے نیک کام غرض اور ریا سے پاک
جَنَّاتٍ تَجْرِي جنتون مین کہ جاری ہین مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو
لوگ کافر ہوئے وہ يَتَمَتَّعُونَ فائدہ پاتے ہین متاع دنیا کے سبب سے وَيَأْكُلُونَ اور کھاتے ہین كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ جسطرح کھاتے ہیں
چارپائے یعنی اونکی تمام ہمت کھانے مین مصروف ہی اور عاقل چاہیے کہ اوسکا کھانا جینے کے واسطے ہو یعنی بدن قائم رکھنے اور قواے نفسانی کو قوت
دینے کے لیے کھانا کھائے اور اوسکی نظر اس بات پر رہے کہ بدن قوی رہے اور قدرت ربانی پر دلیل پکڑنے مین نفسانی قوتین مدد اور معاون ہین
یہ نہین کہ اپنی عمر کھانے کے واسطے جانے اور ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا کی چراگاہ مین چارپایون کی طرح چرے کہ کھانے اور سونے کے سوا اور
کسی چیز پر اوسکی نظر نہین کیا خوب کسی نے کہا ہی بیت خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست ۔ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست
وَالنَّارُ اور آگ دوزخ کی مَثْوًى رہنے کی جگہ ہی لَّهُمْ ۝ کافرون کے واسطے وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ اور کتنے رہنے والے
دیہات مکہ کے کہ بہر حال هِيَ وہ أَشَدُّ قُوَّةً بہت سخت تھے قوت کی راہ سے مِّن قَرْيَتِكَ تیری بستی کے لوگون سے
الَّتِي أَخْرَجَتْكَ وہ بستی کہ نکال دیا اوسکے لوگون نے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مکہ کے دیہات کے لوگ
جو بہت قوی تھے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کر دیا ہمنے اون دیہات کے لوگون کو فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ تو کوئی مدد دینے والا نتھا
اونکو کہ ہلاک ہوتے وقت اونکی فریاد کو پہونچے أَفَمَن كَانَ کیا پھر جو کوئی ہو عَلَىٰ بَيِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّن رَّبِّهِ

ع ۱۱

اپنے رب کی طرف سے جیسے پیغمبر اور مومن لوگ وہ ہوتا ہے كَمَنْ زُيِّنَ مانند اوس شخص کے کہ آراستہ کی گئی یعنی شیطان یا اوسکے نفس نے آراستہ
کردی ہو لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی کہ شرک اور معصیت ہے وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی اونھون نے اَهْوَآءَهُمْ اپنی
خواہشون کی جیسے ابوجہل وغیرہ مشرک مَثَلُ الْجَنَّةِ یہ سب جو نیچے مذکور ہے بہشت کی صفت ہے الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وہ
بہشت کہ وعدہ دیے گئے ہین اوسکا پرہیزگار لوگ فِيْهَآ اوس بہشت مین اَنْهٰرٌ نہرین ہین مِّنْ مَّآءٍ پانی غَيْرِ اٰسِنٍ
بگڑنے والے کی یعنی اوسکا رنگ اور بو اور مزہ خراب نہوگا اور وہ دنیا کے پانی کی طرح اپنے حال سے متغیر نہوگا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ
اور نہرین ہین دودھ کی کہ ہرگز لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ نہین بدلا مزہ اوسکا یعنی زمانہ گذرنے سے بگڑا اور کھٹا نہین ہوا
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ اور نہرین ہین شراب کی خوش مزہ لذت دار لِّلشّٰرِبِيْنَ پینے والون کے واسطے کہ اوسکے پینے سے
مستی ہوگی خمار نہین وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین صاف شہد کی اور نہین صاف کیا گیا بلکہ موم وغیرہ سے
پیدا کیا ہوا وَلَهُمْ اور پرہیزگارون کے واسطے ہین فِيْهَا جنت مین ان چیزون کے ساتھ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
سب میوے جو وہ چاہین رنگ مین صاف مزہ مین لذیذ بو مین خوب وَمَغْفِرَةٌ اور اونکے واسطے ہے گناہون کا پوشیدہ ہونا مِّنْ رَّبِّهِمْ
اونکے رب کی طرف سے یعنی حق تعالی اونکے گناہ چھپائیگا اور پھر عذاب کریگا نہ عتاب فرمائیگا ارباب اشارات کہتے ہین کہ جس طرح
جنت مین چار نہرین شجرہ طوبی کے نیچے جاری ہین اوسی طرح عارف کی زمین دل مین شجرہ طیبہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کے
نیچے بھی چار نہرین جاری ہین قلب کے نیچے سے انابت کے پانی کی نہر اور سینے کے نیچے سے صفوت کے دودھ کی نہر اور سر کے خمخانہ سے شراب
محبت کی نہر اور روح کے مجری سے عسل محبت کی نہر مثنوی مین ہے نظم آب صبرت آب جوی خلد بود جوی شیر خلد مہر تست و ود ذوق طاعت
گشت جوی انگبین مستی و ذوق تو جوی خمر بین بحر الحقائق مین ہے کہ پانی اشارہ حیات دل کی طرف ہے اور دودھ فطرت اصلی کی طرف
کہ بدعت کے کھٹے پن سے متغیر نہین ہوا اور شراب جوشش محبت الہی ہے اور عسل مصفی قرب کی حلاوت اور ثمرات عبارت ہے مکاشفات سے
اور مغفرت اپنے وجود موہوم کے گناہون کا بخشا جانا وجودک ذنب لا یقاس بہا ذنب بیت پندار وجود ما گناہیست عظیم لطفی کن و این
گنہ ز ما درگذران بہشت کی ناز و نعمت حاصل کرنے والون کا ذکر کرکے بعد دوزخ کی مصیبت کھینچنے والون کے حال کی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے
کہ جو ایسی نعمتون مین ہو جو بہشت ذکر کین وہ کیا كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ مانند اوسکے ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہو فِي النَّارِ دوزخ کی آگ مین وَسُقُوْا
اور پلایا جاتا ہے بہشت کے شربت کی جگہ مَآءً حَمِيْمًا پانی کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے کر دیتا ہے اَمْعَآءَهُمْ اونکی انتون کو نقلست کہ
جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور منافقون کا عیب بیان کرتے تو منافقون کا ایک گروہ مسجد سے باہر نکلکر
ہنسی کے طور صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتا کہ اس مرد نے کیا کہا حق تعالی اون منافقون کے حال سے خبر دیتا ہے وَمِنْهُمْ
اور بعضے اونمین سے یعنی منافقون مین سے مَّنْ يَّسْتَمِعُ وہ لوگ ہین جو کان لگائے رکھتے ہین اِلَيْكَ تیری طرف
خطبہ پڑھنے مین جمعہ وغیرہ کو حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے
تو قَالُوْا کہتے ہین لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اون لوگون سے جنکو علم دیا ہے صحابہ مین سے جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود

این انہار [illegible] برگزیدگی اور صفائی ۱۲

اور حضرت ابوالدردا اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین بھی اونھین مین سے ایک ہون جنسے منافق پوچھتے تھے کہ ماذا قال انفًا نے کیا ابھی کہا یعنی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا اور ٹھٹھے کے طور پر کہتے تھا اولٰئک الذین وہ لوگ وہ ہین کہ حکم ازل سے طبع اللہ مہر کردی ہو اللہ نے علیٰ قلوبھم اونکے دلون پر نفاق اور شرک کے سبب واتبعوا اور انھون نے پیروی کی اھوآءھم○ اپنے نفس کی خواہشون کی اسی جہت سے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام کے کلام کی اہانت کرتے تھے والذین اھتدوا اور جن لوگون نے راہ پائی یعنی مومن لوگ زادھم زیادہ کرتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سننا اونکو ھدًی بصیرت اور یقین واٰتٰھم تقوٰھم○ اور دیتا ہی اونکو وہ چیز جو بند کرے اونکے تقوی زیادہ ہونے اور رہنے ہمیشہ مین فھل ینظرون پھر کیا انتظار کرتے ہین منافق اور کافر یعنی منتظر نہین ہین الا الساعۃ مگر قیامت کے ان تاتیھم بغتۃ یہ کہ آجائے اونپر ناگہان فقد جآء پھر تحقیق کہ آئین اور ظاہر ہو گئین اشراطھا اوسکی علامتین جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا فانّٰی لھم پھر کہان سے ہوگا اذا جآءتھم جب آجائیگی اونپر قیامت ذکرٰھم○ نصیحت ماننا اونکا اور توبہ کرنا یعنی جب قیامت کا دن آئیگا تو نصیحت ماننا اور توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ یعنی جب موصدون کی سعادت اور مشرکون کی شقاوت کا حال تجکو معلوم ہو گیا تو جو علم خدا کی وحدانیت کا تجھے حاصل ہی اور تونے جان لیا ہی کہ معبود برحق کوئی نہین خدا کے سوا اس علم اور دانش پر ثابت رہ حقائق سلمی مین ہی کہ جب کسی عالم یعنی جاننے والے سے کہین کہ اعلم یعنی جان تو تو اس سے اوسکا یاد کرنا مقصود ہوتا ہی جو اوسنے جانا ہی موضح مین ہی کہ جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے اسکے برابر کوئی ثواب نہین واستغفر اور مغفرت طلب کر لذنبک اپنے گناہ کے واسطے معالم مین فرمایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصف اسکے کہ مغفور ہین طلب مغفرت پر مامور ہین تاکہ استغفار سنت ہو جائے اور اس امر مین امت کے لوگ آپکی پیروی کرین تبیان مین ہی کہ طلب مغفرت سے طلب عصمت مراد ہی کہ خدا سے عصمت مانگو تاکہ گناہ سے تمکو بچائے رکھے وللمؤمنین والمؤمنٰت اور مغفرت طلب کر ایمان والون اور ایمان والیون کے واسطے اور یہ خدا کی طرف سے اس امت کے واسطے ایک بڑا انعام اور اکرام ہی کہ اسکے رسول کو اسکے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا امام علائی رحمہ اللہ روح سے منقول ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو امت کے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم الٰہی کے خلاف متصور نہین تو آپ نے امت کے واسطے ضرور مغفرت طلب فرمائی اور حق تعالی کی شان اس سے بڑی ہی کہ اپنے حبیب کو حکم کرے کہ مجھ سے مانگو اور اوسکا حبیب جب مانگے تو وہ عطا نہ فرمائے پس معلوم ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دولت مغفرت ضرور حاصل ہوگی نظم ہر کرا چون تو پیشوا باشد ٭ نا امید از خدا چرا باشد ٭ چون نشان شفاعت کبری ٭ یافت برنام نامیت حلقہ ٭ ما استان با گناہگاریہا ٭ نہ تو دارند امیدواریہا ٭ واللہ یعلم اور خدا جانتا ہی متقلبکم تمھارے جانے اور پھرنے کی جگہہ دنیا مین ومثوٰکم○ اور تمھارے رہنے اور ٹھہرنے کی جگہہ دنیا اور عقبی مین یا وہ جانتا ہی جہان تم دن کو جاتے ہو اور رات کو رہتے ہو ویقول الذین اٰمنوا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے اور چونکہ جہاد کی حرص رکھتے ہین اسوجہ سے وہ ایمان والے کہتے ہین کہ کیون نہ

ع ۸

كُتِبَتْ سُوْرَةٌ یعنی کیون نہ اوتاری گئی کوئی سورت کافرون کے ساتھ قتال کرنے کے باب مین فَاِذَآ اُنْزِلَتْ پھر جب اوتاری جاتی
سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ سورت قرآن کی کہ اوسمین کوئی متشابہ نہو وَّذُكِرَ اور ذکر کیا جائے فِيْهَا الْقِتَالُ اوس سورت مین جہاد
کا حکم رَاَيْتَ الَّذِيْنَ دیکھیگا تو اون لوگون کو فِيْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی شک اور نفاق کی
یعنی سستی کی يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہین تیری طرف نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ دیکھنا اوس شخص کا سا کہ جسپر آگئی ہو بیہوشی
مِنَ الْمَوْتِ موت کے غم اور رنج سے اور تحیر اور غمناک ہوتے ہین فَاَوْلٰى لَهُمْ پس وائے ہی اونپر یا دوزخ ہی اونکے لیے
طَاعَةٌ اونکا کام فرمانبرداری ہی وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ اور بات اچھی جیسے سمعنا و اطعنا کہنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پھر جب
امر قتال اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاد کا عزم کیا تو اون لوگون نے خلاف کیا اور عورتون کے ساتھ گھرون مین بیٹھ رہے
صَدَقُوا اللّٰهَ پھر اگر سچ بولتے جہاد کی حرص ظاہر کرنے مین لَكَانَ البتہ سچ بولنا ہوتا خَيْرًا لَّهُمْ بہتر اونکے لیے
فَهَلْ عَسَيْتُمْ پھر کیا ہو تم امید ہی نزدیک اس بات کے کہ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر اپنے اوپر والی ہو لوگون کے یعنی حاکم ہو جاؤ
اَنْ تُفْسِدُوْا یہ کہ فساد کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین اور جاہ و حکومت حاصل ہونے کے سبب طرح طرح کی تباہیان اور خرابیان
تمسے واقع ہونگی وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اور کاٹو ناتے قرابتون کو اور برائی جاننے کی وجہ سے یا اگر قرآن سے انکار کرو
اور اوسکے احکام سے منہ پھیرو تو تمسے یہ بات متوقع ہوگی کہ پھر جاہلیت کے امور اختیار کرلو اور تباہی اور قرابت قطع کرنا اور خونریزی
اور ایسی باتین کرنے لگو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ ایسے مفسد اور منکر ہین کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ راندہ ہی اونکو اللہ نے اور اپنی رحمت
سے دور کیا ہی فَاَصَمَّهُمْ پس بہرا کردیا اونکو تا کہ حق بات نسنین وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اور اندھی کردی ہین اونکی آنکھین تا کہ
قدرت اور عبرت کی دلیلین نہ دیکھین اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا کیون فکر نہین کرتے قرآن مین اور اوسکی نصیحتون سے کیون
تاکہ نافرمانی سے درگذرین اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اونکے دلون پر اَقْفَالُهَا قفل اونکے ہین یعنی ایسی چیزین جو دلون پر ایسی ہو
جیسے دروازون مین قفل اور وہ دلون پر اللہ کی مہر ہی یا قسوت ورکہ خدا سے بہت دور ہی عبارت ہی ہیچ کا کلید نہ ہوا نہ کشادہ ممکن ہی کہ
پیوار و دور واکنندہ قفل کا اور پردہ اوٹھانیوالا تبیان ہی کہ یہود نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت
توریت مین پڑھی تھی اور آپکی نبوت کی صحت معلوم کرلی تھی اور آپکے ظہور ہونے سے آپکی بڑی صفت کرتے تھے اور آپکے ظہور کی خبر
دیتے تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے اور مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو یہود آپسے پھر گئے اور حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا بیشک جو لوگ پھر گئے عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ اپنی پیٹھون پر یعنی اولٹے پھرے اور
کافر ہوگئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور آپکی نعت چھپانے لگے مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر
ہوگیا تھا لَهُمُ الْهُدَى اونکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کا بیان اور کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ وہ
جان چکے تھے الشَّيْطٰنُ شیطان نے سَوَّلَ لَهُمْ آراستہ اور آسان کردیا اونکے واسطے انکار اور عناد کو وَاَمْلٰى
لَهُمْ اور خدا نے مہلت دی اونکو اور اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کی تا کہ گناہ مین اور زیادتی کرین ذٰلِكَ یہ مہلت دینا

بانّھم قالوا اسبب اسکے ہے کہ ہوئے کہا للذین کرھوا اون لوگون کو جنھون نے کراہت رکھی ما نزّل اللہ اوس چیز سے
جو خدا نے بھیجی کہ وہ قرآن اور دین کے احکام ہین یعنی منافق لوگ قرار دیتے تھے کہ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر سے پوشیدہ یہ بات کہی سنطیعکم
قریب ہے کہ حکم مانین ہم تمہارا فی بعض الامر بعضے کامون مین یعنی اگر تم پیغمبر کے ساتھ لڑو تو ہم تمہاری مدد کرینگے واللہ یعلم اور
خدا جانتا ہے اسرارھم چھپی باتین اونکی فکیف پس کیسا ہوگا اونکا حال اذا توفتھم الملٰئکۃ جب قبض کرینگے
اونکی جان فرشتے یضربون مارینگے وجوھھم اونکے مونھون کو جو اونھون نے حق سے پھیرے ہین وادبارھم اور
اونکی پیٹھون پر جو اہل حق سے موڑی ہین ذٰلک یہ اونکی روحین اس طرح قبض کرنا بانھم اتبعوا اس سبب سے ہے کہ اونھون نے
متابعت کی ما اسخط اللہ اوس چیز کی جو غصہ مین لائے خدا کو یعنی اوسکے غضب کی موجب ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانا اور منافقون کافرون مشرکون کی مدد کرنا وکرھوا اور بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے برا جانا اور کراہت رکھا
رضوانہ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کو یعنی ایسے کام کو جس سے خدا راضی ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نعت ظاہر کرنا اور آپکی نبوت کا اقرار اور آپکی فرمانبرداری فاحبط پس باطل کر دیا خدا نے اعمالھم اونکے کامون کو

ع ۹

ام حسب الذین بلکہ گمان کیا اون لوگون نے فی قلوبھم جنکے دلون مین مرض بیماری ہے نفاق کی یعنی منافقون نے
تصور کیا کہ ان لن یخرج اللہ یہ کہ ظاہر نہ کریگا اللہ اضغانھم اونکے کینے جو اپنے دل مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور مومنون کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہین ولو نشاء اور اگر ہم چاہین لارینٰکھم البتہ دکھائین ہم تجکو وہ لوگ
یعنی اونکی علامتین اور نشان ظاہر کر دین فلعرفتھم تو ضرور پہچان لے تو اونکو بسیمٰھم اوس علامت سے جو دلالت کرنیوالی ہو
اونکے نفاق پر ولتعرفنھم اور ضرور تو پہچان لے اونکو فی لحن القول بات پھیرنے مین صواب کی طرف سے تعریض اور توریہ کی
جانب واللہ یعلم اور اللہ جانتا ہے اعمالکم تمہارے کام اور اونکے موافق جزا دیگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کوئی منافق ایسا نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نشان اور بات سے نہ پہچان
لیتے ہون تفسیر مطالع اور عین المعانی مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بعض لڑائیون مین نو منافق ایک رات سوئے اور
صبح کو جب اوٹھے تو اونکی پیشانیون پر لکھا تھا کہ ہٰذا منافق یعنی یہ منافق ہے ولنبلونکم اور البتہ آزماتے ہین ہم تمکو امر جہاد اور
تکالیف شاقہ کے سبب سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ ہم کرتے ہین حتی نعلم المجٰھدین تاکہ ہم جان لین مجاہدون
یعنی خلق پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہین منکم تم مین سے والصٰبرین اور صبر کرنے والے
لڑائی کی مشقت پر ونبلوا اخبارکم اور تاکہ آزمائین ہم تمہاری چیزین جو ایمان اور اخلاص کے باب مین تم کہتے ہو تاکہ
سچ اور جھوٹ سب سے ظاہر ہو جائے اور بکر نے تینون فعل یعنی لیبلونکم اور یعلم اور یبلوا کو یے سے پڑھا ہے یعنی خدا تمکو آزماتا
تاکہ مجاہدون کو معلوم کرے اور تمہاری چیزون کی آزمائش کرتا ہے ان الذین کفروا بیشک وہ لوگ جو
نہین ایمان لائے یعنی بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہود وصدوا عن سبیل اللہ اور باز رکھا اونھون نے

اپنی قوم کو خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہے وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ اور مخالفت کی انھوں نے رسول کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اوسکے کہ ظاہر ہو گئی تھی لَهُمُ الْهُدٰى انکو راہ حق اور توریت میں انھوں نے پڑھا تھا اور جان لیا تھا لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
نہ نقصان پہنچاوینگے خدا کو شَيْـــًٔا کچھ کفر کے سبب سے اور لوگوں کو راہ حق سے باز رکھا اور ضرر کا اثر خدا کے دین کو اور پیغمبر کو نہ پہنچیگا
بلکہ اوسکا شر اونھی کی طرف پھریگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور قریب ہے کہ حق تعالی حبط اور باطل کر دے ثواب اونکے کاموں کا
یعنی اون عباداتون کا جو وہ کرتے ہیں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اَطِيْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوس
چیزوں میں کہ اوسنے حکم کیا وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی اوس چیز میں کہ وہ فرماویں وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ
اور باطل اور بیہودہ اور ضائع نکرو اپنے عمل ریا اور سمعہ کے سبب سے یا عجب اور تکبر کی وجہ سے اسواسطے کہ عجب کے سبب سے کام نامقبول اور مردود
ہو جاتا ہی نظم وہ [illegible] عمل کہ عجب [illegible] یافت [illegible] پیش [illegible] قبول [illegible]
طریق ابلیس [illegible] اگر عجب [illegible] چند تو عجب [illegible] اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
کہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی قوم قریش اور اونکے تابع اور منع کیا لوگوں کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ حق چلنے سے ثُمَّ مَاتُوْا
پھر مر گئے یعنی قتل ہو گئے جنگ بدر کے دن وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہے کہ وہ کافر تھے فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ تو ہرگز نہ بخشیگا اللہ
اونکو اس آیت کا نزول اہل قلیب کی شان میں ہے اور اسکا حکم عام ہے اور جو کافر مرے اوسکو شامل ہے فَلَا تَهِنُوْا پس سستی نہ کرو اے
مومنو وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ اور نہ پکارو کافروں کو صلح کی طرف یعنی اونسے صلح نہ کرو کہ تمہارا ضعف اور ذلت کا نشان ہے وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ حال یہ کہ تم برتر ہو یعنی غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے نصرت اور اعانت میں وَلَنْ يَّتِرَكُمْ
اور ضائع اور کم نکریگا اَعْمَالَكُمْ ۝ ثواب تمہارے کاموں کا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا سوا اسکے نہیں کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ
کھیل ہے ناپائدار وَّلَهْوٌ اور مشغولی ہے بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤگے خدا اور رسول کا وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو
گناہ اور فضول کام سے يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ دیگا تمہارے اجر آخرت میں وَلَا يَسْــَٔلْكُمْ اور نہیں چاہتا ہے خدا تمہارا اجر
دینے کو اَمْوَالَكُمْ ۝ تمہارے مال یعنی حق تعالی تمہارا سب مال نہیں چاہتا بلکہ اوس میں سے تھوڑا خرچ کرنے کا حکم کیا ہے کہ وہ سوان
اور پانچوان حصہ اور دسوین حصہ کی چوتھائی اِنْ يَّسْــَٔلْكُمُوْهَا اگر چاہے تمسے تمہارے مال فَيُحْفِكُمْ پھر مبالغہ کرے چاہنے میں
یعنی یہ کہے کہ سب مال خرچ کرو تو تَبْخَلُوْا تم بخل کرو اوسکے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہ دو وَيُخْرِجْ اور ظاہر کرے اللہ اوس
چاہنے کے سبب سے یا تمہارے بخل کی وجہ سے اَضْغَانَكُمْ ۝ کینے اور کدورتیں تمہاری هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ آگاہ ہو تم اے گروہ
مخاطبون کے تُدْعَوْنَ تم بلائے گئے ہو اور حکم کیے گئے ہو لِتُنْفِقُوْا اسواسطے کہ خرچ کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں یعنی
مال کی زکوۃ دو یا یہ کہ جہاد کے اسباب میں صرف کرو فَمِنْكُمْ پھر تم میں سے ہے مَّنْ يَّبْخَلُ جو کوئی کہ بخل کرتا ہے زکوۃ دینے میں یا جہاد میں
خرچ کرنے سے وَمَنْ يَّبْخَلْ اور جو کوئی بخل کرتا ہے اوس خرچ میں جو اوسپر واجب ہے فَاِنَّمَا يَبْخَلُ تو سوا اسکے نہیں کہ وہ بخل کرتا ہے
عَنْ نَّفْسِهٖ اپنی ذات سے کہ اپنے کو ثواب سے محروم کرتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ اور اللہ بے پروا ہے تمہارے صدقات اور خرچوں سے وَاَنْتُمُ

اَلْفُقَرَآءُ ۚ اور تم محتاج ہو اوس چیز کے جو اوسکے پاس ہی نعمتین اور کرامتین تو آج ایک فنا ہو جانے والی چیز دو اور کل اوسکے عوض وہ باقی رہنے والی نعمتین اور بزرگیان لو اسواسطے کہ اوسکے خزانہ رحمت مین کوئی چیز کم نہوگی اور تم اپنی مرادون اور مقصدون کو پہونچ جاؤگے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر موںھ پھیروگے اوس چیز سے جو تمپر فرض کیا ہی یا اگر انکار کروگے اسلام اور قبول احکام سے يَسْتَبْدِلْ تو بدل دیگا اللہ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ایک گروہ اور تمھارے سوا یعنی تمکو ہلاک کرکے اور لوگ پیدا کردیگا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا پھر نہونگے وہ لوگ اَمْثَالَكُمْ ۧ مثل تمھارے بلکہ وہ بہت فرمانبردار اور بڑے پرہیزگار ہونگے ان لوگون سے بنی کندہ اور بنی نخع یمن کے مراد ہین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ صحابہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین حضرت سلمان آپکے پہلو مین بیٹھے تھے آپنے اونکی ران پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ یہ اور اسکی قوم کے لوگ اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر دین اوٹھ جائے ثریا تک تو اوسکو پکڑلائین فارسی لوگ لباب مین ہی کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھکر کہتے تھے کہ اَبْشِرُوْا یَا بَنِیْ فَرُّوْخَ اس سے پارسی لوگ مراد ہین

ع ۱۰

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فتح مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس آیتین ہین

یہ بات صحیح ہی کہ ہجرت کے آٹھوین برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بعضے صحابہ کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور عمرہ ادا کیا ہی صحابہ نے جب یہ حال سُنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر ہوگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے مین مشغول ہوے اور اوسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو مدینہ منورہ سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لیا اور اکثر اصحاب متفق ہوگئے یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر مکہ کے مشرکون کو پہونچی زیارت خانۂ خدا سے آپ کو روکنے کے واسطے سب نے متفق ہوکر مکہ سے باہر آکے بلدح مین لشکر کا ٹھہرائی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر پاکر حدیبیہ مین اوترے کافرون کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ آپکے آنے کا سبب دریافت کرے بعد اوسکے جلیس کنانی آیا اور معلوم کرلیا کہ حضرت کو لڑائی کا داعیہ نہین ہی فقط خانۂ کعبہ کی زیارت کے قصد سے آئے ہین مگر کفار قریش حمیت جاہلیت پر رہے اور کسی طرح راضی نہوے کہ حضرت رسول مقبول صحابہ سمیت مکہ مین داخل ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اونکے پاس بھیجا کافرون نے اونکو نظربند کرلیا اور اونکے قتل کی خبر لشکر اسلام مین پہونچی اس سبب سے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی چنانچہ عنقریب اوسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ غرضکہ کفار بیعت کا حال سنکر گھبرائے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک مسلمانون اور کافرون مین لڑائی نہو ایک دوسرے سے نہ ظاہر مین تعرض کرین نہ ایک دوسرے کے حلفا سے متعرض ہو اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اگلے برس مسلمان آئین اور عمرہ کی قضا کرلین اور شرطین بھی ہوئین اور اکثر صحابہ اس صلح سے غمگین اور ملول ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اوسی مقام

حدیبیہ مین آپکے سر مبارک سے بال جدا کیے گئے اور بعضے اونٹ آپنے وہین قربانی کیے بعضے ناجیہ اسلمی کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ مین بھیجدیے
کہ مقام مروہ مین ذبح کرین اور وہان کے فقرا اور مساکین کو اونکا گوشت تقسیم ہو اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وہین سر منڈوائے بال کتروائے
اور اپنی قربانیون کے جانور ذبح کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تک حدیبیہ مین توقف فرمایا پھرتے وقت ایک شب یہ سورت
نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ یارو آج کی رات یہ سورت ایسی مجھپر نازل ہوئی کہ مین اسے اوس سے زیادہ دوست
رکھتا ہون جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی پھر سورۂ فتح کو صحابہ کے سامنے پڑھا اور اونکو مبارکباد دی صحابہ نے بھی آپ کو مبارکباد دی اِنَّا فَتَحْنَا
بیشک ہمنے حکم کیا ہی ہمنے لَكَ تیرے واسطے فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ حکم ظاہر اور کھلا ہوا کہ وہ قریش کے ساتھ صلح ہی حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ آیا فتح ہو یعنی کیا وہ یعنی مکہ ہمارے واسطے فتح کردیا گیا آپ نے جواب مین فرمایا کہ نعم یعنی ہان اور درحقیقت
یہ صلح بہت فتوح کی ابتدا تھی اسواسطے کہ جو مسلمان مکہ معظمہ مین اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اونھون نے چھپانا چھوڑدیا اور کافرون کے
ساتھ مجاہدہ کیا اونکے سامنے قرآن پڑھا اور بہت لوگ مسلمان ہوگئے اور مکہ معظمہ کی فتح کا سبب بھی یہی صلح ہوئی اور اسی جہت سے
بعضے مفسرون نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی کہ ہم فتح کردینگے تیرے واسطے مکہ اور لفظ ماضی الا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ خیبر اور فدک کی فتح مراد ہی پس خدا سے بخشش طلب کر لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ تاکہ بخشدے تیرے واسطے
اللہ مَا تَقَدَّمَ جو کچھ گذرا ہی وحی نازل ہونے کے قبل مِنْ ذَنْۢبِكَ اوس چیز سے جو تیرے عتاب کا موجب تھی وَمَا تَاَخَّرَ
اور جو کچھ رہا ہی بعد اوسکے یا فتح کے قبل اور بعد یا یہ آیت نازل ہونے کے قبل اور بعد امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ
گذرا ہوا گناہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی زلت اور خطا ہی اور آگے آنے والے گناہ امت کے ہین یعنی حضرت آدم اور
حضرت حوا کا گناہ آپکی برکت سے بخشا اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشیگا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم کے
گناہ کی اضافت حضرت کی طرف اسواسطے کی ہی کہ آپ اوسوقت اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہون کی اسناد اسواسطے
آپکی طرف فرمائی کہ آپ اونکے پیشوا اور کارساز ہین وَيُتِمَّ اور اپنے فضل عمیم سے پوری کردی نِعْمَتَهٗ اپنی نعمت عَلَيْكَ
تجھپر بہت سے شہر فتح کرکے یا دین بلند فرماکر یا نبوت اور سلطنت کو ملاکر یا شفاعت قبول فرماکر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ۝ اور دکھائی تجھکو سیدھی راہ یعنی راہ مستقیم پر ثابت رکھے وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ اور مدد دے تجھکو اللہ نَصْرًا
عَزِيْزًا ۝ مدد کہ اوسمین عزت اور غلبہ ہو یعنی تم اوس مدد کے سبب سے غالب ہوجاؤگے چونکہ حدیبیہ کی صلح مین صحابہ
رضی اللہ عنہم وغدغہ اور تردد سے خالی نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِيْٓ وہ ہی وہ خدا جسنے اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
نازل کیا قرار اور آرام اور سکون فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون کے دلون مین لِيَزْدَادُوْٓا تاکہ زیادہ
کرین اِيْمَانًا ایمان مَّعَ اِيْمَانِهِمْ اونکے ایمان کے ساتھ جسقدر اونکو یقین ہی اوسپر اور یقین زیادہ کرین یا جو ایمان
اصول دین کے ساتھ رکھتے ہین اوسے زیادہ کرین فروع شرع پر ایمان لانے کے ساتھ وَلِلّٰهِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین وَالْاَرْضِ اور لشکر زمین کے کہ مومن مجاہد ہین [illegible]

یقین واثق رکھو کہ آسمان اور زمین کے لشکر جسکے حکم میں ہوں بلکہ کونین کے ذرے جسکی سپاہ ہوں وہ اپنے دوستوں کو دشمنوں سے اوسکے وقت
چھوڑیگا بیت نصرت اور طلب کے بیان قدرتش + ہر ذرہ پہلوانے و ہر پشہ صفدرے ہست وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جانتا خلق کی مصلحتیں
حَكِيْمًا ○ پختہ کار جو کچھ کرے از انجملہ ایک کام یہہ ہے کہ ایمان والوں کے دلوں میں اوسنے سکینہ بھیجی لِيُدْخِلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ لائے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو دین میں مضبوط اور عقیدے میں ثابت
ہونے کی برکت سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتی باغوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانوں یا اوسکے
درختوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ اوس میں وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
اور اسواسطے کہ چھپائے اوسنے اونکی برائیاں یعنی جنت میں داخل ہونے کے قبل اونکی برائیاں مٹاوے تاکہ پاک اور پاکیزہ
ہوکے رضوان میں داخل ہوں وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہہ وعدہ اونکے واسطے عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک یعنی اوسکے
علم میں فَوْزًا عَظِيْمًا ○ چھٹکارا بڑا اور اس سے بڑھکر فوز عظیم اور کیا ہے کہ وہ لوگ مکروہات سے بیخوف ہونگے اور اپنی
مرادوں کو پہونچینگے وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور اسواسطے ہے تاکہ عذاب کرے منافق مردوں اور منافق
عورتوں کو جو مدینہ میں ہیں وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو مکے میں ہیں
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ کہ گمان کرنے والے ہیں اللہ کے ساتھ ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان یعنی اسد اور غطفان کے مشرک لوگ
اور بعضے منافقوں نے گمان کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ میں جاتے ہیں وہاں قتل ہو جاینگے مدینہ میں
صحیح سلامت پھر کے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت مع مال غنیمت مدینہ منورہ میں
پھر کے تشریف لائے اور حق تعالی نے فرمایا کہ عَلَيْهِمْ اوپر ان بدگمانوں پر ہے دَآئِرَةُ السَّوْءِ گردش بری یعنی یہہ لوگ مغلوب
ہونگے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور غضب کیا اللہ نے اونپر وَلَعَنَهُمْ اور دور کیا اونکو اپنی رحمت سے وَاَعَدَّ لَهُمْ
اور تیار کی اونکے واسطے جَهَنَّمَ دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ اور بری پھرنے کی جگہ ہے دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ ہی کے واسطے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمینوں کے سب اوسی کے مملوک اور مسخر ہیں جیسے
لشکری اپنے سرداروں کے مطیع ہوتے ہیں یہہ بات مکرر فرمایا مومنوں کے ساتھ وعدہ ہے تاکہ نصرت الٰہی پر قوی دل رہیں اور مشرکوں اور
منافقوں کے واسطے وعید ہے تاکہ تکذیب پیمبر کی سے ڈریں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَزِيْزًا غالب اپنے حکم میں حَكِيْمًا ○
دانا اوس چیز میں جو حکم فرمایا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہمنے بھیجا تمکو شَاهِدًا گواہ تیری امت کے اقوال اور
افعال پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا اونکو جنکے دلوں پر سکینہ نازل ہوئی وَّنَذِيْرًا ○ اور ڈرانے والا اون
لوگوں کو جنھوں نے برا گمان کیا پس اے ہمارے حبیب تم اپنی امت سے کہو کہ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے واسطے ہمنے بھیجا
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ اسواسطے ہے کہ تم تصدیق کرو اللہ کی یعنی وحدانیت کے ساتھ اوسپر ایمان لاؤ وَرَسُوْلِهٖ اور تصدیق کرو
اوسکے رسول کی اوس دعوت میں جو وہ کرتا ہے وَتُعَزِّرُوْهُ اور تقویت دو اوسکے دین کو وَتُوَقِّرُوْهُ اور

نصف

بزرگ رکھو اوسکا حکم وَتُسَبِّحُوْهُ اور پاکی کے ساتھ یاد کرو اوسے یا اوسکے واسطے نماز پڑھو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح شام اور
بعضون نے کہا ہے کہ تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہے یعنی آپکی مدد کرو اور تعظیم بجا لاؤ اوسواسطے
کہ آپکی تعظیم حقیقت میں تعظیم حق ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ بیت: در حریم سر تعظیم تو کس را راہ نیست + واز کمال احتشامش
ہیچکس آگاہ نیست + اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ یعنی جن لوگون نے بیعت کی تیری حدیبیہ مین اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
سوا اسکے نہین کہ اونھون نے بیعت کی ہے اللہ کی اسواسطے کہ بیعت سے مقصود وہی ہے اور بیعت اوسی کی رضامندی ڈھونڈھنے کو
ہے بیعت سے بیعت رضوان مراد ہے اور اوسکا ذکر انشاء اللہ آگے آتا ہے سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ یہ بات مقام جمع مین ہے اور حق تعالی نے
جمع کا مرتبہ کسی کے واسطے تصریح نہین فرمایا مگر اوسی کے واسطے جو تمام موجودات مین اخص اور اشرف ہے اور اسی مقام سے ہے کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ قوت اللہ کی اپنا وعدہ وفا کرنے مین کہ ثواب آخرت ہے یا پیغمبر کی نصرت کے باب مین ہے فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے ہاتھون پر ہے عہد وفا کرنے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور موافقت کرنے مین معالم مین ہے کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم نے بیعت کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیے تھے اور ید اللہ اونکے ہاتھون پر تھا بیعت لینے اور بیعت کرنے مین
فَمَنْ نَّكَثَ پھر جو کوئی توڑیگا عہد فَاِنَّمَا يَنْكُثُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ توڑتا ہے عَلٰى نَفْسِهٖ اپنے نفس پر
اوسکا ضرر اوسی کو پہونچیگا موضح مین ہے کہ تین چیزین اپنے کرنے والے کی طرف پھرتی ہین ایک مکر کہ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ
دوسرے ظلم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تیسرے عہدشکنی کہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ عہد و پیمان شکنی کے باب مین کہا ہے رباعی
عہدشکن کہ ہر کہ پیمان بشکست + از پائے درافتاد و برون شد از دست + آنرا کہ درست بود پیمان الست + نشکست بہیچ حال
ہر عہد کہ بست + وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی وفا کرے بِمَا عٰهَدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہے عَلَيْهُ اللّٰهَ اوپر اللہ کے سا
فَسَيُؤْتِيْهِ تو جلد دیگا اوسے خدا اَجْرًا عَظِيْمًا ع اجر بڑا آخرت مین وہ بہشت ہے لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوے عمرہ کی نیت پر تو بعضے گنوارون کو جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کو آپنے نامہ لکھا
کہ اس سفر مین میری موافقت اور رفاقت کرو وہ قریش کے ساتھ لڑنے سے ڈرے اور بہانہ کرکے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو
خبر دی کہ جب مدینے مین تم پہونچوگے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہینگے تجھسے پیچھے رہے ہوے لوگ مِنَ
الْاَعْرَابِ گنوارون مین سے یعنی جو قبیلے مذکور ہوے اونکے لوگ عذر کرینگے کہ شَغَلَتْنَا مشغول کیا تھا ہمکو اَمْوَالُنَا
ہمارے مالون نے کہ کوئی اونکا نگہبان نہ تھا اور وہ ضائع ہو جاتے وَاَهْلُوْنَا اور ہماری اولاد نے کہ کسی کے سبب سے پیچھے
اور نہ تو وہ بچ جاتی فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس آپ مغفرت چاہیے ہمارے واسطے اس بات مین کہ ہم پیچھے رہ گئے اور آپکی
رفاقت مین حاضر نہین رہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہین اپنی زبانون سے مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
وہ بات جو نہین ہے اونکے دلون مین یعنی اونکی یہ عذرخواہی اور مغفرت طلبی زبانی ہے اور اونکے دل کو نہ اسکی کچھ خبر ہے
نہ اسکا کچھ اثر ہے قُلْ کہہ اونکے جواب مین کہ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ پھر کون ہے کہ مالک ہو تمھارے واسطے یعنی دفع

مِنَ اللّٰهِ خدا کے حکم سے شَيْئًا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ ضَرًّا تمھارے ساتھ نقصان یعنی کیا اوسپر بگرجانا
اور قتل و خلل مال میں اور اولاد میں یا عذاب پیچھے رہجانے پر اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا اگر چاہے تمھارے ساتھ نَفْعًا فائدہ جیسے
دولت اور نصرت اور مال اور اولاد کی حفاظت بَلْ كَانَ اللّٰهُ بلکہ ہے اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کے ساتھ جو تم کرتے ہو
خَبِيْرًا خبر رکھنے والا وہ جانتا ہے کہ پیچھے رہجانے میں تمھارا قصد کیا تھا اور مال اور اولاد کے ساتھ مشغولی نہ تھی بَلْ
ظَنَنْتُمْ بلکہ تمنے گمان کیا اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ یہ کہ نہ پھرےگا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ پھرینگے ایمان والے
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اپنے لوگون کی طرف میں اَبَدًا ہرگز بلکہ مشرک لوگ انکو قتل کر ڈالینگے اور مٹا دینگے وَزُيِّنَ ذٰلِكَ اور آراستہ
کر دیا گیا یہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کر دیا پیغمبر اور اونکے اصحاب کا نیست و نابود ہو جانا یہانتک کہ اچھا لگا فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے
دلون میں وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تمنے ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان کہ خدا کا دین باطل ہو جائیگا اور ملت اسلام بے بنیاد
ہو جائیگی وَكُنْتُمْ اور ہو گئے تم اس گمان کے سبب قَوْمًۢا بُوْرًا گروہ ہلاک ہونے والے نیت اور عقیدے کی خرابی سے
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ کا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا اور دل سے خدا اور رسول کے حکم کی
تصدیق نہ کرے فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا تو بیشک ہمنے تیار کی ہے لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے سَعِيْرًا آگ بھڑکی ہوئی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خدا ہی کے واسطے ہے بادشاہی آسمانون اور زمین کی علوی اور سفلی امور سب
اوسی کے قبضہ قدرت میں ہیں يَغْفِرُ بخش دیتا ہے بڑے گناہ لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہے وَيُعَذِّبُ اور عذاب
کرتا ہے چھوٹے گناہ پر مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو
رَّحِيْمًا مہربان اونپر سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہیں پیچھے رہے ہوئے جنگ حدیبیہ سے اس سے وہی پیچھے
رہے ہوئے گنوار مراد ہیں یعنی گنوار کہینگے کہ اِذَا انْطَلَقْتُمْ جب جاؤ تم اِلٰى مَغَانِمَ غنیمتون کی طرف اس سے خیبر کی غنیمتیں مراد ہیں
لِتَاْخُذُوْهَا کہ لو تم وہ غنیمتیں ذَرُوْنَا چھوڑو ہمکو نَتَّبِعْكُمْ کہ پیروی کرین ہم تمھاری اس سفر میں کہتا ہے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی الحجہ سن چھ ہجری میں حدیبیہ سے پھرے اور محرم سن سات میں جنگ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے
اور حکم ہوا کہ جو کوئی حدیبیہ میں حاضر تھا وہی اس لڑائی میں چلے اوسکے سوا اور کوئی ہمراہ نہو اور جب عزم خیبر کا مصمم ہوا تو مخالف بولے
کہ اجازت دیجیے تاکہ ہم بھی ساتھ ہووین اور خیبر میں آئیں يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہیں مخالف لوگ اَنْ يُّبَدِّلُوْا کہ بدل ڈالین كَلٰمَ
اللّٰهِ اللہ کی بات یعنی اوسکا حکم کہ اہل حدیبیہ کے سوا اور لوگ اس لڑائی میں نہ جائیں قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کہہ پیروی نہ کروگے
ہماری یہ نفی نہی کے معنی میں ہے یعنی ہمارے ساتھ نہ آئیں كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ اسی طرح فرمایا ہے اللہ نے مِنْ قَبْلُ قبل تمھارے
مہیا ہونے کے یا قبل ہمارے پھرنے کے حدیبیہ سے فَسَيَقُوْلُوْنَ پس قریب ہے کہ کہیں حکم نہیں کیا ہے اللہ نے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بلکہ
تم حسد کرتے ہو ہمپر کہ غنیمت میں تمھارے شریک ہوں و ایسا نہیں ہے جیسا مخالف کہینگے بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ بلکہ وہ نہیں
سمجھتے اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑی چیز قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ کہہ ان پیچھے رہے ہوؤں مِنَ الْاَعْرَابِ گنوارون سے کہ

سَتُدْعَوْنَ قریب ہی کہ بلائے جاؤ تم اِلٰی قَوْمٍ ایک گروہ کی لڑائی کی طرف کہ وہ لوگ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سخت
لڑائی والے ہیں وہ اہل یمامہ ہیں مسیلمہ کذاب کے تابعوں میں سے یا جو عرب کے قبیلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد
مرتد ہوگئے تھے یا ہوازن اور غطفان جنہوں نے آپکی زندگی میں حنین کے میدان میں جنگ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ فارس اور روم
لوگ مراد ہیں آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تم کو پیچھے رہنے والے لوگوں سے لڑنے کو بلائینگے تاکہ تُقَاتِلُوْنَهُمْ قتال کرو اونسے اور
اونکو قتل کرو اَوْ یُسْلِمُوْنَ یا وہ مسلمان ہوجائیں اگر یہ لوگ مرتد یا مشرک ہوں تو اونکا حکم قتل ہے یا اسلام اور اگر اونکے سوا اہل کتاب ہیں
تو اونکا حکم قتل یا جزیہ ہے اور اس تقدیر پر اسلام انقیاد کے معنی میں ہو فَاِنْ تُطِیْعُوْا پس اگر اطاعت کروگے کسی کی جو اون لوگون
لڑنے کے واسطے بلانے والا ہے تو یُؤْتِکُمُ اللّٰهُ دیگا تم کو حق تعالیٰ اَجْرًا حَسَنًا اجر نیک کہ غنیمت ہو دنیا میں اور جنت ہو
عقبیٰ میں وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر منہ پھیروگے اور بلانے والے کی طرف پیٹھ دوگے كَمَا تَوَلَّيْتُمْ جیسا کہ منہ موڑ لیا تھا تم نے
مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے سفر حدیبیہ میں تو یُعَذِّبْكُمْ عذاب کریگا خدا تم پر عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دردناک منافقوں کے
حق میں جب یہ تہدید و وعید واقع ہوئی تو ضعیف اور معذور مسلمانوں نے اندیشہ کیا کہ ہم عاجزی اور ضعف کے سبب سے
جہاد میں نہیں جاسکتے ہیں ہمارا حال کیا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ نہیں ہے اندھے پر
کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے وَلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اگر جہاد میں نہ جائے وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ اور
نہ بیمار پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے اس واسطے کہ یہ معذور ہیں وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ
اور اوسکے رسول کی جہاد وغیرہ میں يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ داخل کریگا اوسے بہشتوں میں اور وہ جنتیں ایسی ہیں کہ تَجْرِیْ جاری ہیں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے مکانوں کے نیچے سے نہریں وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو کوئی منہ پھیریگا خدا اور رسول کے حکم سے تو
يُعَذِّبْهُ عذاب کریگا اوسپر خدا عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دکھ دینے والا کہ اوسکی نہایت نہ ہو اور وہ عذاب خواری کا ہے اس واسطے
کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہوگی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے میں سعادت شفاعت سے محروم رہینگے نعوذ
باللہ من الحرمان بیت سوز آتش جحیم کہ ہیچ عذاب نیست • از روی سوز و الم چون عذاب حرمان نیست لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ میں اوترے تو آپ نے خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں بھیجا تاکہ اہل مکہ کو یہ بات جتادیں کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے واسطے آئے ہیں لڑنے کے ارادے سے نہیں اہل مکہ نے خراش رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے اور بات کرنے سے
روکا تو حضرت نے دوسری بار حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کافروں نے اونھیں مکہ میں نظر بند کرلیا اور اونکے
قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بلایا وہ لوگ صحیح قول کے موافق پندرہ سو آدمی تھے اون
سب نے اس بات پر بیعت کی کہ قریش کے ساتھ قتال کریں اور لڑائی سے منہ نہ پھیریں [illegible]
کشاف میں ہے کہ حضرت جب درخت کے نیچے بیٹھے تو اوسکی ایک شاخ آپکی پشت مبارک پر جھکی تھی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ
کہیں کھڑا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب اوس شاخ کو ہاتھ سے پکڑ کر پشت مبارک سے کچھ اوٹھایا اور [illegible]

ع ۲

بیعت کی قتل کرنے اور قتل ہو جانے پر کہ ہم ہرگز نہ بھاگینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آج تمام زمانے کے لوگوں سے بہتر ہو
معالم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اونمیں سے
ایک بھی دوزخ میں نہ جائیگا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ حق تعالیٰ ان بیعت کرنے والوں سے راضی ہوا جیسا کہ وہ
خود فرماتا ہے کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ بیشک و شبہہ راضی ہوا اللہ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والوں سے اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ جب
بیعت کی انھوں نے تیری تَحْتَ الشَّجَرَةِ ایک کیکر کے درخت کے نیچے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وہ چیز جو انکے دلوں میں ہے
اخلاص اور وفا صدق و صفا فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ تو نازل کی تسکین اور آرام عَلَيْهِمْ انپر وَاَثَابَهُمْ اور جزا دی انکو فَتْحًا
قَرِيْبًا فتح نزدیک کہ خیبر کی فتح ہے یا کہ مکہ کی یا ہجر کی وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور غنیمتیں بہت نقد اور جنس و باغ اور مکان
يَّاْخُذُوْنَهَا لیتے ہیں اون غنیمتوں کو خیبر وغیرہ کے یہود سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہے اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستوں کو
حَكِيْمًا حکم کرنے والا دشمنوں کے مغلوب ہونیکا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وعدہ دیا ہے اللہ نے تمکو اے لوگو مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
بہت غنیمتوں کا روم اور فارس کے شہروں میں بلکہ تمام عالم کے اطراف میں تَاْخُذُوْنَهَا لیتے ہوگے تم وہ غنیمتیں قیامت تک
فَعَجَّلَ پس جلدی کے ساتھ نقد دی لَكُمْ تمکو هٰذِهٖ یہ خیبر کی غنیمت وَكَفَّ اور روکے اور کوتاہ کیے اَيْدِيَ النَّاسِ ہاتھ
لوگوں کے یعنی اہل خیبر کے اور اونکے حلفا کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے عَنْكُمْ تم سے یہانتک کہ یہود کے حلفا ڈر کر لڑائی میں نہ آئے اور
وہ تمھارے خوف سے قلعہ بند ہوئے یہانتک کہ تم صحیح و سالم بچے وَلِتَكُوْنَ اور تاکہ ہو وہ غنیمت اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ نشان مومنوں کے
واسطے فتح خیبر کے باب میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول سچ ہونے پر یا غنیمتوں کے وعدہ میں اللہ جل شانہ کی بات سچ ہونے پر
وَيَهْدِيَكُمْ اور اسواسطے کہ دکھائے تمکو صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا سیدھی راہ کہ توکل کی شاہراہ ہے اور فضل ازلی پر یقین
اور وثوق کرنا اور لطف لم یزلی پر کام چھوڑنا ارباب سیر رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سفر حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو وعدہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا کے حکم کے موافق جنگ خیبر کا سامان کیا اور ایک ہزار چار سو آدمی کے ساتھ
مدینہ منورہ سے باہر تشریف لا کر خیبر کے قلعوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منزل صہبا سے مرحبہ کی راہ پر روانہ ہوئے ایک صبح کو وادی
حرضہ کی راہ سے خیبریوں کے قلعوں کے درمیان میں داخل ہوئے وہ لوگ جسطرح بیلچہ وغیرہ کھیت اور باغ درست کرنے کے اوزار لیکر
جاتے تھے اوسدن بھی اوسی طرح بیخبری کے ساتھ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے کہ ناگاہ لشکر اسلام اونھیں نظر آیا وہ بولے کہ واللہ
محمد والجیش قسم خدا کی کہ محمد ہیں اور لشکر اور اپنے قلعہ میں چلے گئے اور حضرت نے فرمایا اللّٰہ اکبر خربت خیبر انا اذا انزلنا بساحۃ
قوم فساء صباح المنذرین غرضکہ یہودی قلعہ بند ہوکر قتل پر دل مضبوط کر لیا اور مسلمانوں نے پہلے نطاۃ والوں سے
جنگ کی اور وہ قلعہ لیلیا پھر حصار شق فتح ہوگیا مغازی محمد بن اسحاق میں مذکور ہے کہ خیبر میں حضرت نے پہلے حصن ناعم فتح
کر لیا پھر نطاۃ اور شق بعد اوسکے یہود نے حصن صعب بن معاذ کے قلعہ میں آ کر پکڑی اور وہ بڑی لڑائی کے بعد لیا گیا اونکا کپڑا اور غلہ اور
مال و متاع بہت کچھ مسلمانوں کے ہاتھ آیا پھر حصار قموص کے محاصرہ میں مشغول ہوئے اور حضرت کو درد سر طاری ہوا آپ خود سوار نہو سکے تھے

اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا وہان بڑی سخت لڑائی ہوئی آخر کو حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوا اوس قلعہ مین آپ نے
مرحب خیبری کو قتل کیا اور قلعہ کا آہنی دروازہ اوکھاڑ کر آپ نے اپنی سپر کیا اور یہود نے پناہ مانگی یہان بہت غنیمتین صحابہ کے
ہاتھ آئین اور ابو الحقیق کا خزانہ پایا وہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا گیا بکری کا بچہ بھنا ہوا جسمین زہر ملا تھا بولا کہ یا رسول اللہ
مجھمین سے نہ کھایئے اسواسطے کہ مجھمین زہر ملایا ہی بیت ز خوان معجز او گر نہ آگہ طلبی ٭ حدیث برہ بریان شنو کہ با حضرت گفت وَأُخْرَىٰ اور
وعدہ کیا ہی تمسے اور غنیمتون اور شہرون کی فتحون کا کہ ابھی لَمْ تَقْدِرُوا قادر نہین ہوئے ہو تم عَلَيْهَا اوپر اوسکے تم
نہین جانتے قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ تحقیق کہ گھیر لیا ہی اللہ کے علم نے بِهَا اوسے اس سے ہوازن یا فارس اور روم اور شام کے
شہرون کی غنیمتین مراد ہین اور مجاہد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو حاصل ہو وہ اسمین داخل ہی وَكَانَ اللَّهُ
اور ہی اللہ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر شہر فتح کرنے اور غنیمتین عطا فرمانے پر قَدِيرًا قادر ہی وَلَوْ قَاتَلَكُمُ اور اگر قتال
کرتے تمھارے ساتھ حدیبیہ مین الَّذِينَ كَفَرُوا وہ لوگ جو کافر ہوئے اہل حدیبیہ مین سے اور صلح نکی تو لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ
البتہ پھیرتے پیٹھین یعنی شکست پاتے ثُمَّ لَا يَجِدُونَ پھر نہ پاتے وَلِيًّا کوئی کارساز جو اونکی نگہبانی کرے وَلَا نَصِيرًا
اور نہ کوئی یار جو اونکی مددگاری کرے سُنَّةَ اللَّهِ عادت رکھی ہی اللہ نے عادت رکھنا الَّتِي قَدْ خَلَتْ ایسی عادت جو گذری ہی
مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے امتون مین کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام اونپر غالب رہے ہین وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پاویگا تو لِسُنَّةِ اللَّهِ
عادت الہی کے واسطے تَبْدِيلًا کچھ تبدیل اور تغیر جو کچھ ازل مین مقدر اور مقرر ہوا لامحالہ وہ ظاہر ہوگا اور کوئی اوسمین
تغیر اور تبدیل نہین کر سکتا رباعی تغیر بحکم ازلی راہ نیابد ٭ تبدیل بفرمان قضا کار ندارد ٭ در دائرہ امر کم و بیش نگنجد ٭ با سر قدر
چون و چرا کار ندارد ٭ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین تھے تو اسی آدمی اہل مکہ مین نماز کے وقت جبل تنعیم
نیچے دوڑ پڑے اور شبخون لائے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرین صحابہ نے غلبہ کرکے اونکو گرفتار کر لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو آزاد کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِي اور وہ
وہ خدا ہی جسنے محض اپنے فضل وکرم سے كَفَّ أَيْدِيَهُمْ روکے کفار مکہ کے ہاتھ عَنْكُمْ تمسے یہانتک کہ اونھون نے
صلح کر لی وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ اور تمھارے ہاتھ اونسے بِبَطْنِ مَكَّةَ وادی مکہ یعنی حدیبیہ مین مِنْ بَعْدِ
أَنْ أَظْفَرَكُمْ بعد اسکے کہ فتح دی تمکو اور غالب کر دیا عَلَيْهِمْ اوپر اس کے وہی اسی سوار مراد ہین وَكَانَ
اللَّهُ اور ہی خدا بِمَا تَعْمَلُونَ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو کافرون سے مقاتلہ خدا اور رسول کے حکم کے واسطے
اور وہ جو ہاتھ روکتے ہو اور چھوڑ دیتے ہو خانہ خدا کی تعظیم کی جہت سے حق تعالی سب بَصِيرًا دیکھنے والا ہی
اور تمکو اوسکے سبب سے جزا دیگا هُمُ الَّذِينَ وہ وہ لوگ ہین جنھون نے كَفَرُوا کفر کیا وَصَدُّوكُمْ اور
باز رکھا تمکو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے وَالْهَدْيَ اور روکے اونٹ جو قربانی کے واسطے لائے تھے
مَعْكُوفًا اوس حال مین کہ باز رکھا گیا تھا أَنْ يَبْلُغَ اس بات سے کہ پہونچے مَحِلَّهُ اپنی جگہ پر جو قربانی کا مقام ہی یعنی منا

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ نے چونکہ تمکو عمرہ سے منع کیا اور قربانی کو اوسکے محل پر پہنچنے نہ دیا اسوجہ سے قتال اور استیصال کے
مستحق ہو گئے مگر ہم تمکو امسال اونکے قتال سے باز رکھتے ہین ان مومنون کی جہت سے جو مکہ مین ہین وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
اور اگر نہوتے ایمان والے مرد وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور ایمان والی عورتین مکہ مین کہ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہین جانا ہے تمنے اونکو
اور وہ بہتر مرد اور عورتین تھین کہ بسبب اپنا ایمان چھپاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر یہ مکہ مین نہوتے اور تم انکو نہین پہچانتے
اسواسطے کہ وہ مشرکون کے ساتھ ملے ہوے ہین اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ بدل ہے رجال سے یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ یہ مومن لوگ وہان ہین
اور نہ یہ ہوتا کہ تم اونکو ہلاک کر ڈالتے فَتُصِيْبَكُمْ پس پہونچتی تمکو مِّنْهُمْ اونکے ہلاک ہونے کی جہت سے مَّعَرَّةٌ مکروہی یعنی
غم اور رنج مومنون کے قتل سے یا تاوان جیسے کفارہ اور دیت بِغَيْرِ عِلْمٍ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ سے متعلق ہے یعنی تم اونکو قتل کرو اوس سے
بے جانے ہوے اور البتہ ہم تمھارے ہاتھ نہ روکتے پس منع کیا ہمنے تمکو اہل مکہ کے قتل سے اونکی نگہبانی کے لیے اور یہ اسواسطے ہے
لِيُدْخِلَ اللّٰهُ تاکہ داخل کرے اللہ فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہے رحمت سے اس جگہ نیکیون کی زیادتی کی توفیق
مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ دین اسلام مقصود ہے لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومن کافرون سے اور مکہ مین نہوتے تو
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ ہم عذاب کرتے اونپر جو کافر ہوے مِنْهُمْ اہل مکہ مین سے عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب
دکھ دینے والا عقبی مین اور دنیا مین بھی قتل اور قید کے سبب اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب کیا اور رکھے وہ لوگ جنھون نے ایمان نہ قبول کیا فِيْ قُلُوْبِهِمُ اپنے دلون مین الْحَمِيَّةَ تعصب اور تکبر اور غیرت کو
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ حمیت جاہلیت [illegible] الی فرمانبرداری سے باز رکھے یعنی اونھون نے باہم یہ بات کہی کہ محمد کو
اور اونکے یارون سمیت مکہ مین ہم آنے کی اجازت نہ دینگے اسواسطے کہ اونھون نے بدر اور احد مین ہمارے باپ بھائیون کو قتل کیا ہے
قسم لات اور عزیٰ کی کہ ہمارے مکانون مین وہ نہ آئین جب اونھون نے اپنا یہ جھگڑا پیش کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تو نازل کی اللہ نے
سَكِيْنَتَهٗ اپنی سکینہ یعنی آرام اور وقار عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون پر کہ اونھون نے
مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور صلح پر راضی ہو کر سعادت کی اور سہیل بن عمرو جو صلحنامہ کا باعث تھا اوسنے ہرگز اجازت نہ دی کہ صلحنامہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین اور راضی نہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین تو حق تعالی فرماتا ہے کہ وَاَلْزَمَهُمْ اور ثابت رکھا مومنون کو
كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمہ تقوی پر کہ کلمہ شہادت ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نے اسکو پسند نہ کیا یا کلمہ محمد رسول اللہ کہ
اوسکے لکھنے کی اجازت نہ دی وَكَانُوْٓا اور ہین ایمان والے اَحَقَّ بِهَا بہت مستحق اور سزاوار اس کلمہ کے اپنے غیر کی
بہ نسبت وَاَهْلَهَا اور ہین اہل اوسکے اور اولی اوس کلمہ کے ساتھ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ع ۹

سب چیزین جانتا حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمارے رسول کے خواب کی تعبیر سچ نہوئی اور
ہمنے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈانا بال کتروانا جیسا ... نہ ادا کر سکے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ البتہ
تحقیق سچ کیا اور محقق فرمایا اللہ نے رَسُوْلَهُ اپنے رسول کے واسطے الرُّءْيَا وہ خواب جو دیکھا تھا بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ

اور حکمت کے واسطے ایک سال دیر کر دی اور اگلا برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ضرور ضرور داخل ہو گے تم مسجد حرام میں
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اگر چاہے خدا ایسے محل میں کہ امن دار بے خوف ہو گے دشمنوں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر خدا چاہے یہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہے کہ خواب بیان کرتے وقت یہ فرمایا تھا کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے انشاء اللہ آمنین یعنی امن پائے ہوئے
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ اپنے سر منڈوانے والے وَمُقَصِّرِيْنَ اور بال کتروانے والے سر کے یعنی بعضے منڈوائینگے بعضے
کترائینگے لَا تَخَافُوْنَ نہ ڈرو گے کسی سے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا لَمْ تَعْلَمُوْا جو کہ نہیں جانتے تم حکمت عمرہ کی تاخیر میں
فَجَعَلَ پس کر دیا تمہارے واسطے یعنی مقرر کیا مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ پہلے اس سے یعنی عمرہ قضا کے واسطے مسجد الحرام میں داخل
ہونے سے قبل تمہارے واسطے مقرر کر دی فَتْحًا قَرِيْبًا فتح قریب کہ خیبر کی فتح ہے تا کہ عمرہ کی تاخیر کا رنج مسلمانوں کے دلوں سے
جاتا رہے اور اس فتح کے سبب سے خوشدل ہو جائیں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ وہ وہ خدا ہے جس نے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِالْهُدٰى ہدایت خلق اور احکام بیان کرنے کے ساتھ وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے
لِيُظْهِرَهٗ تا کہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ سب دینوں پر یعنی اور دین اگر حق ہو تو اوسکے احکام منسوخ کرے
اور اگر باطل ہو تو اوسکو جڑ سے اوکھاڑ دے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ کسی دین والا ایسا نہو گا جو مغلوب اور مقہور مسلمانوں کا
نہو جائے اور اس خبر کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے بعد ہو گا وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ شَهِيْدًا گواہ نبوت
تیری اے ہمارے حبیب اگر سہیل کہتا ہے کہ صلحنامہ پر محمد بن عبد اللہ لکھیں تو تم غم نہ کرو کہ ہم تو کہتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
محمد رسول ہیں اللہ کے برحق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اور جو لوگ اونکے ساتھ ہیں مومن اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سخت دل اور
کڑے ہیں کافروں پر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ مہربان ہیں آپس میں تَرٰىهُمْ دیکھتا ہے تو اونکو رُكَّعًا رکوع کرنے والے سُجَّدًا
سجدہ کرنے والے یعنی اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں توضیح میں ہے کہ یہ سب صفتیں صحابہ کی ہیں مگر ان الفاظ میں اشارہ
خواص اصحاب کے ساتھ ہے ہر ایک صفت خاص ہونے کا وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ قرب
اور معیت اور مصاحبت اور رفاقت کے ساتھ گھر اور غار اور سفر میں آپ مخصوص ہیں اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ مشرکوں اور منافقوں کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑے تھے اور سب عالم اس بات پر متفق ہیں
کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ آپکی نرم دلی اور حیا اور دلنوازی اور وفا مشہور
و معروف ہے خالق اور خلائق سب کے نزدیک آپ ان صفتوں اور نشانوں سے موصوف اور موسوم ہیں رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہے اسواسطے کہ آپکی اکثر اوقات عبادت ہی میں گذرتی تھی یہانتک کہ ہر شب ہزار بار نماز شروع کرنے میں اللہ اکبر
کہنے کی آواز خلوت سے آپکے آستان عالی کے خادموں کے کان میں پہونچتی تھی يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہیں یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ فضل اللہ سے یعنی ثواب کی زیادتی ڈھونڈھتے ہیں وَرِضْوَانًا اور خوشنودی خدا کی چاہتے ہیں سِيْمَاهُمْ نشانیاں انکی
فِيْ وُجُوْهِهِمْ اونکے چہروں میں ظاہر ہیں مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ سجدہ کرنے کے اثر سے لباب میں ہے کہ نماز کا اثر ان حضرات کی نورانی

پیشانیون سے ظاہر تھا اسواسطے کہ نمازی کا چہرہ اہل دل کی نظر مین آفتاب تابان ہی کہ من کثر صلوٰتہ باللیل حسن وجہہ بالنہار یعنی جو رات کو بہت نماز پڑھتا ہی دن کو اوسکا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہی نفحات مین مذکور ہی کہ جب وے مین قرب الٰہی کی برکت سے صاف ہو گئین تو معرفت نور چہرون پر ظاہر ہو جاتے ہین بیت درویش را گواہ چہ حاجت کہ عاشق ست ۔ رنگ رخش ز دورہ بین و بیان کہ رست ۔ ذٰلِكَ یہ وصف جو مذکور ہوے مَثَلُهُمْ اونکی صفت ہی فِي التَّوْرٰىةِ حضرت موسیٰ کی کتاب مین یعنی توریت مین اونکا یہ وصف لکھا ہوا وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ اور اونکی یہ صفت انجیل مین ہی یعنی انھین صفتون کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب مین اونکا ذکر ہی یا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر ایسا ہی کَزَرْعٍ جیسے کھیتی کہ پہلے اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ نکالی ہی چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی اوگتا ہی پہوٹتا ہی اور سوئی نکلتی ہی فَاٰزَرَهٗ پھر قوی کرتی ہی اپنی اوس شاخ کو فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہو جاتی ہی فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہی اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھاس ہوتی ہی آخر کو درخت ہو جاتا ہی يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تعجب مین لاتی ہی کھیتی کرنے والون کو اوسکی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہو جانا اور خوبی اس مثال کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یار رضی اللہ عنہم مثال دیے گئے ہین اسواسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہو گئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالیٰ نے یہ تمثیل فرمائی لِيَغِيْظَ تاکہ غصہ کھائین بِهِمُ الْكُفَّارَ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون پر کافر امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ یہ آیت اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان مین ہی تو جو کوئی اونپر غصہ کرے اور اونکے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافرون مین داخل ہوگا نعوذ باللہ منہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ کیا ہی اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے مِنْهُمْ اونسے یعنی اون سب سے وعدہ فرمایا ہی مَّغْفِرَةً گناہ بخشنے کا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور بڑے اجر کا تفسیر عجائب مین لکھا ہی کہ اس جگہہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت مراد ہی

معانقه عند المتاخرین ۱۲

ع

سورۃ الحجرات مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وھی ثمانی عشرۃ اٰیۃ
سورہ حجرات مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُقَدِّمُوْا نہ آگے بڑھاؤ اپنے اقوال بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اوسکے رسول کے قول کے سامنے یعنی بات نہ کرو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرنے سے پہلے یا آپ سے پہلے امر و نہی مین جلدی نہ کرو یا قرآن اور حدیث کے معنی اور تاویل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہ کرو اسواسطے کہ آپ اوسکے معنی اور تاویل خوب جانتے ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے قول اور فعل مین پہل اور جلدی کرنے سے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی تمھاری باتین عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی تمھارے کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَرْفَعُوْٓا نہ بلند کرو اَصْوَاتَكُمْ اپنی آوازین فَوْقَ صَوْتِ

النَّبِيِّ نبی کی آواز پر اسواسطے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اونکو ادب کی رسموں کا حکم کرتے ہیں یعنی جب بات کرو تو آپکی آواز سے
بلند آواز نہ نکالو وَلَا تَجْهَرُوا اور نہ ظاہر کرو لَهُ بِالْقَوْلِ اونکے واسطے بات یعنی آپکی آواز سے بلند آواز کرکے نہ پکارو كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ مانند ظاہر کرنے بعض تمہارے کے لِبَعْضٍ واسطے بعض کے بلکہ اپنی آواز بہت نرم کرو تاکہ لوازم ادب کی رعایت کرتے رہو
و بعض مفسرین نے یہ معنی کہے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام اور کنیت کے ساتھ نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو
آپکو یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارا کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ تاکہ باطل نہو جائیں تمہارے عمل اس جسارت او
ادبی کے سبب سے وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور تم نہ جانو کہ تمہارے عمل حبط اور باطل ہو گئے بزرگوں نے کہا ہے کہ
من ترک الادب رد عن الباب یعنی جسنے بے ادبی کی وہ مردود درگاہ ہے تو الا کہہ من ابلیس جو طاعت و عبادت کی تھی اپنی بے ادبی میں
ضائع ہو گئی بیت نگاہدار ادب در طریق عشق و نیاز ÷ کہ گفتہ اند طریقت تمام آداب است ÷ لکھا ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
مرد بلند آواز تھے ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باواز بلند ہی بات کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھر بیٹھ رہے
اور گریہ وزاری میں مشغول ہوئے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اونکو بلایا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے عرض کی
کہ یا رسول اللہ میرے کان میں گرانی ہے اور میں آپکی مجلس میں بلند آواز سے بات کرتا ہوں میں ڈرا کہ میرے عمل حبط اور ضبط ہو گئے ہوں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے اور مرے پر بھی خیر کے ساتھ
یعنی شہید ہو اور تو جنتی ہے ثابت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اس خوشخبری سے بیشک خوش ہوا اور ہرگز آپ کے سامنے
آواز بلند نہ کرونگا تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ تحقیق کہ جو لوگ نیچی رکھتے ہیں اَصْوَاتَهُمْ اپنی
آوازیں عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ادب کے ساتھ آہستہ سے بات کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ وہ لوگ وہ ہیں کہ امتحان کیا ہے اللہ نے قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى اونکے دلوں کو قبول
تقوی کے واسطے کشف الاسرار میں ہے کہ پاکیزہ کیا ہے اللہ نے اونکے دلوں کو اور امتحان کے معنی پاکیزہ کرنا ہیں جس طرح سونے کو
گرم پانی میں رکھتے ہیں تاکہ اوسکا میل جل جائیں اور خالص سونا رہ جائے تو اوسے کہتے ہیں کہ یہ سونا آزمایا ہوا ہے بیت در کورۂ امتحان
گرم بگدازی بود سنت وارم کہ بے غشم سے سازی ÷ لَهُمْ ان پاک دلوں کے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہے گناہوں کی وَّاَجْرٌ اور اجر
عَظِيْمٌ ۝ بڑا اور یہ بھی لکھا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کی طرف
بھیجا وہ لشکر چند قیدی وہاں سے مدینہ منورہ میں لایا بنی تمیم کے کچھ لوگ جیسے اقرع بن حابس و عطارد بن حاجب او زبرقان بن بدر
وغیرہ اپنے قیدیوں کے پیچھے پیچھے مدینہ میں آئے دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تھے یہ لوگ
حجرہ شریف کے دروازے پر جاتے تھے اور چلاتے تھے کہ اے محمد باہر آئیے ہمارے قیدیوں کا فیصلہ فرمائیے آخر حضرت جاگ پڑے اور باہر تشریف
لائے اور انھیں لوگوں میں سے ایک کو حکم کیا اوسنے حکم دیا کہ نصف قیدیوں سے فدیہ لیجیے اور نصف آزاد کر دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ویسا ہی
کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ تحقیق کہ وہ لوگ جو پکارتے ہیں تمکو اے ہمارے حبیب مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ

حجرون کے باہر سے یا حجرون کے پیچھے سے اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اکثر اونکے عقل نہین رکھتے ہین اور ادب کی رعایت نہ جانتے ہین
نہ کرتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ صَبَرُوْا صبر کرتے حَتّٰى تَخْرُجَ یہانتک کہ باہر آتے تم اِلَيْهِمْ اونکی طرف تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ
البتہ بہتر ہوتا اونکے واسطے اسلیے کہ تم سب قیدیون کو آزاد کر دیتے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اون لوگون کو جو بے ادبی سے
توبہ کرین رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اہل ادب پر جو حضرت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم کرتے ہین سو اسطے کہ ادب رحمت کو کھینچتا ہی
اور حرمت نعمت کو بیت سرمایۂ ادب بکف آور کہ این متاع ✱ آنرا کہ ہست فیض ابد پیش بیست ✱ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہجرت کے نو برس ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی المصطلق کے پاس بھیجا تا کہ اونسے زکوۃ تحصیل لائین اون لوگون اور ولید کے درمیان زمانہ
جاہلیت مین خون ہو گیا تھا جب اونھون نے ولید کے آنے کی خبر سنی تو پرانی عداوت درگذر کے اونکی محبت کی بنیاد ڈالی بہت لوگ
تعظیم کی راہ سے استقبال کے واسطے باہر آئے ولید سمجھے کہ مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آتے ہین پس بھاگ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ بنی المصطلق مرتد ہو گئے ہین اونھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا اور زکوۃ دینے سے انکار کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک گروہ کے ساتھ اودہر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے کام مین بڑی احتیاط کرنا اور
جلدی نہ کرنا حضرت خالد گئے اور ایک شخص کو اون لوگون مین روانہ کیا کہ اونکا حال دریافت کرے اوسنے جا کر دیکھا کہ اذان
کہتے ہین جماعت سے نماز پڑھتے ہین اسلام کے طریقے اونسے ظاہر ہین وہ پھر آیا اور حضرت خالد سے کیفیت کہی حضرت خالد نے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِنْ جَآءَكُمْ
اگر آئے تمھارے پاس فَاسِقٌ کوئی جھوٹا فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا بِنَبَاٍ کسی خبر سمیت یعنی کوئی خبر لائے وحشت لانے والی جو
رنج کی باعث ہو اور وہ خبر خلاف واقع کے ہو فَتَبَيَّنُوْۤا تو کھوج کرو اور خوب دریافت کرو اَنْ تُصِيْبُوْا تا کہ نہ پہونچا دو کوئی
مکروہ امر قَوْمًۢا کسی گروہ کو بِجَهَالَةٍ نادانی سے یعنی تم گمان کرو کہ وہ کافر ہین اور اونسے قتال کر بیٹھو اور حقیقت مین وہ مسلمان
ہون فَتُصْبِحُوْا پھر ہو جاؤ تم عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ اوس بات پر جو تمنے کی ہی نٰدِمِيْنَ ۝ نادم اور پشیمان یعنی کسی فاسق کی دی ہوئی خبر پر
اعتماد کر کے کام مین جلدی نہ کر بیٹھا کرو تا وقتیکہ خبر سچ ہونے کا نشان بخوبی ظاہر ہو جائے وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
اور جان لو تم یہ بات کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اونکی تعظیم مقتضی اسکو ہی کہ اونکے حضور مین جھوٹ اور بیہودہ بات نہ عرض کرو لَوْ يُطِيْعُكُمْ اگر اطاعت
کرے تمھاری یعنی اگر رسول تمھاری بات سن لیا کرین اور تمھاری رائے پر کام کیا کرین فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ بہت کامون مین لَعَنِتُّمْ
البتہ رنج مین پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا نے حَبَّبَ دوست کر دیا ہی اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ تمھاری طرف ایمان
اور توحید کو وَزَيَّنَهٗ اور آراستہ کر دیا ہی ایمان کو فِیْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے دلون مین بہ وضوح دلیلین قائم اور واضح کر کے وَكَرَّهَ اور مکروہ
کر دیا ہی اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ تمھاری طرف حق چھپانا وَالْفُسُوْقَ اور سیدھی راہ سے نکلجانا وَالْعِصْيَانَ اور نافرمانی کرنا اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جنھون نے خبر مین تحقیق کی ہین هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ وہ ہین راہ پائے ہوئے طریق صلاح کی طرف اور وہ ایمان کو زینت دینا اور کفر سے
پاک کرنا فَضْلًا فضل کے واسطے ہی مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی اوس فضل کے سبب جو خدا کی طرف سے تمکو پہونچا وَنِعْمَةً اور نعمت ہی اوسکی دی ہوئی

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جانتا ہی خبر دینے والون کا سچ اور جھوٹ حَكِيْمٌ حکم کرنے والا اور محکم کار ہی بندون کے امور مین اور اوسکی
حکمتون مین سے یہی ایک حکمت ہی کہ خبرون کی تحقیق کا حکم فرمایا اسواسطے کہ جھوٹی خبرون سے انواع و اقسام کے فتنہ و فساد پیدا
ہوتے ہین رباعی ہرگز سخنان شبہہ آمیز مگوے + وان راست کہ ہست فتنہ انگیز مگوے + خامش کن اگر چارہ نداری ز سخن + شوخی مکن و تند و
تیز مگوے + لکہا ہی کہ عبد اللہ رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن ابی سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور جھگڑا ہوا اور یہانتک نوبت آئی کہ دونون کی
قوم سے مدد پہنچی اور سخت سست کہنے سے جوتے چپلون تک پہنچی تو حق تعالی نے آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون مین سے اقْتَتَلُوْا قتال کرین ایک دوسرے سے فَاَصْلِحُوْا تو صلح کرو بَيْنَهُمَا اون دونون
درمیان نصیحت کر کے اور اونہین بلاؤ خدا اور رسول کے حکم کی طرف فَاِنْۢ بَغَتْ پھر اگر ظلم کرے اور زیادتی ڈھونڈھے اِحْدٰىهُمَا
ایک اون دو گروہون مین سے عَلَى الْاُخْرٰى دوسرے پر اور صلح سے عدول کرے اور خدا کے حکم پر راضی نہو فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ تو
قتال کرو اوس گروہ سے جو بغاوت کرتا ہی حَتّٰى تَفِيْٓءَ یہانتک کہ پھرے اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ خدا کے حکم کی طرف اور خدا کا حکم ان سے
فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پھرے وہ گروہ باغی حق کی طرف اور ظلم چھوڑ کر وہ لوگ احکام شرع کے مطیع ہو جائین فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
تو اصلاح کرو اون دونون کے درمیان بِالْعَدْلِ راستی کے ساتھ یعنی ایک گروہ کی طرف میل نکرو اور راہ حق سے نہ ہٹو وَ
اَقْسِطُوْا اور داد دو سب کامون مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ دوست رکھتا ہو عدل کرنے والون کو
جو قول و فعل مین قاعدہ عدالت کی رعایت کرتے ہین اسواسطے کہ بادشاہی اور دین کا مدار عدل ہی بیت نظم عدل چون لشکریست
جان فزاے + عدل مشاطہ ایست ملک آراے + عدل کن زانکہ در ولایت دل + در پیغمبری زند عادل + اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
سوا اسکے نہین کہ مومن لوگ بھائی ہین ایک دوسرے کے دین مین اسواسطے کہ سب منسوب ہین ایک ہی اصل کی طرف کہ وہ ایمان ہی
فَاَصْلِحُوْا پس صلح کرو بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ اپنے بھائیون کے درمیان جب کسی طرح کا خلاف واقع ہو اور ذکر کرنے مین بھائیون کی
تخصیص اس جہت سے ہی کہ جنمین لڑائی ہوتی ہی وہ کم سے کم دو آدمی ہوتے ہین یا اوس اور خزرج کی اولاد مراد ہو اور وہ دو بھائی تھے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الہی سے حکم کی مخالفت کرنے مین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ شاید تم رحم کیے جاؤ لکہا ہی کہ بنی تمیم کا
ایک گروہ فقیر صحابہ پر ہنستا تھا جیسے حضرت عمار یاسر حضرت بلال حضرت سلمان فارسی حضرت خباب حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہم
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا يَسْخَرْ چاہیے کہ نظر حقارت سے
نہ دیکھے اور نہ مسخرا پن کرے قَوْمٌ ایک گروہ تمہارا مِّنْ قَوْمٍ دوسرے گروہ سے عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا شاید کہ ہون وہ
خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر مسخرا پن کرنے والون سے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعضی بیبیون نے ام المومنین
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کوتاہ قد ہونے کا اور حضرت بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودی ہونے کا عیب کیا تو حق تعالی نے
فرمایا کہ وَلَا نِسَآءٌ اور نہ چاہیے کہ عورتین نظر حقارت سے دیکھین اور مسخرا پن کرین مِّنْ نِّسَآءٍ عورتون سے عَسٰٓى
اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ شاید کہ وہ عورتین جو ہنسی گئی ہین بہتر ہون ہنسنے والیون سے حضرت ثابت بن قیس

ثلثة ارباع

رضی اللہ عنہ نے صحابہ مین سے ایک کا عیب کیا تھا اوس سے نہی آئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور عیب نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کا
یعنی اپنے دین والون کا اسواسطے کہ سب مومن لوگ ایک ذات کے مثل ہین تو جسنے دوسرے کا عیب کیا اوسنے اپنا عیب کیا مصرع
عیب ہر کس کہ بینی ہم ہو بیگر دو بارہ آبو مالک انصاری نے عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہما کو کہا کہ یا نصرانی اونھون نے جواب مین کہا کہ
یا یہودی حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور نہ پکارو ایک دوسرے کو برے لقب سے جیسے جو یہودی یا نصارا
کہ مسلمان ہو گئے ہون اونکو یہودی یا نصرانی کہکر پکارنا یا کسی مومن کو فاسق یا منافق کہنا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بدنامی ہے کسی کو فسق کے ساتھ یاد کرنا یعنی یہود و نصارا کہنا بَعْدَ الْاِیْمَانِ بعد دخول ایمان کے کہ جب وہ ایمان قبول کر چکا ہو
وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ اور جو کوئی توبہ نہ کرے ان منع کی ہوئی باتون سے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ ظلم کرنے والے ہین
اپنے نفس پر کہ اپنے کو محل عتاب الہی مین لاتے ہین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا اے ایمان والو پرہیز کرو اور چھوڑ دو
كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہت سے گمان اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بیشک بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہین اور وسنے گناہ پیدا ہوتے ہین
جاننا چاہیے کہ گمان چار قسم پر ہین ایک وہ جسکا حکم ہو وہ نیک گمان کرنا ہے خدا کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ حدیث مین ہے کہ نیک
گمان کرنا ایمان مین سے ہے دوسرا حرام اور وہ خدا اور مومنون کے ساتھ برا گمان کرنا کہ موجب گناہ ہے تیسرا مستحب اور وہ قبلہ کے باب مین
اپنے دل سے حکم لینا ہے اور امور اجتہادی مین غلبۂ ظن پہ بنیاد قائم کرنا چوتھا مباح اور وہ امور دنیا او معیشت کے کاروبار مین
گمان او خیال کرنا ہے اور اس صورت مین بدگمانی سلامتی اور کامون کے انتظام کا موجب ہے اور اسے حرام کے قبیل سے شمار کیا ہے بیت نیز
سباش بدگمان باش و ز فتنہ و مکر در امان باش لکھا ہے کہ اکابر صحابہ مین سے دو آدمیون نے بعض سفر مین سلمان رضی اللہ عنہ کو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجکر کچھ طرح یا کھانا مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر حوالہ فرمایا حضرت اسامہ نے
کہا کہ میرے پاس تو کوئی کھانے کی چیز نہین حضرت سلمان پھر آئے اور حال بیان کر دیا اون دونون صحابی نے حضرت سلمان کی غیبت مین کہا
کہ سلمان کا قدم ایسا ہے کہ اگر چاہ سمیحہ پر جاوین تو اوسکا پانی خشک ہو جائے اور حضرت اسامہ کی غیبت مین کہا کہ اونکے پاس کھانا تھا اور اونھون نے
بخل کیا پھر کھوج مین پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا واقعی اونکے پاس کھانا نہ تھا یا جسنے بخل کیا دوسرے روز جب وہ دونون صحابی جنھون نے
غیبت کی تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کی سرخی کیا ہے جو مین تمھارے دانتون مین
دیکھتا ہون وہ بولے کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا حضرت نے فرمایا کہ مین کھانے کا گوشت نہین کہتا ہون اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَّلَا تَجَسَّسُوْا
اور کھوج نہ کرو جیسا کہ اسامہ کے امر مین تم بدگمان ہوے اور کھوج کیا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ اور چاہیے کہ نہ غیبت کرے بعض تمھارا بَعْضًا بعض کی
جیسا کہ سلمان کے باب مین کی اور غیبت یہ ہے کہ کوئی غائبانہ ایسی بات دوسرے کی کہے کہ اگر اوسکے مونھ پر کہتا تو اوسے بری معلوم ہوتی پھر حق تعالی غیبت
بری ہونے کی اسطرح مثال دیتا ہے کہ اَیُحِبُّ کیا دوست رکھتا ہے اَحَدُكُمْ کوئی تم مین سے اَنْ یَّاْكُلَ اس بات کو کہ کھائے لَحْمَ اَخِیْهِ
گوشت اپنے بھائی کا مَیْتًا اوس حال مین کہ وہ بھائی مردہ ہو بلکہ تمھارا جی اوس سے تنفر کرتا ہے فَكَرِهْتُمُوْهُ
جانتے ہو اوسے کھانا تو جسطرح پر مردے کا گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی کراہت کرتے رہو

غیبت اقوی شرست ؛ اقوا از تن مردگان غذا ساختہ است ؛ والکس بعیب خلق پرداختہ است ؛ از آنست کہ عیب خویش نشناختہ است
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے نصیحت غیبت کرنے کے سبب سے اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اون
لوگون سے جو غیبت کی نسبت توبہ کرین رَّحِیْمٌ مہربان ہے اونپر جو غیبت کرنے سے باز آئے لکھا ہے کہ فتح مکہ کے دن بعد اذان
ایک گروہ نے حضرت بلال کی غیبت اوس وقت کی جب وہ بیت الحرام پر بالائے بام تعظیما و شرفا کی چھت پر اذان کہنے مین مشغول تھے
اور اون غیبت کرنے والون نے ایک یہ بات کہی کہ کیا محمد کو اس کالے کوے کے سوا اور کوئی اذان کہنے والا نہین ملا اور حضرت
ابا بکر کے نسب مین اعتراض کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ بیشک ہم نے تمکو پیدا کیا ہے
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ایک مرد اور ایک عورت سے کہ وہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہین جب تم سب ایک ہی مان باپ سے ہو
تو نسب پر فخر اور دوسرے کے نسب مین طعن کرنیکی کوئی وجہ نہین کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ قطع نسبت آن آدمیانکہ تفاخر ورزند
نی والد ما فخر ورا افتادہ است بی فخر کسے را نسب بر کسے ؛ چونکہ سب کا اصل ایک ہی آدم و حوا ہین اور تمکو کئی قبیلون اور
قبائل اون پر تقسیم کیا ہے اسلیے کہ پہچان ہو کہ شعب اور قبیلے پہچان کے واسطے ہین تفاخر کے واسطے نہین جیسا کہ
حق تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا اور کیا ہے تمکو شعب یعنی بڑے بڑے گروہ ایک اصل کی طرف منسوب وَّقَبَآئِلَ
اور قبیلے منسوب اون بڑے گروہون کی طرف لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچان لو ایک دوسرے کو اور تمیز کر لیے جاوین بعض سے بعض
دو آدمی ہمنام ہون تو قبیلے سے تمیز کر لیے جاوین جیسے زید تمیمی اور زید قرشی جاننا چاہیے کہ شعب عرب مین ایسے قبیلون پر مثلا شعب جو قبیلون پر
مشتمل ہو کہ ایک اونمین سے کنانہ ہو اور قبیلہ وہ کہ عمارہ پر مشتمل ہو جیسے قریش عمارہ ہوا اور عمارہ کے بعد بطون ہین جیسے اولاد
قریش مین سے ایک بطن ہوا اوسکے بعد افخاذ ہین جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہوا اوسکے بعد عشائر ہین جیسے عباس ہاشم سے اور اسکے بعد
فصیلہ ہوتا ہے اور وہ اہل بیت ہین جیسے بنی عباس اور بعضون نے کہا ہے کہ شعوب عجم ان سے ہوئے ہین اور قبائل عدنان سے اور
ایک قول یہ ہے کہ شعب عجم کے ہین اور قبیلے عرب کے اور پھر فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ تحقیق کہ سب سے بزرگ تمہارا عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے
نزدیک اَتْقٰىكُمْ بڑا پرہیزگار تمہارا ہے اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسون کو کمال کا رتبہ حاصل ہوتا ہے جو پرہیزگاری مین بہت
بڑھکر ہوا اوسکا قدم مرتبہ کمال مین بہت بڑھا ہوا ہے کہ الشرف بالهمم العلية لا بالرمم البالية والادب لا بالاصل والنسب باادب باش تا بزرگ شوی ؛
کہ بزرگی نتیجہ ادبست ؛ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے تمہاری اصل اور تمہارے نسب خَبِیْرٌ آگاہ ہے تمہارے علم
اور ادب سے لکھا ہے کہ بنی اسد کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین آیا اور یہ لوگ کلمہ شہادت اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ
تمام عرب آپکے پاس تنہا آئے ہین اور ہم اہل و عیال کے ساتھ آئے ہین اکثر عرب نے آپ سے قتال کیا اور ہم بلا جنگ کیے
ایمان لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ کہا اون گنوارون
یعنی بنی اسد اور غطفان نے کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لائے ہین قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ کہ تم ایمان نہین لائے کیونکہ ایمان
تو اقرار ہے تصدیق دلی کے ساتھ اور تمکو اقرار ہے تصدیق نہین پس تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہین وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

أَسْلَمْنَا اور یہ کہو کہ اسلام لائے ہم اسلام سے لغوی اسلام مراد ہو کہ انقیاد اور اطاعت سے عبارت ہو اور قتل و قید سے ڈر کر
اسلام میں داخل ہوئے اور کلمہ ظاہر کرنے سے مراد ہو وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ اور نہیں داخل ہوا ہی ایمان فِي قُلُوبِكُمْ
تمہارے دلوں میں تو تمہارے دل زبان کے موافق نہیں وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی
اور اوسکے رسول کی اخلاص کے ساتھ اور نفاق سے درگذرو گے تو لَا يَلِتْكُم کم نکریگا خدا تمکو مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا
تمہارے اجر اور اعمال میں سے کچھ بلکہ تمام و کمال تمکو پہونچائیگا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو مطیعوں
سے صادر ہوا ہو رَّحِيمٌ مہربان اونکے اجر پورے دیتا ہی إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ سوا اسکے نہیں کہ حقیقی مومن الَّذِينَ
آمَنُوا وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور رسول خدا پر خلوص نیت کے ساتھ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا پھر
اونھوں نے شک نہیں کیا دل میں زبان سے اقرار کرکے وَجَاهَدُوا اور اپنے ایمان کی حقیقت ظاہر کرنے کو اونھوں نے جہاد کیا
بِأَمْوَالِهِمْ اپنے مالوں سے کہ غازیوں کو دیا اور اونکے واسطے ہتھیار مول لیے وَأَنفُسِهِمْ اور اپنی ذاتوں سے کفار کی لڑائی میں
شریک ہوے فِي سَبِيلِ اللَّهِ رضاے الٰہی کی راہ میں أُولَٰئِكَ یہ مومن جہاد کرنیوالے هُمُ الصَّادِقُونَ وہ ہیں سچے
اپنے دعوی ایمان میں یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسی گروہ نے آکر قسم کھائی کہ ہم سچے مومن ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فرما اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ کیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو بِدِينِكُمْ اپنے دین کی اور ایمان پر قسم کھاتے ہو
وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور حال یہ کہ اللہ جانتا ہی مَا فِي السَّمَاوَاتِ وہ چیز جو آسمانوں میں ہی علوی خلائق وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور وہ چیز جو زمین میں ہی سفلی خلائق وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیزوں عَلِيمٌ جانتا ہی اور کوئی چیز اوس پر پوشیدہ نہیں ہی
تو وہ تمہارے جتلانے اور خبر دینے کا محتاج نہیں يَمُنُّونَ عَلَيْكَ احسان رکھتے ہیں تجھپر أَنْ أَسْلَمُوا اسکا کہ اسلام
قبول کیا ہی اونھوں نے قُل لَّا تَمُنُّوا کہہ کہ احسان نہ رکھو عَلَيَّ مجھپر إِسْلَامَكُم اپنے اسلام کے سبب بَلِ اللَّهُ
بلکہ اللہ يَمُنُّ احسان رکھتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر أَنْ هَدَاكُمْ بسبب اسکے کہ ہدایت کی اوسنے تمکو لِلْإِيمَانِ ایمان کی طرف
إِن كُنتُمْ اگر ہو تم صَادِقِينَ سچے دعوی ایمان میں إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ جو کچھ پوشیدہ ہی آسمانوں اور زمینوں میں وَاللَّهُ بَصِيرٌ اور اللہ دیکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُونَ وہ چیز جو تم کرتے ہو

ع ۸

ایمان ظاہر کرنا اور نفاق چھپانا

خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ
پینتالیس ۴۵ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	سورۂ ق مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ

قٓ حروف مقطعہ نظم اور نثر کلام میں فرق کے واسطے ہیں امام علم الہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ یہ حروف نثر کے درمیان
ایسے ہیں جیسے نظم کے بیچ تشبیب اسواسطے کہ یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہی کہ جو کلام اسکے بعد آتا ہی وہ نثر

منظوم نہین ہی تو ایسے حروف لاتے مین جو ان لوگون کے قول کی رو سے جو قرآن کو شعر کہتے ہین اون ان حرفون مین کہا ہی کہ بعینہ خدا کے ناموں مین سے
ایک نام ہی یا قرآن کا نام ہی یا اسم قادر اور مقتدر اور قہار اور قدوس اور قیوم کی کنجی اور ابتدا ہی یا کلمۂ قف کی طرف اشارہ ہی یعنی ٹھہر اور قائم رہ ای محمد
اوس عمل پر جسکا تو مامور ہوا ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قاف کے معنی یہ ہین کہ اللہ قائم بالقسط ہو اور بعضون نے کہا ہی کوہ قاف ایک
پہاڑ ہی زمین کو گھیرے ہوے حق تعالیٰ نے اوسے زمرد سبز کا پیدا کیا ہی یہان اوسکی قسم کہائی یا قسم ہی قدرت خدا اور قرب الٰہی کی کہ نحن اقرب الیہ من حبل
الورید کا بھید اس سورت مین اوسکی خبر دیتا ہی یا اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم کہاتا ہی وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ○ اور قسم قرآن مجید کی
جب لوگ مرنے کے بعد پھر اوٹہائے جائینگے اور کافر اس بات پر ایمان نہین لاتے ہین بَلْ عَجِبُوْٓا بلکہ عجب کیا اونھون نے اَنْ
جَآءَهُمْ اس بات سے کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ کچھ ڈرانے والا مِّنْهُمْ اونکی جنس سے فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ تو کہا کافرون نے
ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر لانا کفر کے سبب سے کافرون کی خراب حالی ظاہر کرنے کے واسطے ہی تو کافرون نے کہا کہ هٰذَا یہ محمد کو رسالت کے واسطے
اپنے تئین گزیدہ کر لینا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ○ عجیب چیز اور عجب کام ہی اور کافر بولے کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مر جائینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور
ہو جائینگے ہم خاک تو ہمکو کیا پھر عالم حیات کی طرف پھیرینگے اور ہماری روح جسم مین پھر آئیگی ذٰلِكَ یہ اپنا زندگی کی طرف رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ○
پہرنا دور ہی عادت اور امکان سے تو حق تعالیٰ نے اونکی بات رد کرنے کو فرمایا کہ قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہم جانتے ہین مَا تَنْقُصُ
الْاَرْضُ وہ چیز جو کم کر دیتی ہی زمین مِنْهُمْ اون مین سے گوشت پوست ہڈی اونکے مرنے کے بعد وَعِنْدَنَا اور ہمارے پاس ہی
كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ○ کتاب نگاہ رکھنے والی اونکی تفصیلین تو جو کچھ اون مین سے خاک ہو گیا اوسے ہم جانتے ہین یا لوح محفوظ کہ اوس مین
اونکے سن رسیدہ اور متغیر ہونے کا حال اونکی تعداد اور نامون کے ساتھ مفصل لکھا ہی اوسے بھی ہم نہین بھولتے تو فنا کے بعد اونکو پھر
زندہ کر دینا ہمپر کچھ دشوار نہین ہی اور ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ تکذیب کی ہی اور نہین ایمان لاتے ہین بِالْحَقِّ
قرآن کا جو حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لَمَّا جَآءَهُمْ جب آیا اونکے پاس معجزہ دکھایا اور دلیل الزام کر دی فَهُمْ فِیْٓ اَمْرٍ
مَّرِیْجٍ ○ تو وہ ایک بات مختلف مین ہین یعنی قرآن کے باب مین اونکے ہوش اور مضطرب ہین کبھی اوسے سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی کہانی اور
اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین بھی اونکے اور اضطراب کرتے ہین کبھی اونکو مجنون کہتے ہین کبھی کاہن کبھی [illegible]
اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا کیا نہین دیکھتے ہین بعث و حشر کے منکر اِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف فَوْقَهُمْ اونکے اوپر ہی کہ محض قدرت سے
كَیْفَ بَنَیْنٰهَا کیونکر بنایا ہمنے اوسے ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ وَزَیَّنّٰهَا اور زینت دی ہمنے اوسکے ستارون سے وَمَا لَهَا
اور نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ فُرُوْجٍ ○ کوئی درز اور شگاف یعنی اوس مین نہین ہی جیسے درز اور شگاف اور [illegible] پیدا کرنا
ہمارے کمال قدرت و علم اور نہایت حکمت پر دلیل ہی وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا اور زمین کو کھینچ دیا ہمنے اور پانی پر بچھایا
وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا اور ڈالدیے ہمنے اوس مین رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے جمے ہوے اپنی جگہ پر وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا اور
اوگائی ہمنے زمین مین مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر طرح کی گھاس بَهِیْجٍ ○ اچھی جسکا دیکھنا خوشی زیادہ کرنے والی اور جسے جو
ہمنے کیا تَبْصِرَةً بینائی کے واسطے ہی یعنی عبرت لینے اور دلیل پکڑنے کی نظر دیکھنے کو وَذِكْرٰى اور یاد کرنے [illegible]

نصیحت پکڑنے کے لیے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ہر بندہ کے واسطے جو پھرنے والا ہو خدا کی طرف وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہمنے
مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَآءً مُّبٰرَكًا پانی بہت فائدے والا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ پھر اوگائے ہمنے
اوس پانی کے سبب سے جَنّٰتٍ باغ درختوں اور پھل والے وَحَبَّ الْحَصِيْدِ اور اوگایا ہمنے دانہ کو
کہ اوسکی شان سے یہ ہو کہ اوسے کاٹتے ہیں جیسے گیہوں جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ اور اوگائے ہمنے خرمے کے درخت بڑے
اور اونچے لَّهَا اونکے واسطے طَلْعٌ نَّضِيْدٌ خوشے ہیں تہ بہ تہ اس سے کہ اون میں میوے کی کثرت مراد ہو اور یہ سب چیزیں ہمنے
اوگائیں رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ بندوں کی روزی کے واسطے وَاَحْيَيْنَا بِهٖ اور زندہ کیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَّيْتًا مردہ اور افسردہ زمین کو تو جسطرح مری ہوئی زمین کو ہمنے زندگی عطا کی كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسی طرح
نکلنا ہو تمہارا قبروں سے یعنی زندہ ہو کے میدان حشر میں تمہارا حاضر ہونا اور اگر کوئی غور و تامل کرے دانے کے زندہ ہونے میں
کہ مردہ کی طرح خاک میں دفن ہوا اور پوشیدہ ہونے کے بعد اوسکے ظاہر ہونے میں جو کوئی غور کرے تو عجب نہیں کہ مرنے کے بعد آدمی کے
زندہ ہونے کا ایک شمہ پاوے قطعہ کدام دانہ فرو شد کہ بر نیامد باز * چرا بدانۂ انسانت این گمان باشد * ز روشنی چو بدیدی بہار آمدن
بنگر ز غروب شمس و قمر چرا زیان باشد * پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے کہ قوم کی تکذیب کی
جہت سے ملول تھا اگلی امتوں کے کذابوں کے حال سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ سے پہلے
قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی اور اس قوم کے لوگ حضرت شیث اور قابیل کی اولاد تھے وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ
اور چاہ رس والے کے لوگوں نے یا بیر معطلہ یا جبل فلج کے لوگوں نے اپنے نبی کی کہ وہ حنظلہ بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُوْدُ
اور قوم ثمود نے حضرت صالح کی وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ اور قوم عاد نے حضرت ہود کی اور قوم فرعون نے موسی علیہ السلام کی وَاِخْوَانُ
لُوْطٍ اور لوط کے بھائیوں نے یعنی لوط علیہ السلام کے سسرال والوں نے حضرت لوط کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
اور اصحاب ایکہ نے حضرت شعیب کی وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع نے تبع کی سورۂ دخان میں تبع کی حکایت کا ایک شمہ بیان ہوا
اور باقی انبیا علیہم السلام میں سے ہر ایک کا قصہ اپنے محل میں مذکور ہوا كُلٌّ ان سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی پیغمبروں کی
کہ انبیا علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہیں تو اونمیں سے ایک کی تکذیب اون سب کی تکذیب ہوتی ہے پس جب
اون قوموں کے لوگوں نے انبیا کی تکذیب کی فَحَقَّ وَعِيْدِ تو ثابت ہوگئی اور نازل ہوئی اون پر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب
ہمنے کیا تھا اَفَعَيِيْنَا کیا عاجز ہوگئے ہم اور رنج پایا ہمنے بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ پہلی خلق کو پیدا کرنے کے سبب سے تاکہ دوسری بار
پیدا کرنے میں ہم عاجز رہیں مکہ کے مشرک یہ اقرار کرتے تھے کہ حق تعالی اول ہی خلق کا خالق ہے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی بے مادہ
اور بے مادہ پیدا کرنے پر قادر ہو وہ مادوں کو جمع کرکے اور زندگی پھیر لاکر دوبارہ پیدا کرنے پر کیوں نہ قادر ہوگا اور بیشبہہ
ہم اس دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں بَلْ هُمْ بلکہ کافر فِيْ لَبْسٍ شک اور شبہہ میں ہیں شیطانی وسوسوں کے سبب سے
مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ نئی پیدائش سے یعنی بعث و حشر و نشر سے اس واسطے کہ انہیں خلاف عادت جانتے ہیں خلق جدید کو

ع ۱۵

بین محققون نے باریک نکتے اور لطیف اور دقیق مضامین لکھے ہین اونمین بعضے اس آیت کی تفسیر مین جواہر التفسیر سے دریافت ہوسکتے ہین
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو وَنَعْلَمُ اور ہم جانتے ہین مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ جو
کہ ساتھ وسوسہ دیتا ہی اوسکا نفس یعنی اندیشے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ اور ہم بہت نزدیک ہین انسان کے مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيْدِ ۝ اوسکی رگ جان سے اور یہ حق تعالی کی نزدیکی انسان کے ساتھ اوسکے علم اور قدرت کے سبب سے ہی مکان اور مسافت کی راہ سے
نا اور باوردی نے کہا ہی کہ حبل الورید ایک رگ ہی دل کے نزدیک اور اللہ کا علم بندے کے ساتھ زیادہ نزدیک ہی اوس علم سے جو
اوسکے دل کو اوس رگ کا علم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم بندے کے حال سے نزدیک ہین اوس سے زیادہ جو حبل الورید
اوسکے نزدیک ہی صاحب بحر الحقائق کہتے ہین کہ حبل الورید نفس انسانی سے بہت قریب ایک چیز ہی تو اس کلام مین اسطرف اشارہ ہی
کہ حق تعالی اوس سے زیادہ بندے کے قریب ہی تو جسوقت جب بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی اسی طرح جب حق تعالی کو بھی
ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ زبور مین ہی کہ اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ مثنوی نحن اقرب گفت من حبل
الورید ۞ تو فگندہ تیر فکرت را بعید ۞ ای کمان و تیرہا برساختہ ۞ صید نزدیک و تو دور انداختہ ۞ اور جاننا چاہیئے کہ حق تعالی کا قرب
بیچون اور بیچگون ہوتا ہی ای عزیز جان جو جسم انسان سے ملی ہوئی ہی اوسکے قرب کی کیفیت نہین دریافت ہوسکتی ہی تو حق تعالی کا قرب جو
پاک اور منزہ ہی کیونکر دریافت ہوسکتا ہی اور یہ بھی مثنوی معنوی مین مذکور ہی نظم قرب بیچون ست با تست راہ جو ۞ قرب حق را دون بدانی ای ہمہ جو ۞
قرب نی بالا و پستی رفتن ست ۞ قرب حق از قید ہستی رستن ست ۞ کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی سے بندہ کا قرب یہ ہی جو اوسنے فرمایا
کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ احادیث قدسیہ مین وارد ہی کہ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ اور یہ قرب پہلے تو ایمان اور تصدیق کے سبب سے
آخر کو احسان اور [illegible] سے یعنی مقام مشاہدہ کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ اور حق تعالی کا قرب بندہ کو دو قسم ہی ایک تو تمام خلق کو
علم اور قدرت [illegible] وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ دوسرے خواص [illegible] کو خاص نیکیون اور لطفون کی وجہ سے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ
پہلے اوسے قرب دیتا ہی یہانتک کہ جہان سے اوسکو رہا کرتا ہی پھر قرب ذاتی عطا فرماتا ہی یہانتک کہ اوسکو کل سے چھوڑا لیتا ہی اور بندے کی
ہستی موہوم مین گھٹتا ہی اور اصلی ہستی کے ساتھ زیادہ ظہور فرماتا ہی جسطرح اول مین خود تھا آخر مین بھی خود ہوتا ہی یہان علاقے مرتفع
اسباب منقطع رسوم باطل حدود پراگندہ اشارات تمام ہی عبارات منتفی اور حق یکتا باقی رہتا ہی نظم موج بحر لمن الملک برآید ناگاہ ۞
غرق گردند دران بحر چہ درویش و چہ شاہ ۞ خرمن ہستی موہوم جہان سوزاند ۞ آتش عشق کہ نی دانہ بماند نہ گیاہ ۞ اِذْ يَتَلَقَّى
الْمُتَلَقِّيٰنِ یاد کر جب لیتے ہین دو فرشتے لینے والے اقوال افعال اعمال مکلف لوگون کے اور لکھتے ہین عَنِ الْيَمِيْنِ
داہنی جانب سے ایک ہمنشین فرشتہ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ اور بائین طرف سے دوسرا ہمنشین یعنی دو فرشتے
بندے کے داہنے بائین بیٹھے نگہبانی کرتے ہین مَا يَلْفِظُ نہین نکالتا ہی اپنے مونہہ سے مِنْ قَوْلٍ کوئی بات
یعنی بندہ مکلف کوئی کلام نہین کرتا اِلَّا لَدَيْهِ مگر اوسکے پاس رَقِيْبٌ ایک نگہبان ہوتا ہی عَتِيْدٌ ۝
آمادہ کہ فورًا لکھ لیتا ہی لباب مین ہی کہ حکمت اولی مین مذکور ہی کہ آدمی سے مین عجب کرتا ہون کہ دو موکل فرشتے اوسکے

واہنون پر بیٹھے ہین آدمی کی زبان اونکا قلم ہو اور آب دہن اونکی روشنائی ہین آدمی کیونکر بے مطلب اور لاحاصل امر مین بات کرتا ہو الّا کہ
بات کرتا ہو اور بے مطلب بمعنا باتین بکتا ہو حدیث مین آیا ہو کہ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی الٰہی ار حرف زدن عمر کی بلا صرف نہ
گفتار کرن ایسے کہ ہی مصلحت بست زبان ہر کلام نہ تیغ پسندیدہ بود و در نیام ۔ فرشتے تو اسطرح بندہ کے نگہبان ہین اور اوسکا نامۂ عمل
لکھ رہے ہین کہ ناگاہ اجل آپہونچیگی وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ اور آئیگی غشی موت کی بِالْحَقِّ ساتھ خدا کے حکم کے کہ وہ
حکم حق ہی اور اوس اجل رسیدہ بندے سے فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ موت ہی مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ وہ چیز جس سے تو بھاگتا
اور ڈرتا تھا اور یا یہ کہ وہ جانتا تھا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور مین دوسری بار اور اس پھونک سے مردے
زندہ ہوکر قبرون سے نکلینگے اور فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْوَعِيْدِ وعید کا دن ہی کہ خلق کو اوس سے وعید کرتے
یعنی ڈراتے تھے وَجَآءَتْ اور آئیگا حشر کے دن میدان حشر مین كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک مَّعَهَا سَآئِقٌ اوسکے ساتھ ہانکنے والا ہوگا
یعنی فرشتہ جو اوسے موقف حساب مین لیجائیگا وَّشَهِيْدٌ اور اوسکے ساتھ گواہ ہوگا جو اوسکے نیک اور بد اعمال کی گواہی دیگا اور
وہ بھی یا فرشتہ ہوگا یا اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ نہ ہانکنے والے سے بھاگنا میسر ہوگا اور نہ گواہ کے سامنے انکار متصور اور ہر ایک کو حق تعالیٰ کی
طرف سے خطاب پہونچیگا کہ لَقَدْ كُنْتَ بیشک تو تھا دنیا مین فِيْ غَفْلَةٍ غفلت مین مِّنْ هٰذَا اس دن سے فَكَشَفْنَا
عَنْكَ پس اوٹھا لیا ہمنے تیری آنکھ سے غِطَآءَكَ پردہ نادانی اور غفلت کا کہ جو کچھ تونے سنا تھا اب آنکھون سے دیکھتا ہی
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس تیری نگاہ آج پردہ اوٹھ جانے کے سبب سے حَدِيْدٌ تیز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بینائی یہان دانائی کے
معنی مین ہی یعنی جو کچھ تجھپر پوشیدہ تھا بعث و حشر کا احوال وہ آج ہمنے تجھے دکھا دیا اور اوسے تونے جان لیا وَقَالَ قَرِيْنُهٗ اور کہیگا
اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو اوسپر موکل و متعین تھا کہ هٰذَا یہ ہی مَا لَدَيَّ وہ چیز جو میرے پاس عَتِيْدٌ حاضر یعنی میرے اعمال کا
دفتر پھر حق تعالیٰ کی طرف سے ہانکنے والے فرشتے اور گواہ کو حکم پہونچیگا کہ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ ڈالدو جہنم مین كُلَّ كَفَّارٍ
عَنِيْدٍ ہر کافر عناد کرنے والے کو جو سرکش ہو مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ منع کرنے والا خیر کا یعنی مال کو اون حقون سے روکنے والا
جنکا ادا کرنا فرض تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کی شان مین ہی اور خیر سے دین اسلام مراد ہی وہ اپنی اولاد اور
قرابتدارون کو دین اسلام قبول کرنے سے منع کرتا تھا اور کفر و عناد کی صفت کے ساتھ بھی موصوف تھا اوسکی دوسری صفت یہ ہی
کہ مُعْتَدٍ گذرنے والا احکام و حدود الٰہی سے مُّرِيْبٍ شک کرنے والا وحدانیت مین الَّذِيْ جَعَلَ وہ کہ اوسنے کیا اور ٹھیرایا
مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ اور معبودون کو فَاَلْقِيٰهُ تو ڈالدو تم دونون اوسے فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ
عذاب سخت مین جو ہمیشہ رہیگا اور جب کافر کو دوزخ مین ڈالا جاینگے تو وہ کہیگا میرا کیا گناہ ہی جو شیطان مجھپر مسلط تھا اوسنے مجھے
گمراہ کردیا پھر وہ شیطان حاضر کیا جائیگا تو وہ انکار کریگا قَالَ قَرِيْنُهٗ کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو دنیا مین اوسکے
ساتھ تھا رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ اے ہمارے رب مینے تو اسے گمراہ نہین کیا اور اوسکے باب مین میری حد سے نہین گذرایا وَلٰكِنْ
كَانَ اور لیکن تھا وہ خود فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ دور دراز گمراہی مین اور اوس سے پھر قَالَ فرمائیگا حق تعالیٰ

لَا تَخْتَصِمُوا نہ جھگڑو لَدَيَّ میرے پاس اسواسطے کہ اب اس جھگڑے اور خصومت سے کچھ بھی فائدہ نہین وَقَدْ قَدَّمْتُ
اور بیشک مین نے پہلے بھیجی تھی إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ تمھاری طرف اپنی وعید اپنی کتابون مین پیغمبرون کی زبانی اور اب
کوئی حجت نہین رہی اور تمھارا کوئی عذر نہ سنا جائیگا مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ نہ بدلی جائیگی بات لَدَيَّ میرے پاس یعنی ہم
جو وعدہ وعید کر چکے اوسمین تبدیل تغییر کی گنجائش نہین وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ اور نہین ہون مین ظلم کرنے والا لِلْعَبِيدِ
بندون پر کہ بے استحقاق اونپر ظلم کرون يَوْمَ نَقُولُ اور یاد کرو اوس دن کو جب ہم کہینگے اور یکے يَقُولُ یے سے پڑھا ہی یعنی حق تعالی
فرمائیگا لِجَهَنَّمَ دوزخ کو کہ هَلِ امْتَلَأْتِ کیا تو بھر گئی یعنی مین نے تجھسے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنون سے تجھکو بھر دونگا
تو بھر گئی کہ نہین حق تعالی تو یہ استفسار فرمائیگا وَتَقُولُ اور کہیگی دوزخ هَلْ مِن مَّزِيدٍ کیا زیادتی ہی یہ استفہام سوال کے
لئے ہی یعنی مجھین اور زیادہ کر دے حق تعالی اور کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا یہانتک کہ دوزخ بھر جائیگی اور ایک قول ہی کہ دوزخ
نہ بھریگی حتّی يضع الجبّار قدمه فيقول قط قط یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اوسمین اپنے دونون قدم رکھدیگا پھر فرمائیگا کہ بس بس
بیت آن قدم حق را بود کو را کشد ۔ غیر حق کو کمان او کشد ۔ آمده ہی اور بعضے اور محقق اس بات پر ہین کہ یہ استفہام نفی کے
معنی مین ہی یعنی لا مزید یعنی دوزخ کہیگی کہ مین بھر گئی اب مجھین زیادہ کی گنجائش نہین وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کیجائیگی
بہشت لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ پرہیزگارون کے واسطے نہ دور تاکید ہی یعنی بہشت متقیون کے نزدیک ہوگی
دور نہین اور یہ قبل اسکے ہوگا کہ اونکو بہشت مین لیجائین پہلے بہشت اونکو دکھائینگے اور ہر ایک کے مقام اور جو نعمتین اون
واسطے مقرر ہین اوسکی نظر کے سامنے کر دینگے تاکہ اوسکی لذت زیادہ ہو پھر حق تعالی فرمائیگا کہ هَٰذَا یہ ہی مَا تُوعَدُونَ
وہ چیز جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا مین اور یہ بہشت تیار کی ہی لِكُلِّ أَوَّابٍ ہر پھرنے والے کے واسطے جو شرک سے توحید کی
طرف پھر آیا معصیت سے طاعت کی طرف یا خلق سے پھر کر حق تعالی کی طرف رجوع کی حَفِيظٍ نگاہ رکھنے والا
شرع کی حدین یا امر و نہی کی رعایت کرنے والا بعضون نے کہا ہی کہ نفس کو گناہ سے نگاہ رکھنے والا یا حکم الہی کی حفاظت کرنے والا
یا اپنی ساعتون اور وقتون کا نگاہ رکھنے والا یعنی کسی دم حق تعالی سے غافل نہین رہتا نظم اگر تو پاسداری پاس انفاس ۔ بسلطانی
رسانندت ازین پاس ۔ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ۔ کہ از جانت برنیاید بے خدا دم ۔ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ جو کوئی ڈرتا ہی خدا
بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی اپنے عمل خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہی وَجَاءَ
بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ اور لائے دل پھرا ہوا حق کی طرف یعنی طاعت کی طرف متوجہ اور نفس کی متابعت سے منکر تو اوس شخص کو
اور اوسکے مثل لوگون کو کہینگے کہ ادْخُلُوهَا داخل ہو بہشت مین بِسَلَامٍ بخوفی اور سلامتی کے ساتھ یا خدا اور فرشتون کے سلام سے جزء کی
پائے ہوئے ذَٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُلُودِ دن ہی ہمیشہ باقی رہنے کا یعنی اس دن مین موت نہوگی لَهُم اونکے واسطے یعنی
جنتیون کے لیے ہی مَّا يَشَاءُونَ جو کچھ وہ چاہین طرح طرح کی نعمتین اور قسم قسم کی لذتین فِيهَا جنت مین وَلَدَيْنَا اور ہمارے
پاس مَزِيدٌ زیادہ ہی اوس سے جو وہ چاہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ مزید سے دیدار مراد ہی وَكَمْ أَهْلَكْنَا اور

بہتیرے ہلاک کر دیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونسے پہلے یعنی اے ہمارے حبیب تیری قوم سے قبل بہتیرے ہلاک کر دیے مِّن قَرْنٍ زمانہ والے
گروہون مین هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ وہ بہت سخت تھے ان کے کافرون سے بَطْشًا قوت کی راہ سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ
فَنَقَّبُوا پھر راہ کاٹی اونہون نے فِي الْبِلَادِ شہرون مین یعنی تجارت کو گئے اور سفر کیا اور بہت مال متاع پیدا کیا
هَلْ مِن مَّحِيصٍ کیا تھی اونکے واسطے کوئی بھاگنے کی جگہ موت سے یا قضاے الٰہی سے کوئی پناہ تھی جب اونکے فنا ہو جانے کا
حکم نازل ہوا تو کسی چیز نے تھی اونکی دستگیری نکی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک جو اس سورت مین مذکور ہوا ہے لَذِكْرَىٰ البتہ
نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا ہے لِمَن كَانَ لَهُ اوس شخص کے واسطے جسکے لیے ہو قَلْبٌ دل فکر کرنے والا چیزون کی حقیقتون مین
یا عقل ہو خواب غفلت سے بیدار سلمی رحمہ اللہ تعالی حضرت شبلی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ قرآن کی نصیحت کے واسطے دل چاہیے
خدا کے ساتھ حاضر کہ ایک لمحہ اوسکی قدر بھی غافل نہو أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ یا جو کوئی القاے سمع کرتا ہے یعنی کان لگائے رہتا ہے اور عبرت حاصل
کرنے کی راہ سے سنتا ہے وَهُوَ شَهِيدٌ اور وہ حاضر رہتا ہے سننے کے وقت تاکہ اوسکے معنی سمجھے کتاب بحر مین لکھا ہے کہ صاحب قلب
مومن عرب ہے اور شہید مومن اہل کتاب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پر گواہ رکھتا ہے اور شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے فرمایا کہ
قرآن سنتے وقت اسطرح کان لگائے رکھنا چاہیے کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہے پھر فہم مین اور اوپر بڑھ جائے کہ گویا جبرئیل
علیہ السلام سے سنتا ہے پھر فہم کو اور بلند کرے ایسا سمجھے کہ خدا سے سنتا ہے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ بات پوری ہے اور اس
بات پہ قرآن مین ایک گواہ ہے اور وہ لفظ شہید ہے اسواسطے کہ شہید اوسے کہتے ہین جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے خبر دینے والے سے نہین
اسواسطے کہ خبر دینے والے سے سنتا ہے اور حاضر کلام کرنے والے سے جسکا خود کلام ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ
قرآن کو پڑھتا رہا یہانتک کہ مینے اوس سے سنا جسکا وہ کلام ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ اور تحقیق کہ پیدا کیے ہمنے
آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو چیز اونکے درمیان مین ہے فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھہ دن مین اتوار سے ہفتے کے دن تک وَمَا مَسَّنَا
اور نہین پہونچا ہمین انھین پیدا کرنے مین مِن لُّغُوبٍ کچھ رنج اور تھکن یہ یہود کے قول کی رد ہے وہ کہتے ہین کہ ہفتے کے دن خدا نے
استراحت کی اور ستایا لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود مردود کا یہ قول سنا تو غصہ کے مارے چہرۂ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ اوس بات پر جو یہود کہتے ہین یا مشرکون کی باتون پر کہ بعث و حشر سے منکر
یا تمھاری شان مین جو بات اونسے صادر ہوتی ہے یا تمھاری طرف سحر شعر جنون کی جو نسبت کرتے ہین اور ہماری جانب اولاد اور شریک کی ان کے
صبر کر اے ہمارے حبیب وَسَبِّحْ اور نماز پڑھ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد کے ساتھ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے
فجر کی نماز ہے وَقَبْلَ الْغُرُوبِ اور قبل آفتاب غروب ہونے کے کہ وہ نماز عصر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات میں سے
پس نماز پڑھ اوسکے واسطے کہ وہ مغرب اور عشا کی نماز ہے وَأَدْبَارَ السُّجُودِ اور نماز پڑھ سجدون کے بعد امام زاہد
رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ ادبار السجود دو نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ عشا کے بعد وتر مراد ہے اور بعض کہتے ہین کہ فرض کے بعد نفلین مقصود ہین وَاسْتَمِعْ اور کان لگائے رہو اور سنو يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

جس دن کہ ندا کریگا ندا کرنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ نزدیک جگہ سے جو آسمان سے قریب ہے یعنی بیت المقدس کے
صخرہ پر سے کہ تمام زمین کی نسبت آسمان سے اٹھارہ میل قریب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکان قریب کے یہ معنی ہین کہ حضرت اسرافیل کی
آواز سب جگہ برابر پہونچیگی اور منقول حدیثون میں ہے کہ اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہو کر کانون مین انگلی دیکے پکارینگے
کہ اے ہڈیو چور چور ہوئیو اور اے جوڑو ٹوٹے ہوئے اور اے گوشت اور بال پریشان حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب جمع ہو جاؤ اور فیصلہ کے واسطے
آؤ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ جس دن سُنینگے صور کی آواز بعث کو کہ وہ دوسری بار صور پھونکنا ہے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے یا ساتھ بعث کے جو حق ہے
یعنی اور کہینگے سننے والون سے ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ دن ہے قبرون سے نکلنے کا إِنَّا نَحْنُ بیشک ہم
نُحْيِي زندہ کرتے ہین ہم مُردون کو یعنی مردہ قالبون کو ہم زندگی دیتے ہین وَنُمِيتُ اور مار ڈالتے ہین ہم دنیا مین وَإِلَيْنَا
الْمَصِيرُ ۝ اور ہماری طرف ہے پھرنا انکو دوبارہ حساب کے واسطے جو انھین زندہ کرینگے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ یاد کرو وہ دن
پھٹیگی زمین اور دور ہو جائیگی عَنْهُمْ اونسے یعنی مُردون سے پس وہ مردے قبرون سے نکلینگے سِرَاعًا دوڑتے ہوے
بلانے والے کی طرف ذٰلِكَ یہ مُردون کو قبرون سے زندہ کرکے نکالنا حَشْرٌ جمع کرنا اور اوٹھانا ہے عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝
ہمپر آسان نَحْنُ أَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا يَقُولُونَ وہ بات جو کافر کہتے ہین انکار قیامت کے باب مین اور
اے ہمارے حبیب تیرے حق مین بُری باتین اور تیرے حق مین افترا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہے تو اونپر بِجَبَّارٍ
مسلط کہ جبر اور قہر سے انکو ایمان پر لا فَذَكِّرْ پس نصیحت کر بِالْقُرْآنِ قرآن کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مَنْ يَخَافُ
وَعِيدِ ۝ اوسے جو ڈرتا ہے میری وعید سے اسواسطے کہ ڈرنیوالے وہی ہین اونکے سوا اور لوگ قرآن سے نصیحت نہین پاتے

ع ۱۷

سورۃ الذّٰریٰت مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً
سورۂ ذاریات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے اون چیزون کی جو پراگندہ ہونیوالیان ہین خاک وغیرہ مین
پراگندہ ہو کر اور روانہ کو گھاس پیال بھس سے جدا کرنے والیان یا اون فرشتون کی جو ہوائین چلانے والے ہین فَالْحٰمِلٰتِ
وِقْرًا ۝ پھر اوٹھانے والیان بھاری بوجھ یعنی بدلیان جو بہت پانی برساتی ہین فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ پھر چلنے والیان
آسانی سے یعنی رواں کشتیان یا ستارے جو اپنی منزلون مین سیر کرتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا ۝ پھر تقسیم
کرنے والیان کام کو یعنی وہ فرشتے جنسے مینھ روزیون وغیرہ کی تقسیم متعلق ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ وہ چار
مقرب فرشتے مراد ہین کہ جنکے نامزد ایک بڑا کام ہے جبرئیل علیہ السلام سے وحی متعلق ہے میکائیل علیہ السلام رحمت اور
روزی تقسیم کرنے کے واسطے خاص ہین عزرائیل علیہ السلام کے نامزد موت ہے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے کے متعلق ہین
حق تعالیٰ ان عجیب اور بڑی چیزون کی قسم یاد کرکے فرماتا ہے إِنَّمَا تُوعَدُونَ سوا اسکے نہین کہ وہ چیز جسکا وعدہ

آدمی ہین نے نہین دیکھے صورت ہین نقد و قامت ہین مجھے بتاؤ تو کہ تم کون لوگ ہو وہ بولے کہ ہم مہمان ہین فَرَاغَ پس پھرا
ابراہیم علیہ السلام اِلٰٓی اَھْلِہٖ اپنے گھر والون کی طرف اس طرح کہ اون مہمانون کو معلوم ہوا کہ کہان جاتے ہین فَجَآءَ بِعِجْلٍ
سَمِیْنٍ ۙ پھر لائے تیار کیا ہوا بچھڑا فربہ فَقَرَّبَہٗٓ پس نزدیک کیا اوسے اِلَیْھِمْ اونکی طرف یعنی اونکے سامنے رکھدیا انہون نے
اوسکی طرف رغبت نہ کی قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ ۟ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تم کیون نہین کھاتے آپ نے یعنی کھاؤ وہ بولے کہ
ہم نہین کھاتے فَاَوْجَسَ پھر دل مین آیا ابراہیم کو مِنْھُمْ اونسے خِیْفَةً ؕ تھوڑا خوف یعنی حضرت ابراہیم کا دل مبارک ڈرا کہ مبادا
چور ہون اور اونکو ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتے ہون اسواسطے کہ اوس زمانہ مین یہ عادت تھی کہ جو کوئی کسی سے دشمنی رکھتا تو اوسکا کھانا
نہ کھاتا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم مین خوف کا اثر دیکھا تو قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ بولے کہ تو نہ ڈر ہم فرشتے ہین خدا کے بھیجے ہوئے
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم بچھڑے سے کیون نہ کھاتے ہین بچھڑا نہ ذبح کیا اور اوسکی مان سے نہ چھوڑا ابھی حضرت جبرئیل نے اپنا پر
اوس بچھڑے پر ملدیا وہ زندہ ہوکر کودنے لگا اور چلا گیا اپنی مان کی طرف چلا حضرت بی بی سارہ دروازے کے پیچھے کھڑی یہ حال
دیکھتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام اس حال سے متعجب ہوا اور فرشتون نے دوبارہ باتین کرنا شروع کی وَبَشَّرُوْہُ اور خوشخبری دی اوسے
بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۟ ایک علم والے بیٹے کی یعنی حضرت سارہ سے ایک بیٹا اسحٰق نام پیدا ہونے کی حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی کہ وہ بیٹا
جب جوان ہوگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ پھر گھر کی طرف رخ کیا اوسکی بی بی سارہ نے فِیْ صَرَّةٍ غل کرنے کے حال مین
اور کہتی تھین اللیا اللیا اور یہ کلمہ اونکی زبان مین تھا جب بڑے امور ہوتے تو اوسوقت لوگ زبان پر لاتے تھے فَصَکَّتْ پھر طمانچہ مارا
وَجْھَھَا اپنے موہنہ کو جیسا کہ تعجب کے وقت عورتین کرتی ہین وَقَالَتْ اور بولین عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ۟ بوڑھیا بانجھ کیا جنیگی قَالُوْا
کَذٰلِکِ ۙ فرشتون نے کہا کہ ہان ایسی ہی خوشخبری دی ہے ہمنے تجھکو قَالَ رَبُّکِ کہا ہے تیرے رب نے اور ہمنے اوسکے کہنے کی خبر دی اِنَّہٗ
ھُوَ الْحَکِیْمُ بیشک وہ حکم کرنے والا ہے تیرے بیٹا پیدا ہونے کا الْعَلِیْمُ ۟ خوب جانتا ہے تیرا بانجھ ہونا اور جو کوئی حکمت والا
علم والا ہو وہ ضرور تیری درستی اور اصلاح بھی در ہی [illegible] کسے کو بکار ی کہ دانا بود [illegible] اہتمام آن ہم تو انا بود [illegible] ہجر [illegible] کس
مراد دل خویش از و خواہ و بس ؂ جب ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ وہ فرشتے ہین اور اکٹھا ہوکر آنا اونکا کسی بڑے ہی کام کے واسطے ہوگا
قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ کہا کہ کیا بڑا کام ہے تمکو اَیُّھَا الْمُرْسَلُوْنَ ۟ اے بھیجے ہوؤ قَالُوْٓا وہ بولے کہ اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ ہم بھیجے گئے ہین اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ۟ گنہگارون کے ایک گروہ کی طرف یعنی کافرون کی جانب اسواسطے
کہ سب گناہون کا سردار کفر ہے اور ہم آئے ہین لِنُرْسِلَ تاکہ ہم پھینکین عَلَیْھِمْ اونپر یعنی اونکو ہلاک اور زیر و زبر کرنے کے بعد
حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ۟ پتھر مٹی سے یعنی مٹی پکی ہوئی پتھر کی سی سخت جیسے اینٹ مُّسَوَّمَةً پتھر نشان کیا ہوا
عِنْدَ رَبِّکَ تیرے رب پاس لِلْمُسْرِفِیْنَ ۟ اون لوگون کے واسطے جو کفر اور گناہ مین حد سے باہر ہوجانیوالے ہین
کہا ہے کہ وہ پتھر نام لکھے ہوئے تھے سیاہ اور سفید خواہ سے یا ہر پتھر پر اوسکا نام لکھا تھا جو اوس پتھر سے ہلاک ہوگا اور یہ پتھر اونپر اونکے
ہلاک ہونے کے بعد برسائے گئے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ پتھر اون لوگون پر برسے جو اوس شہر مین نہ تھے سب کافر وہ پتھر برسنے سے

ہلاک نہیں ہوتا اور جب حضرت ابراہیم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے موتفکہ میں قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے ہیں تو آپ کا دل مبارک اپنے بھتیجے
لوط علیہ السلام کے سبب لوٹا اور غمگین ہوا کہ اوسکا حال اس بلا میں کیا ہوگا فرشتے بولے کہ رنج نہ کیجیے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیاں
اس بلا سے بچینگی فاخرجنا پس نکالینگے ہم اوسے من کان فیہا جو کوئی ہو موتفکہ کے دیہات میں من المؤمنین ایمان
لانے والوں میں سے فما وجدنا پھر ہم نہ پاینگے فیہا اون قریوں میں غیر بیت من المسلمین سوا ایک گھر
مسلمانوں سے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیاں اوسمیں ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس قوم میں سے ایک شخص حضرت لوط پر
ایمان لایا تھا میں رہیں وترکنا اور چھوڑی ہم نے فیہا اون دیہات میں آیۃ ایک نشانی عذاب کی للذین اون لوگوں کی
عبرت کے واسطے جو یخافون العذاب الالیم ڈرتے ہیں عذاب دردناک سے اور وہ نشانی سیاہ پانی ہے درقوم لوط
ان کا اوچھلنا وفی موسیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بھی ایک نشانی ہے دیکھنے والوں کے واسطے اذ ارسلناہ جب
بھیجا ہم نے اوسے الی فرعون فرعون کی طرف بسلطان مبین کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جیسے ید بیضا اور عصا فتولی
تو پھر گیا فرعون برکنہ اپنی قوت کے سبب یعنی چونکہ لشکر اور خزانہ کے باعث سے زور رکھتا تھا اوسپر چھوڑا اور ایمان لانے سے
انکار کیا وقال ساحر اور بولا کہ موسیٰ جادوگر ہے کہ شعبدہ کرکے لوگوں کو خلاف عادت کام دکھلاتا ہے او مجنون یا دیوانہ ہے کہ
اپنا انجام کار نہیں سوچتا محققوں نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ پر فرعون کی طعن اوسکے کمال نادانی کی دلیل ہے واسطے کہ دو مخالف
چیزوں کے ساتھ طعن کی اس لیے کہ یہ ٹھہرا ہوا ہے کہ جادو کرنیکو کمال عقل اور زور ذہن ہوتا ہے اور اوس فن میں بڑی مہارت چاہیے اور
دیوانہ ہونا زوال عقل کی دلیل ہے تو کمال عقل اور زوال عقل ایک دوسرے کی ضد ہیں تو فرعون جب حضرت موسیٰ سے پھر گیا اور اوپر طعن کی
اور اوسکی قوم اس بات میں اوسکے ساتھ متفق تھی فاخذناہ تو پکڑ لیا ہم نے اوسکو اپنے غضب میں وجنودہ اور اوسکے لشکر کو
فنبذناہم پھر ڈالدیا ہم نے اون سب کو فی الیم دریا میں یعنی ہم نے انکو ڈبو دیا وھو اور وہ فرعون ملیم مستحق ملامت تھا
یا اپنے کو ملامت کرنے والا کہ میں نے ایمان کیوں قبول کیا اور موسیٰ سے پھر کر اوپر طعن کیوں کی تھی اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا
کہ امنت انہ لا الٰہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وفی عاد اور قوم عاد کے ہلاک ہونے میں بھی نصیحت اور عبرت ہے عبرت
لینے والوں کو اذ ارسلنا جب بھیجی ہم نے علیہم الریح العقیم اوپر اونکے ہوا بے فائدے اور بغیر بھلائی کی
یعنی وہ ہوا جس سے نہ درخت بارور ہوا اور نہ ابر اوٹھے ما تذر نہ چھوڑا اوس ہوا نے من شیء اتت کسی چیز کو
کہ گذری علیہ اوسپر الا جعلتہ مگر یہ کہ کر دیا اوس چیز کو کالرمیم مثل سوکھی ہوئی گھاس یا پرانی گلی ہوئی ہڈی کی
مانند وفی ثمود اور قوم ثمود کے قصہ میں بھی ایک نشانی ہے ڈرنے والوں کے لیے اذ قیل لہم جب کہا گیا اونکے
واسطے حضرت صالح کی تکذیب اور اونٹنی کے کوچیں کاٹنے کے بعد کہ تمتعوا فائدہ لو زندگی سے اور دنیا کے کاموں سے
حتی حین عذاب کے وقت تک کہ تین دن گذرنے کے بعد وہ وقت ہوگا فعتوا پس سرکشی کی انہوں نے
عن امر ربہم حکم سے اپنے رب کے اور اپنے حال کے تدارک میں نہ مشغول ہوئے فاخذتہم الصعقۃ

پھر پکڑ لیا انہیں ہلاک کرنے والے عذاب نے تین دن کے بعد وَهُمْ يَنظُرُونَ اور وہ انتظار کرتے تھے اور عذاب آنے کے یا حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی چیخ دیکھتے تھے جیسا کہ اس مقام کے سوا کئی بار مذکور ہو چکا فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکے وہ مِن قِيَامٍ اوٹھنا یہ اونکی
عاجزی سے کنایہ ہے یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہ تھے کہ اوٹھیں اور عذاب سے بھاگیں یا یہ طاقت نہ رکھتے تھے کہ اپنی قوم کی امداد پر
قائم ہوں اور عذاب دفع کرنے میں کوشش کریں وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ اور نہ تھے انتقام لینے والے یعنی نہ یہ کہ وہ
ایک دوسرے کو عذاب سے روک سکتے ہیں وَقَوْمَ نُوحٍ اور ہلاک کیا ہم نے قوم نوح کو مِّن قَبْلُ قوم عاد اور قوم ثمود سے پہلے إِنَّهُمْ
كَانُوا بیشک وہ لوگ تھے قَوْمًا فَاسِقِينَ ایک گروہ فاسق یعنی کفر اور عصیان کے سبب سے دائرہ اطاعت سے نکلے ہوئے
ع ۲۳
وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا اور آسمان کو ہم نے بنایا بِأَيْدٍ اپنی قوت الٰہی یعنی قدرت خدائی سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس قوت سے
جو ہم اوسکے پیدا کرنے پر رکھتے ہیں وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ اور ہم قادر ہیں اوسکے بنانے پر بندوں پر اسطرح ہم روزی
کشادہ کرنے والے ہیں جسطرح آسمان کو ہم نے کشادہ کردیا وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا اور بچھایا ہم نے زمین کو فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝
پھر خوب بچھایا ہم بچھانے والے وَمِن كُلِّ شَيْءٍ اور ہر جنس موجودات کی جنسوں میں سے خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ پیدا کی ہم نے دو قسم
کہ ایک دوسرے کی جوڑا ہونے والی ہے یا شکل کے لحاظ سے جیسے مرد عورت یا تخالف کی رو سے جیسے اوجالا اندھیرا یا آگے پیچھے آنے کی راہ سے
جیسے رات دن یا مخالفت کی وجہ سے جیسے تر خشک اور اسی طرح قیاس کرلینا چاہیے آسمان زمین پہاڑ میدان بر و بحر کفر و ایمان
شقاوت سعادت جاڑا گرمی جن و انس اور صفات میں سے جیسے حلم و قہر نامردی اور مردانگی سخاوت اور بخل اور اسی کے مثل ہیں حق و باطل
شیرینی تلخی بیماری صحت غنی ہونا فقیر ہونا ہنسنا رونا خوشی غم موت زندگی اور علی ہذا القیاس جسقدر خیال کیجیے خدا کی مخلوقات میں
جوڑ نکلینگے اور یہ جوڑ اسواسطے پیدا کیے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ شاید تم نصیحت پاؤ اور یہ بات جانو کہ وحدانیت اور فردانیت
خاص میری ہی صفت ہے اسواسطے کہ تعداد ممکنات کے خاصوں میں سے ہے اور میں واجب بالذات ہوں اور واجب تعداد اور انقسام
نہیں قبول کرتا ~~ نظم ~~ ذاتش از قسمت و تعدد پاک ❊ وحدتش مقدس از اشتراک ❊ از عدد وہم مزن کہ او فرد است ❊ کی عدد بہر فرد در خورد است
احدیست و شمار ازو معزول ❊ صمدیست نیاز و مخذول ❊ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ پس بھاگو اور رجوع کرو خدا کی توحید کی طرف
یا اوسکے عذاب سے اوسکے ثواب کی جانب یا اوسکی معصیت سے اوسکی طاعت کی طرف اور شیخ سہل تستری سے یہ معنی منقول ہیں کہ بھاگو
اوسکی طرف اوسکے ماسوا سے اور بحر الحقائق میں یہ معنی لکھے ہیں کہ اے لوگو جو بھاگے ہو خلق میں تعلق کے سبب حق میں بھاگو
قطع تعلق کرکے اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسطرف راجع ہے کہ اپنے وصف سے بھاگو حق کے وصف کی طرف بلکہ اپنے سے
فرار کرو اور حق کے ساتھ قرار پکڑو ❊ بیت ❊ ہیچ تن در تو نیاویخت کہ از خود نہ گریخت ❊ ہیچکس با تو نہ پیوست کہ از خود نہ برید ❊ إِنِّي لَكُم بیشک
میں تمہارے واسطے مِّنْهُ عذاب الٰہی سے نَذِيرٌ مُّبِينٌ ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یا وہ بات بیان کرنے والا ہوں جس سے
بچنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوا اور نہ ٹھہراؤ اور نہ پوجو مَعَ اللَّهِ خدا برحق کے ساتھ إِلَٰهًا آخَرَ کسی دوسرے معبود کو إِنِّي لَكُم
بیشک میں تمہارے واسطے مِّنْهُ خدا سے اوسکے غیر کی عبادت کرنے میں نَذِيرٌ ڈرانے والا ہوں مُّبِينٌ کھلا ہوا اور

کہا ہوا کَذٰلِکَ جسطرح تیری قوم کے لوگ تجھے سحر اور جنون کے ساتھ منسوب کرتے ہین اسی طرح مَآ اَتَی الَّذِیْنَ نہین آیا اون
لوگون کے پاس جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا قَالُوْا مگر یہ کہا اون لوگون نے کہ وہ رسول
سَاحِرٌ جادوگر ہے اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یا دیوانہ ہے اگر رسول نے اون لوگون کو معجزہ دکھایا تو اوسکے فعل کو اون لوگون نے سحر کہا
اور اگر رسول نے بعث و حشر کی خبر دی تو اوسکے قول کو اون لوگون نے دیوانون کی بات سے مشابہت دی اَتَوَاصَوْا بِهٖ کیا وصیت
کردی تھی اون اگلون نے ان پچھلون کو یہ اس بات کی کہ سب نے یہی بات کہی استفہام نفی کے معنی مین ہے یعنی وصیت نہین کی ہے بَلْ هُمْ
قَوْمٌ بلکہ وہ ایک گروہ ہین طَاغُوْنَ ۝ نافرمانی کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے اور اونکی نافرمانی اور زیادتی یہ بات کہلاتی ہے
فَتَوَلَّ پس منھ پھیر عَنْهُمْ اونسے بدلا لینے تا وقتیکہ قتال پیدا ہو فَمَآ اَنْتَ پس تو نہین ہے بِمَلُوْمٍ ۝ ملامت کیا ہوا
نزدیک کسیکے اوسکے منھ پھیرنے کی وجہ سے معالم مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
صحابہ رضی اللہ عنہم غمناک ہوے کہ اب وحی بند ہوئی اور نزول عذاب نزدیک ہو پہنچا تو پھر یہ آیت آئی کہ وَّذَكِّرْ اور نصیحت کے
وعظ اور نصیحت چھوڑ نکین فَاِنَّ الذِّكْرٰى پس بیشک نصیحت کرنا تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فائدہ کرتا ہے مومنون کو یعنی
کافرون کے عناد اور انکار کے سبب مومنون کی تربیت سے ہاتھ نہ اوٹھا اسی طرح نصیحت کرنے پر ثابت رہ کہ وعظ کرنے سے
بہت فائدے ہین فصول مین ہے کہ وعظ کرنے والے کے کلام مین دس چیزین ہونا چاہیے تاکہ سننے والون کو مفید ہو ایک تو خدا کی
نعمت لوگون کو یاد دلائے کہ وہ شکر گزاری کرین دوسری محنت اور مصیبت کا ثواب ذکر کرے کہ لوگ اوسپر صبر کرین تیسری گناہون کا
عذاب بیان کرے تاکہ اوس سے باز آئین اور توبہ کرین چوتھی شیطانی وسوسہ اور مکر سنائے کہ لوگ اوس سے بچین پانچوین
دنیا کا فنا اور زوال اور بے اعتبار ہونا ظاہر کرے کہ لوگ اوس سے دل نہ لگائین چھٹی موت کا برابر ذکر کرتا رہے کہ سننے والے
چلنے پر آمادہ ہو جائین ساتوین قیامت اور اوسکی ہولون کا ذکر سنائے کہ اوس دن کا کام بنائین آٹھوین دوزخ کے درجے
اور اقسام عذاب شمار کرے کہ اوس سے ڈرین نوین بہشت کے درجے اور اوسکی نعمتین گنے تاکہ اوسکی طرف راغب ہون دسوین
کلام کی بنیاد خوف و رجا پر رکھے یعنی کبھی حق تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت بیان کرے تاکہ اوس سے ڈرین اور کبھی اوسکی رحمت مغفرت
مہربانی تقریر کرے تاکہ اوس سے امیدوار ہون تو جو نصیحت اور وعظ ان چیزون کو شامل ہو مومنون کو اوس سے نفع حاصل ہو
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور ہمنے نہین پیدا کیا جنون اور آدمیون کو جو اہل ایمان ہین اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مگر اسواسطے
کہ میری عبادت کرین یا جتنے جن اور انسان ہین اون سب کو ہمنے نہین پیدا کیا مگر اسواسطے کہ اونکو اپنی عبادت کا ہم حکم کرین
اور سب کو حکم کیا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر اسواسطے کہ ہمکو وہ
پہچانین اور سب اوسے پہچانتے ہین بعضے حکم نہین مانتے اور بعضے اوسکی عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین اس آیت کے دقائق اور
حقائق جواہر التفسیر کے حوالہ ہین وَمَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ اور نہین چاہتا ہون مین اپنے پیدا کیے ہوون سے مِّنْ رِّزْقٍ کچھ روزی
وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اور نہین چاہتا ہون کہ کھانا دین مجھے یعنی روزی دینا اور کھانا کھلانا میری ہی صفت ہے

پس اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ تحقیق کہ اللہ وہی ہی روزی دینے والا بندون کا اوسکا غیر نہین ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ خداوند قوت
اور قدرت والا اپنی قدرت مین استوار اور ثابت ترجمہ رشتہ مین قوی اور متین کے معنی لکھے ہین کہ اوسکی قدرت ظاہر اور اوسکی قوت
بالغہ کی دلیل ہوئی اور اوسکی شدت قوت اوسکی متانت قدرت پر حجت ہوگئی نہ کارسازی مین اوسکی متانت کو کچھ قصور ہی اور نہ رزق رسانی
اور بندہ نوازی مین اوسکی قدرت کو کمی اور قصور ہی نظم رساند رزق بر وجہی کہ شاید بسازد کار انوعی کہ بایدش برد زحمت نوالدہ را
نوازد بہ رحمت یکسان ہی اکارسازو فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے ہی جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر
کفر کے سبب سے یعنی مکہ والون کے واسطے ہی ذَنُوْبًا حصہ عذاب مین سے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ مانند اونکے یارون کے
حصے کہ وہ اگلے کافر تھے یعنی جو عذاب اونپر پہونچا تھا وہ انپر بھی پہونچیگا فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ پس چاہیے کہ جلدی نکرین
اوسے طلب کرنے مین فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وائے اون لوگون پر جو کافر ہوے مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ
يُوْعَدُوْنَ عذاب سے اونکے اوس دن کے جسکا وعدہ دیے گئے ہین اور وہ قیامت کا دن ہی یا جنگ بدر کا واللہ اعلم

سورۃ الطور مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع واربعون آیۃ
سورہ طور مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونچاس آیتین ہین

وَالطُّوْرِ قسم طور سینا پہاڑ کی یعنی جبل زبیر کی جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کا کلام سنا اور بعضون نے کہا ہی
کہ مطلق پہاڑ مراد ہین کہ زمین کی میخین ہین وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ اور قسم کتاب کی لکھی ہوئی فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ
ایسے صحیفہ مین جو پڑھتے وقت کھولا جاتا ہی اس کتاب سے قرآن مراد ہی یا وہ چیز جو لوح محفوظ مین لکھی گئی ہی اس تقدیر پر
رق منشور مجازہ ہوگا اسواسطے کہ لوح محفوظ زمرد سبز کی ہی یا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی تختیان مراد ہین کہ اونپر
لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا توریت مراد ہی کہ اوسمین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھی تھی یا اعمال لکھنے والے فرشتون کے
نوشتے مراد ہین یا وہ کتاب مقصود ہی جو حق تعالیٰ نے فرشتون کے واسطے لکھی ہی کہ اوسمین جو کچھ ہوا ہی اور ہوگا اوسکا علم پڑھتے ہین
وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ اور قسم ہی آباد گھر کی یعنی کعبہ کی کہ حاجیون کی زیارت اور مجاورون کی خدمت سے اوسکی آبادی ہی یا اوس محل کی
جو ساتوین آسمان پر کعبہ شریف کے مقابل اور محاذی واقع ہوا ہی اور آباد ہی اس سبب سے ہی کہ فرشتے کثرت سے اوسکا طواف کرتے ہین وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوْعِ اور قسم اونچی چھت یعنی آسمان کی کہ انوار حکمت جمع ہونے اور اسرار فطرت چھپے رہنے کی جگہ ہی یا قسم عرش اعلیٰ کی وَالْبَحْرِ
الْمَسْجُوْرِ اور قسم دریا کی جو چڑھا اور بڑھا ہی یعنی بحر محیط کی یا بحر الحیوان کی جو عرش کے نیچے ہی پانی کا دریا ہی چالیس دن تک قبرون پر
پہلے نفخہ کے بعد مینہ برسایئنگے تاکہ دوسرے نفخہ کے ساتھ قبرون سے مردے نکل آئین یا بحر مسجور جہنم ہی اور ارباب تحقیق کے نزدیک طور نفس ہی کہ کلیم
قلب اوسپر حق سبحانہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہی اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب مین قلم صنع ازلی نے لکھا ہوا ہی کتب فی قلوبہم
الایمان اور بیت معمور عارفون کے دل کا بیت ہی کہ تجلیات سبحانی کی منظرون سے آبادی پائی ہی اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی

وقف لازم

کہ خانہ دل کی چھت ہی اور بحر مسجور وہ دل ہی جو آتش محبت سے بھرا ہوا ہو اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک تیرے رب کا
عذاب لَوَاقِعٌ ضرور ہونے والا ہی اور اوترنے والا ہی مَا لَهُ نہین ہی اوس عذاب کو مِنْ دَافِعٍ کوئی دفع کرنے والا بلکہ ہر حال مین
وہ واقع ہوگا يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ جسدن پھریگا آسمان مَوْرًا پھرنا یعنی اضطراب مین آکر پھٹ جائیگا وَتَسِيرُ الْجِبَالُ
اور چلینگے پہاڑ یعنی ہوا مین اوڑ جائینگے روئی کی طرح سَيْرًا چلنا یعنی اوڑکر فَوَيْلٌ پس عذاب کی سختی يَوْمَئِذٍ اوسدن
لِّلْمُكَذِّبِينَ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہوگی جنھون نے خدا رسول کی بات کو جھوٹ جانا الَّذِينَ هُمْ وہ لوگ جو فِي خَوْضٍ
شروع کرنے مین باطل باتون کے کہ قرآن شریف پڑھتے ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب اور بعث و حشر کا انکار يَلْعَبُونَ کھیل
کرتے ہین یعنی غفلت کی رو سے بیہودہ باتین کرتے ہین اور بیہودہ کلام کہتے ہین يَوْمَ يُدَعُّونَ نہین ڈرتے اوسدن سے جسدن
ڈالے جائینگے کافر یعنی ذلت اور سختی کے ساتھ کھینچے جائینگے إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کی طرف دَعًّا کھینچنا لکھا ہی کہ کافرون کے
ہاتھ تو اونکی گردنون مین باندھینگے اور اونکی پیشانیان پیرون کی پشت سے جوڑینگے اور دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے کہ هَٰذِهِ
النَّارُ الَّتِي یہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ بِهَا تھے تم اوسکے ساتھ تُكَذِّبُونَ تکذیب کرتے اور باور نہ رکھتے
اور پیغمبر کی وحی کو سحر جانتے تھے أَفَسِحْرٌ هَٰذَا کیا سحر ہی یہ جو تم دیکھتے ہو أَمْ أَنْتُمْ یا تم لَا تُبْصِرُونَ
نہین دیکھتے ہو یہان جسطرح دنیا مین کہتے تھے کہ ہماری نظربندی کردی ہی اصْلَوْهَا او دوزخ مین فَاصْبِرُوا
پھر صبر کرو اوسکے عذاب پر أَوْ لَا تَصْبِرُوا یا نہ صبر کرو بے صبری کرو سَوَاءٌ یکسان ہی عَلَيْكُمْ
تمپر صبر اور بے صبری یعنی نہ بچ سکتے ہو نہ بھاگ سکتے ہو اور ہمیشہ عذاب مین رہوگے إِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہین کہ
جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اوس چیز کی جو تم عمل کرتے تھے دنیا مین إِنَّ الْمُتَّقِينَ بیشک پرہیزگار
لوگ جنھون نے کفر اور شرک سے پرہیز کیا فِي جَنَّاتٍ باغون مین ہین اور کیا باغ ہین وَنَعِيمٍ اور نعمتون مین ہین
اور کیا نعمتین ہین فَاكِهِينَ خوش اور مزے اوڑانے والے بِمَا آتَاهُمْ اوس چیز کے سبب جو عطا کی ہی اونکو رَبُّهُمْ
اونکے رب نے ہمیشہ کے واسطے بزرگیان وَوَقَاهُمْ اور بسبب اوسکے بچایا اونکو رَبُّهُمْ اونکے رب نے عَذَابَ
الْجَحِيمِ عذاب دوزخ سے اور جنت کے فرشتے برابر اونسے کہینگے کہ كُلُوا کھاؤ جنت کے کھانے وَاشْرَبُوا اور پیو پینے کی
چیزین کھانا پینا هَنِيئًا پچتا ہوا کہ نہ بدہضمی ہو اور نہ کمی کرے اور تمھارے واسطے یہ ہی بِمَا كُنْتُمْ بسبب اوسکے جو
کرتے تھے تم دنیا مین تَعْمَلُونَ عمل کرتے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چند وعدہ بندہ کے کام پر ہی مگر اصل اوسکا
فضل ہی ورنہ ظاہر ہی کہ ہمارے کام کی کیا مزدوری ہوگی نظم ندارد فعل من آن زور بازو * کہ با فضل تو گردد ہم ترازو * بفضل
خویش و لطفت شو مرا یار * بعدل خود مکن با فعل من کار * مُتَّكِئِينَ تکیہ لگانے والے یعنی متقی لوگ بہشت مین تکیہ لگائے ہوئے
عَلَىٰ سُرُرٍ مَصْفُوفَةٍ تختون پر جو سونے سے منڈھے ہونگے یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے بچھے ہونگے وَزَوَّجْنَاهُمْ اور جوڑا
کردینگے ہم اونکو بِحُورٍ عِينٍ اون عورتون کے ساتھ جنکا رنگ گورا آنکھین کشادہ ہین وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ

ایمان لائے خدا اور رسول کا وَاتَّبَعَتْهُمْ اور پیروی کی اونکی ذُرِّيَّتُهُمْ اونکی اولاد نے بِاِيْمَانٍ ایمان کے ساتھ یا ایمان کے کامون مین
یا ایمان روز میثاق مین اَلْحَقْنَا بِهِمْ ملا دینگے ہم اونکے ساتھ ذُرِّيَّتَهُمْ اونکی اولاد کو حور اونکے بہشت مین یا اونکے درجون پر
پہونچنے مین یعنی اگر باپ دادا اونکے درجے بلند ہونگے تو اونکی اولاد کے درجے بھی ہم بلند کر دینگے تاکہ باپون کی آنکھیں اولاد کے دیدار سے
روشن ہون وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ اور ہم نہ گھٹائینگے باپون سے اس ملا دینے کے سبب مِّنْ عَمَلِهِمْ اونکے ثواب مین سے اونکے
کامون کے مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز یعنی اولاد کو اونکے باپون کے درجون پر ہم پہونچا دینگے بے اسکے کہ باپون کا ثواب کچھ کم ہو جائے بلکہ اپنے
فضل و کرم سے اولاد کے رتبے مین ہم بلندی عطا کرینگے شیخ الاسلام حسین مروزی اپنے استاد خواجہ امام بوعلی سرخسی رحمہما اللہ تعالی
نقل کرتے ہین کہ ایمان اور عمل بہشت اور درجات بہشت کے واسطے علت نہین ہین اور بہشت اور اونکے درجات کا وعدہ
ایمان اور عمل پر ہی ہے ایمان اور عمل کے نہین اور ایمان اور عمل کا وعدہ [illegible]
تا فضل بہانہ جو و کار تمام شود کُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مکلف عاقل بالغ بِمَا كَسَبَ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کی رَهِيْنٌ
گرو ہو قیامت کے دن یعنی اپنے کامون کی جزا کے ساتھ بندھا ہوا ہے کہ اوس سے رہائی کی شکل نہین رکھتا اور دوسرے کے کام پر
مواخذہ نہین اور مکلفہ عورت کا بھی یہی حکم ہے وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ اور زیادہ دینگے ہم متقیون کو یعنی جو کچھ اونکو ہم دے چکے ہین
مزید براں اور دینگے جس قسم کے میوے وہ چاہینگے وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ اور اوس چیز کے گوشت مین سے جسکو وہ خواہش
کرینگے يَتَنَازَعُوْنَ ایک دوسرے کو دینگے فِيْهَا جنت مین كَاْسًا کاسے بھرے ہوے شراب بہشت سے اور بہت صحیح
یہ بات ہے کہ یہان کاسے سے شراب مراد ہے چیز کا نام برتن کے نام پر رکھدیا ہے یعنی مومنون کو ایسی شراب پلائینگے کہ لَّا لَغْوٌ فِيْهَا کوئی بیہودہ
بات ہوگی اوس مین یعنی اوسکے پیتے وقت لغو بکینگے اور نہ جھگڑینگے جیسے دنیا مین فاسقون اور شرابیون کی عادت ہے وَلَا تَاْثِيْمٌ اور
نہ گنہگار ہونگے یعنی اونسے ایسا کوئی کام نہوگا جو گناہ کا موجب ہو وَيَطُوْفُ اور پھرینگے عَلَيْهِمْ اونکے گرد خدمت کے واسطے
غِلْمَانٌ لَّهُمْ غلام جو خدمت کرنے والے اونکے ہین لڑکون کی صورت پر پیدا کیے گئے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ صفائی اور لطافت مین
لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ موتی ہین چھپے ہوئے سیپی مین کہ اون تک کسیکا ہاتھ نہین پہونچا معالم مین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے
کہ کسی نے کہا کہ خادم تو ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا کہ خادم پر مخدوم کو ایسی فضیلت ہوگی جیسے ستارون پر چودھوین
رات کے چاند کو ہوتی ہے تبیان مین ہے کہ مشرکون کے لڑکے جنتیون کے غلام ہونگے اور لڑکیاں حور عین اور مومنون کی
اولاد اپنے باپون کے ساتھ اوسی ہیئت پر ہوگی جسطرح دنیا مین تھی اور یہ عجیب غریب نقل ہے وَاَقْبَلَ اور متوجہ ہونگے بَعْضُهُمْ
بعضے جنتی عَلٰى بَعْضٍ بعض پر يَتَسَآءَلُوْنَ پوچھتے ہونگے ایک دوسرے کا احوال اور اعمال قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا
کہینگے وہ کہ بیشک ہم تھے قَبْلُ پہلے اس سے فِيْٓ اَهْلِنَا اپنے لوگون کے درمیان مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے عذاب
الٰہی سے یا خاتمہ کی برائی یا دشمنون کے برا کہنے یا انجام کار سے فَمَنَّ اللّٰهُ پھر احسان رکھا اللہ نے عَلَيْنَا ہم پر اپنی رحمت
یا توفیق عصمت سے وَوَقٰنَا اور بچایا ہمکو عَذَابَ السَّمُوْمِ آگ کے عذاب سے جو لو کی طرح مسام مین

تو وہ کرتی تو اور بعضون نے کہا ہی کہ سموم جہنم کا نام ہی إِنَّا بیشک ہم كُنَّا تھے ہم مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ اس سے پہلے دنیا مین کہ عبادت
کرتے تھے خدا کی اور اوسے پکارتے تھے اور دوزخ سے بچاو مانگتے تھے تو اوسنے ہماری دعا قبول فرمائی إِنَّهُ بیشک وہ هُوَ الْبَرُّ
وہ تو ہی بھلائی کرنے والا بندون کے ساتھ الرَّحِيمُ مہربان اوپر لکھا ہی کہ کافر مکہ معظمہ کی گھاٹیون پر کھڑے ہوتے اور
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے قافلون کے سامنے کاہن مجنون شاعر ساحر کہتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اونکی ان باتون سے نہایت غمگین ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے
موافق اہل مکہ کو اور اسپر ثابت رہو اور مشرکون کی باتون پر غمگین ہو فَمَا أَنْتَ پس نہین ہی تو بِنِعْمَتِ رَبِّكَ اپنے رب کی
نعمت ہونیکے ساتھ یعنی بحمد اللہ وبنعمتہ بِكَاهِنٍ کاہن جو غیب کی خبر بتلاتا ہی اور بے بہرہ ہی اوس سے وَلَا مَجْنُونٍ اور نہ تو دیوانہ ہی جسکی
عقل پوشیدہ ہوئی ہی یا جن اوسپر غالب ہوتا ہی أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ بلکہ وہ کافر کہتے ہین کہ وہ شاعر ہی
نَتَرَبَّصُ بِهِ انتظار کرتے ہین ہم اوسکے ساتھ رَيْبَ الْمَنُونِ حادثہ زمانہ کا یعنی ہم اوسکی موت کے منتظر ہین
جیسے اور شاعر مرگئے یا ہم امید رکھتے ہین کہ اوسکی موت بھی اوسکے باپ دادا کی موت کے مثل ہو یعنی جلدی مرجائے اور
بڑھاپے تک نہ پہونچے پس قُلْ تو کہہ تَرَبَّصُوا کہ منتظر رہو میری موت کے فَإِنِّي مَعَكُمْ پس بیشک مین بھی
تمھارے ساتھ مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ منتظرون مین سے ہون یعنی تمھارے ہلاک ہونیکا منتظر ہون جسطرح تم میرے
ہلاک ہونیکے منتظر ہو أَمْ تَأْمُرُهُمْ کیا حکم کرتے ہین انکو أَحْلَامُهُمْ اونکی عقلین بِهَذَا ان باتون کا جو ایک دوسری کی
نقیض ہین کہ تجھکو کاہن کہتے ہین اور کاہن ہونے کو تیز عقل ہونا لازم ہی اور پھر مجنون بھی کہتے ہین اور مجنون کے ساتھ
عقل اکٹھا نہین ہوتی اور شعر کے ساتھ منسوب کرتے ہین شاعر کا کلام موزون اور خیالی ہونا چاہیے اور وہ بھی جنون کے ساتھ جمع
نہین ہوتا پس کافرون کی یہ باتین عقل کے موافق نہین ہین أَمْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ گروہ ہین طَاغُونَ حد سے گذرے ہوے جھگڑے
اور عناد مین أَمْ يَقُولُونَ بلکہ کہتے ہین تَقَوَّلَهُ کہ اوسنے قرآن بنالیا ہی اپنی طرف سے اور ایسا نہین ہی جیسا وہ کہتے ہین
بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ بلکہ وہ نہین ایمان لاتے ہین تکبر اور حسد کی وجہ سے فَلْيَأْتُوا پس کہہ کہ لاوین بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ
کوئی بات قرآن کے مثل إِنْ كَانُوا اگر ہین صَادِقِينَ سچے اس بات مین کہ قرآن اپنی طرف سے بن سکتا ہی یعنی اگر قرآن
بنالینے کی چیز ہی تو یہ لوگ عرب کے فصیح اور بلیغ ہین انسے کہہ کہ اوسکے مثل ایک بات بناؤ أَمْ خُلِقُوا کیا پیدا کیے گئے ہین وہ
مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ بے چیز کے یعنی بے مان باپ کے مراد یہ ہی کہ یہ لوگ آدمی ہین آدمی سے پیدا ہوے جماد نہین ہین کہ امور نہ سمجھین
بعضون نے آیت کے معنی اس طرح کیے ہین کیا وہ مخلوق ہین بے خالق کے اور محال ہی کہ کوئی پیدا کیا ہوا بے پیدا کرنے والے کے ہو أَمْ هُمُ
الْخَالِقُونَ یا وہ پیدا کرنے والے ہین خود اپنے کو اور یہ بات صاف باطل ہی کہ کوئی معدوم کسی چیز کو کیونکر موجود کر سکتا ہے
أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کیا اونھون نے پیدا کیے آسمان اور زمین ایسا نہین ہی بَلْ لَا يُوقِنُونَ
بلکہ وہ یقین نہین کرتے شک مین پڑے ہین أَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَائِنُ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کے

ع ۱ / ۳۹

یعنی فضل کے خزانے کہ جسکو چاہیں نبوت دیں یا علم کے خزانے تاکہ جان لیں کہ منصب نبوت کے قابل کون ہے اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ
یا وہ مسلط اور غالب ہیں اور مسلط کہ جو کچھ چاہیں کریں اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ کیا اونکے واسطے سیڑھی ہے کہ اوسپر چڑھ کر آسمان پر چلے جا
يَسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ سنتے ہیں اوسمیں فرشتوں کی باتیں جو کہ غیب میں سے فرشتوں کی جانب وحی کیجاتی ہیں اگر ایسا ہے فَلْيَأْتِ
تو چاہیے کہ لائے مُسْتَمِعُهُمْ اپنے سننے والے کو جو آسمان پر گیا اور غیب کا پیغام سن آیا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ کھلی ہوئی دلیل کے
ساتھ جو اس بات پر گواہ ہو کہ اوسکا سن آنا سچ ہے اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ کیا اللہ کے واسطے بیٹیاں ہیں وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ
اور تمھارے لیے بیٹے ہیں اس کلام میں مشرکوں کی حماقت و جہالت بیان کرتا ہے اور کئی بار اوپر گذرا اَمْ تَسْئَلُهُمْ کیا مانگتا ہے تو
اونسے احکام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا کہ اونپر تاوان پڑا فَهُمْ پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ تاوان پڑنے سے مُّثْقَلُوْنَ
گران بار ہوتے ہیں اور تجھسے منہ پھیرتے ہیں اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس وہ چیز ہے جسمیں غیب لکھا ہوا ہے
یعنی لوح محفوظ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ پس وہ لکھتے ہیں کہ قیامت اور بعث کے باب میں پیغمبر کی خبر باطل ہے یا یہ لکھتے ہیں کہ
تمھاری موت کب ہوگی اور ایسا نہیں ہے اَمْ يُرِيْدُوْنَ بلکہ چاہتے ہیں كَيْدًا مکر اور قصد تیرے بارہ میں اس سے وہ
مکر مراد ہے جو دار الندوہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کرتے تھے کہ قتل کیجیے یا قید یا شہر بدر فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وہ
لوگ جو ایمان لائے هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ وہی مکر کیے گئے ہیں یعنی اوس کید اور مکر کی سزا اور وبال اونہی پر پڑیگا اور جنگ بدر میں
قتل کیے جائینگے اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہے اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کوئی معبود خداے برحق کے سوا کہ جو عذاب اونکے مکر کی مکافات
وہ اونسے روک رکھے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی اللہ کے واسطے ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اوس چیز سے جسے اوسکا شریک لاتے ہیں
یا اوسکے واسطے شریک پکڑتے ہیں ۔ نظم ۔ نزدیک عزتش نہ نشیند غبار شرک ✽ با وحدتش کسے دم شرکت چسان زند ✽ ہر طرح
کا فگند بوصفش خیال و وہم ✽ دست کمال آتش غیرت دران زند ✽ قریش کے معاند حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہتے تھے کہ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ آسمان کا ٹکڑا ہمپر اوتار و اگر اپنے وعدہ میں سچے ہو تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ
يَّرَوْا اور اگر دیکھیں كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان کا سَاقِطًا اوترنے والا اونکے سرپر تو يَقُوْلُوْا کہیں دشمنی اور تکبر کی
راہ سے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہیں بلکہ سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ابر ہے ایک پر ایک بندھا اور تہ بر تہ جمپا ہوا یعنی باوصف اسکے کہ عذاب کے
آثار دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں فَذَرْهُمْ پس ہاتھ روک اونسے اور اونکو چھوڑ دے یعنی اونسے جنگ نہ کر ابھی قتال کے دنوں کی
نہیں ہے اور اونکی سزا چھوڑ دے حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ آنکھوں سے دیکھ لیں يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ اوس دن کو جسمیں وہ
يُصْعَقُوْنَ ہلاک کیے جائینگے یا نفخہ اولی سے بیہوش ہو جائینگے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جسدن نہ نفع کریگا اور نہ باز رکھیگا عَنْهُمْ
اونسے كَيْدُهُمْ اونکا مکر شَيْئًا کسی چیز کو عذاب میں سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ مدد دیے جائینگے عذاب دینے والے عذاب
اونسے عذاب کو نہ روکیگا اوسدن سے قیامت کا دن مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ روز بدر مراد ہے وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور بیچ
تحقیق کہ اون لوگوں کے واسطے جو کافر ہوے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ عذاب ہے عذاب آخرت سے پہلے جیسا لوگوں کی طرح ...

یا دنیا مین مواخذہ جنگ بدر مین قتل ہوکر اور سات برس کے قحط مین مبتلا ہوگئے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ اور لیکن بہت کافر
لَا یَعْلَمُوْنَ نہین جانتے اسے وَاصْبِرْ اور صبر کر لِحُکْمِ رَبِّکَ اپنے رب کے حکم کے واسطے کہ اونکے بارہ مین نازل ہوا اونکو
مہلت دیکر اور خود اونسے تکلیف اوٹھا کر فَاِنَّکَ بس بیشک تو بِاَعْیُنِنَا ہماری حفاظت مین ہے اور ہم تجھکو دیکھتے ہین اور تیری حفاظت
کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ اور نماز پڑھ اپنے رب کے حکم کے ساتھ حِیْنَ تَقُوْمُ جس وقت کہ اوٹھے تو خواب سے یا جب نماز پر
کھڑا ہو تو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ کہہ یا مجلس سے تم اوٹھو تو کہو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ
حدیث مین ہے کہ مجلس سے اوٹھتے وقت جب یہ کلمات کہتے ہین تو جو لغو اور لہو اوس مجلس مین واقع ہوا ہو یہ کلمات اون سب کا کفارہ
ہوجاتے ہین وَمِنَ اللَّیْلِ اور کچھ رات فَسَبِّحْہُ پس نماز پڑھ اوسکے واسطے اس لیے کہ رات کو عبادت کرنا ریا سے بہت دور ہے اور نفس پر
بہت سخت ہے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور نماز ادا کر تارے پھرنے کے پیچھے یعنی جب صبح کے اوجالے مین تارے غائب ہوجائین اس سے نماز
فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت مراد ہین اور صاحب موضح اور مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ اس سے صبح کی نماز مراد ہے

ع ۲

سورۃ النجم مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی اثنتان وستون آیۃ
سورۂ نجم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	اور وہ باسٹھ آیتین ہین

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علانیہ دعوت اسلام کی تو مشرکون نے طعن شروع کی اور کہنے لگے کہ معاذ اللہ
محمد اپنے باپ دادا کے دین سے گمراہ ہوگیا اور خطا کی تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالنَّجْمِ قسم ستارے کی اِذَا ھَوٰی جب طلوع
کرے یا غروب اس سے سب تارے مراد ہین کہ مسافرون کو راہ بتانے والے ہین تری اور خشکی مین یا وہ ستارے مراد ہین جو حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت زمین کے نزدیک آگئے تھے یا وہ ستارے مقصود ہین جنسے شیطانون کو مارتے ہین
جب وہ آسمان کے قریب چوری کر فرشتون کی باتین سننے کو جاتے ہین اور بعضون کے نزدیک نجم ثریا ہے یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہے کہ نجم
قرآن مراد ہے اور ھوی نزول کے معنی مین ہے یعنی قسم ہے قرآن کی سورتون اور آیتون کی جب وہ نازل ہوتی ہین اور ایک گروہ کے
نزدیک وہ گھاس ہے جسکی ٹہنی نہین ہوتی اور ھوی یعنی سقط یعنی قسم اوس گھاس کی جب وہ گر پڑتی ہے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ ستارہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہے جب شب معراج مین آپ آسمان پر سے اوترے اور لباب مین کہا ہے کہ
نجم آنحضرت ہی مراد ہین جب شب معراج مین آپ آسمان پر گئے اور ھوی سے دونون معنی لے سکتے ہین اور محققین کے نزدیک یہ ہے کہ
حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستارۂ دل کی قسم کھائی جو آسمان توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا ہے اور جواب قسم یہ ہے کہ
مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ گمراہ نہین ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکا نام صاحب اس جہت سے ہے کہ آپ دعوت اسلام
سے قبل کافرون کی صحبت مین بیٹھنے پر مامور تھے وَمَا غَوٰی اور راہ سے خطا نہین کی اور کسی باطل امر کا اعتقاد نہین کیا وَمَا یَنْطِقُ
اور نہین بیان کرتا ہے عَنِ الْھَوٰی اپنے نفس کی خواہش سے یا اپنی طبیعت کی آرزو سے یعنی باطل کلام نہین کرتا ہے اور اصل معنی یہ ہین

کہ سچا بولنا قرآن کے ساتھ ہوا اپنی خواہش نفس کے ساتھ نہیں اِنْ هُوَ نہیں وہ جسکے ساتھ وہ بولتا ہی اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى سے ۵
مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے اوسکی طرف عَلَّمَهٗ سکھائی اوسکو یہ وحی اور لایا اوسکے پاس فرشتہ شَدِيْدُ الْقُوٰى سخت قوتوں والا
یعنی جبریل امین اور اونکی قوت سے ایک یہ بات تھی کہ قوم لوط کے شہر کو زمین سے اوکھاڑ کر اپنے بازو پر اوٹھا لیا اور آسمان کے قریب
لیجا کر اولٹ دیا اور اونکی ایک چیخ سے تمام قوم ثمود مر گئی ذُوْ مِرَّةٍ اچھی صورت والا فَاسْتَوٰى پھر سیدھا کھڑا ہوا یعنی
جبرئیل علیہ السلام اوسکام پیغمبری کے ساتھ قائم ہوگئے جسپر مامور تھے یا اپنی اصلی صورت پر ٹھہرے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى
اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پہ تھا یعنی مطلع آفتاب کے قریب یہانتک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دیکھا اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت جبرئیل کو کسی نے صورت اصلی پر نہیں دیکھا اور آپ نے اونکو دوبار دیکھا ہے پہلی بار تو جب اونکی
صورت پر دیکھا تو بیہوش ہو گئے اور جب آپ ہوش میں آئے تو حضرت جبرئیل کو اپنے قریب دیکھا کہ ایک ہاتھ آپکے سینہ مبارک پر دوسرا
آپکے شانہ پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے حق تعالی اسی بات سے خبر دیتا ہے کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر علیہما السلام کے بعد اسکے
کہ آپ جبرئیل امین کو دیکھکر بیہوش ہو گئے تھے فَتَدَلّٰى پھر سر جھکایا حضرت سے بات کرنے کو فَكَانَ تو تھا فرق جبرئیل اور محمد
علیہما السلام کے درمیان قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمانوں کے درمیان کا اَوْ اَدْنٰى بلکہ اوس سے بھی بہت کم فَاَوْحٰى پھر وحی کی
جبرئیل نے اور ظاہر کر دیا اِلٰى عَبْدِهٖ خدا کے بندہ کی طرف کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مَآ اَوْحٰى جو کچھ وحی کی خدا نے یعنی
جبرئیل امین سے کہا اور بعض کے قول پر یعنی ضمیریں حق تعالی کی طرف پھرتی ہیں اور بعض محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسطرح کہ ثُمَّ
دَنٰى پھر نزدیک ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احدیت کے ساتھ یعنی مقرب درگاہ الٰہی ہوئے مرتبہ میں مکان میں نہیں فَتَدَلّٰى پھر فروتنی کی یعنی
خدمت کا سجدہ بجا لائے اور چونکہ وہ مرتبہ خدمت کے واسطے سے پایا تھا تو دوبارہ زیادہ خدمت ادا کی اور سجدہ میں قرب کا وعدہ بھی ہے کہ
اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اَنْ يَّكُوْنَ سَاجِدًا اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کنایہ ہے تاکید قربت اور تقریر محبت سے فہم کے قریب ہو جانے کے
واسطے تمثیل کی صورت میں وارد ہوا اسواسطے کہ عرب کے بڑے آدمیوں کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عہد پکا کرنا چاہتے کہ یہ عہد ٹوٹنے نہ پائے
تو دونوں عہد کرنے والے اپنی کمان لاتے اور ایک دوسرے سے ملاتے اور دونوں عہد کرنے والے دونوں قبضے پکڑکے ایک ہی بار کھینچکر
متفق ہو کے ایک تیر اوسمیں پھینکتے اور اون دونوں عہد کرنے والوں سے یہ صورت ظاہر ہوتا ان معنی کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے
درمیان موافقت کلی متحقق ہوگئی اور ایسا اتحاد ہو گیا کہ اسکے بعد ایک کی رضامندی اور ناراضی دوسرے کی رضامندی اور ناراضی کا
سبب ہوگی تو گویا اوس آیت باعنایت میں یہی معنی ادا کیے گئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت اور محبت
حق تعالی کے ساتھ اس مرتبہ ہے کہ جو مقبول رسول ہے وہ مقبول خدا ہے اور جو مردود جناب مصطفی ہے وہ مردود بارگاہ [illegible]
اور علی ہذا القیاس اور محققوں کے نزدیک دَنٰى اشارہ ہے آپکے مکان نفس کی طرف اور فَتَدَلّٰى آپکے دل کے بڑھنے [illegible]
اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ آپکی روح کے مقام کی طرف اور اَوْ اَدْنٰى آپکے سر منزلہ کے مرتبہ کی جانب اور آپکا نفس [illegible]
اور آپکا دل منزل محبت میں اور آپکی روح مقام قربت میں اور آپکا سر مرتبہ مشاہدہ میں شیخ ابو الحسن نوری سے لوگوں نے [illegible]

یعنی اوس پوچھنے جواب دیا کہ جہان جبرئیل علیہ السلام کی گنجایش نہین نوری کون ہی کہ اوس کی بات کہے شعر محرمان نہ در حرم و حیات بہ پردۂ راز
عشق نور ذات بہتر کی آسمی ارو دور شد بہ پردگی پردہ از رو نور شد ۔ کیست کو ان پردہ شود کارساز ہر مرکبہ گوید ان پردہ باز
فاوحی الی عبدہ ما اوحی پھر وحی کی خدا نے اپنے بندہ کی طرف جو کچھ وحی کی بعضے علما کہتے ہین کہ اولی یہ ہی کہ اوس وحی سے ہم تعرض
نکرین اور اوسے پردہ ہی مین رکھین اور ایک گروہ عالمون کا کہتا ہی کہ اوس وحی مین سے جو کچھ کسی حدیث یا قول صحابہ مین ہم تک
پہونچا ہو اوسکا ذکر کچھ نقصان نہین کرتا اور اس باب مین بہت سی روایتین آئی ہین اور تفسیرون مین بڑی شرح اور بسط سے مذکور ہین
یہان ہم [illegible] اختصار کیا جاتا ہی ایک یہ کہ وحی کی کہ [illegible] امت تیری [illegible] ساتھ
اونکے صاحب کی بہشت مین داخل ہو [illegible] دوسری یہ کہ حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد انا و انت و [illegible] یہ جواب مین
فرمایا رب انا و انت و ما سوی ذلک [illegible] تیسری یہ کہ [illegible] تیری امت میری اطاعت [illegible]
[illegible] ہو اوس کی طاعت میری رضا سے ہو اور اوس کی معصیت میری قضا سے تو جو کچھ میری رضا کے ساتھ اوس سے صادر [illegible]
[illegible] کے ساتھ ہو قبول کرونگا اسواسطے کہ کریم ہون اور جو کچھ میری قضا یعنی حکم کے سبب سے اوس سے ظہور مین آتا ہی اگرچہ [illegible]
[illegible] ہوا اوس سے درگذر کرونگا اسواسطے کہ رحیم ہون ما کذب الفؤاد جھوٹ نہین کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل نے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ما رای جو کچھ کہ دیکھا [illegible] ایک قول پر حضرت جبرئیل ہین اور دوسرے قول پر حق سبحانہ تعالی
اور صحابہ اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین حق تعالی کو دیکھا تھا اور مفسرین کا ایک گروہ اس بات پر
ہی کہ حق تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بینائی دل مین رکھدی تھی کہ آپ نے دل کی آنکھ سے حق تعالی کو دیکھا نظم کلام سعدی
[illegible] شنید بہ خداوند جہان [illegible] بہ جہت [illegible] دیدن کہ حیرت [illegible] چشم و چشمش [illegible] افتمارونہ
علی ما یری کیا جھگڑتے ہو تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس چیز پر جو اونھون نے شب معراج مین دیکھی اور جھگڑا یہ تھا کہ
کافرون نے بیت المقدس کی صفت اور قافلے کا حال پوچھا ولقد راٰہ اور تحقیق کہ دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر
نزلۃ اخری ایک بار اور عند سدرۃ المنتہی سدرۃ المنتہی کے درخت کے پاس اور وہ ایک درخت ہی کہ
خلائق کا علم وہان منتہی ہو جاتا ہی اور سارے اعمال بھی وہین تک پہونچتے ہین آگے نہین بڑھتے اور مشہور تفسیر کے موافق
یعنی ہین کہ حق تعالی کو دوسری بار دیکھا جسوقت خود سدرہ کے نزدیک حضرت تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
[illegible] اسی کی تائید کرتا ہی اسواسطے کہ اونھون نے کہا کہ پیغمبر خدا نے شب معراج مین دل کی آنکھ سے دو بار خدا کو دیکھا اور
[illegible] ہی کہ شب معراج مین نماز کی تخفیف چاہنے کے واسطے آپکو کئی عروج ہوے شاید یہ دو بار دیکھنا ان عروجون مین
سے کسی مین ہوا ہو عندہا سدرۃ المنتہی کے پاس ہی جنۃ الماوی وہ جنت جو متقیون کی آرامگاہ
اور شہدا کے رہنے کی جگہ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین یا حق تعالی کو دیکھا اذ یغشی
السدرۃ اوس وقت جب کہ چھپا لیا تھا سدرہ کو ما یغشی اوس چیز نے کہ چھپا لیا تھا یعنی اوس درخت پر بہت فرشتے جمع تھے

ہر پتے پر ایک فرشتہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اوس درخت کو گرد فرشتے اسطرح اوڑتے تھے جیسے سونے کے پروانے یا نور کبریا اوس درخت کو چھپائے تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ پھری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ یعنی داہنے بائین نہین دیکھا وَمَا طَغٰی اور نہ بڑھی اوس حد سے جسکو دیکھنا مقرر تھا اس آیت مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہی کہ اوس رات تمام کائنات مین سے کسی کی طرف اپنے التفات نہین فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدہ جمال الٰہی کے سوا اور کسی چیز پر نہین کھولی

نظم در دیدہ کشید کحل مازاغ ٭ زی راغ نگاہ کرد نی باغ ٭ میراند براق عرش پرواز ٭ تا حجلۂ ناز و پردۂ راز ٭ پس پردہ نہ پیش دیدہ برخاست ٭ بے پردہ بدید آنچہ دل خواست ٭ لَقَدْ رَاٰی قسم خدا کی کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی اپنے رب کی قدرت کی نشانیون مین سے بہت بڑی یعنی بڑی بڑی نشانیان دیکھین جیسے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو بازو ہیت ہر ایک بازو مشرق سے مغرب تک اور سبز رفرف اور سدرۃ المنتہی اور عرش عظیم اور کرسی اور سب عجائب ملکی اور ملکوتی اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی بھلا خبر دو مجکو لات اور عزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی اور منات تیسرا اور یہ سب وہ کرسکتے ہین جو خدا نے کیا ہی لات ایک بت تھا ثقیف کا طائف مین یا قریش کا نخلہ مین اور عزیٰ ایک درخت ہی غطفان سے اوسے پوجا ہی اور منات ایک بڑا پتھر ہی کہ ہذیل و خزاعہ اوسکی پوجا کرتے تھے یا ایک بت سلسل تھا کہ بنو کعب اوسکی عبادت کرتے تھے اور کافر یہ اعتقاد کیے ہوے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک پری اور یہ جن یا فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَلَكُمُ الذَّكَرُ کیا تمہارے واسطے بیٹے ہین وَلَهُ الْاُنْثٰی اور خدا کے واسطے بیٹیان تِلْكَ یہ بانٹ اور تقسیم اِذًا اجبکہ ایسی ہی ہو تو قِسْمَةٌ ضِيْزٰی بانٹ ہی ناورست اور بے اعتدال اسواسطے کہ خدائی مین جس چیز سے کہ تم ننگ و عار رکھتے ہو اوسے اپنے خالق کی طرف نسبت کرتے ہو اِنْ هِيَ نہین ہین وہ اِلَّآ اَسْمَآءٌ مگر نام چند کہ اون نامون سے سَمَّيْتُمُوْهَآ نام رکھ لیا ہی تمنے اونکو اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تمنے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی خواہش کے موافق یعنی خداؤن کے نام تم انپر بولتے ہو اور خدائی کے معنی مین سے انمین کچھ نہین ہی مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ نہین بھیجی ہی اللہ نے بِهَا اونکی عبادت پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل کہ اوس دلیل کو پکڑ کر جھگڑنے والے پر غالب ہو جاوین اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے مشرک بت پوجنے مین اِلَّا الظَّنَّ مگر شک اور گمان کی یعنی اونھون نے یہ تو ہم کیا کہ اونکا کام حق ہی وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ اور متابعت نہین کرتے مگر اوسکی جو چاہتے ہین اونکے نفس یعنی اپنے نفس کی خواہشون کی پیروی کرتے ہین اور اوس جو کچھ شیطان اونکی نظر مین آراستہ کرتا ہی وَلَقَدْ جَآءَهُمْ اور البتہ آئی اونکے پاس مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی اونکے رب کی طرف سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ کیا ہی انسان کے واسطے یعنی کافرون کے لیے مَا تَمَنّٰی جو کچھ آرزو کرتے ہین بتون کی شفاعت یا یہ جو کہتے ہین کہ نبوت فلان فلان شخص کو کیون نہ دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی پس اللہ ہی کے واسطے ہی ملک آخرت کا اور مملکت دنیا کی جو کچھ جسے چاہے دے کسی کو اوس تحکم نہین پہونچتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ اور بہتیرے فرشتے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین کہ کاف اون

ع ۵

شفاعت کے امیدوار ہین لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ فائدہ نہ کریگی اونکی شفاعت شَیْئًا کچھ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ
مگر بعد اسکے کہ اذن دیوے خداے تعالیٰ اونکی شفاعت مین لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہے فرشتون مین سے کہ وہ شفاعت کرین
یا لوگون مین سے جسکے لیے ارادہ کرے کہ وہ لوگ اپنے لوگون کی شفاعت کرین وَیَرْضٰی اور پسند کرے حق تعالیٰ اوسے شفاعت
کرنے والا ہونے کے واسطے یا شفاعت قبول کیا گیا ہونے کے لیے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ البتہ وہ نام رکھتے ہین فرشتون کو تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی نام رکھنا
عورتون کا یعنی کہتے ہین کہ اللہ کی بیٹیان ہین وَمَا لَهُمْ بِهٖ اور نہین ہے اونکو بہ اوس چیز کا جو وہ کہتے ہین اونکو بیچ مین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہین اس بات مین اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی حق تعالیٰ کو
علم کے سوا اور کسی طرح اوسے نہین کرسکتے اور حقائق کی معرفت مین گمان کا کچھ اعتبار نہین وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق گمان
لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا دفع نہین کرتا گمان حق سے کچھ یعنی دفع نہین کرتا عذاب الٰہی مین سے کسی چیز کو اگر عذاب
نازل ہو فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی پس منہ پھیر اوس شخص سے جو منہ پھیرتا ہے عَنْ ذِكْرِنَا ہمارے ذکر سے کہ وہ
قرآن ہے وَلَمْ یُرِدْ اور نہین چاہتا اپنے عمل سے اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا مگر دنیا کی زندگی کو ذٰلِكَ یہ دنیا کی محبت
اور اوسے اختیار کرنا مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ بڑی پہونچ اونکی ہی علم سے اور اوس سے آگے سمجھا و نہین کرسکتے بلکہ اونکی
ہمت اوسی کو جمع اور ذخیرہ کرنے مین مصروف اور موقوف ہے اور بعضے عالم کہتے ہین کہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہے
اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ تو بڑا جاننے والا ہے بِمَنْ ضَلَّ اوسے جو گمراہ ہوا عَنْ سَبِیْلِهٖ اوسکی راہ
دین اسلام کی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہے بِمَنِ اهْتَدٰی اوس شخص کو جسنے راہ پائی حق اور ہر ایک کو جزا
اوسکے لائق دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور خدا کے واسطے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے موجودات علوی وَمَا فِی
الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہے مخلوقات سفلی اور وہ سب کا مالک ہے اور سب کو جزا دینے پر قادر ہے تو اونکو قیامت مین
لائیگا لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دیوے الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا اون لوگون کو جنہون نے برا کیا یعنی کافر ہوے بِمَا عَمِلُوْا عذاب
اوس چیز کے جو اونہون نے کیا یعنی آتش دوزخ سے سنگ ہوے وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اور جزا دیگا اونہین جنہون نے
نیکی کی اور توحید کے قائل ہوے بِالْحُسْنٰی اچھی جزا کے ساتھ کہ بہشت ہے اَلَّذِیْنَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہین
جو یَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا الگ ہوجاتے ہین كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گناہ یعنی کبیرہ گناہون
جنکے باب مین وعید واقع ہوئی یا اون گناہون کیلیے کچھ حد مقرر ہوئی وَالْفَوَاحِشَ اور بڑی فاحشہ باتون
یعنی خاص زنا سے کہ گناہ کبیرہ مین بڑا فاحش گناہ ہے اور فاحشہ باتون مین بہت بڑا ہے اِلَّا اللَّمَمَ مگر کچھ چھوٹے گناہون
یعنی اگر کوئی وہ گناہ کرے جو تھوڑا سا اور چھوٹا سا گناہ ہے یا اوسکے دل مین آئے اور وہ کرے نہین تو یہ گناہ [illegible] اِنَّ
رَبَّكَ بیشک تیرا رب وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بڑا بخشنے والا ہے اسواسطے کہ اوسکی مغفرت سب گناہگارون کو پہونچتی ہے

ربع

نظم گر بیا بگناہ ما گرانست + تو بیکرانست + ما را گنہ زحد بیرونست + عفو تو زحد بیرونست + هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ خوب
جانتا ہی تمھارا احوال اِذْ اَنْشَاَكُمْ جب پیدا کیا تمکو یعنی تمھاری پیدائش کی ابتدا کی مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی تمھارے
باپ آدم علیہ السلام کو اوسنے خاک سے پیدا کیا اور افعال اقوال احوال سب اوسنے جان لیے وَاِذْ اَنْتُمْ اور اوس وقت جبکہ
اَجِنَّةٌ تم بچے تھے فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اپنی ماؤن کے پیٹون مین تو وہ تمھارے امور کی کیفیت جانتا تھا
فَلَا تُزَكُّوْٓا پس تعریف نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسون کی بیگناہی اور کثرت خیر اور خوبی اوصاف کے ساتھ لباب مین ہی
کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سنی اور فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہین کوئی
لڑکا اپنی مان کے پیٹ مین نہین مگر یہ کہ یا وہ سعید ہی یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تمھارا حال خوب جانتا ہی ابتدائے خلقت سے
جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو تم اپنی تعریف نہ کرو اور ایک قول ہی کہ بعض لوگون نے کہا کہ ہماری نماز ہی
ہمارا روزہ ہی ہمارا حج ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی تعریف نہ کرو هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہی بِمَنِ اتَّقٰى اوس شخص کو
جو تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی اور اپنے کام مین خلوص رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے چلتا اور آپکا کلام سنا کرتا مشرکون نے اوسے ملامت کی کہ تو اپنے باپ دادا کا دین اور آئین چھوڑے دیتا ہی اور راہ گمراہی کی
طرف منسوب کرتا ہی وہ بولا کہ کیا کرون عذاب الہی سے ڈرتا ہون پس ایک کافر بولا کہ اسقدر مال مجھے دے اگر تجھپر عذاب آئیگا
تو مین عذاب اوٹھا لونگا ولید نے شرط کی اور اوس مال مین سے تھوڑا سا دیا اور باقی مین بخل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى کیا دیکھا تو نے اوسے جسنے حق کی پیروی سے مونھ پھیرا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا اور دیا تھوڑا سا
مال رشوت مین اپنے اوپر سے عذاب اوٹھا لینے کو وَّاَكْدٰى اور باز رکھا باقی کو تو اوسنے جہل اور بخل دونون اکٹھا کر لیے
اَعِنْدَهٗ کیا اوسکے پاس ہی عِلْمُ الْغَيْبِ علم پوشیدہ چیزون کا فَهُوَ يَرٰى کہ وہ دیکھتا ہی یعنی جانتا ہی کہ اوسکا بار اوسپر سے
بار عذاب اوٹھالیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا خبر نہین دیا گیا اوس چیز کے ساتھ جو موسیٰ کے
صحیفون یعنی توریت مین ہی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى اور ابراہیم کے صحیفون مین ہی جسنے وفا کی جی جان مال اولاد
سب خدا کو تسلیم کر دیئے مین یا وفا کی فطرت اسلام مین کہ وہ دس چیزین ہین یا آیت کے معنی یہ ہین کہ کیا ولید پلید کو اون باتون کی
خبر نہین جو حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہما التحیۃ والتسلیم کے صحیفون مین ہی اَلَّا تَزِرُ یہ کہ نہ اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی
نفس اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے کے گناہ کا تو ولید اپنا بوجھ دوسرے کو کیونکر حوالہ کرتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ اور
دوسرے یہ کہ نہین ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے اِلَّا مَا سَعٰى مگر وہ چیز جو کوشش کرے یعنی جسطرح کسی کو کسی کے گناہ
نہین پکڑتے اوسی طرح دوسرے کا ثواب بھی نہین دیتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ سورۂ طور مین مذکور ہوا
کہ اولاد کو باپ دادا کی نیکی کے سبب سے درجہ کی بلندی عنایت کرینگے وَاَنَّ سَعْيَهٗ اور یہ کہ اپنی کوشش کو یعنی اوسکو جسمین
اوسنے کوشش کی ہو سَوْفَ يُرٰى دیکھا ہی کہ دکھینگے قیامت کے دن عدل کی ترازو مین ثُمَّ يُجْزٰىهُ پھر جزا دینگے

اوسکو الجزاء الاوفی بدلہ پورا اگر نیک عمل ہی تو نیک جزا اور اگر برا کام ہی تو بری جزا وان الی ربک المنتہی اور
یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی نہایت تمام خلایق کی اور سب کی رجوع وانہ ہو اضحک وابکی اور یہ کہ خدا وہی تو
ہنساتا ہی اور رولاتا ہی یعنی خوش کرتا ہی اور غمگین کرتا ہی یا ہنساتا ہی اہل بہشت کو بہشت میں اور رولاتا ہی اہل دوزخ کو دوزخ میں
یا زمین کو ہنساتا ہی نباتات اوگا کر اور ابر کو رولاتا ہی پانی برسا کر اور بعضون کے نزدیک ہنسی اور رونا وعدہ اور وعید کے سبب
یا طاعت اور معصیت کی وجہ سے یا حق کی طرف متوجہ ہونے اور اوسکی طرف سے منہ پھیرنے سے وانہ ہو امات واحیا
اور یہ کہ خدا وہ مارڈالتا ہی اور زندہ کرتا ہی یعنی زندہ کرنے اور مارڈالنے پر وہی قادر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ کافرون کو مردہ کرتا ہی
انکار کے ساتھ اور مومنون کو زندہ کرتا ہی معرفت عطا فرما کر اور ایک گروہ کے قول پر مارڈالنا اور جلانا جہل اور علم کے سبب سے ہی
یا بخل اور سخاوت کی وجہ سے یا عدل اور فضل کے سبب اور محققون کے نزدیک ہیبت اور انس کے سبب سے یا پوشیدگی اور تجلی کے ساتھ
امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مارڈالتا ہی زاہدون کے نفسون کو آثار مجاہدہ سے اور زندہ کرتا ہی عارفون کے دلون کو انوار
مشاہدہ سے یا جسکو مقام فنا فی اللہ میں پہونچاتا ہی اوسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہی مثنوی ہر کرا از بود وفانی
کنی * پیرزر کو ہر طرف روحانی کنی * کشتگان لا شربت حیوان دہی * بعد کشتن جان جاویدان دہی * وانہ اور وہ جو حضرت
موسی اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون میں تھا وہ یہ ہی کہ خدا نے خلق الزوجین پیدا کیا انسان کو دو قسم الذکر
والانثی نر اور مادہ یعنی مرد اور عورت من نطفۃ آب منی سے اذا تمنی جب گرائی جاتی ہی رحم میں خدا نے
انسان کا جوڑا یعنی مرد اور عورت پیدا کیا مگر حضرت آدم اور حوا علیہما السلام اور حضرت عیسی اس حکم سے
مستثنی ہین وان علیہ اور یہ کہ خدا پر ہی النشاۃ الاخری پیدا کرنا دوسرا کہ بعث ہی قیامت میں وانہ
ہو اغنی اور وہ ہی وہ جو توانگر کر دیتا ہی نقد مال سے واقنی اور پونجی دیتا ہی چارپائے اور مال و متاع یا قناعت کے
سبب سے غنی کرتا ہی اور اوسپر راضی کر دیتا ہی وانہ اور یہ کہ خدا ہو رب الشعری وہ پیدا کرنے والا ہی شعری کا
اور شعریان دو ستارے ہین ایک کو غمیصا کہتے ہین اور وہ شعری شامیہ ہی اور دوسرا عبور اور وہ یمانیہ ہی اور یہان شعری سے وہی مراد ہی
اسواسطے کہ ابو کبشہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناناؤن میں سے تھا اوسکی پرستش کرتا اور اوسنے قریش کے ساتھ بت پرستی میں
مخالفت کی اسی خلاف کی جہت سے قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وانہ اہلک اور یہ کہ خدا نے
ہلاک کیا عادا الاولی پہلی قوم عاد کو کہ حضرت ہود کی امت تھی اور اونہین سے ایک قوم جسے بنو لقیم کہتے ہین قوم
عاد کے ہلاک ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں مقیم تھی اسکے بعد ظاہر کیا اور اسے عاد اخری کہتے ہین یعنی دوسری قوم عاد
وثمود اور ہلاک کیا قبیلہ ثمود کو فما ابقی پس باقی نہ چھوڑا اونہین سے کسی کو وقوم نوح اور ہلاک کیا قوم نوح
علیہ السلام کو من قبل عاد اور ثمود سے قبل انہم کانوا ہم بیشک تھے وہ لوگ اظلم واطغی بڑے ظالم
اور حد سے بڑے بڑھنے والے شرک اور عداوت میں اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بہت رنج پہونچاتے نوسو پچاس برس حضرت نوح نے

دعوت اسلام کی اور نہین وہ لوگ بہت تھوڑے سے ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اور حضرت لوط کے شہر کو اَهْوٰى ۝ الٹ
کر دیا بعد اسکے کہ حضرت جبرئیل نے اوسے اوٹھا لیا تھا یعنی اوس شہر کو الٹ پلٹ دیا فَغَشّٰىهَا پھر اوڑھایا اوس شہر کو مَا غَشّٰى ۝
جو کچھ اوڑھایا یعنی نشان کیے ہوے پتھر اوس شہر پر برسائے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ پھر اپنے رب کی نعمتون مین سے کس نعمت پر
تَتَمَارٰى ۝ تو شک لاتا ہی اور جھگڑتا ہی اور اس آیت مین ولید بن مغیرہ مخاطب ہی یا ہر ایک سے خطاب ہی اور جو کچھ کہ مقدمات مین
اوسے حق تعالیٰ نے نعمت فرمایا اسواسطے کہ اون مین نصیحت اور عبرت لینے والون کو اور مومنون سے انبیا علیہم السلام کا انتقام کی
اوسکے ضمن مین ہی اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی اور مومنون کے دلون کی تقویت کا
سبب ہی هٰذَا نَذِيْرٌ یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیغمبر ہی ڈرانے والا مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ اگلے
پیغمبرون کی جنس سے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی فرماتے ہین جو اگلے پیغمبرون نے فرمایا اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ قریب
ہوئی قریب ہونے والی یعنی قیامت جو قرب اور نزدیکی کے ساتھ وصف کی گئی ہی لَيْسَ لَهَا نہین ہی اوسکو یعنی اوسکے آنے کے وقت کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَاشِفَةٌ ۝ خوب ظاہر کرنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ کیا اس کلام سے کہ قرآن ہی
تَعْجَبُوْنَ ۝ تعجب کرتے ہو وَتَضْحَكُوْنَ اور ہنستے ہو مسخرہ پن سے وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ اور نہین روتے ہو اوس وعید کیوجہ سے
جو اوسمین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ اور تم کھیلنے والے یا غافل یا گانے والے ہو کافرون کا حال یہ تھا کہ جب قرآن پڑھا جاتا تو وہ
گانے بجانے لگتے تا کہ قرآن سننے سے لوگون کو باز رکھین فَاسْجُدُوْا پس سجدہ کرو لِلّٰهِ خدا کے واسطے وَاعْبُدُوْا ۝ اور
اوسکی عبادت کرو باطل معبودون کی پرستش نہ کرو معالم مین ہی کہ پہلی سورت جو اوتری اور جسمین سجدہ تھا وہ یہی سورت ہی اور حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مومن مشرک جن انسان سبنے سجدہ کیا اور قرآنی سجدون مین سے یہ بارھوان سجدہ ہی
فتوحات مین اس سجدہ کو سجدہ عبادت کہا ہی اسواسطے کہ حکم الٰہی اس امر سے ملا ہوا ہی کہ حق تعالیٰ کے ساتھ عاجزی اور
مسکینی کرو اور راہ عبادت چلنے والون کے سوا اس سجدہ کے بھید کی سر منزل پر کوئی نہین پہونچ سکتا

ع

سورۃ القمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس وخمسون آیۃ
سورۂ قمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پچپن ۵۵ آیتین ہین

کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے اونکے واسطے چودھوین رات کے پورے چاند کو دو ٹکڑے
کر دیا اسطرح پر کہ کوہ حرا کو دونون ٹکڑون کے بیچ مین دیکھا معالم اور تبیان مین مذکور ہی کہ شق قمر دو بار واقع ہوا مکہ معظمہ مین اور یہ آیت
نازل ہوئی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ قریب آئی قیامت وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ اور پھٹ گیا چاند اور قریب قیامت کی علامتون مین
ایک علامت چاند کا پھٹنا ہی اسوجہ سے جو آگے کہا ہون حیث مذکور تھا امام زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ ایک شب ابو جہل اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے ابو جہل بولا کہ اے محمد کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ ورنہ تمہارا سر تلوار سے اوڑاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتا

اودسنے داہنے بائین دیکھا کہ کیا معجزہ چاہون جسکا وقوع محال اور متعذر ہو یہودی بولا کہ محمد ساحر ہین انسے کہو کہ چاند کو پھاڑدین اسواسطے
کہ سحر زمین پر متحقق ہوتا ہی اور ساحر آسمان پر تصرف نہین کرسکتے ابوجہل بولا کہ اے محمد چاند کو ہمارے واسطے پھاڑدو پس حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی اونگلی اوٹھائی اور اشارہ فرمایا چاند کو کہ پھٹ جا فوراً چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اپنے مقام پر رہا اور دوسرا
ٹکڑا بہت دور ہٹ گیا پھر ابوجہل بولا کہ اس سے کہو کہ مل جائے آپ نے اشارہ فرمایا دونون ٹکڑے مل گئے بیت شق گشت ماہ چاردہ
برلوح سپہر چرخ تا چون خامہ وہبر تیغ سنان او وہ یہودی تو ایمان لایا ابوجہل بولا کہ محمد نے جادو کرکے میری آنکھ باندھ دی اور
چاند دو ٹکڑے ہمکو دکھا دیا مسافر لوگ جو دور دور سے ہمارے یہان آئین ہم پوچھینگے کہ اونھون نے بھی چاند دو ٹکڑے دیکھا ہی
کہ نہین جب آنے جانے والون سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ ہان فلان شب چاند کو ہمنے دو ٹکڑے دیکھا پس باوجود اس
بات کے کہ ابوجہل نے خود بھی دیکھا اور اون سے بھی سنا مگر ایمان نہ لایا اور یہی کہتا رہا کہ محمد کا جادو بہت سخت ہی جیسا کہ
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَإِن يَرَوْا اور اگر دیکھتے ہین کافر آيَةً کوئی نشانی ہماری قدرت کی نشانیون مین سے جس سے
ہمارے حبیب کے دعوی کی تصدیق ہو اظہار معجزہ مین تو يُعْرِضُوا انکار کرتے ہین اور پھر ایمان لانے سے اور ہین غور
وتامل کرنے سے وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ اور کہتے ہین کہ جادو ہی ہمیشہ رہنے والا اور زمین سے آسمان تک
جانے والا وَكَذَّبُوا اور تکذیب کرتے ہین پیغمبر کی وَاتَّبَعُوا اور پیروی کرتے ہین أَهْوَاءَهُمْ اپنی خواہشون کی
یعنی اوس بات کی جسے شیطان نے اونکی نگاہ مین آراستہ کردیا عناد اور انکار وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ اور جو کام مقرر کیا گیا و
واقع ہی یعنی کافرون کی شقاوت مومنون کی سعادت جو مقرر ہو چکی وہ اونکو ضرور پہونچیگی وَلَقَدْ جَاءَهُمْ اور تحقیق کہ آئی
اونکو یعنی اہل مکہ کو قرآن مین مِنَ الْأَنْبَاءِ خبرون مین سے اگلون کی یا امور اخروی کے بیان مین سے مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ
وہ چیز جسمین بازرکھنا ہی منہیات سے اور منع ہو کفر اور سرکشی سے حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ وہ حکمت پوری ہی حد کمال کو پہونچنے والی
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ پس فائدہ نہین کرتے اونکو اور نفع نہین پہونچاتے ڈرانے والے یعنی پیغمبر لوگ اور قرآنی نصیحتین اگر اونکے
پاس ایک کے بعد ایک آئین تو اونکو کچھ فائدہ نہین ہوتا فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس مونھ پھیر اونسے قتال کا حکم ہونے تک اور اونکی
جزا کا منتظر رہ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اوسدن جب پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام اونکو پکارینگے
إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ سخت اور بری چیز کی طرف کہ قیامت کی ہولین ہین خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ نیچی ہونگی اونکی آنکھین
ہول کے مارے يَخْرُجُونَ نکلینگے مِنَ الْأَجْدَاثِ قبرون مین سے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ٹیڑی
پراگندہ ہین یعنی بہت اور پراگندہ ہونے سے تلے اوپر ہونگے اور ہر طرف حیران اور سرگردان جائینگے مُّهْطِعِينَ جلدی
کرنیوالے إِلَى الدَّاعِ پکارنے والے کی طرف یعنی جدھر سے آواز آئیگی دوڑتے ہونگے يَقُولُ الْكَافِرُونَ کہینگے کافر هَٰذَا
يَوْمٌ عَسِرٌ یہ دن سخت ہی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی تیری قوم سے پہلے قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے
بعث وقیامت کی فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا پس تکذیب کی اور جھوٹا ٹھہرایا ہمارے بندہ نوح کو وَقَالُوا مَجْنُونٌ اور بولے کہ دیوانہ ہی

وَازْدُجِرَ اور بار رکھا گیا خلق کی دعوت سے یعنی حضرت نوح جب اپنی قوم کے لوگون کو توحید کی طرف بلاتے تو وہ آپکو ایذا
پہونچاتے دھمکاتے تھے یہانتک کہ آپ بیہوش ہو جاتے اور دعوت سے باز رہتے فَدَعَا رَبَّهٗ تو پکارا نوح علیہ السلام نے
اپنے رب کو اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ کہ بیشک مین قوم سے مغلوب ہوا اور اونسے مقابلہ نہین کر سکتا ہون فَانْتَصِرْ پس تو اونسے
انتقام لے میرے واسطے فَفَتَحْنَا تو کھولدیے ہمنے اوپر عذاب کرنے کو اَبْوَابَ السَّمَآءِ آسمان کے دروازے بِمَآءٍ
مُّنْهَمِرٍ بہت پانی گرنیوالے کے ساتھ کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی گرتا رہا برابر اور اوس سے مین کبھی نہ تھما وَّفَجَّرْنَا
الْاَرْضَ اور کھولدیے ہمنے زمین مین عُیُوْنًا چشمے کہ اونسے بھی پانی ابلا فَالْتَقَى الْمَآءُ پھر ملگیا پانی آسمان اور زمین کا
عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اوس کام پر جو مقدر اور مقرر کیا گیا تھا اونپر یعنی طوفان سے قوم نوح کی ہلاکت وَحَمَلْنٰهُ اور
اوٹھا لیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اون لوگون سمیت جو اونکا ایمان لائے تھے یعنی ہمنے اونکو سوار کیا عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ کشتی پر جو تختون کی
وَّدُسُرٍ اور کیلون اور رسیون کی جس سے کشتی کو باندھتے اور مضبوط کرتے ہین تَجْرِیْ چلتی تھی وہ کشتی بِاَعْیُنِنَا ہماری
نگہبانی سے اور یہ طوفان جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ اوس شخص کی جزا کے واسطے جو كُفِرَ نہ ایمان لایا تھا اور جن لوگون نے حضرت
نوح کے پیدا ہونے کی نعمت پر شکر نہ کیا تھا اونکی جزا کے لیے وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اور تحقیق کہ ہمنے چھوڑا اس قصہ کو اٰیَةً ایک
نشانی لوگون کے درمیان یا نوح علیہ السلام کی کشتی کو ہمنے زمین مین ایک علامت اور عبرت چھوڑا قصص مین ہے کہ اس امت کے
اگلے لوگون نے وہ کشتی دیکھی ہو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اوس سے نصیحت پکڑے اور عبرت لے
فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ پھر کیسا تھا میرا عذاب دنیا مین کہ سبکو مین نے طوفان مین مبتلا کیا وَنُذُرِ اور ڈرانا میرا قوم کو
نوح علیہ السلام کو بھیجکر وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور بیشک ہمنے آسان کر دیا قرآن کو لِلذِّكْرِ اگلی امتون کا حال یاد کرنے کے
واسطے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر ہے کوئی نصیحت سننے والا جو اوسکے سبب نصیحت پکڑے كَذَّبَتْ عَادٌ تکذیب کی قوم عاد نے
حضرت ہود علیہ السلام کی فَكَیْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا تھا عَذَابِیْ میرا عذاب کرنا اونکو سخت ہوا بھیجکر وَنُذُرِ اور اونکو
میرا ڈرانا پیغمبر کی زبانی وعید قیامت سے اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَیْهِمْ اونپر رِیْحًا صَرْصَرًا سخت ہوا مہیب
اور ہولناک آواز کے ساتھ فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ نحوست کے دن مین مُّسْتَمِرٍّ ہمیشہ اور مستحکم ہے اوسکی نحوست اور وہ دن صفر کا آخری
چارشنبہ تھا تَنْزِعُ النَّاسَ ہوا نے جڑ اوکھاڑ دی قوم عاد کی كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ گویا کہ بڑی کی
جڑ تھی درخت کی جڑون مین کھدی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی یہ تو خود دنیا کا عذاب تھا فَكَیْفَ كَانَ پھر کیسا ہوگا میرا
عذاب آخرت مین اور عَذَابِیْ وَنُذُرِ میری وعید جس سے مین نے اونکو ڈرایا ہو وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور
تحقیق کہ آسان کر دیا ہمنے قرآن کہ عربی زبان مین بھیجا لِلذِّكْرِ نصیحت پکڑنے کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر کیا کوئی
نصیحت پکڑنے والا ہے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ تکذیب کی قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ بسبب ڈرانے کے
کہ اونکے پیغمبر نے اونکو ڈرایا اور نصیحت کی فَقَالُوْٓا تو وہ بولے کہ اَبَشَرًا مِّنَّا کیا آدمی ہماری جنس مین سے وَاحِدًا

ایک کہ خدم وحشم کچھ نہیں رکھتا نَتَّبِعُهٗ اوسکی ہم پیروی کرین اوسے تو ہم پر کچھ فضیلت نہیں اِنَّآ اِذًا بیشک ہم جب اوسکی متابعت
کرین تو پڑ جائین لَّفِیْ ضَلٰلٍ گمراہی مین وَّسُعُرٍ اور جنون مین ءَاُلْقِیَ کیا القا کیگئی ہی الذِّكْرُ عَلَیْهِ وحی اوسپر
مِنْۢ بَیْنِنَا ہم مین سے یعنی قوم ثمود مین سے کیا نزول وحی کے ساتھ اوسے خاص کر لیا ہی بَلْ هُوَ ایسا نہیں بلکہ وہ تو
كَذَّابٌ بڑا جھوٹا ہی اَشِرٌ خود پسند اور جھگڑالو چاہتا ہی کہ ہم پر ترقی اور بلندی کر جلئے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا قریب ہی کہ جان لین کل جب اونپر عذاب نازل ہو یا قیامت کے دن معلوم کرینگے کہ مَّنِ الْكَذَّابُ
الْاَشِرُ کون ہی بڑا جھوٹا جھگڑالو جب قوم ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور معجزہ مانگا کہ پتھر سے اونٹنی نکال لو تو
اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ یقینی ہم نکالنے والے تھے اونٹنی کو فِتْنَةً لَّهُمْ واسطے اونکے امتحان کے واسطے تاکہ خلق جان لے کہ
اونپر عذاب کا کیا سبب تھا اور صالح علیہ السلام کو ہمنے کہا کہ فَارْتَقِبْهُمْ اونکا نگہبان رہ و دیکھ تو اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہین
وَاصْطَبِرْ اور صبر کر قوم کی ایذا پر وَنَبِّئْهُمْ اور اونکو آگاہ کر دے کہ اَنَّ الْمَآءَ یقینی کنوے کا پانی قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ
حصہ کیا گیا ہی اونکے اور اونٹنی کے درمیان ایک دن اونکا اور اونکے چار پاؤن کا حصہ ہی اور ایک دن فقط اونٹنی کا حصہ ہی كُلُّ شِرْبٍ
ہر حصہ اوس پانی کا مُّحْتَضَرٌ حاضر کیا گیا ہی اوس حصہ والے کے واسطے یعنی اپنی باری کے دن وہ حصہ لینے والا آئے اور اپنا
حصہ لیجائے فَنَادَوْا تو پکارا قوم ثمود کے لوگون نے صَاحِبَهُمْ اپنے یار کو کہ وہ قدار بن سالف تھا اونٹنی کی کوچین کاٹنے کو
فَتَعَاطٰی تو پکڑی اوسنے اپنی تلوار اور اونٹنی جدھر سے نکلتی تھی اوس راہ پر گھات مین بیٹھا فَعَقَرَ پس کوچین کاٹین اوس
اونٹنی کی اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے باب مین تحریک کرنے والی دو عورتین تھین ایک عنیزہ دوسری صدوق اور اوسکا سبب جیسا کہ تو
پہلے سورہ ہود مین مذکور ہوا صدوق نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن دہر کو اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹیون مین
ایک بیٹی قدار بن سالف کے نامزد کی وہ دونون اونٹنی کی راہ گذر پر گھات مین بیٹھے جب اونٹنی پانی پیکر پھری تو پہلے مصدع کے سامنے ہو پہنچی
اوسنے ایک تیر مارا کہ اونٹنی کے پاؤن چھد گئے قدار بھی سامنے آیا اور تلوار سے اونٹنی کی کوچین کاٹین جب اونٹنی گری تو اوسکے ٹکڑے کرکے
قوم کے لوگون نے بانٹ لیے اوسکا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھا اور تین بار چلایا اور وہان سے آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مار ڈالا گیا
تین دن کے بعد قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَكَیْفَ كَانَ تو کیسا تھا عَذَابِیْ میرا عذاب قوم ثمود پر وَنُذُرِ اور میرا ڈرانا
صالح کو بھیجکر اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَیْهِمْ اونپر صَیْحَةً وَّاحِدَةً ایک چیخ یعنی جبریل علیہ السلام کی
ایک چیخ فَكَانُوْا تو ہوگئے اوس آواز کی ہول سے كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ روندی ہوئی گھاس کے مانند جو ریزہ ریزہ ہوکے بکریون کی
جگہ بنانے والے نے اوسے تلے اوپر کرکے رکھا ہو وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کر دیا ہمنے قرآن کو
لِلذِّكْرِ یاد کرنے کے واسطے کہ سہولت سے حفظ کر لیتے ہین فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر کوئی یاد کرنے والا ہی كَذَّبَتْ
قَوْمُ لُوْطٍ تکذیب کی قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ ڈرانے کے سبب سے کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو ڈرایا
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ بیشک بھیجی ہمنے اونپر حَاصِبًا ہوا یا بدلی پتھر برسانے والی اور سب کو ہمنے ہلاک کر دیا اِلَّآ

آل لوط مگر لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو نَجَّیْنٰهُم نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے بِسَحَرٍ وقت صبح کو جب عذاب
واقع ہوتا تھا نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا بسبب نعمت دینے کے اپنی طرف سے كَذٰلِكَ جسطرح لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون
پر ہمنے انعام کیا اسی طرح نَجْزِي جزا دیتے ہین ہم اپنی نعمت اور رحمت کے ساتھ مَن شَكَرَ اوسکو جو شکر کرے ہماری نعمت کا
کہ رسولون کو بھیجنا اور کتابین نازل کرنا ہی اور اوسپر ایمان لائے وَلَقَدْ أَنذَرَهُم اور تحقیق کہ ڈرایا لوط علیہ السلام نے
اپنی قوم کو بَطْشَتَنَا ہماری پکڑ سے عذاب اور ہلاک کی فَتَمَارَوْا تو شک لائے وہ بِالنُّذُرِ اوس ڈرانے کے
ساتھ اور اونھون نے جھگڑا شروع کیا وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ اور تحقیق کہ طلب کیے اونھون نے لوط علیہ السلام سے عَن ضَيْفِهِ
اوسکے مہمان کہ فرشتے تھے یعنی قوم لوط نے کہا کہ انھین ہمارے سپرد کرو اور لوط علیہ السلام اس بات سے انکار کرتے تھے اور قوم کے لوگون کو
نصیحت فرماتے تھے وہ ظالم گھر کا دروازہ توڑکر گھس آئے فَطَمَسْنَا پس مٹا دین ہمنے أَعْيُنَهُمْ اونکی آنکھین یا اونکا چہرہ ہمنے
برابر کردیا اور حدیث شریف مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اونکی آنکھون پر ملا تو وہ سب اندھے ہوگئے اور ہمنے فرشتون کی زبانی
اونسے کہا کہ فَذُوقُوا پس چکھو عَذَابِي میرا عذاب وَنُذُرِ اور لوط علیہ السلام کو جس سے ڈراتے تھے وَلَقَدْ
صَبَّحَهُم اور تحقیق کہ صبح کی قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بُكْرَةً اول دن مین یعنی صبح کے وقت آیا اونپر عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ
عذاب قرار پکڑا ہوا یعنی جبتک اونکو ہلاک نہ کیا اونپر سے نہ پھرا اور قائم رہا اور ہمنے اونسے کہا کہ فَذُوقُوا عَذَابِي پس چکھو اور میرا
میرا عذاب وَنُذُرِ اور میرا ڈرانا یعنی وہ عذاب جس سے تمکو میرے حکم کے موافق ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ اور
ضرور سہل اور آسان کردیا ہمنے قرآن لِلذِّكْرِ کو وہ عربی زبانون کے واسطے اوسکے معنی سمجھنے کو اور اگلون کی خبرین جاننے کو
فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ پس کوئی نصیحت سننے والا ہی کہ اوس سے عبرت پکڑے وَلَقَدْ جَاءَ اور تحقیق کہ آئے آلَ فِرْعَوْنَ
ع ۱۸
النُّذُرُ فرعون اور اوسکی قوم کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نشانیون اور معجزون سمیت کہ حضرت
موسیٰ اون معجزون کے سبب سے قبطیون کو ڈرایا اور وہ نو نشانیان تھین كَذَّبُوا تکذیب کی بِآيَاتِنَا كُلِّهَا ہماری اون نشانیون کے
ساتھ اور اونپر ایمان نہ لائے فَأَخَذْنَاهُمْ تو پکڑ لیا ہمنے اونکو عذاب غرق مین أَخْذَ عَزِيزٍ پکڑنا ایسے غالب کا جو کبھی نہین مغلوب ہوتا
مُّقْتَدِرٍ قادر مشرکون کے ہلاک کرنے پر أَكُفَّارُكُمْ کیا تمھارے کافر اے گروہ عرب خَيْرٌ بہت قوی اور سخت ہین
مِّنْ أُولٰئِكُمْ ان تکذیب کرنے والون کے گروہ سے جو شمار کیے گئے یعنی یہ کافر اون اگلے کافرون سے قوت اور تیزی حشمت سطوت مین
بہتر اور بڑھکر نہیں ہین اور اونپر جب ہمارا عذاب آپہونچا تو اونپر کیون نہ آئیگا أَمْ لَكُم یا یہ کہ تمھارے واسطے ہی مشرکو بَرَاءَةٌ
فِي الزُّبُرِ برات آسمانی کتابون مین یعنی برات نامہ تمھارے نام پر لکھا ہوا کہ تمپر عذاب نہوگا أَمْ يَقُولُونَ یا کہتے ہین
عرب کے کفار کہ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ہم گروہ جمع ہوئے ہین بدلہ لینے والے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے
بلا روکنے والے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہی کہ شکست پائیگی اونکی جماعت وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ اور پھیری جاینگی
اونکی پیٹھین لڑائی سے یعنی ہر ایک معرکہ قتال سے پیٹھ پھیرین اور بھاگ جائین اور یہ صورت جنگ بدر کے دن واقع ہوئی

تو آیت دلائل نبوت مین سے ایک دلیل اور اعجاز قرآن مین سے ایک معجزہ ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب آیت نازل
ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی مین نہین جانتا ہون کہ کیا ہین ناگاہ جنگ بدر کے دن مین نے دیکھا کہ حضرت
زرہ پہنے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ سیہزم الجمع تو مین نے جانا کہ آیت کے یہی معنی تھے اور اسی قتل اور قید اور شکست پر بس نہین ہی
بل الساعة بلکہ قیامت کا دن موعدهم اونکے عذاب کلی کا وعدہ گاہ ہی والساعة اور قیامت کا عذاب
ادهى بہت سخت اور بہت ہولناک وامر اور بہت کڑوا اور بہت ناگوار ہی دنیا کے عذاب سے ان المجرمين بیشک
مشرک لوگ فی ضلل گمراہی مین ہین راہ حق سے دنیا مین وسعر اور عناد اور مشقت مین یا جلانے والی آگ مین ہین
آخرت مین یوم یسحبون اسدن کھینچے جاوینگے فی النار آتش دوزخ مین على وجوههم اپنے مونہون پر یعنی
اونکو اونکے مونہون کے بل کھینچکر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے کہ ذوقوا چکھو مس سقر چھونا دوزخ کا یعنی اوسکی آگ کی گرمی
اور دکھ سہو انا كل شيء خلقنه بیشک سب چیزون کو پیدا کیا بقدر اندازہ پر جو مقرر اور مرتب ہو مقتضا
حکمت پر یا جو کچھ ہمنے پیدا کیا وہ اندازہ کیا ہوا اور لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین اور اوسکے واقع ہونے کے قبل حکم ازلی اوس سے متعلق ہو
تو ضرور بالضرور تغیر اور تبدل سے دور ہی شعر قضی اللہ الامر وجف القلم ۰ فما شاء تو جہدو یا الا فلم ۰ بیت سر خط لوح ازلی دار
خموش ۰ کز ہر چہ قلم رفت قلم در نکشند ۰ وما امرنا اور نہین ہی حکم ہمارا ہر چیز کو جسکا ہوا ہم چاہتے ہین الا واحدة
مگر ایک لفظ کہ وہ کن ہی یا نہین ہی قیامت قائم ہونے کو ہمارا حکم مگر ایک فعل كلمح بالبصر جیسے دیکھنا آنکھ سے جلدی اور سہولت
ساتھ یعنی اگر ہم چاہین تو پلک مارتے ہی قیامت قائم کر دین ولقد اهلكنا اور بیشک ہمنے ہلاک کر دیا اشياعكم
تمہارے لوگون کو یعنی اگلے زمانے مین جو کافر تمہارے مثل تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا جیسا کہ تمنے اس سورۃ مین سنا فهل من مدكر
پھر کوئی ہی نصیحت ماننے والا کہ اونکے حال سے عبرت پکڑے وكل شيء فعلوه اور جو چیز کی ہی اگلے کافرون نے فی الزبر
وہ لکھی ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور یہان لوح محفوظ کو زبر اسواسطے فرمایا کہ سب کتابون کی اصل ہی یا خود اونکے سب
افعال اونکے نامۂ اعمال مین لکھے ہین جو فرشتون کے ہاتھ مین ہی وكل صغير وكبير اور ہر ایک چھوٹا بڑا فعل اور قول کہ اولین
اور آخرین سے صادر ہوا اور ہوگا مستطر لکھا ہوا ہی اور یہ سطر باندھا گیا ان المتقين تحقیق پرہیزگار اور ڈرنے والے
لوگ فی جنت جنتون مین ہین قیامت کے دن ونهر اور نہرون اور چشمون مین یعنی ایسے باغون مین جنمین نہرین
اور چشمے ہین اور بعضون کے قول پر نہر روشنی اور کشادگی کے معنی مین ہی یعنی متقی لوگ جنت مین ہونگے نہایت وسعت
اور روشنی مین بخلاف کافرون کے کہ وہ تنگی اور تاریکی مین گرفتار رہینگے اور متقی لوگ ہونگے فی مقعد صدق
مکان پسندیدہ مین کہ اوسمین نہ لغویات ہوگی نہ گناہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس
مکان کا وصف صدق کے ساتھ فرمایا تو وہان نہ بیٹھینگے مگر اہل صدق شیخ سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی جسمین
حق تعالی وہ وعدے سچ کریگا جو اوسنے اپنے دوستون کے ساتھ کیے ہین اور خدا کے دوست وہان ہونگے عند

وقف

مَلِيكٍ ایسے پادشاہ کے پاس جو مُقْتَدِرٍ قادر ہے سب چیزون پر صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ مقعد صدق وحدت قربت کا مقام ہے کہ عندیت کے مرتبہ مین متحقق ہوتا ہے اور کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ عند کا کلمہ تقریب اور تخصیص کی علامت رکھتا ہے یعنی اہل قرب کل اوس گھر مین اوس مرتبہ کے ساتھ اختصاص پاوینگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی عالم مین اوس مرتبہ کے ساتھ مخصوص تھے کہ اَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي اور جب وہ مرتبہ جسکے سبب سے خاص لوگ کل ناز کرینگے آج آپکا ادنی رتبہ تھا تو کل قیامت مین جو مرتبہ اعلی آپکو حاصل ہوگا اوسکا کون نشان دے سکتا ہے نظم اے محرم سر لایزالی ٭ مرآت جمال ذوالجلالی ٭ مہمان ابیت عند ربی ٭ صاحبدل لا ینام قلبی ٭ از قربت حضرت الہی ٭ ہستی بجائیکہ خواہی ٭ قربیکہ عبارتش نسنجد ٭ در حوصلۂ خبر نگنجد ٭ گر گفتہ شود عبارت آنجا ٭ بالکہ نرسد اشارت آنجا ٭

سورۃ الرحمٰن مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی ثمان وسبعون آیۃ
سورہ رحمٰن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھہتر آیتین ہین

جب حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے کافرون کو اسم رحمان کی خبر دی تو کافر بولے کہ ہم تو رحمان کو نہین پہچانتے تو یہ سورت نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہے کہ مکے کے کافر طعن کرتے تھے کہ فلان شخص محمد کو قرآن تعلیم کرتے ہین تب یہ سورت نازل ہوئی کہ اَلرَّحْمٰنُ ۙ خدا بڑی بخشش والا جسکی رحمت سب چیزون کو پہونچی ہے اوسنے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ سکھایا اور تعلیم کیا ہے قرآن اپنے حبیب کو جبرائیل یا اور سے نہین یعنی خدا نے اپنے حبیب کو قرآن سکھانا اور اورون کو سکھانا آسان کر دیا ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ پیدا کی خدا نے آدمیون کی جنس عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ تعلیم کر دیا اوسکو بیان یعنی جو کچھ اوسکے دل مین ہے اوسے کہکر یا لکھکر ظاہر کرنا یا حضرت آدم کو پیدا کیا اور علم اسما اونہین تعلیم کر دیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا سب اونکو تعلیم کر دیا چنانچہ عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہے اَلشَّمْسُ آفتاب وَالْقَمَرُ اور ماہتاب چلتے ہین بِحُسْبَانٍ ۝ ایک حساب معلوم سے یعنی اوسطرح چیرکہ حق تعالی نے مقرر کر دیا اونکی سیر کے واسطے برجون اور منزلون مین اور اوسکے سبب سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَّالنَّجْمُ اور وہ گھاس کہ اوگتی ہے اور اوسکی ٹہنی نہین ہوتی زمین پر پھیلتی ہے وَالشَّجَرُ اور جو گھاس شاخدار اور کھڑی ہوتی ہے یعنی درخت يَسْجُدٰنِ ۝ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اپنی طبیعت و خوشی سے جیسے کہ سجدہ کرنے والون کا سجدہ یا اون گھاسون کا سجدہ اونکے سایہ سے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جسطرح ان چیزون کی تسبیح کی ہمکو تمیز اور وقوف نہین اوسی طرح انکے سجدہ کی بھی تمیز نہین جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہے وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا اور اوٹھایا رحمان نے آسمان کو زمین سے پانسو برس کی راہ اونچا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اور پیدا کی یا اوتاری ترازو یا خلق کو اوسکی کیفیت و بنانا الہام کر دیا اَلَّا تَطْغَوْا اسواسطے کہ حد سے نگذرو فِي الْمِيْزَانِ ۝ ترازو مین دیتے لیتے وقت یعنی عدل سے تجاوز نہ کرو اور راستی کے ساتھ معاملہ کرو وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ اور قائم رکھو تولین بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی ترازو درست رکھو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

اور کم نہ کرو ترازو یعنی لینے دینے میں کم نہ تولو ترازو والوں کو یہ سبب تاکید اسواسطے ہی کہ قیامت میں جب ترازو کھڑی ہوگی تو اوسوقت
شرمندہ وہ ہوں نظم ہر چہ و ہر جہ کہ بازو سے تو کم کند از کیل و ترازوے تو ہست یکایک ہمہ بر جاے خویش روز جزا جملہ بیارند پیش
او نمایند بنہایت رسا کہ وہی پیش سنائیت والارض وضعہا اور زمین کو بچھایا پانی پر رکھا للانام آدمیوں کے واسطے
کہ اوسپر قرار پکڑیں فیہا زمین میں فاکہۃ انواع و اقسام کے میوے ہیں والنخل اور خرمے کے درخت ذات
الاکمام غلافوں اور غلاف والے اسواسطے کہ خرما جب تک پکتا نہیں غلاف میں رہتا ہے اور میووں میں خرمے کی تخصیص
اور جدا ذکر کرنے اوسکی فضیلت کی جہت سے ہے اور اوس مشابہت کی وجہ سے جو انسان کے ساتھ رکھتا ہے چنانچہ جواہر التفسیر میں بیان ہوا
والحب اور زمین میں دانہ ہے ذو العصف سوکھی پتی یعنی بھوسی والا دانہ سے وہ چیز مراد ہے جس سے غذا کرتے ہیں جیسے گیہوں
اور جو وغیرہ اور عصف وہ پتی ہے جس سے دانہ جدا ہوتا ہے والریحان اور زمین میں پھول پات اچھی بو والے کیا ابن عباس نے
پاس یہ آیا مراد یہ ہے کہ زمین میں ہمنے تمکو بہت نعمتیں دی ہیں یعنی کھانے کی یعنی سونگھنے کی فبای آلاء ربکما
اور میوے اور جو کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں سے جو مذکور ہوئیں تکذبان جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو اوسکی طرف
نہیں ہے اے عزیز جان اس بات کو جان کہ اس سورت میں اکتیس بار یہ کلمہ کرائے ہیں اس جہت سے کہ اس سورت میں خدا کی نعمتیں
مذکور ہیں تو ہر نعمت کے بعد یہ الفاظ لائے گئے اور یہ کلمات فرمائے گئے تاکہ پڑھنے اور سننے والے نعمتوں کی کثرت سے آگاہ ہو جائیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان الفاظ کا مکرر لانا غفلت دفع کرنے کے واسطے اور حجت قائم کرنے نعمت یاد دلانے کے واسطے ہی صحیح حاکم میں
جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورت اخیر تک ہم لوگوں کے سامنے پڑھی بعدہ فرمایا کہ مجھکو کیا
کہ میں تمکو چپ دیکھتا ہوں البتہ جن اس سوال کا جواب دینے میں تمسے بہتر ہیں میں نے جتنی بار پڑھا فبای آلاء ربکما تکذبان اونہوں نے
جواب میں کہا کہ ولا بشیء من نعمتک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی ہم کسی چیز کو اے ہمارے رب تیری نعمتوں میں سے نہیں جھٹلاتے ہیں تیرے ہی واسطے ہے حمد
خلق الانسان پیدا کیا ہمنے آدم علیہ السلام کو جو انسان کے باپ ہیں من صلصال خشک مٹی سے کالفخار مانند ٹھیکرے
پختہ کے کہ اگر اوسپر ہاتھ مارے تو وہ بجے اور آواز دے وخلق الجان اور پیدا کیا جان کو جو جنوں کا باپ ہے من مارج شعلہ
جو صاف ہوتا ہے دہوئیں کا من نار آگ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مارج اوس آگ سے مراد ہے جو شعلہ سرخ اور سبز اور زرد والا ہوتا
آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد فتوحات کے دوسرے سفر کے نویں باب میں مذکور ہے کہ مارج آگ ہے جو ہوا سے ملی ہوئی کہ اوسکو
مشتعل ہوا یعنی لو کہتے ہیں تو جان دو عنصر سے مخلوق ہے آگ سے اور ہوا سے اور آدم بھی دو عنصر سے پیدا ہوئے خاک اور
پانی سے جب خاک اور پانی باہم ملتا ہے تو اوسے طین کہتے ہیں اور جب ہوا اور آگ ملتی ہے تو اوسے مارج کہتے ہیں جس طرح
رحم میں پانی یعنی آب منی ڈالنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہے اسی طرح رحم میں ہوا ڈالنے سے جن کی نسل بڑھتی ہے اور
جان اور آدم کی پیدائش میں ساٹھ ہزار برس کا فرق تھا فبای آلاء ربکما تکذبان
پھر کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں تکذیب کرتے ہو تم دونوں جن و انس اوسنے تمکو طین اور مارج سے پیدا کیا

نصف

اور زندگی کی دولت عنایت فرمائی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ پیدا کرنے والا دو مشرقون کا ہی ایک گرمی مین آفتاب نکلنے کی جگہ دوسرے
جاڑے مین وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ اور پیدا کرنے والا دو مغربون کا ایک گرمی مین آفتاب ڈوبنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین
اور دو مشرقین اور مغربین مختلف ہونے مین طرح طرح کے فائدے ہین فصلین نئی پیدا ہونا اور بدلنا اور جو کچھ ہر فصل سے تعلق رکھتا ہی
بلکہ آفتاب کا نکلنا طلب معاش کا موجب اور اوسکا ڈوب جانا آسائش اور راحت کا سبب فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پس کسکے
ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو تم دونون اور اوسکے منکر ہوتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اوسنے
راہ دی دو دریاؤن کو ایک اچھا اور شیرین دوسرا کھاری کڑوا تاکہ اوسکے حکم سے يَلْتَقِيٰنِ ایک دوسرے سے ملتے ہین اور وہ
فارس اور روم کے دریا ہین کہ محیط مین ایک دوسرے سے ملتے ہین بَيْنَهُمَا درمیان دونون دریاؤن کے بَرْزَخٌ ایک مانع
اور حاجب اور پردہ ہی خدا کی قدرت سے زمین کا یا کسی جزیرے کا کہ اوسکے سبب لَا يَبْغِيٰنِ زیادتی نہین چاہتے ایک دوسرے پر
یعنی باہم ملتے نہین تاکہ ہر ایک کی خاصیت باطل نہو جائے یا ایک حد جو مقرر ہو گئی ہی اوس سے تجاوز نہین کرتے تاکہ [illegible] اونکے
درمیان مین ہی غرق نہو جائے اور ایک دریا دوسرے پر غلبہ کرے تو نفع برطرف ہو جائے اور بہت فائدے ان [illegible] دونون دریاؤن
حاصل ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پس کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو کلیہ مصلحتون پر مشتمل ہین تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے
يَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ ان دونون دریاؤن مین سے یا دریاے شور مین سے بڑا موتی وَالْمَرْجَانُ اور
ریزہ موتی اور یہ جواہر ہین کہ انکے سبب آرائش کرتے ہو اور اونکی خرید فروخت سے فائدے پاتے ہو اور یہ نعمتیں پایا اور بہت ظاہر ہین فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پس کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ دریا ہی دریاؤن سے زمین اور
آسمان کا دریا مراد ہی کہ ہر سال ملتے ہین اور ابر پردہ ہی کہ آسمان کے دریا کو اوترنے سے اور زمین کے دریا کو چڑھنے سے روکتا ہی اور آسمان کے
دریا سے بوند زمین کے دریا پر گرتی ہین اور سیپی کے موں‌ھ مین جاتی ہین اوس سے موتی بنتے ہین امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دو دریا
خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور برزخ قدرت بے علم [illegible] ہی اور موتی احوال صافیہ اور مرجان لطائف وافیہ صاحب
کشف الاسرار شرح کرتے ہین کہ خوف و رجا دو دریا عام مسلمانون [illegible] ہین اور اونسے زہد و ورع کا موتی نکلتا ہی اور قبض و بسط کے دو دریا
خاص مومنون کو ہین اونسے فقر اور وجد [illegible] جواہر پیدا ہوتے ہین اور انس و ہیبت کے دریا انبیا اور صدیقون کے واسطے ہین اونسے
فنا کا موتی نکلتا ہی تاکہ اس موتی کا جوہری منزل [illegible] بقا مین آسایش کرے بیت ز قعر بحر فنا گوہر بقا یابی ٭ وگرنہ غوطہ خوری این گہر کجا
یابی ٭ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ اور [illegible] اوسی کے واسطے ہی چلانا کشتیون کا جو نئی چلانے پر لائی گئی ہین اور بکرنے شین کو
اوپر چڑھا ہی یعنی نئی چلنے والیان فِي الْبَحْرِ دریا مین [illegible] كَالْاَعْلَامِ مانند پہاڑون کے اونچائی اور بڑائی مین کشتیان
پیدا کرنا اور دریا مین روان کرنا بندون کے فائدے کے [illegible] لیے ہی کہ بہت مسافت تھوڑے زمانہ مین قطع ہو جاتی ہی اور
کشتیون کے ذریعے سے تجارتین اور معاملے ہوتے ہین اور [illegible] یہ بڑی نعمتین ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پس کسکی
اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ منکر ہوتے ہو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا جو کوئی زمین پر ذی روح ہی وہ فَانٍ

ہلاک ہو یعنی انجام کو سب فنا ہو جاینگے وَّيَبْقٰى اور باقی رہیگی وَجْهُ رَبِّكَ ذات تیرے رب کی ذُو الْجَلٰلِ خداوند بزرگی
و عظمت کا وَالْاِكْرَامِ ۝ اور بزرگ کرنیوالا اپنے فضل عام اور کرم تام سے اوسے جو بزرگی کا مستحق ہو فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
پس کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو تمھارے فنا ہو جانے کی خبر دی تاکہ آمادہ ہو جاؤ
اور اوسکا کام بناؤ اور اوسنے اپنی بقا سے تمکو آگاہ کر دیا تاکہ اوسی کی طرف رجوع کرو اور اوسکے غیر پر اعتماد نہ کرو يَسْــَٔلُهٗ چاہتا ہے
اوسکو یعنی اوس سے مانگتا ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی ہے آسمانوں اور زمینوں میں اپنی حاجتیں
اسواسطے کہ سب اپنی ذات اور صفات میں اوسی کے محتاج ہیں كُلَّ يَوْمٍ ہر وقت هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ وہ ایک کام
بنانے میں ہے دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے سائل کو عطا فرماتا ہے حاجتمند کو نجات بخشتا ہے غمگین کو خوش کرتا ہے بیمار کو صحت دیتا ہے
کسی قوم کو تہ پر رکھتا ہے کسی گروہ کو بخشتا ہے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ توبہ اور دعا قبول کرتا
اور گناہ بخشتا ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب زمانہ دو دن ہیں ایکدن
دنیا کی مدت اور اس ایک روز میں اوسکی شان امر و نہی ہے عطا کرنا روکنا پیدا کرنا روزی دینا مارنا زندہ کرنا عزت دینا ذلیل کرنا دوسرا
دن آخرت کی مدت ہے اوسدن اوسکی شان حساب ہے عذاب ہے جزا دینا سوال کرنا ثواب دینا عقاب کرنا اور محققوں کے نزدیک
یوم آن کے معنی میں ہے اور وہ ایک جزو اقل زمان کا ہے اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ اس ہر نشانی میں حق کی تجلی مراد ہے اوسکے
موافق جسکے واسطے تجلی کیجائے اور اوسکی استعداد کے مناسب اور تجلیات کی کوئی نہایت نہیں ہے رباعی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ
شان ہے شان ہست چہ شان یعنی اوصاف کمال تو ندارد پایان ۞ جلوۂ حسن ترا غایت و پایانی نیست ۞ ہر زمان جلوۂ دیگر شود
از پردہ عیان ۞ سَنَفْرُغُ لَكُمْ قریب ہے کہ حساب کرینگے ہم تمھارے واسطے فارغ یہاں حساب کرنے اور جزا دینے کے
قصد کے معنی میں ہے اوس فراغ کے معنی میں نہیں جو شغل کے بعد ہوتا ہے یہ کلام تہدید یا وعید کی راہ سے ہے جیسے کوئی
مثلا کسی کو کہے کہ تجھکو میں تیرے ساتھ مشغول ہوں حالانکہ کہنے والا کچھ کام نہیں کرتا ہے تو وہاں سننے والے کو ڈرانا منظور
ہوتا ہے تو یہاں بھی وعید کی رو سے حق تعالی فرماتا ہے کہ میں تمھارے حساب کا قصد کرونگا اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ اے دو گروہ
بڑے یعنی جن اور انسان اور جسکی قدر و قیمت بڑی ہوتی ہے عرب اوسکو ثقل کہتے ہیں کہا نبی ﷺ نے انی تارک فیکم الثقلین اور بعضوں نے
کہا ہے کہ ثقل گرانبار ہے اور جن و انس مکلف ہونے کے سبب سے گرانبار ہیں یہانتک کہ بھاری گناہوں کے بوجھ سے عاجز
اور درماندہ ہیں فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ وہ حساب کے مطلب سے تہدید کرے
تاکہ برے کاموں میں مشغولی سے باز رہو اور خطاب کے سبب سے تعریف ہے تاکہ کرم مجید سے امیدوار رہو تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے گروہ جنوں اور آدمیوں کے اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر سکو اَنْ تَنْفُذُوْا یہ کہ نکلجاؤ
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کناروں سے آسمانوں اور زمین کے اور بھاگ جاؤ میرے حکم سے یا موت آنے سے
فَانْفُذُوْا تو نکلجاؤ اور بھاگو لَا تَنْفُذُوْنَ نہ نکل سکوگے اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ مگر قہر اور تسلط اور غلبہ کے سبب

صلعم یعنی چھوڑنے والا ہوں میں تم میں دو چیزیں بڑی قدر والی ۱۲

اور تمکو یہ قوت نہیں ہی بلکہ جہان جاؤگے موت تمہارے ساتھ ہی اور موت آنے سے تمکو کچھ چارہ نہیں اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کے
دن اہل محشر کے گرد اگرد فرشتے صفین کھینچینگے اور منادی ندا کریگا کہ ای آدمیو اور جنو یہ میدان حشر ہی اگر تم سکتے ہو تو نکل جاؤ اگر تم
نہیں نکل سکتے لیکن دلیل اور حجت سے اور تمہارے واسطے نہ ہوگی نہ وہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو خبر کردی کہ تم دنیا مین عاجز ہو اور آخرت مین درماندے تاکہ تم جانلو کہ دونون جہان مین اوسکے سوا
کوئی یار اور مددگار نہین ہی اور یہ سمجھکر اوسی کی طرف متوجہ ہو تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو یُرْسَلُ بھیجا جاتا ہی عَلَیْکُمَا
تم دونون مین سے اوسپر جو گنہگار اور منکر ہو شُوَاظٌ خالص شعلہ مِّنْ نَّارٍ آگ سے وَّنُحَاسٌ اور کالا دھوان یعنی
ایک بار آگ کا شعلہ پہونچیگا اور ایک بار دھوان اور بعضے کہتے ہین کہ نحاس پگھلایا ہوا تانبا ہی کہ اونکے سرون پر ڈالینگے فَلَا تَنْتَصِرٰنِ
پھر بدلہ نہ لے سکوگے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے عذاب نہ روک سکوگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو شعلہ اور دھوین سے ڈرایا کہ نافرمانی سے باز آؤ اور اوسی کی عبادت مین مشغول ہو تُکَذِّبٰنِ
تکذیب کرتے ہو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ پھر جب پھٹیگا آسمان فرشتے اوترنے کے واسطے فَکَانَتْ پھر ہو جائیگا وَرْدَةً
سرخ یعنی گلابی كَالدِّهَانِ مانند سرخ چمڑی کے یا روغن زیتون کے مثل کہ ہر ساعت دوسرے رنگ پر نظر آتا ہی فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے آسمان پھٹنے کی اور ہولون کی شدت
اوسکے رنگ بدلنے کی تمکو خبر کردی اوس سے پناہ مانگو فَیَوْمَئِذٍ پھر اوسدن لَّا یُسْئَلُ نہ پوچھا جائیگا عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اوسکے گناہ
اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ نہ آدمی اور نہ جن یعنی اونسے علم حاصل کرنے کا سوال نہ کرینگے کہ تمنے کیا کیا بلکہ جھڑکی کے ساتھ سوال ہوگا کہ کیون
کیا یا گناہگارون کو علامت سے پہچان لینگے اور سوال کی حاجت ہی نہوگی یا قبرون سے نکلتے وقت اونسے نہ پوچھینگے اور وہ جو
حق تعالی نے فرمایا ہی کہ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکی
اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے اوس دنکے احوال کی تمکو خبر کردی تاکہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو
کہ تمہاری نجات کا سبب ہی یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ پہچانے جائینگے گنہگار بِسِیْمٰهُمْ اپنی نشانیون سے کہ مونھہ کی سیاہی اور آنکھون کا
نیلا ہونا ہی یا اونکے چہرے سے غم اور رنج کے آثار ظاہر ہونگے فَیُؤْخَذُ پھر پکڑے جائینگے بِالنَّوَاصِیْ پیشانی کے بالون سے ایک بار
وَالْاَقْدَامِ اور قدمون سے ایکبار یعنی کبھی تو اونکی پیشانی کے بال پکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑکر سر نیچے
پانون اوپر کرکے کھینچتے ہوے دوزخ مین ڈالینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ
انکار کرتے ہو کہ اوسنے تمکو کافرون کے پکڑے جانے اور دوزخ مین ڈالدیے جانے کی خبر کردی تاکہ تم کفر سے پرہیز کرو اور منکرون کو
دوزخ مین ڈالکر فرشتے کہینگے کہ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یہ وہی دوزخ ہی کہ عناد کی وجہ سے یُكَذِّبُ تکذیب کرتے تھے
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ اوسکی مشرک لوگ اور یاد اوسے باور نہ کرتے تھے یَطُوْفُوْنَ طواف کرینگے اور پھرینگے بَیْنَهَا
دوزخ کے درمیان وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ اور درمیان اوسکے گرم پانی کے جو نہایت کھولتا ہوگا یعنی جب کافر

آگ سے پناہ چاہینگے تو اونکی فریاد رسی اس طرح کیجائیگی کہ آگ سے نکال کر ایسے گرم پانی مین ڈالدینگے کہ اونکے جوڑ ایک دوسرے سے
کھلجائینگے اور ہمیشہ آگ اور کھولتے ہوے پانی کے درمیان مین رہینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے
تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو دوزخیون کے عذاب سے آگاہ کیا تاکہ کفر سے پرہیز کرکے ایمان سے آراستہ ہوکر اوس سے بچا
پاؤ وَلِمَنْ خَافَ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہی مَقَامَ رَبِّهٖ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے جَنَّتٰنِ ۝ دو جنتین ہین یعنی
جو شخص ہوتے حساب سے ڈرے اور گناہ چھوڑ دے اوسکو دو جنتین دینگے ایک جنت عدن دوسری جنت نعیم اور بعضون نے کہا ہی
کہ ایک انسان خائف کے واسطے ہی اور ایک خائف جن کے لیے اور دوسری ضعیف مین ہی کہ بہشت مین اونکو دو باغ دینگے کہ اون مین سے ہر ایک
سو برس کی راہ کی قدر لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہوگا اور ہر باغ مین مکانات خوب اور میوے خوب اور حورین خوبصورت ہونگی اور حکم
قدس سرہ نے کہا ہی کہ ایک بہشت خوف الٰہی کے واسطے ہی اور ایک ترک گناہ کے واسطے ہی ایک خاص عبادت کے واسطے
اور ایک اوسکے غاوسون اور شہوتون کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے طاعت
اور ترک معصیت کے واسطے دو بہشتین بنائی ہین تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ دو باغ ہین شاخون والے
یعنی انمین بہت درخت ہونگے ہر ایک درخت مین طرح طرح کے میوے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی
نعمتون مین سے کہ وہ بہشتین بندہ کو عطا کر ایسی جنمین درخت اور میوے ہونگے تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا اون دونون
باغون مین عَیْنٰنِ دو چشمے ہین تَجْرِیٰنِ ۝ کہ جاری ہین ہر جگہ جہان جتنی چاہین اونچے مکانون پر اور نیچے مقامون پر
ایک تسنیم ہی اور ایک سلسبیل شعالم مین ہی کہ ایک صاف پانی کا چشمہ ہی ایک شراب لذیذ کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی
نعمتون مین سے کہ جسنے ایسے چشمے تمہاری راحت اور لذت کے واسطے جاری کیے ہین تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا اون دونون
باغون کے درختون مین مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوے سے زَوْجٰنِ ۝ دو قسم ہین ایک تو پہچانا ہوا کہ دنیا مین دیکھا ہوگا اور دوسرا
عجیب غریب کہ کبھی سنے نہ دیکھا ہو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جو انواع و اقسام کے
پھل اور میوے بندہ کو عطا فرماتا ہی تُکَذِّبٰنِ ۝ منکر ہوتے ہو مُتَّكِـِٔيْنَ تکیہ لگائے بیٹھنے والے لوگ ان بہشتون مین تکیہ کرے ہوے ہونگے
عَلٰى فُرُشٍۭ بچھونون پر بَطَآىِٕنُهَا اوسکا استر مِنْ اِسْتَبْرَقٍ گاڑھے ریشمی کپڑے کا ہوگا ایک بزرگ سے پوچھا کہ
اون بچھونے کا استر تو ایسا عمدہ ریشمی ہوگا تو ابرا کیسا ہوگا فرمایا کہ نور سے بنا ہوا دوسرے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ اوسکا ابرا اس آیت مین
داخل ہی کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ اور میوے ان دونون بہشتون کے درختون کے دَانٍ ۝ نزدیک ہین
کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور میوے کی آرزو
کریگا تو درخت کی شاخ جھک آئیگی اور جس میوے کی خواہش ہی وہ اوسکے مونھ مین آجائیگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو بادشاہانہ تختون اور فرشون پر بٹھائیگا اور لذیذ اور لطیف میوے دیگا
تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِنَّ ان دونون بہشتون کے محلون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند رکھنے والیان

آنکھون کی ہین یعنی حورین کہ اپنے شوہرون کے سوا اور کو دیکھنے سے آنکھ بند کیے ہونگی لم یطمثهن نہ چھوا ہوگا اونکو انس
آدمیون نے قبلهم قبل اونکی ازواج کے جنتیون ولا جان ○ اور نہ جنون نے یعنی جو حورین آدمیون کے لیے مقرر ہین
اونکے اسوقت تک کسی آدمی کا ہاتھ نہ پہونچا ہوگا اور جو حورین جنون کے لیے مقرر ہین اونپر کسی جن نے تصرف کیا ہوگا فبای آلاء
ربکما تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین کہ اس لطافت کے ساتھ اوسنے اپنے بندون کے واسطے حورین عنایت کین تکذبان ○ تکذیب
کرتے ہو اور یاد نہین کرتے کانهن الیاقوت والمرجان گویا وہ حورین پیدا ہوئی ہین صفائی اور سرخی مین یاقوت سے
اور سفیدی اور چمک مین پاکیزہ موتی سے فبای آلاء ربکما پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے اس صفائی اور
پاکیزگی کے ساتھ تمہارے واسطے حورین پیدا کی ہین تکذبان ○ تکذیب کرتے ہو اور یاد نہین کرتے هل جزاء
الاحسان کیا جزا عمل مین نیکی کرنے کی ہوتی ہے الا الاحسان ○ مگر نیکی کرنا ثواب مین یا جو کوئی لا الٰه الا الله کہے اور محمد
رسول الله کے اوامر و نواہی پر عمل کرے نہین اوسکی جزا مگر بہشت اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ نیکی کی جزا نیکی ہے تو طاعات کی جزا
درجات ہین اور شکر کا بدلا نعمت کی زیادتی اور تقوی کا فرحت اور توبہ کا قبولیت اور دعا کا اجابت اور سوال کا عطا اور استغفار کا مغفرت
اور دنیا مین خوف کا امن آخرت اور خدمت کا سلطنت بدلا اور جزا ہے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ فنا فی الله کی جزا نہین ہے مگر بقا بالله
مثنوی ہر کہ در راہ محبت شد فنا * یافت از بحر بقا در لقا * ہر کرا شمشیر شوقش سر برید * میوہ ذوق از درخت وصل چید فبای
آلاء ربکما پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے نیکی کرنے کی توفیق دی اور اوسکی جزا مقرر کی تکذبان ○ تکذیب اور انکار
کرتے ہو ومن دونهما اور ان دو بہشتون کے سوا جو مذکور ہوئین یا انسے کمتر جنتان ○ دو جنتین اور ہین بعضون نے
کہا ہے کہ وہ جنتین جو پہلے مذکور ہوئین سونے کی ہین سابقون کے واسطے اور یہ دو جنتین چاندی کی ہین اصحاب یمین کے لیے فبای
آلاء ربکما پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ جنتین بندون کے نامزد کیا ہے تکذبان ○ منکر ہوتے ہو مدهامتان ○
وہ بہشتین سبز سبزی تیز ہونے سے سیاہی مارتی ہین فبای آلاء ربکما پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے سبز باغ عطا
فرمایا ہے اور سبزی سے آنکھون کی روشنی بڑھتی ہے تکذبان ○ انکار کرتے ہو فیهما ان دو بہشتون مین عینان دو چشمے ہونگے
نضاختان ○ خوب جوش مارتے ہوئے یعنی ہر چند اوسمین سے پانی لین پھر اور پانی جوش ماریگا فبای آلاء ربکما پھر کسکی اپنے
رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے دو چشمے بہت پانی کے تمکو دیتا ہے تکذبان ○ انکار کرتے ہو فیهما فاکهة ان دونون بہشتون مین
میوہ بہت ہوگا ونخل اور درخت خرما کے ہونگے ورمان ○ اور درخت انار کے تخصیص خرما اور انار کی کل میوون مین بسبب انکی
فضیلت کے ہے اسواسطے کہ خرما میوہ بھی ہے اور غذا بھی اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی فبای آلاء ربکما پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے
کہ ایسے میوے اپنے بندون پر انعام کرتا ہے تکذبان ○ انکار کرتے ہو فیهن ان چار جنتون مین خیرات حسان ○ عورتین
برگزیدہ ہونگی خوبصورتین یعنی خوبصورت بھی ہونگی اور نیک سیرت بھی فبای آلاء ربکما پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو حورین
دیگا ایک دوسری سے بہتر تکذبان ○ تکذیب کرتے ہو حور مقصورات حورین چھپی ہوئی فی الخیام ○ خیمون مین ہین جو

تراشتے اور خالی کیے ہوے موتیون کی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ خیام سے مراد محل ہین بعضون نے تخصیص کی ہے محلون کے ساتھ اور محلہ وہ گھر ہے جو آراستہ ہووے اوسکے بیچ دلہن
کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسی پاکیزہ حورین جنتیون کو دیتا ہے تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو
لَمْ یَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ قَبْلَهُمْ کسی آدمی نے اونکے شوہرون سے پہلے جنکے ساتھ نامزد ہوئی ہین وَلَا جَآنٌّ
اور نہ جن نے اونکو ہاتھ لگایا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے کنواریان ایمان والون کے
نامزد کی ہین تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ ایسی حورین محفوظ رکھکر عطا کریگا مُتَّكِـِٕیْنَ اصحاب الیمین تکیہ لگائے ہوئے ہونگے
عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ سبز بچھونون یا سبز تکیون پر وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ اور بہت خوبصورت قیمتی بچھونون پر فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو تَبٰرَكَ اسْمُ
رَبِّكَ بزرگ ہوا نام تیرے رب کا اس حیثیت سے کہ وہ نام اوسکی ذات پر بولا جاتا ہے پس جان سکتے ہین کہ ذات کی بزرگی
کس درجہ پر ہوگی اور اسی سے ہے کہ کسی نے اوسکی ذات کی عظمت سے خبر دی ہو وہ سکتا ہے بلیت برلب بجز [illegible] الا نہ داند
خشک لب ہم ہندی ہم منتہی ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ شریف مین اس اسم کے معنی اسطرح پر ادا کیے ہین کہ ایسا
خداوند کہ صفات جلال ہین جنکا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہو وہ صفات اوس خدا اونکی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہین
اور جن صفتون کا سلب عزت اور کبریا کا مقتضی ہے وہ جناب مقدس اون صفتون سے منزہ اور مبرا ہے اور اکثر محقق اس
بات پر ہین کہ جلال اشارہ ہے صفات قہریہ کی طرف اور اکرام عبارت ہے اوصاف لطیفہ سے تو ذو الجلال والاکرام یہ نام سب
صفات الٰہی کو جامع ہے اور اسی سبب سے اوسے اسم اعظم کہا ہے اور اَلِظُّوا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورہ واقعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھیانوے آیتین ہین

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ یاد کر جب واقع ہوگی یعنی پیدا ہوگی اور آئیگی قیامت لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا نہین ہے
اوسکے واقع ہونے اور آنے مین کَاذِبَةٌ کچھ جھوٹ یا اوسکے واقع ہونیکے واسطے کچھ جھوٹ واقع ہی نہین
بلکہ جو اوسکی خبر دیتا ہے وہ سچا ہے اور وہ دن خَافِضَةٌ نیچے لیجانے والا ہے ایک گروہ کو اسفل السافلین مین عدل کی راہ سے
رَّافِعَةٌ بلند کرنے والا ہے ایک گروہ کو اعلی علیین کی طرف فضل کی راہ سے یا وہ پست کرنے والا ہے دشمنون اور اہل شقاق اور منافقون کو
اور بلند کرنے والا ہے اولیا کو جو اخلاص اور موافقت والے ہین یا نیچا رکھیگا اون لوگون کو جو دنیا مین اپنے کو اونچا اور بلند رکھتے تھے اور اونچا
کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین جھکے اور نیچے رہتے تھے اور فروتنی کرتے تھے اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ یاد کر جب جنبش دیجائیگی زمین رَجًّا
جنبش دینا ایسطرح پر کہ اوسپر جو بنا اور عمارت ہے سب منہدم ہوجائیگی وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ اور ریزہ کیے جائینگے پہاڑ بَسًّا ریزہ کرنا
یہانتک کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگے فَكَانَتْ پھر ہوجائینگے هَبَآءً غبار جو آفتاب کی شعاعون مین نظر آتا ہے جب وہ شعاع

ربع

وقف لازم

روشندان وغیرہ مین پڑتی ہو مُّنْۢبَثًّا پراگندہ اور منتشر ہوا وَّكُنْتُمْ اور ہوگے تم اے مکلف لوگو اوسوقت اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؀
اقسام تین یعنی تم سب تین مرتبہ پر تین گروہ ہوگے فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ پس داہنے ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؀ کیا ہین
داہنے ہاتھ والے حق تعالی اونکی تعظیم کرتا ہی جیسا کہ تو یون کہے کہ فلانی قوم کے لوگ بزرگ ہین اور کیا بزرگ ہین یہ استفہام مین تعجب کے معنی مین ہی
اور اصحاب یمین وہ لوگ ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی گئی تو وہ لوگ حضرت آدم کے داہنے ہاتھ کی طرف
ہونگے یا داہنے ہاتھ مین انکے نامۂ اعمال دینگے یا جو لوگ جنت مین جائینگے اور جنت عرش کے داہنی طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یمن میمنہ
اور برکت کے معنی مین ہی یعنی اون لوگون کا قدم مبارک ہی وَاَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ۙ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ
الْمَشْــَٔمَةِ ؀ کیا ہین بائین ہاتھ والے اور یہ لوگ ذریت نکالتے وقت حضرت آدم کے بائین ہاتھ کی طرف تھے یا انکے نامۂ اعمال
انکے بائین ہاتھ مین دینگے یا یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور دوزخ عرش کے بائین طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شامۃ شوم سے
لیا ہی یعنی وہ لوگ شوم اور نامبارک ہین وَالسّٰبِقُوْنَ اور سبقت لیجانے والے سب قومون پر ایمان مین آگے جانے والے
السّٰبِقُوْنَ ؀ سبقت لیجانے والے ہین ایمان کے ساتھ جیسے آل فرعون کے مومن اور حبیب نجار اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہم یا وہ لوگ جنھون نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا پیغمبر لوگ یا اہل قرآن یا صف جہاد مین آگے بڑھنے والے
یا نماز جماعت مین پہلی تکبیر کے وقت سبقت کرنے والے اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ؀ وہ لوگ ہین نزدیک کیے گئے رحمت اور بزرگی سے
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ؀ جنتون مین ہین جنمین طرح طرح کی نعمتین ہین ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ؀ گروہ زیادہ اگلون مین سے
یعنی اگلے انبیا علیہم السلام کی امت کا گروہ وَقَلِيْلٌ اور تھوڑا سا مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؀ پچھلون مین سے یعنی امت محمدی مین سے
مضمون کلام یہ ہی کہ اگلی امت کے سبقت لیجانے والے اس امت کے سبقت لیجانے والون سے زیادہ ہین تبیان یہ ہی کہ ان لوگون سے وہ گروہ مراد ہی
جن لوگون نے انبیا علیہم السلام کو آنکھون سے دیکھا اور اونکی خدمت مین پہونچکر اونپر ایمان لائے کل پیغمبرون کی تمام امت مراد نہین ہی
اسواسطے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت متابعت اگلی سب امتون سے بہت زیادہ ہوگی جیسا کہ حدیث انا اکثر الناس تبعا یوم
القیامۃ کا مضمون اوسکی خبر دیتا ہی اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین مذکور ہی کہ جنتیون کی ایکسو بیس صفین ہونگی
اسی صفین میری امت کی اور چالیس سب امتون کی اور یہ سابق لوگ اولین اور آخرین جنتمین ہونگے عَلٰى سُرُرٍ تختون پر کہ
مَّوْضُوْنَةٍ ؀ بنے ہوے ہین سونے سے اور جڑے ہوے ہین موتی یا یاقوت زمرد سے مُّتَّكِـِٕيْنَ تکیہ لگائے ہوے عَلَيْهَا اون
تختون پر مُتَقٰبِلِيْنَ ؀ ایکدوسرے کے برابر یعنی منھ کی طرف منھ کیے ہوے تاکہ دیدار سے انکی خوشی اور سرور
رہین يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ دورہ کرتے ہین اونپر خدمت کے واسطے وِلْدَانٌ لڑکے مُّخَلَّدُوْنَ ؀
ہمیشہ رہینگے لڑکپن کی ہیئت پر اسواسطے کہ چھوٹون کی خدمت بڑون کی نسبت زیبا دیتی ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ مخلدون کے معنی گوشوارون سے آراستہ ہونگے اور ان لڑکون کو حق تعالی نے جنتیون کی خدمت کیلیے پیدا کیا ہی سلمان رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ یہ مشرکون کے لڑکے ہین کہ جنتیون کی خدمت کو نامزد ہوے ہین اور جنتیون کے گروہ کا نام خدمت

پھرتے رہینگے بِاَکْوَابٍ کوزے وَّاَبَارِیْقَ ۙ اور ابریقین لیے ہوئے وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ اور جام شراب
بھرے ہوئے جو بہشت مین جاری ہو یا پاک صاف شراب جیسے آب زلال بہتا ہو لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا درد سر نہ کھینچینگے
اوس شراب سے یعنی اوس شراب مین خمار نہوگا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ○ اور نہ بے عقل و بے ہوش ہونگے اوس سے وَفَاکِهَةٍ
اور پھرا وینگے گرد و پھرینگے میوے لیے ہوئے مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ○ اوس مین سے جسے اختیار اور پسند کرینگے
وَلَحْمِ طَیْرٍ اور چڑیون کا گوشت لیے ہوئے کہ سب گوشتون سے زیادہ لطیف ہے مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ○
اوس مین سے کہ آرزو کرینگے یعنی جس طرح وہ چاہین شوربا یا بھنا ہوا وَحُوْرٌ اور ساتھ لوگون پر جنت مین طواف کرینگی
اور پھرتی رہینگی خدمت کے واسطے گورے رنگ کی عورتین عِیْنٌ ۙ کشادہ چشم اور لطافت مین کَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ مانند موتی الْمَکْنُوْنِ ○ چھپے ہوئے کے جو سیپی کے اندر پوشیدہ ہوتا ہو گرد و غبار نہ بیٹھا ہو اور نہ کسی کا
ہاتھ لگا ہو جَزَآءً جزا دیتے ہین ہم اونکو جزا دینا بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اوس چیز کے کہتے عمل کرتے
دنیا مین لَا یَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے فِیْهَا جنت مین لَغْوًا بیہودہ بات یا چلانا یا جھوٹی قسم وَّلَا تَاْثِیْمًا ۙ
اور نہ ایسی بات کہ جسکا کہنا موجب گناہ ہو جیسے فحش گالی اِلَّا قِیْلًا مگر سنینگے بات کہ وہ یہ ہو سَلٰمًا سَلٰمًا ○ یہ
لفظ کا مکرر لانا اس بات کی دلیل ہے کہ جنتی لوگ برابر ایک دوسرے کو سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ اور داہنے
ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ؕ کیا ہین داہنے ہاتھ والے یعنی بزرگ اور بہتر اور بزرگ ہین اور وہ ہونگے
فِیْ سِدْرٍ بیری کے درختون کے بیچ مَّخْضُوْدٍ ۙ بے کانٹے کی بخلاف دنیا کی بیری کے کہ اوسمین کانٹے ہوتے ہین
لکھا ہی کہ مسلمانون کی نظر وج پر پڑی اور یہ طائف مین ایک میدان ہی اوسمین بیریان لگی ہین اسے دیکھ کر مسلمان بولے
کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمین اسکے مثل باغ ملتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جنتیون کے واسطے بیریان بے کانٹے کی ہونگی وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ ۙ اور کیلے کے درخت گاوے تہ ہوئے تلے اوپر پھلے ہوئے یعنی جڑ سے پھننگی تک درخت مین سب میوہ ہی میوہ
ہوگا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ اور سایہ کھنچا ہوا یعنی برابر اور رہا ہوا سایہ کہ کبھی زائل نہو ظل سے راحت مراد ہی وَّمَآءٍ
مَّسْکُوْبٍ ۙ اور بہتا پانی یعنی پانی جنت عدن سے گرا اور بانہرون پر آتا ہوگا وَّفَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ ۙ اور بہت
میوے کہ لَّا مَقْطُوْعَةٍ نہ کاٹا گیا یعنی کسی زمانہ مین وہ میوہ نہ کٹیگا بخلاف دنیا کے میوون کے کہ فصل پر ہوتے ہین
بغیر فصل کے نہین وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ اور نہ منع کیا گیا یعنی کھانے والے سے کسی طرح منع نہونگے دنیا کے میوون کی طرح نہین کہ
بے قیمت ہاتھ نہین آتے وَّفُرُشٍ اور بچھونے مَّرْفُوْعَةٍ ○ جو بنائے گئے ہین قیمت کی رو سے یا اونکی قدر بلند ہی اور بعضون کے
قول کے موافق فرش کنایہ ہی بلند کی ہوئی عورتون سے جو اونچے تختون پر بیٹھی ہونگی اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ پیدا کیا ہے ہمنے بے
ولادت دنیا کی بڑھیون کو اِنْشَآءً ○ اچھا یعنی بوڑھاپے کے بعد اونمین دوسری صورت و خلقت سے ہم پیدا کرینگے اس طور پر
کہ سب بڑھیون کو ایک سن پر ہم جوان کر دینگے فَجَعَلْنٰهُنَّ پھر کر دینگے ہم اونکو اَبْکَارًا ۙ کنواری لڑکیان یعنی جب اونکے شوہر

اونسے قربت کرینگے تو اونکو کنواری پائینگے عُرُبًا دوستدار اور اپنے شوہرون کی عاشق زار ہونگی یا ناز و ادا اور شیرین کلامی کے ساتھ
ہونگی اَتْرَابًا ۙ ہمجولیان سب تینتیس ۳۳ برس عمر کی اور اونکے شوہرون کے بھی یہی سن ہونگے بعضیان ہین ہر کہ بڑھیون کو بھی جنت مین
اسی سن کا کرکے شوہرون کو دینگے اور بوڑھیون کو بھی اسی سن کا کر دینگے اگر دنیا مین اوسکا شوہر نہوگا تو اور کسی جنتی کے حوالہ کرینگے
اور اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہو مگر جنتی نہو جیسے فرعون کی جورو تو ایسی عورت کو بھی کسی جنتی کو دینگے اور اگر اوسکا شوہر بھی جنتی ہوگا تو
اوسی کو اوسکی جورو عنایت کیجائیگی اور اگر کسی عورت کے کئی شوہر ہوئے ہون اور سب جنتی بھی ہون تو اخیر شوہر کو وہ عورت دیجائیگی اور
یہ عورتین ہم پیدا کرینگے لِاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۟ؕ اصحاب یمین کے واسطے یعنی جو داہنے ہاتھ والے ہین اور کوئی پوچھنے والا پوچھتا
کہ اصحاب یمین کون لوگ ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۟ۙ ایک گروہ ہی اگلون مین سے وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۟ؕ
اور ایک گروہ ہی پچھلون مین سے اس آیت کے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی تو حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور ہم مین تھوڑے ہی آدمی نجات پائینگے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت فاروق کے سامنے پڑھی حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَضِيْنَا عَنْ رَّبِّنَا یعنی ہم راضی ہوئے اپنے رب سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے
ہم تک ایک گروہ اور مجھسے قیامت تک ایک گروہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی مین آرزو کرتا ہون
کہ اہل جنت مین سے آدھے تم لوگ ہوگے اور بعض روایات سے یہ بات بیان ہوئی ہی کہ جنتی لوگ ایک سو بیس ۱۲۰ صف ہونگے اونمین اسی صفین
میری امت کی ہونگی اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی امت بتابعت مین کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا نظم
بہ زندان دوزخ اسیر کسے را کہ باشد چنین دستگیر ٭ نامہ عصیان کسے در گرو ٭ کہ دارد چنین سید پیش رو ٭ وَاَصْحٰبُ
الشِّمَالِ ۙ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۟ؕ کیا ہین بائین ہاتھ والے یعنی ذلیل و بدبخت رہین
اور اوس دن ہونگے فِيْ سَمُوْمٍ تیز آگ مین یا گرم ہوا مین کہ اوسکی گرمی اونکے جسم کے اندر اثر کریگی وَّحَمِيْمٍ ۟ۙ
اور گرم پانی جو انتہا کا گرم ہوگا صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ جب سموم کی گرمی اونکے جسمون اور کلیجون مین اثر کریگی تو وہ پانی
پناہ ڈھونڈھینگے جسطرح دنیا مین گرمی کے مارے ہوئے پانی مانگتے ہین جب حمیم یعنی کھولتے ہوئے پانی مین ڈالدیے جائینگے
تو اونمین اور بھی زیادہ ایذا ہوگی تو سایہ مین پناہ چاہینگے اور اوس سایہ کی حق تعالی خبر دیتا ہی وَّظِلٍّ اور سایہ
مین مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۟ۙ کالے گرم دھوین کا اور بعضے کہتے ہین کہ یحموم آگ کا ایک پہاڑ ہی کہ دوزخی اوسکے سایہ مین
پناہ لیجائینگے لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا ہی اور سایون کی طرح وَّلَا كَرِيْمٍ ۟ اور نہ فائدہ دینے والا نہ راحت پہونچانے والا
اور یہ عذاب اونپر اس جہت سے ہین کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ اس سے قبل دنیا مین مُتْرَفِيْنَ ۟ۚ
ناز و نعمت مین پالے گئے اور یا اونکی آرام طلبی اور خواہشون کی پیروی کے ساتھ تھی وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ اور تھے
اصرار کرتے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۟ بڑے گناہ پر کہ وہ شرک ہی یعنی شرک پر قائم تھے یا جھوٹی قسم کھایا کرتے تھے

ع ۲۸

اس بات پر کہ حشر ہوگا وَكَانُوا يَقُولُونَ اور تھے کہتے کہ أَئِذَا مِتْنَا کیا جب مر جاوینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاوینگے ہم
مٹی وَعِظَامًا اور ہڈیاں بے گوشت و بے پوست أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ○ کیا ہم اوٹھائے جاوینگے قبروں سے اور زندہ
ہونگے استفہام کی تکرار انکار میں مبالغہ کے واسطے ہے أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ○ کیا اور اگلے ہمارے باپ دادا بھی مبعوث ہونگے
قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے جواب میں کہ إِنَّ الْأَوَّلِينَ بیشک اگلے تمہارے باپ دادا وغیرہ وَالْآخِرِينَ ○ اور
پچھلے تم اور تمہارے سوا لَمَجْمُوعُونَ البتہ جمع کیے گئے ہیں إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ○ وقت مقرر کیے ہوئے کے
واسطے روز معلوم میں کہ وہ قیامت کا دن ہے یا سب قبروں میں جمع کیے گئے ہیں میقات حشر کے واسطے کہ وہ روز معلوم ہے یا سب حشر
کیے جاوینگے حساب کے مکان یا زمان میں اوس دن جو کہ خدا کو معلوم ہے ثُمَّ إِنَّكُمْ پھر تحقیق کہ تم أَيُّهَا الضَّالُّونَ اے گمراہو راہ
حق سے الْمُكَذِّبُونَ ○ تکذیب کرنے والو بعث و نشر کی یہ خطاب اہل مکہ سے ہے اور اونکے مثل اور کافروں سے فرمایا ہے کہ تم
فردائے قیامت کو لَآكِلُونَ البتہ کھانے والے ہو مِنْ شَجَرٍ ایک درخت سے مِنْ زَقُّومٍ ○ کہ وہ زقوم ہے یعنی تمکو زندہ
کرکے اوس درخت میں سے کھلاوینگے فَمَالِئُونَ پھر بھرنے والے ہوگے مِنْهَا الْبُطُونَ ○ اوس درخت کے میوے سے
پیٹوں کو فَشَارِبُونَ پھر پینے والے عَلَيْهِ زقوم پر مِنَ الْحَمِيمِ ○ گرم پانی میں سے کہ ایسا ہی کہ دوزخیوں پر بھوک کا عذاب
ڈالینگے یہانتک کہ وہ اپنے پیٹ زقوم سے بھر لینگے پھر اونپر پیاس غلبہ کریگی تو کھولتا ہوا پانی اونکے سامنے کرینگے اوسمیں سے وہ بہت سا
پانی پی جاوینگے فَشَارِبُونَ پس پینے والے ہیں کھولتے پانی میں سے شُرْبَ الْهِيمِ ○ پینا جیسے پیاس کے مارے ہوے اونٹ پیتے ہیں
جنہوں نے مدتوں پانی نہ پایا ہو یا زمین ریگستان کی طرح کہ کتنا ہی پانی پیے اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہیں ہوتا یعنی دوزخی کتنا ہی کھولتا
پانی پینگے مگر اونکی پیاس نہ بجھیگی هَٰذَا یہ کھانا پانی نُزُلُهُمْ اونکے واسطے پیشکش ہے يَوْمَ الدِّينِ ○ روز جزا میں جیسے وہ
ما حضر جو مہمانوں کے واسطے لاتے ہیں اور اسکے بعد دوزخ میں اونکے واسطے طرح طرح کے کھانے پینے ہونگے کہ اونکی سختی اور عذاب کی
شرح بیان میں نہیں آتی نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ ہمنے پیدا کیا تمکو ابتدا میں اور تم اوسکا اقرار کرتے ہو فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ○
پھر کیوں باور نہیں رکھتے ہو پیدائش ثانی میں اسواسطے کہ ہر عقلمند پر یہ بات ظاہر ہے کہ جو کوئی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ
پیدا کرنے پر بھی قادر ہوگا أَفَرَأَيْتُمْ آیا خبر دو مَا تُمْنُونَ ○ اوس پانی کی جو عورت کے رحم میں تم ڈالتے ہو أَأَنْتُمْ
تَخْلُقُونَهُ کیا تم پیدا کرتے ہو لڑکے اوس سے أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ○ یا ہم ہیں اوسکے پیدا کرنے والے اور تم مقر ہو
اس بات کے کہ خالق میں ہی ہوں اسواسطے کہ جس صورت اور جسطرح پر تم اولاد چاہتے ہو پیدا نہیں ہوتی ہے تو ہمارے
ارادے اور مشیت کے موافق پیدا ہوتی ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا ہمنے پیدا کرنے کا اندازہ کر دیا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
تمہارے درمیان موت اور ہر ایک کی موت کا زمانہ ہمنے مقرر کر دیا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ○ اور نہیں ہیں ہم
مغلوب ہوے یعنی ہمارے حکم پر کوئی سبقت نہیں لیجا سکتا تو جو موت مقرر ہو چکی ہے اوس سے کوئی نہیں بھاگ سکتا
اور ہمنے یہ موت مقرر اور مقدر کی عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ اسواسطے کہ بدل دیں ہم أَمْثَالَكُمْ وہ لوگ جو تمہارے

مانند ہین یعنی تمکو ہم مار ڈالین اور اورون کو پیدا کر دین وننشئکم اور پیدا کرین ہم دوبارہ تمکو فی ما لا تعلمون ۝
اون صورتون اور ہیئتون مین جو نہین جانتے ہو تم آج یعنی کافرون کو بہت بری صورت پر اور مومنون کو بہت اچھی صورت پر
ولقد علمتم اور تحقیق کہ جانا ہی تمنے النشأة الاولی پیدا کرنا پہلی بار کا کہ تم نطفہ تھے پھر ٹکڑا ہوے آخر تک
اور تم اسکا اقرار بھی کرتے ہو فلولا تذکرون ۝ پھر کیون نہین یاد کرتے خدا کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے پر اسلئے کہ
اوسپر قادر ہی وہ اس سے عاجز نہین ہو سکتا ۔ نظم ۔ آنکہ یکبار از عدم بابو دہ ہست کردت نا بجود کار وجود بار دیگر از سر نو بالکل
روے پوشیم زیر پردہ خاک ۔ ہم تواند بامر کن فیکون ۔ کار او از گرشمہ لحی بیرون افرءیتم کیا خبر دیتے ہو تم مجھکو ما تحرثون ۝
اوس چیز کی جو کھیتی کرتے ہو اور زمین مین بیج بوتے ہو ءانتم تزرعونه کیا اوگاتے ہو تم وہ بیج ام نحن
الزارعون ۝ یا ہم اوگاتے ہین بونا بندہ کا فعل ہی اور اوگانا خدا کا کام ہی حدیث شریف مین ہی کہ تم مین سے کسی کو
زرعت نہ کہنا چاہیے یعنی مین نے اوگایا بلکہ حرثت کہنا چاہیے یعنی مین نے بویا اسواسطے کہ زمین جوتنا اور اوسمین بیج ڈالنا
بندہ کا کام ہی اور اوگانا حق تعالی کی طرف سے ہی لو نشاء اگر ہم چاہین تو لجعلناه البتہ کر دین ہم اوسے
جو کچھ تمنے بویا ہی حطاما گھاس بے دانہ اپنی مراد کو پہونچنے سے قبل یا گھاس بے دانہ کی فظلتم تفکھون ۝
پھر تمام دن رہو تم اوس سے تعجب کرتے یا اوس بلا اور آفت پر غمگین رہو یا اپنی محنت اور مشقت سے پشیمان ہو اور
کہو کہ انا لمغرمون ۝ بیشک ہم تاوان دیے گئے ہوتے ہین اور بکر نے ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی کہ
کیا ہم تاوان دیے ہوے ہین بل نحن محرومون ۝ بلکہ ہم بے نصیب ہین روزی سے افرءیتم کیا خبر
دیتے ہو الماء الذی تشربون ۝ اوس پانی کی جو پیتے ہو پیاس بجھانے کو اور تمھاری زندگی اوسکے ساتھ بندھی ہی
ءانتم انزلتموه کیا تمنے اوتارا ہی اوسے من المزن سفید بدلی سے ام نحن المنزلون ۝ یا ہم
اوتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لو نشاء جعلناه اگر چاہین تو کر دین ہم اوس پانی کو اجاجا کڑوا اور
کھاری اور اوسکا فائدہ اوس سے ہم زائل کر دین فلولا تشکرون ۝ پھر کیون نہین شکر کرتے خدا کا اس نعمت کے
افرءیتم بتاؤ تو کیا النار التی تورون ۝ وہ آگ جو تم نکالتے ہو ءانتم کیا تمنے انشأتم پیدا کیا ہی
تمنے شجرتها اوس آگ کا درخت کہ وہ مرخ اور عفار ہی ام نحن المنشئون ۝ یا ہم پیدا کرنے والے ہین
اوسکے دیہاتی لوگ درخت مرخ کو مرد کہتے ہین اور عفار کو عورت اوسکی ہری شاخ اسکی سبز شاخ پر رگڑتے ہین حق تعالی
اپنی قدرت سے اون ہری شاخون مین آگ پیدا کر دیتا ہی جیسے پانی ٹپکتا ہی نحن جعلناها ہمنے کر دیا اوس آگ کو تذکرة
تذکرہ اور یاد کرنا کہ جب اوسے دیکھو دوزخ کی آگ کو یاد کرو یا اوسکو ہمنے تبصرہ کر دیا کہ اہل بصیرت جان لین کہ جو کوئی
سبز اور تر درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی باوصف اوس تری کے جو اوس مین موجود ہی اور تری کیفیت مین آگ کی
ضد ہی تو یقینی وہ انسان کی ہستی کے درخت کو خشک اور پژمردہ ہو جانے کے بعد تر و تازہ کر دینے پر قادر ہی ومتاعا

اور بخشے کر دیا آگ کو فائدہ کی چیز لِّلْمُقْوِيْنَ ۝ مسافروں اور مقیموں کے لیے حق تعالیٰ نے دو ضدوں میں سے ایک کے بیان پر
اکتفا کی جیسے سرابیل تقیکم الحر فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ اور اوسے پاکی کے
ساتھ یاد کر فَلَآ اُقْسِمُ پس قسم کھاتا ہوں میں بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ نجوم قرآن کے مواقع کی یعنی اوسکے منزل کے وقتوں کی
یا تاروں کے غروب ہونے کی جگہوں کی صاحب کشاف نے فرمایا ہو کہ مغارب کی تخصیص اس جہت سے ہو کہ غروب زوال کی دلیل ہو
اور اثر زوال سے دلیل پکڑتے ہیں اوس موثر کے ہونے پر جسکی تاثیر کو زوال نہیں ہو یا تاروں کے طلوع ہونے یا جاری ہونے کی جگہوں کی
قسم عین المعانی میں ہو کہ اس سے صحابہ کے سینے اور قبروں کی جگہیں مراد ہیں کہ وہ تاروں کے ساتھ تشبیہ دیے گئے ہیں جیسا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یا تاروں کی منزلیں مراد ہیں کہ وہ آسمان کے
برج ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ والسماء ذات البروج یا وہ وقت مراد ہو جبکہ تارے شیاطین کو رجم کرنے اور ہانکنے پر مامور ہوئے
اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت ہو اور آپکے مبعوث ہونے کا زمانہ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ نجوم قرآن مراد ہیں اور اوسکے مواقع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مقدس ہو جو منبع آپکا دل پاک ہو کہ نجوم
قرآن بہت ہیں ہر نجم کا ایک موقع ہو اس نظر سے مواقع بصیغہ جمع ارشاد ہوا اور امام حمزہ اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی قرأت
کہ اونہوں نے بموقع النجوم پڑھا ہو اس قول کی تائید کرتی ہو اور آپکے دل مبارک پر قرآن کا نازل ہونا نزل به الروح الامین علیٰ قلبک
نص سے ثابت ہوا وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ چیز کہ خدا قسم کھاتا ہو لَقَسَمٌ البتہ قسم ہو کہ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم جانو عَظِيْمٌ ۝ بڑا
ہی اور معتبر ہو اور قسم کا جواب یہ ہو کہ اِنَّهٗ بیشک وہ جو حضرت پیغمبر پڑھتے ہیں لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ البتہ قرآن ہو بڑے فائدہ والا
اوس واسطے کہ اصول علوم پر مشتمل ہو کہ معاش اور معاد کے مصالح میں کام آتے یا بزرگ ہو حق تعالیٰ اور فرشتوں اور مومنوں کے
نزدیک یا اوسے حفظ کرنے والا اور اوسکی قرأت کرنے والا معزز اور بزرگ ہو یہ قرآن لکھا ہوا ہو فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ کتاب
جو پوشیدہ اور نگاہ رکھی ہوئی ہو خدا کے پاس یعنی لوح محفوظ میں لَّا يَمَسُّهٗٓ نہیں چھوتے ہیں لوح کو یعنی جو کچھ اوس میں ہو
اوسپر مطلع نہیں ہوتے اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ مگر پاکیزہ یعنی فرشتے جو ردی اوصاف کی کدورتوں سے پاک ہیں کلبی رحمہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ مطہرون سے سفرہ اور کرام بررہ مراد ہیں اور بعضے قرآن کی طرف ضمیر پھیرتے ہیں اور قرآن سے مصحف مراد ہو
یعنی مصحف کو نہیں چھوتے مگر وہ لوگ جو حدثوں سے پاک ہیں ظاہر آیت نفی ہو اور حقیقت میں نہی مراد ہو یعنی وہ شخص جو
بے وضو ہو یا جسے غسل کی ضرورت ہو اوسے چاہیے کہ قرآن کو نہ چھوئے مالکی اور شافعی کہتے ہیں بے وضو اور جنب اور حائض کے واسطے
مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا جائز نہیں رکھتے اور فقہائے حنبلی کہتے ہیں کہ بے وضو اور جنب کو مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا
درست ہو اور حیض والی عورت کو نہیں اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی عورت کو
قرآن چھونا نہ چاہیے مگر اوسکے اوپر سے جو قرآن سے جدا ہو تو اور یہ بھی مذکور ہو کہ جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے قول پر
قرآن لکھنا جائز ہو جبکہ لوح زمین پر ہو گو دیں نہیں اور امام محمد کے نزدیک کسی طرح درست نہیں ہو اور بعضوں نے چھونے کو

پڑھنے پر عمل کیا ہو اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ مجھے یہ بات بہت دوست ہو کہ قرآن نہ پڑھے مگر وہی شخص جو طاہر ہو
ابن عباس رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے اور منع فرماتے تھے اس بات سے کہ یہود و نصاریٰ کو قراءت قرآن سے ...
محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ مس سے اعتقاد مراد ہی یعنی قرآن کا مستحق نہیں ہو مگر وہ لوگ جنکے دل پاکیزہ ہیں کہ وہ ...
یا قرآن پر عمل اور اوسکے احکام کی نگہداشت نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو توفیق کی بدولت خذلان کے لوث سے پاکیزہ ہوں یا قرآن کا
علم یعنی اوسکی تفسیر اور تاویل نہیں جانتے مگر وہ لوگ جنکا دل اور سر پاک ہوتا ہی حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ پاکی
ماسوی اللہ کی نفی کے سبب سے ہوتی ہی حکیم سنائی نے کہا ہی بیت جمال حضرت قرآن نقاب آنگہ براندازد کہ دار الملک ایمان را مجرد بیند
از غوغا ۔ بحر الحقائق میں ہو کہ قرآن کے اسرار نہیں کھلتے مگر اوسپر جو غیر اور غیریت کے اوہام کے لوث سے پاک ہو جاوے اور یہ
مرتبہ حاصل نہیں ہوتا بجز اسکے کہ فنا پاوے اور شہود مشہود میں فنا ہو جاوے بیت چون تجلی کرد اوصاف قدیم پس بسوزد
وصف حادث را کلیم ۔ تَنْزِيلٌ قرآن اوتارا گیا ہو مِّن رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے پیدا کرنے والے کی طرف سے
اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ کیا اس کلام کے ساتھ کہ قرآن ہو اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ تم اے مکہ والو نہ ایمان لانے والے
یا سستی کرنے والے یا منکر ہو وَتَجْعَلُوْنَ اور بناتے ہو رِزْقَكُمْ اپنی روزی یعنی اپنا حصہ قرآن سے اَنَّكُمْ
تُكَذِّبُوْنَ ۝ یہ کہ تکذیب کرتے ہو اوسکی یا روزی کھانے والوں کا شکر پھیرتے ہو کہ مینہ کو آب و ہوا کی طرف منسوب کرتے ہو
اور یہ خدا کی بات کو جھٹلانا ہی فَلَوْلَآ پس کیوں نہیں اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ جب پہونچتی ہی روح حلقوم میں اوس
وقت وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ اور تم اوس وقت تَنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے ہو مردے کو وَنَحْنُ اَقْرَبُ اور ہم بہت قریب ہیں
اِلَيْهِ اوس مرنے والے کی طرف مِنْكُمْ تم سے وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور لیکن تم نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے اور وہ قرب
علم اور قدرت اور رویت کی راہ سے ہی فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ پھر کیوں نہیں اگر ہو تم غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ نہ جزا دیے گئے
قیامت میں تَرْجِعُوْنَهَآ پھیر لیتے روح کو جسم میں اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر تم
حشر اور جزا کے انکار میں سچے ہو تو جس وقت روح حلق میں پہونچتی ہی تو اوسے بدن میں پھیر کیوں نہیں لاتے فَاَمَّآ اِنْ كَانَ
پس لیکن ہوتا ہی متوفی مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ نزدیک کیا ہوا درگاہ الٰہی سے یعنی سابقوں میں سے ہوتا ہی فَرَوْحٌ تو اوسکے
واسطے ہی راحت یا رحمت یا خلاصی غم سے یا مغفرت یا فرحت اور یہ باتیں قبر میں ہونگی یا قیامت میں وَّرَيْحَانٌ اور روزی
ہمیشہ کی یا خوشبو یا فرشتوں کی دعا اور یہ چیزیں بہشت میں ہونگی وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ اور اوسکے واسطے ہی جنت یعنی جنت ہی
نعمت کا پانا وَاَمَّآ اِنْ كَانَ اور اگر ہو وہ وفات کیا ہوا آدمی مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ داہنے ہاتھ والوں میں سے فَسَلٰمٌ
لَّكَ پس سلامتی ہی تجھپر وہ شخص کہ تو ہی مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ اصحاب یمین میں سے اور بہت مشہور یہ تفسیر ہو کہ سلام
پہونچتا ہی تجھے اصحاب یمین کی طرف سے کہ وہ تیرے بھائی ہیں یا اونکو سلامتی کی خوشخبری پہونچے یعنی تم خوش ہو کہ وہ سب آفتوں
سے سالم ہیں وَاَمَّآ اِنْ كَانَ اور اگر ہو مردہ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ تکذیب کرنے والوں میں سے کہ خدا اور رسول کو

۱؎ خذلان بالکسر یاری نکردن اور چھوڑ دینا ۱۲
۲؎ شہود ... مشہود دیکھا ہوا ۱۲

بھٹلاتے ہین الضَّآلِّیْنَ گمراہ ہین ... تو اوسکے واسطے پیشکش قبر مین مِّنْ حَمِيْمٍ گرم پانی سے ہی جو دوزخ مین
گرم کیا گیا ہی یا آتش دوزخ کا دھوان وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ اور پہونچانا قیامت کے دن دوزخ کی آگ مین جو جلتی اور جلاتی ہی
اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ جو کہا گیا ان تینون قسمون مین لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ البتہ وہ حق یقین ہی یعنی صحیح اور درست و بیشک
فَسَبِّحْ پس تسبیح کر یا نماز بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ بزرگ ہی یعنی اوسکا نام مبارک لیکر اوسکی تنزیہ اوس چیز سے کر
جو اوسکی عظمت اور کبریا کے لائق ... یا نماز پڑھ اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ اور ایک قول ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہ اور حدیث مین ہی کہ
یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ یعنی اس حکم کی تعمیل تم اپنے رکوع مین کرو

ع ۲۲

تسع وعشرون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الحدید مدنی ہی
اونتیس ۲۹ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ حدید مدینہ مین نازل ہوئی اور وہ

سَبَّحَ لِلّٰهِ پاکی اور عبادت کی خدا کے واسطے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسنے جو کوئی ہی آسمانون مین فرشتے اور جو
کوئی زمین مین ہی مؤمن اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ تسبیح خدا کی اور اوسکی پاکی کے ساتھ یاد کیا اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی فرشتے
ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ اور جو کچھ زمین مین ہی حیوان جماد نبات وغیرہ تو تسبیح عام ہی ہر چیز مین جسے اللہ نے پیدا کیا مگر
بعض کی زبان تسبیح کرتی ہی اور بعض کا سایہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
اور خدا غالب ہی ہر چیز مین جو چاہے الْحَكِيْمُ دانا ہر حکم مین جو فرمائے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اوسی کے واسطے ہی بادشاہی آسمان اور زمین کی کہ وہی انکا پیدا کرنے والا ہی اور اون مین تصرف کرنے والا يُحْيِيْ زندہ کریگا
آخرت مین وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی دنیا مین وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر مار ڈالنے اور زندہ کرنے پر قَدِيْرٌ
قادر ہی هُوَ الْاَوَّلُ وہی پہلے سب چیزون کے اور اوسکا ظاہر کرنے والا یعنی وہ قدیم ازلی ہی کہ اوسکی ابتدا نہین وَالْاٰخِرُ اور
سب موجودات فنا ہو جانے کے بعد وہی ہی یعنی باقی ابدی ہی کہ اوسکے آخر ہونے کی نہایت نہین ہی فرد اول و اول بے ابتدا و آخر
او آخر بے انتہا ہست بود و نبود این بلندست و پست باشد و این نیز نباشد کہ ہست وَالظَّاهِرُ ظاہر ہی اوسکی ہستی
دلیلون کی کثرت کے سبب سے وَالْبَاطِنُ اور پوشیدہ ہی اوسکی ذات ہر عاقل کے سمجھ لینے سے مفسرون نے کروڑون معنون کے
اقوال اس آیت مین حد و حصر سے تجاوز کر گئے ہین شرح و بسط تمام کے ساتھ جواہر التفسیر مین تحریر ہین یہان دو قول پر اختصار کیا جاتا ہی
صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ زبان رحمت اشارت کی رو سے کہتی ہی کہ اے آدمی خلق عالم کی تیرے حق مین چار گروہ ہین ایک وہ
گروہ جو اول حال مین تیرے کام آئے جیسے ماں باپ دوسرا وہ گروہ جو اخیر عمر مین ہاتھ پکڑتا ہی جیسے بیٹے پوتے تیسرا وہ گروہ
جو تیرے ساتھ ظاہر رہتا ہی جیسے دوست آشنا ہمسایہ شریک چوتھا وہ گروہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ زندگی بسر کرتا ہی جیسے
عورتین اور لونڈیان ہین رب العالمین فرماتا ہی کہ ظاہر خلق اور پوشیدہ خلق پر اعتماد نہ کر اور اونکو اپنا کارساز نہ جان

اسواسطے کہ اول مین ہون کہ مین نے تجھے معدوم سے موجود کیا اور آخر ہون کہ تجھکو [illegible] قرآن نہ پڑھے مگر وہی شخص جو طاہر ہو
کہ تیری صورت بھی بہت اچھی طرح پر مین نے آراستہ کی اور باطن مین ہون کہ تجھکو [illegible] قراءت قرآن سے [illegible]
سبا جمعی اول آخر تو فی لیست حدوث و قدیم ٭ ظاہر و باطن نفی حیثیت وجود [illegible]
چون باطن شگفت و ظاہر کہ چہ اشتاق مین ہر کہ وہ اول از حین آخر [illegible]
یعنی باعتبار حیثیت مین اور باطن ہی یعنی ظاہر ہے شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا [illegible] سے فرمایا کہ
اس سبب سے کہ اضداد کو اوسنے جمع کر لیا ہی پھر یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جمع اضداد و متعدد ہی [illegible]
اعتبار سے اوس ایک مین نظم اوّلی و ہم در اول آخری ٭ باطنی و ہم در ان وہم ظاہری ٭ تو تجلی [illegible] کہ ہو جائے اور
مستغنی بذات ٭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون عَلِيمٌ ۝ جانتا ہی اول و آخر اوسکے علم [illegible]
باطن اوسکے علم کے سامنے یکسان ہی هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے [illegible]
قدرت کاملہ سے فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ روز کی مدت مین تاکہ فرشتے اونکا پیدا ہونا ایک کے بعد ایک دیکھین [illegible]
پھر اوسنے قصد کیا عَلَى الْعَرْشِ عرش کی تدبیر کا اور اپنے ارادے کے موافق اوسکے متعلق امور جاری کرنے کا يَعْلَمُ
مَا يَلِجُ وہ چیز جو اندر آتی ہی فِي الْأَرْضِ زمین مین جیسے وہ بیج جو بوتے ہین اور مینھ کے قطرے اور خزانے اور مردے
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہی اوس چیز کو جو زمین سے نکلتی ہی جیسے نباتات اور معدنیات اور کچھ دفینے دنیا مین [illegible]
بعض خزانے اور سب مردے آخرت مین وَمَا يَنْزِلُ اور جانتا ہی وہ چیز جو اوترتی ہی مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے جیسے مینھ اور اولا
فرشتے احکام وَمَا يَعْرُجُ اور جو چیز بلند ہو کے چلی جاتی ہی فِيهَا آسمان مین جیسے اعمال بندون کے [illegible]
وَهُوَ مَعَكُمْ اور اللہ تمہارے ساتھ ہی علم اور قدرت کی راہ سے عموماً اور فضل و رحمت کی راہ سے خصوصاً أَيْنَ مَا كُنْتُمْ
جہان کہین تم ہو یعنی علم اور قدرت کا ساتھ ہونا کسی حال مین تمسے جدا نہین ہوتا اور یہ معیت عقل سے مفہوم نہین ہوتی بلکہ اوسے
ذوق کشف سے پاتا ہی بیت این معیت مے نگنجد در بیان ٭ نے زبان را خبر زوے نے مکان ٭ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ
اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہی اور اوسپر جزا دیگا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اوسی کے واسطے ہی
حکمرانی اور فرمان روائی آسمانون اور زمینون مین یہ کلام مکرر لانا اس جہت سے ہی کہ اول ابتدا پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہی اور
یہ مکرر دوبارہ پیدا کرنے سے جیساکہ وہ فرماتا ہی کہ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین
انجام کامون کے يُولِجُ اللَّيْلَ اندر کرتا ہی رات کو فِي النَّهَارِ دن مین یعنی رات کی گھڑیون مین سے دن مین بڑھاتا ہی
وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ اور اندر کرتا ہی دن کو رات مین یعنی دن کی گھڑیون مین سے رات مین بڑھاتا ہی چارون فصلون کے
اختلاف کے موافق وَهُوَ عَلِيمٌ اور وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وہ باتین جو دلون مین پوشیدہ ہین
آمِنُوا ایمان لاؤ اے کافرو بِاللَّهِ اللہ کا اور اوسے ایک جانو وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اونکو

جھٹلاتے ہین الضّآلّین گمراہ ہو … مین سے کر دیا ہی خدا نے تمکو مُّسْتَخْلَفِیْنَ خلیفہ اگلون کا تصرف
گرم کیا گیا ہی یا آتش دوزخ کا دھوان … فِیْہِ تھا اور اونکے مرنیکے بعد تمھارے تصرف مین آیا اوس مال مین سے
اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ تحقیق کہ جو کہا گیا ان … جو ایمان لائے خدا و رسول کا مِنْکُمْ تم مین سے وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا
فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ … لَہُمْ اونکے واسطے ہی اَجْرٌ کَبِیْرٌ اجر بڑا اور ثواب بہت کہ جنت ہی اور
جو اوسکی عظمت اور کبریائی کے لائق … اور کیا ہی تمکو کہ نہین ایمان لاتے ہو بِاللّٰہِ خدا کا اور اوسکی وحدانیت کا اقرار
یہ آیت نازل ہونیکے بعد … اور رسول یَدْعُوْکُمْ بلاتا ہی تمکو دلیل اور حجت کے ساتھ لِتُؤْمِنُوْا کہ ایمان

سورۃ الحدید

… اور تحقیق کر لیا ہو خدا نے مِیْثَاقَکُمْ عہد تمھارا روز الست مین اپنی ربوبیت
… اِنْ کُنْتُمْ اگر ہو تم مُّؤْمِنِیْنَ باور رکھنے والے اوس عہد کو ھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ وہ ہی وہ خدا
سورۂ حدید مدینہ مین … اپنے بندہ پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ آیتین ظاہر یعنی قرآن یا معجزے
سَبَّحَ لِلّٰہِ … تاکہ نکالے تمکو خدا قرآن کے سبب یا رسول کی دعوت کی وجہ سے مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون سے اِلَی النُّوْرِ
کوئی زمین مین … جہل سے علم کی طرف یا ضلالت سے ہدایت کی جانب اور مخالفت سے موافقت کی طرف اور فقہا …
ستارے … حجاب سے نور تجلی کی طرف وَاِنَّ اللّٰہَ اور بیشک اللہ بِکُمْ تمھارے ساتھ لَرَءُوْفٌ ضرور مہربان ہی کہ قرآن بھیجا
بعد … رَّحِیْمٌ رحمت کرنے والا کہ رسول کو دعوت کا حکم فرماتا ہی وَمَا لَکُمْ اور کیا ہی تمکو اور تمکو کیا فائدہ ہے اور کیا عذر
رکھتے ہو اَلَّا تُنْفِقُوْا اس بات مین کہ خرچ نہین کرتے ہو اپنے مال فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خدا کی راہ مین وَلِلّٰہِ حال آنکہ خدا ہی کے
واسطے ہی مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میراث آسمانون اور زمینون کی جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہی وہ اہل زمین اور
اہل آسمان کے فنا ہو جانیکے بعد اوسی کی طرف رجوع کریگا اور آج بھی اوسی کے واسطے ہی مگر خلق اوسمین تصرف کرتی ہی آخر کو اوس سے
اون کا دست تصرف کوتاہ ہوکر وہ سب حق تعالی کی طرف پھریگا اس کلام مین خرچ کرنے کی رغبت دلانا ہی یعنی ای بندو جب یہ
بات جان لی کہ یہ مال تمھارے ہاتھ مین باقی نہ رہینگے تو جو پاس خدا کا حکم اوسمین نگاہ رکھو اور اوسمین سے اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کا
لَا یَسْتَوِیْ برابر نہین ہی مِنْکُمْ تم مین سے ای مومنو مَّنْ اَنْفَقَ جو کوئی خرچ کرے مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ فتح مکہ کے قبل کہ اہل اسلام
بے ساز و سامان اور بے برگ بے نوا ہین وَقٰتَلَ اور قتال کرے خدا اور رسول کے دشمنون سے ایسا وہ مین جان اور مال تصدق کرنیوالا
فتح مکہ کے قبل وہ شخص برابر نہین ہی جو فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرے اور قتال کا داعیہ رکھے اسواسطے کہ جب تو مال بہت ہوگا اور خرچ اور
قتال کرنیکی چندان حاجت نہ پڑیگی اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو قبل فتح مکہ مال خرچ کرتے ہین اور قتال پیشہ ہین اَعْظَمُ بہت
بڑے ہین دَرَجَۃً درجہ اور مرتبہ کی رو سے مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا اون لوگون سے جو خرچ کرین مِنْۢ بَعْدُ فتح کے بعد
وَقٰتَلُوْا اور قتال کرین وَکُلًّا اور سب کو جو خرچ اور قتال کرتے ہین فتح کے قبل اور بعد وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وعدہ
دیا ہی خدا نے اونکو بہشت کا مگر اونکے درجے متفاوت ہونگے وَاللّٰہُ اور اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تم کرتے ہو

خروج اور قتال اخلاص سے یار کے ساتھ شہید خبر رکھنا ہی اور [illegible] مین [illegible] رضی اللہ عنہا

شان مین ہی اسواسطے کہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافرون سے [illegible] اشارہ کر

کسی نے اونکی شان مین کہا ہی رباعی صاحب قدم مقام تجرید ہوا [illegible]

بوبصادق ہو مَنْ ذَا الَّذِیْ کون ہی ایسا یُقْرِضُ اللّٰہَ قرض دے اللہ کو [illegible]

کہ وہ بدلے کا طالب ہو جیسے قرض دیتا ہی قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی جی [illegible] فَیُضٰعِفَهٗ

تا کہ زیادہ کرے اوسکے قرض کی جزا اور بدلا لَهٗ اوسکے واسطے یعنی اوسکا اجر مضاعف کرے [illegible] وَلَهٗ اَجْرٌ

كَرِیْمٌ اجر بزرگ کہ جنت ہی یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ یاد کر اوسدن کہ دیکھیگا تو ایمان [illegible] وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور ایمان والی عورتون کو صراط پر اوسدم کہ یَسْعٰی دوڑیگا نُوْرُهُمْ نور اونکی توحید کا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ [illegible]

کذرین وَبِاَیْمَانِهِمْ اور اونکے داہنی طرفون سے تاکہ اونکو بہشت کی راہ دکھاوے حضرت ابن مسعود [illegible]

کہ ہر ایک کا نور اوسکے عمل کی قدر ہوگا کسی کا نور ایسا وسیع ہوگا کہ وہ مفاصلہ عدن تک اور دوسرے کا نور ایک [illegible]

اور کسی کا ایک درخت کی قدر کسی کے نور اتنا ہوگا کہ اوس نور والا اپنے قدم رکھنے کی جگہ دیکھے بارے کوئی ایمان [illegible]

اور فرشتے اونسے کہینگے کہ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ خوشخبری تمھاری آج جَنّٰتٌ داخل ہونا ہی جنتون مین کہ جاری تَجْرِیْ [illegible]

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون اور درختون کے نیچے سے نہرین اور رہوگے تم خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ اوسمین

ذٰلِكَ اور یہ خوشخبری بہشت کے واسطے جنتون کی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ وہ چھٹکارا اور مراد پانا ہی بڑا اسواسطے

کہ قیامت کے سب ہولون سے بیخوف ہوکر دار الجلال مین پہونچوگے اور حضرت ملک متعال کا دیدار دیکھوگے مصرع

ہزار جان مقدس فدائے دیدارش ؛ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنون کو صراط پر نور دینگے اور کافرون اور منافقون کو

بے نور چھوڑینگے اور مومن جب اونکے پیچھے پہنچینگے تب صراط روشن ہو جائگی تو منافق اونسے نور مانگینگے اور اونکو نور نہ پہونچیگا

جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کر وہ دن کہ کہینگے منافق مرد وَالْمُنٰفِقٰتُ اور

منافق عورتین لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو کہ ایمان لائے ہین یعنی مومنون سے التماس کرینگے کہ تم

انْظُرُوْنَا نظر کرو ہماری طرف نَقْتَبِسْ تاکہ لین ہم مِنْ نُّوْرِكُمْ تمھارے نور سے جو ہماری طرف

دیکھو قِیْلَ ارْجِعُوْا اونکو کہا جائیگا یعنی مومن لوگ یا فرشتے منافقون سے کہینگے کہ پھر جاؤ وَرَآءَكُمْ اپنے پیچھے یعنی

دنیا مین جاؤ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا پھر ڈھونڈھو روشنی اسواسطے کہ محشر مین نور نہین حاصل کرسکتے دنیا سے اپنے ساتھ

لانا چاہیے تھا کار اینجا کن کہ تشویش ست و محشر ست ؛ آب اینجا بجو کہ در رہ پیچ شور و شر ست [illegible] منافق لوگ

یہ بات نہ سمجھ کر اس خیال سے کہ نور اونکے پیچھے کی طرف ہو منہ پھیرینگے فَضُرِبَ پس کھینچی جاویگی یعنی حکم الہی سے [illegible]

کہینچینگے بَیْنَهُمْ درمیان مومنون اور منافقون کے بِسُوْرٍ ایک بڑی دیوار جیسے شہرپناہ کہ لَهٗ بَابٌ

اونکے واسطے ایک دروازہ ہوگا کہ مومن اوس دروازہ مین داخل ہو جاینگے باطنہ بھیتر دیوار کا کہ اوسمین مومن جاتے ہین فیہ
الرحمۃ اوسمین رحمت ہوگی اسواسطے کہ بہشت کے نزدیک ہی وظاہرہ اور باہر دیوار کا من قبلہ العذاب
اوسکے آگے سے کہ منافقون کی طرف ہی عذاب ہوگا اسلیے کہ دوزخ کے نزدیک ہی یہ منافق جب پیچھے پھینکے اور نور نظر نہ آیگا تو پھر
مومنون کی طرف متوجہ ہونگے تو ایک دیوار پاوینگے اپنے اور مومنون کے درمیان مین کہ آڑ ہو گئی ہی اور ایک دروازہ اوسمین ہی اوس دروازہ سے
مومنون کو دیکھینگے کہ ٹہلتے ہوے باغ جنت کی طرف چلے جاتے ہین تو ینادونھم پکارینگے اونکو عجز اور زاری کے ساتھ اور کہینگے
ای مومنو الم نکن کیا نہین تھے ہم معکم تمھارے ساتھ دنیا مین اور تمھاری جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تمھارے ساتھ روزے
رکھتے تھے تو قالوا بلی مومن کہینگے کہ ہان ظاہر مین تم ہمارے ساتھ تھے ولکنکم اور لیکن تم فتنتم انفسکم یعنی
ڈالدین اپنی جانین اوس نفاق کے سبب گمراہون کا مزہ چکھا اگر عذاب کے مستحق ہوے وتربصتم اور راہ دیکھی تمنے تو بین
وارتبتم اور شک کیا تمنے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین وغرتکم الامانی اور فریب دیا
تمکو تمھاری آرزوون نے یعنی بڑی لمبی امیدین تھین حتی جاء امر اللہ یہانتک کہ آیا حکم الہی تمھاری روح قبض کرنیکا
وغرکم باللہ الغرور اور فریب دیا تمکو خدا کے ساتھ شیطان فریبی نے یا اہل دنیا نے فالیوم تو آج
لا یؤخذ منکم نہ لیجائیگی تم سے ای منافقو فدیۃ وہ چیز جو اپنا فدیہ کرو عذاب سے چھوٹنے کو ولا من
الذین کفروا اور فدیہ نہ لینگے اوس سے بھی جو کافر ہوے ماوٰکم النار ٹھکانا تمھارا اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی ھی
وہ آگ مولٰکم بہت سزاوار ہی تمھارے واسطے وبئس المصیر اور بری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ لکھا ہی کہ مومن
مکہ معظمہ مین فقر و فاقہ کے ساتھ قواعد طاعت کی تمہید بجد تمام کی ہجرت کے بعد کہ بہت مال اونکے ہاتھ آیا اور نعمت کشادہ
ہوئی تو فتور اور قصور کے آثار اونکے وظائف عبادت مین ظاہر ہوے تو یہ آیت آئی کہ الم یأن کیا وقت نہین آیا للذین
امنوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین ان تخشع قلوبھم یہ کہ ڈرین اور نرم ہو جائین اونکے دل لذکر
اللہ خدا کو یاد کرنے کے واسطے وما نزل اور اوسکے واسطے جو اوتارا خدا نے من الحق یعنی اپنا کلام کہ حق ہی اور ایک
قول یہ ہی کہ بعضے صحابہ مین مزاح بہت زیادہ ہوئی اور یہ آیت اوتری یا صحابہ نے نصیحت اور موعظت ڈھونڈھی تو یہ آیت آئی اور
ایک گروہ کہتا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ وقت نہین آیا اونکو جو ایمان لائے ہین زبان سے کہ
اونکا دل اوس سے خبر نہین رکھتا کہ وہ ڈرین اور اخلاص کو اپنا شعار کرین ولا یکونوا اور نہ ہو جاوین مومن کالذین
اوتوا الکتب اون لوگون کے مانند جو دیے گئے ہین کتاب من قبل پہلے اس سے یعنی یہود و نصاری کے مثل نہو کہ اونکو
توریت اور انجیل دی فطال پھر کھینچا علیھم الامد اونپر زمانہ یعنی بڑی عمر پائی اور امید بڑھائی فقست
قلوبھم تو سخت ہو گئے اونکے دل اور اونمین خشوع اور خضوع نہ رہا وکثیر منھم اور بہتیرے اونمین
فسقون خارج ہین اپنے دین سے اور چھوڑے ہوے ہین اپنی کتاب کے احکام سخت دلی کی شدت اور مضمون

کہا ہو کہ سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہو اور نرم دلی کی علامت توجہ طاعت ہو ابیات وسیکہ بنور معنی نیست روشن ہ نخواہش دل کہ آن سنگ ست وآہن ہ وسیکہ گرد غفلت زنگ دارد ہ ازان دل سنگ و آہن ننگ دارد ہ اِعْلَمُوْٓا جان لو اے بعث کے منکرو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ یُحْیِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہو زمین بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد اور اوسی طرح زندہ کریگا مردون کو قَدْ بَيَّنَّا تحقیق کہ ظاہر کین ہمنے لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمہارے واسطے اپنی قدرت کی نشانیان لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ شاید تم اپنی عقلین عمل مین لاؤ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ تحقیق کہ صدقہ دینے والے وَالْمُصَّدِّقٰتِ اور صدقہ دینے والیان اور مکی نے صاد کو فقط زبر پڑھا ہو بے تشدید یعنی تصدیق کرنیوالے اور تصدیق کرنے والیان جنھون نے خدا اور رسول کو سچا جانا وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ اور حال آنکہ قرض دیا اونھون نے خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی بہت پاکیزہ مالون مین سے يُّضٰعَفُ زیادہ کیا جاتا ہو لَهُمْ اونکے واسطے اونکا اجر دس سے سات سو تک اور زیادہ وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہو اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○ اجر بڑا اور بدلا بزرگ یعنی بہشت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ خدا کا اور اوسکے رسولون کا اونکے احکام اور اونکی دی ہوئی خبرون مین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وہ صدیق ہین یعنی بڑے سچے وَالشُّهَدَآءُ اور گواہ ہین قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّهِمْ اپنے رب پاس انبیا پر اور اگلی امتون پر اور بعض کے قول کے موافق جو وَالشُّهَدَآءُ کو مبتدا جانتے ہین آیت کے یہ معنی ہین کہ اور جو لوگ خدا کی راہ مین شہید ہوے وہ خدا کے پاس ہین قرب کے درجون مین لَهُمْ اَجْرُهُمْ اونکے واسطے ہو اونکا اجر جسکا ہمنے وعدہ کیا ہو وَنُوْرُهُمْ اور اونکا نور کہ روز حشر مین اونکے ساتھ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جنھون نے چھپایا حق اور پیغمبرون کی نبوت کا انکار کیا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور اونھون نے تکذیب کی ہماری آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمنے اتارین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ع دوزخ مین رہنے والے ہین اِعْلَمُوْٓا جان لو تم اے دنیا طلب کرنے والو اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اس بات کو کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہو وَّلَهْوٌ اور بیہودہ ہو اور رنج کھینچنا ہو متاع دنیا کی طلب مین اور لڑکون کے کھیل کے مثل بے حاصل چیز ہو بیت بازیچہ طفل فریب این متاع دہر ہ بے عقل مردمان کہ بدو مبتلا شدند ہ وَّزِيْنَةٌ اور آرائش ہو خوش مزہ کھانون اور عمدہ کپڑون اور پاکیزہ مکانون اور اچھا سواریون مین وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ اور فخر کرنا ہو باہم جاہ و نسب مین وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ اور اترانا ہو کثرت اموال وَالْاَوْلَادِ اور کثرت اولاد مین اور جان لو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین یہ کھیل برطرف ہو جائیگا اور اوسکی دل لگی اور خوشی رنج اور غم سے بدل جائیگی اور آرائشین جاتی رہینگی اور فخر کرنا اور زیادتی چاہنا آگ کی چنگاری کی طرح نیست و نابود ہو جائیگا تو اسکی مثل جلد زائل اور منتقل ہو جانے مین كَمَثَلِ غَيْثٍ مینھ کی مثل ہو جو پیاسی زمین پر برستا ہو اور جو بیج زمین مین پڑے ہین اوسکے سبب سے جلد اوگ آتے ہین اور درخت کھڑے ہو جاتے ہین پھر خوبی اور خوشنمائی کی وجہ سے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ تعجب اور خوشی مین لاتا ہو نَبَاتُهٗ وہ جو اوگا ہو اوسمین سے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہو سماوی یا ارضی آفت کے سبب سے فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

پھر دیکھتا ہی تو اوس گھاس کو زرد ہری ہونے کے بعد ثُمَّ یَکُوْنُ حُطٰمًا پھر ہو جاتی ہی زرد ہونے کے بعد روندی
اور ٹکی ہوئی ریزہ ریزہ وَفِی الْاٰخِرَةِ اور آخرت مین عَذَابٌ شَدِیْدٌ عذاب سخت ہی خدا کے دشمنون کو کہ تمام
عمر دنیا طلبی مین بسر کرکے حق کو بھولے رہے وَمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہی مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے وَرِضْوَانٌ اور
اور خوشی خدا اسکے دوستون کو جنھون نے طلب ہوا مین دنیا اور عقبی دونون کو ترک کیا رباعی ای طالب دنیا تو بسے
مغروری ۔ وی مائل عقبی تو بسے مزدوری ۔ وی آنکہ ز ہیچ ہر دو عالم دوری ۔ تو طالب نور بلکہ عین النوری ۔ وَمَا الْحَیٰوةُ
الدُّنْیَآ اور نہین ہی زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ مگر متاع جو فریب دہ ہی اور باقی نہ رہے اور متاع غرور
اوس شخص کی نسبت ہی جو دنیا کو اخروی نعمتین حاصل کرنے کا ذریعہ نہ کرے اور نفس اور خواہش کے مزون مین پھنسکر آخرت کے
کام مین نہ مشغول ہو لیکن اگر کسی صاحب دولت کو مدد توفیق رفیق ہوئی اور وہ اسباب دنیا کے سبب مقاصد عقبی حاصل کرنے مین
کوشش کرتا ہی اور دنیا کو راضی کرکے بہرہ مند ہوتا ہی اوسکی نسبت دنیا متاع سرور ہی متاع غرور نہین نعم المال الصالح للرجل الصالح
بیت مال را کز بہر حق باشد حمول ۔ نعم مال الصالحین گفتہ رسول ۔ سَابِقُوْٓا جھپٹو اور جلدی کرو اِلٰی مَغْفِرَةٍ اون کامون کی
طرف جو موجب مغفرت ہین مِّنْ رَّبِّکُمْ تمہارے رب کی طرف اور موجب مغفرت توبہ ہی یا استغفار یا فرائض ادا کرنا یا روزہ یا صدقہ
یا جہاد یا پہلی تکبیر یا جماعت مین حاضر ہونا کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ سبیل مغفرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہی
تو حق تعالی فرماتا ہی کہ حضرت کی پیروی اور متابعت کرنے مین جلدی کرو کہ یہی سبب مغفرت ہی وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا اور سبقت کرو جنت کے
جانے مین کہ اوسکا عرض کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مثل آسمان و زمین کے عرض کے ہی اس شرط پر کہ سبکو باریک باریک
ورق کرکے باہم جوڑ دین اُعِدَّتْ تیار کی گئی ہی یہی بہشت لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین خدا کا
وَرُسُلِهٖ اور اوسکے رسولون کا ذٰلِکَ یہ ایمان لانا یعنی ایمان لانے کی توفیق فَضْلُ اللّٰهِ خدا کا فضل و کرم ہی یُؤْتِیْهِ دیتا ہی
اپنی عنایت سے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اللہ بڑے فضل والا ہی مومنون پر
دنیا مین ایمان کی توفیق دیکر اور آخرت مین مغفرت اور رضامندی کے سبب مَآ اَصَابَ نہ پہنچی ہی اور نہ پہونچیگی مِنْ مُّصِیْبَةٍ
کوئی مصیبت فِی الْاَرْضِ زمین مین جیسے قحط اور گرانی اور مال و کھیتی کا نقصان اور سوا اسکے وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اور
نہ تمھاری ذاتون مین جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مرجانا اور سوا اسکے اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مگر یہ کہ
لکھی گئی ہی لوح محفوظ مین مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا پہلے سے اسکے کہ پیدا کرین ہم اوس مصیبت کو یا زمین کو یا تمھاری
ذاتون کو اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ یہ لوح پر مقدرات لکھنا باوصف اونکی کثرت کے عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ اللہ پر آسان ہی
اوسنے رحمت اور مہربانی کی راہ سے ازل مین حکم فرمایا اس جہت سے کہ دلون مین یہ بات [illegible] اور یہ
یہ امر جان لین کہ احکام ازلی مندفع نہین ہوتے حق تعالی فرماتا ہی کہ ازل مین یہ حکم ہمنے پہلے لکھ رکھے ہین لِّکَیْلَا تَاْسَوْا
تاکہ تم اندوہگین نہو اور غم نہ کرو عَلٰی مَا فَاتَکُمْ اوس چیز پر جو فوت ہوئی مال اولاد صحت عافیت وَلَا تَفْرَحُوْا اور

نہ خوش ہو بِمَآ اٰتٰىكُمْ بسبب اوس چیز کے جو دی تمکو دنیا کی پونجی سے جسمین دوام نہی اور شتاب گذرنیکے معنی مین ہی یعنی اگر دنیا
تمھاری طرف متوجہ ہو تو تم خوش نہو اور اگر دنیا تم سے منھ پھیرے تو تم غمگین نہو اسواسطے کہ اسکا اعتبار نہین اوسے قرار نہی
بیت گر دست دہد کدای شادی نکند ور فوت شود ونیز ترا غم نرسد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو شخص اس آیت پر
عمل کرے البتہ تحقیق وہ دونون کنارون سے لیلے یعنی وہ پورا زاہد ہو جاوے اور کسی نے کیا خوب کہا ہی بیت مال ار بود و نبود
مشو شاد وازان بہ ور فوت شود مشو بغم یاوازان بہ چون نیست پسندیدہ لیکن یاد ازان بہ تا دنیا و دینت شود آباد ازان بہ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر متکبر کو جو دنیا کی نعمت کے سبب دوسرے پر بڑائی کرے فَخُوْرٍ ۝
اترانے والے کو دنیا کے سبب سے اور جو دنیا کی وجہ سے اپنے رشتہ دارون اور ہمسرون پر فخر کرتا ہی پھر حق تعالی اونکا حال بیان کرتا ہی
کہ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ مختال اور فخور وہ لوگ ہین کہ باوصف دنیاداری اور اسباب دنیا جمع ہونے کے بخل کرتے ہین اور اپنا مال
راہ خدا مین نہین صرف کرتے وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور خود بخیل ہونیکے ساتھ حکم کرتے ہین لوگون کو بھی بِالْبُخْلِ بخل
کرنے کا تبیان مین ہی کہ ایک گروہ کے قول کے موافق اس آیت سے یہود مراد ہین کہ انکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور
احوال کا جو علم حاصل تھا اوسے ظاہر کرنے مین اونھون نے بخل کیا اور اوسے پوشیدہ کرکے اورون کو بھی پوشیدہ کرنے کا حکم کیا
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جسنے منھ پھیرا مال خرچ کرنے سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ هُوَ
الْغَنِيُّ وہ ہی بے نیاز اوس سے اور اوسکے خرچ کرنے سے الْحَمِيْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ذات و صفات مین کہ اعداے دین کا منھ پھیرنا
اور انکار کرنا اوسے کچھ ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تحقیق کہ ہمنے بھیجے اپنے رسول یعنی فرشتے پیغمبرون کے پاس
بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ کہ وہ معجزے ہین یا واضح شریعتون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کی ہمنے مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ اونکے ساتھ کتاب کہ دینی اور دنیوی مصلحتون کو شامل تھی وَالْمِيْزَانَ اور نازل کی ہمنے اونکے ساتھ ترازو لِيَقُوْمَ
النَّاسُ تاکہ قائم ہو جاوین لوگ بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی تاکہ معاملات کے وقت ایک دوسرے کے درمیان اوسکے سبب سے
حقوق برابر کرین اور ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اوتری اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے بھیجنے سے
نازل کرنا اور اوسے بنانیکا حکم کرنا مراد ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور بھیجا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام کے پاس ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہی کہ حضرت آدم جب بہشت سے دنیا مین آئے تو لوہے کی تین چیزین اونکے ساتھ تھین تبر ینک سندان عالم مین ہی کہ خدا نے
چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر بھیجین پانی آگ نمک لوہا فِيْهِ لوہے مین بَاْسٌ شَدِيْدٌ لڑائی سخت ہی یعنی لڑائی
جو ہتھیار کام آتے ہین وہ لوہے سے بنائے جاتے ہین خواہ دشمن کو دفع کرنیکے واسطے جیسے نیزہ کا پھل اور تلوار اور گانسی اور خنجر اور اسکے
مثل اور خواہ اپنے بچاؤ کے لیے جیسے زرہ خود جوشن وغیرہ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور لوہے مین ہین فائدے لوگون کے واسطے
اسلیے کہ جنگ و ضرب کی سب صناعت کا قیام لوہے کے ساتھ متعلق اور بندھا ہوا ہی اور کوئی حرفہ وہ نہین ہی جسمین لوہے کا دخل
اور نفع و پورا نفع اوسکا یہ ہی کہ کافر مسلمانون کے تیر اور تلوار سے ڈرتے ہین اور مسلمان اکثر شہرون مین کافرون سے بیخوف رہتے ہین

پس حق تعالی نے لوہا اسواسطے بھیجا تاکہ دین کے دشمن قتل ہوں اور ترازو بھیجی تاکہ لوگوں کے معاملات سچائی کے ساتھ فیصل ہوا کریں اور کتاب
اسواسطے نازل فرمائی تاکہ حق اور باطل میں تمیز اور فرق ہوجائے وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ اور تاکہ دیکھ لے اللہ مَنْ يَنْصُرُهُ کہ اوس شخص کو
جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے وَرُسُلَهُ اور مدد دیتا ہے اوسکے رسولوں کو کافروں کے ساتھ جہاد کرنے میں ہتھیار استعمال کرنے کے
سبب سے مرد مومن مراد ہے جو مدد دیتا ہے پیغمبر کو بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی جب کہ پیغمبر موجود نہوں اسواسطے کہ منافق
لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مددگار تھے اور آپکی غیبت میں یار اور ہواخواہ نہ تھے إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ بیشک اللہ قادر ہے
دشمنوں کو ہلاک کرنے پر عَزِيزٌ غالب ہے سب پر حکمت کے ساتھ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا نُوحًا نوح
علیہ السلام کو بنی قابیل کی طرف وَإِبْرَاهِيمَ اور ابراہیم خلیل کو نمرودیوں کی طرف وَجَعَلْنَا اور امانت رکھی ہمنے فِي ذُرِّيَّتِهِمَا
النُّبُوَّةَ اونکی اولاد میں نبوت وَالْكِتَابَ اور وحی بھیجی ہمنے اونکی طرف اور کتاب جو اونکا فرض تھی فَمِنْهُمْ پس بعضے وہ لوگ
جنکی طرف انبیا علیہم السلام گئے مُهْتَدٍ راہ پائے ہوئے ہیں یعنی ایمان لائے کتاب اور نبی پر وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ اور بہتیرے اونمیں
فَاسِقُونَ باہر نکلجانے والے ہیں راہ حق سے یعنی رسولوں اور کتابوں پر ایمان لائے ثُمَّ قَفَّيْنَا پھر پیچھے لائے ہم عَلَىٰ
آثَارِهِمْ عقب پر نوح اور ابراہیم علیہما السلام اور اونکی امتوں کے بِرُسُلِنَا اپنے رسولوں کو چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد
ہود اور صالح علیہما السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اسماعیل اسحاق یعقوب یوسف علیہم السلام کو وَقَفَّيْنَا اور پیچھے لائے
ہم ان رسولوں کے اور پورے کر دیئے ہمنے انبیاء بنی اسرائیل بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عیسی فرزند مریم پر وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ
اور عطا کی ہمنے اوسے کتاب انجیل وَجَعَلْنَا اور ڈالدی ہمنے فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ اون لوگوں کے دلوں میں
جنھوں نے عیسی کی پیروی کی رَأْفَةً مہربانی وَرَحْمَةً اور رحمت ایک دوسرے پر یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی پیروی
کرنے والوں کو ہمنے باہم ایک دوسرے پر مشفق و مہربان کردیا وَرَهْبَانِيَّةً اور انھوں نے پیدا کیا طریقہ رہبانیہ اور اپنی طرف سے
ابْتَدَعُوهَا بنا لیا اونھوں نے اوسے مَا كَتَبْنَاهَا ہمنے فرض نہیں کیا تھا عَلَيْهِمْ اونپر اور وہ اسطرح تھا کہ حضرت
عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکی امت میں سے بعضوں نے احکام انجیل سے ہاتھ اوٹھا لیا اور کافر
ہوگئے اور بعضے اوسی دین پر رہے اور لوگوں میں سے نکلکر پہاڑوں میں چلے گئے اور اونھوں نے نکاح چھوڑ کر صومعہ نشینی یا غار نشینی اختیار
کی اور اونپر فرض نہ تھا إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ مگر خدا کی خوشنودی طلب کی اور اونھوں نے رہبانیت اختیار کی فَمَا
رَعَوْهَا پھر اونھوں نے نہ رعایت کی اوسکی اور نہ نگاہ رکھا اوسے حَقَّ رِعَايَتِهَا جو حق تھا اوسکی رعایت اور حفاظت کا
بلکہ تین خداؤں کے قائل ہوکر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہوگئے اور اونمیں سے بہت تھوڑے آدمیوں نے حضرت مسیح
علیہ السلام کی متابعت سے انحراف نکرکے جناب خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اسلام کی دولت سے
سرفراز ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے مشرف ہوئے حق تعالی نے اونکی شان میں فرمایا کہ فَآتَيْنَا الَّذِينَ
آمَنُوا پھر دیا ہمنے اون لوگوں کو جو ایمان لائے مِنْهُمْ اونمیں سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

ع

أَجْرَهُمْ اونکا اجر کہ بڑا ثواب اور بہت بزرگی ہو وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ اور بہت ہیں نصاریٰ فَاسِقُونَ ۝ نافرمان ہوئے یعنی
دائرہ ایمان سے پھر گئے کہ وہ فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگلے رسولوں پر اتَّقُوا اللَّهَ
ڈرو عذاب الٰہی سے وَآمِنُوا اور ایمان لاؤ بِرَسُولِهِ اوسکے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر يُؤْتِكُمْ تاکہ دے
تمکو كِفْلَيْنِ دو حصے مِن رَّحْمَتِهِ اپنی رحمت میں سے ایک حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب سے
اور ایک حصہ تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے سے وَيَجْعَل لَّكُمْ اور دے اور خاص کرے تمہارے واسطے نُورًا تَمْشُونَ
بِهِ نور کہ اوسکے سبب سے چلوگے اور گذروگے صراط پر وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشے تمہارے واسطے گناہ وَاللَّهُ غَفُورٌ
اور خدا بخشنے والا ہے مومنوں کو رَّحِيمٌ ۝ مہربان اونپر لکھا ہے کہ دو حصے رحمت کی امید پر اہل کتاب کا ایک گروہ ایمان لایا اور
اونمیں سے جو ایمان نہ لائے تھے اونھوں نے اونپر حسد کیا جو ایمان لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے اونکو
دو حصے رحمت اور نور اور مغفرت عطا فرماتا ہے لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ تاکہ جانیں وہ اہل کتاب جو پیغمبر پر ایمان
نہ لائے أَلَّا يَقْدِرُونَ یہ کہ نہیں اوے قادر ہونگے عَلَىٰ شَيْءٍ کسی چیز پر مِّن فَضْلِ اللَّهِ خدا کے فضل سے یعنی
اون بزرگیوں میں سے جو اونکے ایمان والوں کے واسطے مذکور ہوئیں اونکے لیے کوئی چیز بھی نہ ہوگی اور اونھیں نہ پہونچیگی
وَأَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق کہ فضل یعنی ثواب اور جزا کی زیادتی بِيَدِ اللَّهِ خدا کے دست قدرت میں ہے يُؤْتِيهِ عطا کرتا ہے
اوسے مَن يَشَاءُ جسکو چاہتا ہے وَاللَّهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ بڑے فضل والا ہے یعنی اوسکی بڑی نعمت الا
جو سب خاص و عام کو پہونچی ہوئی ہے قطعہ فیض کرم سایہ ز شرق تا بغرب خوان نعمش نہادہ از ازل تا ابد ہست
کم زوال تو بہرہ ... از بندگی بدرگاہ است تو اعتراف

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً
سورہ مجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بائیس آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ ایک دن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کے ساتھ صحبت کرنے کی رغبت کی خولہ نے انکار کیا اوس رضی اللہ عنہ نے کہا انت
علی کظہر امی یعنی تو مجھپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت اور اسے ظہار کہتے ہیں جاہلیت میں ظہار طلاق تھی خولہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس باب میں دادخواہی کی حضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ نے عرض کی یا رسول اللہ اوس نے مجکو طلاق
نہیں دی حضرت نے فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ لڑکوں کی کثرت اور کم سنی اور قدیم انیس کی مفارقت کے
سبب سے نہایت غمگین ہوئیں اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا پھر روئیں اور
آسمان کی طرف کرکے دعا کی کہ اللّٰہم انی اشکو الیک یعنی یا الٰہی میں تجھسے شکایت کرتی ہوں پس فورًا یہ آیت آئی کہ
قَدْ سَمِعَ اللَّهُ تحقیق کہ سنی اللہ نے قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہے تیرے ساتھ فِي

زوجھا اپنے شوہر کے باب مین وتشتکی اور فریاد کی اور اپنی شکایت اوٹھائی الی اللہ خدا کی طرف واللہ یسمع
اور خدا سنتا ہی تحاورکما جواب دینا اور بات پھیرنا تم دونون کا یعنی اوسکے سبب تم کہتے تھے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی کہتی تھی
کہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی ان اللہ سمیع بصیر بیشک اللہ سننے والا ہی لوگون کے اقوال بصیر○ دیکھنے والا ہی اونکے احوال
یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی الذین یظھرون وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین منکم تم مردون
مین سے من نسائہم اپنی عورتون سے اور کہتے ہین کہ تیری پشت مجپر مثل میری ماں کی پشت کے ہی ما ھن نہین ہین
اونکی عورتین امھتہم مائین اونکی یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی ان امھتہم نہین ہین
اونکی مائین درحقیقت الا الّٰی ولدنہم مگر وہ عورتین جو جنتی ہین انکو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان اور دودھ
پلانے والیان ماں کے حکم مین ہین وانہم اور بیشک مرد لیقولون کہتے ہین منکرا من القول بیجا بات بوجھی بات
وزورا اور جھوٹ کہ ہرگز جورو ماں نہین ہوتی وان اللہ اور بیشک اللہ لعفو عفو کرنے والا ہی اونکے گناہ جو اس قول سے
توبہ کرتے ہین غفور○ بخشنے والا اونکو کفارے سے واجب کیا اور ظہار وجہ کو تشبیہ دینا ہی اور جو چیز کہ ساتھ کنایہ کرین ساتھ اوسکے
زوجہ سے یا اوسکے کسی جزو عام کو تشبیہ دینا اوس عضو کے ساتھ جسپر لوگون کو نظر ڈالنا حرام ہی اون عورتون کے اعضا مین سے جنکے ساتھ
نکاح کرنا حرام ہی نسب کی وجہ سے خواہ رضاعت کے سبب جیسے کوئی اپنی جورو سے کہے تیری پیٹھ مجپر مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا تیرا سر
یا تیرا نصف دھڑ مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا میری بہن یا پھوپی یا خالہ کی پیٹ یا ران یا فرج کے مانند ہی اور علی ہذا القیاس اور ایسے کلمات
کہنے سے شوہر مظاہر ہوجاتا ہی والذین یظاھرون اور وہ لوگ جو مظاہرہ کرتے ہین من نسائہم اپنی عورتون سے ثم
یعودون پھر پھرتے ہین لما قالوا اوسکے توڑنے کے واسطے جو اونھون نے کہا یعنی اوس سے وطی کا قصد کرین تفسیر امام اعظم
علیہ الرحمہ کے مذہب پر ہی یا روک رکھین اپنی عورتون کو جورو بیٹھے پر ظہار کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو اور باوجود امکان طلاق کے اور یہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی یا وطی کرے یہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے مذہب ہی اور اونکے نزدیک عود وطی ہی کے سبب ہوتا ہی اور پھر تقریر
کفارہ دینا چاہیے اور کفارہ کا بیان یہ ہی کہ جب کوئی مرد ظہار کرے اور قصد کرے اوس وطی کا یا اپنی جورو دون سے نگاہ کرے یا چھو
کر پکڑے فتحریر رقبۃ تو اوسپر ہی آزاد کرنا ایک بندے کا مومن ہو خواہ ذمی جیسا ہو یا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بندہ مومن آزاد کرنا چاہیے من قبل ان یتماسا پہلے اس سے کہ مرد ظہار کرنے والا اور
عورت جسسے ظہار کیا گیا مس کرین ایک دوسرے کو اور فائدہ اوٹھائین باہم اور بعضے ایسا کہتے ہین کہ مس جماع سے کنایہ ہی اور جس
عورت سے ظہار کیا گیا اوس سے جماع حرام ہی کفارہ دینے کے قبل ذلکم یہ حکم کفارہ کا جسکے تم مامور ہو توعظون پند
نصیحت کیے جاتے ہو اوسکے ساتھ تاکہ ایسے الفاظ کہنے سے باز رہو واللہ بما تعملون اور خدا اوس چیز کو جو تم کرتے ہو
خبیر○ جانتا ہی اور اوسپر پوشیدہ نہین ہی فمن لم یجد پھر جو بندہ نہ پاوے یا بندہ کا مالک ہو مگر اوس سے خدمت
لینے کا محتاج ہو یا اوسکے پاس بندہ کی قیمت ہی مگر خرچ کی احتیاج رکھتا ہی تو اوسے چاہیے کہ روزہ کی طرف نقل کرے یہ قول امام شافعی

رَابِعُهُمْ مگر خدا اونکا چوتھا ہی علم مین یعنی اونکو چار کر دیتا ہی اس حیثیت سے کہ اونکا رفیق ہی اور اونکے کلام پر مطلع ہی وَلَا خَمْسَةٍ
اور نہ پانچ راز کہنے والے ہوتے ہین اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر وہ اونکا چھٹا ہی افعال اور اقوال دیکھنے اور جاننے کے سبب سے
یعنی اونکو چھ کر دیتا ہی وَلَا اَدْنٰى اور نہ بہت کم ہوتے ہین مِنْ ذٰلِكَ اس عدد سے وَلَا اَكْثَرَ اور نہ بہت یا دو پانچ سے
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ اونکے ساتھ ہی علم کے سبب اَيْنَ مَا كَانُوْا جہان کہین ہون آسمانون مین یا زمین مین اسواسطے
کہ اوسکے علم کو چیزون کے ساتھ قرب مکانی نہین ہی کہ مکانات مختلف ہونے سے تفاوت کرے نظم این معیت در بیان عقل و شرع
نیست معیت و هم قرین بیشین خموش با قرب حق از بعد و ز نسبت از قیاس بر قیاس خود منه آنرا اساس ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا اوسکی جو کچھ اونھون نے کیا ہی دنیا مین اونکی تفضیح اور تشہیر کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے
دن اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ اللہ سب چیزون اور باتون اور کام عَلِيْمٌ ○ جانتا ہی اور اوسکے علم کی نسبت سب معلومات کے
ساتھ یکسان ہی اہل آسمان کے حالات اوسی طرح جانتا ہی جیسے اہل زمین کے اور اوسکا علم چھپے ہوئے امور کو اسطرح گھیرے ہوئے ہی
جیسے ظاہری امور کو بیت نہان و آشکارا ہر دو یکسانست بعلمت چو نہ این از دو بیرون نہ آنرا دیر دانی نہ اینرا زود ۔ معالم اور جامع البیان کی
تفسیر مین لکھا ہی کہ یہود اور منافقون کی یہ عادت تھی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر روانہ فرماتے اور اوسکی خبر دیر کو آتی
تو مومنون کی اوپر یا مومنون کے پاس بیٹھتے اور ایک دوسرے سے مصلحت کرتے اور جن لوگون کے عزیز قریب اوس لشکر مین ہوتے اونکی طرف کنکھیون
دیکھ کر کوئی رمز غمازی کے ساتھ درمیان مین لاتے یہانتک کہ مومنون کو گمان ہوتا کہ اوس لشکر پر کوئی صدمہ یا کچھ شکست واقع ہوئی ہی تو مومن
نہایت غمگین ہوتے یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکو نہی فرمائی اور ممانعت کی پھر دوبارہ ایسا کیا تو اونھون نے
آپکا حکم نہ مانا پھر اوسی طرح باتین کرنا شروع کین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا تو نہین دیکھتا ہی اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی
طرف جو نُهُوْا باز رکھے گئے عَنِ النَّجْوٰى مصلحت کرنے سے آپس مین یعنی اونکو نہی کی گئی ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پھر پھر کرتے ہین
لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اوس چیز کی طرف جس سے منع کیے گئے تھے وَيَتَنٰجَوْنَ اور مصلحت کرتے ہین عداوت کی راہ سے
بِالْاِثْمِ اوس چیز کے ساتھ جو اونکو گنہگار کرتی ہی مومنون کی غیبت وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ اہل ایمان کے حق مین اور
اونکے غمگین کرنے کو وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ اپنے کلام کا پاس اور لحاظ نہ رکھکر کہ معالم مین ہی کہ
یہود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا کہ وَعَلَيْكُمْ حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا نے یہود کا کلام سنا اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ پس حضرت نے فرمایا کہ آہستہ رہو اے عائشہ اور عادت نرم
حضرت بی بی عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے سنا نہین کہ انھون نے کیا کہا حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے وہ نہین سنا کہ مین نے
کیا کہا اور رد کیا یعنی مینے بھی تو کہا کہ وعلیکم اونکی بات انپر رد کردی اور میری بات اونکے حق مین مقبول ہی اونکی بات میرے باب مین نہین
یا حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جب آتے ہین یہود تیری طرف تو حَيَّوْكَ تحیت اور دعا کرتے ہین تجکو
بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اوس چیز کے ساتھ کہ نہین تحیت اور دعا کی ہی تجھے اوسکے ساتھ خدا نے یعنی حق تعالی نے تجکو السلام

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اور یہ کہتے ہین کہ السام علیک اور سام زبان یہود مین موت ہی یا ملول اپنے سے قتل ہونا وَیَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہین یہود فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ آپس مین ایک دوسرے کے درمیان کہ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ بِمَا نَقُوْلُ
اسسبب اس چیز کے جو ہم کہتے ہین اوسکے پیغمبر کی نسبت یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو چاہیے تھا کہ ہم پر جلد اونکی اہانت کرتے ہین اسکے
سبب سے خدا ہمپر عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ بس ہی اونکو دوزخ عذاب کے واسطے یَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین
فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ پس برا ٹھکانا ہی دوزخ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ای ایمان والو اِذَا تَنَاجَیْتُمْ جب مصلحت کرو ایک
دوسرے سے فَلَا تَتَنَاجَوْا تو نہ مصلحت کرو بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ وَمَعْصِیَتِ
الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ جیسا کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مصلحت کرو نکوکاری
اور پرہیزگاری اور ڈر کے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو تم کرتے ہو الَّذِیْٓ ایسا اللہ کہ تم اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○
اوسکی طرف اکٹھا کیے جاؤگے اور تمکو کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰی سوا اسکے نہین کہ مصلحت کرنا گناہ اور بیداد کے ساتھ
مِنَ الشَّیْطٰنِ شیطان کے وسوسہ سے ہی کہ تمہاری نگاہ مین آراستہ کرتا ہی اور اوس کام پر تمکو رکھتا ہی لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
تاکہ غمگین کرے مومنون کو وَلَیْسَ اور نہین ہی شیطان راز کہنے کے ساتھ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا ضرر پہونچانے والا مومنون کو کچھ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اللہ کے اذن سے یعنی اوسکی مشیت اور حکم سے وَعَلَی اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْیَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے کام حق تعالی پر چھوڑین اور یہود اور منافقون کی مصلحت کرنے کو
حساب مین نہ لائین اسواسطے کہ اونکے کامون کی کوئی مقدار اور اونکی خبرون کا کچھ اعتبار نہین ہی بیت گر بہا سخن خصم تند جو گہ مگو
کہ اہل مجلس ما را ازان حسابے نیست ○ اہل بدر مین سے ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بعضے صحابہ حضرت کے گرداگرد
بیٹھے تھے اور جگہ نہ تھی بدریون نے سلام کیا اور مسجد کے درمیان مین کھڑے رہے کسی نے اونکو جگہ نہ دی تو حضرت نے فرمایا کہ قم یا فلان
یا فلان یعنی ای فلان فلان شخص تم کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور اہل بدر کے واسطے جگہ چھوڑ دی منافقون نے موضع
کر اس باب مین شکایت اور کنایے شروع کیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ای ایمان والو اِذَا قِیْلَ
لَكُمْ تَفَسَّحُوْا جب کہا جائے تمہارے واسطے کہ جگہ کشادہ کرو فِی الْمَجٰلِسِ مجلسون مین جیسے ذکر اور تلاوت
اور نماز کی مجلسین فَافْسَحُوْا تو جگہ کشادہ کرو لوگون پر یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ تاکہ کشادہ کرے اللہ تمہارے واسطے
قبر یا بہشت مین مکانات وسیع تمکو عطا فرمائے یا تمہارے دل کھول دے تنگی اور زحمت دور کرکے وَاِذَا قِیْلَ اور جب
کہا جائے تمکو کہ انْشُزُوْا اوٹھو فَانْشُزُوْا تو اوٹھو کھڑے ہو موضح مین ہی کہ ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مجلس مین بیٹھتا تھا اون لوگون مین سے جب کسی ایک کو کسی کام کے لیے بلاتے تو وہ نہ اوٹھنا چاہتا تو یہ آیت نازل ہوئی اور
تفسیر ماوردی مین مذکور ہی کہ جب تمسے کہین کہ اوٹھو جمعہ کی نماز کو یعنی اذان کہین تو تم جلدی کرو اوٹھنے مین یَرْفَعِ
اللّٰهُ تاکہ بلند کرے اللہ درجے بہشت مین الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور بلند کرتا ہی اون لوگون کے جو دیے گئے علم ایمان کے ساتھ دَرَجٰتٍ درجے اون مومنون کے
درجون پر جو بے علم ہوتے ہین اسواسطے کہ مومن عالم افضل ہی مومن بے علم سے کشف الاسرار مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو مین نے خواب مین دیکھا تو مین نے کہا کہ مجکو خبر دو اوس عمل سے جو سب عملون سے بہتر ہی تاکہ اوسکے
سبب سے مین خدا کا قرب اور نزدیکی ڈھونڈھون فرمایا کہ عالمون کے درجے سے زیادہ بلند کوئی درجہ مین نے نہین دیکھا اوسکے اوپر کر
اندوہناکون کا درجہ ہی تو یہ جواب اس آیت کے موافق ہی اور علماے دین کے درجے بہت بلند ہین دنیا مین مرتبہ اور شرف اور وراثت
انبیا کے سبب سے اور عقبی مین بھی فضل اور قدر اصفیا کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کو
مومن غیر عالم پر درجے ہین کہ ان دونون درجون مین سات سو برس تک تیز رو گھوڑے کے دوڑنے کا فرق ہی ابو داؤد کی حدیث مین ہی کہ
عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو ستارون پر بیت مَصَابِيْحُ الْاَنَامِ سُبُلُ الْاَرْضِ هُمُ الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ
الْكِرَامِ ؎ اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی رفعت آدمی بعلم بود ؎ ہر کرا علم بیش رفعت بیش ؎ قیمت ہر کسے بدانش اوست ؎
سازافزون بعلم قیمت خویش ؎ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِيْرٌ ۞ جانتا ہی اس کلام مین
امید خوف وعدہ وعید سب ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت تردد کرتے تھے اور بہت مصلحت کرکے ہر قسم کی خبرین
پوچھتے یہانتک کہ آپ تنگ آگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ
جب مصلحت کیا چاہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَقَدِّمُوْا آگے بھیجو بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ مصلحت کرنے سے پہلے
صَدَقَةً صدقہ مستحقون کو ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا راز کہنے کے قبل خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اسلیے کہ طاعت زیادہ
کرتا ہی وَاَطْهَرُ اور بہت پاکیزہ ہی اسواسطے کہ گناہ مٹاتا ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ کوئی چیز صدقہ دینے کو فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ تو بیشک اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو گناہ کرے یعنی بے صدقہ دیے راز کہے رَّحِيْمٌ ۞ مہربان ہی بندہ کو وہ تکلیف
نہین دیتا جسکے اوٹھانے کی طاقت نہو حدیث مین ہی کہ یہ ممانعت دس رات رہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس سونے کا
ایک دینار تھا آپنے اوسے دس درم کو بھنایا ہر روز ایک درم پہلے صدقہ دیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصلحت کرتے
اور کچھ پوچھتے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا امام زاہد نے کہا ہی کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی مرتضی کے سوا اور کسی نے اسکی تعمیل نہین کی
اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب مین سے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ایک ساعت دن کو رہا حضرت علی مرتضی نے اوسی ساعت
اسکی تعمیل کرلی پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا تم ڈرے اور دشوار ہوا تمکو اَنْ تُقَدِّمُوْا یہ کہ مقدم کرو تم بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ اپنے مصلحت کرنے اور راز کہنے کے پہلے صدقے فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پھر جب نکیا تمنے یہ کام
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور پھر اللہ تمپر توبہ کے ساتھ یعنی درگذر اتمسے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو فرض نماز
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور اطاعت کرو خدا اور اوسکے رسول کی ہر حال مین اوسکی
دوستی اور تلافی کرے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ اور اللہ خبر رکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ ع اوس چیز کی جو تم کرتے ہو حدیث مین ہی کہ عبداللہ بن نبتل

ع

ایک منافق تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھنا اوٹھنا اور آپکی باتین یہود سے کہدیا کرتا ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حجرات طاہرات مین سے ایک حجرے مین تشریف فرما تھے اور صحابہ کا ایک گروہ بھی حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ اب تم مین ایک مرد آتا ہے
کہ اوسکا دل سرکش اور متکبر ہی اور وہ شیطان کی نگاہ سے دیکھتا ہی ناگاہ ابن نبتل آیا حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے گالی کیون دیتا ہی اور فلان
فلان تیرے یار کیون مجھے سخت کہتے ہین پس ابن نبتل اور اوسکے یار دن قسم کہائی کہ ہمنے ہرگز بیہ بے ادبی نہین کی ہی تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا اون لوگون یعنی منافقون کی طرف جنھون نے دوست پکڑا قَوْمًا
غَضِبَ اللّٰهُ اوس گروہ کو کہ غصہ کیا ہی اللہ نے عَلَيْهِمْ اون لوگون پر یعنی یہود پر مَا هُمْ نہین ہین منافق مِّنْكُمْ
تم مین سے ای مومنو وَلَا مِنْهُمْ اور نہ اون یہود مین وَيَحْلِفُوْنَ اور قسم کہاتے ہین وہ عَلَى الْكَذِبِ جہوٹ دعوی
اسلام اور حضرت سید انام کے اعزاز و احترام پر وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جانتے ہین کہ جہوٹ کہتے ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
تیار کیا ہی خدا نے اونکے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دنیا مین ذلت اور رسوائی اور آخرت مین آتش دوزخ کے سبب
اِنَّهُمْ بیشک وہ سَآءَ برا ہی مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ ہین وہ کرتے اور اوسپر اصرار کرتے ہین اِتَّخَذُوْٓا ٹھہرالیا ہی اونھون نے
اَيْمَانَهُمْ چند قسمون کو جو وہ کہاتے ہین جُنَّةً سپر یعنی اپنی آڑ اور پناہ کہ اوسکے سبب سے اونکی جان اور مال امن مین ہی فَصَدُّوْا
پس باز رکہا اونھون نے لوگون کو اپنی بجوئی کے وقت عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے فتنہ انگیزی اور سخن چینی کرکے یا لوگون کو
بددل کرتے ہین یہانتک کہ وہ لوگ جہاد مین نہین جاتے گہر بیٹھ رہتے ہین فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ عذاب
رسوا کرنے والا لَنْ تُغْنِيَ دفع نہ کرینگے عَنْهُمْ اونسے قیامت کے دن اَمْوَالُهُمْ اونکے مال وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اونکی
اولاد مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ یہ وہ منافق دوزخی ہین هُمْ فِيْهَا
وہ دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہین منافق بھی ہمیشہ دوزخ کے اندر رہینگے ہین کافر کا حکم رکھتے ہین بلکہ انکا درکہ
مشرکون سے بھی بہت نیچے ہوگا اور انپر عذاب بہت سخت ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا یاد کرو وہ دن جب اوٹھائیگا حق تعالیٰ
سب منافقون کو اونکی قبرون سے فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ پھر قسم کہائینگے خدا کے واسطے اپنے اسلام اور اخلاص پر كَمَا يَحْلِفُوْنَ
لَكُمْ جسطرح قسم کہاتے ہین تمہارے واسطے وَيَحْسَبُوْنَ اور اوسدن گمان کرینگے اَنَّهُمْ یہ کہ وہ عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر ہین
اور کام کرتے ہین جو قسم کہاتے ہین اور حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک وہ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وہ جھوٹے ہین
اور اونکا جھوٹ اس حد کو پہونچ گیا کہ اوسکے سامنے جھوٹ بولتے ہین جو ظاہر اور باطن کا حال جانتا ہی اِسْتَحْوَذَ غالب ہوا عَلَيْهِمُ
الشَّيْطٰنُ اونپر شیطان اور وسوسہ دیکر اونھین گناہون کی رغبت دیتا ہی فَاَنْسٰىهُمْ پس بھلادی اونکو ذِكْرَ
اللّٰهِ خدا کی یاد کہ نہ وہ دل سے یاد کرتے ہین نہ زبان سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ بھول جانے والے حِزْبُ الشَّيْطٰنِ
لشکر ہین شیطان کے اور اونکی متابعت کرنے والے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ آگاہ ہو جاؤ کہ لشکر شیطان
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ تو نقصان پانے والے ہین کہ اونھون نے ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہاتھ سے دین

اور ہمیشہ رہنے والے عذاب میں مبتلا ہونگے اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مخالفت کرتے ہیں
خدا اور رسول کی اُولٰٓئِكَ وہ مخالف لوگ فِى الْاَذَلِّيْنَ ؁ بہت ذلیل لوگوں میں ہیں اور اونکے ساتھ ہیں یعنی
دنیا میں تو قتل اور قید ہونے کی ذلت و خواری میں گرفتار ہیں اور عقبی میں رسوا اور روسیاہ اور بے اعتبار ہیں كَتَبَ اللّٰهُ لکھا ہے
خدا نے لوح محفوظ میں اور حکم کر دیا ہے کہ ہر حال میں لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ضرور ضرور غالب ہونگا میں وَرُسُلِيْ اور میرے رسول رسول اگر
جہاد کے مامور ہیں تو اونکا غلبہ قہر اور زجر کے سبب ہے اور اگر جہاد کے مامور نہیں ہیں تو دلیل اور حجت سے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ تحقیق
کہ اللہ قوی اور قادر ہے انبیا کی نصرت پر عَزِيْزٌ ؀ غالب ہے ہر حکم کرنے پر جو کچھ چاہے اور کوئی اوسے روکنے پر قادر نہیں بعیت
سکے ایمان نیار کہ کہ بآبر وہ کس راداں مجال نصرت کجا بود وہ حق تعالی منافقوں کا ذکر اور خدا کے دشمنوں کے ساتھ اونکی
دوستی بیان کر چکا تو اوسکے بعد مخلصوں کی صفت فرماتا ہے کہ وہ مطلق کسی مشرک کے ساتھ دوستی نہیں کرتے اگرچہ فرزند درجند قرابتیں
واقع ہوں چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ نہ پائیگا تو اوس گروہ کو جو ایمان لاتے ہیں بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
خدا کا اور روز آخرت کا کہ يُوَآدُّوْنَ محبت کریں اور دوست رکھیں مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اوسکو جو مخالفت
کرتا ہو خدا کے ساتھ اور اوسکے رسول سے یعنی مومن لوگ کافروں کو دوست نہیں رکھتے وَلَوْ كَانُوْٓا اگرچہ ہوں وہ خدا اور رسول کے
مخالف اٰبَآءَهُمْ اونکے باپ جیسے ابو عبیدہ جراح نے اپنے باپ عبداللہ جراح کو جنگ احد میں قتل کیا اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
یا اونکے بیٹے ہوں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن اپنے فرزند عبدالرحمن کو لشکر کفار سے طلب کیا کہ
اونکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کریں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق کو منع فرمایا کہ اپنے بیٹے سے درپیش نہ
جائیں اَوْ اِخْوَانَهُمْ یا اونکے بھائی ہوں جیسے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید کو جنگ احد میں قتل کیا اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ
یا اونکے قرابتدار ہوں جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور جیسے حضرت مرتضی علی
اور حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے عتبہ اور شیبہ اور ولید کو جنگ بدر میں قتل کیا اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو خدا کے
دشمنوں سے محبت نہیں کرتے كَتَبَ لکھا ہے خدا نے یعنی ثابت کر دیا ہے فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اونکے دلوں میں
ایمان کو یا ایمان کو اوسکے لوازم اخلاص اور استقامت و عدہ کے ساتھ اونکے دلوں میں اکٹھا کر دیا ہے وَاَيَّدَهُمْ اور تائید اور
تقویت کی اونکی بِرُوْحٍ رحمت یا نصرت یا نور ہدایت کے ساتھ مِّنْهُ اپنے پاس سے اور بعضے تفسیر کرتے ہیں کہ مدد دی اونکو
جبرئیل علیہ السلام یا قرآن کے سبب وَيُدْخِلُهُمْ اور داخل کریگا اونکو حشر کے دن جَنّٰتٍ بہشتوں میں کہ
جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا اوسکے درختوں کے نیچے سے الْاَنْهٰرُ نہریں پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ
رہنے والے ہیں اوسمیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوا اللہ اونسے اوس طاعت کے سبب جو اونہوں نے دنیا میں کی وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی
ہوئے وہ عَنْهُ خدا سے اوس نعمت اور کرامت کے سبب جو اوسنے اونہیں عقبی میں عطا فرمائی اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ یہ
وہ لوگ خدا کا لشکر ہیں اور اوسکے دین کی مدد کرنے والے ہیں اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا لشکر هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؀

وہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہین امام ثعلبی جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہین اور اونھون نے اپنے مشائخ سے سنا ہی کہ داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق تعالیٰ سے پوچھا کہ الٰہی تیرا لشکر کون لوگ ہین خطاب آیا الغاضّۃ اَبصارُہم والسلیمۃ اکفُّہم والنقیّۃ قلوبہم اولئک جندی وحول عرشی یعنی جنھون نے محارم پر نگاہ ڈالنے سے اپنی آنکھین بند کر لین اور خلق کو آزار پہونچانے اور حرام کا مال لینے سے اپنے ہاتھ روکے اور اپنے دل ما سوی اللہ سے پاک کیے وہ لوگ میرا لشکر ہین اور میرے عرش کے گرد طواف کرینگے اور اسی باب مین کسی نے کہا ہی **قطعہ** از ہر چہ نا روا ست بپوش دیدہ را * پیوند خود ز ہر چہ ناپسند بود دست باز دار * لوح دل از غبار تعلق بشوے پاک * تا باشدت بجانب اہل قبول بار * پند شنو نصیحت ز تقصیر خود امید بخش تا بایت بدنیا و عقبیٰ قرار

سورۃ الحشر مدنیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی اربع وعشرون اٰیۃ
سورہ حشر مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کا نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوبیس ۲۴ آیتین ہین

سَبَّحَ تسبیح کہی اور پاکی کے ساتھ تعریف کی **لِلّٰہِ** خدا کے واسطے جو حمد و ثنا کا مستحق ہی **مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ** اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی اور اوس چیز نے جو زمینون مین ہی **وَھُوَ الْعَزِیْزُ** اور وہ غالب ہی سب پر **الْحَکِیْمُ** حکم مین پکا اور محکم کام کرنے والا لکھا ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنہ چار ہجری مین خواص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ اون دو مرد عامری کی دیت لینے یہود بنی النضیر کے محلہ مین تشریف لے گئے تھے آپ کے عہد مین تھے اور عمرو بن امیہ بن ضمری نے اونھین قتل کیا تھا جب آپ یہود کے گھر کی دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھے یہود نے ایک بڑا پتھر چھت پر سے پھینکنے کا قصد کیا حضرت جبرئیل نے آپ کو خبر کی اور آپ مدینہ منورہ مین پھر آئے اور یہود کے پاس کسی کو بھیجا کہ چونکہ تمہاری غداری ظاہر ہوئی تو تم ہمارے شہر و دیار سے نکل جاؤ اور اونکو آپ نے دس دن کی مہلت دی اور وہ سامان سفر مہیا کرنے مین مشغول ہوے اور عبد اللہ ابن ابی جو منافقون کا پیشوا تھا اوسنے کسی کو اون یہود کے پاس بھیجا کہ تم اپنے گھرون سے نہ نکلو اپنے قلعون مین اٹکے رہو مین اپنی قوم سے دو ہزار آدمیون سمیت تمہارا معین اور مددگار ہون یہود اوس منافق کی بات پر مغرور ہو کر باغی ہو گئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ ایک گروہ لیکر اونکے سر پر پہونچے اور پندرہ دن تک اونکو گھیرے رہے اوس منافق نے یہود سے وعدہ نہ وفا کیا اور کچھ مدد نہ کی آخر یہود نے اوس خوف سے جو اس کی وجہ سے جلاوطنی قبول کی جو خدا نے اونکے دلون مین ڈال رکھا تھا اور جب شہر بدر ہونا اونھون نے قبول کر لیا تو حضرت نے ارشاد کیا کہ بشرطیکہ اپنے ہتھیار چھوڑ جاؤ اور تمہارے جانور جسقدر مال اوٹھا سکین اونپر لاد لیجاؤ یہ امر قرار پایا اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ **ھُوَ الَّذِیْ** وہ وہ خداوند ہی جسنے زبل کرنے کی وجہ سے **اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا** نکال دیا اونھین جو نہ ایمان لائے **مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ** اہل توریت مین سے یعنی بنی نضیر مین سے **مِنْ دِیَارِھِمْ** اونکے گھرون سے جو مدینہ مین تھے **لِاَوَّلِ الْحَشْرِ** پہلی بار اونکا جزیرۂ عرب سے نکالنا اونکے واسطے اور اونکا وطن سے نکالنا پہلے ہوگا یا یہ لوگون کا پہلا حشر ہی ملک شام کی طرف اس واسطے کہ آخر زمانہ مین ایک آگ مشرق کی جانب سے آئیگی اور لوگون کو زمین شام کی طرف ہنکا دیگی اور وہین قیامت قائم ہوگی اور وہ دوسرا حشر قائم ہوگا

النبی بہ سلام

مَا ظَنَنْتُمْ تم گمان نہ رکھتے تھے اے مومنو اَنْ يَّخْرُجُوْا یہ کہ نکل جاوینگے بنی نضیر مدینہ سے بہت درد ہونے کی جہت سے اور بہت اور
شوکت کی وجہ سے وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اور گمان کیا اونھون نے کہ اونکو مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ باز رکھنے والے ہین اونکے
قلعے مِّنَ اللّٰهِ اونپر حکم اور قضاے الٰہی نازل ہونے سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پھر آیا اونپر عذاب الٰہی کا مِنْ حَيْثُ
لَمْ يَحْتَسِبُوْا اوس جگہہ سے جہان سے اونھون نے گمان نہ کیا تھا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور
ڈال دیا اللہ نے اونکے دلون مین رعب اور خوف کہ شہر بدر ہونے پر مستعد ہوگئے اور جب شہر سے نکلنے کا حکم ہوا اونکو يُخْرِبُوْنَ
خراب کرتے ہین اور گراتے ہین بُيُوْتَهُمْ اپنے گھر بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھون سے وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون کے
ہاتھون سے یعنی اونھون نے عہد شکنی کی یہانتک کہ اونکے گھر اہل ایمان کے ہاتھون خراب ہوے تو گویا اونھون نے خود اپنے ہاتھون
خراب کیے لکھا ہے کہ وہ جب وطن چھوڑنے پر آمادہ ہوے اور سمجھے کہ ہمارے مکانات مومنون کے قبضے مین آوینگے تو اپنے مکان کھود
ڈالے اور چوکھٹ دروازے اور لکڑی اور پتھر اونمین اچھا معلوم ہوتا اوسکو اپنی جگہہ سے اوکھاڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے ساتھ لیجاوین تو چھ سو اونٹ
لاد کر اپنے کو آراستہ کیا اور بناوٹ کی راہ سے دف بجاتے اور گاتے ہوے مدینہ منورہ کے بازار سے نکلے بعضے تو ولایت شام مین
چلے گئے اور بعضے خیبر مین فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ پس عبرت لو اے آنکھون والو یعنی اونکا حال دیکھو اور عبرت پکڑو
وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہ یہ کہ خدا نے لکھا ہے لوح مین اور حکم کیا ہے عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ اونپر جانا ان سے نکالنے کا
لَعَذَّبَهُمْ ضرور عذاب کرتا اونکو فِي الدُّنْيَا دنیا مین قتل ہونے اور لڑکے بالے غلام بننے کے سبب وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور او
واسطے باوصف اسکے کہ دنیا مین شہر بدر ہوے آخرت مین عَذَابُ النَّارِ ۝ عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِكَ یہ عذاب
اونپر بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دشمنی کی خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ اور
حکم کی مخالفت اختیار کی وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی دشمنی کرتا ہے اللہ کو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
سخت عذاب کرنے والا ہے اوسپر اور جو اوسکے مثل ہین اونپر لکھا ہے کہ محاصرے کے زمانہ مین حکم ہوا کہ اونکے خرمون کے باغ کاٹے جاوین
نخل عجوزہ کے سوا اور حضرت عبد اللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس کام پر مامور ہوے تو ابولیلی رضی اللہ عنہ اچھے
درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین انھین کاٹ کر منافقون کے دل توڑتا ہون اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اونمین سے بڑے
برے درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالی یہ خرمے کے درخت مسلمانون کے ہاتھ مین پھیریگا تو جو درخت بہتر ہین وہ مین
مسلمانون کے واسطے چھوڑتا ہون تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ جو کاٹے تمنے خرمے کے درختون مین
اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا یا چھوڑا تمنے اونکو قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا قائم اونکی جڑون پر فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم سے ہے اور
اوسکی پسند کے موافق اسواسطے کہ تمکو مدد دے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور اسواسطے ہے کہ ذلیل اور خوار کرے بیہودگو جو دائرہ
ایمان سے باہر نکلے ہوے ہین لکھا ہے کہ جب بنی نضیر شہر بدر ہوے تو پچاس زرہین اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین اونکی ہین اور اونکے
مال اور باغ سب فی ہوے یعنی سب خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ ہوا پھر حضرت نے جو چیز جیسے چاہی عطا کی اور باقات

پہنچے لوگون کو بخشتے اور اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسمین پانچ حصے کر دیئے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی صورت کی طرف
گئے ہین اور حق تعالی اس باب مین فرماتا ہی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰہُ اور جو کچھ پھیرا اللہ نے عَلٰی رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْهُمْ اونکے مال
اور املاک مین سے یعنی جو غنیمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا فَمَآ اَوْجَفْتُمْ تو نہین دوڑایا تمنے عَلَيْهِ اوسکے
حاصل کرنے پر مِنْ خَيْلٍ کسی گھوڑے سے وَّلَا رِكَابٍ اور نہ اونٹ سے یعنی تم لوگ اس حصار پر پیادہ آئے تھے اور زیادہ
لڑائی بھی نہین ہوئی کہ تمکو کچھ کلفت اور دقت ہوئی ہو اور بغیر لڑے بھڑے اس حصار کو فتح نہین کیا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدائے
مدد سے يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ مسلط اور غالب کر دیتا ہی اپنے پیغمبرون کو عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ جسپر چاہتا ہی وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ
شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر پیغمبرون کو غالب اور دشمنون کو مغلوب کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہی کبھی سبب ظاہری جیسے جدال او رقتال سے
اونکو غلبہ دیتا ہی اور کبھی سبب باطنی جیسے اونکے دلون مین خوف وہراس ڈالتا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ جو کچھ پھیرتا ہی اللہ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
اپنے رسول پر مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى دیہاتون اور اہل شہر کے اموال و املاک مین سے جو لڑائی نہین لیے جائے فَلِلّٰهِ پس خدا کے
واسطے ہین وَلِلرَّسُوْلِ اور رسول کے لیے وَلِذِي الْقُرْبٰى اور قرابتیون کے واسطے جو رسول سے قرابت رکھتے ہین
وَالْيَتٰمٰى اور بے باپ کے محتاج بچون کے لیے وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیرون کے واسطے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ چلتون
یعنی مسافرون کے لیے جو مال نہ رکھتے ہون علما اس بات پر ہین کہ فی خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھا اور اوسکی تقسیم
آپسے متعلق تھی اپنی زندگی مین اہل عیال کے واسطے سال بھر کا خرچ آپ اوس سے کرتے تھے اور باقی جس طرح حق تھا آپ تقسیم فرماتے تھے اور
آپکی وفات کے بعد بعض علما ظاہر آیت پر عمل کر کے چھ حصون پر تقسیم کرتے ہین جو حصہ خدا کے نام پر ہی اوسے کعبہ شریف اور مسجدون کی
تعمیر مین صرف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ حق تعالی کا نام فقط تعظیم کے واسطے ہی اور پانچ ہی حصون پر تقسیم کرتے ہین اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ مین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ امام اوسکا مصرف ہی اور بعض کے نزدیک مسلمانون کے مصالح مین
صرف کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک مجاہدون کے ہتھیار وغیرہ مین صرف کرنا چاہیے اور معالم مین ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جب غنیمت
لیتے تو اوسکا سردار اوسمین ایک چوتھائی لیتا اور باقی مین سے بھی اپنے واسطے تحفہ اختیار کرتا اور اوسے صفی کہتے اور باقی قوم پر چھوڑتا
اور قوم کے تونگر لوگ اوسے فقیرون پر تقسیم کرنے مین جھگڑا کرتے رؤسائے اہل ایمان کے ایک گروہ نے یہی خیال کر کے بنی النضیر کی غنیمتون کے
باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مال غنیمت مین سے ایک چوتھائی اور صفی لے لیجیے اور باقی
چھوڑ دیجیے کہ ہم تقسیم کر لین حق تعالی نے اوسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص حصہ کر کے اوسکی تقسیم اوس طور پر مقرر فرما دی جو مذکور ہوئی
اور فرمایا کہ ہمنے فی کا حکم ظاہر کر دیا كَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہووے وہ فیٔ دُوْلَةً پھرنے والی ہاتھون ہاتھ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ درمیان
مالدارون کے مِنْكُمْ تم مین سے کہ اپنے حق سے زیادہ لیلین اور فقیرون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ اور جو دے تمکو رسول فی اور غنیمت مین سے فَخُذُوْهُ تو لیلو تم اوسکو کہ وہ تمہارا حق ہی وَمَا نَهٰىكُمْ
عَنْهُ اور جس چیز سے منع کرے تمکو جیسے غنیمت مین خیانت فَانْتَهُوْا تو باز رہو اوس سے اور متقی لوگ اس

بات یہی ہین کہ ان کلمات کا حکم عام ہے اور اوسکے معنی یہ ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بات کا حکم کرین اوسے قبول کرلو اور حکم مانو اور
جس بات سے منع کرین اوس سے باز رہو کہ اونکا امر و نہی بہ حق ہے جو کوئی اونکے حکم کی تعمیل کرے نجات پائیگا اور جو کوئی اونکی نہی سے
پرہیز نکرے وہ ہلاکت مین پڑیگا بیت آنکس کہ شد متابع رسلے تو قدر یافت ٭ وان کو خلاف امر تو ورزید قدر ہلاک ٭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
اور ڈرو عذاب الٰہی سے رسول کی مخالفت کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق اللہ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؁ سخت عذاب کرنے والا ہے
اون لوگون کو جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہین لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ اور غنیمت کی تقسیم مسکینون
سادون کے لیے ہے اور ہجرت کرنے والے فقیرون کے واسطے الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا وہ جو نکالے گئے ہین مِنْ دِیَارِهِمْ
اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے وَاَمْوَالِهِمْ اور دور کیے گئے ہین اپنے مالون سے یَبْتَغُوْنَ طلب کرتے ہین فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
فضل اللہ سے وَرِضْوَانًا اور اوسکی خوشنودی یعنی اونکی ہجرت تجارت اور دنیوی غرضون کے واسطے نہ تھی بلکہ ہجرت سے
حق تعالیٰ کی جنت اور خوشنودی کے وہ طالب تھے اور خدا اور رسول کی محبت مین اونھون نے اپنے گھر اور مال چھوڑے وَیَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ اور مدد کرتے ہین خدا کے دین کی اپنی جان اور مال سے وَرَسُوْلَهٗ اور مدد کرتے ہین اوسکے پیغمبر کی یاری کرکے اُولٰٓئِكَ
وہ مہاجرون کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ؁ وہ ہین سچے دین اسلام مین قول کی رو سے بھی اور فعل کی راہ سے بھی وَالَّذِیْنَ
اور اون لوگون کے واسطے ہے جنھون نے تَبَوَّؤُ الدَّارَ مقام کیا ہجرت کے گھر وَالْاِیْمَانَ اور ایمان کے گھر یعنی مدینہ منورہ
مین امام ابو بکر نقاش کی تفسیر مین ہے کہ یہ مدینہ منورہ کا نام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا یہ نام رکھا تو اس آیت کے یہ معنی
ہوے کہ اونھون نے مدینہ مین اقامت کی مِنْ قَبْلِهِمْ مہاجرون کی ہجرت کے قبل اس سے انصار مراد ہین جو وہان اپنے گھرون مین
ایمان لائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے دو برس قبل مسجدین بنائی تھین یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
دوست رکھتے ہین اوسے جسنے ہجرت کی اِلَیْهِمْ اونکے شہر و دیار کی طرف اور اوسے جگہ دیتے ہین اور اپنے مال سے امداد و اعانت
کرتے ہین وَلَا یَجِدُوْنَ اور نہین پاتے فِیْ صُدُوْرِهِمْ اپنے دلون مین حَاجَةً حسد اور رشک اور دغدغہ مِّمَّآ اُوْتُوْا
اوس چیز سے جو وہ دیے جاتے ہین مراد یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونھون نے
مہاجرون کے ساتھ جو اعانت اور امداد اور احسان کیا تھا وہ بیان کیا پھر فرمایا کہ اے گروہ انصار اگر تم چاہو تو بنی نضیر کے مال تم
سب کو مین تقسیم کردون اور مہاجر لوگ بدستور سابق تمھارے گرو مین رہین اور اگر چاہو تو یہ مال خاص مہاجرون کو مین دیدون
اور وہ تمھارے گھرون سے نکلکر اپنے امور معیشت کے بند و بست مین مشغول ہون پس حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ
اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کہ اہل مدینہ کے پیشوا تھے بولے کہ یا رسول اللہ ہمارا جی یہ چاہتا ہے کہ یہ مال بھی آپ مہاجرون کو تقسیم فرمائیے
اور جسطرح وہ ہمارے گھرون مین رہتے ہین اوسی طرح ہمارے گھرون مین رہین بھی اسواسطے کہ ہمارے گھرون مین اون ہی کے سبب نور اور
برکت ہے پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے حق مین دعا فرمائی اور حق تعالیٰ اونکی شان مین فرماتا ہے وَیُؤْثِرُوْنَ
اور ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرون کو عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اپنی جانون پر یعنی اپنی ذاتون سے پہلے اونکو دیتے ہین

ربع وقفہ

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ اور اگرچہ ہو اونکو خَصَاصَةٌ فقر و حاجت اوس چیز کی جو ایثار کرتے ہین بیت ہے جامع دل مین ابن عمر رضی اللہ عنہما
منقول ہے کہ ایک سری بکری بھونی ہوئی کسی فقیر صحابی کے واسطے کوئی شخص لایا اون صحابی نے دوسرے مسلمان کو جو اون سے زیادہ محتاج
تھا بھیجدی اوس نے تیسرے پر ایثار کی اسی طرح نو محتاجون نے دوسرے پر ایثار کی اور یہ آیت اون اہل غنی فقیرون کی شان مین نازل
ہوئی حکما اس بات پر ہین کہ جن چند صفتون کو جود شامل ہے اونمین صفت ایثار بہت کامل اور فاضل صفت ہے اور ایثار یہ ہے کہ کوئی شخص
کسی چیز کا محتاج ہو اور دوسرے کو اوسکا مستحق دیکھے تو اپنے مصرف مین نہ لاوے اور دیدے رباعی کریم کامل آنرا شناسم اندرین دوران
کہ گر نانے رسد از آسمانش ہمہ از استغناے ہمت باوجود فقر و بے برگی نخورده آن را سازد نثار بینوایانش وَمَنْ
يُوقَ اور جو کوئی نگاہ رکھا جائے شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے اوسکا نفس یعنی اپنے نفس کو مال کی محبت اور خرچ کرنے کی عداوت سے
باز رکھے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی ہین چھٹکارا پانے والے یا مقصد پانے والے دنیا مین نقد نیکنامی کا
اور آخرت مین عدہ کیے ہوئے ثواب کا وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ اور وہ لوگ آئے اور آتے ہین مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد مہاجرون اور انصار کے
اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابع مراد ہین روز قیامت تک يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے ہمارے رب
بخشدے ہمکو وَلِاِخْوَانِنَا اور ہمارے بھائیون کو الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وہ جو سبقت لیگئے ہمپر ایمان مین
وَلَا تَجْعَلْ اور نہ رکھ فِيْ قُلُوْبِنَا ہمارے دلون مین غِلًّا کینہ اور حسد اور خیانت لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے
ساتھ جو ایمان لائے ہین ہمسے پہلے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّكَ رَءُوْفٌ بیشک تو
مہربان ہے ہماری دعا قبول کر رَّحِيْمٌ رحمت والا اپنی رحمت سے ہمکو سابقون کے گروہ مین داخل کر علما نے کہا ہے کہ جس کو

ع ۱۰

اصحاب مین سے کسی ایک کے ساتھ بھی دل مین کینہ ہو وہ اس آیت والون مین سے نہین ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار نے فرمایا
کہ حق تعالی نے مسلمانون کے تین مرتبے کیے ہین مہاجر انصار تابعین کہ یہ حضرات دل کی سادگی اور طینت کی پاکی سے موصوف ہین تو جو
شخص اس صفت پر نہو وہ مومنون کی قسمون سے باہر ہو جائیگا اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اون لوگون کی
طرف جو نفاق کرتے ہین اور جو کچھ اونکے دل مین ہے اوسکے خلاف ظاہر کرتے ہین یعنی ابن ابی اور ابن نبتل اور رفاعہ اور اونکے لشکر کہ
اونھون نے بنی نضیر کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ تم جو محمد کے ساتھ لڑائی کیا چاہتے ہو اسمین ہم تمہارے شریک ہین اور تمہاری یاوری
اعانت ہم کرینگے اور ہم تمہارے ساتھ ایسے متحد ہین کہ اگر وہ تمکو اس شہر و دیار سے نکال دینگے اور تمپر غالب آئینگے تو ہم تمہاری رفاقت
کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کا حال دیکھو کہ وہ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین لِاِخْوَانِهِمُ
اپنے بھائیون سے جو کفر مین اونکے مثل ہین الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ جو نہین ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اہل توریت مین سے کہ وہ یہود ہین کہ غم نہ کرو لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ اگر نکال دیے جاؤگے تم اپنے شہر و دیار سے لَنَخْرُجَنَّ
ضرور نکلینگے ہم بھی مَعَكُمْ تمہارے ساتھ محبت اور یگانگت کی وجہ سے وَلَا نُطِيْعُ اور ہم اطاعت نہ کرینگے
فِيْكُمْ تمہاری بابت اور رنج مین اَحَدًا کسی کی کہ وہ محمد ہین یا تمہارے برخلاف کسی مسلمان کی ہم اطاعت نہ کرینگے

اَبَدًا ہمیشہ وَاِنْ قُوْتِلْتُمْ اور اگر تم قتال کیے جاؤگے یعنی مسلمان تمہارے ساتھ قتال کرینگے تو لَنَنْصُرَنَّكُمْ ضرور ضرور
ہم مدد دینگے تمکو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ بیشک وہ جھوٹے ہیں لَئِنْ
اُخْرِجُوْا اگر نکال دیے جاویں یہود مدینہ سے تو لَا يَخْرُجُوْنَ نہ نکلینگے منافق مَعَهُمْ اونکے ساتھ اور اونکی موافقت و رضا
نکرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا اور اگر قتال کیا جاوے اونکے ساتھ تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ نہ مدد دینگے منافق اونکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ
اور اگر بالفرض مدد دیں منافق یہود کو اور لڑائی میں اونکے ساتھ موجود بھی ہوں تو لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ البتہ پھر جاوینگے اور پیٹھ
شکست پاکر بھاگ جاوینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ پھر اونکے پیٹھ پھیر جانے کے بعد یہی نہ مدد دیے جاوینگے یعنی جب اونکے مددگار ہی
پسپا ہو جاوینگے تو پھر وہ کیونکر مدد پاوینگے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً البتہ تم اے مومنو بہت سخت ہو خوف کی راہ سے فِيْ
صُدُوْرِهِمْ اونکے دلوں میں مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی منافق لوگ تم سے بہت ڈرتے ہیں کہ اوس قدر خدا سے نہیں ڈرتے ذٰلِكَ یہ جو
اونکو تم سے بڑا ڈر ہے بِاَنَّهُمْ سبب اسکے ہے کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے خدا کی عظمت و رعب چاہیے تھا
کہ اوس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ نہیں قتال کرتے تمہارے ساتھ جَمِيْعًا وہ سب یعنی یہود اور منافق اِلَّا فِيْ قُرًى
مُّحَصَّنَةٍ مگر دیہات میں کہ جو مضبوط کیے گئے ہیں خندق اور برج وغیرہ سے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا دیواروں کے پیچھے سے
اور تیروں سے یعنی اونکو یہ قوت نہیں ہے کہ میدان میں روبرو ہوکر تم سے مقاتلہ اور مقابلہ کرسکیں اور یہ خوف اور بزدلی کی وجہ سے نہیں بلکہ بَاْسُهُمْ
لڑائی اونکی بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کے درمیان جب وہ لڑائی کرتے ہیں شَدِيْدٌ سخت ہے مگر جو شجاع کہ خدا اور رسول سے لڑتا ہے وہ ڈرپوک
اور بزدل ہو جاتا ہے تو وہ اوس خوف کے سبب سے جو خدا نے اونکے دلوں میں ڈالدیا ہے روبرو ہوکر مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقوں کو سب کو مجتمع اور متفق رائے اور تدبیر میں وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى حالانکہ اونکے دل پراگندہ
اور پریشان ہیں اسواسطے کہ اونکے عقائد اور مقاصد مختلف پڑے ہیں ذٰلِكَ یہ برے اوصاف جو اونمیں ہیں بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکے ہیں کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ گروہ ہیں کہ عقل نہیں رکھتے اور دریافت نہیں کرتے اوس چیز کو جسمیں اونکی
صلاح ہے پس یہود کی مثل كَمَثَلِ الَّذِيْنَ جیسے اون لوگوں کی مثل ہے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے قَرِيْبًا
قریب زمانہ میں کہ ذَاقُوْا چکھا اونہوں نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی ضرر اپنے گناہ کا وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہے دنیا میں ذلت اور رسوائی کے علاوہ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دردناک آخرت میں اور یہود کو فریب دینے
اور اونسے مدد کا وعدہ کرنے میں منافقوں کی مثل كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ جیسے شیطان کی مثل ہے اِذْ قَالَ جب اوسنے
کہا لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ کافر کو کہ اپنے کفر پر ثابت اور قائم رہ کہ میں تیرا یار اور مددگار ہوں فَلَمَّا كَفَرَ پھر جب وہ
کفر پر ثابت قدم ہو گیا اور شرک کے درخت کی جڑ اوسکے دل کی زمین میں خوب جم گئی تو قَالَ کہا شیطان نے اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّنْكَ میں تجھ سے بیزار ہوں اِنِّيْٓ بیشک میں اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ڈرتا ہوں اللہ سے جو
رب ہے سب اہل عالم کا شیطان سے ابلیس مراد ہے اور انسان سے ابو جہل اور یہ کہنا اوس وقت تھا جب ابوجہل جنگ بدر ...

متوجہ ہوا اور قبیلہ کنانہ سے توہم رکھتا تھا اور سراقہ جو بنی کنانہ کا رئیس تھا اوسکی صورت پر ابلیس ظاہر ہوکر ابوجہل سے بولا کہ اے ابوالحکم تو
نہ ڈر کہ مین تیرا یار اور مددگار ہون اور جب مقام بدر مین پہونچا اور ابلیس نے دیکھا کہ اسلام کی مدد کو آسمان سے فرشتے اوترے
ہین تو بھاگا اور کافرون سے بولا کہ مین تمسے بیزار ہون اور سورۂ انفال مین یہ قصہ مذکور ہوا ہے اور بعضے اسرار ہین کہ شیطان
ابیض ابلیس کا بیٹا مراد ہے اور انسان سے برصیصا راہب مقصود ہے ابیض نے اوس راہب کو کفر پر رکھا اور آخر کو اپنی بیزاری ظاہر کی اور یہ
حکایت مجملاً اس طور پر ہے کہ برصیصا نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان اوسکے امر مین عاجز آ گئے تو ابیض اوسکے اغوا
اور گمراہ کرنے کا ذمہ دار ہوکر آیا آدمی کی شکل پکڑ کے اور اوسکے صومعہ مین با خدمت کرنے لگا راہب اوسکی شدت مجاہدہ سے متعجب
ہوکر اوسکا مرید ہو گیا اور ابیض نے وہان سے جانے کا ارادہ کیا تو بیمارون کی صحت اور جو لوگ مبتلائے بلا ہون اونکی عافیت کے واسطے
چند کلمہ راہب کو تعلیم کیے پھر شہر مین آکر ایک شخص کا گلا دابا اور ایک طبیب کی صورت پر ظاہر ہوکر اوس شخص کے عزیزون سے کہا
کہ جب تک برصیصا اسکے حق مین دعا نہ کریگا اچھا نہوگا لوگ اوسے برصیصا کے صومعہ کے دروازہ پر لیگئے برصیصا نے
اوسپر دم کیا شیطان نے اوس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اوسے صحت ہو گئی غرض کہ ابیض اسی طرح لوگون کو بلا مین مبتلا کر کے
برصیصا پاس لیجانے کی راہ بتایا کرتا جب وہ وہی کلمات پڑھکر دم کرتا تو یہ اوس مبتلا کو چھوڑ دیتا یہان تک کہ اسی طرح بادشاہ کی بیٹی
بیمار ہوئی اوسے برصیصا کے صومعہ پر لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اوسے چھوڑ دیا وہ اچھی ہو گئی پس اوس لڑکی کو
برصیصا کے سپرد کیا ابیض نے برصیصا کو وسوسہ دیا یہان تک کہ اوسنے اوس شاہزادی سے زنا کی اور رسوائی کے خوف سے اوسکو
قتل کر ڈالا ابیض نے شاہزادی کے بھائیون کو اس بات سے مطلع کر دیا اونھون نے برصیصا کو پکڑ کر سولی پر چڑھایا اوسوقت
ابیض اوسی پہلی صورت پر ظاہر ہوا اور برصیصا سے کہا کہ مجھے سجدہ کر کہ تجھے چھوڑا دون برصیصا نے سجدہ کیا تو ابیض نے اوس سے
بیزاری ظاہر کی اور وہ بے سعادت اس سب عبادت کے بعد شقاوت ابدی مین گرفتار ہوا قطعہ غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را
در سنگلاخ وسوسہ پیہا بریدہ اند نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا
پس ہے انجام کار اوس شیطان اور انسان کا أَنَّهُمَا یہ کہ دونون فِي النَّارِ آتش دوزخ مین خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے
ہین اوسمین وَذَٰلِكَ اور یہ کہ مین ہمیشہ رہنا جَزَاءُ الظَّالِمِينَ جزا ہے کافرون کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو
جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو عذاب الٰہی سے اور اوسی کی طرف پھرو وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص
مَا قَدَّمَتْ اوس چیز کو جو اوسنے آگے بھیجی ہے لِغَدٍ کل قیامت کے واسطے تاکہ اگر نیکیان اور طاعتین کی ہین
تو شکر کرے اور اوسکی زیادتی مین کوشش کرے اور اگر برائیان اور گناہ آگے بھیجے ہین تو توبہ کرے اور پشیمان ہو وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور ڈرو اور بچے رہو قہر خدا سے اس حکم کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یا پہلا حکم دلالت واجبات مین ہے اس قرینہ سے کہ
عمل اوسکے ساتھ ملا ہوا ہے اور دوسرا حرام چیزین چھوڑ دینے مین ہے اس دلیل سے کہ فرماتا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ خَبِيرٌ
جاننے والا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو اور کشف الاسرار مین ہے کہ اول اشارہ ہے اصل تقویٰ کی طرف

ع ۷

اور دوسرا کمال تقوی کی جانب یا پہلا تقوی عوام کا ہی اور وہ حرام چیزون سے پرہیز کرنا ہی دوسرا خواص کا تقوی ہی اور وہ پرہیز کرنا اور بچنا ہی
ماسوی اللہ سے بیت اصل تقوی نزد اہل دل است ❀ ترک مجموع ماسوی اللہ است ❀ وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہ ہو تم اے مومنو
كَالَّذِيْنَ مثل اون لوگون کے جنھون نے نَسُوا اللّٰهَ چھوڑ دیا اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور مشرک فَاَنْسٰهُمْ
اَنْفُسَهُمْ ط پھر خدا نے بھلا دین اونپر اونکی جانین کہ اپنے واسطے اونھون نے کچھ نیکی پہلے سے نہ بھیجی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین
کہ توفیق کا دروازہ بھی اونکے منھ پر بند کر دیا اور سہل بن عبد اللہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ گناہ کے وقت خدا کا حکم وہ بھول گئے حق تعالی نے
بھی یہ اونکو بھلا دی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ وہ لوگ وہی ہین فرمانبرداری سے باہر ہونے والے لَا يَسْتَوِيْٓ برابر نہین ہین خدا کے
نزدیک اَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ والے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کرکے آتش دوزخ کے مستحق ہوگئے وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اور جنت والے
کہ اونھون نے نفس کا کمال حاصل کرنے مین کوشش کرکے جنت کی قابلیت حاصل کی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے لوگ یعنی جنت مین رہنے والے هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ وہی ہین چھٹکارا پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھٹکارا پائے ہوئے اور قائم رہنے والی نعمتون کو ملے ہوئے لَوْ اَنْزَلْنَا اگر بھیجتے ہم
هٰذَا الْقُرْاٰنَ یہ قرآن عَلٰى جَبَلٍ کسی پہاڑ پر اور اوس پہاڑ کو ہم فہم اور ادراک دیتے تو لَرَاَيْتَهٗ البتہ ضرور دیکھتا اوسے خٰشِعًا ڈرنے والا
اور فرمانبردار مُتَصَدِّعًا پھٹا ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ خدا کے خوف سے اور اوس عہد کی ہیبت سے جو اوس مین ہی یعنی
پہاڑ باوجود اس بڑائی اور سختی کے اگر قرآن سمجھتا تو ڈرتا اور حکم مانتا اور آنکھون سے چشمے بہاتا اور کافرون کے سخت دل اوس سے اثر
نہین قبول کرتے بیت اے دل سنگین تو یک ذرہ سوہان کو نیست ❀ نفس کافر کیش تو از ترک عصیان سیر نیست ❀ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
اور یہ مثلین نَضْرِبُهَا بیان کرتے ہین ہم لِلنَّاسِ لوگون کی تنبیہ کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ شاید اوس مین فکر کرین
اور اوس سے حصہ لین [illegible] هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ وہ اللہ ہی جسنے قرآن بھیجا لَآ اِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت اِلَّا
هُوَ مگر وہ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی پوشیدہ اور آشکارا کا اور بعضون نے کہا ہی کہ جاننے والا معدوم
اور موجود کا یا زندگی اور موت یا رزق اور اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا اوس چیز کا جو ہی اور اوس چیز کا جو ہوگی هُوَ الرَّحْمٰنُ
وہی بڑا رحم کرنے والا کہ اوسکی رحمت عام سبقت لیجانے والی نے دنیا مین سب خلق کو گھیر لیا ہی الرَّحِيْمُ بڑی رحمت والا
کہ اوسکی خاص رحمت مومنون کو پہونچیگی آخرت مین عفو اور مغفرت رضامندی اور رویت کے ساتھ هُوَ اللّٰهُ وہی خدا
الَّذِيْ وہ خدا کہ کسی وجہ سے لَآ اِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود عبادت کے قابل اِلَّا هُوَ مگر وہ اَلْمَلِكُ بادشاہ کہ اوسکی
ذات کا جلال احتیاج سے محفوظ ہی اور اوسکی صفات کا کمال استغنائے مطلق سے ملا ہوا ہی الْقُدُّوْسُ پاک
نقصان اور عیبون کے شائبون سے اور منزہ آفتون کے راہ پانے سے السَّلٰمُ سالم عیبون اور علتون سے مبرا ضعف اور
عجز اور خلل سے الْمُؤْمِنُ امن دینے والا مومنون کا عقوبت نیران سے یا پکارنے والا خلق کو ایمان اور امان کی طرف
یا رسولون کی تصدیق کرنے والا معجزے اور دلیلین ظاہر کرنے سے الْمُهَيْمِنُ سچا گواہ اوس پر جو کچھ خلق کرتی ہی یا خلق کا نگہبان
یا عدل کے ساتھ قائم یا پوشیدہ باتون پر مطلع یا حق حق حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ مہیمن اللہ کے نامون مین سے

ایک نام ہی کہ اسکے معنی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اَلْعَزِیْزُ غالب حکم مین یا عزت دینے والا اَلْجَبَّارُ بندہ کو اپنا سر توڑنے والا یا بگڑے کام بنانے والا اَلْمُتَکَبِّرُ عظمت اور کبریا کا مستحق سُبْحٰنَ اللّٰہِ پاک ہے اللہ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین اوسکے ساتھ اسواسطے کہ واجب الوجود شرکت نہین قبول کرتا ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ وہی ہے خدا پیدا کرنے والا یعنی خلق کی تقدیر اور اندازہ کرنے والا مشیت اور حکمت کے موافق اَلْبَارِئُ ظاہر کرنے والا نیست سے ہست کرنے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت دینے والا مخلوقات کو لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اوسی کے واسطے ہین نام نیک جو شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ اور مستحسن ہین یُسَبِّحُ لَہٗ پاکی کے ساتھ اوسے یاد کرتی ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ چیز جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے اور سب نقصانون سے اوسے منزہ اور مقدس جانتے ہین وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہی ہے غالب اپنی بادشاہی مین کہ مقہور اور مغلوب نہین ہوتا اَلْحَکِیْمُ پکا کام کرنے والا اپنے قول اور فعل مین کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے وہ حکمت کے موافق ہوتا ہے عین المعانی مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل سے اسم اعظم پوچھا حضرت جبریل نے کہا کہ عَلَیْکَ بِاٰخِرِ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ دوبارہ پوچھا یہی جواب پایا ان نامون کے دقائق اور حقائق اور ہر نام سے بندہ کا حظ مفصل جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے

سورۃ الممتحنۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث عشرۃ اٰیۃ
سورہ ممتحنہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیرہ آیتین ہین

سن آٹھ ہجری مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوشیدہ طور پر مکہ معظمہ کا قصد کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو مہاجرین مین سے تھے اونھون نے ایک خط قریش کے نام لکھکر حضرت کے اوس قصد سے آگاہ کردیا جبریل نے آکر حضرت کو اس حال سے مطلع کیا حضرت علی اور مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا اور وہ روضہ خاخ مین گئے اور وہ خط سارہ سے کہ ابی عمرو بن صیفی کی مولات تھی لیلیا اور حضرت کی خدمت مین لائے حضرت نے حاطب کو طلب کیا اور پوچھا کہ تمھے کس چیز نے یہ کام کروایا عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مومن ہون خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہون اور دین اسلام سے پھرا نہین ہون مگر قریش کا حلیف ہون اونکی جان سے نہین اور مکہ مین کوئی شخص ایسا نہین کہ جسکو مین کہتا ہون کہ میرے لوگون اور اولاد اور مال کی حمایت اور حفاظت کرے بخلاف اور مہاجرون کے کہ مکہ مین اونکے قرابت دار ہین مین نے یہ خط لکھ کر چاہا کہ قریش پر اپنا حق ثابت کرلون تاکہ اوسکے ملاحظہ سے میرے لوگون کی حفاظت کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یارو حاطب نے تم سے سچ کہدیا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ غصہ مین آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے کہ مین اس منافق کی گردن مارون حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اوسے رنج نہ دو کہ وہ اہل بدر مین سے ہے اور حق تعالی نے بدریون کو خوشخبری دی ہے کہ جو چاہو کرو بیشک مین نے تمکو بخش دیا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوْا نہ ٹھہراؤ عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ میرے دشمنون اور اپنے دشمنون کو اَوْلِیَآءَ دوست تُلْقُوْنَ نہ بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو اِلَیْھِمْ میرے اور اپنے دشمنون کی طرف

پیغمبر حبیب کی خبرین بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے سبب سے کہ اونسے رکھتے ہو یا محبت کی طرح ڈالتے ہو وَقَدْ كَفَرُوْا اور حال یہ ہو
کہ دشمن کافر ہوے ہین بِمَا جَآءَكُمْ اوس چیز کے ساتھ جو آئی ہو تمہارے پاس مِّنَ الْحَقِّ سچی بات کہ وہ قرآن ہو یا درست کام
کہ دین اسلام ہو یا متابعت کے لائق کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ نکالتے ہین رسول کو مکہ سے
وَاِيَّاكُمْ اور تمکو بھی نکالتے ہین اَنْ تُؤْمِنُوْا اسواسطے کہ تم ایمان لاتے ہو بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ خدا کا جو تمہارا رب ہو اور وہ
لوگ ایمان کے سبب تمکو تمہارے گھرون سے نکالتے ہین پھر تم اونکو دوست بناتے ہو اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ اگر ہو تم کہ نکلے ہو
اپنے وطنون سے جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ جہاد کے واسطے میری راہ مین وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ اور میری خوشنودی طلب
کرنے کو تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ راز کہتے ہو یعنی پوشیدہ بات اونکے پاس لکھ بھیجتے ہو بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے ساتھ نصیحت کے
پردہ مین وَاَنَا اَعْلَمُ اور مین زیادہ جاننے والا ہون سے بِمَآ اَخْفَيْتُمْ اوس چیز کو جو تم چھپاتے ہو دشمنون کی دوستی
وَمَآ اَعْلَنْتُمْ اور وہ جو ظاہر کرتے ہو تم عذر وَمَنْ يَّفْعَلْهُ اور جو کوئی کریگا تم مین سے یہ کام یعنی اونہین کسی کو دو
بنائیگا یا اونکو خبر بھیجیگا مِنْكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک اوسنے گم کی ہو سَوَآءَ السَّبِيْلِ سیدھی راہ اِنْ
يَّثْقَفُوْكُمْ اگر پاوین تمکو مکہ کے کافر یعنی تم پر قادر ہو جاوین اور تم پر یا تمکو قید کرلین تو يَكُوْنُوْا ہوئینگے لَكُمْ اَعْدَآءً تمہارے
واسطے دشمن یعنی اونسے محبت کی طرح ڈالنا کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ تمہارے ساتھ کھلا کھلا دشمنی کرینگے وَيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ
اَيْدِيَهُمْ اور کھولینگے تمہاری طرف اپنے ہاتھ مارنے اور قتل کرنے کے ساتھ وَاَلْسِنَتَهُمْ اور کھولینگے اپنی زبانین تم پر
بِالسُّوْٓءِ برائی کے ساتھ یعنی گالیان دینگے اور فحش کہینگے وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ اور دوست رکھتے ہین یہ بات
کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ ہین لَنْ تَنْفَعَكُمْ فائدہ نہ دینگے تمکو اَرْحَامُكُمْ تمہارے قرابت والے وَلَآ اَوْلَادُكُمْ
اور نہ تمہارے فرزند یعنی آج مال اور اولاد کی محبت کے سبب سے مشرکون سے محبت کرتے ہو اور رکھتے ہو اور وہ مال اور فرزند نہ
نفع دینگے تمکو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ جدا کردیگا اوسدن خدا تمہارے درمیان
اور تمہاری اولاد اور قرابتدارون کے یعنی کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا اور مومنون کو جنت مین پہونچائیگا وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو دوستی یا دشمنی بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہو اور اوسپر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ تحقیق کہ ہے
لَكُمْ تمہارے واسطے اے مومنو اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سنت اچھی کہ اوسکی اقتدا کرنا چاہیے فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ابراہیم علیہ السلام
کلام مین وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے ایمان لائے اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ یاد کرو جب ابراہیم
علیہ السلام نے اور اونکی قوم کے مومنون نے کہا اپنی قوم سے کہ وہ قوم کے لوگ مشرک تھے کہ تم سے دوستی اور محبت نہ ڈھونڈھو اِنَّا
بُرَءٰٓؤُا بیشک ہم بیزار ہین مِنْكُمْ تم سے کہ بت پرست ہو وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ اور بیزار ہین ہم اوس چیز سے جسے تم پوجتے
ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوے ہم تمہارے دین یا تمہارے معبودون سے وَبَدَا اور
ظاہر ہو گئی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے الْعَدَاوَةُ دشمنی ازلی سے وَالْبَغْضَآءُ

عند المتاخرہ

اور دشمنی یا تمہاری یعنی باہم لڑائی اَبَدًا ہمیشہ یعنی دل اور ہاتھ سے برابر ہم میں تم میں دشمنی قائم رہیگی حَتّٰی تُؤْمِنُوْا یہانتک
کہ تم ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ اللہ کے ساتھ جو ایک ہی یعنی اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ تو حق تعالی مومنون کو نصیحت فرماتا ہی
کہ مشرکون سے بیزار ہونے مین ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پیروی کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ مگر ابراہیم کی اوس بات مین
جو اونہنے کہی لِاَبِيْهِ اپنے باپ سے کہ اوس وعدہ پر جو مغفرت طلب کرنیکا مین نے تجھسے کیا ہی اور ایمان لانے کا تو نے مجھسے کیا ہی
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ضرور مغفرت طلب کرونگا مین تیرے واسطے وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ اور مالک نہین ہون ای باپ تیرے
واسطے یعنی تجھسے دفع نہین کرسکتا ہون مِنَ اللّٰهِ عذاب الہی مین سے مِنْ شَيْءٍ ط کوئی چیز اگر تو خدا کی طرف نہ پھرا خلاصہ
کلام یہ ہی کہ کافرون سے بیزار ہونے مین تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو مگر اونکی مغفرت چاہنے مین نہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام
سے یہ امر وعدہ کے سبب سے واقع ہوا تھا اور جب ابراہیم علیہ السلام اور اونکے یارون نے قوم سے بیزاری ظاہر کی تو کہا کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب
عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا تجھپر ہمنے توکل کیا یعنی خلق سے ہم کٹے اور خالق کے کرم پر ہمنے اعتماد کیا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور تیری طرف
ہم پھرے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ اور تیری طرف ہی پھرنا سبکو آخرت مین ایک قول یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کا
تتمہ نہین ہی بلکہ مومنون کو کافرون کے ساتھ دوستی رکھنے کو منع فرماکر فرماتا ہی کہ جب تمنے دشمنون سے قطع تعلق کیا تو کہو کہ یا اللہ
اونسے ہم کٹے اور تیری مہربانی کے ساتھ ملے مثنوی سوے تو کردیم روے و دل تو بستیم ۞ از ہمہ بازآمدیم و باتو پیوستیم ۞ ہر چہ
نہ پیوند یار بود بریدیم ۞ ہرچہ پیمان دوست بود شکستیم ۞ رَبَّنَا ای ہمارے رب لَا تَجْعَلْنَا نہ کر ہمکو فِتْنَةً محل ابتلا
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو نہین ایمان لاتے ہین یعنی اونکو ہمپر مسلط نہ کر اور اونکے ہاتھون ہمپر عذاب نہ کر
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے ہمکو رَبَّنَا ای ہمارے رب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو غالب ہی حکم مین تو اونکا شر دفع کرے
الْحَكِيْمُ ○ دانا اپنے کام مین پس ہمکو بخش دے لَقَدْ كَانَ بیشک ہی لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهِمْ ابراہیم علیہ السلام
اور اونکی قوم مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت اچھی کہ اوسکی پیروی کرو یہ اس مضمون کا مکرر لانا حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم
کی پیروی کرنے مین تاکید کے واسطے ہی یا پہلی اقتدا اقوال مین ہی اور دوسری افعال مین و یہ پیروی ہی لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
اوس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہو رضاء الہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ط اور قیامت کے دن جزا کی یا جو خدا سے اور روز قیامت سے
ڈرتا ہی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو شخص منہ پھیرے حکم سے اور دشمنون سے محبت کرے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہی
اوس سے اور اوسکی مدد دین کرنے سے اسواسطے کہ وہ خود اپنے دین کا مددگار ہی الْحَمِيْدُ ع تعریف کیا ہوا ہی یعنی خلق کی
تعریف سے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانون نے اپنے لوگون سے جو مکہ مین مشرک تھے قطع محبت کی تو حق تعالی نے
وعدہ فرمایا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ قریب ہی کہ خدا پیدا کرے بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
اور درمیان اون لوگون کے جنکو عَادَيْتُمْ تمنے دشمن رکھا مِّنْهُمْ کفار مکہ مین سے مَّوَدَّةً ط دوستی اور یہ اسطرح تھا
کہ ابوسفیان اور سہل بن عمرو اور حکیم بن حزام وغیرہ رؤساء عرب جو مسلمانون کے بڑے دشمن تھے اونہون نے اسلام قبول کیا اور

ان کے لوگون کو اونکے ساتھ محبت کامل پیدا ہو گئی وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ اور اللہ قادر ہے اس بات پر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل دے وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اوسے جسنے مشرکون کے ساتھ فتح کے قبل دوستی کی رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اوپر جنھون نے نہی کے
بعد قطع محبت کی کہتے ہین کہ قوم خزاعہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان تھا اور اونھون نے ہرگز مسلمانونکا
قصد نہین کیا اور دین کے دشمنون کو مدد نہین دی حق تعالی نے اونکے باب مین فرمایا کہ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ منع نہین
کرتا تمھارا پروردگار اللہ عَنِ الَّذِيْنَ اون لوگون سے جنھون نے لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ نہین قتال کیا تمھارے ساتھ فِي الدِّيْنِ
دین کے کام مین وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ اور نہین نکالا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمھارے گھرون سے یعنی خزاعہ نے تمسے
مقاتلہ کی اور تمھارے اخراج مین دخل نہین دیا یا لڑکے اور عورتین مراد ہین کہ اونکو تمھارے قتل اور اخراج مین چندان دخل نہین ہے
فرماتا ہے کہ خدا باز نہین رکھتا تمکو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ اس بات سے کہ نیکی کرو اونکے ساتھ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اور اس بات سے
کہ عدل کرو یا اونکے واسطے حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والونکو
اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ حق تعالی منع کرتا ہے تمکو عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ اون لوگون سے جنھون نے
قتال کیا تمھارے ساتھ فِي الدِّيْنِ دین خدا مین وَاَخْرَجُوْكُمْ اور نکال دیا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمھارے
گھرون سے وَظٰهَرُوْا اور مدد کی اونھون نے اور پشت پناہ ہوئے دشمنون کے عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ تمکو نکال دینے مین تمھارے
خانمان سے یعنی مکہ کے مشرک بعض قتال پر آمادہ ہوئے اور بعض نے کوشش کرکے اخراج کیا اور بعضے کوشش کرنے والون کے
یار اور مددگار رہے تو اللہ روکتا ہے اور باز رکھتا ہے تمکو اَنْ تَوَلَّوْهُمْ اس بات سے کہ دوستی کرو اونکے ساتھ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
اور جو کوئی دوست رکھے اونکو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ دوست رکھنے والے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہ ظالم ہین کہ بے محل دوستی
کرتے ہین اسواسطے کہ محبت خدا سے چاہیے اور اوسکے دشمنون سے اور اونکی دوستی سے کچھ نہین ہوتا بیت بگسل ز دوستان
دنیا کہ حیلہ سازند یار بے طلب کہ طالب نقش و فا بود لکھا ہے کہ جب حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی تو شرائط صلح مین ایک یہ بات تھی
کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ مین آئے حضرت اوسے کافرون مین بھیجدین اور اگر کوئی مسلمان مدینہ منورہ سے منھ پھیر کر مکہ معظمہ کی
جانب جائے تو قریش اوسے نہ پھیرین ہنوز حضرت حدیبیہ مین تھے کہ مومنون کی ایک جماعت مکہ سے بھاگ کے حضرت کی بارگاہ مین
حاضر ہوئی اوسمین سبیعہ اسلمیہ تھین اونکے پیچھے پیچھے اونکا شوہر مسافر مخزومی پہونچا اور یہ بات کہی کہ شرط صلح یہی تھی کہ ہم مین سے
جو کوئی تم مین آئے اوسے پھیر دو پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ وہ شرط مردون کے باب مین تھی عورتون پر
یہ بات روا نہین ہے کہ ایمان والی عورت کو مشرک کے حوالہ کر دیجیے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو
اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمھارے پاس عورتین ایمان والیان مُهٰجِرٰتٍ ہجرت کرنے والیان
کفر کے گھر سے دار ایمان مین فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ تو آزماؤ اونکو اسطرح پر کہ اونسے قسم دیکر دریافت کرو کہ اونکا نکل آنا
اپنے شوہر کی عداوت یا کسی اور مرد کی محبت کے سبب تو نہین اور دنیوی غرضون مین سے کوئی غرض تو نہین لگی ہوئی ہے خالص

خدا اور رسول کے واسطے اور دین اسلام قبول کرنے کو آئی ہین اَللّٰہُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہے بِاِیْمَانِهِنَّ اونکے ایمان کو
اسواسطے کہ وہ دل کی چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہے مگر چونکہ حکم شرع ظاہر پر ہے تم اونکو قسم دو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
پس اگر تم جان لو اونکو غالب ظن کے ساتھ کہ ایمان والیان ہین فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ تو نہ پھیرو اونکو اِلَى الْكُفَّارِ اونکے
شوہرون کی طرف جو کافر ہین لَا هُنَّ نہ یہ عورتین حِلٌّ لَّهُمْ حلال ہین اون کافرون پر وَلَا هُمْ اور نہ وہ کافر
یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ حلال ہوتے ہین اون عورتون کے واسطے اسواسطے کہ دو گھر اور مقام کی دوری اور اختلاف اونکے درمیان جدائی
کر دینے والا ہے وَاٰتُوْهُمْ اور دیدو اونکے شوہرون کو مَّاۤ اَنْفَقُوْا وہ چیز جو عورت پر خرچ کی ہے یعنی مہر پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور اوسکے شوہر مسافر نے جو مہر اوسے دیا تھا وہ لیکر پھر گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اور کچھ گناہ نہین تمپر اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یہ کہ نکاح کر لو تم ان مہاجرہ عورتون سے اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ جب دو تم
اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکے مہر پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اوس مہاجرہ عورت سے نکاح کر لیا اور یہ آیت نازل
ہوئی کہ وَلَا تُمْسِكُوْا اور نہ مضبوط پکڑو بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ عصمتون یعنی عقدون اور نکاحون کو کافرہ عورتون کے یعنی ان کے
نکاح باقی نہ چھوڑو بلکہ اونکو طلاق دیدو اگر ایمان نہ لائین تو اصحاب کے نکاح مین جو کافرہ عورتین تھین اصحاب نے اونکو طلاق دیدی اور
حکم ہوا کہ وَسْـَٔلُوْا اور مانگ لو اوس شخص سے جو کافرون مین سے اوس عورت کو اپنے عقد مین لائے مَاۤ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ خرچ
کیا ہے تم نے مہر اوسپر وَلْيَسْـَٔلُوْا اور چاہیے کہ مانگ لین کافر تمسے مَاۤ اَنْفَقُوْا جو کچھ اونھون نے خرچ کیا اپنی جوروون پر جو
ہجرت کر آئین یعنی عصمت اور عقد زوجیت منقطع ہو گیا مومن مرد اور کافرہ عورت مین اور کافر مرد اور مومنہ عورت مین تو ہر ایک کو چاہیے
کہ جو مہر اپنی جورو کو دیا ہے پھیر لے ذٰلِكُمْ یہ جو ذکر کیا گیا حُكْمُ اللّٰهِ حکم ہے اللہ کا يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ حکم کرتا ہے خدا بیچ تم مین
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہے تمہارے مصالح حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا وہ جو محض حکمت ہے جب یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مومنون نے مہاجرہ عورتون کے مہر اونکے شوہرون کو ادا کیے اور کافرون نے مرتدہ عورتون کے مہر ادا کرنے سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ اور اگر فوت ہو جائے اے مومنو تمسے شَیْءٌ کوئی چیز مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمہاری عورتون مین سے اِلَى
الْكُفَّارِ کافرون کی طرف یعنی عورت دار الحرب مین جاکر عقد کرے اور اوسکا مہر تمہارے ہاتھ نہ آئے فَعَاقَبْتُمْ تو تم غنیمت
یعنی لڑو اور انجام کو تم ہی فتح پاؤگے اور مال ہاتھ آئیگا فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ پس دو اون لوگون کو کہ چلی گئی ہین اَزْوَاجُهُمْ
اونکی عورتین دار الکفر مین اور اون لوگون نے اون عورتون کے کافر شوہرون سے مہر نہین پایا ہے مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مثل
اوسکے جو خرچ کیا ہے اونھون نے اوس عورت کا مہر معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چھ عورتین مومن مہاجرون کی عورتون مین
سے مرتدہ ہو کر کافرون پاس چلی گئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے مہر مال غنیمت مین سے اونکے شوہرون کو دیے وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے الَّذِيْۤ اَنْتُمْ وہ خدا کہ تم بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اوسکے ساتھ ایمان لائے ہو اس
آیت کا حکم بقاء عہد تک باقی تھا اور جب عہد اوٹھ گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا کہتے ہین کہ فتح مکہ کے دن جب رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مردوں کی بیعت لینے سے فارغ ہوئے تو عورتوں نے بھی بیعت کی رغبت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
ای خبر کرنے والے یا ای بلند قدر إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جب آئیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں کہ يُبَايِعْنَكَ
بیعت کریں تیری عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ اس بات پر کہ شرک نہ کریں اور شریک نہ ٹھہرائیں بِاللَّهِ شَيْئًا اللہ کے ساتھ کسی
چیز کو وَلَا يَسْرِقْنَ اور چوری نہ کریں وَلَا يَزْنِينَ اور نہ زنا کریں وَلَا يَقْتُلْنَ اور نہ مار ڈالیں أَوْلَادَهُنَّ
اپنی اولاد کو جیسے زندہ خاک میں توپ دیتی تھیں یا جو بچہ پیٹ میں رکھتی ہیں اوسکا قصد نہ کریں اور اوسے نہ گراویں وَ
لَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ اور نہ آئیں جھوٹ کے ساتھ کہ نادانی کی رو سے يَفْتَرِينَهُ باندھا ہو اوسے بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی ایسا نہ کریں کہ حرامی لڑکا جنیں اور شوہروں پر جھوٹ لگائیں اور اپنے ہاتھ پاؤں سے
اوسکی پرورش کریں وَلَا يَعْصِينَكَ اور نہ عاصی اور گنہگار ہوجائیں تیری فِي مَعْرُوفٍ اوس چیز میں جو تو حکم کرے
اونکو نیکی کا کہ وہ رونے پیٹنے کو چھوڑ دینا منہ نوچنے بال پراگندہ کرنے سے باز آنا ہے جب ان شرطوں سے بیعت کریں فَبَايِعْهُنَّ
تو بیعت لے اونسے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی ارشاد فرما کر عورتوں سے
بیعت لی کہ کسی کا ہاتھ نہیں چھوا اور ایک قول ہے کہ پانی کے ایک پیالے میں عورتیں ہاتھ ڈالتیں پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس میں
دست مبارک ڈالتے اسطرح پر عورتوں کی بیعت ہوتی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجہ کی بہن امیمہ کو آپنے حکم کیا اور اونھوں نے عورتوں سے
بیعت لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ اور مغفرت طلب کر بیعت کرنے والی عورتوں کی اللہ سے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے
اونکے گناہ جو خدا کی توحید پر بیعت کریں رَّحِيمٌ ○ مہربان ہے اوپر کہ توبہ اور ایمان کی توفیق دی ایک بزرگ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمت
ایمان پر موقوف ہے یعنی جب تک بندہ ایمان نہیں لاتا رحمت کا مستحق نہیں ہوتا اور میں کہتا ہوں کہ ایمان رحمت پر موقوف ہے جب تک حق تعالی اپنی رحمت سے
توفیق نہیں دیتا کسی کو دولت ایمان نہیں حاصل ہوتی بیت رحمت آن یار ز در فتح نمی بندد تا توفیق نہ دست بمقصد نرسد بعضے محتاج
مسلمان فائدہ حاصل کرنے کو یہود سے دوستی کرتے تھے اور مسلمانوں کی خبر اونسے کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ای ایمان والو لَا تَتَوَلَّوْا دوستی نہ کرو قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ اون لوگوں سے کہ غضب کیا ہے اوپر اونکے اللہ نے قَدْ يَئِسُوا تحقیق
کہ وہ ناامید ہوئے ہیں یعنی یہود مِنَ الْآخِرَةِ ثواب آخرت سے اسواسطے کہ اونھوں نے جان لیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت جو
اور آپکے ساتھ عناد اور عداوت کرنے سے اونکو کسی طرح اخروی ثوابوں میں کچھ حصہ نہوگا تو ضرور وہ ناامید ہیں كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ
جسطرح ناامید ہوئے کافر مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ○ قبروں کے لوگوں سے یعنی دنیا میں اونکے پھر آنے سے یا یہود ثواب آخرت سے
ایسے ناامید ہیں جیسے کافر مرے ہوئے کہ اونھوں نے اپنا حال صاف جان لیا اور اوس جہان کی نعمتوں سے بالکل امید قطع کی

ع ۲

سُورَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	وَهِيَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورہ صف مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چودہ آیتیں ہیں

سبح للہ پاک اور بے عیب کہا ہی خدا کو ما فی السموت اوسنے جو کچھ آسمان مین ہیں علویات وما فی الارض اور جو کچھ زمین مین ہیں
سفلیات وھو العزیز اور وہ غالب ہی کہ اوسکا حکم کسی طرح رد نہین ہوتا الحکیم درست کار کہ اوسکے کامون مین
کسی طرح خلل راہ نہین پاتا دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا کام ہم کرین جو ہمکو دوزخ سے
بچاکر جنت مین پہونچا دے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ آخر آیت تک اسپر رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو جو چیز تم ڈھونڈھتے تھے وہ آگئی یعنی وہ کام جو بندہ کو بہشت مین پہونچاوے اور اعلی علیین مین
پہونچاوے وہ ایمان اور جہاد ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت سے کراہیت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین امنوا
ای لوگو جو ایمان لائے ہو لم تقولون کیون کہتے ہو ما لا تفعلون وہ چیز جو نہین کرتے ہو کبر بڑا ہی مقتا
غصہ کی راہ سے عند اللہ خدا کے نزدیک ان تقولوا یہ کہ تم کہو ما لا تفعلون وہ چیز جو نہ کروگے
اور بعض علما کے نزدیک یہ آیت عام اور شامل ہی یعنی جو شخص بات کہے اور نہ کرے وہ اس عتاب مین داخل ہی اور ان عالمون کو
بھی یہ سیاست ہوگی جو خلق کو نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہین اور خود اوسے نہین کرتے اتامرون الناس بالبر وتنسون
انفسکم اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ ایسے عالمون کی زبانین آگ کی قینچیون سے کاٹی جاتی ہین
رباعی از من بگوے عالم تفسیر گوے راہ گر در عمل نکوشی نادان مفسری ہ بار درخت علم ندانم بجز عمل ہ با علم اگر عمل نکنی شاخ
بے بری ہ ان اللہ بیشک اللہ یحب الذین یقاتلون دوست رکھتا ہی اون لوگون کو جو قتال کرتے ہین فی
سبیلہ اوسکی راہ مین صفا صف باندھے ہوئے دشمن کے برابر کانہم گویا وہ استحکام مین بنیان مرصوص
دیوارین ہین سیسا پلائی ہوئی یہ کنایہ ہی معرکہ حرب مین اونکی ثابت قدمی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور بھڑے رہنے سے
واذ قال موسی اور یاد کرو اوسے کہ کہا موسی علیہ السلام نے لقومہ اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے یہ بات کہی
یقوم ای میری قوم لم تؤذوننی کیون رنج دیتے ہو مجھکو تم لوگ میرا حکم نہ سنکر وقد تعلمون اور تحقیق کہ جانتے ہو تم
انی رسول اللہ یہ کہ بیشک مین رسول ہون اللہ کا الیکم تمھاری طرف اور اپنی رسالت پر کھلے ہوئے معجزون سے
مین گواہی قائم کر چکا ہون اور تمکو میری رسالت معلوم ہوگئی اور کچھ شبہہ نہین رہا تو رسول کو معزز اور مکرم ہونا چاہیے تو تم میری
فرمانبرداری کرو تو قوم کے لوگ اوسی جہالت اور ضلالت پر قائم رہے اور حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فلما زاغوا پھر جب پھر گئے
بنی اسرائیل حضرت موسی کا حکم قبول کرنے سے تو ازاغ اللہ پھیر دیے اللہ نے قلوبہم اونکے دل صفت یقین سے
اور اونمین شک ڈالدیا واللہ اور اللہ لا یہدی القوم الفسقین راہ نہین دکھاتا اپنی معرفت کی طرف دائرہ
فرمان سے باہر نکلنے والون کو واذ قال اور یاد کرو اوسے بھی کہ کہا عیسی ابن مریم عیسی فرزند مریم نے اپنی قوم کو کہ یبنی
اسرائیل ای فرزندان یعقوب انی رسول اللہ الیکم بیشک مین رسول ہون اللہ کا تمھاری طرف دلیل اور
حجت کے ساتھ مصدقا حال آنکہ تصدیق کرنے والا ہون لما بین یدی اوس چیز کو جو مجھسے پہلے ہی من التورٰیۃ

کتاب توریت یعنی جسکے پہلے نازل ہوئی اور مین نے اوسکی تصدیق کی ہے کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہے وَمُبَشِّرًا اور مین خوشخبری دینے والا
ہون بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ ایک رسول کی کہ وہ آئینگے دین کامل اور شرع شامل کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِي میرے زمانہ کے بعد کہ
اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ نام اونکا احمد ہے یعنی بڑی تعریف کرنے والے اور حضرت عیسی کے کلام کا ترجمہ یہہ ہے کہ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰی
اَبِيْ وَرَبِّكُمْ وَالْفَارْقَلِيْطُ يَجِيْءُ بَعْدِي یعنی احمد ہین یعنی حضرت عیسی نے کہا کہ یقینی مین جانے والا ہون اپنے رب اور تمہارے
رب کی طرف اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئینگے یعنی میرے بعد یقینی آئینگے فارقلیطا ہین کہ زبان سریانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا نام تھا ہی اور اوسکے معنی یہہ ہین کہ خدا اوسے تمہارے پاس بھیجیگا مسیح کے بعد فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جبکہ آیا عیسی
علیہ السلام اونکے پاس بِالْبَيِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ جیسے مُردے کو زندہ کرنا اندھے مادرزاد اور کوڑھی کو اچھا کر دینا تو
قَالُوْا کہا کافرون بنی اسرائیل نے کہ هٰذَا یہہ جو وہ ہمین دکھاتا ہی سِحْرٌ مُّبِيْنٌ جادو ہی کھلا ہوا یعنی کسیپر یہہ بات پوشیدہ نہین
کہ وہ سحر کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جو باندھے عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
خدا پر جھوٹ یعنی اوسکے پیغمبر کی تکذیب کرے اور اوسکی نشانیون کو جادو جانے بعضے علما اس بات پر ہین کہ نضر بن حارث نے
کہا کہ قیامت کے دن لات اور عزی ہماری شفاعت خدا سے کرینگے اور خدا اونکی شفاعت قبول فرمائیگا تو یہہ آیت نازل ہوئی کہ
اوس سے بڑھکر ظالم کون ہی جو خدا پر جھوٹ باندھے کہ کافرون کے حق مین بتون کی شفاعت قبول فرمائیگا وَهُوَ يُدْعٰٓى
اور حال یہہ ہے کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنی اللہ کا رسول اوسے پکارتا ہی اِلَى الْاِسْلَامِ طرف دین اسلام کی طرف جو مشتمل ہی خیر
وصلاح اور فوز وفلاح پر دنیا اور عقبی مین وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي نہین راہ دکھاتا نجات کی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
ظالمون کے گروہ کو لباب مین ہے کہ چند روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نہین اوتری تو کعب بن اشرف نے کہا کہ خوشخبری
ہو تمکو اے گروہ یہود کہ محمد کے خدا نے اوسکا نور بجھا دیا اور اوسکا کام پورا نہوگا یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے
عرض کی آپ کے دل مبارک کو رنج وملال ہوا پس حضرت جبریل وہ رنج دفع کرنے کو یہہ آیت لائے کہ يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین یہود
لِيُطْفِـُٔوْا کہ بجھا دین نُوْرَ اللّٰهِ اللہ کے نور کو کہ اوسکا دین اور اوسکی کتاب ہے یا نور خدا اوسکا رسول ہے تو اس نور کو
بجھانا چاہتے ہین بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے مونہون سے یعنی ناپسندیدہ اور بے ادبانہ باتون سے وَاللّٰهُ مُتِمُّ اور اللہ
پورا کرنے والا ہی نُوْرِهٖ اپنے نور کا نور دین اور روشنی شرع سید المرسلین کو قیامت قائم ہونے کے قبل وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝
اگرچہ کراہت رکھین کافر اوسکے کامل اور پورے ہونے سے اسواسطے کہ اونکی کراہت کو صدق وصواب کا چراغ بجھا دینے مین
کچھ اثر نہین ہے جیسے چمگادڑ کا ارادہ آفتاب جہانتاب کے نیست ونابود ہونے مین کچھ اثر نہین کرتا رباعی شب پرک خواہد کہ تا بندد
آفتاب ٭ تا بہ بیند و بیدوا ور زبوم ٭ دست قدرت ہر صباحے شمع مہر ٭ برفروزد کوری خفاش شوم ٭ هُوَ الَّذِيْٓ
اَرْسَلَ وہ ہے وہ خدا جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول کو بِالْهُدٰى اوس چیز کے ساتھ جو سبب ہدایت ہی یعنی قرآن
وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ ملت حنیفہ ہی لِيُظْهِرَهٗ تا کہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

سب دینوں اور ملتوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے کے وقت کہ سب اہل دین دین اسلام قبول کرینگے وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ اور ہر چند کہ کراہت کرتے ہیں مشرک اظہار اور غلبہ دین محمدی سے کہ مشتمل ہے توحید ثابت کرنے اور شرک باطل کرنے پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا خبردار کروں میں تمکو عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ ایسی تجارت پر جو چھوڑا دے تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب دردناک سے پھر تجارت کو بیان فرماتا ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ خبر ہے امر کے معنی میں یعنی ایمان لاؤ مراد یہ ہے کہ ثابت رہو اوس ایمان پر جو تم رکھتے ہو بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ وَتُجَاهِدُوْنَ اور جہاد کرو کافروں پر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں بِاَمْوَالِكُمْ اپنے مالوں سے کہ زاد و راہ اور سواریاں اور ہتھیار مجاہدوں کے واسطے مول لو وَاَنْفُسِكُمْ اور اپنی جانوں سے کہ قتل اور حرب پر آمادہ ہو ذٰلِكُمْ جو کچھ مذکور ہوا ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے نفع دینے والے معاملات سے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم جانتے حقیقی تجارت کا طریقہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اس تجارت میں اصل معاملہ یہ ہے کہ اپنے تئیں حق کو دیدے اور حق کو لیلے نفحات میں ابو عبد اللہ تستری قدس سرہ سے منقول ہے کہ اونکا بیٹا اونکے پاس آیا اور بولا کہ میں روغن کا ایک گھڑا رکھتا تھا کہ وہی میری پونجی تھی گھر سے نکالا تو گر کے ٹوٹ گیا اور میری پونجی ضایع ہو گئی ابو عبد اللہ تستری نے فرمایا کہ بیٹا اپنا سرمایہ وہ بنا جو تیرے باپ کا سرمایہ ہے و اللہ کہ تیرے باپ کے پاس دنیا اور آخرت میں کچھ نہیں ہے اللہ کے سوا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ اوسکا باپ بھی ہوتا یہ اشارہ ہے فنا کی طرف اور بازار بقا میں اصل پونجی اور نفع ہار دینے کی طرف رباعی تا چند بہ بازار خودی ہست شوی ٭ بنشاں کہ از جام فنا مست شوی ٭ از مایہ و سود دو جہان دست بشوی ٭ سود تو ہمان بہ کہ تہی دست شوی ٭ پس اگر ایمان لاؤگے اور جہاد کروگے تو يَغْفِرْ لَكُمْ بخشیگا خدا تمکو تمہارے واسطے ذُنُوْبَكُمْ تمہارے گناہ دنیا میں وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا تمکو عقبیٰ میں جَنّٰتٍ تَجْرِيْ باغوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختوں کے نیچے سے نہریں وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً اور مکانات پاکیزہ کہ واقع ہیں فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ہمیشگی کی جنتوں میں کہ اقامت کا گھر ہے ذٰلِكَ وہ مغفرت اور جنت میں داخل کرنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ چھٹکارا ہے بڑا وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا اور تمہارے واسطے دوسری نعمت ہے دنیا میں کہ اوسے تم دوست رکھتے ہو نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فتح ہے خدا کی طرف سے قریش پر وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ اور فتح ہے نزدیک کہ فتح مکہ ہے یا فارس اور روم کی فتح ابن عطا قدس سرہ نے فرمایا کہ نصرت توحید ہے اور فتح حضرت ملک مجید کے جمال پر نظر کرنا اور محققوں کے نزدیک فتح قریب دل کے دروازہ کا کھلنا ہے مقامات نفس کی ترقی کے سبب سے اور اس فتح کی غنیمتیں معارف یقینیہ ہوتے ہیں اور سب مومنوں کو اس مرتبہ میں شرکت ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مومنوں کو دنیا میں نصرت کی اور آخرت میں جنت کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو یہ خطاب یا اون انصار کی جماعت سے ہے جنہوں نے عقبۂ ثانیہ میں بیعت کی اور وہ بہتر آدمی تھے یا خطاب عام ہے یعنی سب مسلمانوں کو فرماتا ہے کہ كُوْنُوْا ہو جاؤ اَنْصَارَ اللّٰهِ نصرت کرنے والے خدا کے دین کے اور رسول کے اور تقدیر کلام یوں ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

خباثت سے اور اخلاق کی برائی سے وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہے اونکو قرآن وَالْحِكْمَةَ اور احکام شریعت
اور دین کے کام معقول و منقول وَاِنْ كَانُوْا اگرچہ تھے یہ لوگ جواب قرآن پڑھنے والے اور پاک ہین مِنْ قَبْلُ محمد صلی الله
علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین کہ شرک تھا اور دین جاہلیت کا
تتبع وَّاٰخَرِيْنَ اور مبعوث کیا دوسرون کے درمیان مِنْهُمْ مومنون سے کہ وہ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ نہین پہونچے
اون لوگون کو جو اونسے سابق تھے مگر لاحق ہونگے اسکے تابعین مراد ہین اور معالم مین ایک حدیث صحیح منقول علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے کہ
گروہ لوگ عجم ہین اور بہت صحیح قول یہ ہے کہ جو کوئی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام مین داخل ہوا اور ہوتا ہے وہ
ان آخرین مین داخل ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ خدا غالب ہے اور بتحقیق جس کسی کو چاہتا ہے رسول کر کے بھیجتا ہے الْحَكِيْمُ
حکمت والا ہے ہر پیغمبر کو ہر امت کے واسطے اختیار کرتا ہے ذٰلِكَ یہ نبوت یا بعثت فَضْلُ اللّٰهِ فضل ہے الله کا اور اپنا
مزید کرم يُؤْتِيْهِ دیتا ہے اوسے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور الله ہے فضل والا بڑا
اور اوسکے فضل کے سامنے دنیا اور آخرت کی سب نعمتین حقیر و ناچیز ہین مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ مثل اون
لوگون کی جو متحمل کیے گئے توریت کا یعنی جنکو حکم ہوا کہ احکام توریت کا بار تکلیف اوٹھائین ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا پھر نہ اوٹھایا
اونھون نے وہ بار اور فقط زبانی توریت پڑھنے پر قناعت کی جو احکام اوسمین تھے اوسپر عمل نہ کیا اونکی مثل كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
گدھے کی ایسی ہے کہ اوٹھاتا ہے اَسْفَارًا کتابین علم کی یعنی اونمین اوٹھانے مین رنج اوٹھاتا ہے اور اوس سے کچھ فائدہ نہین
پاتا یہی حال یہود کا ہے کہ توریت پڑھتے ہین اور اوس سے فائدہ نہین حاصل کرتے مثنوی گفت ایزد یحمل اسفاره بار باشد
علم کان نبود ز ہو ۔ علمہاے اہل دل حمال شان ۔ علمہاے اہل تن احمال شان ۔ علم چون بر دل زند یاری بود ۔ علم چون بر تن زند
بارے بود ۔ چون بدل خوانی ز حق گیری سبق ۔ چون بگل خوانی سیه سازی ورق ۔ بِئْسَ بری مثل ہے جو کہی گئی مَثَلُ
الْقَوْمِ مثل گروہ یہود کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ الله کی آیتون کی جو محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم
کی نبوت پر دلیل تھین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور الله فلاح اور چھٹکارے کی راہ نہین دکھاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کے
گروہ کو حق کے ساتھ عناد کرکے اونھون نے اپنی جانون پر ظلم کیا اور باوصف اسکے کہتے ہین نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور دعویٰ کرتے ہین
کہ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا قُلْ کہہ اے محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اے یہودیو اِنْ زَعَمْتُمْ
اگر گمان کرتے ہو اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ یہ کہ تم دوست ہو خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا لوگون کے عرب اور عجم مین سے
جو ایمان لائے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین
کہ تم ہی خدا کے دوست ہو تا کہ اون درجات اور کرامات کو پہونچو جو حق تعالیٰ نے اپنے دوستون کے واسطے مقرر کیے
ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا اور حال یہ ہے کہ یہود تمنا نہ کرینگے موت کی ہرگز کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
بسبب اسکے جو آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ یعنی اون کامون کے واسطے جو اونھون نے کیے جیسے احکام توریت کی تحریف

اور حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی نعت کو بدل دیا اور جانتے ہین کہ مرنے کے بعد اون کامون کے سبب سے عذاب مین
گرفتار ہونگے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ اور اللہ جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِیْنَ ○ ظالمون کو جنھون نے اپنے اوپر ظلم کیا قُلْ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ یقینی وہ موت کہ تم تَفِرُّوْنَ مِنْہُ بھاگتے ہو اوس سے اور اوسکی
تمنا نہین کرتے اور اوسکے وقوع سے کراہت رکھتے ہو فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ پس تحقیق کہ وہ پہونچنے والی ہی تمکو یعنی ضرور
تمکو آپہونچیگی اور یقینی تم اوسکا مزہ چکھوگے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ پھر پھیرے جاؤگے اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ظاہر اور پوشیدہ
جاننے والے کی طرف فَیُنَبِّئُکُمْ پھر آگاہ کریگا تمکو بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اور
اون کامون کے مناسب جزا پاؤگے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع پر اِذَا نُوْدِیَ
لِلصَّلٰوۃِ جب ندا کیے جاؤ نماز کے واسطے مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ جمعہ کے دن فَاسْعَوْا تو دوڑو اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ
اللہ کو یاد کرنے کی طرف کہ وہ نماز ہی اور خطبہ یعنی اوسکی طرف رغبت کرو اور اوسمین کوشش کرو وَذَرُوا الْبَیْعَ اور چھوڑ دو خرید
فروخت کو قول صحیح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر یہ ہی کہ نماز کی رغبت کرنا اور خرید فروخت ترک کردینا جمعہ کے دن پہلی اذان
واجب کردیتی ہی اگر اذان دینے والے متعدد ہون ذٰلِکُمْ وہ کوشش کرنا اور خرید فروخت ترک کردینا خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہی
تمہارے واسطے معاملہ کرنے سے اس واسطے کہ اوسمین آخرت کا نفع ہی جو باقی رہیگا اور وہ دنیا کے فائدے سے بہتر ہی کہ فنا ہونیوالا ہی
اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے نفع ضرر اور پہچانتے ہو خیر و شر فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ پھر جب ادا کیگئی
نماز جمعہ کی فَانْتَشِرُوْا تو پراگندہ ہو جاؤ فِی الْاَرْضِ زمین مین تجارت کے واسطے اور اپنی حاجت کی چیزون کے لیے
یہ امر اباحت ہی یعنی اگر تم چاہو تو نماز کے بعد اپنے کام مین مصروف ہو وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ اللہ کا
فضل یعنی اپنی روزی اس سے اسباب معاش مہیا کرنا مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منتشر ہونا بھی زمین مسجد مین ہی عالمون اور
واعظون کی مجلس مین جانے کو اور ایک قول کے موافق بیمارون کی عیادت اور جنازہ پر حاضر ہونا اور مومنون کی زیارت اور
علم طلب کرنا اور ایسی باتین مراد ہین اس واسطے کہ اللہ کا فضل ڈھونڈھنا انہی کامون سے ہوسکتا ہی وَاذْکُرُوا اللّٰہَ اور
یاد کرو اللہ کو کَثِیْرًا بہت یعنی اکثر اوقات اوسکے ذکر مین مشغول ہو فقط نماز ہی کے وقت نہین لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
شاید تم فلاح پاؤ اور دونون جہان کی خیر کو پہونچو کہ اوسکا ذکر جمعیت ظاہر و باطن کا سبب اور نجات دنیا و آخرت کا باعث ہی بیت
ز ذکر خدا مباش یکدم غافل ✽ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل ✽ ذکرست کہ اہل شوق را در ہمہ وقت ✽ آسایش جان باشد و
آرامش دل ✽ لکھا ہی کہ ایک دن رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا قافلہ ملک شام
کی طرف سے پہونچا بہت سا غلہ لیے ہوئے اور اوسوقت مدینہ منورہ مین تنگی تھی اور قافلہ صحیح سلامت آپہونچا تو خوشی کا
دہل بجاتے تھے طبل کی آواز حضار مجلس کے کان مین پہونچی غلہ مول لینے کے واسطے لوگ مسجد سے نکل آئے اور قافلہ کی طرف
چلے بارہ آدمیون کے سوا کوئی مسجد مین نہ رہا کہ اونمین چارون خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے پس حضرت

ع ۸

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب ایک کے پیچھے ایک چلے جاتے اور مسجد میں کوئی نہ رہتا تو اس میدان سے تمہاری طرف آگ روان ہوتی اور اسی حال کے ساتھ ہی اس آیت کا نزول اجلال ہوا کہ وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہیں تِجَارَةً سوداگری یعنی تجارت کا قافلہ اَوْ لَهْوًا یا سنتے ہیں طبل کی آواز جو قافلہ پہونچنے کی بابت سے بجاتے ہیں اِنْفَضُّوْٓا تو متفرق ہو جاتے ہیں مجلس سے اور چلے جاتے ہیں اِلَيْهَا اوس تجارت کی طرف تاکہ ایک دوسرے سے پہلے غلہ مول لینے کو پہنچ جاتے وَتَرَكُوْكَ اور چھوڑ دیتے ہیں تجھ کو قَآئِمًا کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ جو چیز خدا کے پاس ہے نماز پڑھنے خطبہ سننے مجلس نبوی میں حاضر رہنے کا ثواب وہ خَيْرٌ بہتر اور بہت فائدہ کی چیز ہے مِّنَ اللَّهْوِ کھیل یعنی طبل کی آواز سننے وَمِنَ التِّجَارَةِ اور تجارت کے نفع سے اسواسطے کہ ثواب کے کاموں کے فائدے یقینی ہیں اور معاملات کے فائدے وہمی وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ؏ اور اللہ بہتر روزی دینے والوں کا ہے یعنی اونسے بہتر روزی دینے والا ہے جو رزق کے وسائل ہیں اسواسطے کہ کسی وقت ہوتا ہے کہ وہ جلدی کرتے ہیں اور شاید کہ مصلحت وقت نہیں جانتے نقل ہے کہ ایک خلیفہ بغداد نے بہلول دانا سے یہ بات کہی کہ آؤ تمہاری ہر روز کی روزی میں مقرر کر دوں تاکہ تمہارا دل اوس سے متعلق نہ رہے بہلول نے جواب دیا کہ اگر تجھمیں چند عیب نہوتے تو میں ایسا کرتا ایک تو یہ نہیں جانتا کہ مجھے کیا دینا چاہیے دوسرے تو یہ نہیں جانتا کہ مجھے کب دینا چاہیے تیسرے تجھے یہ نہیں معلوم کہ مجھے کتنا دینا چاہیے اور حق تعالی رزق کا کفیل اور یہ سب باتیں جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ کی راہ سے مجھے روزی پہونچاتا ہے اور شاید تو مجھپر غصہ میں آئے اور وہ روزینہ موقوف کر دے اور حق تعالی گناہ کے سبب سے میری روزی بند نہیں کرتا نظم خدائے کہ اوساخت از نیست ہست ٭ بعصیان در رزق بر کس نہ بست ٭ از و خواہ روزی کہ بخشندہ است ٭ بر آرندہ کار ہر بندہ است ٭

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً
سورہ منافقون مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتیں ہیں

سن پانچ ہجری میں جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ مریسیع سے مراجعت فرمائی اور ایک کنوین کے قریب وتر تو سنان بن وبرجہنی جو ابن عمر بن عوف کے حلیف تھے خزرج میں سے آنکلے اور جہجاہ بن غفاری جو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اجیر تھے اونکے درمیان نزاع ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاجر اور انصار کے درمیان فتنہ اور فساد قائم ہو جائے ابن ابی منافق نے اوس محل پر ناشایستہ باتیں کہیں از انجملہ یہ کہ مہاجروں کو کچھ ندو کہ مدینہ سے چلے جائیں اور پراگندہ ہو جائیں دوسری بات یہ کہ جب ہم مدینہ میں پھر جائینگے تو جو بہت عزت دار ہے وہ اوسے نکال دیگا جو بہت ذلیل و خوار ہے حضرت زید بن ارقم نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مجلس میں حاضر ہو کر یہ خبر کردی حضرت نے سنا اور فتنہ و فساد فرو کرنے کو گرمی کی شدت میں دن کے وقت کوچ کا حکم دیا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا اور حال دریافت کر کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی خاطر عاطر کے واسطے بہت خوب گوشنشین کہیں اور ابن ابی کو یہ خبر پہونچی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ

خبر غلط ہونے پر قسم کھائی لوگون نے ملامت شروع کرکے حضرت زید بن ارقم کو جھوٹی خبر کہنے کی تہمت لگائی تو حق تعالی نے حضرت زید کی
بات سچ کرنے کو یہ سورت نازل کی کہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ جب آتے ہین تیرے پاس منافق یعنی ابن ابی اور اوسکے یار تو
قَالُوْا نَشْهَدُ کہتے ہین ہم لوگ گواہی دیتے ہین کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ بیشک آپ تو رسول ہین اللہ کے یعنی ہم منافق
نہین ہین اور دل سے آپکی رسالت کے معتقد ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ اور خدا جانتا ہے کہ تم اے محمد لَرَسُوْلُهٗ البتہ
رسول ہو اوسکے اسواسطے کہ اوسی نے تمکو رسول کیا ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور خدا گواہی دیتا ہے کہ بیشک
منافق لَكٰذِبُوْنَ ضرور جھوٹے ہین اپنی گواہی مین اس جہت سے کہ اونکا اعتقاد اونکی بات کے موافق نہین ہے تو اونکی یہ
گواہی کہ ہمارا دل آپکی رسالت کا معتقد ہے جھوٹی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ گواہی سے یہان قسم مراد ہے یعنی قسم کھا کر منافق کہتے ہین
کہ ہمارے دل مین آپکی رسالت کا اعتقاد ہے تو خدا جانتا ہے کہ اونھون نے یہ جھوٹی قسم کھائی اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ ٹھہرا لیا ہے
منافقون نے اپنی قسم کو جُنَّةً سپر یعنی بچاؤ کہ اوسکی بدولت قتل اور قید ہونے سے بچے رہتے ہین فَصَدُّوْا پھر باز
رکھتے ہین لوگون کو گواہی دیکر عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کے دین سے یا خود راہ خدا یعنی جہاد کرنے سے منہ پھیرتے ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ
سَآءَ برا کام ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ وہ کرتے ہین جھوٹی قسم اور حق سے منہ موڑنا ذٰلِكَ یہ حکم جو انکے کام پر ہے کہ
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے زبان سے ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے دل سے یا ظاہر مین مومن ہوئے اور اونھون نے
کہا کہ ہم تم سے ہین اور تنہائی مین اپنے رؤسا کے سامنے کفر کے کلمات بولے فَطُبِعَ پس مہر کردی گئی ہے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے
دلون پر فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ تو وہ نہین جانتے حقیقت ایمان کو کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہے نقل ہے
کہ ابن ابی مرد جسیم خوبصورت شیرین سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقون کی بھی صورت اوسکے قریب قریب تھی جب منافق
رسول مقبول کی مجلس مین گئے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوئے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
اور جب دیکھتے ہو تم اے ہمارے حبیب منافقون کو تُعْجِبُكَ تعجب مین لاتے ہین تمکو اَجْسَامُهُمْ اونکے جسم بڑائی اور
نازکی کی وجہ سے وَاِنْ يَّقُوْلُوْا اور اگر بات کرتے ہین تو تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ سنتے ہو تم اونکی بات اور اونکی قسم باور کر لیتے ہو
حال آنکہ بے عقلی اور کم فہمی کی وجہ سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ خُشُبٌ سوکھی ہوئی لکڑیاں ہین مُّسَنَّدَةٌ دیوار سے
لگا کر کھڑی کی ہوئی یعنی اجسام ہین علم اور نظر سے خالی يَحْسَبُوْنَ گمان کرتے ہین كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ہر آواز کو اپنے اوپر
یعنی مدینہ مین لوگ جو آواز نکالتے ہین اور شور فریاد کرتے ہین تو یہ منافق ایسے بددل اور ڈرپوک ہین کہ اوس آواز کو سنکر گمان کرتے ہین
کہ ہمارا نفاق پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہوگیا یہ اوسی کا شور و غل ہے اب ہم ذلیل اور رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن ہین
بڑے اے ہمارے حبیب اور سب مسلمانون کے فَاحْذَرْهُمْ پس حذر کر اونکے مکر و فریب سے اور اونسے بچو
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ہلاک کرے اللہ اونکو یا لعنت کرے اونپر اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ کیونکر پھرے جاتے ہین اور حق سے
معالم مین ہے کہ یہ آیتین نازل ہونے کے بعد ابن ابی کی قوم نے اوس سے کہا کہ یہ آیتین تیری شان مین نازل ہوئی ہین تو رسول

وقف لازم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا تاکہ تیرے واسطے مغفرت چاہیں تو وہ منافق گردن گھما کر بولا کہ تم لوگوں نے مجھسے کہا کہ ایمان لا مین
ایمان لایا زکوۃ مال سے دینے کی تکلیف دی مین نے زکوۃ بھی دی اب یہی باقی ہے کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا
قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اور جب کہتے ہیں منافقوں سے کہ آؤ عذر خواہی کو یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ تاکہ مغفرت طلب کریں تمہارے
واسطے رَسُوْلُ اللّٰہِ رسول خدا تو لَوَّوْا گھماتے ہیں رُءُوْسَھُمْ اپنے سر یعنی منہ پھیرتے ہیں اور گردن گھماتے ہیں جیسے
کوئی کسی امر وہ بات سے منہ پھیرتا ہے وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ اور تو دیکھتا ہے ہمارے پیغمبر اونکو کہ وہ انکار کرتے ہیں
تیری خدمت میں حاضر ہونے سے وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ۞ اور وہ تکبر کرنیوالے ہیں سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ برابر ہے اونپر
اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ مغفرت چاہے تو اونکے واسطے اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ یا مغفرت نہ چاہے تو اونکے لیے لَنْ
یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو نفاق میں اونکے پکے ہونیکی وجہ سے اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ لَا یَھْدِی
الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۞ فلاح اور نجات کی راہ نہیں دکھاتا اون لوگوں کو جو دائرہ اصلاح سے باہر ہیں اور اپنے کام نہیں بناتے
ھُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ وہ منافق وہی ہیں کہ کہتے ہیں انصار سے کہ تم لَا تُنْفِقُوْا خرچ کرو عَلٰی مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ اون لوگوں پر جو رسول اللہ کے پاس ہیں مہاجر فقیر حَتّٰی یَنْفَضُّوْا تاکہ متفرق ہو جائیں غلام اپنے آقاؤں
پاس چلے جائیں اور بیٹے اپنے باپوں سے جا ملیں منافق لوگ انصار کو منع کرتے ہیں کہ مہاجروں کو خرچ نہ دو وَلِلّٰہِ اور حال یہ ہے کہ
خدا کے واسطے ہے خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانے روزی کے آسمانوں و زمین میں اور اون خزانوں کی کنجیاں اوسی کے
دست قدرت میں ہیں جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ ۞ اور مگر منافق نہیں جانتے کہ رزاق مطلق
حق تعالی ہے آدمی نہیں ہیں

نظم خواجہ پندارد کہ روزی او دہد ٭ لا سبب برا ہیں آن ہست شد ٭ زان سببہا او بیکے
شد بسرا اگرہ ٭ گم شود ہستند اسباب گرچہ حکم روزی بہ سببہاے شد ٭ بے سببہا نیز روزی مے دہد ٭ یَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں منافق
اس سے ابن ابی مراد ہے کہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اگر پھر کر جاوینگے ہم اس سفر سے اِلَی الْمَدِیْنَۃِ مدینہ کی طرف تو لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
ضرور ضرور نکال دیگا بڑا عزت دار مِنْھَا الْاَذَلَّ مدینہ سے بہت ذلیل و خوار کو بڑے عزت دار سے اوسکی مراد اپنی ذات تھی
اور اوس دوسرے لفظ سے حضرت اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی ذات جامع الکمالات مقصود تھی
وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ اور اللہ کے واسطے ہے عزت اور قدرت اور ربوبیت وَلِرَسُوْلِہٖ اور اوسکے رسول کے واسطے نبوت
اور شفاعت کی عزت وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اور ایمان والوں کے واسطے ایمان اور طاعت کی عزت وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
اور مگر منافق حقیقت عزت کو لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ نہیں جانتے ہیں نقل ہے کہ جب لشکر ظفر پیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
وادی عقیق میں پہونچا تو ابن ابی کا بیٹا عبد اللہ نام کہ مومن مخلص تھا راستہ پر ٹھہر رہا یہانتک کہ اوسکا باپ بھی وہاں پہونچا
عبد اللہ نے اوسکے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھہ پر پانوں رکھکر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے میں نہ چھوڑونگا کہ
تو مدینہ میں جاوے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اذن نہ دینگے اور تو یہ بات خوب جان لے کہ بڑا ذلیل تو ہے اور بڑے

ع ۸

ہو گئے تو اوسوقت حضرت کی سواری وہان پہونچی تو آپ کو یہ حال معلوم ہوا آپ نے ابن ابی کو مدینۂ منورہ مین داخل ہونے کی اجازت دی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُلْہِکُمْ باز رکھین تمکو اَمْوَالُکُمْ تمہارے مال وَلَآ اَوْلَادُکُمْ اور نہ تمہارے فرزند عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اللہ کو یاد کرنے سے اسواسطے کہ ایمان کا مقتضا یہ ہے کہ خدا کی محبت سب چیزون کی محبت پر غالب ہو اگر دنیا کے تمام مال اور آخرت کی سب نعمتین اوسکے سامنے کرین تو نظر قبول سے کسی کو نہ دیکھے بلکہ مشغول از نعیم و عالم ہیچ مقصود ما ز دنیا و عقبیٰ توئی و بس وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ اور جو کوئی یہ کام کرے یعنی مال اور اولاد کے سبب حق تعالیٰ کی یاد سے باز رہے فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ نقصان پانے والے ہین کہ جو چیز حقیر اور فانی ہے اوسکے سبب باز رہتے ہین بڑی نعمت سے جو باقی رہیگی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو یعنی جو حق واجب ہین وہ نکالو مِنْ مَّا رَزَقْنٰکُمْ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو اور ذخیرۂ آخرت کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اسکے کہ آئے اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ ایک کو تم مین سے موت کے اسباب فَیَقُوْلَ پھر کہے وہ شخص رَبِّ اے میرے رب لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ کیون نہین پیچھے ڈالا تونے یعنی کیا ہوا اگر تاخیر دے موت مین اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نزدیک مدت تک فَاَصَّدَّقَ تاکہ تصدیق کرون اور زکوٰۃ ادا کرون مین وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اور ہو جاؤن مین نیک مردون مین وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ اور ہرگز نہین پیچھے ہٹاتا اللہ نَفْسًا کسی کو موت سے اِذَا جَآءَ جب آ پہونچی ہے اَجَلُہَا اوسکی اجل اور جانے کا وقت یعنی عمر تمام ہو جاتی ہے نہ اوسپر کچھ بڑھاتے ہین اور اوسمین سے کچھ گھٹاتے ہین وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ اور اللہ جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور ابوبکر نے یَعْمَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو کچھ خیر و شر آدمی کرتے ہین خدا کو اوسکی خبر ہے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ التغابن مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وہی ثمانی عشرۃ آیۃ
سورۂ تغابن مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ تعریف کرتی ہے اللہ کی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو چیز ہے آسمانون مین روحانیات وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو چیز ہے زمین مین جسمانیات لَہُ الْمُلْکُ اوسی کے واسطے ہے بادشاہی زمین آسمان کی اور جو کچھ زمین آسمان کے درمیان ہے وَلَہُ الْحَمْدُ اور اوسی کے لیے تعریف ہے پیدا کرنے کی نعمت پر وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اور وہ سب چیزون پر قادر ہے ہُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ اور وہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیو فَمِنْکُمْ پس تم مین بعض کَافِرٌ کافر ہین اوسکے خالق ہونے کا ایمان نہین رکھتے جیسے دہریے اور طبیعیے وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ اور تم مین سے بعضے ایمان رکھنے والے ہین اوسکے خالق ہونے کا جیسے اہل اسلام اور اہل ایمان وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اور بندون کے ساتھ معاملہ اونکے اعمال کے موافق کریگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یا اپنی حکمت بالغہ کے موافق یا کلمۂ کن سے یا حق بیان کرنے کو یعنی یہ مخلوق اوسکی وحدانیت کی دلیلین ہین اور

اونکے سبب سے ظاہر ہوتا ہی وَصَوَّرَكُمْ اور تمہاری صورت بنائی تمہاری فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر اچھی کین تمہاری صورتین قد کشیدہ اور خلقت اعتدال کے ساتھ کرکے امام قشیری نے یہ معنی کہے ہین کہ اوسنے تمہارا ظاہر آراستہ کردیا کمال قدرت کے ساتھ اور تمہارے باطن کو زینت دی جمال قربت سے اور محققون کے نزدیک حسن انسان یہ ہی کہ اوسکو اوصاف کائنات کی صورت آراستہ کردیا اور خصائص مبدعات کے خلاصے کے ساتھ شرف اختصاص بخشا تاکہ سب موجودات علوی اور سفلی ملکی اور ملکوتی کا نمونہ ہو تو حسن معنوی مراد ہی حسن صوری نہین قطعہ درون تست مصری کہ توئی شکرستانش ﴿ چہ غمست گر ز بیرون مدد شکر نداری ﴿ شدہ ام غلام صورت بمثال بت پرستان ﴿ تو چہ یوسفی ولیکن بسوی خود نظر نداری ﴿ بخدا جمال خود را چو در آئینہ ببینی ﴿ بت خویش ہم تو باشی بکسی گذر نداری ﴿ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○ اور اوسکی طرف ہی سب کی بازگشت يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ جانتا ہی علم کامل سے جو کچھ ہی آسمانون مین ظاہر اور پوشیدہ وَالْأَرْضِ اور جو کچھ ہی زمین مین عیان اور نہان وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تُسِرُّونَ جو کچھ تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُونَ ط اور وہ چیز جو تم ظاہر کرتے ہو وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ سینون مین ہی خطرے اور فکرین أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئی تمہارے پاس اے اہل مکہ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا خبرون لوگون کی جو کافر ہوئے مِنْ قَبْلُ ز تم سے پہلے جیسے اولاد قابیل اور عاد و ثمود و صحاب ایکہ وغیرہ فَذَاقُوا پس چکھا اونھون نے وَبَالَ أَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی کفر کا ضرر دنیا مین کہ غرق ہونا آندھی سخت آوا عذاب یوم الظلہ ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اور اونکے واسطے ہی آخرت مین عذاب دردناک کہ کبھی منقطع نہوگا ذَٰلِكَ یہ عذاب اونکے واسطے بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ تھے کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول بھیجے ہوے اونکی طرف بِالْبَيِّنَاتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہری معجزون کے ساتھ فَقَالُوا تو کہا اونھون نے کہ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا کیا آدمی مثل ہمارے ہمین ہدایت کرتے ہین اونھون نے یہ تعجب کیا کہ حق تعالی آدمی کی طرف وحی بھیجتا ہی فَكَفَرُوا پس کافر ہوگئے اور رسولون پر ایمان نہ لائے وَتَوَلَّوْا اور منہ پھیرا اونھون نے اون دلیلون اور معجزون مین غور و فکر کرنے سے جو اون رسولون کے ساتھ تھے پس خدا نے اونکو ہلاک کردیا وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ط اور بے نیاز اور مستغنی ہی اللہ خلق کے ایمان سے وَاللَّهُ غَنِيٌّ اور اللہ بے پروا ہی مخلوق کی عبادت سے حَمِيدٌ ○ تعریف کیا ہوا اپنے تعریف کرنے والون کی تعریف سے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا گمان کیا اون لوگون نے جو کافر ہوے أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ط یہ کہ نہ اوٹھائے جاوینگے قُلْ بَلَىٰ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہان اوٹھائے جاوگے وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ قسم ہے میرے رب کی کہ ضرور ضرور تم اوٹھائے جاوگے قیامت کے دن ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ پھر خبر دیے جاوگے بِمَا عَمِلْتُمْ ط اوس چیز کی جو تمنے کیا ہی دنیا مین اور خبر دینا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب ہوگا وَذَٰلِكَ اور یہ اوٹھانا اور خبر دینا عَلَى اللَّهِ خدا پر يَسِيرٌ ○ سہل اور آسان ہی فَآمِنُوا بِاللَّهِ پس ایمان لاؤ خدا پر وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ط اور اوس نور کا جو نازل کیا ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوس سے قرآن مراد ہی اور اوسے نور اسواسطے کہا کہ اعجاز مین اپنی ذات سے ظاہر ہی اور حلال حرام کے

ثلثة

احکام کی حقیقتین ظاہر کرنے والا ہو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اقرار اور انکار خَبِيْرٌ ۝ جانتا ہی
يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا تمکو اللہ لِيَوْمِ الْجَمْعِ اوس چیز کے واسطے جو جمع کرنے کا دن ہی حساب اور جزا
قیامت کو حق تعالی نے روز جمع اسواسطے فرمایا کہ اوس دن سب آدمی جمع ہونگے اولین اور آخرین یا سب انبیا اور سب امتین
جمع ہونگی یا ظالم اور مظلوم یا اہل ہدایت اور اہل ضلالت یا جنتی اور دوزخی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ فرشتے اور جن اور
آدمی سب جمع ہونگے ذٰلِكَ وہ دن يَوْمُ التَّغَابُنِ ط دن ہی نقصان ہونے کا یعنی جب مومن کو کافر کا مقام جنت میں
میراث ملیگا اور کافر دوزخ مین مومن کے مقام مین داخل ہونگے تو نقصان ظاہر ہوگا اور اوس دن کافر اپنے کو جانینگے کہ ہم
بڑے زیانکار ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کافر اپنا نقصان دیکھینگے ایمان ترک کرنے کے سبب سے اور مومن اپنا نقصان دیکھینگے نیکیان
کم کرنے کی وجہ سے یا نقصان ڈھونڈھنے کا دن ہی کہ ہر شخص اپنا فایدہ ڈھونڈھیگا اور دوسرے کا نقصان وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے يُّكَفِّرْ چھپا دیگا اللہ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
اوس سے اوسکی برائیان یعنی معاف کر دیگا وَيُدْخِلْهُ اور داخل کریگا اوسکو جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے محلون یا درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین
اَبَدًا ط ہمیشہ خلود کی تاکید ہی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یہ گناہ بخشے جانا اور بہشت مین داخل ہونا بڑی کامیابی اور رستگاری ہی
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے وحدانیت کا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی
کہ وہ قرآن ہی یا وہ معجزات جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہمنے ظاہر کیے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ لوگ
دوزخ والے ہین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط باقی رہنے والے اوسمین یعنی مرینگے نہین وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بری جگہ ہی پھرنے کی

ع ۱۰

دوزخ مَآ اَصَابَ نہین پہونچتی ہی کسی کو مِنْ مُّصِيْبَةٍ کوئی مصیبت بیماری کی شدت اور عیال و اطفال کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط مگر حکم الٰہی سے یعنی سب مصیبتون کو اوسکا علم گھیرے ہی اگر چاہتا ہی اوس سے سالم رکھتا ہی بندون کے حال کی
درستی کے لیے اور صبر کے ساتھ اونکے امتحان کرتا ہی اور ثواب کی زیادتی اور گناہون سے پاک کرنے کے واسطے بندون پر مصیبت ڈالتا ہی
وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ط اور جو کوئی تصدیق کرتا ہی خدا کی اور جانتا ہی کہ مصیبت اوسکے ارادہ اور مشیت سے ہی
تو راہ دکھاتا ہی اللہ اوسکے دل کو صبر اور ثبات کی یعنی جب جانتا ہی کہ وہ بلا اللہ کی مراد ہی یعنی ارادہ کی ہوئی ہی تو اوسے دل و جان سے قبول
کر لیتا ہی اور اوسکے واقع ہونے سے مضطرب نہین ہوتا بزرگون نے کہا ہی کہ بلا آئینہ جمال مولی ہی تو آئینہ کو اوسکے جمال کا نور دیکھنے کو دوست
رکھنا چاہیے نظم ہر چہ از دست تو آید خوش بود * گر ہمہ دریاے پر آتش بود * زخم کز دست تو می آید برون * گو بیا از سینہ من جوے
خون * وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور اللہ سب چیزین جانتا ہی صبر کرنے والے اور شکایت کرنے والے کو خوب جانتا ہی
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو اللہ کی ادائے فرض مین وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور اطاعت کرو رسول کی ادائے
سنت مین فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر تم منھ پھیر گئے پیغمبر کی اطاعت سے تو اوسکا کیا نقصان فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا

پس نہیں ہمارے رسول پر الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور ہمارے رسول نے تو کھلا تبلیغ احکام کر دی اَللّٰهُ اللہ مستحق عبادت ہی لَآ اِلٰهَ کوئی معبود مستحق عبادت نہیں اِلَّا هُوَ مگر وہ وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہیں فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے ایمان یہی چاہتا ہی کہ اپنے کام حق تعالی پر چھوڑ دیں اور کفایت مہمات اوسی پر مجبور سمجھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مسلمانوں نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا مگر اونکے زن و فرزند نالہ و زاری گریہ و بیقراری کرکے اونکو چھوڑنے نہ دیتے تھے اور وہ لوگ بھی اونپر کمال شفقت و مہربانی کی وجہ سے عاجز ہو کر رہ گئے تھے حق تعالی نے اونکے باب میں آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بیشک بعضی عورتیں تمہاری وَاَوْلَادِكُمْ اور اولاد تمہاری جو ہجرت سے مانع ہوئی ہی عَدُوًّا لَّكُمْ دشمن ہیں تمہاری فَاحْذَرُوْهُمْ پس اونسے تم حذر کرو اور اونکی گریہ و زاری پر فریفتہ ہو کر ہجرت نہ چھوڑو یہ آیت اون مسلمانوں کو پہونچی تو اونھوں نے ہجرت کی اور جب مہاجروں کو دیکھا کہ اونمیں سے ہر ایک احکام دین میں فقیہ کامل اور عالم فاضل ہو گیا ہی تو ان مسلمانوں نے اپنے زن و فرزند پر سختی کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم تمہارے ہی سبب علم سے بے بہرہ رہے ہیں اور اسی وجہ سے اونکو خرچ دینا اور کامہربانی کی رسمیں اونکے ساتھ چھوڑ دیں تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا اور اگر معاف کرو جو جرم اونھوں نے کیے ہیں وَتَصْفَحُوْا اور درگذر دو وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو اونکو اور اونکا عذر قبول کرو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ بخشنے والا مہربان ہی تمہارے ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ تمہارے مال وَاَوْلَادُكُمْ اور تمہاری اولاد فِتْنَةٌ آزمایش ہی تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ تم میں سے کون حق کو اونپر ایثار کرتا ہی اور کون دل مال اور اولاد سے لگا کر محبت آلہی سے کنارہ کرتا ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ اور اللہ اوسکے پاس ہی اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اجر بڑا اوسکے واسطے جسکے دل میں خدا اور رسول کی محبت غالب ہو مال اور اولاد کی محبت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب آلہی سے اور بچو اون چیزوں سے جو موجب عذاب ہیں مَا اسْتَطَعْتُمْ جسقدر بچ سکتے ہو یہ آیت اوس آیت کے حکم کی ناسخ ہی کہ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَاسْمَعُوْا اور سنو اللہ کی بات وَاَطِيْعُوْا اور حکم مانو اوسکا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو خَيْرًا بہتر یعنی جو بہتر ہو خدا کی راہ میں دو لِّاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتوں کے واسطے اسلیے کہ اوسکے فائدے تمہی کو پہونچتے ہیں وَمَنْ يُّوْقَ اور جو کوئی حفاظت کیا جاتا ہی شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے نفس اوسکا یعنی خدا کے واسطے بخل نہیں کرتا اور خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ خرچ کرنے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ فلاح پانے والے ہیں دنیا میں خوف کی چیزوں سے اور عقبی میں عذاب اور سختیوں سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دوگے اللہ کو یعنی جس چیز میں وہ حکم کرتا ہی اوسمیں اپنا مال خرچ کروگے اور صدقہ دوگے قَرْضًا حَسَنًا قرض بلا ہوا اخلاص کے ساتھ یا صدقہ دوگے خوشی خاطر سے يُّضٰعِفْهُ تو زیادہ کریگا اللہ اوسکو لَكُمْ تمہارے واسطے ایک کو دس یا سات سو تک یا ہزار یا جہانتک بے حساب وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمہارے گناہ جو اوس سے پہلے ہوئے ہوں بخل کرکے اور خرچ نہ کرکے وَاللّٰهُ

شَكُوْرٌ اور اللہ جزا دینے والا ہے شکر گزاروں کو تھوڑے سے صدقے کے عوض بہت کچھ عطیہ دیتا ہے حَلِيْمٌ بردبار ہے
بخیلوں اور ممسکوں پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا
جانتا ہے جو ظاہر میں بندے تصدیق کرتے ہیں اور جو دل میں رکھتے ہیں ریا اور اخلاص الْعَزِيْزُ غالب ہے بدلا دے سکتا ہے اوس کو
جسکا صدقہ خالص نہو الْحَكِيْمُ حکم کرنے والا ہے اونکی کرامت اور عزت کا جو صدق کی رو سے تصدق کرتے ہیں

ع ۸

آیاتہا ۱۲ — رکوعاتہا ۲

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ طلاق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بارہ آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ
رجوع کریں اور وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو اگر چاہیں طلاق دیں اور اس باب میں آیت آئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر
برگزیدہ کہہ اپنی امت سے کہ تم اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ جب چاہو کہ طلاق دو اپنی ان عورتوں کو جو تمہاری مدخولہ ہو چکی ہیں
کہ کمسن اور آئسہ اور حاملہ نہوں فَطَلِّقُوْهُنَّ پس طلاق دو لِعِدَّتِهِنَّ اونکی عدت یعنی طہر بے جماع میں کہ اوس سے عدت میں
شمار کر سکیں اور یہ طلاق موافق سنت ہے اسواسطے کہ عورت طلاق کے بعد عدت میں داخل ہوتی ہے اور طلاق بدعت یہ ہے کہ حالت
حیض میں یا اوس طہر میں جسمیں مجامعت کی ہو طلاق دے اسواسطے کہ وہ ایام عدت میں حساب نہیں ہو سکتے اور عورت اوس حمل کی
عدت والی ہوتی ہے نہ شوہر والی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک طلاق کے عدد کا کچھ اعتبار نہیں اور امام اعظم اور امام مالک
رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک معتبر ہے پس اگر طہر بے مباشرت میں طلاق دیں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں سنت ہے اور ان
دونوں اماموں کے نزدیک بدعت ہے اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو سب اماموں کے نزدیک سنت ہے وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اور
شمار کروائے مرد و عورتوں کی عدت کو کہ وہ اوسکے حساب اور یاد داشت سے عاجز اور غافل ہیں وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ سے
جو تمہارا رب ہے اور طلاق سنت کے موافق دو اور طلاق کے بعد لَا تُخْرِجُوْهُنَّ نہ نکالو طلاق دی ہوئی عورتوں کو مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ
اونکے گھروں سے جب تک عدت منقضی نہو جائے وَلَا يَخْرُجْنَ اور عورتوں کو بھی چاہیے کہ باہر نہ آئیں پس اونکو تم نہ نکالو اِلَّآ
اَنْ يَّاْتِيْنَ مگر یہ کہ آئیں وہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ برے کام کے ساتھ جو اون عورتوں کا حال بدکاری میں ظاہر کرنے والا
ہو اور بعضے مُبَيَّنَةٍ کی یے کو زبر پڑھا ہے یعنی کہ جب وہ عورتیں برا کام کریں ظاہر کیا ہوا اس سے وہ گناہ مراد ہے جسمیں حد مقرر ہوتی ہے
زنا چوری اسواسطے کہ حد جاری کرنے کے واسطے اون عورتوں کو گھر کے باہر لانا چاہیے یا یہ کہ فحش اور سفاہت کے سبب اون گھر والوں کو
ایذا دیں تو اوس حال میں اونکو گھر سے نکال دینا حلال ہے اسواسطے کہ یہ امر مخالفت کا حکم رکھتا ہے حق ساقط ہو جاتے ہیں وَتِلْكَ اور یہ حکم جو
مذکور ہوے حُدُوْدُ اللّٰهِ اندازے ہیں اللہ کے کہ اوسنے مقرر فرمائے جنسے بندے باہر نہیں ہو سکتے وَمَنْ يَّتَعَدَّ اور جو
شخص گذر جائے حُدُوْدَ اللّٰهِ خدا کی حدوں سے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ تو بیشک اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنے کو عذاب کا

مستحق کر دیا لَا تَدْرِیْ نہیں جانتا ہے تو اے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا ہے کوئی کہ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ شاید اللہ پیدا
کرے بَعْدَ ذٰلِکَ بعد اس طلاق کے اَمْرًا ۝ کوئی کام یعنی شاید مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی محبت اوسکے دل میں آئے اور وہ
رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ پھر جب پہونچ جاویں عورتیں اَجَلَهُنَّ اپنی مدت کو یعنی عدت کا زمانہ آخر ہو جائے فَاَمْسِکُوْهُنَّ
تو نگاہ رکھو اونکو یعنی اونکی طرف رجوع کرو اور اونکو روک رکھو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ کہ وہ اچھی طرح نباہ کرنا ہے اور دوبارہ طلاق نہ
اونہیں ضرر پہونچانے کو اَوْ فَارِقُوْهُنَّ یا جدا ہو جاؤ اور چھوڑ دو اونکو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ یعنی کچھ طلاق کا حق ہے مہر وغیرہ
وہ ادا کرو وَّاَشْهِدُوْا اور گواہ کرو ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو عدل والے تم مسلمانوں میں سے جو فاسق نہوں کہ وہ رجوع
کرنے پر گواہ ہوں اور یہ امر مستحب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ اور گواہی قائم کرو اے
گواہو حاجت کے وقت لِلّٰهِ واسطے رضاء الٰہی اور طلب ثواب کے واسطے ذٰلِکُمْ یہ گواہ کرنا اور گواہی دینا یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے
اوسکے ساتھ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ جو کوئی ہے ایمان لاتا بِاللّٰهِ خدا پر اور اوس چیز پر جو اوسنے حکم فرمایا ہے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۵ اور روز آخرت پر
اور جو کچھ اوس روز سے متعلق ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور منہیات کا مرتکب نہو خدا سے ڈر کر تو يَجْعَلْ
کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے لَّهٗ مَخْرَجًا اوسکے لئے نکلنا یعنی وہ نجات پاتا ہے دنیا اور آخرت کے غم سے یا جو کوئی حرام سے پرہیز کرتا ہے خدا اوسکو وجہ
حلال سے پہونچاتا ہے وَّيَرْزُقْهُ اور روزی دیتا ہے اوسکو مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جہاں سے گمان نہ کرے اور شمار میں
نہ لائے یعنی اوسکے دل میں نہ گذرے نظم از سببہا بگذر و تقوی طلب تا خدا روزی رساند بے سبب حق زجائے بخشدت رزق حلال
کہ نباشد در گمان و در خیال شان نزول آیت نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ مشرکوں نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا اوسکا باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا کافروں کی قید میں گرفتار ہو گیا اور اوسکی ماں بہت بیقراری اور بے صبری
کرتی ہے اور اسکے ساتھ فقر و فاقہ کی بھی نہایت پہونچ گئی جو چیز سد رمق ہو سکے اوسکی بھی قدرت نہیں حضرت نے فرمایا کہ تو تقوی
اختیار کر اور صابر رہ تو اور اوسکی ماں اکثر کہا کرے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عوف نے اپنی عورت سمیت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے قول پر عمل کیا تھوڑی مدت میں عوف کا بیٹا مشرکوں کی قید سے چھوٹا اور اونکی چار ہزار بکریاں ہنکائے ہوے
صحیح سلامت مدینہ منورہ میں آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کرتا ہے وہ حلال روزی پاتا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ اور جو
کوئی توکل کرتا ہے عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اپنے کام اوسی پر چھوڑتا ہے فَهُوَ حَسْبُهٗ تو اللہ بس ہے اوسے کفایت مہم میں اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ بَالِغُ اَمْرِهٖ پہونچانے والا ہے اپنے کام کو جس جگہ چاہے یعنی جو کچھ اللہ جل شانہ کی مراد ہوتی ہے وہ اوس سے فوت نہیں ہوتی
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تحقیق کر دیا ہے اللہ نے اور پیدا کیا ہے لِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کے واسطے فقیری ہو یا تونگری قَدْرًا اندازہ کہ اوس سے
وہ چیز بڑھتی نہیں یا وقت کی مقدار مقرر کر دی ہے کہ آگے پیچھے نہیں پڑتا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اوسے مضبوط پکڑیں یعنی اوسپر کاربند ہوں تو اون سب کو کافی ہو
پھر آیت وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ پڑھی اور چند بار اسکا اعادہ فرمایا اس آیت کی بنیاد تقوی اور توکل ہے پہ تقوی بوستان

قرب کی خوشبو ہی اور رتبۂ معیت سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل گلزار کفایت کی خوشبو ہی اور اوس سے ریحان محبت کی
خوشبو مہکتی ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بیان ان دو صفتون کے طریق تحقیق مین قدم نہین رکھ سکتے بیت سالک را معنی را
توکل باید و تقوی را توکل مرکب را دست و تقوی توشۂ پیر و جب طلاق دی ہوئی عورتون کی عدت کا حکم نازل ہوا اکثر لکھتے ہین
بالتفسیرین ثابتہ قبر قرطبی سہا پر رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ جن عورتون کو حیض نہین ہوتا اونکی کیا عدت ہی تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَالّٰٓـئِیْ یَئِسْنَ اور وہ عورتین جو ناامید ہو گئی ہون مِنَ الْمَحِیْضِ حیض سے بوڑھاپے کے سبب مِنْ نِّسَآئِکُمْ
تمھاری عورتون مین سے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک مین پڑے ہو اونکے حکم مین یعنی نہین جانتے ہو فَعِدَّتُهُنَّ تو اونکی عدت کا
زمانہ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ تین مہینے ہین وَّالّٰٓـئِیْ لَمْ یَحِضْنَ اور اونکی عدت جو حائض نہین ہوئین کم سنی کی وجہ سے اونکی عدت
بھی یہی تین مہینے مقرر ہین وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اور حمل والیان اَجَلُهُنَّ اونکی عدت کی مدتین اَنْ یَّضَعْنَ
یہ ہین کہ رکھین حَمْلَهُنَّ اپنا حمل یعنی اونکے لڑکا پیدا ہو خواہ وہ طلاق دی ہوئی ہون یا بیوہ ہو گئی ہون وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ
اور جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے اور اوسکے احکام کی رعایت کرتا ہی یَجْعَلْ لَّهٗ ظاہر کرتا ہی خدا اوس متقی کے واسطے مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا
اوسکے کام سے آسانی یعنی اوسکا کام اوسپر سہل کر دیتا ہی ذٰلِكَ یہ جو کہا گیا اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗ حکم خدا کا ہی کہ نازل کیا ہی اوس
لوح محفوظ سے اِلَیْکُمْ تمھاری طرف وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرتا ہی عذاب الٰہی سے اور اوسکے حکم مانتا ہی یُکَفِّرْ
چھپاتا ہی اللّٰهُ عَنْهُ اوس سے سَیِّاٰتِهٖ اوسکی برائیان یعنی عفو کرتا ہی وَیُعْظِمْ اور بڑا کرتا ہی لَهٗ اوسکے واسطے اَجْرًا
اجر یعنی اوسکو اجر زیادہ دیتا ہی اَسْکِنُوْهُنَّ ساکن کرو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ جہان رہا
ہو مِّنْ وُّجْدِکُمْ اپنی وسعت اور طاقت سے یعنی اپنی طاقت اور سکت کے موافق اونکے رہنے کی جگہ مقرر کر دو وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
اور رنج نہ دو طلاق دی ہوئی عورتون کو خرچ اور گھر کی طرف لِتُضَیِّقُوْا اسواسطے کہ تنگ کرو عَلَیْهِنَّ اونپر اونکے رہنے کی جگہ اور
اونکو نکلجانا ضرور پڑے وَاِنْ کُنَّ اور اگر ہون طلاق دی ہوئی عورتین اُولَاتِ حَمْلٍ حمل والیان فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ
تو خرچ دو اونکو حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اوس وقت تک کہ اپنا وضع حمل کرین فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ پھر اگر وہ
پلائین یہ عورتین علاقہ نکاح منقطع ہوجانے کے بعد تمھارے لڑکون کو فَاٰتُوْهُنَّ تو دو اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکی اجرتین دودھ
پلانے پر وَاْتَمِرُوْا اور مشورہ کرو بَیْنَکُمْ آپ دوسرے کے درمیان فرزند کے باب مین بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ دودھ
پلانے اور اوسکی اجرت کے باب مین وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر دشواری اور تنگی کرو گے ماں باپ دودھ پلانے اور اوسکی
اجرت مین یعنی شوہر اجرت دینے سے انکار کرے یا عورت دودھ نہ پلائے فَسَتُرْضِعُ تو دودھ دینے کو چاہیے کہ لَهٗ اوس بچے کے
واسطے اُخْرٰی دوسری عورت کو یعنی اپنے لڑکے کے واسطے انّا رکھو اور ماں پر جبر اور زبردستی نہ کرو لِیُنْفِقْ
چاہیے کہ خرچ دے ذُوْ سَعَةٍ وسعت اور مقدرت والا مِّنْ سَعَتِهٖ اپنی وسعت سے یعنی اپنی طاقت کے
موافق طلاق دی ہوئی عورت کو خرچ دے وَمَنْ قُدِرَ اور وہ شخص کہ تنگ کی گئی ہی عَلَیْهِ رِزْقُهٗ اوسپر اوسکی

روزی یعنی جو شخص فقیر اور تنگدست ہو فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اوس چیز میں سے جو خدا نے
اوسکو دی ہو لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ تکلیف نہیں دیتا اللہ نَفْسًا کسی کو اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا مگر اوس چیز کی جو اوسے عطا کی ہو یعنی
سے یعنی اللہ اوس چیز کی تکلیف بندوں کو نہیں دیتا جسکی طاقت اونکو نہو سَيَجْعَلُ اللّٰهُ قریب ہے کہ ظاہر کرے اللہ بَعْدَ
عُسْرٍ سختی اور تنگدستی کے بعد يُّسْرًا ○ آسانی اور فراخ دستی وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت دیہاتی ہیں گاؤں والے اور
شہروں کی رو سے عَتَتْ انکار کیا اونھوں نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا حکم سے اپنے رب کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبروں کی بات سے
فَحَاسَبْنٰهَا پھر حساب کرینگے ہم اونسے قیامت میں حِسَابًا شَدِيْدًا حساب سخت کہ اوسمیں مناقشہ ہوگا وَّ
عَذَّبْنٰهَا اور عذاب کیا ہمنے اونپر دنیا میں عَذَابًا نُّكْرًا ○ عذاب بڑا ہولناک جیسے قوم لوط پر یا قیامت کے دن حساب کے بعد ہم
اونپر عذاب کرینگے فَذَاقَتْ پھر چکھا اون گاؤں والوں نے وَبَالَ اَمْرِهَا وبال اپنے کام کا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا
اور تھا انجام اونکے کام کا خُسْرًا ○ نقصان اوٹھانا اور اس سے بڑا اور بڑھکر کونسا نقصان ہے کہ جنت اور دیدار الٰہی سے محروم
ہونگے اور قیدخانہ دوزخ اور عذاب دردناک میں مبتلا ہونگے اَعَدَّ اللّٰهُ تیار کیا ہے اللہ نے لَهُمْ مشرکوں کے واسطے عَذَابًا
شَدِيْدًا عذاب سخت دونوں جہان میں فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛ اے عقل والو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ وہ جو ایمان لائے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تحقیق کہ بھیجی ہے اللہ نے اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ○ تمہاری طرف نصیحت
یا شرف کہ قرآن شریف ہے اور بھیجا تمہارے پاس رَّسُوْلًا رسول کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یا قرآن کو حق تعالیٰ نے شرف فرمایا
اسواسطے کہ دنیا میں شرف اور عقبیٰ میں بزرگی قرآن پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے کے ساتھ منتہی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذکر
قرآن ہے اور رسول یعنی بھیجے ہوئے خدا کے جبرئیل امین ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسولا بدل ہے ذکرا سے اور ذکر وہی رسول ہے یعنی ذاکر
نصیحت کرنے والا اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہے کہ ذکرا پر کلام تمام ہوا اور رسول منصوب ہے محذوف کے سبب سے تقدیر یہ کلام یہ ہے
کہ متابعت کرو رسول کی جو ہمیشہ يَّتْلُوْا پڑھتا ہے عَلَيْكُمْ تمپر اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتیں قرآن کی کہ خدا کا کلام ہے مُبَيِّنٰتٍ
ظاہر کرنے والا اور بعضے مُبَيَّنٰتٍ کی یکو زبر سے پڑھتا ہے یعنی ظاہر کی گئیں اور حق تعالیٰ نے ذکر اور رسول کو بھیجا لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا تا کہ نکالے خدا یا قرآن یا رسول اون لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اونھوں نے کام اچھے
مِنَ الظُّلُمٰتِ گمراہی کی تاریکی سے اِلَى النُّوْرِ ہدایت کی روشنی کی طرف یا باطل سے نکالے حق کی طرف یا جہل سے علم کی
جانب وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا اور تصدیق کرے اوسکے رسول کی وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے
کام اچھے اور پاک یعنی ریا اور بناوٹ اور غرض سے خالص يُّدْخِلْهُ داخل کریگا اوسکو اللہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتوں میں
کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے والے ہیں فِيْهَآ
جنت میں اَبَدًا ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ تحقیق کہ خوب تیار کیا ہے اللہ نے بہشت میں
لَهٗ اون مومنوں کے واسطے جو نیک کام کرتے ہیں رِزْقًا ○ روزی اور کیا خوب روزی اَللّٰهُ خدا سے جس نے الَّذِيْ

خلق وہ وہی ہے جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان ایک پر ایک وَّ مِنَ الْاَرْضِ اور پیدا کی زمین مِثْلَهُنَّ مانند آسمانوں کے ایک کے نیچے ایک اور بعضوں نے مثلہن کو عدد پر حمل کیا ہے یعنی زمینیں بھی سات پیدا کی ہیں یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ اوترتا ہے حکم الٰہی اور اوسکی قضا و قدر بَیْنَهُنَّ آسمانوں اور زمینوں میں یعنی اوسکا حکم آسمان اور زمین میں سب جگہ جاری ہے اور ہر طبقہ زمین و آسمان میں اوسکا امر اور اوسکی خلق ہے اور سب کو پیدا کیا لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ تا کہ جان لو کہ خدا عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزوں پیدا کرنے پر قَدِیْرٌ ﳔ قادر ہے وَّ اَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ نے اپنا حکم سب پر جاری کیا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ تعالی نے قَدْ اَحَاطَ یقینی گھیر لیا ہے بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۠ سب چیز کو علم کی رو سے یعنی اوسکا علم اور اوسکی قدرت سب چیزوں کو گھیرے ہے موجودات علمی اور موجودات عینی میں سے کوئی چیز اوسکے علم اور قدرت سے خارج نہیں ہے رباعی ہر ہست ز سر قدرتش کن فیکون ؎ با دانش او یکیست بیرون و درون ؎ در غیب و شہادت ذرہ نتوان یافت ؎ از دائرہ قدرت و علمش بیرون

وَهِیَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰیَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّةٌ
اور وہ بارہ ۱۲ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ تحریم مدینہ منورہ میں نازل ہوئی

ع ۵

نقل ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے ایک وقت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس کسیقدر شہد تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے گھر میں رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت بناتیں اور حضرت کو اسکے پینے کے سبب اونکے گھر میں زیادہ توقف ہوتا یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گران گذری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرا لیا کہ جب حضرت وہاں سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائیں تو ہم میں ہر ایک کہے کہ آپکے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغفور ایک درخت کا گوند ہے کہ اوسے عرفط کہتے ہیں اوسمیں بُری بو ہوتی ہے اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بُری بو سے متنفر رہتے تھے پس حضرت ایکدن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میں سے مغفور کی بو آتی ہے آپنے جواب میں فرمایا کہ میں نے مغفور تو نہیں کھایا مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہے بیبیاں بولیں کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کی مکھی چوسی ہوگی امام زاہد نے لکھا ہے کہ جب صورت مکرر واقع ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ حَرَّمْتُ الْعَسَلَ عَلٰی نَفْسِیْ فَوَاللّٰهِ لَا اَکْلُهٗ اَبَدًا یعنی میں نے حرام کر لیا شہد اپنی ذات پر پس قسم اللہ کی نہ کھاؤنگا میں اوسے کبھی اور یہ قسم آپنے اسواسطے کھائی کہ دوبارہ کوئی آپ کو شہد نہ کھلائے پلائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے برگزیدہ پیغمبر لِمَ تُحَرِّمُ کیوں حرام کرتا ہے تو مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ وہ چیز جو حلال کر دی ہے خدا نے لَكَ تیرے واسطے یعنی شہد اور سب سے مشہور یہ روایت ہے کہ حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن آپ اونکے گھر تشریف لیگئے وہ آپکی اجازت سے اپنے والد ماجد کو دیکھنے گئی تھیں آپ نے حضرت ماریہ قبطیہ کو طلب فرما کر اپنی خدمت سے سرفراز کیا حضرت حفصہ اس بات سے مطلع ہوئیں اور رنج ظاہر کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی نہیں ہے کہ میں اوسے اپنا اوپر حرام کر لوں حضرت حفصہ نے عرض کی کہ ہاں راضی ہوں آپ نے فرمایا

آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے پاس امانت ہے تمہیں چاہیے کہ کسی سے نہ کہنا اونھون نے قبول کیا جیسے ہی حضرت اونکے گھر سے باہر آئے فوراً حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات کہدی اور بشارت دیدی کہ ماریہ قبطیہ سے ہمنے نجات پائی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ کے گھر تشریف لیگئے تو اونھون نے رمز و کنایہ میں یہ حکایت کہی اور یہ سورت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ تم اپنے اوپر اوسے کیون حرام کرتے ہو جسے خدا نے تمپر حلال کردیا یعنی ماریہ قبطیہ کو اور تم قسم کہاتے ہو تبتغی ڈھونڈھتے ہو اس حرام کرلینے سے مرضات ازواجک خوشنودی اپنی بیبیون کی واللہ غفور اور اللہ بخشنے والا ہے تمہارے قسم کہانے کو رحیم ۞ مہربان ہے کہ اوسنے قسم کا کفارہ مقرر کردیا ہے قد فرض اللہ بیشک مقرر کیا ہے خدا نے اور بیان کردیا ہے لکم تمہارے واسطے تحلۃ ایمانکم کھولنا اور توڑنا تمہاری قسمون کا کفارہ کے ساتھ یعنی جو کچھ قسم کے سبب سے باندھتے ہو اوسے کفارہ سے کھول سکتے ہو اور قسم کے کفارہ کا بیان سورہ مائدہ میں ہے واللہ مولکم اور اللہ تمہارا دوست ہے اور تمہارے کامون کا متولی وہی کرتا ہے جسمین تمہارے کام کی درستی ہے وھو العلیم اور وہ جاننا ہے بندون کی مصلحتین الحکیم ۞ پکا کام کرنے والا ہے جو چیزین کہ بندون کی نسبت کہتا ہے یا کرتا ہے واذ اسر النبی اور یاد کرو اے مومنو جب راز کہا پیغمبر نے اور پوشیدہ کیا الی بعض ازواجہ اپنی بعضی بیبیون یعنی حضرت حفصہ کی طرف حدیثا بات کو کہ بی بی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلینا ہے یا شہد کو یا حضرت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کی خلافت کا ذکر حضرت حفصہ سے آپ نے پوشیدہ کیا تہا اور اونھون نے حضرت بی بی عائشہ سے ظاہر کردیا فلما نبات بہ پھر جب آگاہ کردیا حضرت بی بی حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہ اوس بات سے واظھرہ اللہ اور ظاہر کردیا اللہ نے اپنے رسول کو اور آگاہ کردیا علیہ اوس بات کو حضرت حفصہ کے ظاہر کردینے پر تو عرف بعضہ جتوادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی حفصہ کو اور جتادی بعضہ بعضی وہ بات یعنی میں نے وہ جو تمسے فلان فلان بات کہی تھی اور تمنے اونمین سے اسقدر بات ظاہر کردی یعنی بی بی ماریہ قبطیہ کو حرام کرلینا واعرض اور منھ پھیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عن بعض بعض دوسری سے یعنی خلافت شیخین مراد ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم کی راہ سے سب باتین نہین جتائین حالانکہ حضرت بی بی حفصہ نے رسول مقبول کی سب پوشیدہ باتین کہدی تہین تو آپ وہ سب باتین حضرت حفصہ کے سامنے منھ پر نہین لائے فلما نباھا بہ پھر جب آگاہ کیا حضرت نے بی بی حفصہ کو بہ اوس بات سے جسکی اطلاع خدا نے آپکو دی تھی قالت تو کہا بی بی حفصہ نے کہ من انباک ھذا کسنے خبر دی آپکو کہ مین نے آشکار از فاش کردیا قال فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نبانی العلیم خبر دی مجکو خدا نے جو جاننے والا ہے دل کی چھپی باتین الخبیر ۞ خبر رکھنے والا پوشیدہ بھیدون کی ان تتوبا اگر توبہ کرو تم دو لوگ حفصہ اور عائشہ اور پھرو الی اللہ خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے مین باہم پشت پناہ نہو تو تمہارے واسطے بہتر ہوگا فقد صغت قلوبکما پس تحقیق کہ پھر گئے ہین دل تمہارے جو اسے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیدی کی حفاظت نہین کرتین وان تظھرا اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو علیہ رسول کا دل ستانے مین فان اللہ تو یقینی اللہ ھو

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وہ تو یار اور مددگار ہے اپنے پیغمبر کا اُنکو نصرت دیگا وَجِبْرِیْلُ اور جبرئیل اونکے رفیق ہیں مددگاری کرینگے وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ اور مومن صالح اونکے تابع اور معین ہیں ان مومنوں سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں اور ایک قول کے موافق
حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہ حضرت بی بی عایشہ اور حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہم کے والد ہیں اور آپ کے معاون ہیں کہ آپکی
خوشی اپنی اولاد کی خوشی پر اختیار کرینگے اور مجاہد نے کہا ہی کہ صالح المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں وَالْمَلٰٓئِکَۃُ اور سب
فرشتے آسمان اور زمین کے بَعْدَ ذٰلِکَ باوجود اس بات کے خدا اور جبرئیل اور صحابہ آپکے یار ہیں ظَھِیْرٌ ۝ یار و مددگار اور معاون
اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہیں آپکی یاری اور مددگاری میں عَسٰی رَبُّہٗٓ شاید پروردگار اوسکا اِنْ طَلَّقَکُنَّ
اگر وہ طلاق دے تمکو یہ آپکی بیبیوں کو خوف دلانا ہی یعنی بالفرض اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو طلاق دیں تو اونکا رب شاید
اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ یہ کہ بدل دے اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ بیبیاں بہتر تمسے یہ قدرت سے خبر دینا ہی اس امر کے واقع ہونے سے
خبر دینا نہیں ہے اسواسطے کہ خدا جانتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق نہ دینگے پھر اون بیبیوں کی تعریف فرماتا ہے جو اوسکی
قدرت میں اپنے رسول کے واسطے بدل دینا نہیں کہ مُسْلِمٰتٍ اقرار کرنیوالیاں وحدانیت کی یا حکم الٰہی ماننیوالیاں مُّؤْمِنٰتٍ
تصدیق کرنیوالیاں یا باور رکھنیوالیاں یا اخلاص لانیوالیاں قٰنِتٰتٍ نمازی یا فرمانبردار تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنیوالیاں گناہ سے
یا درگاہ خدا کی طرف رجوع لانیوالیاں عٰبِدٰتٍ بندگی بجالانیوالیاں یا زاری کرنیوالیاں سٰٓئِحٰتٍ ہجرت کرنیوالیاں
یا روزہ رکھنیوالیاں ثَیِّبٰتٍ شوہر کو دیکھے ہوئیں وَّاَبْکَارًا ۝ اور کنواریاں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ شوہر دیکھی
ہوئی تو آسیہ فرعون کی جورو ہی اور کنواری حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی ماں کہ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ قیامت کے
دن ان دونوں بیبیوں کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بنائیگا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایماندارو قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ
نگاہ رکھو اپنی جانوں کو گناہ ترک کرکے وَاَھْلِیْکُمْ اور اپنے لوگوں اور اولاد کو نصیحت کرکے نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ
آگ سے جسکا ایندھن لوگ ہونگے یعنی کافر جن اور انسان وَالْحِجَارَۃُ اور پتھر گندھک کہ اوسکی گرمی تیز کریگا یا پتھر کے بت جنہیں کافر
پوجتے ہیں یا احبار اور راہبوں کے خزانے سونے چاندی کے کہ اصل اور منشا اونکا پتھر ہی قطعہ زر و سیم اگر سنگ نبود زرد و سفید اندرین
سنگہا مبند امید دل از سنگ سخت تر باید کہ ز سنگ آیش راحت افزاید دل ازین سنگ اگر تو بر گیری ہمہ مر سبب لیست ناگ
نبی ہ عَلَیْھَا اوس آگ پر مَلٰٓئِکَۃٌ فرشتے ہیں یعنی متعین اور موکل ہیں دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام کرنیوالے شِدَادٌ
سخت کام کرنیوالے قوی کہ دوزخیوں کو نہ اونسے لڑنے کی قوت نہ اونکے قبضہ سے بھاگ جانے کی مجال اور طاقت ہوگی لَّا یَعْصُوْنَ
اللّٰہَ نافرمانی نہ کرینگے خدا کی مَآ اَمَرَھُمْ اوس چیز میں جو کہ حکم کریگا وہ اونکو یعنی رشوت سے فریب میں نہ آئینگے کہ خدا کے حکم کی مخالفت
کریں وَیَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہیں مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے جاتے ہیں تبیان میں لکھا ہی کہ دوزخ کے فرشتوں کو کافروں کے
عذاب کے سبب سے اوتنی لذت حاصل ہوگی جتنی لذت جنتیوں کو جنت کی نعمتوں سے حاصل ہوگی جسوقت فرشتے کافروں کو دوزخ کے کنارے
لائینگے تو کافر عذر کرنا شروع کرینگے اور اخلاص کا دعویٰ کرینگے تو حق تعالیٰ فرمائیگا یا فرشتے کہینگے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ

كَفَرُوا اے کافرو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ عذر نہ کرو آج کہ اب عذر قبول نہیں ہے اور عذر سے کچھ فائدہ نہوگا اِنَّمَا
تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہیں کہ جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کی جو دنیا مین تھے تم کرتے يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ توبہ کرو اللہ کی طرف تَوْبَةً نَّصُوْحًا توبہ خالص یعنی توبہ کرو اور پھر
گناہ کے پاس نجاؤ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ توبہ کرکے گناہ کی طرف نہ پھرے جیسے دودھ چھاتی کی طرف
نہیں پھرتا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہین ایک تو ندامت گذرے ہوئے گناہ پر دوسرے عزیمت
آیندہ گناہ نہ کرنے پر نظم توبہ چون باشد پشیمان آمدن * بر در حق نو مسلمان آمدن * خدمتے از سر گرفتن با نیاز * با حقیقت رو
کردن از مجاز * عَسٰى رَبُّكُمْ جب تم توبہ کرو تو شاید تمہارا رب اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ یہ کہ مٹا دے تم سے سَيِّاٰتِكُمْ
تمہارے گناہ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ اور داخل کرے تمکو جنتون مین کہ ہمیشہ بہتی جاری ہین تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اوسکے درختون اور محلون کے نیچے سے نہرین اور جنتون مین داخل کرنا کب ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ اوس دن جب
خجل نہ کریگا اللہ پیغمبر علیہ السلام کو یعنی نہ اونکی ذات پر عذاب کریگا اور نہ گنہگارون کے باب مین اونکی شفاعت رد فرمائیگا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور رسوا نہ کریگا ان لوگون کو بھی جو رسول کے ساتھ ایمان لائے ہین یعنی اونکی شفاعت بھی اونکے دوستون کے
باب مین قبول فرمائیگا نُوْرُهُمْ نور اونکا یعنی وہ نور جو خدا نے مومنون کو عطا کیا ہے يَسْعٰى دوڑتا اور چلتا ہوگا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے آگے وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنے پر اوسوقت جب صراط پر گذرینگے اور اوسوقت منافقون کا نور بجھ جائیگا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
کہینگے مومن کہ اے میرے رب اَتْمِمْ لَنَا پورا کر واسطے ہمارے نُوْرَنَا نور ہمارا یعنی ہمارا نور باقی رکھ تاکہ صراط پر سے صحیح سلامت ہم
گذر جائین وَاغْفِرْ لَنَا اور بخشدے ہمکو یعنی گناہ کی تاریکی سے پاک کردے اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک تو سب چیزون
نور پورے کرنے پر بھی اور گناہ بخشدینے پر بھی قَدِيْرٌ قادر ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے بلند قدر جَاهِدِ
الْكُفَّارَ جہاد کر کافرون پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقون پر وعید سنا کر وَاغْلُظْ اور سختی کر عَلَيْهِمْ اونپر یعنی دونون
گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ اور ٹھکانا کافرون اور منافقون کا اگر وہ ایمان نہ لائین اور مخلص نہو جائین جَهَنَّمُ دوزخ ہے وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ اور بری جگہ پھرنے کی دوزخ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا اون لوگون کے
واسطے جو نہ ایمان لائے امْرَاَتَ نُوْحٍ اور وہ مثل حضرت نوح کی عورت کی ہے کہ واعلہ اوسکا نام تھا وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ اور لوط
علیہ السلام کی عورت کی کہ اوسے واہلہ کہتے تھے كَانَتَا تھین وے دونون عورتین تَحْتَ عَبْدَيْنِ زیر حکم دو بندون کے مِنْ
عِبَادِنَا ہمارے بندون مین سے صَالِحَيْنِ دونون نیک او شایستہ فَخَانَتٰهُمَا پس خیانت کی اون دونون عورتون نے
اون دونون نیک بندون کی نفاق اور دین مین مخالفت کرکے نوح علیہ السلام کی عورت تو قوم کے لوگون سے کہتی تھی کہ وہ دیوانہ
ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت قوم کو حضرت لوط کے مہمانون کی خبر کرتی کہ قوم کے لوگ اون مہمانون کی آرزو اور خواہش بدفعلی
واسطے کرتے جیسا کہ اونکے قصے مین گذرا فَلَمْ يُغْنِيَا پھر دفع نہ کی ان دونون پیغمبرون نے عَنْهُمَا اون دونون

ع

عورتون سے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز نوح علیہ السلام کی عورت تو غرق ہوگئی طوفان مین اور لوط علیہ السلام
کی عورت پر پتھر برسا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ اور کہا جائیگا قیامت کے دن واہلہ اور واعلہ سے کہ داخل ہو دوزخ مین مَعَ
الدّٰخِلِينَ ۝ داخل ہونے والے کافرون کے ساتھ اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ کافرون پر عذاب ہوتا ہے اور اونمین اور
پیغمبرین مین جو نسبت ہو اونکے کفر کے موجود ہوتے ہوے وہ نسبت کچھ فائدہ نہین دیتی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور
بیان کی خدا نے مثل لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ اور وہ مثل
فرعون کی بی بی کی ہے یعنی آسیہ بنت مزاحم کی إِذْ قَالَتْ جب کہا اوسنے کہ رَبِّ ابْنِ لِي اے میرے رب بنا میرے واسطے
عِنْدَكَ اپنے پاس بَيْتًا گھر فِي الْجَنَّةِ بہشت مین یعنی مقام قرب مین مجھے جگہ دے لکہا ہے کہ جب آسیہ ایمان لائین
تو فرعون کے حکم سے لوگون نے اوسے چومیخا کرکے دھوپ مین ڈالدیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا کہ اوسکے گرد اگرد اپنے پرون
او سپر سایہ کرلیا اور فرعون کے حکم سے ایک بڑا پتھر لا کر اوسکے سینہ پر رکھدیا تو آسیہ نے دعا کی کہ یا الٰہ مجھے جنت مین گھر دے وَنَجِّنِي
اور نجات دے مجھکو مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون کے نفس خبیث سے وَعَمَلِهِ اور اوسکے کام سے یعنی اوس سختی اور
عذاب سے جو وہ مجھپر کرتا ہے میری توحید پر ایمان لانے کے سبب سے وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝ اور
نجات دے مجھکو ظالمون کی قوم سے کہ قبطی ہین اور فرعون کے تابع حق تعالی نے اوس بی بی کی دعا قبول فرمائی اور پردہ
اوسکے سامنے سے اوٹھادیا اور جنت مین اوسکا گھر اوسے دکھا کر اوسکی روح قبض کی جب اونکی چھاتی پہ پتھر رکھا تو
اوسکی روح نکل چکی تھی اکثر تفسیرون مین ہے کہ اوس بی بی کو حق تعالی نے اوسکے جسم سمیت آسمان پر اوٹھالیا اور وہ جنت مین ہے
اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ ایمان ہونے کی بدولت کافرون سے ملے ہونے نے اوسکو کچھ ضرر نہین کیا جسطرح حضرت نوح
اور لوط علیہما السلام کی عورتون کو کفر کے سبب سے انبیا سے ملے ہونے نے کچھ نفع نہین دیا اور یہ مثل حق تعالی نے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون اور سب ایمان والیون کے واسطے بیان فرمائی وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ
اور مریم عمران کی بیٹی کو الَّتِي أَحْصَنَتْ ایسی وہ کہ نگاہ رکھا اوسنے فَرْجَهَا اپنا دامن حرام اور برے کام سے
فَنَفَخْنَا پھر پھونکا ہمنے فِيهِ اوسکے گریبان مین مِنْ رُّوحِنَا اپنی روح مین سے جو ہمنے پیدا کی تھی وَصَدَّقَتْ
اور تصدیق کی مریم نے بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا اپنے رب کے کلمات کی یعنی اون صحیفون کی جو انجیل کے قبل
نازل ہوے تھے یا اون وعدون کو جو جبریل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے اوسے کہے کہ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا
وَكُتُبِهِ اور تصدیق کی مریم نے خدا کی کتابون کی یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی سب کتابون کی اور بکسرے کتابہ پڑھا ہے یعنی انجیل کی یا اوسکی
جو خدا نے لوح محفوظ مین اونکی اور اونکے بیٹے عیسی علیہما السلام کی حکایت لکھی تھی وَكَانَتْ اور تھین مریم مِنَ الْقٰنِتِينَ ۝
فرمانبردارون مین سے یا ہمیشہ عبادت کرنے والی قانتین مذکر کا صیغہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت مریم کی عبادت مردان کامل کی عبادت
کی تھی حدیث مین ہے کہ مردون مین سے تو بہت کمال کو پہونچے ہین لیکن عورتون مین کامل نہین ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی

سورۃ الملک مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلثون اٰیۃ
سورہ ملک مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتین ہین

تبٰرک بزرگ اور بہتر ہے اور ہمیشہ کو ثابت الذی بیدہ الملک وہ جسکے دست قدرت مین بادشاہی ہے
اور اسوہ ملک مین تصرف کرتا یعنی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے وھو علی کل شیء اور وہ سب چیزون پر جو کچھ چاہے قدیر ۝ قادر ہے
الذی خلق الموت وہ خدا جسنے پیدا کی موت والحیٰوۃ اور زندگی اسسے دنیا مین آدمیون کی موت اور آخرت
اونکی زندگی مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حق تعالی نے موت کو ایک کبری بھیڑ کی صورت پر پیدا کیا ہے جسپر اوسکا گذر ہوتا ہے یا جسے اوسکی
بو پہونچتی ہے وہ مرجاتا ہے اور زندگی کو ایک ابلق گھوڑی کی شکل پر پیدا کیا ہے وہ جسپر گذرتی ہے یا جسکو اوسکی بو پہونچتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے
اور ایک قول کے موافق موت اور زندگی سے دنیا اور آخرت مراد ہے یعنی دنیا اور آخرت کو پیدا کیا لیبلوکم تاکہ آزمائے تمکو یعنی
تمھارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرے تاکہ معلوم ہو جائے کہ تکلیف کا گھر جو دنیا ہے اسمین ایکم کون تم مین سے
احسن عملا بہت نیک ہے عمل کی جہت سے یعنی کسکا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہے وھو العزیز اور خدا غالب ہے اپنی بادشاہی
مین ڈرنے والون کو شرمندہ نہین کرتا الغفور ۝ بخشنے والا ہے اونکی خطائین الذی خلق وہ خدا جسنے پیدا کیے سبع
سمٰوٰت سات آسمان طباقا طبقہ طبقہ ایک ایک عالم مین ہے کہ آسمان دنیا ایک موج مضبوط ہو گئی ہے دوسرا آسمان مرمر
ہے تیسرا لوہا چوتھا سیسا اور بعض نے کہا ہے کہ تانبا پانچوان چاندی چھٹا سونا ساتوان یاقوت سرخ ما تریٰ نہین دیکھتا ہے اے
دیکھنے والے فی خلق الرحمٰن خدا کے پیدا کرنے مین آسمان کو من تفٰوت کچھ خلل اور اختلاف اور تناقض اور عیب
اور کجی فارجع البصر پس پھیر آنکھ کو آسمان کی طرف تاکہ اوسمین تو غور اور فکر کرے ھل تریٰ کیا دیکھتا ہے تو کچھ من فطور ۝
کوئی دراڑ یا نقصان ثم ارجع البصر پھر دوبارہ پھیر آنکھ کو کرتین بار بار دیکھ تو کوئی بھی عیب تو پاتا ہے یعنی اگر ایک بار
دیکھنے سے معلوم نہو تو بار بار دیکھ ینقلب پھریگی الیک البصر تیری طرف تیری آنکھ خاسئا دور عیب دیکھنے سے
وھو حسیر ۝ اور وہ تھک جائیگا آسمان کی طرف دیکھنے سے پشیمان ہو نگاہ پھیرنے سے کہ ہر چند دیکھتا ہے اوسمین کوئی
عیب نہین پاتا ولقد زینا اور تحقیق کہ زینت دی ہمنے السماء الدنیا آسمان دنیا کو یعنی اوس آسمان کو جو زمین سے بہت
نزدیک ہے اور آرائش دی ہمنے بمصابیح چراغون سے یعنی ستارون سے کہ راتون کو چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وجعلنٰھا
اور کردیا ہمنے ستارون کو رجوما للشیٰطین ہنکانے والا شیطانون کو جب چوری کر باتین سننے کو آسمان کا قصد کرتے ہین
واعتدنا اور تیار کیا ہمنے لھم شیطانون کے لیے دنیا مین آگ کے تیرون سے جلنے کے بعد عذاب السعیر ۝
عذاب جلتی ہوئی آگ کا عقبیٰ مین وللذین کفروا اور اونکے واسطے جو کافر ہوے شیطان وغیرہ بربھم اپنے رب کے
ساتھ عذاب جھنم عذاب دوزخ کا ہے وبئس المصیر ۝ اور بُری جگہ پھرنے کی ہے دوزخ اذا القوا جب

ڈالے جائینگے کافر فِيهَا دوزخ مین تو سَمِعُوا لَهَا سنینگے دوزخ سے شَهِيقًا آواز گدہے کی ایسی جو بہت بری اور مکروہ آواز ہو
یعنی جب کافرون کو دوزخ مین لائینگے تو دوزخ شور و فریاد کریگی وَهِيَ تَفُورُ اور وہ جوش ماریگی اور اونکو اپنے اندر پیچائیگی
جیسے گوشت جوش کہاتی ہوئی دیگ مین تَكَادُ تَمَيَّزُ قریب ہوگا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے دوزخ مِنَ الْغَيْظِ غصے کے مارے
کافرون پر كُلَّمَا أُلْقِيَ جب ڈالا جائیگا فِيهَا دوزخ مین فَوْجٌ گروہ مشرکون یا فاسقون یا ظالمون کا تو جو گناہ اونکے دوزخ مین
داخل ہونیکا سبب ہوگا اوسے سَأَلَهُمْ پوچھینگے اونسے خَزَنَتُهَا دوزخ کے خازن فرشتے ملامت کی رو سے کیا مشرکو
انکو کہینگے أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آیا تمہارے پاس نَذِيرٌ ڈرانیوالا یعنی کوئی پیغمبر کیا تمہاری طرف مبعوث نہین
ہوا جو تمکو خدا کی طرف بلاتا اور اسکے عذاب سے ڈراتا اور اسکی نصیحت سے سمجھاتا قَالُوا بَلَى تو کہینگے کہ ہان قَدْ جَاءَنَا البتہ آیا
ہمارے پاس نَذِيرٌ ڈرانیوالا فَكَذَّبْنَا تو جھٹلائی ہمنے اوسکی بات یعنی پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین ہمنے زیادتی کی یہانتک
کہ رسول کرنے اور رسول ہونیکی ہمنے تکذیب کی وَقُلْنَا اور کہا ہمنے رسولون کو کہ کسی طرح مَا نَزَّلَ اللَّهُ نہین اوتاری ہے
اللہ نے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو تم کہتے ہو وعدہ وعید امر و نہی اور ہمنے کہا کہ إِنْ أَنْتُمْ نہین ہو تم اے رسولو إِلَّا فِي ضَلَالٍ
كَبِيرٍ مگر بڑی غلطی مین کہ باوجود آدمی ہونیکے نبوت کا دعوی کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتون کا ہے
کافرون سے یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے جواب مین کہینگے کہ تم نہ تھے مگر بڑی گمراہی مین یا نہین ہو تم اب مگر بڑے عذاب مین وَقَالُوا
اور کہینگے کافر کہ دنیا مین لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتے پیغمبرون کی بات اور اونسے بحث کرتے اور مطلبون اور مقصدون کی
تفتیش نہ کرتے اسواسطے کہ اونکے معجزات سے اونکے سچے ہونیکی علامتین اونکے احوال سے ظاہر تھین أَوْ نَعْقِلُ یا سمجھتے اونکے
کلام کے معنی اور فکر کرتے اونکی حکمت کے نورون مین اسواسطے کہ اونکے اقوال اور افعال ہم معاینہ کرتے تھے تو مَا كُنَّا نہ ہوتے ہم
آج فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ دوزخ کے لوگون مین فَاعْتَرَفُوا اسپر اقرار کرینگے بِذَنْبِهِمْ اپنے گناہ کا اور اوس وقت
اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا فَسُحْقًا پس دوری ہو جیو میری رحمت سے لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ دوزخ کے رہنے والون کو إِنَّ
الَّذِينَ يَخْشَوْنَ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خوف
آثار خلق سے چھپاتے ہین اور تنہائیون مین نالہ و فریاد کرتے ہین روتے ہین عین المعانی مین ہے کہ غیب سے دل مراد ہے کہ خلق سے پوشیدہ ہے
اور خدا پر ظاہر ہے یعنی دل مین ڈرتے رہتے ہین لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہے گناہون کی وَأَجْرٌ كَبِيرٌ اور
اجر بڑا کہ بہشت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سختیون اور مکروہات سے بیخوف ہونا یعنی ڈرنے والون کو اوس چیز سے امان کی
خوشخبری ہے جس سے ڈرتے ہین نظم لا تخافوا فرمودہ ترسندہ است ٭ ہر کہ می ترسد مبارک بندہ است ٭ خوف و خشیہ خاص
دانایان بود ٭ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ٭ لکھا ہے کہ کفار قریش شہوات عیش مین مسرور اور مغرور ہوکر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے باب مین بے ادبانہ باتین کہتے تھے اور چونکہ قرآن اوترنے کے ذریعے سے کبھی قرینہ اونکی باتون کا بہ
کھل گیا تو باہم اونھون نے یہ تدبیر کی اور یہ رائے قرار دی کہ آپس مین محمد کی باتین آہستہ آہستہ کیا کرین تاکہ اونکا خدا

نہ سنے اور اونکو آگاہ نہ کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَسِرُّوْا اور چھپاؤ تم قَوْلَكُمْ اپنی بات پیغمبر کے باب میں اَوِ اجْهَرُوْا
بِهٖ یا ظاہر کرو اوسے یعنی دونوں باتیں اوسکے نزدیک یکسان ہین اِنَّهٗ بیشک خدا ہے برحق عَلِيْمٌ جانتا ہے بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ۝ وہ چیز جو سینوں میں ہے قبل اسکے کہ زبان پر آئے تو جو دل کی چھپی باتوں سے واقف ہے اوسپر کچھ پوشیدہ نہوگا وہ
دل کی بات زور سے کہیں خواہ آہستہ اَلَا يَعْلَمُ کیا نہیں جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے مَنْ خَلَقَ وہ جسنے پیدا کیے دل
وَهُوَ اللَّطِيْفُ اور وہ جانتا ہے چیزوں کے باطن اور اونکی حقیقتیں الْخَبِيْرُ۝ ع آگاہ ہے موجودات کے ظاہر اور دقائق سے
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ وہی خدا جسنے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو ذَلُوْلًا نرم تاکہ اوسپر تمکو سیر کرنا
اور چلنا آسان ہو فَامْشُوْا پس چلو فِيْ مَنَاكِبِهَا زمین کے اطراف و جوانب میں وَكُلُوْا اور کھاؤ مِنْ رِّزْقِهٖ
روزی حلال خدا کی دی ہوئی جو اوسنے تمہارے واسطے مقرر اور مقدر کردی ہے وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۝ اور اوسکی طرف ہے
بازگشت تمھاری تو اوسکی شکرگزاری کرو ءَاَمِنْتُمْ کیا بیخوف ہوگئے تم اے کافرو مَّنْ فِي السَّمَآءِ اوس سے جو آسمان پر ہے تمھارے
زعم میں یعنی حق تعالیٰ سے یا مقرب فرشتے سے جو عذاب پر مقرر ہے کہ وہ جبریل علیہ السلام ہیں خلاصہ کلام یہ کہ تم بیخوف ہوگئے ہو
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ اس بات سے کہ حق تعالیٰ یا جبرئیل اوسکے حکم سے دھنسا دین تمکو زمین میں فَاِذَا هِيَ پھر اوسوقت
زمین تمھارے دھنسنے کے بعد تَمُوْرُ۝ پھرے اور اضطراب کرتی ہوئی تمکو بہت نیچے ڈالدے اَمْ اَمِنْتُمْ کیا تم نڈر ہوگئے
مَّنْ فِي السَّمَآءِ اوس سے کہ آسمان میں ہے اوسکا عرش یعنی حق تعالیٰ یا اوسکا مقام آسمان میں ہے تمھارے زعم کے موافق یا مقرب
فرشتہ حضرت جبریل جو آسمان پر ہیں اونسے تم نڈر ہوگئے اَنْ يُّرْسِلَ یہ کہ بھیجے عَلَيْكُمْ تمپر حَاصِبًا سنگریزے جیسے
قوم لوط پر پتھر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ پھر جلدی ہی جانوگے تم عذاب دیکھکر كَيْفَ نَذِيْرِ۝ کیسا تھا میرا ڈرانا اور اوس
تمھارے جاننے سے کچھ فائدہ نہوگا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اپنے رسولوں کی اونھوں نے جو تھے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اس زمانے کے کافروں سے یعنی اگلی امتوں کے تکذیب کرنے والے اور اپنی تکذیب کی شامت سے ہلاک ہوئے
فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسی تھی اونپر نَكِيْرِ۝ میری سختی یا میرا انکار یا میرا عذاب نازل کرنا اَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہیں جانتے
اور نہیں دیکھتے اِلَى الطَّيْرِ چڑیوں کی طرف فَوْقَهُمْ اپنے سروں پر ہوا میں صٰٓفّٰتٍ صف کھینچے اور قطار باندھے
اپنے پر کھولے ہوئے وَّيَقْبِضْنَ اور سمیٹ لیتی ہیں بازو پھیلانے کے بعد مَا يُمْسِكُهُنَّ نہیں نگاہ رکھتا اونکو ہوا میں
خلاف طبع بازو پھیلانے اور سمیٹنے کے وقت اِلَّا الرَّحْمٰنُ مگر خدا بڑے رحم والا کہ اوسنے ہر ایک قسم کی چڑیا کو ایک خاص شکل صورت
ہیئت طبیعت دی ہے اور اونکے اوڑنے کے اسباب ہوا میں مہیا کیے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بیشک خدا سب چیزیں بَصِيْرٌ۝
دیکھتا ہے اَمَّنْ آیا کون ہے جو کہہ سکے کہ هٰذَا الَّذِيْ یہ وہ ہے جو حمایت کی رو سے هُوَ جُنْدٌ وہ مددگار ہے اور لشکر لَّكُمْ
تمھارے واسطے يَنْصُرُكُمْ مدد دیتا ہے مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اوسکے عذاب اور غضب سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ
نہیں ہیں کافر اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ۝ مگر فریب میں شیطان کے کہ وہ کہتا ہے کہ تمپر عذاب نہ نازل ہوگا اَمَّنْ هٰذَا جب

ع ۱۴

الَّذِیْ آیا وہ کون ہے جو اشارہ کرسکے اوسکی طرف کہ یہ وہ ہے جو محض عنایت سے یَرْزُقُكُمْ روزی دیتا ہے تمکو اِنْ اَمْسَكَ
اگر روکے اللہ رِزْقَهٗ اپنی روزی تمسے پھر روک کے یا وہ اسباب باطل اور نابود کرکے جو رزق حاصل ہونے کے وسیلے
اور واسطے ہیں یعنی اگر خدا تمسے رزق روکے تو وہ کون ہے جو تمکو روزی دے سکے اور کافر جانتے ہیں کہ خالق اور رازق وہی ہے اور انکا
کفر نادانی کے سبب سے نہیں بَلْ لَّجُّوْا بلکہ اڑے اور رہے ہیں فِیْ عُتُوٍّ لڑائی اور تکبر میں حق کے ساتھ وَّنُفُوْرٍ ۝ اور
بھاگنے میں حق سے اور راستی سے نفرت کرتے ہیں اَفَمَنْ یَّمْشِیْ کیا جو کوئی چلتا ہے مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ سر جھکا
اپنے منہ پر یعنی سر جھکائے چلتا ہے آگے پیچھے داہنے بائیں نہیں دیکھتا اَهْدٰٓى بہت راہ پائے ہوئے ہے اَمَّنْ یَّمْشِیْ
یا وہ جو چلتا ہے سَوِیًّا سیدھا کھڑا اور سب طرف دیکھتا ہے اور وہ چلتا ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ سیدھی راہ پر
جو مقصد اور منزل مقصود کو پہونچا دینے والی ہے یہ مثل گمراہ کافر کے واسطے ہے جو گمراہی کے جنگل میں حیران اور سرگردان جاتا ہے اور مومن
پایا ہوا راہ حق پر بصیرت کی روشنی سے چلتا ہے رباعی فرق ست میان آنکہ از روی یقین ٭ با دیدہ بینا رود و آنکہ رود بین ٭ با آنکہ
دو چشم بستہ و دست کسی ٭ ہر گوشہ میرود بظن و تخمین ٭ قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں سے کہ وہ خدا کہ جسکی
طرف میں تمکو بلاتا ہوں وہی ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَكُمْ پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور دی تمکو شنوائی
سماعت تاکہ حق باتیں سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھیں تاکہ قدرت کی دلیلیں دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دل تاکہ کلمات الٰہی کے
مضمون اور مصنوعات بادشاہی کی باریکیوں میں فکر اور غور کرو اور تم بہت دیکھتے سنتے ہو مگر قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ان نعمتوں کا قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ کہ خدا وہ خدا ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اوسنے تمکو پراگندہ کیا فِی
الْاَرْضِ زمین میں یعنی ہر ایک کو ایک منزل اور مکان اور راہ اور کام دیا تاکہ تم عبادت کرو اور فرمانبرداری کرتے رہو وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے تاکہ اپنے کاموں اور اپنی باتوں کی جزا پاؤ وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اونکے یاروں سے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہ وعدہ حشر کا اور جزا پانے کا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
اگر ہو تم سچے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب میں کہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوا اسکے نہیں کہ قیامت کا علم یعنی
اوسکے آنے کا وقت جاننا عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہے اوسکے سوا اور کوئی اوسکی اطلاع نہیں رکھتا وَاِنَّمَآ اَنَا اور سوا اسکے نہیں
ہوں میں مگر نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ ڈرانے والا ظاہر یعنی قیامت آنے سے میں تمکو ڈراتا ہوں مگر اوسکے آنے کا وقت میں نہیں
جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جب دیکھینگے وعدہ کی ہوئی کو کہ وہ قیامت ہے زُلْفَةً اپنے نزدیک تو سِیْٓـَٔتْ برے ہوجائینگے اور بگڑ جاوینگے
وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا منہ اونکے جو کافر ہوئے یعنی غم اور رنج کا اثر اونکے چہروں میں ظاہر ہوگا وَقِیْلَ اور کہا جائیگا یعنی دوزخ کے
فرشتے اونسے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ یہ وہ ہے کہ تم جسکے سبب سے تَدَّعُوْنَ ۝ اوسکی تمنا کرتے تھے اور اوسکی
طلب میں جلدی کرتے تھے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کافر ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی تمنا اور آپکے
صحابہ کے ہلاک ہونے کی آرزو رکھتے تھے حق تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَیْتُمْ کہہ بتاؤ تمکو کہ اِنْ

أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ اگر ہلاک کرے خدا مجکو وَمَن مَّعِيَ اور وہ جو میرے ساتھ ہین مومن أَوْ رَحِمَنَا یا بخشے ہمکو اور ہماری اجل مین
تاخیر کرے فَمَن تو کون ہے وہ جو يُجِيرُ الْكَافِرِينَ پناہ دے کافرون کو مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ عذاب دردناک سے یعنی ہماری
موت سے تمکو کچھ فائدہ نہین یا وہ ہماری زندگی تمپر سے عذاب دفع کریگی مراد یہ ہے کہ ایمان اور توحید کے سوا عذاب الٰہی سے تمکو کوئی نجات
دینے والا نہین تو اورون کی موت کے انتظار مین رہنا کیا فائدہ دیگا قُلْ کہا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسپر ایمان لانا نجات کا سبب ہے
هُوَ الرَّحْمَٰنُ وہ ہی خدا بڑا رحم کرنے والا آمَنَّا بِهِ ایمان لائے ہم ہین اوسکا وَعَلَيْهِ اور اوسپر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا
توکل کیا ہے ہمنے اور اپنا کام اوسپر ہمنے چھوڑا ہے فَسَتَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم یعنی عذاب دیکھکر تم معلوم کر لوگے کہ حقیقت مین
مَنْ هُوَ کون ہے ہم یا تم فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ أَرَأَيْتُمْ کہ بتاؤ مجکو کہ إِنْ أَصْبَحَ
اگر ہو جاوے مَاؤُكُمْ تمہارا پانی یعنی چاہ زمزم کا پانی یا بیمون حضرمی کے کنوے کا پانی غَوْرًا زمین کے اندر گیا ہوا اسطرح
کہ ڈول رسی اوس تک نہ پہونچے فَمَن تو کون ہے وہ جو يَأْتِيكُم بِمَاءٍ لائے تمہارے واسطے پانی مَّعِينٍ ۝ جاری یا ظاہر
ایسا کہ سب دیکھین بعض صحابہ کا قول ہے کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اللہ ربنا ورب العالمین تفسیر زاہدی مین مذکور ہے کہ ایک زندیق نے
سنا کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا کہ فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ تو اوس ملعون زندیق نے جواب دیا کہ بالمعول والمعین یعنی بیلچہ اور مددگار کے
سبب سے پانی کو پھر نکال لینگے اوسی رات کو اندھا ہو گیا اور ہاتف نے آواز دی کہ تیری آنکھ کے چشمہ کا پانی غائب ہو گیا ہے کہ بیلچہ اور مددگار
پھیر لائیں مثنوی معنوی مین ہے مثنوی فلسفی منطقی مستہان ۔ میگذشت از سوئے مکتب آن زمان ۔ چونکہ بشنید آیت آن ناپسند
گفت آریم آب را ما بر بلند ۔ با بزخم بیل و تیزی تبر ۔ آب را آریم از پستی زبر ۔ شب بخفت و دید او یک شیر مرد ۔ زد طپانچہ ہر دو چشمش
کور کرد ۔ گفت زین دو چشمہ چشم اے شقی ۔ با تبر نورے بر آر از صادقی ۔ روز برجست و دو چشمش کور دید ۔ نور فائض ز دو چشمش ناپدید

سورۂ ن مکیۃ وهي و فی بعض المصاحف سورۃ ن والقلم ۱۲	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	اثنتا وخمسون آیة
سورۂ ن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	باون ۵۲ آیتین ہین

ن حروف مقطعہ قانون حساب سے عددون پہ دلالت کرتے ہین اور بعضون کے قول کے موافق یہ ہے کہ اس امت کے ملک اور بادشاہی کی
نہایت اوس سے جان سکتے ہین مگر ایک کی فہم اوسے نہین پہونچ سکتی اور پہونچنے والون مین سے بعض کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور اوپر مشتبہ ہو گیا
جیسا کہ سورۂ آل عمران مین ذکر ہوا اور بعض علما اوسے اسماء الٰہی کے حروف اول جانتے ہین جیسا کہ حروف نون مین کہا ہے کہ اسم
نور اور ناصر کا اول ہے اور معالم مین کہا ہے کہ اسم رحمن کا آخر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سورت کا نام ہے یا لوح نور ہے یا بہشت مین ایک
نہر کا نام ہے یا مومنون کے واسطے نصرت الٰہی کی قسم ہے اور روایت صحیح اور مشہور یہ بات ہے کہ نون مچھلی کا نام ہے اور اوس سے مچھلی کی
جنس مراد ہے یا وہ مچھلی مراد ہے جسکی پشت پر زمین ہے اور اوسے لیوثا کہتے ہین یا بہموت اور وسیط مین اپنی اسناد صحیح کے ساتھ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ پہلی

خدا نے پیدا کی وہ قلم تھا پھر نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور قلم نے اوس دوات سے لکھا جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا اس تقدیر پر حق تعالیٰ نے
قسم کھائی دوات کی وَالْقَلَمِ اور قسم قلم اعلیٰ کی کہ نور سے ہے اور اوسکا طول مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ قلم
مراد ہے جس سے کتابت کرتے ہیں اور دین و دنیا کے مصالح میں اوسکے فائدے بہت ہیں وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ اور اوسکی قسم
کھاتا ہے جو کچھ ملائکہ حفظہ لکھتے ہیں احکام وحی یا جو کچھ اونکو حکم ہوتا ہے تبیان میں ابن عباس سے نقل ہے کہ نون من ہے اور قلم زبان اور
ما یسطرون وہ ہے جو کچھ حفظہ بندے پر لکھتے ہیں حق تعالیٰ نے ان چیزوں کی قسم کھا کر فرمایا مَا أَنْتَ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بِنِعْمَةِ رَبِّكَ اپنے رب کی رحمت اور حفاظت سے بِمَجْنُونٍ ۝ دیوانہ یہ ولید بن مغیرہ کا جواب ہے کہ حضرت
کو معلم مجنون کہتا تھا بحر الحقائق میں ہے کہ کلمہ نون علم اجمالی کی طرف اشارہ ہے جو احدیت ذاتیہ جمعیہ میں مندرج ہے اور قلم علم تفصیلی کی
طرف اشارہ کرتا ہے جو واحدیت اسمائیہ میں مندرج ہے تو حق تعالیٰ نے قسم کھائی علم اجمالی کی جو احدیت میں ہے اور علم
تفصیلی کی قسم کھائی جو واحدیت میں ثابت ہے اور اوس چیز کی قسم کھائی جو اوسکے قلم کرم نے دوات قدیم سے لکھا ہے یعنی حروف الٰہیہ
مجردہ علویہ اور کلمات ربانیہ مرکبہ سفلیہ ان چیزوں کی قسمیں کھا کر فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمت اور رحمت سے پوشیدہ کیا گیا
نہیں ہے یعنی تجھ پر ازل اور ابد کے اسرار پوشیدہ نہیں کیے ہیں وَإِنَّ لَكَ اور تحقیق کہ تیرے واسطے لَأَجْرًا اجر اور ثواب ہے بار
نبوت اوٹھانے میں غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ احسان نہ رکھا ہوا یعنی بے کسی کے واسطے کے جسکا احسان اوٹھانا پڑے حق تعالیٰ نے تجھے
عطا فرمایا ہے یا وہ اجر غیر منقطع ہے یعنی ہمیشہ ہے کہ منقطع ہو جاوے اور ہرگز اوسمین خلل ہی نہیں وَإِنَّكَ اور بیشک تو لَعَلَىٰ
خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ بڑے دین پر ہے کہ وہ دین اسلام ہے یا تم بزرگ خو پر ہو کہ وہ خو کسی کو نہ تھی اسواسطے کہ اپنی قوم سے تم نے جفائیں
اوٹھائے ہو کہ کسی کو اوسکے اوٹھانے کی قوت نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ خلق سے قرآن مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو عطا فرمایا ام المؤمنین
حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ آپکا خلق قرآن ہے
سلسلۃ الذہب میں ہے نظم بود ہم بحر کرمت ہم کان ہر گہر شکن کان خلقہ القرآن بود وصف خلق تست کہ قرآن ست خلق را
نعت او چہ امکان ست تا محمد حکیم قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی خلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر نہ تھا اسواسطے کہ آپنے
اپنی خواہش سے ہاتھ اوٹھایا اور اپنے کو بالکل حق تعالیٰ کے ساتھ چھوڑ دیا امام قشیری قدس سرہ نے کہا ہے کہ آپ نہ بلا سے منحرف
ہوے اور نہ عطا سے پھرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپکو کوئی مقصد اور مقصود خدا کے سوا نہ تھا اور آپکے اخلاق کے حقائق کا
ایک شمہ رسالہ مرآت الصفا فی صفات المصطفیٰ میں مذکور ہوا ہے اور جواہر التفسیر میں بھی مسطور ہے فَسَتُبْصِرُ پس قریب ہے کہ
دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَيُبْصِرُونَ ۝ اور دیکھیں تمہارے معاند اہل مکہ یعنی جسوقت اونپر عذاب نازل ہوگا تو
معلوم ہو جائیگا کہ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ کسکے ساتھ ہے تم میں سے فتنہ اور بلا یا تم میں سے کس گروہ میں دیوانہ ہے یعنی اوسوقت
اونہیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ دیوانے ہیں یا تم إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ أَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہے بِمَنْ ضَلَّ
اوسے جو گمراہ ہو گیا عَنْ سَبِيلِهِ اوسکی راہ سے جو سیدھی ہے اور حقیقت میں ایسا ہی آدمی دیوانہ ہوتا ہے وَهُوَ أَعْلَمُ اور وہ

خوب جانتا ہے بِالْمُهْتَدِينَ ○ راہ پائے ہوؤں کو کمال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہیں فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ پس
اطاعت مت کر تکذیب کرنے والوں یعنی مکہ کے مشرکوں کی جو تجھکو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہیں وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ دوست
رکھتے ہیں وہ یہ بات کہ تو نرمی کرے اونکے ساتھ اور شرک پر اونکو ملامت نہ کرے فَيُدْهِنُونَ ○ تو وہ بھی چکنی باتیں اور نرمی
کریں اور تیرے دین پر طعنہ نہ کریں وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر كُلَّ حَلَّافٍ ہر جھوٹی قسم کھانے والے کی کہ وہ ابوجہل ہے یا
اخنس بن شریق یا اسود بن عبد یغوث اور بہت صحیح اور مشہور ولید بن مغیرہ ہے کہ بہت جھوٹی قسمیں کھاتا تھا مَهِينٍ ○
یا ذلیل و خوار بے حقیقت بے مقدار هَمَّازٍ عیب کرنے والا لوگوں کے پیٹھ پیچھے یا طعن کرنے والا مَشَّاءٍ بہت چلنے والا
بِنَمِيمٍ ○ لائق چغلی کے ساتھ لوگوں کے درمیان یا چغلی کھانے والا مَنَّاعٍ بڑا منع کرنے والا لِلْخَيْرِ خیر کا یا منع کرنے والا ایمان
اور احسان سے مُعْتَدٍ ظلم کرنے والا اور حد سے گذرنے والا أَثِيمٍ ○ بڑا گناہگار یا زناکار عُتُلٍّ بدخو اور درشت خو بَعْدَ
ذَٰلِكَ ان عیبوں کے بعد زَنِيمٍ ○ حرامزادہ ولد الزنا تحقیق کہ اوسکا باپ معلوم نہیں لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ اٹھارہ برس کا تھا اور
مغیرہ نے دعوی کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اوسکا باپ ہوں اور اوسے اپنے ساتھ لیا تفسیر زاہدی میں ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت
قریش کی محفل میں ولید کے سامنے پڑھی ولید نے جس عیب کو خیال کیا اپنے میں پایا مگر حرامزادہ ہونا اپنے جی میں کہا کہ میں قریش کا
سردار ہوں اور میرا باپ مشہور و معروف ہے اور میں جانتا ہوں کہ محمد جھوٹ نہیں کہتے مجھے انھوں نے حرامزادہ جو کہا تو یہ مبہم کیونکر ہے
[illegible] تلوار کھینچکر اپنی ماں کے پاس آیا اور ڈرایا اوسے بہت دھمکایا کہ سچ بتا آخر اوسنے اقرار کیا کہ تیرا باپ عورتوں کے حق میں بے غیرت
بے طاقت اور سست تھا یعنی بالکل نامرد تھا اور اوسکے بھتیجے اوسکی میراث کی تاک میں تھے مجھے شک آیا فلان شخص کے غلام کو میں نے قریب بلایا
تھا اور تیرے باپ کا کام لیا اسطرح تجھے پیدا کیا تو اوسکا نطفہ ہے بیشک حرامزادہ ہے اور اوس عورت کی بات سچ ہونے پر یہی
دلیل ہے کہ ولید کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی خصومت اور عداوت تھی بابت جرم و گناہ مدعی از فعل ماست
کو اپنے انتساب اور اونکا کر دیا أَنْ كَانَ اس جہت سے کہ وہ ہے اور ایک نے ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا اسواسطے کہ وہ ہے
ذَا مَالٍ مال والا وَبَنِينَ ○ اور اولاد والا ہے ہمارے حبیب ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو کہ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ جب
پڑھی جاتی ہیں اوسپر آيَاتُنَا آیتیں ہمارے کلام کی تو قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○ کہتا ہے یہ باتیں کہانیاں ہیں پہلوں کی
سَنَسِمُهُ قریب ہے کہ نشان کریں ہم داغ دیکر عَلَى الْخُرْطُومِ ○ اوسکی ناک پر یا اوسکو ہم سیاہ کر دینگے یا اوسکا عیب
ہم ایسا کھولدینگے کہ کبھی وہ نہ چھپا سکے آثار میں ہے کہ جنگ بدر کے دن اوسکی ناک پر زخم لگا اور اوسکا نشان باقی رہا إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ
بیشک ہمنے آزمایا اہل مکہ کو قحط اور گرانی اور زوال نعمت سے كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ جسطرح آزمایا ہمنے باغ والوں
والوں کو میوے زائل کر دینے سے لکھا ہے کہ ولایت یمن میں صنعا کے نواح میں ایک مرد صالح کا باغ تھا میوے توڑنے کے دن
فقیروں کو بلاتا اور درختوں کے نیچے جو بچھونا بچھاتا جس میوے تک ہاتھ نہ پہنچتا یا ہوا جسے درخت سے گرا دیتی یا جو میوہ
بچھونے پر گرتا وہ سب فقیروں کو دیدیتا اور اوس باغ کے حاصلات کا دسواں حصہ بھی فقیروں کو بانٹتا جب اوسنے

وفات کی تو اوسکے بیٹون نے کہا مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم ایسا کرینگے جیسا ہمارا باپ کرتا تھا تو ہمپر زندگی اور معیشت تنگ
ہو جائیگی صبح سویرے جب فقیرون کو خبر بھی نہو ہم جائین اور میوہ توڑ لائین اور اس بات پر باہم قسمیہ ہوے جیسا کہ حق تعالی
فرماتا ہے اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ یاد کر جب قسم کھائی باغ ضروان کے وارثون نے کہ فقیرون سے چھپاکر
اوس باغ کا میوہ توڑ لائین اوس حال میں کہ داخل ہون صبح کے وقت یعنی صبح سویرے تو ایسی قسم کھائی وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ اور
استثنا نہ کیا یعنی انشاء اللہ نہ کہا اس بات پر نیت کر کے سوے تو حکم الٰہی نازل ہوا فَطَافَ عَلَيْهَا تو آئی اوس باغ پر
طَآئِفٌ بلا گھومنے والی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ سوتے تھے یعنی وارث بیٹے
فَاَصْبَحَتْ تو ہو گیا وہ باغ اوس بلا کے سبب كَالصَّرِيْمِ ۝ جیسے اوس باغ کا ایسا جسکا میوہ ٹوٹ چکا ہو اور چن گیا
ہو ایسا کہ اوس میں کچھ نہ باقی رہا ہو وہ اس حال سے بے خبر جب صبح ہوئی فَتَنَادَوْا تو ایک نے دوسرے کو پکارا مُصْبِحِيْنَ ۝ صبح
کرتے ہوے یعنی صبح ہوتے ایک نے دوسرے کو پکارا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ یہ کہ صبح سویرے چلو اپنی کھیتی کاٹنے کی طرف
یعنی جو پھل بوے ہوے ہیں اونہیں توڑنے کو اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ ۝ اگر ہو تم میوے کاٹنے والے اور اوس باغ میں درخت
درخت تھے پس وہ سب اوٹھ کے باغ کو چلے فَانْطَلَقُوْا پس چلے باغ کی طرف وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اور وہ چپکے چپکے
باتین کرتے تھے تاکہ کوئی نہ سن لے اور باتون کا مطلب اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ یہ کہ ہرگز نہ آئے
آج تمپر کوئی فقیر یعنی تمہارے باغ میں آکے سابق کی طرح حصہ نہ پاوے اور ہمارے حصہ میں کمی ہو جائے وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ
قٰدِرِيْنَ ۝ اور صبح کو گئے باغ کی طرف فقیرون کو محروم اور باز رکھنے کے قصد سے قادر اپنے اعتقاد میں میوے توڑنے اور چننے پر
فَلَمَّا رَاَوْهَا پھر جب باغ کو دیکھا اوسکے برخلاف جیسا چھوڑا تھا تو قَالُوْا بولے ایک دوسرے سے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝
بیشک ہم بھولے باغ کی راہ اسواسطے کہ ہمارا باغ تو کل میوے سے بھرا ہوا تھا اور یہ باغ خالی ہے پھر بعض نے غور و تامل کیا تو در و دیوار کی
نشانیون سے پہچانا کہ وہ باغ تو اونہیں کا ہے تو بولے بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ ہم راہ نہیں بھولے بلکہ ہم بے نصیب ہیں اوسکے
حاصلات اور میوے سے بایں جہت کہ ہمنے فقیرون کو باز رکھا اور انشاء اللہ نہیں کہا تھا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اوسنے
جو اونمین فاضل تھا عقل کی رو سے یا بڑا تھا سن میں یا بہت صائب اور پختہ تھا راے میں کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہیں
کہا تھا میں نے تمسے کل کہ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ کیون نہیں یاد کرتے ہو تم خدا کو بزرگی کے ساتھ اور انشاء اللہ کیون نہیں کہا
تو قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ بولے وہ کہ پاک ہے ہمارا رب اس بات سے کہ بے بلا بھیجے ہیں اوسنے ہمپر ظلم کیا ہو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝
یقینی ہم ہی تھے ظلم کرنے والے اپنے اوپر فقیرون کو محروم اور باز رکھ کر فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ پھر متوجہ ہوا اوسمین
بعض نے بعض کی طرف يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ ملامت کرتے تھے باہم ایک دوسرے کو کہ تونے یہ خیال کیا تھا وہ عذر کرتا اور
کہتا تو بھی تو اس بات پر راضی تھا غرض کہ اپنے گناہ کے مقر ہوے اور عجز و نیاز کی راہ سے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ بولے کہ ہائی
ہمپر اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ بیشک ہم ہیں حد سے گذرنے والے گناہگار ہیں کہ ہمنے انشاء اللہ نہ کہا اور فقیرون کو

محروم کیا عَسٰی رَبُّنَا چاہیے کہ ہمارا رب کہ ہم اوسکے کرم سے امیدوار ہین اَنْ یُّبْدِلَنَا یہ کہ بدل دے ہمکو خَیْرًا مِّنْهَا
بہتر اوس باغ سے اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا تحقیق کہ ہم اپنے رب کی طاعت کی طرف رٰغِبُوْنَ ○ رغبت کرنے والے ہین توبہ اور طلب
عفو کے بعد پس حق تعالی نے اونکو بخشدیا اور باغ انگور سے بڑا ہوا حیوان نام اونکو عطا کیا ابن مسعود رضی اللہ تعالی کہتے ہین کہ جسنے
وہ باغ دیکھا تھا اوسنے مجھے خبر دی کہ مین نے اوس باغ مین انگور کا خوشہ دیکھا سیاہ مرغ کے برابر کفتر ہوا محققون نے کہا ہی کہ جو کوئی
بلا مین گرفتار ہو اور اوسکا مال و متاع تلف ہو تو اوسے چاہیے کہ وہ غور اور تامل کرے اور جان لے کہ وہ بلا اوسکے استحقاق کے سبب
اوسپر نازل ہوئی پھر اپنے گناہ کا اقرار کرے اور حضرت رب العزت کی طرف پھرے تو اللہ جل شانہ اوس سے بہتر اور بڑھکر اوسے عطا
فرماتا ہے جو اوس سے تلف ہوا ہے جیسا ان لوگون کو باغ ضروان کے بدلے باغ حیوان اوسنے عطا فرمایا حضرت مولانا روم اسی مضمون کی
خبر دیتے ہین جہان پر فرماتے ہین کہ قطعہ اولم شکست و سر کہ بجیب ز من نگفتم کہ این بمانم کرد ؛ صد خم شہد حسانی از پے آن ؛
عوضم داد و شادمانم کرد ؛ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ اسی طرح ہی عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
اور البتہ عذاب آخرت کا سب سے بڑا ہی اس جہت سے کہ یہ عذاب جلد جاتا ہی اور زوال پاتا ہی اور اوس جہان کا عذاب بڑا ہی اور باقی رہتا ہی
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ ع اگر ہوں لوگ کہ جانین تو البتہ جو باتین موجب عذاب ہین اونسے پرہیز کرین اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس یعنی آخرت مین یا جوار اقدس مین جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○
جنتین ہین نعمت سمیت کافر کہتے تھے کہ یہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین اول تو پیدا ہی نہین کی گئین اور اگر بالفرض ہون
بھی تو پہلے ہمین ملینگی جسطرح دنیا مین مسلمانون سے زیادہ ہم خوشحال ہین اسی طرح عقبی مین بھی ہونگے حق تعالی اونکے قول کو رد فرماتا ہی
کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ کیا کرینگے ہم مسلمانون کو كَالْمُجْرِمِيْنَ ○ؕ مشرکون کے مثل حصول نجات اور وصول جنات مین
مَا لَكُمْ وقفہ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ج کیا ہی تمکو ای کافرو کیسا حکم کرتے ہو مشرکون کو موحدون کے برابر کرنا یا موحدون پر اونکو
فضیلت دینا یہ التفات تعجب اور استبعاد کی راہ سے ہی اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ○لا کیا تمکو کوئی نوشتہ نازل
ہوا ہی آسمان سے کہ تم اوسمین پڑھتے ہو کہ کافر جزا اور ہنر مین مسلمانون کے مثل ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ○ج
کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس نوشتے مین جو کچھ تم چاہتے ہو کہ اختیار کرلو اور آرزو کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ کیا تمہارے
واسطے ہین عہد اور پیمان مضبوط کیے ہوے قسمون سے عَلَيْنَا بَالِغَةٌ ہمپر پہونچے ہوے نہایت مضبوطی کو اور ثابت رہے ہوے
اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙلا قیامت کے دن تک اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ○ج کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس عہد پیمان کا
وہ جو تم اپنے واسطے حکم کرتے ہو اوس جہان کی بہتری اور بزرگی کا سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ○ج پوچھو
ای محمد مشرکون سے کہ کون تم مین سے اس حکم کے ساتھ باقی رہنے والا ہی کہ آخرت مین اوسپر... ہوا اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ج
کیا اونکے واسطے شریک ہین اس بات مین یا اونکے بت ہین جنکو وہ شریک کرتے ہین فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ
پس کہدو کہ آوَین اپنے شریکون کے ساتھ یعنی اونکو لاوَین اپنی مدد کے واسطے اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہوں تم سچے ...

نوم
ع ۲

بات ہوئی کہ جنات نہیں ہیں مگر یاد کرنیکی ان کی یَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ تم لاتا اون شرکون کو اوسدن جبکہ وکھلایا جاینگا پردہ ہول بھرے کام یا امر سخت اور حکم سخت سے یا کہل جاینگی اور دکھائی دیگی ساق عرش یا تجلی فرمایگا حق تعالی وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ اور بلائے جاینگے لوگ خدا کو سجدہ کرنیکے لیے کہا ہے بیچ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی اوسدن بڑا نور دکھاینگا اور خلق سجدہ مین گر پڑیگی معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب ساق عرش سے نور کھولدیگا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت اوسکو سجدہ کریگی اور وہ لوگ باقی رہجاینگے جنھون نے دنیامین دکھلانے سنانے کو سجدہ کیا ہوگا تو جب یہ بار سجدہ کرنا چاہیگا تو اوسکی پیٹھ تختہ ہوجایگی اور وہ سجدہ نہ کرسکیگا اور حدیث مین ہے کہ منافق اور کافر کی پیٹھ ایک تختہ ہوجایگی فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تو نہ سکینگے سجدہ کرنا خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ بہت نیچی ہونگی اونکی آنکھین یعنی آنکھون اپنے سر جھکائے ہوئے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ چڑہ لیگی اونکو ذلت خواری اور نگونساری وَقَدْ كَانُوا اور تحقیق تھے دنیامین يُدْعَوْنَ پکارے جاتے تھے إِلَى السُّجُودِ خدا کو سجدہ کرنیکی طرف وَهُمْ سَالِمُونَ اور وہ تندرست تھے اور اوسپر قادر تھے جب فرصت کا وقت اونھون نے فوت کیا تو اوس حشر کے دن حسرت اور ندامت کے سوا اونھین کچھ حاصل نہین قطعہ بہ فرصت از دست گر باید بہ گوے سعادت ز میدان بری ہ کہ فرصت عزیز است اگر فوت شد ہ بسے دست حسرت بدندان بری ہ فَذَرْنِي پس چھوڑ مجھکو وَمَنْ يُكَذِّبُ اور اوسکو جو تکذیب کرتا ہے بِهَٰذَا الْحَدِيثِ اس کلام کی کہ قرآن ہے یا بعث وحشر کی اس آیت مین حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تسلی اور تکذیب کرنیوالون کو دھمکی ہے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ قریب ہے کہ پکڑلینگے ہم انکو درجہ بدرجہ یعنی آہستہ آہستہ عذاب ہم انکے قریب کردینگے مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ اوس جگہہ سے کہ وہ نہ جانین یعنی جب یہ خطا کرین ہم انکو عطا دین اور یہ بڑائی اور بزرگی جانین وَأُمْلِي لَهُمْ اور مہلت دیتے ہین ہم انکو دنیامین یہانتک کہ مغرور ہوین پھر ہم انکو پکڑلینگے إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ تحقیق ہمارا عذاب محکم ہے کہ کسی چیز سے دفع نہین ہوتا اسواسطے کہ ہماری پکڑ سخت ہے کسی کو اوسکی طاقت اور تحمل نہین أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا کیا تو مانگتا ہے اونسے بدلا دعوت اور ہدایت وارشاد کرنے پر فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ تو وہ اوسکے تاوان کے مارے گرانبار ہین اور اس سببسے تجھسے منہ پھیرتے ہین أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس لوح محفوظ ہے جسمین غیب کی باتین لکھی ہین فَهُمْ يَكْتُبُونَ کہ وہ اوسمین سے لکھ لیتے ہین جو کچھ حکم کرتے ہین مومن اور کافر کے برابر ہونے کا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ پس صبر کرتا رہ اپنے رب کے حکم کے واسطے تبلیغ احکام اور کافرون کی ایذا سہنے کے ساتھ وَلَا تَكُنْ اور نہو دل تنگ ہوکر اور جلدی کے مارے كَصَاحِبِ الْحُوتِ مثل صاحب ماہی کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ اونھون نے کافرون کی ایذا پر صبر نہ کیا اور بے حکم اونکے درمیان سے چلے گئے کہ مچھلی کے پیٹ مین قید کیے گئے إِذْ نَادَىٰ یاد کر جب یونس نے پکارا اپنے رب کو مچھلی کے پیٹ مین سے اور لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کہا وَهُوَ مَكْظُومٌ اور وہ نکالا گیا تھا غصہ اور رنج سے

وقف لازم

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ اگر نہ ہوتا کہ پا لیتی اوسکو نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نعمت اور رحمت اوسکے رب کی یعنی توفیق توبہ قبول ہونے کے سبب سے تو لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ البتہ ڈالا جاتا چٹیل میدان میں جہاں درخت اور گھاس وغیرہ کچھ نہ ہوتا وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ○ اور وہ ملامت اور مذمت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کر لیا اوسے اوسکے رب نے نبوت اور رسالت دیکر اور وحی بھیجکر فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ پھر کر دیا اوسے صالحوں یعنی پیغمبروں میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیات وسوقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ ثقیف کے حق میں بد دعا کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ہمارے حبیب صبر کرو اور اس دعا کو موقوف رکھو کہ صبر کرنے سے کام خوب ہوتا ہے قطعہ کارہا از صبر گردد دلپسند ٭ حزم آن کہ صبر باشد بہرہ مند ٭ چون در افتادی بگرداب حرج ٭ صبر کن الصبر مفتاح الفرج ٭ صد ہزاران کیمیا حق آفرید ٭ کیمیائے ہمچو صبر آدم ندید ٭ لکھا ہے کہ قریش کے کتا نظروں نے قبیلہ بنی اسد میں سے ایک گروہ کہ حسد اور بد نظری میں مشہور تھے تجویز کرکے بہت کچھ وعدوں سے اونکو تقویت دی تا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتو جمال کو نظر بد کا صدمہ پہونچا کر اس عالم سے مٹادیں تو حق تعالیٰ نے نظر بد سے آپکی حفاظت اور عصمت کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ اور قریب تھا کہ جو لوگ کافر ہیں البتہ لغزش دیں اور گرا دیں اور ہلاک کریں تجھکو بِاَبْصَارِهِمْ اپنی نظروں کے سبب سے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ اوسوقت جب کہ سنا اونھوں نے قرآن کہ تم پڑھتے تھے وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ اور وہ کہتے تھے کہ یقینی اس مرد کو تو جن پکڑے ہے یعنی اسکے ساتھ جن ہے کہ اسے تعلیم کرتا ہے وَمَا هُوَ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف تمام اہل عالم کے بیت اے شرف جملہ عالم تو ٭ روشنی دیدہ آدم تو ٭ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ چشم زخم یعنی نظر لگنے کی دوا نہیں ہے مگر یہ آیت

سورۃ الحاقۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی اثنتان وخمسون آیۃ
سورۂ حاقہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ باون آیتیں ہیں

اَلْحَآقَّةُ ○ وہ حالت جسکا واقع ہونا حق ہے یا وہ ساعت جس سے ڈرنا بہت سزاوار ہے مَا الْحَآقَّةُ ○ کیا حالت ہے اور کیا ساعت ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اور علم دیا تجھکو کہ مَا الْحَآقَّةُ ○ کیا چیز ہے اور کیا حالت اور کونسی ساعت ہے جسمیں عملوں کی مکافات اور جزا واقع ہوگی اس سے قیامت کا دن مراد ہے اور حاقہ بھی اوسکا ایک نام ہے كَذَّبَتْ تکذیب کی ثَمُوْدُ وَعَادٌ قبیلہ ثمود اور قبیلہ عاد نے بِالْقَارِعَةِ ○ قیامت کی کہ کھڑکھڑانے والی اور توڑنے والی ہے لوگوں کو فَاَمَّا ثَمُوْدُ پھر لیکن قبیلہ ثمود فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے وہ لوگ بِالطَّاغِيَةِ ○ زیادتی کرنے کے سبب یا اونکی سرکشی سے فرقۂ طاغیہ کی وجہ سے جیسے قدار بن سالف اور اوسکے یاروں جنھوں نے اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں یا حد سے زیادہ سخت آواز کے

باعث ہلاک ہوئے کہ کسی نے ویسی آواز سنی تھی نہ دیکھی تھی یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ وَاَمَّا عَادٌ اور مگر قبیلہ عاد فَاُهْلِكُوْا
پس ہلاک کیے گئے بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ ساتھ ہوا تند اور سرد کے عَاتِيَةٍ ۝ حد سے گذری ہوئی سے یعنی جو فرشتے اوسپر مقرر ہین اونکا حکم ماننے والی
حدیث مین ہے کہ ایک ذرہ ہوا اور کوئی قطرہ پانی دنیا مین نہین بھیجا جاتا مگر ایک وزن اور مقدار معلوم کے ساتھ لیکن قوم نوح اور
قوم ہود پر جس پانی اور ہوا نے طغیانی کی وہ اون فرشتون کے حکم مین نہ رہی جو اوسپر مسلّط اور موکل ہین تفسیر کبیر مین ہے کہ فرشتے
اوس ہوا کو نہ روک سکے اور خدا نے سَخَّرَهَا مسلط کر دی وہ ہوا عَلَيْهِمْ قوم عاد پر سَبْعَ لَيَالٍ سات راتین وَ
ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ اور آٹھ دن ایک بدھ کی فجر سے دوسری بدھ کی شام تک حُسُوْمًا لگاتار دن رات برابر چلتی رہی قوم عاد
فَتَرَى الْقَوْمَ پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر موجود ہوتا فِيْهَا اون دنون مین صَرْعٰى مرے پڑے كَاَنَّهُمْ گویا وہ
بڑے قد ہونے کے سبب اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ درخت خرما کی جڑین ہین زمین پر پڑی یا خالی یا کھوکھلی فَهَلْ
تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ پھر کیا دیکھتا ہے تو اونکا کوئی باقی رہا یعنی سب چٹ سے اور کھڑ نیست و نابود ہو گئے اور اونمین سے
کوئی روئے زمین پر نہ رہا قطعہ مقرر ہست کہ بود در زمانہ بسے ۔ شہان تخت نشین خسروان شاہ نشان ۔ چو عاصفات قضا
ازمہب قہر وزید ۔ شدند خاک و ازان خاک نیز نیست نشان ۔ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ اور آیا فرعون وَمَنْ قَبْلَهٗ اور
گئے وہ لوگ جو اوسکے پہلے تھے وَالْمُؤْتَفِكٰتُ اور دیہات موتفکہ کے لوگ بِالْخَاطِئَةِ ۝ گناہ کے ساتھ یعنی جھوٹ
شرک کیا فَعَصَوْا پھر گنہگار ہوگئے ہر قوم کے لوگ رَسُوْلَ رَبِّهِمْ اپنے رب کے رسول کے فَاَخَذَهُمْ تو پکڑا خدا نے
اونکو اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ سخت پکڑنا اور اور امتون سے زیادہ اونپر عذاب کیا اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ بیشک ہمنے
اوس وقت جب طغیانی کی پانی نے یعنی جب طوفان کے وقت پانی حد سے بڑھا تو حَمَلْنٰكُمْ اوٹھا لیا ہمنے تمہارے باپ دادا کو فِی
الْجَارِيَةِ ۝ اوس کشتی پر جو پانی پر روان تھی یعنی سفینہ نوح مین لِنَجْعَلَهَا تاکہ کرین ہم اوس کشتی کو لَكُمْ تمہارے
واسطے تَذْكِرَةً ایک نصیحت اور عبرت مومنون کی نجات اور کافرون کی ہلاکت کے باب مین وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝
اور نگاہ رکھتا ہو اس نصیحت کو کان نگاہ رکھنے والا جو بات سنکر فائدہ اوٹھاتا ہی حدیث مین ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی مین نے حق تعالی سے دعا کی کہ تیرے کان کو وہ اذن واعیہ کرے پس حضرت علی کہتے ہین اوسکے بعد مین
کوئی بات نہین بھولا قطعہ گرچہ ناصح را بود صد داعیہ ۔ پند را اذنے بباید واعیہ ۔ گر نبودے گوشہا سے عیب گیر ۔ وحی یاورد
از گردون یک بشیر ۔ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ پھر جب پھونکی جائیگی صور مین نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ ایک پھونک کہ وہ نفخہ صعقہ ہی
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ اور اوٹھائی جائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور اوٹھائے جائینگے پہاڑ اپنی جگہون سے محض قدرت کاملہ سے
یا سخت زلزلون اور ہواؤن کے باعث سے فَدُكَّتَا پھر ٹوٹ پھوٹ جائیگی زمین اور پہاڑ دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ ایک ٹوٹنا اور
روئی کے گالون کے مثل ہو جائینگے فَيَوْمَئِذٍ تو اوس وقت وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنی قیامت
قائم ہو جائیگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ اور پھٹ جائیگا آسمان فَهِيَ پھر آسمان يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ اوس روز سست اور

ربع

اوسکے ہاتھ ثُمَّ الْجَحِیْمَ پھر بڑی آگ مین صَلُّوْهُ ڈالدو اوسے ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ پھر آگ کی زنجیر مین کہ ذَرْعُهَا
اوسکے گز سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ستر گز ہونگے نوشیروانی گز سے کہ ہر گز سات ہاتھ کے برابر ہوا ور ہر ہاتھ کوفے سے مکہ تک فَاسْلُكُوْهُ
تو لاؤ تم اوسے اوس زنجیر مین یعنی اوسکے جسم پر خوب کسکر لپیٹ دو کہ ہل نسکے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دنیا مین جتنا لوہا ہے
اگر جمع کرین تو اوس زنجیر کے ایک حلقے کے برابر نہین ہے اور اگر اوسکا ایک حلقہ عالم کے پہاڑون پر رکھدین تو رانگے کی طرح پگھل جائین
اِنَّهٗ بیشک یہ شخص كَانَ لَا يُؤْمِنُ تھا کہ ایمان نلاتا تھا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ خدا بزرگ کا وَلَا يَحُضُّ
اور نہ اوبھارتا تھا اپنے کو یعنی رغبت نہ کرتا تھا اور حرص نہ رکھتا تھا عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ محتاج کو کھانا دینے پر
فَلَيْسَ پس نہین ہے لَهُ الْيَوْمَ اوسکے واسطے آج هٰهُنَا حَمِيْمٌ یہان کوئی دوستدار جو اوسکی حمایت کرے
وَّلَا طَعَامٌ اور نہ اوسکے واسطے کھانا ہے اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ مگر پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہے لَّا يَأْكُلُهٗ نکھاوینگے
اوسے اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ مگر گناہگار شرک اسواسطے کہ سب گناہون سے بڑا گناہ شرک ہے فَلَآ پس نہین ایسا ہے جو کافر کہتے ہین
کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے اُقْسِمُ قسم کھاتا ہون بِمَا تُبْصِرُوْنَ اوس چیز کی جو تم دیکھتے ہو دیکھی ہوئی
چیزون مین سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ اور اوس چیز کی جو تم نہین دیکھتے ہو غائب چیزین یا اوسکی قسم جو زمین کے اوپر ہے اور زمین
اندر ہے یا اجسام اور ارواح کی قسم یا انس و جن کی قسم یا کعبہ اور بیت المعمور کی قسم یا بر و بحر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم
پہونچانے اور جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے کی قسم یا میرے حبیب کے آثار رسالت اور انوار ولایت کی قسم کہ اِنَّهٗ بیشک قرآن
لَقَوْلُ رَسُوْلٍ البتہ پڑھنا ہے ایک رسول كَرِيْمٍ بزرگوار کا کہ خدا کے نزدیک بزرگ ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور بعض نے کہا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین وَّمَا هُوَ اور نہین ہے قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ کلام شاعر کا جیسا کہ ابوجہل کہتا ہے
قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ تھوڑی سی تصدیق کرتے ہو یعنی نہین تصدیق کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن
کلام ہے کاہن کا جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یعنی نصیحت
نہین مانتے ہو تَنْزِيْلٌ قرآن اوتارا ہوا ہے مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اہل عالم کے رب پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ اور اگر افترا کرین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ تمہارا زعم ہے اور جھوٹ باندھلین عَلَيْنَا ہم پر بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ بعضی باتین
لَاَخَذْنَا البتہ پکڑلین ہم مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ اوس سے زور اور قوت کے ساتھ ثُمَّ لَقَطَعْنَا پھر کاٹ دین ہم
مِنْهُ الْوَتِيْنَ اوس سے اوسکی رگ دل کو یعنی ہم اوسے ہلاک کردین فَمَا مِنْكُمْ پس نہین ہے تم مین سے مِّنْ
اَحَدٍ کوئی یعنی تم نہین ہو عَنْهُ حٰجِزِيْنَ اوس سے دفع کرنے والے ہلاک کو وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَتَذْكِرَةٌ البتہ
ایک نصیحت ہے لِّلْمُتَّقِيْنَ پرہیزگارون کے واسطے اسواسطے کہ وہ اوس سے نفع اوٹھاتے ہین وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اور بیشک
ہم جانتے ہین اَنَّ مِنْكُمْ کہ بعضے تم مین سے مُّكَذِّبِيْنَ تکذیب کرنے والے ہین قرآن کی وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن
لَحَسْرَةٌ البتہ سبب حسرت ہے عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کافرون پر قیامت کے دن کہ قرآن کا ثواب دیکھینگے اور خود اوس سے

محروم ہونگے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن لَحَقُّ الْيَقِينِ صحیح یقین ہے یعنی یقین ہے کہ حق تعالی کے پاس سے نازل ہوا فَسَبِّحْ
پس تسبیح کہہ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ اپنے رب کے نام کے ساتھ جو بڑا ہے یعنی اوسکی تنزیہ کرنا لائق صفتون سے اور
بڑی ثنا اور صفت کے ساتھ اوسے یاد کر

ع ۱۵

سورۃ المعارج مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع و اربعون آیۃ
سورۃ معارج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوالیس آیتین ہین

لکھا ہے کہ نضر بن حارث نے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر کہا کہ خدایا اگر محمد حق پر ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے اگر تیرے پاس سے ہی تو تو
ایک پتھر مجھ پر برسا یا مجکو عذاب دردناک مین مبتلا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَأَلَ سَائِلٌ مانگا مانگنے والے نے بِعَذَابٍ
وَاقِعٍ عذاب جو ہونا ہے لِّلْكَافِرِينَ کافرون کے واسطے کہ جنگ بدر کے دن کا قتل ہے دنیا مین یا عذاب دردناک ہے آخرت مین
اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب مانگنے والا ابو جہل تھا کہ اوسنے کہا فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا اور ایک قول یہ ہے کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کفار پر عذاب نازل ہونے کی درخواست اور جلدی کی اور پھر تقدیر لَيْسَ لَهُ نہین ہے اوس عذاب کو دَافِعٌ
کوئی دفع کرنے والا جو اوسے روکے مِّنَ اللَّهِ اللہ سے اسواسطے کہ ارادہ ازلی اوس سے متعلق ہو چکا ہے اور اللہ کا ارادہ کیا ہوا امر
دفع نہین کیا جاتا پھر آگے اللہ جل شانہ کی صفت ہے کہ ذِي الْمَعَارِجِ خداوند بلند درجون کا یعنی جنت مین اونچے اونچے
محل بنے دوستون کے واسطے اوسنے مہیا کیے ہین یا بلند مقامات کلمات طیبات کے بلند ہونے کو مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ
الْمَلَائِكَةُ اوپر جاتے ہین فرشتے وَالرُّوحُ اور جبرئیل یا جو گروہ فرشتون مین بڑا ہے إِلَيْهِ حکم الٰہی کی طرف یعنی اوس
جگہ جہان حکم ہو فِي يَوْمٍ كَانَ اوس دن مین کہ ہے مِقْدَارُهُ مقدار اوسکی خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ پچاس ہزار برس
دنیا کے برسون سے یعنی اگر کوئی چاہے کہ دنیا مین سیر کرے وہانتک جہانتک فرشتون کو جانے کا حکم ہے اور وہ ایک دن مین
جاتے ہین تو وہ سیر کرنے والا پچاس ہزار برس مین جا سکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اوس دن سے قیامت کا دن مراد ہے کہ
کافرون پر اس درازی کے ساتھ گذریگا اور بعضون نے کہا ہے کہ میدان قیامت مین پچاس موقف اور موطن ہونگے اور ہر موقف مین
ہزار برس ٹھہر اینگے اور موقفون کا بیان جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے اور فتوحات مین لکھا ہے کہ اللہ کے نامون مین ہر نام کے واسطے
ایک دن خاص ہے کہ اوسکے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور قرآن مین اون دنون مین سے دو دن مذکور ہین ایک یوم الرب إِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ
كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ یہ دن ہزار برس کا ہے اور دوسرا یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا دن ہے اور سنین ابدی اور سرمدی کے
ایام کا بیان ان اوراق مین نہین سماتا مصرع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد فَاصْبِرْ پس صبر کر منکرون کی تکذیب پر
صَبْرًا جَمِيلًا نیک صبر یعنی بے قلق اور شکایت کے إِنَّهُمْ تحقیق کہ کافر يَرَوْنَهُ دیکھتے ہین قیامت کے
دن کو بَعِيدًا دور امکان سے یعنی کہتے ہین کہ نہین ہے اور نہوگا جیسا کہ عرف مین کہتے ہین کہ فلان کام کا وقوع دور ہے

یعنی یہ حال معلوم ہوتا ہے وَّنَرٰىهُ اور ہم جانتے ہین قیامت کو قَرِيْبًا ۝ قریب واقع ہونیکے يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ جسدن ہوگا
آسمان كَالْمُهْلِ ۝ جیسے پگھلی ہوئی قلعی یا روغن زیتون کا تلچھٹ یعنی آسمان پگھلا ہوگا وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ اور ہونگے
پہاڑ كَالْعِهْنِ ۝ جیسے اون رنگین دھنی ہوئی یعنی نرم اور سست اور ریزہ ریزہ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ اور نہ پوچھیگا
کوئی یگانہ حَمِيْمًا ۝ اپنے یگانہ کو گناہ سے یعنی ہر ایک آدمی کے گناہ اور افعال پوچھیگا يُّبَصَّرُوْنَهُمْ
دکھائے جاوینگے وہ اپنے یگانے یعنی ہر ایک اپنے قرابتدار کو پہچانیگا اور اوسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے اعمال کے
سبب سے مواخذہ مین ہے يَوَدُّ الْمُجْرِمُ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر لَوْ يَفْتَدِيْ یہ کہ فدیہ دے اور بدلا کرے
مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ اوس دن کے عذاب سے بِبَنِيْهِ ۝ اپنے بیٹون کو یعنی اپنے بدلے اپنے بیٹون کو عذاب مین دے جو بہت
عزیز تھے اوسکے نزدیک کہ بیٹے عذاب کھینچین اور باپ نجات پاوے وَصَاحِبَتِهٖ اور فدیہ دے اپنی جورو کو جو اوسکی یار و
ہمدرد تھی وَاَخِيْهِ ۝ اور اپنے بھائی کو جو اوسکا قوت بازو اور مددگار تھا وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ اور اپنے
قرابتدارون کو جنھون نے اوسے دنیا مین جگہ دی یعنی اوسکی پناہ کی جگہ تھے وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور دوست رکھیگا کہ بدلا دے
اوسے جو کوئی زمین مین ہے جَمِيْعًا ۝ سب کو یعنی تمام خلائق کو چاہیگا کہ اپنا فدیہ اور بدلا دے ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ پھر نجات دے
اوسے یہ بدلا دینا كَلَّا ۭ حاشا کہ نجات نہ پائیگا عذاب سے اِنَّهَا بیشک وہ دوزخ کی آگ جس سے مجرم بدلا دیتا ہے لَظٰى ۝ شعلہ
خالص نَزَّاعَةً کھینچنے والی ہے لِّلشَّوٰى ۝ مشرکون کے ہاتھ پاؤن یا اونکے سر کی کھال کو سو برس یا دو سو برس کی راہ سے
یعنی دوزخ کا شعلہ کافرون کو اپنے مین اسطرح کھینچیگا جسطرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے تَدْعُوْا پکاریگی آگ یعنی پکاریگی یا دوزخ کے
فرشتے پکارینگے معالم مین ہے کہ آگ زبان فصیح سے نام اور لقب کے ساتھ پکاریگی مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ اوسکو جسنے حق کی
طرف پیٹھ کی ہے اور منہ پھیرا ہے حکم الٰہی سے وَجَمَعَ اور جمع کیا ہے دنیا کا مال فَاَوْعٰى ۝ پھر باردان مین کرکے نگاہ رکھا اور خدا کا
حق ادا نہ کیا اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا هَلُوْعًا ۝ حریص فانی مال جمع کرنے پر اور بخیل حقوق بجا
ادا کرنے پر لباب مین مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ ہلوع ایک جانور ہے کوہ قاف کے پیچھے کہ ہر روز سات میدان گھاس
خالی اور صاف کردیتا ہے یعنی اون میدانون کی گھاس پات کاٹنے تنکے سب کھاجاتا ہے اور سات دریاؤن کا پانی پی جاتا ہے اور [illegible]
صبر کرتا ہے نہ سیری مین اور ہر شب اسی خیال اور اندیشہ مین رہتا ہے کہ کل مین کیا کھاؤنگا تو حق تعالیٰ آدمی کو بے صبری اور روزی
کی فکر مین اس چارپائے سے تشبیہ دیتا ہے نظم جانوری را اگرچہ آدمی ست ٭ معدہ چو پر شد سبب غمی ست ٭ آدمی
آنکہ بہ سیری بود ٭ بہ سر سیری غم روزی خورد ٭ خورد ہمہ عمر چہ بیش و چہ کم ٭ روزی ہر روزہ ز خوان کرم ٭ در رہ حرص ش
ہمچنان ٭ ہیچ غمی نیست بجز فکر نان ٭ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جب پہونچتا ہے اوسے کچھ ضرر جیسے محتاجی و مفلسی جَزُوْعًا ۝ بڑا
بے صبری کرنے والا ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ اور جب پہونچتی ہے اوسے بھلائی جیسے تندرستی اور مالداری
مَنُوْعًا ۝ روکنے والا ہوتا ہے اپنے نفس کو طاعت سے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرنے سے اور سب آدمی اسی حال پر مخلوق ہوئے ہین

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝ لا مگر نماز پڑھنے والے اَلَّذِیْنَ هُمْ وہ جو عَلٰی صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر دَآئِمُوْنَ ۝ لا ہمیشگی کرنے والے ہین یعنی کسی شغل کے سبب سے اوس سے باز نہین رہتے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز ادا کرنے کے وقت ساکن ہین واپنے باہین التفات نہین کرتے وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ جنکے مالون مین حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لا حق ہے جانا ہوا جیسے زکوۃ کہ اندازکی ہوئی ہے اور صدقے جو معمولی ہین لِّلسَّآئِلِ فقیر سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُوْمِ ۝ لا اور اوس محتاج کے واسطے جو سوال نکرے وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے تصدیق کی بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ لا روز جزا واقع ہونے کی اور قیامت کی تصدیق کی نشانی طاعت اور عبادت مین مشغول ہونا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ عذاب سے اپنے رب کے مُّشْفِقُوْنَ ۝ ج ڈرنے والے ہین اور عذاب الٰہی سے ڈرنے کی علامت ممنوعات شرعی سے بچنا ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ بیشک اونکے رب کا عذاب غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ امن دیا گیا نہین ہے یعنی اوس سے بیخوف نہین ہوسکتے کہ البتہ گناہگارون کو وہ عذاب پہونچیگا وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہون کو حٰفِظُوْنَ ۝ لا حفاظت کرنے والے ہین اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی عورتون پر اَوْ مَا مَلَكَتْ یا اوس پر جسکے کہ مالک ہوئے ہین اَیْمَانُهُمْ اونکے ہاتھ یعنی لونڈیان کہ ہاتھ کا مال ہونے کے سبب سے اونمین تصرف کرسکتے ہین فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ ج نہین ملامت کیے ہوئے ہین اپنی شرمگاہ کی حفاظت نکرنے پر اپنی جورو اور لونڈیون کی نسبت فَمَنِ ابْتَغٰی پھر جو کوئی ڈھونڈھے دخول کرنے کی جگہ وَرَآءَ ذٰلِكَ سوا اسکے جو کہا گیا یعنی اپنی لونڈی اور جورو کے سوا فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ ج وہ حد سے گذرنے والے ہین یعنی مردون اور جانورون سے وطی کرنے والا اور بعض کے قول پر جلق لگانا بھی حد سے گذرنے مین داخل ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو لِاَمٰنٰتِهِمْ اپنی امانتون کو وَعَهْدِهِمْ اور عہد و پیمان کو رٰعُوْنَ ۝ لا رعایت کرنے والے ہین امانت اور عہد خالق کا ہو یا مخلوق کا کہ سب کی حفاظت کرنا چاہیے اور امانت ادا کرنا اور عہد پورا کرنا نہ چھوڑنا چاہیے شعر اگر می باید از آتش امانت ٭ فرو مگذار قانون امانت ٭ بہر عہدے کہ می بندی وفا کن ٭ رسوم حق گذاری را ادا کن ٭ وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو بِشَهٰدٰتِهِمْ اپنی گواہیون پر قَآئِمُوْنَ ۝ لا قائم ہین یا گواہی دیتے ہین اوس چیز مین جو بندون کے حقوق وہ جانتے ہین اور کوئی بِشَهَادَتِهِمْ پڑھتا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو عَلٰی صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر یُحَافِظُوْنَ ۝ ط محافظت کرتے ہین یعنی آداب و شرائط کے ساتھ ہمیشہ نماز پڑھتے ہین نماز کا ذکر ان آیتون کے شروع اور خاتمہ مین مکرر فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز سب عبادتون مین افضل ہے اور بعضون نے کہا ہے ہمیشہ پڑھنا فرض نمازون سے تعلق رکھتا ہے اور محافظت کرنا نفلون سے متعلق ہے اُولٰٓئِكَ جو لوگ ان صفتون سے موصوف ہین وہ فِیْ جَنّٰتٍ جنتون مین ہین قیامت کے دن مُّكْرَمُوْنَ ۝ ع بزرگی دیے گئے ثواب ابدی اور جزائے سرمدی کے سبب سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد اگرد حلقہ باندھا اور ہنسی اور مسخرے پن کی راہ سے کہا کہ اگر یہ کہ اصحاب عقبیٰ مین جنتون کی طمع رکھتے ہین تو ہمکو بھی یہ طمع ہے کہ ہم اونسے پہلے بہشتون میں جائینگے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پھر کیا ہے اور کیا ہو گیا ہے

ع ۲۵

اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اور جنتین جو مذکور ہوئین انسے بے بہرہ ہے قِبَلَكَ تیری طرف مُهْطِعِينَ ○ دوڑنے والے
عَنِ الْيَمِينِ داہنی طرف سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور بائین طرف سے عِزِينَ ○ گروہ گروہ حلقہ کیے ہوے أَيَطْمَعُ کیا
طمع رکھتا ہی كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِنْهُمْ انسے أَنْ يُدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائیگا مومنون کے ساتھ جَنَّةَ نَعِيمٍ ○
جنت نعمت والی مین یعنی مشرکون کو یہ داعیہ ہی کہ بے ایمان قبول کیے ہوے جنتون مین نعمت پر دخل پائینگے كَلَّا ایسا نہوگا
اور کافرون کو بہشت مین جانے کی راہ نہین ہی إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ بیشک ہمنے اونکو پیدا کیا ہی مِمَّا يَعْلَمُونَ ○ اوس
چیز سے جسے وہ جانتے ہین یعنی نطفہ سے کہ اوسکو کسی طرح عالم قدس سے مناسبت نہین ہی پس اگر کوئی کدورتون کے لوث سے
صاف نہو اور اخلاق ملکی سے متخلق نہو جائے وہ جنت مین داخل ہونے کی استعداد اور لیاقت نہ رکھیگا فَلَا پس ایسا نہین ہی جو کفار
کہتے ہین أُقْسِمُ قسم کھاتا ہون مین بِرَبِّ الْمَشَارِقِ مشرقون کے پیدا کرنے والے کی کہ وہ آفتاب کی مشرقین ہین کہ سال بھر
ہر روز دوسرے نقطہ سے آفتاب طلوع کرتا ہی وَالْمَغَارِبِ اور مغربون کے رب کی کہ آفتاب کی ہین اور ہر روز دوسرے نقطہ پر غروب
کرتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ستارون کی مشرقین اور مغربین مراد ہین اسواسطے کہ دائرۂ افق سے ہر ایک کے شرق اور غرب کا محل دوسرا ہی
اور پھر تقدیر حق تعالی قسم کھا کر فرماتا ہی کہ إِنَّا لَقَادِرُونَ ○ یعنی ہم قادر ہین عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ اس بات پر کہ بدل دین
ہم یعنی ان مشرکون کو ہم ہلاک کرکے انکے بدلے اور خلق پیدا کرین خَيْرًا مِنْهُمْ انسے بہتر اور فرمانبردار وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ○ اور نہین ہین ہم مسبوق یعنی ہمپر کوئی سبقت اور پیشی نہین لیجاسکتا اگر ہم کسی امر کا ارادہ کرین تو ہمکو کوئی
مغلوب نہین کرسکتا اوسے ظاہر کرنے مین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ اوٹھا اونسے يَخُوضُوا تا کہ باطل کام شروع کرین وَ
يَلْعَبُوا اور کھیل مین مشغول ہون دنیا مین حَتَّىٰ يُلَاقُوا اوسوقت تک کہ ملاقات کرین يَوْمَهُمُ اپنے دن سے
الَّذِي يُوعَدُونَ ○ وہ دن جسکا وعدہ دیے گیے ہین کہ وہ جنگ بدر کا دن ہی یا قیامت کا روز اس آیت کا حکم آیت
قتال کے حکم سے منسوخ ہی يَوْمَ يَخْرُجُونَ جسدن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْأَجْدَاثِ قبرون سے سِرَاعًا جلدی کرنے والے
حضرت اسرافیل کا پکارنا قبول کرکے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ إِلَىٰ نُصُبٍ اون جھنڈے کی طرف جو استادہ کیا ہو يُوفِضُونَ ○ دوڑتے ہین
جیسے سپاہ پراگندہ جو اپنا جھنڈا قائم دیکھتی ہی اور اوسکی طرف دوڑتی ہی خَاشِعَةً ذلیل اور خوار أَبْصَارُهُمْ اونکی آنکھین
یعنی آنکھون والے اپنے سر جھکائے ہونگے تَرْهَقُهُمْ ڈھانپے ہوگی یعنی گھیرے ہوگی اونکو ذِلَّةٌ ذلت ذَٰلِكَ یہ ہی
الْيَوْمُ الَّذِي وہ دن کہ دنیا مین كَانُوا يُوعَدُونَ ○ وعدہ کیے گیے

ع ۹

سورۂ نوح مکیۃ وهی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	ثمان وعشرون آیۃ
سورۂ نوح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھائیس ۲۸ آیتین ہین

آیاتہا ۲۸ رکوعاتہا ۲ کلماتہا حروفہا

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا بیشک ہمنے بھیجا نوح کو إِلَىٰ قَوْمِهِ اوسکی قوم آل قابیل کی طرف أَنْ أَنْذِرْ

اس حکم کے ساتھ کہ ڈرا أَنْذِرْ قَوْمَكَ اپنی قوم کو اور ڈرا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ قبل اسکے کہ آئے اونپر عَذَابٌ أَلِيمٌ ○
عذاب دردناک کہ طوفان ہے یا عذاب آخرت قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ يَا قَوْمِ اے میری قوم کے لوگو إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ
تحقیق مین تمکو ڈرانیوالا ہون مُبِينٌ ○ ظاہر ہے میرا ڈرانا سو کہتا ہون مین تمکو أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ یہ حکم کہ عبادت کرو
اسکی اور اسکی وحدانیت کے ساتھ وَاتَّقُوهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے یا پرہیز کرو اسکی نافرمانی سے وَأَطِيعُونِ ○
اور اطاعت کرو میری اوس چیز مین جو مین حکم کرون اور منع کرون يَغْفِرْ لَكُمْ تا بخش دے خدا تمکو مِنْ ذُنُوبِكُمْ بعض
گناہ تمھارے کہ قبل اسلام کے جنکے مرتکب ہوئے ہو وَيُؤَخِّرْكُمْ اور پیچھے رکھے تمکو عقوبت اور مہلکات سے یعنی زندہ رکھے تمکو
إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وقت نام رکھے ہوئے تک کہ وہ زندگی کی مدت ہے إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ تحقیق کہ جو مدت خدا نے اندازہ کر دی
إِذَا جَاءَ جب آتی ہے اوس طرح پر کہ مقدر اور مقرر فرمائی ہے لَا يُؤَخَّرُ پیچھے نہین ہٹائی جاتی ہے اور جسکی وہ اجل مدت ہے
اوسے مہلت نہین ہوتی رباعی روزیکہ اجل در آید از پیش و پست * شک نیست کہ مہلت ندہد یک نفست * بیماری رسید و میران
از ہیچ کسست * بر باد شود جملہ بود و ہوست * لَوْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ فکر اور نظر سے تَعْلَمُونَ ○ جانو کوئی چیز تو یہ بھی جانو
کہ اجل مین تاخیر اور مہلت دینا کچھ نہین ہے غرضکہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو دعوت کی اور اونھون نے
سرکشی اور عناد اختیار کرکے اونکو ایذا رسانی مین حد سے زیادہ کوشش کی اور ہرگز اپنی طرف سے ایذا رسانی مین کمی نہ کرتے تھے یہانتک
کہ حضرت نوح تنگ آگئے اور قَالَ رَبِّ کہا اے میرے رب إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي تحقیق کہ دعوت کی مین نے اپنی قوم کو اور
اونکو میری طاعت اور عبادت کی طرف بلایا لَيْلًا وَنَهَارًا ○ رات دن یعنی برابر ہر وقت مین اونکو دعوت کرتا رہا فَلَمْ يَزِدْهُمْ
پس نہین زیادہ کیا اونکو دُعَائِي میرے بلانے اور پکارنے نے إِلَّا فِرَارًا ○ مگر بھاگنا ایمان و طاعت سے وَإِنِّي اور تحقیق
کہ مین نے كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جب پکارا مین نے اونکو توحید اور عبادت کی طرف لِتَغْفِرَ لَهُمْ تا کہ بخشے تو اونکو عبادت قبول
کرنے کے سبب سے جَعَلُوا کرلین اونھون نے أَصَابِعَهُمْ اپنی اونگلیان فِي آذَانِهِمْ اپنے کانون مین اور میرے کہنے
اور دعوت سننے کی راہ اونھون نے بند کرلی وَاسْتَغْشَوْا اور سر سے اوڑھ لیے اونھون نے ثِيَابَهُمْ اپنے کپڑے تاکہ مجھکو
نہ دیکھین وَأَصَرُّوا اور اڑ گئے کفر اور معصیت پر وَاسْتَكْبَرُوا اور سرکشی کی اونھون نے میری متابعت سے
اسْتِكْبَارًا ○ بڑی سرکشی ثُمَّ إِنِّي پھر باوصف اونکے اصرار اور استکبار کے دَعَوْتُهُمْ دعوت کی مین نے اونکو
جِهَارًا ○ علانیہ اونکی محفلون مین ثُمَّ إِنِّي پھر بیشک مین نے أَعْلَنْتُ لَهُمْ ظاہر کی اونکے بعض کو یعنی علانیہ
پکار کر کہہ مین نے دعوت کی وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ بھی مین نے بعض سے کہا إِسْرَارًا ○ پوشیدہ کہنا
راز کے طور پر یعنی جسطرح مین دعوت کرسکا دعوت کرنے سے باز نہین رہا محفلون مین خلوتون مین پوشیدہ علانیہ اونکو
حق کی طرف مین نے بلایا اور جب تیری قہاری نے اونسے باران رحمت روکا اور اونکی عورتون کو بانجھ کر دیا کہ اونکے
اولاد ہونا موقوف ہوگئی تو اونھون نے میری طرف رجوع کی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا تو مین نے کہا کہ مغفرت چاہو

رَبَّكُمْ اپنے رب سے یعنی توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہے غَفَّارًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو اور اگر تم توبہ کرو
تو يُرْسِلِ السَّمَآءَ بھیجے ابر کو عَلَيْكُمْ تم پر مِّدْرَارًا برسنے والا جھڑی لگا کر وَّيُمْدِدْكُمْ اور مدد دے تمکو
بِاَمْوَالٍ مالون سے وَّبَنِيْنَ اور بیٹون سے یعنی تمہارے مال اور اولاد بہت کرے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے تمکو جَنّٰتٍ
باغ میوہ دار وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور جاری کرے تمہارے واسطے اَنْهٰرًا نہرین پانی کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
کیا ہے تمکو کہ تم امید نہین رکھتے ہو یعنی نہین پہچانتے ہو لِلّٰهِ خدا کو وَقَارًا عظمت اور بزرگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ تم اوسکی بزرگی کا
اعتقاد نہین کرتے تاکہ اوسکی نافرمانی سے ڈرو یا تمکو کیا ہے کہ اوسکی عظمت اور قہاری سے نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہ ہے
کہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہے اَطْوَارًا طرح طرح کا صورت اور سیرت مین مختلف یا نطفے کے طور سے جمکے کے طور پر پھر لوتھڑے کے طور پر
کردیا آخر تک اور یہ اوسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ کی دلیل ہے اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ کیونکر خَلَقَ اللّٰهُ
پیدا کیے اللہ نے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا طبقہ بطبقہ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ اور کردیا چاند کو فِيْهِنَّ
اونمین سے ایک مین نُوْرًا روشنی بعضی تفسیرون مین ہے کہ چاند کا جرم آسمان دنیا مین ہے اور اوسکا نور سب آسمانون مین پھیلتا ہے
اسطرح جیسے زمین پر پھیلتا ہے اور اونکو روشن کردیتا ہے وَّجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا اوسنے آفتاب کو سِرَاجًا چراغ
اہل زمین کا کہ جسطرح چراغ اندھیرے کو اپنے گرد سے دور کردیتا ہے آفتاب رات کی تیرگی زمین پر سے ہٹا دیتا ہے اور حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جہت سے چراغ فرمایا کہ آپکے نور نے کفر اور نفاق کا نور عالم سے زائل کردیا قطعہ سراج جسم
دل چشم و چراغ جان رسول اللہ ہ کہ شمع ملت ست ازو پرتو احکام آن رخشان ہ درین ظلمت سرا گر نہ چراغ او فروختی شرع ہ کجا
کس را خلاصی بودی از تاریکی طغیان ہ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ اور خدا نے اوگایا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو
پیدا کیا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی خاک سے اونکا نہال ہستی اوگایا نَبَاتًا اچھا اوگانا اور جب ہمارے باپ آدم
علیہ السلام خاک سے پیدا ہوے تو ہم سب خاک سے مخلوق ہین ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ پھر لیجائیگا تمکو فِيْهَا زمین مین یعنی موت
کے بعد قبر مین لیجائیگا وَيُخْرِجُكُمْ اور نکالیگا تمکو قبرون سے اِخْرَاجًا نکالنا حساب کے واسطے اور جزا کے لیے وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے
کردیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو بِسَاطًا بچھونے کے مثل بچھی ہوئی کہ اوسمین آرام لینا اور اوسپر چلنا ہے
لِّتَسْلُكُوْا تاکہ چلتے ہو تم مِنْهَا اوسمین سے سُبُلًا فِجَاجًا راستے کشادہ راہون مین آن نصیحتون کے بعد قوم نوح کے عوام لوگون نے
غور و تامل کیا اور اونکے خواص اور رئیسون نے اونکو بہکایا اور بہٹکایا کہ جس حال پر تھے اوس سے بھی بدتر ہوگئے اور پہلے سے بھی
زیادہ ظلم کرنے نافرمانی اور عناد زیادہ کیا تو قَالَ نُوْحٌ کہا نوح علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر رَّبِّ اِنَّهُمْ اے میرے رب یہ جو
لوگ یعنی میری امت کے عام لوگ عَصَوْنِيْ عاصی ہوگئے میرے باب مین وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اونہون نے مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ
اوسکی کہ زیادہ نہین کیا مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ اوسکے مال اور اولاد نے اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان یا اور گمراہی یعنی اونہون نے
میرا حکم نہ مانا اپنے رئیسون اور سردارون کی متابعت کی جو اپنے مال اور اولاد پر مغرور تھے وَمَكَرُوْا اور مکر کیا قوم کے بزرگون نے مَكْرًا

ع ۲۰

كُبَّارًا ۝ مکر بڑا کہ اوسکے سبب سے کمینون اور نادانون کو اپنی طرف کھینچا اور مجملہ اونکے مکر کی تھی کہ غیبت پیغمبر کرتے ہیں کہ وَقَالُوا
اور کہا اونھون نے کہ لَا تَذَرُنَّ ہرگز نہ چھوڑو اٰلِهَتَكُمْ اپنے معبودون کی عبادت وَلَا تَذَرُنَّ اور نہ چھوڑو وَدًّا
ود کو اور وہ ایک بت تھا مرد کی صورت پر بنایا ہوا وَلَا سُوَاعًا ۝ اور نہ سواع کو اور وہ ایک بت عورت کی صورت تھا وَلَا يَغُوثَ
اور نہ یغوث کو اور وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَيَعُوقَ اور نہ یعوق کو اور وہ ایک بت گھوڑے کی صورت پر تھا وَنَسْرًا ۝
اور نہ نسر کو اور وہ ایک بت گدھ کی شکل پر تھا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ پانچ مردان صالح کے نام تھے کہ یہ لوگ حضرت آدم اور حضرت
نوح علیہما السلام کے زمانہ کے درمیان میں گذرے تھے اور لوگون کو اونسے اعتقاد تھا اور انکے مرنے کے بعد شیطان نے اونکی تصویرین
بنا دی اور تصویرین بنا دی تھین لوگ اونکی تعظیم کرتے تھے جب زمانہ گذرا تو پرستش کرنے لگے طوفان نوح کے بعد شیطان نے وہ بت نکالکر
عرب کو اونکی پرستش کا حکم کیا قبیلہ بنی کلب نے ود کو دومۃ الجندل میں رکھا اور سواع قبیلہ ہذیل میں تھا دریا کے کنارے اور یغوث کو
مذحج اور بنی غطیف اور بنی مراد نے اختیار کیا اور یعوق ہمدان میں جا پڑا اور نسر اہل حمیر اور آل ذی الکلاع کا معبود تھا
بیت کافران از بت بے جان چہ تمتع دارند باری آن بت بپرستید کہ جانے دارد ۔ غرضکہ نوح علیہ السلام نے حق تعالی سے
مناجات کی کہ خدایا قوم کے بڑے آدمیون نے غریب آدمیون سے کہا کہ ان بتون سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ وَقَدْ أَضَلُّوا اور حال
یہ ہے کہ گمراہ کیا قوم کے رؤسا نے ان بتون کے سبب كَثِيرًا بہتیرے آدمیون اور کمزور لوگون کو وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ
اور نہ بڑھا بار خدایا ظالمون کو إِلَّا ضَلَالًا ۝ مگر عذاب اور ہلاکت مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ گناہون کے واسطے أُغْرِقُوا
ڈبو دیے گئے طوفان میں فَأُدْخِلُوا نَارًا پھر داخل کیے گئے آگ میں یعنی قبرون کے اندر اور بعضون نے کہا ہے کہ آخرت میں
داخل کیے جاوینگے فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ پھر نہ پایا اونھون نے اپنے واسطے اونمین سے جنھین خدا ٹھہرایا تھا مِنْ دُونِ
اللَّهِ سوا خدا کے أَنْصَارًا ۝ یار اور مددگار کہ عذاب طوفان کو اونپر سے روکین لکھا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نوح کو خبر دی کہ
اب کوئی تیری قوم میں سے ایمان نہ لائیگا اور اونسے کوئی لڑکا بھی ایسا نہ پیدا ہوگا جو ایمان لاوے تو حضرت نوح علیہ السلام نے
مناجات کی وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ اے میرے رب لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ نہ چھوڑ روے
زمین پر مِنَ الْكَافِرِينَ کافرون میں سے دَيَّارًا ۝ دورہ کرنے والا یعنی کوئی آنے جانے والا اس سے ہلاک عام مراد ہے یعنی
کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ یقینی تو اگر چھوڑیگا اونکو تو يُضِلُّوا عِبَادَكَ وہ گمراہ کرینگے تیرے بندونکو
یعنی چاہینگے کہ مومنون کو بہکائین اور پھرائین وَلَا يَلِدُوا اور وہ نہ پیدا کرینگے إِلَّا فَاجِرًا مگر بدکار كَفَّارًا ۝
ناشکر گذار یعنی اونکے لڑکے پیدا ہوکر جب بالغ ہونگے تو کفار فجار غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِي اے میرے رب بخشدے
مجھکو وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو حضرت نوح کے والد ملک بن متوشلخ تھے اور اونکی ماں بہت مشہور قول کے موافق
شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن تھے حضرت نوح نے دعا کی کہ خدایا اونکو بخشدے وَلِمَنْ دَخَلَ اور اوس
شخص کو جو داخل ہو بَيْتِيَ میرے گھر میں اور میری ٹھہرنے کی جگہ یا میری کشتی یا مسجد میں مُؤْمِنًا اوس حال میں

کہ وہ مومن ہو وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخش دے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو جو قیامت تک ہونگے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس امت مرحومہ کے لوگ مراد ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جسطرح حضرت نوح کی دعا کافرون کے باب میں قبول ہوئی اسی طرح مومنوں کے باب میں بھی قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اور نہ زیادہ کر ظالموں یعنی کافروں کو اِلَّا تَبَارًا ۝ مگر ہلاکی سختی کے ساتھ نعوذ باللہ من ذلک

نصف ع

ایاتها ۲۸ رکوعاتها ۲ کلماتها ۲۸۶ حروفها ۱۱۲۴

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ جن کہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھائیس آیتیں ہیں

اس سے قبل سورہ احقاف میں مذکور ہوا کہ جن کا ایک گروہ بطن نخلہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے مشرف ہوا اور قرآن شریف سنکر وہ سب جن ایمان لائے تاویلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول سورہ اقرا پڑھتے تھے اور وہ لوگ یا سات تھے اور نہیں سے تین نجران کے تھے چار نصیبین کے صاحب کشاف نے کہا ہے کہ شیصان کے اور وہ اپنے قبیلوں میں بڑے بزرگ تھے اور ابلیس کا تمام لشکر اونھی سے ہے اور وہ گروہ جو ایمان لایا تھا اونسے اپنی قوم میں جاکر انواع واقسام کی باتیں کہیں حق تعالی اس سورت میں اونکی خبر دیتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی میری طرف کہ اَنَّهُ اسْتَمَعَ یہ کہ سنا قرآن بطن نخلہ میں نَفَرٌ ایک گروہ نے کہ دس سے کم تھے اور تین سے زیادہ مِّنَ الْجِنِّ گروہ جن میں فَقَالُوْٓا پھر کہا اونھوں نے جب اپنی قوم میں گئے کہ اے قوم کے لوگو اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہمنے سنا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ قرآن عجیب کہ آدمی کے کلام سے نہیں ملتا اور کوئی ویسی عبارت بنانے کی قدرت نہیں رکھتا يَّهْدِيْٓ راہ دکھاتا ہے اِلَى الرُّشْدِ راستی اور صواب اور دین و دنیا کی صلاح کی طرف فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم اوسکا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شریک نہیں لاتے اور شریک نہیں ٹھہراتے ہم بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ اپنے رب کے ساتھ کسی بت یا شیطان وغیرہ کو جسطرح پہلے ہم شریک کرتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى اور بیشک بڑا ہے جَدُّ رَبِّنَا ملک ہمارے رب کا یا برتر ہو اوسکی عظمت اور جلال مخلوقات کے ساتھ مجانس ہونے سے مَا اتَّخَذَ نہیں پکڑی اوسنے صَاحِبَةً کوئی عورت جیسا بعضے بدمذہب کہتے ہیں وَّلَا وَلَدًا ۝ اور نہ کوئی فرزند جیسا یہود و نصارا عزیر اور عیسی علیہما السلام کی نسبت فرزند خدا ہونے کا اعتقاد کرتے ہیں وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اور تحقیق کہتا ہے سَفِيْهُنَا جاہل اور نادان ہمارا یعنی ابلیس عَلَى اللّٰهِ اللہ پر شَطَطًا ۝ بات دور کہ اوسکی طرف جورو لڑکوں کی نسبت کرتا ہے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور ہم سمجھے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ یہ کہ نہیں کہتے ہیں آدمی وَالْجِنُّ اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ خدا پر جھوٹ تو ہمارا احمق یعنی ابلیس جو کہتا تھا ہم باور کرتے تھے جب ہمنے قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ وہ خدا پر جھوٹ باندھتا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ اور تحقیق کہ تھے رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ مرد آدمیوں میں سے کہ بعض مکانوں میں يَعُوْذُوْنَ پناہ لیتے تھے بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ مرد

جنون سے اسطرح پر کہ جب کوئی مرد آدمی ہولناک میدان مین پہونچتا تو کہتا کہ مین پناہ لیتا ہون اس جنگل کے سردار کی قوم کے
نادانون کے شر سے اور اعتقاد یہ تھا کہ اس پناہ مانگنے سے وہ شخص سالم اور امن مین رہتا ہے اور اہل مکہ ہولناک مقام مین پہونچتے تھے
کہ پناہ مانگتے ہین ہم خدیفہ بن بدر کی اس جنگل کے جن کے شر سے فَزَادُوْهُمْ تو زیادہ کیا آدمیون نے جنون کے واسطے
اس پناہ مانگنے کے سبب سے رَهَقًا ۝ تکبر اور سرکشی اور جہالت یہانتک کہ جن کہتے تھے کہ ہماری بزرگی اس درجہ ہے کہ آدمی ہمسے
پناہ ڈھونڈھتے ہین وَّاَنَّهُمْ اور تحقیق کہ آدمی یعنی کافر آدمیون نے ظَنُّوْا گمان کیا كَمَا ظَنَنْتُمْ جیسا تمنے
گمان کیا ہے اے جنو اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ کہ نہ اوٹھاویگا خدا کسی کو حساب و جزا کے واسطے وَّاَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَآءَ اور تحقیق کہ ہمنے مس کیا ہے آسمان کو اور چاہا کہ بات سننے کو ہم اوپر گئے اور ہمنے چاہا کہ آسمان مین ہم پہلے جیسا مین
فَوَجَدْنٰهَا تو ہمنے آسمان کو پایا مُلِئَتْ بھرا ہوا حَرَسًا شَدِيْدًا پاسبانون سخت قوی سے یعنی فرشتون
جو جنون کو منع کرنے اور روکنے کے واسطے نامزد ہے ہین وَّشُهُبًا ۝ اور اون آگ کے جھلکنے والے ستارون سے جو شیطانون
ہانکنے کے واسطے متعین ہوئے ہین وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ اور یقینی ہم تھے کہ بیٹھتے تھے مِنْهَا آسمان مَقَاعِدَ بیٹھنے کی
جگہون مین لِلسَّمْعِ سننے کو آسمانی خبرین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ہم آسمانون پر جاتے اور بیٹھنے
کی جگہون پر بیٹھتے تھے نہ پاسبان روکتے تھے نہ ستارون کی آگ سے ہم ہنکائے جاتے تھے فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ پھر اب جو جن
سننے کی خواہش کرتا ہے اب يَجِدْ لَهٗ پاتا ہے اپنے واسطے شِهَابًا روشن ستارہ آگ برسانے والا رَّصَدًا ۝ نگاہ رکھنے والا اور
منتظر کھڑا ہوا اوسکے جلانے کو وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اور بیشک ہم نہین جانتے کہ اَشَرٌّ اُرِيْدَ کیا برائی چاہی گئی ہے آسمان سے
ہمکو باز رکھنے مین بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اون لوگون کے ساتھ جو زمین پر آدمی ہین اَمْ اَرَادَ بِهِمْ یا چاہا ہے اونکے واسطے
رَبُّهُمْ اونکے رب نے رَشَدًا ۝ بھلائی اور صلاح وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور یقینی ہماری جنس مین سے نیک ہین یعنی
مومن نیک کام کرنے والے خیر مین سبقت لیجانے والے وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین ہے اس سے کمتر ہین یعنی خیر و شر مین
راہ چلنے والے كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ اور ہم ہین مختلف اور متفرق طریقون اور مذہبون والے معالم مین حضرت حسن بصری سے
منقول ہے کہ جسطرح آدمیون مین مختلف مذہبون کے لوگ ہین جیسے قدریہ و جبریہ و رافضی وغیرہ اسی طرح جنون مین بھی ہین وَّاَنَّا
ظَنَنَّآ اور بیشک ہمنے جانا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ یہ کہ ہم عاجز نہ کرسکینگے خدا کو جس جگہ ہون ہم فِي الْاَرْضِ زمین مین
یعنی اگر وہ ہمارے ساتھ کچھ کیا چاہے تو ہم اوسے اوس مین عاجز نہ کرسکینگے اپنے مقام مین مقابلہ اور مقاومت کے واسطے
ثابت قدم اور ساکن رہکر وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ اور عاجز نہین کرتے ہین ہم اوسے هَرَبًا ۝ بھاگنے کی رو سے اطراف مین
یا جہان کہ وہ قادر ہین وَّاَنَّا اور بیشک ہمنے لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى جب کہ سنا ہمنے قرآن کہ اہل عالم کا ہدایت
سبب ہے اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم اوسکا اور اوس شخص پر جس سے ہمنے سنا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ جنون کی ہدایت کو کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا مگر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکی

دعوت جن اور انس دونون کو پہونچی ہوئی ہے نظم داخل ہے دعوت جن و انس ہے تا قیامت آتش ہر نوع و جنس ہے اوست
سلطان و طفیلی وہمہ ہے اوست شاہنشاہ و طفیل وہمہ ہے فَمَن يُؤْمِنْ پھر جو کوئی ایمان لائے بِرَبِّهِ اپنے رب پر فَلَا يَخَافُ
تو وہ نہ ڈریگا بَخْسًا نقصان سے اپنی جزا مین وَلَا رَهَقًا اور نہ ظلم سے اپنے اوپر اور نہ اپنے کو عیب پہونچنے سے
وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ اور ہم میں سے مسلمان ہین پیغمبر پر ایمان لائے ہوے اور دین اسلام قبول کیے ہوے وَمِنَّا
الْقَاسِطُونَ اور ہم میں سے ظالم اور بیداد کرنے والے ہین اپنے اوپر کہ شرک کرتے ہین اور حق تعالی کا حکم نہین مانتے فَمَنْ
أَسْلَمَ پھر جسنے حکم مانا خدا کا جسطرح ہمنے حکم مان لیا ہے فَأُولَئِكَ تو اون حکم مان لینے والون نے تَحَرَّوْا قصد
کیا ہے رَشَدًا سیدھی راہ کا اور اوس راہ سے مقصد کو پہونچینگے وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ اور لیکن ظالم جو نہ ایمان لائے
حق پر فَكَانُوا تو وہ ہونگے لِجَهَنَّمَ آتش دوزخ کے واسطے حَطَبًا ایندھن کہ اونکے سبب سے آگ بھڑکائی اور دہکائی
جائیگی جیسے کافر آدمیون سے سلگائی جائیگی وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا اور پھر وحی کی ہے کہ اگر مستقیم ہون اہل مکہ عَلَى الطَّرِيقَةِ
سیدھی راہ پر یعنی ایمان لائین تو لَأَسْقَيْنَاهُم البتہ پلائینگے ہم اونکو مَّاءً غَدَقًا پانی بہت قحط اور تنگ سالی کے
بعد یعنی روزی ہم اونپر کشادہ کردینگے یا اگر جن اسلام پر استقامت اختیار کرین تو اونکو ہم بہت صاحب نعمت کرینگے یعنی دوزخ کی
وعید سے اونکو ہم امان دینگے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے اور مفسرون کے ایک گروہ نے عام لیا ہے یعنی اگر جن و انس اسلام پر مستقیم رہین تو ہم
اونپر معیشت کشادہ کردینگے لِّنَفْتِنَهُمْ تاکہ آزمائین ہم اونکو فِيهِ اوس فراخی مین کہ اوس نعمت کا شکر ادا کرتے ہین کیونکر
قیام کرتے ہین وَمَن يُعْرِضْ اور جو کوئی اعراض اور انکار کرے عَن ذِكْرِ رَبِّهِ اپنے رب کو یاد کرنے سے اور اوسکی نعمت یاد کرکے
شکر گزاری نہ کرے تو يَسْلُكْهُ داخل کریگا اوسکو خدا عَذَابًا صَعَدًا عذاب سخت مین جسمین راحت اور فرحت نہو وَأَنَّ
الْمَسَاجِدَ اور پھر وحی آئی ہے کہ مسجدین لِلَّهِ اللہ ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے لیے خاص ہین فَلَا تَدْعُوا تو نہ پکارو اور نہ پوجو
مَعَ اللَّهِ خدا کے ساتھ أَحَدًا کسی کو جسطرح یہود و نصارا اپنے کنیسون اور صومعون مین حضرت عزیر اور مسیح
علیہما السلام کو خدائی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور جسطرح بیت الحرام کے گرد اگرد کہتے ہین کہ لبیک لا شریک لک الا شریک
ہو لک اور بعضون نے کہا ہے اس مساجد سے تمام روے زمین مراد ہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین
کی مسجد ہے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا یعنی کردی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد
اور پاک تو زمین کے کسی قطعہ اور کسی بقعہ مین خدا کی یاد کے ساتھ دوسرے کی یاد خوب نہین بیت دل را بجز از یاد خدا
شاد مکن ؛ با یاد وی از کسے دگر یاد مکن ؛ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ اور تحقیق کہ جب کھڑا ہوا عَبْدُ اللَّهِ خدا کا بندہ
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطن نخلہ مین يَدْعُوهُ پکارتا تھا خدا کو اور نماز ادا کرتا تھا اور جن اوسکی قرأت سنتے تھے
كَادُوا يَكُونُونَ قریب تھا کہ ہون جن عَلَيْهِ لِبَدًا اوسپر لپٹ جانے والے شوق کے مارے سے جو
حق تعالی نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عبد اللہ کہا اسمین بہت نکتے ہین صحابہ کا قول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

ع ۱۹

علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ کوئی نام پسند نہین آیا اسواسطے کہ شرط عبادت اور عبودیت پہ جسطرح حضرتؐ قیام فرمایا اوسطرح
کسی کو اوسپر قیام کرنیکی قدرت نہ تھی تولاجرم منازل ملکی پر عروج کے وقت آپ اس نام سے ذکر کیے گئے سبحان الذی اسری
بعبدہ اور مدارج فلکی سے قرآن اوترنے کے وقت بھی آپکو اسی نام سے یاد فرمایا تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ
نظم ای بندہ شعار بندگی دوست ٭ کز جملہ بندگان گزین اوست ٭ وادند ز بندگیش شاہی ٭ کان راہ ندیدہ ہیچ شاہی ٭ کہ
کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تمنے عجب کام اختیار کیا ہی اور بڑا مہلکہ شروع کیا ہی اس مہم سے پھرو اور اس کام سے
رجوع کرو تاکہ ہم تمکو پناہ دین اور تمہاری حمایت کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قل کہہ مشرکون سے کہ بہرحال انما ادعوا
نہین پکارتا ہون مین یعنی نہین عبادت کرتا ہون مین مگر ربی اپنے رب کی ولا اشرک بہ اور شریک نہین ٹھہراتا ہون
مین اوسکے ساتھ احدا ۝ کسی کو قل انی لا املک کہہ کہ یقینی مین مالک نہین ہون لکم تمہارے واسطے
ضرا ضرر دفع کرنے کا ولا رشدا ۝ اور نہ بھلائی پہونچانے کا یعنی مین بندہ ہون اور بندہ کا کام خدا کی عبادت ہی
قل انی کہہ کہ بیشک مین لن یجیرنی نہ پناہ دیگا مجھے اور نہ پناہ مین لیگا مجھے من اللہ عذاب آلہی سے احد
کوئی یعنی اگر خدا مجھپر عذاب کرنا چاہے تو کوئی میری حمایت نہین کرسکتا ولن اجد اور نہ پاؤنگا مین ہرگز من دونہ
اوسکے سوا ملتحدا ۝ کوئی پناہ جسکی طرف ہم متوجہ ہون الا بلاغا مگر پہونچاتا ہون تمکو پہونچانا من اللہ خدا کے
پاس سے کہ وہ تمکو کافی ہی ورسلتہ اور پہونچاتا ہون اوسکے بھیجے ہوے پیغام ومن یعص اللہ اور جو کوئی نافرمانی
کرے خدا کی اوسکی عبادت مین ورسولہ اور اوسکے رسول کی امر ونہی مین فان لہ تو بیشک اوسکے واسطے ہی نار
جہنم آگ دوزخ کی خلدین فیہا ہمیشہ رہینگے اوسمین ابدا ۝ ہمیشہ کبھی اوس سے نجات نہ پائینگے اور ای ہمارے
حبیب آج تو کافر تجھکو کمزور اور بے یار ومددگار جانتے ہین اور تیرے اصحاب مین عاصی اور گنہگار ہوتے ہین حتی اذا راوا
یہانتک کہ جب دیکھینگے ما یوعدون جو کچھ وعدہ دیے گئے ہین دنیا مین جیسے واقعہ بدر یا آخرت مین فسیعلمون
تو قریب ہی کہ جانین جب وعدہ کیا ہوا عذاب دیکھین کہ مومن اور کافر کے گروہ مین سے من اضعف کون ہی بہت
ضعیف ناصرا یار اور مددگار کی راہ سے واقل عددا ۝ اور کون ہی بہت کم عدد کی راہ سے اور معلوم ہو جائیگا کہ کسکے
یار ومددگار بہت قوی اور بہت زیادہ ہین اور کسکے یار مددگار بہت ضعیف اور بہت کم ہین کافرون نے یہ آیت سنکر کہا کہ یہ وعدہ
کیا ہوا امر کب ظاہر ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قل کہہ جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ صحیح اور درست ہی مگر اوسکا وقت مجھپر پوشیدہ ہی ان
ادری نہین جانتا ہون مین کہ اقریب آیا نزدیک ہی ما توعدون وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو عذاب
ام یجعل لہ ربی یا مقرر کیا ہی میرے خدا نے اوسکے واسطے امدا ۝ زمانہ دور علم الغیب وہ جاننے والا ہی
پوشیدہ چیزون کا فلا یظہر تو ظاہر نہین کرتا اور مطلع نہین فرماتا علی غیبہ اوس غیب پر جو مخصوص ہی اوسکے علم کے
ساتھ احدا ۝ کسی کو الا من ارتضی مگر جسے پسند کر لیتا ہی من رسول اپنے رسول مین سے اور

اونمیں سے بعض پر اطلاع دیتا ہی تاکہ اوس رسول کا معجزہ ہو اور یہان رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ پس تحقیق کہ دراتا ہی یعنی کرتا ہی مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ اوس پسندیدہ رسول کے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهٖ اور اوسکے پیچھے سے رَصَدًا ۝ نگہبان فرشتے کہ اوسے بچائے رکھتے ہین لِّيَعْلَمَ تاکہ جان لے نبی جسکی طرف وحی آئی ہو اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا یہ کہ پہونچا دیے جبرئیل اور ملائکہ نے جو نزول وحی کے وقت اوسکے ساتھ رہتے ہین رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ پیغام بھیجے ہوے اپنے رب کے بے تغیر اور بے تبدیل وَاَحَاطَ اور گھیر لیا ہی خدا کے علم نے اور شامل ہوا ہی بِمَا لَدَيْهِمْ اوس چیز کے ساتھ جو رسولوں اور فرشتوں کے پاس ہی وَاَحْصٰى اور گن لیا ہی كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز کو عَدَدًا ۝ عدد کی رو سے یہانتک کہ مینہ کے قطرے اور ریگستان کی ریت اور مثل اسکے سب جانتا ہی اس سے سب معلوم کے ساتھ اوسکا کمال علم مراد ہی یعنی مطلقًا کوئی معلوم اوسکے دائرۂ علم سے باہر نہین ہی بیت ہر چہ دانستنی ست در دو جہان ٭ نیست از علم شاملش پنہان

سورۃ المزمل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی عشرون آیۃ
سورہ مزمل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتیں ہین

لکھا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوے تو اوس زمانہ کی ابتدا مین آپ نماز پڑھتے اور ایک کمل اوڑھے رہتے ام المؤمنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ ایک چادر مثل کمل تھا جو دوگز کا نصف مجھپر رہتا اور نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے لیتے اور اوسی کو اوڑھے ہوے نماز پڑھتے تو حق تعالی نے آپ سے خطاب فرمایا کہ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ اے کمل اوڑھنے والے اور بعضوں نے کہا ہی کہ زمل حمل کے معنی مین ہی یعنی اے بار نبوت اوٹھانے والے قُمِ الَّيْلَ اوٹھ رات کو یعنی نماز کے واسطے اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑی رات آرام کر اور اوٹھ کر نماز پڑھنا ابتداے اسلام مین فرض تھا اور تین مقدارون مین اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ شب کو نماز کے واسطے اوٹھ مگر تھوڑی رات کہ نِّصْفَهٗٓ آدھی رات ہی اَوِ انْقُصْ مِنْهُ یا کم کر آدھی رات سے قَلِيْلًا ۝ تھوڑی سی کہ ایک تہائی ہو اور اسکے کم نہ چاہئے اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کر آدھی رات پر کہ دو تہائیوں تک پہونچے اور یہ نہایت تھی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ اور آہستگی کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ قرآن یا اوسکے حروف تلاوت کے وقت ظاہر کر تَرْتِيْلًا ۝ ظاہر کرنا ایسا کہ سننے والا اونکو شمار کر سکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ترتیل سے وقفوں کا یاد رکھنا اور حرفوں کا ادا کرنا مراد ہی اِنَّا سَنُلْقِيْ تحقیق کہ قریب ہی کہ ہم وحی کرین اور اوتارین عَلَيْكَ تجپر قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ ایک بات بھاری یعنی کلام تکالیف شاقہ پر مشتمل کہ مکلفون پر اوسکا اوٹھانا گران ہو یا گران ہو امر و نہی و وعدہ و وعید حلال حرام حدود و احکام کی جہت سے یا اوسکا سننا کافرون کو گران ہو اور اوسکا سمجھنا منکرون پر یا اوسکا ثواب قیامت کے دن میزان یعنی ترازو مین بھاری ہو یا ثقیل ہو تجپر اوسکا لینا اور وہ وحی کی سخت صورت تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس کی سی آواز سنتے تھے اور وہ ناآواز سے ٹھہر جاتی

پڑھا تھا کیسے ہوئے حروف اور کلمات کا لینا عبادت کیے ہوئے طریقے سے باہر معلوم ہوتا تھا اور اس جہت سے اوس حال مین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت گرانی پہونچتی تھی چنانچہ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک دن نہایت شدت سے جاڑا تھا مین نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اوترتی ہے اور آپکی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہین اس طرح پر جو ذکر کیگئی جب وحی آتی اور آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اونٹ کے ہاتھہ پاؤن ٹیڑھے ہو جاتے اور اپنے یارون مین سے اگر کسی کی ران کا تکیہ آپ لگائے ہوتے تو اوسے ران ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور ایسے محل مین چہرہ مبارک زیادہ منور اور روشن ہو جاتا مصرع بسان گل کہ بحسن چمن برافروزد • بحر الحقائق مین ہے کہ قرآن فی نفسہ مفصل ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ کِتَابٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ اور سب آسمانی اوتری ہوئی کتابون کی نسبت اجمالی صورت رکھتا ہے اسواسطے کہ سب کی تصدیق کرنے والا اور سب کے مطابق ہے کہ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ پس قرآن کا ثقل اوسکی جمعیت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ صورت اجمالی اور صورت تفصیلی دونون کو جمع کرنے والا ہے اور دو امرون کو جمع کرنے والا یقینی بہت بھاری اور بہت بزرگ اور بہت کامل قدر بڑا ہوگا اور ایسا بوجھ اوٹھانے والا صاحب جمعیت کے سوا اور کوئی نہ چاہیے نظم حمل چنین بار بمقدار تست • کار کسیست کہ این کار تست • کس نتواند زدن اینجا نفس • قوت این کار تو داری و بس • اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ بیشک رات کی ساعت یا جو عبادت رات کو کیجاتی ہے یا شب کا قیام هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وہ بہت سخت ہے رنج اور کلفت کی رو سے اسواسطے کہ راحت اور نیند کا چھوڑ دینا نفس پر نہایت شاق ہے یا شب کو عبادت کرنے مین فراغت بڑی ہے اسواسطے کہ دن کو باسبب معیشت کے دل مشغول اور مصروف رہتے ہین اور رات کو طرح طرح کے خطرون سے فارغ ہو کر محراب عبادت مین متوجہ ہو سکتے ہین بیت خاموش شد عالم بشب تا چیست باشی در طلب • زیرا کہ بانگ ہر بدہ تشویش خلوت گاہ تست • وَأَقْوَمُ اور بہت سیدھا ہے قِيلًا ؕ مقال کی رو سے یعنی رات کو قرآن پڑھنا بہت خوب بات اور پختہ کام ہے کہ دل فارغ ہوتا ہے اور زبان دل کے ساتھ موافق ہوتی ہے زبان سے پڑھتا ہے اور دل سے اوسمین تفکر کرتا ہے اور ناشئۃ اللیل بعضون نے کہا ہے کہ مغرب اور عشا کا درمیان ہے یا عشا کے بعد صبح تک اور ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر ناشئہ یہ ہے کہ سو کر اوٹھے اِنَّ لَكَ بیشک تیرے واسطے فِي النَّهَارِ دن مین سَبْحًا طَوِيلًا ؕ آنا جانا لمبا ہے یعنی خلق کو دعوت اسلام کرتے ہو اور اونکے کامون مین مشغول رہتے ہو تو راتون کو تہجد ادا کرنا اولی ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر نام اپنے رب کا اور اسماء حسنی اوسکے ساتھہ اوسے پکار وَتَبَتَّلْ اور کٹ جا خلق سے اور توجہ کر إِلَيْهِ اوسکی عبادت کی طرف تَبْتِيلًا ؕ کٹنا پورا یعنی اپنے نفس کو ماسوی اللہ کے خیال سے خالی کر اور بالکل اوسی کی طرف متوجہ ہو جا فرد دل در و بند و زغیرش بگسل • ہرچہ جز اوست برون کن از دل • رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یہ بدل ہے ربک سے یعنی یاد کر اپنے رب کا نام جو رب ہے مشرق اور مغرب کا لَا إِلَٰهَ کوئی معبود نہین عبادت کے قابل إِلَّا هُوَ مگر وہ فَاتَّخِذْهُ تو پکڑ اوسکو وَكِيلًا ؁ اپنا کارساز اور مہمات اوسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ اوسپر جو کہتے ہین کافر اور تکذیب کرنے والے واہیات خرافات وَاهْجُرْهُمْ اور کٹ او

هَجْرًا جَمِيلًا ○ اچھا چھوڑنا یعنی مقام انتقام میں نہ رہ اور انہیں نصیحت نہ روک یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہو گیا وَذَرْنِي
وَالْمُكَذِّبِينَ اور چھوڑ مجھے تکذیب کرنے والوں أُولِي النَّعْمَةِ نعمت والوں کے ساتھ یعنی سرداران قریش کا کام میرے
ساتھ چھوڑ دے وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے انکو قَلِيلًا ○ مہلت تھوڑی سی یعنی تھوڑے ہی زمانہ میں انکو تکذیب کا بدلا دونگا
امام زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور جنگ بدر اور سرداران عرب کی ہلاکت میں تھوڑا ہی زمانہ گذرا إِنَّ لَدَيْنَا
بیشک ہمارے پاس ہے آخرت میں دشمنوں کے واسطے أَنْكَالًا بیڑیاں بھاری کہ اونمیں مقید ہونگے وَجَحِيمًا ○ اور بڑی
آگ دہکتی ہوئی کہ اوسمیں جل جائینگے وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا گلے میں اٹکتا ہوا جیسے ضریع اور زقوم وَعَذَابًا
أَلِيمًا ○ اور عذاب دردناک اور سوا اسکے بہت سی سختیاں کہ انکے سوا کوئی اوسکی حقیقت نہیں جانتا اس باب میں ہے کہ یہ
آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہو کر گر پڑے اور فرمایا کہ یہ وعدہ سچ ہونگے يَوْمَ تَرْجُفُ
الْأَرْضُ جس دن تھرتھرائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور تھرتھرائینگے پہاڑ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اور ہو جائینگے بڑے بڑے
پہاڑ كَثِيبًا ریت کا تودہ مَهِيلًا ○ پراگندہ یعنی سخت پہاڑ ریگ رواں کے مثل ہو جائینگے اوس روز کی ہیبت سے
إِنَّا أَرْسَلْنَا بیشک ہم نے بھیجا إِلَيْكُمْ تمہاری طرف اے اہل مکہ رَسُولًا ایک پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ گواہ تمہارے اقوال و افعال پر یعنی قیامت کے دن گواہی دینگے دعوت اسلام تمہارے قبول کرنے
اور نہ کرنے پر كَمَا أَرْسَلْنَا جس طرح بھیجا ہم نے إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ○ فرعون کی طرف رسول یعنی موسیٰ
علیہ السلام کو فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ تو عاصی ہو گیا فرعون اوس پیغمبر کے باب میں اور اونکی دعوت قبول نہ کی اور کہا
نہ مانا فَأَخَذْنَاهُ تو پکڑا ہم نے اوسے أَخْذًا وَبِيلًا ○ پکڑنا سخت یعنی پانی میں اوسے غرق کیا اور پانی کی راہ سے آگ تک
پہونچایا کفار قریش کی تہدید اس آیت میں مندرج ہے فَكَيْفَ تَتَّقُونَ پھر کیونکر بچاؤ گے اے مشرکو اپنی جانیں إِنْ
كَفَرْتُمْ اگر رہو گے اپنے کفر پر يَوْمًا اوس دن کے عذاب سے جسکی ہول يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ کریگی لڑکوں کو
شِيبًا ○ بوڑھے یعنی اونکے سر کے بالوں کو سفید کر دیگی اوس سے قلق اور غم کی کثرت مراد ہے اسواسطے کہ شدت غم آدمی کو جلد بوڑھا
کر دیتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اوس دن کے طول و درازی میں یہ مبالغہ ہوا السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ آسمان پھٹا ہوگا اوس روز کی
سختی اور ہیبت سے كَانَ وَعْدُهُ ہے وعدہ خدا کا یہ واقعے اور حادثے واقع اور حادث ہونے کے ساتھ مَفْعُولًا ○ ہونا إِنَّ
هَٰذِهِ بیشک یہ آیتیں تَذْكِرَةٌ نصیحت اور عبرت ہیں فَمَنْ شَاءَ پس جو کوئی چاہے اتَّخَذَ پکڑے إِلَىٰ رَبِّهِ اپنے رب کی
قرب کی طرف سَبِيلًا ○ راہ اس نصیحت کے سبب سے لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کہ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا آنحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور صحابہ راتوں کو اوٹھتے اور چونکہ رات کی مقدار میں نصف اور اوس سے کم اور زیادہ مشتبہ تھیں اوس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ قیام کی
محافظت کی رعایت نہ رہے رات تک نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ آپکے قدم مبارک ورم کر گئے اور شکم مبارک پر ضعف و لاغری
ہوئی اور رنگ روپ آیا فقد شقی فی ربہ کی ندا بلند کی تو حق تعالیٰ نے سال بھر کے بعد مومنوں پر رحم کیا اور انکا اوٹھانا آیت کی

ع ۱۴

إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَعْلَمُ جانتا ہی أَنَّكَ تَقُومُ کہ تو اوٹھتا ہی شب کو نماز کے واسطے أَدْنَىٰ بہت کم مِن ثُلُثَيِ
اللَّيْلِ دو تہائی رات سے وَنِصْفَهُ اور نصف اوسکا پڑھتا ہی تو آدھی رات وَثُلُثَهُ اور ایک تہائی وَطَائِفَةٌ اور اسی طرح اوٹھتے
ہین ایک گروہ کے لوگ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ اون لوگون مین سے جو تیرے ساتھ ہین تیرے اصحاب وَاللَّهُ اور اللہ
يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اندازہ کرتا ہی رات دن کا اور وہ جانتا ہی اوسکی ساعتون کی مقداریں اور اوسکا علم ہر شب اور دن
مقدارون مین تیرے قیام کو محیط ہی عَلِمَ جانتا ہی اللہ أَن لَّن تُحْصُوهُ یہ کہ تم طاقت نہین رکھتے ہو وقت انداز کرنے کی
اور اون اندازون کو نگاہ نہین رکھ سکتے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس پھرا تمہاری طرف عفو اور تخفیف کے ساتھ اور انداز کیا ہوا
قیام ترک کرنے کی رخصت دیدی فَاقْرَءُوا پس پڑھو مَا تَيَسَّرَ وہ چیز جو آسان ہو مِنَ الْقُرْآنِ قرآن مین سے
مراد یہ ہی کہ رات کی نماز مین سے جسقدر تمکو آسان ہو اوتنی پڑھو عَلِمَ أَن سَيَكُونُ جانتا ہی خدا کہ ہونگے مِنكُم تم مین
مَّرْضَىٰ بیمار وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ اور دوسرے سفر کرینگے فِي الْأَرْضِ زمین مین يَبْتَغُونَ ڈھونڈھتے ہین
مِن فَضْلِ اللَّهِ خدا کے فضل و کرم مین سے یعنی تجارت کرتے ہین اور حلال وجہون سے کسب معاش کرتے ہین وَآخَرُونَ
يُقَاتِلُونَ اور دوسرے قتال کرتے ہین فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین بیمارون کو بیماری سے اور مسافرون کو تجارت
اور مجاہدون کو جہاد سے رنج اور محنت ہوتی ہی تو رات کی نماز اور اوسکی مقدارین گھیرنے مین تمپر تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوا
مَا تَيَسَّرَ تو پڑھو جو کچھ میسر اور آسان ہو مِنْهُ قرآن مین سے اور یہ حکم بطور فرضیت کے ہی یعنی نماز مین قرآن پڑھنا اور
بعضون نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو نماز کے باہر اور یہ حکم بطریق مندوب اور مستحب ہونے کے ہی جس مقدار قرآن پڑھنا مندوب اور
مستحب ہی اوسمین اختلاف کیا ہی اور وہ تین آیتین ہین یا سو یا دو سو یا ہر مہینے مین ختم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی
حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حکم کیا کہ ہر مہینے مین ختم قرآن کرو اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مین اپنے مین قوت پاتا ہون یعنی مین جلدی پڑھ سکتا ہون فرمایا کہ بیس راتون مین ختم کرو پھر عرض کی کہ مجھے زیادہ قوت ہی فرمایا
کہ سات دن مین پڑھو اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرو صاحب معالم رحمہ اللہ تعالی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ
نقل کرتے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایکدن یا رات مین پچاس آیتین پڑھے اوسے غافلون مین نہین
لکھتے اور اگر سو آیتین پڑھے تو اوسے فرمانبردارون مین لکھتے ہین اور اگر دو سو آیتین پڑھے تو اوسکے ساتھ قرآن دعوی اور
خصومت نکریگا قیامت کے دن اور اگر پانسو آیتین پڑھا کرے تو اوسکے واسطے ایک قنطار ثواب لکھتے ہین وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
اور قائم رکھو نماز فرض وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوۃ واجب وَأَقْرِضُوا اللَّهَ اور قرض دو خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض
نیک یعنی راہ خیر مین مستحب اخراجات کرنے اور اوسکے عوض بہشت پانے کا اشارہ ہی وَمَا تُقَدِّمُوا اور جو کچھ آگے بھیجوگے
لِأَنفُسِكُم اپنی ذاتون کے واسطے مِّنْ خَيْرٍ نیکی سے تَجِدُوهُ تو پاؤگے اوسے عِندَ اللَّهِ خدا کے پاس هُوَ خَيْرًا
وہ بہتر ہی وَأَعْظَمَ اور بہت بڑا ہی أَجْرًا اجر کی رو سے یعنی دنیا کے سب ثواب سے ثواب پاؤگے ایک کا دس اور سات سو اور اوس سے بھی زیادہ یا

حساب وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور مغفرت چاہو خدا سے ہر حال میں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک خدا بخشنے والا ہے بندوں کو رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے اونپر اوسکی شفقت اور مہربانی بیان سے باہر ہے

سورۃ المدثر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ست وخمسون آیۃ
سورۂ مدثر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	چھپن آیتیں ہیں ۵۶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابتداء زمانۂ وحی میں میں راہ جاتا تھا ناگاہ آسمان کی طرف سے میں نے ایک آواز سنی نگاہ اوٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا زمین آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے اوسکی ہیبت اور قد و قامت کی عظمت سے مجھ پر خوف طاری ہوا میں گھر پھر آیا اور میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے اوڑھاؤ تو مجھ پر کپڑے اوڑھا دئے اور میں اوسی اندیشے میں تھا کہ حضرت ذوالجلال عم نوالہ نے وحی بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ اے کپڑے اوڑھنے والے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دثار نبوت مراد ہے یعنی اے لباس رسالت پہننے والے قُمْ اوٹھ اپنی خوابگاہ سے یا قائم ہوجا امر رسم نبوت ادا کرنے پر فَاَنْذِرْ ○ پس ڈرا خلق کو عذاب الٰہی سے اگر اوسکے سوا اور کی عبادت کریں وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ اور اپنے رب کو تعظیم کے ساتھ یاد کر وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ اور اپنے کپڑے پاک کر میلوں سے یا کوتاہ کر سرداران عرب کے خلاف کہ وہ لباس لمبا پہنتے ہیں اونکی عادت ترک کرنے پر پہلی علامت ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنا لباس کوتاہ کر فَاِنَّهٗ اَتْقٰى وَاَنْقٰى وَاَبْقٰى اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ جو کچھ نہ چاہیے اوس سے اپنے نفس کو پاک کر نفحات میں شیخ ابوالحسن علی شاذلی مغربی قدس اللہ سرہ سے نقل ہے کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی طَهِّرْ ثِيَابَكَ مِنَ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ یعنی اپنے کپڑے میل سے پاک کر تاکہ تو بہرہ مند ہو مدد الٰہی اور تائید خدا سے ہر دم میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہیں فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے پانچ خلعت پہنائے ہیں خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام اور جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہے اوس پر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے اور جو خدا کو پہچانتا ہے اوسکی نگاہ میں سب چیزیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں اور جو کوئی خدا کو وحدانیت اور یگانگی کے ساتھ جانتا ہے وہ اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا اور جو خدا پر ایمان لاتا ہے وہ ہر چیز سے امین ہو جاتا ہے اور جسکو صفت اسلام حاصل ہو جاتی ہے وہ خدا کا گناہ نہیں کرتا اور اگر گنہگار ہو جاتا ہے تو عذر کرتا ہے اور جب عذر کرتا ہے تو عذر قبول ہوتا ہے تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ یہاں سے میں نے ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کے معنی جانے فہمیدم و تو پوشیدہ لطف یزدانی جامۂ ایست از صفات روحانی پاک دارش ز لوث خشم و شہوت دور تا پاکیزگی شوی مشہور وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ اور سب گناہوں سے کنارہ کر یعنی جس تقوے پر تو ہے اوسی پر رہ وَلَا تَمْنُنْ اور دیگر احسان نہ رکھ تَسْتَكْثِرُ ○ تاکہ تو زیادہ لے یا نیک کام کرکے خدا پر احسان نہ رکھ کہ اوسکو تو بہت شمار کرے یا تبلیغ احکام کرکے لوگوں پر احسان جتا کر اونسے

بہت بلا تو طلب کرے ولربک فاصبر اور اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر یا تو اون رنجون کے تحت مین
خدا کے واسطے صابر رہ فاذا نقر پھر جب پھونکا جائیگا فی الناقور صور مین یعنی دوسری بار پھونکا جاوے اوسکا اثر
فذلک تو یہ پھونکنا یومئذ اوس روز یوم عسیر نشانی ہے سخت دن کی علی الکافرین کافرون پر
غیر یسیر نہ آسان ہوگا اگرچہ ہول سختی اوس دن عام ہوگی لیکن حق تعالیٰ اپنے کرم عام سے مومنون پر سے سختی اور
دشواری اوٹھالیگا اور کافرون پر سختی باقی رہیگی اور حساب مین اونکے ساتھ سختی اور تنگی کرینگے اور اونکا منہ سیاہ ہوجائیگا اور اونکے
نامہ اعمال اونکے بائین ہاتھ مین دینگے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لعنہ اللہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورہ حم مومن کے
شروع کی آیتین سنکر قوم مین پہونچا اور یہ بات کہی کہ قسم خدا کی کہ اب محمد سے مین نے ایسا کلام سنا ہے کہ نہ آدمی کا کلام ہے اور نہ جن کا
اوسمین وہ حلاوت اور شیرینی ہے کہ کسی کلام مین نہین ہوتی اور اوسمین وہ طراوت اور تازگی ہے کہ کسی کلام مین نہوگی اوس نہال
اقبال کی ٹہنیاں شگفتہ اور تون کی پھل پھول والیان ہین اور اوس شجرہ طیبہ کی جڑ فصاحت اور بلاغت کی رگون سے خوب
محکم اور مضبوط ہوگئی ہے یہ کلام غالب آئیگا مغلوب نہوگا اور بلندی سے پستی کی طرف نہ جھکیگا قریش نے یہ بات سنکر گمان کیا
کہ ولید ایمان لایا ابوجہل طرح طرح کی باتین کرکے اوسے عصبیت جاہلیت مین پھرلایا یہانتک کہ قرآن کو سحر کہا خبر رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نہایت غمگین ہوے اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ ذرنی چھوڑ دے مجھے ومن خلقت اور
اوسکو جسے پیدا کیا ہے مینے وحیدا اکیلا بے آل و اولاد بے یار و مددگار اور ایک قول ہے کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے
یعنی اپنی قوم مین ایک وجعلت لہ اور دیا مین نے اوسے مالا ممدودا مال کھینچا ہوا یعنی بہت لکھا ہے کہ
اوسکے پاس زر نقد دس لاکھ دینار تھے اور مکہ اور طائف کے درمیان اوسکے اونٹ گھوڑے بکریان بہت تھین باغ اسباب لونڈی
غلام بےشمار تھے وبنین شہودا اور بیٹے دیئے مینے اوسکو بیٹے اوسکے ساتھ حاضر اور موجود کہ نہین یعنی تجارت اور کسب معاش کے
واسطے سفر کے محتاج نہ تھے اور ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ محفلون مین حاضر ہوتے لکھا ہے کہ اوسکے دس بیٹے تھے اونمین خالد اور عمارہ اور
ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے ومہدت لہ اور بچھایا مینے اوسکے واسطے جاہ و ریاست کا بچھونا تمہیدا
بچھا کر یہانتک کہ ریحانہ قریش اوسکا لقب ہوگیا تھا یا بنایا مینے اوسکا کام خوب بناکر ثم یطمع پھر طمع رکھتا ہے ان
ازید یہ کہ زیادہ کرین ہم اپنے عطیے اوسکے باب مین کلا ہرگز نہ ہم ایسا کرینگے اور اپنی نعمتین اوسکو زیادہ نہ دینگے
انہ کان بیشک وہ ہے لآیاتنا ہمارے کلام کی آیتون کا عنیدا مخالف اور اونمین جھگڑا کرنے والا اور اونکو جادو
ساتھ نسبت دینے والا اکثر تفسیرون مین ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسکا جاہ و مال گھٹنے لگا اور اوسکے فرزند اوس سے برگشتہ
ہوگئے اور بعضے مرگئے اور وہ محتاج ہوا ہلاک ہوا سارہقہ قریب ہے کہ پہونچاوین ہم اوسے صعودا
صعود پر اور وہ ایک پہاڑ ہے آگ کا ستر برس مین اوسکے اوپر چڑھ سکتے ہین اور اوسکے اوپر چڑھتے ہی پھر نیچے گر پڑتے ہین
تفسیرون مین ہے کہ تکلیف دینگے اوسکو صعود پر چڑھنے کی اور وہ ایک پتھر ہے دوزخ مین کہ اوسپر نہین جا سکتے تو اوسکو

آگ کی زنجیروں میں جکڑ کر آگے سے کھینچینگے اور پیچھے سے آگ کے گرز مارینگے کہ اوس جگہ پر جاوے اور ولید کے واسطے جزا اور سزا کی
یہ بڑی وعید ہے اِنَّهٗ فَكَّرَ تحقیق اوسنے فکر کی کہ قرآن پر کیا طعن کرے وَقَدَّرَ اور اپنے دل میں اندازہ ٹھیک
کیا کہ کیا کہے اسکے قبل مذکور ہوا ہے کہ اوسنے قرآن کی تعریف کی اور جب قریش نے اوسکو ملامت کی تو اوسنے کہا کہ تم محمد کو
مجنون کہتے ہو اور یقینی جانتے ہو کہ اوسکی عقل کامل ہے اور شیطان کو اوسپر قابو نہیں اور تم خیال کرتے ہو کہ محمد کاہن ہے
خدا اوس سے کاہن ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ کذاب ہے یعنی بڑا جھوٹا ہے ہرگز جھوٹ کی تہمت
اوسپر نہیں لگی اور تم گمان کرتے ہو کہ شاعر ہے اور اوسکا کلام شعر سے نہیں ملتا کفار قریش بولے کہ اچھا تو ہی فکر کر کہ اوسکو کیا
کہ سکتے ہیں اور اوسکے کلام کو کس چیز سے نسبت دے سکتے ہیں ولید نے فکر کی اور اپنے دل میں خیال باندھا کہ محمد ساحر ہے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَقُتِلَ بس مارا گیا ہو جیو كَيْفَ قَدَّرَ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ پھر بس مارا گیا ہو جیو كَيْفَ
قَدَّرَ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ نَظَرَ پھر اوسنے فکر کی قرآن کے باب میں دوبارہ ثُمَّ عَبَسَ پھر منہ سکوڑا کہ اوسمیں
طعن کا موجب نہ پایا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نگاہ کی اور اپنا منہ ٹیڑھا کیا وَبَسَرَ اور تیوری چڑھائی کہ کچھ
طعن پیدا نہ ہوسکا ثُمَّ اَدْبَرَ پھر پیٹھ پھیری حق سے یا پیغمبر حق سے وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا اونکی متابعت سے فَقَالَ پھر
کہا کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ جو محمد کہتے ہیں اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ مگر جادو کہ تعلیم کیا جاتا ہے ساحروں سے اِنْ هٰذَآ
نہیں ہے یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ مگر کلام آدمی کا یعنی ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کا سَاُصْلِيْهِ قریب ہے کہ ڈالدونگا میں
ولید کو سَقَرَ دوزخ کے پانچویں درکہ میں کہ اوسکا نام سقر ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ اور کسنے واقف کیا
تجکو کہ کیا ہے سقر لَا تُبْقِيْ وہ آگ ہے جو باقی نہ چھوڑیگی گوشت پوست رگ پٹھے ہڈیوں کو کسی دوزخی پر بلکہ سب کو جلادیگی اور
پھر حق تعالیٰ اونکے اجزا نئے پیدا کریگا وَلَا تَذَرُ اور نہ چھوڑیگی دوبارہ جب تک نہ جلاوے لَوَّاحَةٌ وہ آگ سیاہ
کرنیوالی لِّلْبَشَرِ کافروں کی کھال کو عَلَيْهَا اوس آگ پر تِسْعَةَ عَشَرَ اونیس فرشتے یا اونیس قسم کے
فرشتے مسلط اور متعین ہیں نگہبانی میں ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دوزخ کے فرشتوں کو پوچھا آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا دوسری بار دو انگوٹھا
بند کر لیا اور یہ آیت آپکے کلام کی تصدیق میں نازل ہوئی اور یہود نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہے اور اس عدد کی تخصیص میں
مفسروں اور مذکروں نے تکلفات کیے ہیں از انجملہ ایک یہ بات ہے کہ تسعۃ یعنی نو کا عدد اکائیوں کا اکثر ہے اور عشر یعنی دس
دہائیوں کا اقل ہے تو یہ عدد جامع ہے اکثر قلیل کو کہ نو ہے اور اقل کثیر کو کہ دس ہے اور باقی وجہیں جواہر التفسیر میں مذکور ہیں لکھا ہے کہ
یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابوجہل بولا کہ ای گروہ قریش دوزخ کے فرشتے اونیس سے زیادہ نہیں ہیں کیا تم میں سے دس آدمی ایک
ایک فرشتہ کو دفع نہ کر سکینگے ابو الاسد بن کلدۃ الجمحی بن علی بولا کہ سترہ کو تو میں کافی ہوں دس کو پیٹھ سے اور سات کو چھاتی سے
باقی دو کو تم کفایت کرتے ہو اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ بولا کہ صراط پر میں تمھارے آگے دس کو داہنے ہاتھ سے اور نو کو

بائین ہاتھ سے ڈھکیل کر صحیح سلامت بہشت میں ہم چلے بھی جاینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا جَعَلْنَا اور نہیں کیا ہم نے
اَصْحٰبَ النَّارِ دوزخ کے خازنوں کو اِلَّا مَلٰٓئِكَةً مگر فرشتے کہ تمام خلق میں بہت قوی ہیں نقل ہے کہ دوزخ کے
خازنوں کا رئیس مالک ہے اور مالک کے ساتھ اٹھارہ اور ہیں اونکی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور اونکے [illegible] سفید
اور منہ کی لپٹ آگ کے مانند اونکے شعلے اونکے منہ سے نکلتے ہیں اور اونکے دونوں کاندھوں کے درمیان سال بھر چلنے کی مسافت
ہے اونمیں سے ایک ایک ہاتھ میں ستر ہزار کافروں کو دوزخ کے جس کونے میں چاہیگا ڈالیگا اور فرشتوں کا ذکر کافروں کا وہ کلام قطع
کرنے کو کیا کہ وہ جانیں کہ دوزخ کے خازن آدمی نہیں ہیں فرشتے ہیں اور سب آدمی ایک فرشتے کو سمجھنے کی طاقت نہیں
رکھتے مقابلہ کا کیا ذکر وَمَا جَعَلْنَا اور نہیں کیا ہم نے عِدَّتَهُمْ اونکا شمار کہ اونیس ہیں اِلَّا فِتْنَةً مگر کم عدد کہ
فتنہ کا سبب ہو لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگوں کے واسطے جو کافر ہیں یعنی وہ ہنسی اور تعجب کرین کہ اونیس کیونکر
تمام جن و انس پر عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ تا یقین کریں وہ لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہیں کتاب
اسواسطے کہ قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والا پاتے ہیں وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور تاکہ زیادہ کرے ایمان والوں
اِيْمَانًا ایمان اس کلام کے سبب یا اہل کتاب کی تصدیق کی وجہ سے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اور تاکہ شک نہ لائیں وہ
لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ عطا کیے گئے ہیں توریت وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان والے اہل اسلام سے جو دوزخ کے
خازنوں کے عدد پر ایمان لائے ہیں وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ اور تاکہ کہیں وہ لوگ کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلوں میں مَرَضٌ
بیماری ہے شک و نفاق کی وَّالْكٰفِرُوْنَ اور [illegible] کافر [illegible] ارادہ کیا ہے [illegible] بِهٰذَا مَثَلًا
اس عدد سے کہ عجیب ہے مثل کی کَذٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی میں چھوڑتا ہے خدا مَنْ يَّشَآءُ جسے
چاہتا ہے وَيَهْدِيْ اور ہدایت کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے نقل ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اے گروہ قریش اب تو محمد انیس
یار و مددگار سے زیادہ نہیں رکھتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا يَعْلَمُ اور نہیں جانتا جُنُوْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے لشکر
کہ وہ فرشتے ہیں پیغمبروں کے معین اور مددگار اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ سب معلومات کا عالم ہے وَمَا هِيَ اور نہیں ہے سقر کی
تمثیل یا خازنوں کی تعداد یا یہ سورت اِلَّا ذِكْرٰى مگر ایک نصیحت لِلْبَشَرِ آدمیوں کے واسطے كَلَّا ایسا نہیں ہے کہ
کوئی سقر کا انکار کر سکے وَالْقَمَرِ قسم چاند کی کہ وقتوں اور مدتوں کی پہچان اوس سے متعلق ہے وَالَّيْلِ اور قسم رات کی اِذْ
اَدْبَرَ جب جاتی ہے دن کے آگے سے اور بعضے نے اِذَا الف کے ساتھ اور دبر ماضی کا صیغہ دبر سے پڑھا ہے یعنی رات جب آتی ہے دن کے
پیچھے سے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم صبح کی جب روشن کرتی ہے عالم کو اِنَّهَا بیشک سقر لَاِحْدَى
الْكُبَرِ البتہ ایک درکہ دوزخ کے بڑے درکوں میں سے ہے نکتہ کہا ہے اوسکو ایک چیز کہ اوس سے ڈراتے ہیں
آدمی کو کہ بیان ہے کہ حق تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ قُمْ فَاَنْذِرْ یعنی کھڑا ہو ڈرانے والا نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ
آدمیوں کے واسطے تاکہ تجھسے نصیحت پکڑکر گناہ سے پرہیز کریں لِمَنْ شَآءَ بشر سے بدل ہے یعنی تو ڈرانے والا ہے

اور پہلے قول کے موافق دوزخ ڈرانے والی ہوا واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ يَّتَقَدَّمَ یہ کہ آگے بڑھ چلے جزا اور طاعت مین
اَوْ يَتَاَخَّرَ یا باز رہے شر کر اور معصیت سے یعنی سب گروہون کو نصیحت کرنے والے ہو تم اے ہمارے حبیب یا سب کو دوزخ نصیحت
کرنے والی ہے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کیے ہین کام گرو ہے یعنی
دوزخ مین یا ہر داورا اوس کام پر روکا اور قید کیا ہوا ہے اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ مگر داہنے ہاتھ والے کہ وہ اپنے گناہ پر گرو نہین
ہین آگے ہین اسواسطے کہ اونکے گناہ بخشدیے گئے ہین بعضون نے کہا ہے کہ یہان اہل یمین سے مومنون کے لڑکے یا فرشتے مراد ہین
فِيْ جَنّٰتٍ بہشتون مین یعنی جنتون کے اونچے محلون میں ہونگے دوزخ کو دیکھنے والے يَتَسَآءَلُوْنَ پوچھینگے عَنِ
الْمُجْرِمِيْنَ مشرکون کا احوال اور کہینگے کہ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ کیا چیز لائی تمکو بیچ دوزخ مین قَالُوْا
مشرک کہینگے اونکے جواب مین کہ لَمْ نَكُ نہ تھے ہم دنیا مین مِنَ الْمُصَلِّيْنَ نماز پڑھنے والون مین سے یعنی نماز
فرض ہونے کا ہم اعتقاد نہ رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ اور نہ تھے ہم کہ مال زکوۃ سے نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ کھانا دین فقیر کو
وَكُنَّا نَخُوْضُ اور تھے ہم کہ بحث کرتے تھے ہم محمد کی شان مین اور اونکی غیبت مین مشغول ہوتے تھے مَعَ الْخَآئِضِيْنَ
بحث کرنے والون کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تھے ہم کہ تکذیب کرتے تھے بِيَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کی اور اوسے ہم باور
نکرتے تھے حَتّٰى یہان تک کہ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ آگئی ہمکو موت اور اوس سے پہلے جو باتین ہوتی ہین اور اوسی حال مین
ہم مر گئے فَمَا تَنْفَعُهُمْ تو نفع نکریگی اونکو شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ شفاعت سب شفاعت کرنے والون کی اگر
تقدیر یہ کہ وہ اون مشرکون کی شفاعت کرین اور یہ بات محال ہے فَمَا لَهُمْ پھر کیا ہے اونکو کہ ہمیشہ عَنِ التَّذْكِرَةِ نصیحت سے
مُعْرِضِيْنَ قرآن یا اوسکی نصیحتون سے انکار کرنے والے ہین كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ حُمُرٌ جنگلی گدھے ہین مُّسْتَنْفِرَةٌ ڈرے ہوئے
فَرَّتْ بھاگ گئے والے کہ بھاگے ہون مِنْ قَسْوَرَةٍ شیر سے یا شکاری سے یا پھندے سے یا تیر انداز آدمی سے یا مختلف
آوازون سے یعنی جسطرح جنگلی گدھے ان چیزون سے بھاگتے ہین اوسیطرح وہ قرآن سننے سے بھاگتے ہین اسواسطے کہ نہ
سننے والا کان اور نصیحت قبول کرنے والے دل نہین رکھتے ہین جیسا کہ مثنوی مین اشارہ کیا ہے مثنوی از کجا این قوم پیغام
از کجا ۞ از جمادی جان کجا باشد رجا ۞ فہمہاے کہنہ کوتہ نظر ۞ صد خیال بد در آرد در فکر ۞ راز جز با راز دان انباز نیست ۞
راز اندر گوش منکر راز نیست ۞ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مشرکون نے کہا کہ اے محمد ہمین خبر پہونچی ہے کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین
رات کو گناہ کرتا صبح کو صحیفہ پاتا اوسمین گناہ اور گناہ کا کفارہ لکھا ہوتا تم بھی ہمارے واسطے ایسی کوئی چیز لاؤ یا یہ بات کہ ہم پھر
ایمان نلائینگے جب تک ہمارے نام آسمانی نوشتہ نہ لاؤ کہ اوسمین لکھا ہو کہ خدا کا نامہ ہے فلانے بندے کی طرف چاہیے کہ محمد کی اطاعت
کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ تو ہمارا کلام سننے سے بھاگتے ہین یا اوسپر ایمان نہین لاتے ہین بَلْ يُرِيْدُ بلکہ چاہتا ہے
كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونمین سے اَنْ يُّؤْتٰى یہ کہ دیا جاوے صُحُفًا نامے مُّنَشَّرَةً کھلے ہوئے مہر
اس مضمون کے کہ اے فلان محمد کی پیروی کر كَلَّا ہرگز نہ دیے جائینگے اونکو یہ نامے اور اگر دیے بھی جائین تو بھی وہ ایمان

نہ لائینگے پس اونکا انکار اسواسطے نہیں کہ نامہ نہیں دیا جاتا بل لا یخافون الآخرۃ ○ بلکہ وہ نہیں ڈرتے عذاب آخرت سے کلا حقا کہ وہ نہیں ہی جو وہ قرآن کے باب مین کہتے ہین کہ سحر ہی یا آدمی کا کلام انہ بیشک قرآن تذکرۃ ○ نصیحت ہی اور یاد کرنا فمن شاء ذکرہ ○ پھر جو کوئی آدمی نصیحت لیا چاہے اوس نصیحت سے وما یذکرون اور نہیں یاد کرتے اوسے الا ان یشاء اللہ مگر یہ کہ خدا چاہے کہ وہ یاد کرین ھو اھل التقوی وہ قابل اسکے ہی کہ اوس سے ڈرین و اھل المغفرۃ ○ اور بخشنے والا ڈرنے والون کو

سورۃ القیمۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی اربعون ایۃ
سورہ قیامہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چالیس ۴۰ آیتین ہین

لا اقسم لا نفی کا فعل قسم مین تاکید کے واسطے ہوتا ہی تو معنی یہ ہین کہ البتہ قسم کھاتا ہون مین بیوم القیمۃ ○ قیامت کے دن کی ولا اقسم اور البتہ قسم کھاتا ہون مین بالنفس اللوامۃ ○ ملامت کرنے والے نفس کی اور نفس متقیہ مراد ہی کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت کے سبب سے ملامت کرتا ہی یا وہ نفس مقصود ہی جو اپنے کو ہمیشہ تقصیر مین ملامت کیا کرتا ہی اگرچہ عبادتون مین وسکی کوششین اور محنتین بہت ہون یا نفس مطلقہ مراد ہی جو نفس امارہ کو ہمیشہ ملامت کیا کرتا ہی نفس لوامہ کی قسم کھا کر حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ تم اوٹھائے جاؤگے لکھا ہی کہ عدی بن ربیعہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کا حال پوچھا جب حضرت نے اوسکی خبر دی تو وہ بولا کہ اگر اوس روز کو مین آنکھون سے دیکھون تو بھی باور نہ کرون کیا یہ متفرق ہڈیان باہم مجتمع ہونگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ایحسب الانسان کیا گمان کرتا ہی آدمی یعنی عدی بن ربیعہ الن نجمع کہ ہم جمع نہ کرینگے عظامہ ط ہڈیان پراگندہ اوسکی اس سے اوسکا نفس مراد ہی کہ ہڈیان اوسکا قالب ہین بلی ہان ہم جمع کرینگے پس چاہیے کہ سمجھ جائے کہ قدرین قادرین علی ان نسوی اس بات پر کہ ہم برابر اور درست کرین بنانہ ○ اوسکی اونگلیون کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اوسکی اونگلیون کی پورین اور سرے اکٹھا کرنے پر ہم قادر ہین تو بڑی بڑی ہڈیون کا اکٹھا کرنا کیا بات ہی بل یرید الانسان بلکہ چاہتا ہی عدی یا ہر آدمی چاہتا ہی لیفجر یہ کہ جھوٹ کہے امامہ ○ اوس چیز کو جو اوسکے سامنے ہی بعث اور حساب یسئل پوچھتا ہی ہنسی سے کہ ایان کب ہوگا یوم القیمۃ ○ قیامت کا دن فاذا برق البصر ○ پس جب ٹھہر جائیگی آنکھ وخسف القمر ○ اور تیرہ و تاریک ہو جائیگا چاند وجمع الشمس والقمر ○ اور اکٹھا کیے جائینگے آفتاب ماہتاب یعنی اونکو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کرکے دریا مین ڈالدینگے یقول الانسان کہیگا آدمی یعنی کافر تکذیب کرنے والا یومئذ اوس دن این المفر ○ کہان ہی بھاگنے کی جگہ کلا نہین ہی کوئی بھاگنے کی جگہ لا وزر ○ کوئی پناہ کی جگہ نہوگی کافرون کو الی ربک تیرے رب کی طرف یعنی اوسکے حکم کی طرف یومئذ المستقر ○ اوس روز

قرارگاہ خلق ہے یعنی اپنی مشیت سے جنتیون اور دوزخیون کے ٹھہرنے کی جگہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ آگاہ کیا جائیگا آدمی
یَوْمَئِذٍ اوس روز بِمَا قَدَّمَ اوس چیز پر جو اوسنے آگے بھیجے ہین اعمال وَاَخَّرَ ط اور جو کچھ اوسنے پیچھے رکھے ہین اموال
شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ گناہ تو آگے بھیجتا ہے جو آفت کے ساتھ ہے اور مال پیچھے رکھتا ہے جو حسرت کے ساتھ ہے گناہ کو توبہ سے
نیست کرے کہ باقی ہے اور مال صدقہ دیکر آگے بھیجے کہ باقی ہے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ رباعی گر بمال فراوانی
گنج داری وگنہ آلودگی · گر فرستی زپیش بہ باشد · کہ بحسرت زپس نگاہ کنی · بَلِ الْاِنْسَانُ بلکہ آدمی عَلٰى نَفْسِهٖ
اپنے نفس پر بَصِيْرَةٌ ۙ صاحب بصیرت ہے یعنی اپنا حال جانتا ہے اور اپنے افعال اور اقوال پر گواہ ہے وَّلَوْ اَلْقٰى اگرچہ
القا کرے مَعَاذِيْرَهٗ ط اپنے عذر یعنی ہر چند متعدد و بہر گناہ پہ عذر کرے اور اوسے دفع کرنے کی تدبیر سوچے گو وہی اپنے گناہ
کا گواہ ہوگا اور اپنے جھوٹے عذر اور باطل حیلے جانیگا بیت چہ چندین عذر انگیزی چہ چندین حیلہ سازی · چو میدانم کہ میدانی
و میدانی کہ میدانم · ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب حضرت جبرئیل حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام پر قرآن پڑھتے
تو حضرت بھی زبان سے اونکے ساتھ پڑھتے کہ بھول جاوین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ نہ ہلا اوسے یعنی قرآن کے ساتھ
لِسَانَكَ اپنی زبان وحی پوری ہونے کے قبل لِتَعْجَلَ بِهٖ تاکہ جلدی کرے تو اوسے ٥ اوسے یاد کر لینے کے ساتھ اِنَّ
عَلَيْنَا بیشک ہم پر ہے جَمْعَهٗ جمع کر دینا اوسکا تیرے دل مین تاکہ تو یاد رکھے وَقُرْاٰنَهٗ ۚ اور ہم پر ہے ثابت کر دینا
اوسکی قرأت کا تیری زبان پر فَاِذَا قَرَاْنٰهُ پھر جب پڑھین ہم اوسے جبرئیل کی زبانی تجھپر فَاتَّبِعْ تو پیروی کر قُرْاٰنَهٗ ۚ
اوسکے پڑھنے کی اور اوسمین غور اور فکر کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا پھر ہم پر ہے بَيَانَهٗ ط ظاہر کر دینا اوسکا جو اوسمین سے تجھپر
مشکل ہو كَلَّا ایسا نہین ہے اے آدمیو جو تمنے عقبی کے امر مین گمان کیا ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ بلکہ تم دوست
رکھتے ہو دنیا جلدی کرنے والی کو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ط اور ہاتھ روکتے ہو آخرت سے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور کام
برعکس کرنا چاہیے وُجُوْهٌ منہ يَّوْمَئِذٍ اوس دن کہ روز قیامت ہے نَّاضِرَةٌ ۙ تازے اور چمکتے ہونگے یعنی انبیا
اولیا مومنون کے چہرے اِلٰى رَبِّهَا اپنے رب کی طرف نَاظِرَةٌ ۚ دیکھنے والے ہونگے ظاہر ہے ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم سے کم رتبہ کا جنتی اپنے باغون نعمتون بیبیون
خدمتگارون پر نظر کریگا اور ہزار برس کی راہ سے اونھین دیکھیگا اور بہت بزرگ خدا کے نزدیک وہ ہے جو وجہ الہی پر نظر
کرے صبح شام یعنی اپنے مقدار کے موافق پھر یہ آیت پڑھی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ لکھا ہے کہ اوتاد مین
ہر ایک کے اوراد مین یہ کلمات ہین کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ بیت ہر کس بہشت آرزو سے دارد
عاشق بجز از دیدن دیدار ندارد · وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ اور بہت سے چہرے اوس دن بَاسِرَةٌ ۙ تاریک و ترش
ہونگے یعنی منافقون اور مشرکون کے چہرے تَظُنُّ گمان کرتا ہے تو اے مخاطب یعنی تو جان لے یا گمان کرتا ہے وہ
نفس یعنی یقین کے ساتھ جانتا ہے اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا یہ کہ پہنچائی جائیگی فَاقِرَةٌ ۚ بلا اور رنج کہ اوسکی

پنڈلیوں کی ہڈیان توڑنے والا عذاب عظیم نازل ہونے والا ہے اور بہت صحیح قول کے موافق وہ بلا حجاب ہی دیدار الٰہی ہے
مصرع کہ از فراق بتر در جہان بلائے نیست ۔ کَلَّا ایسا نہیں ہے کہ دل دنیا پر رکھ سکے اور آخرت سے غافل ہو سکے
إِذَا بَلَغَتِ جب پہنچتی ہے روح التَّرَاقِيَ سینے اور گردن کی ہڈیوں میں وَقِيلَ اور کہا جاتا ہے یعنی کہتے ہیں
قریب جو لوگ ہیں وہ یا فرشتے کہتے ہیں کہ مَنْ رَاقٍ کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا اور شفا دینے والا وَظَنَّ
أَنَّهُ اور یقین کرتا ہے وہ مرنے والا کہ یہی ہے جس کے پیش نظر ہے الْفِرَاقُ کہ وہ چیز جو اوس پر نازل ہوئی جدائی کا سبب ہے دنیا سے اور
دنیا کے لوگوں سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹتی ہے پنڈلی مرنے والے کی بِالسَّاقِ اوسکی پنڈلی سے یعنی موت کے
ہول سے اوسکے پاؤں لپٹے اور سمٹے ہیں اور اونہیں حرکت نہیں ہوتی یا موت کی شدت آخرت کی شدت کے ساتھ جمع
ہو جاتی ہے إِلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب کی جزا کی طرف يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ اوس روز بازگشت ہوگی سب کو
اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ ابوجہل ملعون کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شدید عداوت تھی اوسکی شان میں
یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ پھر تصدیق نہ کی ابوجہل نے قرآن کی یا صدقہ نہ دیا جو کچھ مال تھا دنیا داروں سے وَلَا صَلَّىٰ
اور پیروی نہ کی پیغمبر کی یا نماز نہ پڑھی خدا کے واسطے وَلَٰكِن كَذَّبَ اور لیکن تکذیب کی نبی کی وَتَوَلَّىٰ اور پھرا اوس سے
ثُمَّ ذَهَبَ پھر چلا إِلَىٰ أَهْلِهِ اپنے لوگوں کی طرف يَتَمَطَّىٰ ٹہلتا افتخار کی راہ سے کہ میں نے ایسا ایسا کام کیا یعنی
تکذیب و تولی أَوْلَىٰ لَكَ سزاوار ہے تجھکو ای ابوجہل موت سخت فَأَوْلَىٰ پھر بہت سزاوار ہے تجھکو عذاب دنیا کا قبر میں ثُمَّ أَوْلَىٰ
لَكَ پھر خوب سزاوار ہے تجھکو ہول قیامت فَأَوْلَىٰ پھر نہایت سزاوار ہے تجھکو دوزخ میں ہمیشہ رہنا لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا میں دیکھا اور اوسکا کپڑا پکڑ کے فرمایا کہ اولی لک فاولی ابوجہل بولا کہ ای محمد تم مجھے
ڈراتے ہو اور بعضے علما کے نزدیک اولی ویل کے معنی میں ہے حق تعالی نے تاکید کے واسطے چار بار ابوجہل کو فرمایا کہ ویل تجھ پر أَيَحْسَبُ
الْإِنسَانُ کیا گمان کرتا ہے آدمی أَن يُتْرَكَ یہ کہ چھوڑ دیا جائیگا سُدًى مہمل اور معطل و ضائع کہ دنیا میں مکلف اور عقبی میں مبعوث
اور معذب نہوگا أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً کیا نہ تھا آدمی ایک قطرہ پانی کا مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ منی کا بہایا گیا رحم میں ثُمَّ كَانَ
عَلَقَةً پھر تھا خون جما ہوا فَخَلَقَ پھر خدا نے پیدا کیے اوسکے اجزا اور اعضا فَسَوَّىٰ پھر راست و درست کر دی اوسکی صورت اور
اوس میں روح پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ پھر کیا منی سے الزَّوْجَيْنِ دو قسم الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ نر و مادہ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ کیا نہیں ہے وہ خدا
جو ایسا پیدا کرے بِقَادِرٍ قادر عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ اس بات پر کہ زندہ کرے مردوں کو حدیث میں ہے کہ یہ سورۃ پڑھنے کے بعد
کہنا چاہیے بلیٰ انہ علی کل شیء قدیر اور دوسری روایت میں ہے کہ سبحانک اللہم بلیٰ کہنا چاہیے اور ہمارے شیخ کہتے تھے سبحان ربی الاعلی

سورۃ الدہر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	احدی وثلثون آیۃ
سورۃ الدہر کہ مکے میں اتری (وفی بعض المصاحف سورۃ الانسان)	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اکتیس ۳۱ آیتیں ہیں

هَلْ اَتٰى کیا آیا یہ استفہام تقریری یعنی مقرر آیا عَلَى الْاِنْسَانِ آدم علیہ السلام پر حِیْنٌ ایک وقت مِّنَ الدَّهْرِ زمانے سے
کہ اوسمین لَمْ يَكُنْ نہ تھا وہ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○ چیز ذکر کی ہوئی یعنی اوسمین روح پھونکنے کے قبل چالیس برس تک وہ مکہ
اور طائف کے درمیان میں پڑا رہا تھا اور کوئی انسان ہونے کے ساتھ اوسے یاد نہ کرتا تھا جیسے نطفہ اور عناصر اور کوئی نہ جانتا
کہ اوسکا نام کیا ہے اور اوسے پیدا کرنے میں کیا حکمت و فائدہ ہوگا اور یہ مطلب معلوم نہ رکھتے تھے کہ استاد قدرت ایسا آئینہ بناتا ہے
کہ جو شمائل مفاتیح الغیب میں ہیں اوسکا مظہر ہو اقصی مراتب ظہور میں اور خلافت کبریٰ کے مرتبے کے لائق ہو اور وہ عین مقصود آ
اور منتہاے غایت ہو اور سب پوشیدہ باتیں اوسکے وجود با جود سے ظاہر ہو جائیں نظم شد ظہور او بکلی نور نور ٭ گنج مخفی از وی
آمد در ظہور ٭ گنج مخفی بود زیر خاک گرد ٭ خاک را تابان تر از افلاک کرد ٭ گنج مخفی بد ز پُری جوش کرد ٭ خاک را سلطان اطلس
پوش کرد ٭ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیوں کو کہ اولاد آدم ہیں مِنْ نُّطْفَةٍ تھوڑے سے
پانی سے کہ منی ہے اور چونکہ مرد اور عورت کی منی مختلف الاجزا ہے رقت اور قوام اور خاصیت میں اس وجہ سے نطفہ کہ مفرد ہے اوسکی صفت
جمع لایا اور فرمایا کہ اَمْشَاجٍ ملے ہوئے یا اوس سے رنگ مراد ہیں اس واسطے کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہے اور عورت کی زرد اور دونو
اکٹھا ہونے کے بعد سبز ہو جاتی ہیں یا امشاج اطوار کے معنی میں ہے یعنی نطفہ منعقد ہو جاتا ہے پھر لوتھڑا ہو جاتا ہے آخر خلقت تک
اور پھر تقدیر انسان کو ہمنے پیدا کیا اور امر و نہی سے نَّبْتَلِيْهِ آزماتے ہیں ہم اوسے فَجَعَلْنٰهُ پھر کر دیا ہمنے اوسکو
سَمِيْعًا سننے والا بَصِيْرًا ○ دیکھنے والا تاکہ دلیلیں دیکھے اور آیتیں سنے اِنَّا بیشک ہمنے هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ
راہ دکھائی ہمنے اوسکو سیدھی راہ قدرت کی دلیلیں قائم اور آیتیں نازل کرکے تاکہ ہو اِمَّا شَاكِرًا یا شکرگزار یعنی مومن
سعید وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ یا ناشکر یعنی کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے تیار کی ہیں لِلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے
واسطے سَلٰسِلَا۠ زنجیریں کہ اونہیں باندھکر کافروں کو دوزخ میں کھینچینگے وَاَغْلٰلًا اور طوق کہ اونکے گلوں میں ڈالینگے
وَّسَعِيْرًا ○ اور آگ جلتی ہوئی کہ ہمیشہ اوسمیں جلا کرینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق کہ نیکوکار یعنی سچے مومن فرمانبردار
يَشْرَبُوْنَ پیئنگے آخرت میں مِنْ كَاْسٍ كَانَ جام شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○ میل اوسکا کافور یعنی
اوسے جنت کے کافور سے ملا کر بنائینگے تاکہ ٹھنڈی اور خوشبو اور شیریں ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنت میں ایک پانی خوشبو
اور سفید ہے جیسے کافور تو کافور سے ہمرنگ ہونے کے سبب اوسکا نام کافور رکھدیا اور اسی قول کی تائید کرتا ہے کہ کافور کا بدل
لایا گیا عَيْنًا کافور ایک چشمہ ہے يَّشْرَبُ بِهَا پیئنگے اوس سے عِبَادُ اللّٰهِ بندے اللہ کے يُفَجِّرُوْنَهَا بہا لیجائینگے
اوس چشمہ کو جہاں چاہینگے تَفْجِيْرًا ○ بہا لیجانا آسان جمہور مفسر اس بات پر ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے گھر میں تشریف لائے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو
بیمار دیکھا تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو تاکہ تمہارے فرزند صحت پائیں اونھوں نے
نذر کی کہ تین روزہ رکھینگے حق تعالی نے حسنین علیہما السلام کو شفا بخشی اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما

روزے رکھے اور کسیقدر جَو قرض لیے یا مزدوری کرکے حاصل کیے اور آٹا پیسکر روٹی پکائی مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ افطار کرین
پس ایک فقیر گھر کے دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ ای اہل بیت نبوت مین ایک فقیر مسلمان ہون مجھے روٹی دو کہ حق تعالی
بہشت کی نعمتون مین سے تمکو عوض دے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ اوس فقیر کو دیدیا سب اہل بیت نے
بھی اپنے حصے دیدیے اور فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی دوسرے دن روزہ رکھا افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر
آیا اور سوال کیا سب کھانا اوسے دیدیا تیسری شام کو ایک قیدی بوقت آیا سب کھانا اوسکو عطا فرمایا حق تعالی نے یہ آیت
بھیجی کہ یُوفُونَ وفا کرتے ہین ابرار لوگ بِالنَّذْرِ نذر کو طاعت و عبادت کرتے ہین وَیَخَافُونَ اور ڈرتے ہین یَوْمًا
کَانَ اوس دن سے کہ ہو شَرُّہٗ برائی اوسکی یعنی اوسکی شدت اور محنت مُسْتَطِیْرًا ۝ فاش اور ظاہر اور سب پہونچی
ہوئی وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ اور کھلاتے ہین کھانا عَلٰی حُبِّہٖ خدا کی محبت پر یا کھانے کی محبت پر یعنی باوصف اسکے
کہ وہ اوس کھانے کے محتاج ہین اور اوسے دوست رکھتے ہین مگر ایثار کرتے ہین اور دوسرون کو کھلا دیتے ہین خود نہین کھاتے اور فانی
کھانے باقی کھانے کے واسطے دیتے ہین مِسْکِیْنًا فقیر محتاج کو وَّیَتِیْمًا اور بچے کو جو بے باپ کا ہو گیا وَّاَسِیْرًا ۝ اور
قیدی کو کہ کفار رکھتے ہین گرفتار کیا ہی حدیث مین ہی کہ جب کسی قیدی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لاتے تو آپ اوسے
کسی مسلمان کو سپرد فرماتے یہانتک کہ آپکی رائے اوسکے باب مین کسی امر پر قرار پائے اور اوس مسلمان کو حکم فرماتے کہ اَحْسِنْ اِلَیْہِ یعنی
اسکے ساتھ نیکی کرنا بعضے علما اس بات پر ہین کہ یہ قیدی جو کسی حق پر قید ہو گیا ہو اور ہماری لونڈی غلام اور عورت سب قیدیون کا حکم
رکھتے ہین یعنی انکے ساتھ احسان و نیکی کرنا چاہیے اور یہ کھانا کھلانے والے بلسان مقال یا زبان حال سے جواب اونکے اعتقاد مین کہتے
ہین کہ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو کھلانے لِوَجْهِ اللّٰهِ خدا کی رضامندی اور اوسکے دیدار کے واسطے
لَا نُرِیْدُ نہین چاہتے ہین ہم مِنْکُمْ جَزَآءً تمسے جزا اور بدلا وَّلَا شُکُوْرًا ۝ اور نہ شکرگزاری اور نہ رنج و تکلیف دفع کرنا
اسواسطے کہ احسان کرکے احسان جتانا اور بدلے کی توقع کرنا ثواب گھٹا دیتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی
خدا کا حکم ہی نظم ہر چہ دہی بدہ و منت منہ ؛ وانچہ بمنت دہی آن مدہ ؛ منت و مزدوری کہ احسان بعد وقت جزا موجب
نقصان ہو ۔ اِنَّا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین مِنْ رَّبِّنَا اپنے رب سے یَوْمًا عَبُوْسًا عذاب سے اوس دن کے کہ منہ بنانے
ہونگے اوسکی ہولون کی شدت سے قَمْطَرِیْرًا ۝ سخت اور کریہ دن ہوگا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہی
فرمایا کہ سبحان اللہ کیا سخت ہی قیامت کے دن کا نام اور وہ دن اپنے نام سے زیادہ سخت ہی فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ پس بچا لیا اونکو اللہ نے شَرَّ
ذٰلِكَ الْيَوْمِ برائی اور رنج اور ہول سے اوس دن کی وَلَقّٰىهُمْ اور سامنے لایا اونکے نَضْرَةً تازگی اور خوبروئی وَّسُرُوْرًا ۝
اور خوشی اور فرحت دل مین وَجَزٰىهُمْ اور جزا دی اونکو بِمَا صَبَرُوْا اسسبب سے کہ صبر کیا اونھون نے طاعت پر مصیبت یا کھانا کھلانے
جَنَّةً باغ کہ اوسکا میوہ کھائین وَّحَرِيْرًا ۝ اور بہشت کا ریشمی کپڑا کہ پہنین مُّتَّكِئِيْنَ اوس حال مین تکیہ لگائے
ہوئے فِيْهَا جنت مین عَلَى الْاَرَآئِكِ آراستہ تختون پر لَا يَرَوْنَ فِيْهَا نہ دیکھینگے بہشت مین شَمْسًا

وَلَا زَمْهَرِيرًا ○ نہ جاڑا مراد یہ ہے کہ بہشت کی ہوا معتدل ہوگی اور وہان جاڑا گرمی کچھ نہوگا کہ گرمی کی تیزی یا جاڑے
کی تیزی سے ایذا پاوین وَدَانِيَةً اور نزدیک ہوگا اور کہ دوسری بہشت جو نزدیک ہوگی عَلَيْهِمْ اوپر اونکے ظِلَالُهَا
سائے اوسکے درخت کے وَذُلِّلَتْ اور مسخر کر دیا گیا ہوگا قُطُوفُهَا اوسکا میوہ تَذْلِيلًا ○ مسخر کرنے یعنی اون
میوے توڑنا آسان ہوگا اور میوے توڑنے والون کو کوئی توڑنے سے منع نہ کریگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ اور دورے مین لائے
جائینگے اوپر اونکے بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ چھوٹے چھوٹے جام چاندی کے وَأَكْوَابٍ كَانَتْ اور بڑے بڑے کوزے کہ ہونگے
قَوَارِيرَا ○ شیشون کے مانند قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ شیشے چاندی کے یعنی چھوٹے بڑے جام چاندی کے ہونگے
شیشے کی طرح صاف کہ اونکے اندر جو چیز ہو باہر سے نظر آئیگی قَدَّرُوهَا اندازہ کر لیا ہوگا پلانے والون نے اون ظرفون کو
جنتیون کے سیراب ہو جانے کی قدر تَقْدِيرًا ○ اندازہ کرنا یعنی ہر ایک کو اوسکے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اوس سے وہ
سیراب ہو جائے اور اوس ورد مین کمی زیادتی نہوگی وَيُسْقَوْنَ اور پلائے جائینگے فِيهَا بہشت مین كَأْسًا
کاس شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ○ میل اوسکا زنجبیل یعنی اوس شراب مین زنجبیل ملائینگے اسواسطے
کہ زنجبیل بہت خوشبو لانے والی اور بہت لذت بخشنے والی ہے عَيْنًا فِيهَا اور وہ زنجبیل ایک چشمہ ہے جنت مین تُسَمَّىٰ
سَلْسَبِيلًا ○ نام رکھا گیا سلسبیل اور وہ [illegible] مین ہوگا جنتی جہان جاری کرنا چاہین جاری کر سکینگے اور بعضے کہتے
ہین کہ اوسکا پانی حلق سے باسانی اوتر جائیگا اور جلد ہضم ہو جائیگا وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور دورہ کرینگے اوپر اونکے
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ لڑکے کانون مین مندے بالے پہنے ہوئے یا ہمیشہ رہنے والے بچپنے کی حالت پر إِذَا رَأَيْتَهُمْ
جب دیکھیگا تو اونکو اے دیکھنے والے حَسِبْتَهُمْ تو گمان کریگا تو صفائی اور رنگ سے اونکے چہرون کو لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ○
موتی چھٹکے ہوئے سیپی سے یعنی تر و تازہ کہ ہنوز کسی کا ہاتھ اون تک نہین پہونچا ہے اور اونکی رونق اور آبداری مین کچھ کمی نہین پیدا
ہوئی وَإِذَا رَأَيْتَ اور جب دیکھیگا تو ثَمَّ اوس جگہ یعنی جنت مین رَأَيْتَ نَعِيمًا دیکھیگا تو نعمتین کہ وصف مین
نہین آسکتین وَمُلْكًا كَبِيرًا ○ اور ملک یعنی بادشاہی بڑی کہ زوال کو اوسمین دخل نہین حدیث مین ہے کہ جنتیون مین
سے کم رتبہ والا جو اپنے ملک اور بادشاہی پر نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور اپنی مملکت کی انتہا کو اوسی طرح دیکھیگا جس طرح
اوسکی ابتدا کو دیکھتا ہے اور ایک قول کے موافق ملک کبیر یہ ہے کہ جو کچھ چاہے میسر آئے یا داخل ہونے کے وقت اونکے
سامنے فرشتون کا کھڑا ہونا اور فصول مین ہے کہ نعیم راحت اجسام ہے اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہے اور ملک کبیر گھر والے کا
مشاہدہ کرنا اور گھر بے صاحب خانہ کے کچھ کام نہین آتا الجار ثم الدار بیت ایها الاخوان تا چند انتظار آن نگار [illegible] اہل فردوس
دیدار یار عَالِيَهُمْ جنتیون کے اوپر یعنی اونکا اوپر والا لباس ثِيَابُ سُندُسٍ ریشمی باریک کپڑے خُضْرٌ
سبز ہین وَإِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی کپڑے مضبوط وَحُلُّوا اور زیور پہنائے جائینگے أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ کنگن
چاندی کے اور یہ اوسکے خلاف نہین ہے کہ یحلون فیها من اساور من ذهب سو اسواسطے کہ دونون کو اکٹھا کرنا اور آگے پیچھے پہننا ممکن ہے

وَسَقٰىهُمْ اور پلائیگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ شراب پاک میلون اور نجاستون سے یا پاک کرنیوالی
غل و غش سے مقاتل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ طہور ایک چشمہ ہی بہشت مین جو کوئی اوس مین سے پئیگا اوسکے دل مین حسد کپٹ بلکہ
کوئی بہی صفت ذمیمہ نرہیگی اور بعضے کہتے ہین کہ دل کو ماسوی اللہ کی طرف میل کرنے سے پاک کرنیوالی ہی تاکہ اوسکے لقا اور دیدار سے
لذت پائے اور اوسکی بقا کے ساتھ باقی رہے وَالْبَقَاءُ فِي اللِّقَاءِ تمام الکتاب جاننا چاہیے کہ نہر کوثر جنت مین خاص حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ سورہ کوثر مین آئیگا اور چار نہرین اور متقیون کی ہین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی اور
اوسکا ایک شمہ سورہ محمد مین ذکر ہوا اور دو چشمے اون لوگون کے واسطے ہین جنکو خوف الہی غالب ہی فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ اور
دو چشمے اصحاب یمین کے ہین فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ اور یہ چارون چشمے سورہ رحمن مین مذکور ہین اور شراب رحیق ابرار کیواسطے ہی اور چشمہ
تسنیم مقربون کا ہی اور یہ دونون سورہ مطففین مین مذکور ہین اور دو چشمے اہل بیت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل کہ اسی کو سلسبیل
کہتے ہین اور شراب طہور بہی اونہی کے واسطے ہی اور محقق لوگ اوسے شراب شہود کہتے ہین سو اسیلئے کہ یہ شراب پینیوالے کے
دل کو اسرار قدم کے لوامع انوار سے روشن کرکے ازل اور ابد کے نقوش کے عکس قبول کرنیوالا کردیتی ہی اور وقت اور حال کو ایسا
صاف کردیتی ہی کہ مطلق دوئی کے میل اور غیریت کے شائبہ راہ وحدت مین نہین باقی رہتے اور دورنگی کے رنگ کو بدل کر جام اور
شراب کو یکرنگ کردیتی ہی **بیت** ہمہ جام ست و نیست گوئی می ٭ یا مدام ست و نیست گوئی جام ٭ ایک عارف نے کہا ہی کہ اگر کل
دار القرار کے بزم نشینون کو نعمتون اور سرور کے تختون پر بٹھا کر شراب طہور چکہائینگے تو آج خمخانۂ افضال کی بادہ نوشون کو اوس سے
کامل حصہ نقد دیا ہی **نظم** از سقاہم ربہم بین جملہ ابرار مست ٭ وز جمال لایزالی ہفت و پنج و چار مست ٭ تن چو سایہ بر زمین و جان پاکش
عاشقان ٭ در بہشت عدن تجری تحتہا الانہار مست ٭ خود چہ جای عاشقان کز جام توحید خدا ٭ کوہ و صحرا و جبال و جملہ
اشجار مست ٭ پہر ابرار کو کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک ان بزرگیون کے ساتھ كَانَ لَكُمْ جَزَآءً ہی تمہارے واسطے جزا
تمہارے کامون کی وَّكَانَ سَعْيُكُمْ اور ہی تمہارا دوڑنا کار خیر مین مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ پسند اور بدلا دینے کے قابل اِنَّا
نَحْنُ بیشک ہمنے نَزَّلْنَا اوتارا ہمنے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجپر قرآن تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ اوتارنا تہوڑا تہوڑا سورت سورت کے بعد
اور آیت کے بعد آیت حکمت کے موافق فَاصْبِرْ پس صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم پر اوس چیز مین جو اوسنے تجکو
حکم پہونچانے کو فرمایا اور اوسکے حکم کے واسطے تیری نصرت اور تیرے معاندون کی ہلاکت کے باب مین وَلَا تُطِعْ اور نہ اطاعت کر
مِنْهُمْ اونمین سے اٰثِمًا کسی گنہگار کی جو تجکو گناہ کی طرف بلائے جیسے عتبہ نے کہا کہ دعوت اسلام سے باز آ کہ مین اپنی بیٹی
تجکو دون اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ یا کسی ناشکرے کی جو تجکو کفر کی طرف بلائے جیسے ولید بن مغیرہ کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ دادون کے دین کی طرف
رجوع کر تاکہ تجکو مالدار کردون وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر اپنے پروردگار کو بُكْرَةً صبح کے وقت وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ اور
شام کو یعنی ہمیشہ اوسکی یاد مین مشغول رہ وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات مین فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر اوسکے واسطے یعنی نماز
اداکر بعضون نے کہا ہی کہ بکرۃ فجر کی نماز کا وقت ہی اور اصیلا ظہر اور عصر کے وقت کو شامل ہی اور کچھ رات سے مغرب اور عشا

مراد یہی نوبیہ معنی ہوئے کہ پانچون وقت کی نماز ہمیشہ پڑھا کرو وَسَبِّحْهُ اور نماز پڑھ خدا کے واسطے لَيْلًا طَوِيلًا ○
رات کو لمبی یعنی تہجد میں مشغول ہو اِنَّ هٰؤُلَاۤءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہیں جلدی
کرنے والی یعنی دنیا کو وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ اور چھوڑتا ہے اونھون نے یعنی ڈالدیا ہے اپنی پیٹھ کے پیچھے يَوْمًا
ثَقِيْلًا ○ بھاری دن کو کہ قیامت کا دن ہے نہ اوسپر ایمان لاتے ہیں نہ اوس دن کے واسطے کام بناتے ہیں نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ
ہمنے اونکو پیدا کیا سست پانی سے کہ وہ نطفہ ہے وَشَدَدْنَآ اور مضبوط کردی ہمنے اَسْرَهُمْ اونکی پیدائش یعنی اونکے جوڑ
جوڑ پٹھون سے باندھ دیے وَاِذَا شِئْنَا اور اگر ہم چاہیں تو بَدَّلْنَآ بدل دیں اونکو اَمْثَالَهُمْ اونکے مثلون سے جو خلقت میں
اونکے مثل ہیں تَبْدِيْلًا ○ بدل دینا یعنی اونھین دنیا میں مار ڈالیں اور دوسرے عالم میں اسی صورت اور ہیئت کے مانند
پھیر لائیں یا اونکو ہم ہلاک کردیں اور اونکے سوا اور قوم اونسے بہتر پیدا کردیں اِنَّ هٰذِهٖ تحقیق کہ یہ سورۃ تَذْكِرَةٌ نصیحت
ہے یا اہل بیت رضی اللہ عنہم کا خرچ اور ایثار کرنا مومنون کے واسطے نصیحت اور عبرت ہے تاکہ اسکے مثل عمل کریں اور اسی نفع میں
سے بہرہ مند ہوں فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو کوئی چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی طرف قرب کی طرف سَبِيْلًا ○ راہ خیر اور
طاعت اختیار کرکے وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہیں چاہتے ہو تم کوئی راہ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ خدا چاہتا ہے تمہاری
خواہش کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ہر شخص کی استعداد اور استحقاق حَكِيْمًا ○ پکا کام کرنے والا جو کچھ
چاہتا ہے حکمت کے ساتھ چاہتا ہے يُّدْخِلُ داخل کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت میں ہدایت اور
توفیق کے ساتھ یا بہشت میں اپنے فضل و کرم سے وَالظّٰلِمِيْنَ اور ظالم یعنی مشرک لوگ اَعَدَّ لَهُمْ تیار کیا ہے اونکے
واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ○ عذاب دردناک ہمیشہ رہنے والا

ع ۲ ۹

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورہ مرسلات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پچاس آیتیں ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ قسم فرشتون بھیجے ہوون کی عُرْفًا ○ پے در پے ساتھ یعنی جو فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی یا قرآن کی
آیتون کے ساتھ بھیجے گئے یا اون ہواؤن کے ساتھ جو پے در پے چلائی گئی ہیں فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○ پھر قسم اون فرشتون کی
جو تیز سخت اور جلد جانے والے ہیں اور اگلون کو حکم الٰہی پہنچاتے ہیں یا احکام کلام اللہ کی قسم جو اور احکام کو محو کردینے والے ہیں یعنی کلی تمام
اور دینون کو منسوخ کرتے دنیا میں مومنون کی نسبا دون یا اون کی قسم جو سختی کے ساتھ کسی قوم پر عذاب کے لیے چلنے والی ہیں وَّالنّٰشِرٰتِ
اور قسم اون فرشتون کی جو بکھیر دیتے ہیں شریعتون اور کتابون کے نَشْرًا ○ ظاہر کرنا یا قرآن کی جو آیتیں خواص اور عوام کے
واسطے ہدایت کے آثار پھیلاتی ہیں یا اونکی قسم یا جو نرم ہوائیں لوگون کی راحت و آرام کے واسطے چلتی ہیں اونکی قسم فَالْفٰرِقٰتِ
پھر اون فرشتون کی قسم جو حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہیں فَرْقًا ○ جدا کرنا یا قرآن کی آیتیں کہ خیر کو شر سے جدا

کرتی ہین اونکی قسم یا جو ہوائین بدلیون کو پراگندہ کرتی ہین اونکی قسم فَالْمُلْقِيٰتِ پھر اون فرشتون کی قسم جو پیغمبرون پر القا
کرنے والے اور ڈالنے والے ہین ذِكْرًا ○ وحی کو یا کلام اللہ کی آیتین جو اہل عالم مین حق تعالیٰ کا ذکر ڈالتی ہین اونکی قسم
یا جو ہوائین کہ یاد الٰہی کا سبب ہوتی ہین اونکی قسم اسواسطے کہ ہواؤن کے چلنے کا مشاہدہ خدا کی یاد کا اور اوسکی قدرت پر
دلیل پکڑنے کا موجب ہے اور القا ذکر عُذْرًا اہل حق کے عذر کے واسطے ہے اَوْ نُذْرًا ○ یا اونکے ڈرانے کے لیے جو
باطل پر ہین یہ قسم کھاکر فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سواے اسکے نہین کہ جو کچھ تم وعدہ دیے گئے ہو قیامت اور اوسکے متعلقات
کے آنے کا لَوَاقِعٌ ○ ضرور ہونا ہے فَاِذَا النُّجُوْمُ پھر جب تارے طُمِسَتْ ○ مٹا دیے جائینگے یعنی اونکا نور لے لینگے
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ○ اور جب آسمان پھاڑا جائیگا وَاِذَا الْجِبَالُ اور جب پہاڑ نُسِفَتْ ○ پراگندہ کیے
جائینگے اپنی جگہون سے وَاِذَا الرُّسُلُ اور جب رسول اُقِّتَتْ ○ جمع کیے جائینگے اوسوقت اور جگہ پر جہان اپنی امتون
اونکا گواہی دینا مقرر ہوگا پھر کہینگے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ کس روز کے واسطے اُجِّلَتْ ○ پیچھے رکھی گئیں یہ چیزین یعنی ستارون کا
بے نور ہونا آسمانون کا پھٹنا پہاڑون کا اوکھڑنا پھر جواب کہیگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ○ جدا کرنے کے دن کے واسطے کہ
وہ دن آج ہے مومن اور کافر مطیع اور عاصی کے درمیان جدا کرنا مکافات مین ہوگا یا اوسدن کے واسطے جب خلق کے درمیان
حکم کرنا ہوگا وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجکو یعنی تو کیا جانے کہ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ○ کیا ہے جدا
کرنے کا دن اسواسطے کہ اوسکی کنہ کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ ویل ہے اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ اون لوگون کے
واسطے جو اوسدن کی تکذیب کرتے ہین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ○ کیا ہلاک نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح
قوم ہود قوم ثمود کو ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ پھر ہم پیچھے لائینگے اونکے ہلاکت مین الْاٰخِرِيْنَ ○ پچھلون کو جو اونکے مثل ہین
جیسے کفار مکہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ ایسا ہی کرتے ہین ہم بِالْمُجْرِمِيْنَ ○ سب گناہگارون کے ساتھ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ بڑی سختی اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ اس وعید کی تکذیب کرنے والون کو ہے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ پانی ذلیل و خوار بیقدر یعنی منی سے فَجَعَلْنٰهُ پھر نگاہ رکھا ہمنے
اوس پانی کو فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ قرارگاہ مضبوط مین کہ رحم ہے اِلٰى قَدَرٍ ایک مقدار مَّعْلُوْمٍ ○ پانی ہونے کا
مدہ پیدا ہونے کا زمانہ ہے فَقَدَرْنَا پھر قادر تھے ہم تمہارے پیدا کرنے پر فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ○ پھر خوب قادر
ہم وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی بلا اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ یہ قدرت باور نہ کرنے والون کو اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ کیا نہین کیا ہمنے زمین كِفَاتًا ○ چھپانے والی اور جمع کرنے والی اَحْيَآءً واسطے کہ اپنے اوپر والون کے زندون کو اور مردون کو
یعنی زندون کو اپنے اوپر اور مردون کو اپنے اندر رکھتی ہے وَّجَعَلْنَا اور پیدا کیے ہمنے اوسکے وقت فِيْهَا رَوَاسِيَ پہاڑ
مضبوط گڑے ہوے شٰمِخٰتٍ اونچے سر اوٹھائے وَّاَسْقَيْنٰكُمْ اور پلایا ہمنے تمکو مَّآءً فُرَاتًا ○
پانی میٹھا اوسکے چشمے اور سوتے زمین مین پیدا کرنے کے سبب وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ جہنم کا جنگل قیامت کے دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو اپنی نعمتون کا اقرار نہین کرتے اور تکذیب کرنے والون سے اوسدن کہینگے کہ
اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ اوس مکان کی طرف کہ تھے تم جسکی تکذیب کرتے یعنی جہنم اور اوسکے
عذاب کی طرف جاؤ اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ تین شاخ والے کی طرف لَّا ظَلِيْلٍ نہ ٹھنڈا اور
ہمیشہ رہنے والا کہ اوسمین راحت ہو وَّلَا يُغْنِيْ اور نہ دفع کریگا دوزخی سے مِنَ اللَّهَبِ ○ آگ کے شعلہ کی گرمی یعنی کچھ
اس دوزخ کے دھوین کا سایہ ہو کہ بڑائی اور زیادتی کے سبب متفرق ہوجائیگا کئی شاخین ہوکر اور ہر شاخ ایک طرف جائیگی
معالم مین ہے کہ دوزخ سے دھوان باہر ہوگا اوس سے تین شاخین پیدا ہونگی ایک نور کہ وہ مومنون کے سر پر سایہ کریگا اور ایک دھوان کہ
منافقون پر ٹھہریگا اور ایک خالص شعلہ اور وہ کافرون پر ٹھہریگا اور تاویلات مین ہے کہ جہنم کے دھوین کے تین شعبے ہونگے ایک کافر کے سر پر
ٹھہریگا اور ایک اوسکے داہنے پر اور ایک اوسکے بائین پر اور اس عذاب مین ڈالنے والی دماغ مین قوت واہمہ ہے اور قلب داہنی طرف
قوت غضبیہ اور بائین طرف قوت شہویہ جو کوئی چاہے کہ فرداے قیامت کو اوس دھوین کی آفتون سے کہ ظل مین تحمیم اوسکی طرف
اشارہ ہے محفوظ ہوجائے اوسے چاہیے کہ نور عقل کو مضبوط پکڑے صفت بہیمی اور صفت سبعی سے گذر جائے نظم تاریکی خشم و شہوت
حذر کن ہان کہ از دو آن چشم و دل تیرہ گردد ؛ غضب چون برآید رود عقل ہر سو ؛ ہوا چون شود چیرہ جان خیرہ گردد اِنَّهَا
بیشک دوزخ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ پھینکیگی اوس روز شرارے ہر شرارہ كَالْقَصْرِ ○ جیسے بڑا اونچا محل كَاَنَّهٗ گویا وہ شرارہ
جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ زرد اونٹ ہین آتش دوزخ کے رنگ پر اور بعض کہتے ہین کہ صفر سود کے معنی مین ہے اور چونکہ دوزخ کی
آگ سیاہ ہے تو اوسکا شرارہ بھی سیاہ ہوگا اور اونچے محل کے ساتھ شرارہ کی تشبیہ بڑائی کی جہت سے ہے اور زرد اور سیاہ اونٹون کے ساتھ بسبب
اور کثرت کے باعث سے اور ایک کے پیچھے ایک ہونے اور ملے رہنے اور جلدی حرکت کرنے کی وجہ سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی سختی
اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ جھوٹون کے واسطے ہے جو دوزخ اور اوسکے شرارون کی کیفیت اور صفت باور نہین رکھتے هٰذَا يَوْمُ
لَا يَنْطِقُوْنَ ○ یہ ایسا دن ہے کہ کافر بات نہ کہینگے بعضے مواقف مین یا خدا کے سامنے دلیل اور حجت قائم کرکے بات نہ کرینگے
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دینگے انکو فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ کہ عذر خواہی کرین اور عذر بھی کچھ فائدہ نہ دیگا وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ سختی اور رنج اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ انکے واسطے ہے جو تکذیب کرتے ہین ان چیزون کی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
یہ دن جدائی کرنے کا ہے اوسمین جو حق پر ہے اور اوسمین جو باطل پر ہے جَمَعْنٰكُمْ جمع کیا ہے تمکو اے اس امت کے تکذیب کرنے والو
وَالْاَوَّلِيْنَ ○ اور اگلون کو جھٹلانے والے اگلے رسولون کی تکذیب کی فَاِنْ كَانَ پھر اگر ہے لَكُمْ كَيْدٌ تمہارے واسطے مکر اور
حیلہ جیسا دنیا مین مومنون کی نسبت کرتے تھے فَكِيْدُوْنِ ○ تو پیش لیجاؤ میرے ساتھ اور اپنے مکر کے آثار ظاہر کرو یعنی خدا کے
ساتھ حیلہ پیش نہ جائیگا اور مکر و فریب کرکے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرسکو گے نظم بمکر و حیلہ عذاب خداے رد نشود ؛ وہ بے نیاز با یہ دو اخلاص
الٰہی بھی تو ان خریدکا ملک ہر دو جہان ؛ ازین معاملہ غافل مشو کہ حیف خوری وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ سختی اور رنج اوسدن
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والون کو ہے کہ حیلہ کرکے عذاب سے رہائی پائینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق وہ لوگ جو بچنے والے شرک اور

ع ۱ ۴۰

عصیان سے پرہیز کیا فِیْ ظِلٰلٍ جنت کے درختوں کے سایوں میں ہونگے وَّعُیُوْنٍ اور بہتے ہوے پانی کی نہروں کے کنارے
وَّفَوَاكِهَ اور میووں میں مِمَّا یَشْتَهُوْنَ اوس چیز سے کہ آرزو کرینگے اور خواہش رکھینگے کہا جائیگا كُلُوْا کھاؤ ان میووں میں سے
وَاشْرَبُوْا اور پیو ان نہروں کا پانی هَنِیْٓـًٔا گوارا اپنا ہضم ہونے والا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سبب اوسکے کہ تھے تم عمل
کرتے دنیا میں اِنَّا كَذٰلِكَ یقینی ہم ایسی ہی نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو وَیْلٌ جہالت
اور قباحت اور مذمت یَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ تکذیب کرنے والوں کو ہی جو جنت کی نعمتوں پر ایمان نہیں لاتے
كُلُوْا کھاؤ اے جھٹلانے والو دنیا کی فانی نعمتیں وَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اوٹھاؤ قَلِیْلًا تھوڑے زمانہ تک اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ
بیشک تم مشرک ہو اور تمھارا انجام عذاب دائمی ہی وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ وائے اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ تکذیب کرنے والوں کے واسطے کہ
جو عذاب دردناک کی تکذیب کرنے والے ہیں وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ نماز پڑھو لَا یَرْكَعُوْنَ
نہیں نماز پڑھتے مراد یہ ہی کہ مسلمان نہیں ہوتے اسواسطے کہ کلمۂ شہادتین کے بعد اسلام میں رکن اعظم نماز ہی کہ الصلوٰۃ عماد الدین یعنی نماز
دین کا ستون ہی اور دین اوسکے سبب سے قائم ہی وَیْلٌ پھٹکار یَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ جھوٹوں پر کہ اسلام سے
مشرف نہیں ہوتے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ پھر کس بات پر قرآن کے بعد یُؤْمِنُوْنَ ایمان لائینگے اگر قرآن پر ایمان
نہیں لاتے کہ وہ ایک معجزہ ہی کھلی ہوئی دلیلوں اور روشن مضمون پر مشتمل حدیث میں ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

سورۃ النبا مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربعون اٰیۃ
سورۂ نبا مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چالیس آیتیں ہیں

لکھا ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت آشکارا کی اور خلق پر قرآن پڑھا اور قیامت کے دن سے ڈرایا تو کافروں نے حضرت کی نبوت اور قرآن کے
اوترنے اور بعث و حشر ہونے میں اختلاف کیا اور ایک دوسرے سے آپس میں یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنوں سے پوچھتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ کیا چیز پوچھتے ہیں کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ بڑی خبر یعنی قرآن کو الَّذِیْ
هُمْ وہ چیز کہ وہ لوگ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ اوس چیز میں اختلاف کرنے والے ہیں یعنی اوسے سحر یا شعر یا کہانی
نسبت دیتے ہیں اور پیدا کیا ہوا اور افترا کیا ہوا اور کہانیاں کہتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ نبأ عظیم حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نبوت ہی کہ کہتے ہیں آیا وہ پیغمبر ہی یا نہیں اور ساحر ہی یا شاعر یا مجنون اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ بعث کی خبر ہی
اور کافر اوسمیں مختلف تھے بعضے کہتے تھے کہ قیامت ہی اور بت ہماری شفاعت کرینگے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور بعضے
اوس سے بالکل منکر تھے اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا اور بعضے شک رکھتے تھے کہ قیامت ہوگی یا نہ ہوگی بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا كَلَّا
سَیَعْلَمُوْنَ حقا قریب ہی کہ جانیں نزع کے وقت کہ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے حق ہی ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ
پھر حقا کہ جلدی جانینگے قیامت کے دن اپنے قول کا باطل ہونا اور اپنے عقیدے کا خبیث ہونا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ

مِهٰدًا ۙ کیا ہمنے نہین کیا ہی زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ اور کیا نہین کیا ہمنے
پہاڑون کو میخین زمین کی کہ اوسپر گڑے رہین اور زمین اونسے تھمی رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر اور مادہ تاکہ
تمھاری نسل باقی رہے یا ہمنے تمکو طرح طرح پیدا کیا کالا گورا لمبا ٹھنگنا خوبصورت بدشکل وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ اور کیا ہمنے
تمھارے سونے کو تمھارے بدنون کی راحت یعنی سونا حس و حرکت قطع کر دیتا ہی تاکہ قوا جو اپنے آسائش پاوین اور تھکن اونسے زائل ہو جاوے
وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ اور کیا ہمنے رات کو پوشش کہ اپنی تاریکی مین سب چیزون کو چھپا لیتی ہو صاحب فتوحات قدس سرہ نے
کہا ہی کہ رات شب بیدارون کا پردہ ہی کہ اغیار کی نظر سے چھپا لیتی ہی تاکہ اپنی خلوت مین مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے
ہر ایک اپنی استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ رات راہ چلنے والون کو پردہ ہی اور رون
صبح کے جاگنے والون کا بازار ہی بیت اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهَا تَدُوْمُ شعر چون در دل شب خیال او یار من
من بندہ شب کہ روز بازار من ست وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ اور کیا ہمنے دن کو طلب معیشت کا وقت
تاکہ اوسکی تحصیل مین جستجو کرین وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ اور بنائے ہمنے تمھارے سر پر سَبْعًا شِدَادًا ۙ سات آسمان
یعنی مضبوط اور محکم کہ دراز اور سے رخنہ خلل اور زلل کا نشان ہوتا ہی اونمین نہین وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ اور
اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ روشن یعنی آفتاب وَّاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے مِنَ الْمُعْصِرٰتِ بدلیون نچوڑنے والیون
سے مَآءً ثَجَّاجًا ۙ پانی بہنے والا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا تاکہ نکالین ہم اوس پانی سے دانہ کہ غذا کو چاہیے جیسے گیہون
جو وَّنَبَاتًا ۙ اور اوگنے والی چیز جو چارے کو چاہیے جیسے گھاس بھوسا اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ نکالین ہم دریا
دانہ موتی کا اور زمین سے سبزہ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۙ اور درخت باغون کے باہم لپٹے ہوئے یعنی ایک دوسرے سے
بہت نزدیک اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا روز كَانَ مِيْقَاتًا ۙ ہی خدا کے حکم مین
ایک وقت مقرر خلائق کے حساب لینے اور اونکے اعمال کی جزا دینے کو يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ جسدن پھونکا
جائیگا صور مین دوسرا نفخہ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ تو آؤگے تم گروہ گروہ اپنی قبرون سے میدان حشر مین
امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افواج کو پوچھا فرمایا کہ میری امت دس قسم پر
حشر کیے جائینگے ایک بندرون کی صفت پر دوسرے سورون کی ہیئت پر تیسرے اوندھے منہ کہ اونکو منہ کے بل ونکے بین
کھینچینگے چوتھے اندھے پانچوین گونگے بہرے چھٹے وہ لوگ جو اپنی زبان چباتے ہونگے اور وہ اونکے سینون پر پڑی ہوگی
اور اونکے مونہون سے پیپ بہتی ہوگی اور اہل محشر کو اوس سے کراہت ہوگی ساتوین ہاتھ پاؤن کٹے ہوئے ہونگے آٹھوین
آگ کی سولیون پر لٹکے ہوئے نوین قسم کے لوگون مین بڑی بدبو آتی ہوگی مردار سے بدتر دسوین قسم کے لوگون کو آگ کے
جبّے پہنائے ہوئے ہونگے قطران سے اونکی کھالون مین چپکے ہوئے بندر ہیئت چغلخور حرام کھانے والے اوندھے سود خوار
اندھے حکم مین ظلم کرنے والے گونگے بہرے وہ جو اپنے کامون پر عجب کرتے اور اتراتے تھے زبان چبانے والے وہ عالم جنکی

بات اونکے کام کے مخالف ہوتی ہو تا تھم پاؤں کٹے ہوئے پڑے ہوؤں کو ناحق ستانے والے سُولی پہ لٹکے ہوئے ظالموں اور
حاکموں اور بادشاہوں کی بات پر ناحق درست اور بجا کہنے والے اور وہ بدبو سے بدبو اتی ہوگی وہ شہوت پرست اور خدا کا حق
روکنے والے اور آگ کے جھپٹے ہوئے تکبر اور ناز والے ہونگے وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ اور پھاڑا جائیگا آسمان اوس روز
فَكَانَتْ أَبْوَابًا تو ہو جائیگا دروازوں کی کثرت سے دروازے یعنی آسمان دروازے والے ہو جائینگے یا دراروں کی
کثرت سے گویا کہ تمام آسمان ایک دروازہ ہے وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور ہٹا دیے جائینگے یعنی اوڑا دیے جائینگے پہاڑ ہوا میں
فَكَانَتْ سَرَابًا پس ہو گئے مثل سراب کے یعنی دیکھنے میں پہاڑ ہونگے گر اُبھرا پراگندہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ ہونے کی
اصلیت اور حقیقت پر نہ باقی رہینگے إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا تحقیق کہ دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی یعنی
سب کو اوس پر سے گذرنا پڑیگا یا کمینگاہ کہ دوزخ کے فرشتے وہاں منتظر کھڑے ہونگے کافروں پر عذاب کرنے کو اور کافر اونسے
نہ بھاگ سکینگے یا اوس مقام پر جہاں دوزخ کے فرشتے تو کافروں کے منتظر ہونگے اور جنت کے فرشتے مومنوں کی نگاہبانی کرتے ہونگے
تاکہ صراط پر گذرتے وقت آگ کے تعرض سے محفوظ رہیں اور یہ جہنم ہوگی لِلطَّاغِينَ کافروں کے واسطے جو حد سے گذر گئے ہوں
مَآبًا بازگشت یعنی آرام اور قرار کی جگہ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ٹھہرنے والے اوس میں بڑی بڑی مدتوں تک معالم میں
مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہو کہ یہ احقاب جو حق تعالیٰ نے ذکر کیے تینتالیس حقبے ہیں ہر حقبہ ستر خریف ہر خریف سات سو برس کا
ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار برس کا ہوتا ہے توضیح میں ہو کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ کافروں کے عذاب کے واسطے
مدت معین کی ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ جو حقبہ گذرتا ہے اوسکے بعد دوسرا حقبہ آتا ہے ابد الآباد تک لَا يَذُوقُونَ فِيهَا نہ چکھینگے
دوزخ میں یعنی نہ پائینگے بَرْدًا ٹھنڈک ہوا کی کہ اوس سے راحت پائیں اور وہ ٹھنڈک دوزخ کی ہوا کی گرمی کو اونسے
روکے اور بعضوں نے کہا ہے کہ برد سے خواب مراد ہے یعنی اونکو جہنم میں نیند نہیں ہے کہ آسائش پائیں وَلَا شَرَابًا
اور نہ پینگے کوئی پینے کی چیز إِلَّا حَمِيمًا مگر حمیم اور وہ ایسا کھولتا ہوا پانی ہے کہ جب اوسے منہ کے پاس لائینگے
تو منہ کی کھال اوس میں جل کر گر پڑیگی جب پینگے تو آنتیں ٹکڑے ہو جائینگی وَغَسَّاقًا اور پیپ جو اونکے زخموں سے
بہتی ہوگی یا آنسو جو حسرت کے مارے برساتے ہونگے یا زہریلہ کہ اوس سے عذاب کیے جائینگے جَزَاءً جزا دیے جائینگے جزا
وِفَاقًا موافق اپنے کاموں کے إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ تھے کہ لَا يَرْجُونَ نہ ڈرتے تھے حِسَابًا
آخرت کے حساب سے یا امیدوار نہ تھے اوسکے ثواب کے وَكَذَّبُوا اور تکذیب کرتے تھے بِآيَاتِنَا ہماری آیتوں کی جو انبیا
علیہم السلام نے اونپر ظاہر کیں كِذَّابًا تکذیب کرنا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز بندوں کے اعمال میں سے طاعت معصیت
وغیرہ أَحْصَيْنَاهُ گنا ہے ہمنے اوسکو یعنی نگاہ رکھا اور لکھا ہے كِتَابًا لکھنا اور کہینگے ہم مشرکوں کو کہ فَذُوقُوا
پس چکھو دوزخ کا عذاب فَلَنْ نَزِيدَكُمْ پس ہرگز نہ بڑھائینگے ہم تمکو ہمیشہ إِلَّا عَذَابًا مگر عذاب پر عذاب
حدیث میں ہے کہ قرآن میں دوزخیوں کے واسطے جو وعید کی آیتیں ہیں اون سب میں یہ آیت سخت ہے إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ تحقیق

ع ۲

پرہیزگارون کے واسطے مَفَازًا جیتنا ہے عذاب سے یا فوز وفلاح کی جگہ ہے کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا باغ ہین میوہ دار
درختون اور انگورون کے درختون کے تخصیص فضیلت کی جہت سے وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور اونکے واسطے لڑکیان ہین
اٹھان پستان سب ہمجولیان تفسیر ابی مین ہے کہ عورتین سولہ برس کی اور مرد تینتیس ۳۳ برس عمر کے ہونگے اور اکثر تفسیرون مین ہے کہ
عورتین اور مرد تینتیس تینتیس برس کی عمر کے ہونگے وَّكَاْسًا دِهَاقًا اور اونکے واسطے ہین شراب کے بھرے ہوے
جام زیر لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سنینگے جنتی لوگ بیہودہ اور باطل باتین وَّلَا كِذّٰبًا اور نہ جھوٹ اور بعضون نے
یہ تفسیر کی ہے کہ جنت کی شراب پیکر بہشتیون سے عیب اور جھوٹ بات نہ سنینگے بخلاف اون شرابون کے جو دنیا مین ہین شراب
پیتے ہین کہ اونکی مجلسون مین ہذیان اور خلاف اور جنگ وجدال بہت ہوتا ہے جَزَآءً جزا دیجائیگی اونکو جزا مِّنْ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اپنے وعدے کے موافق عَطَآءً حِسَابًا عطا کیجائیگی اونکو اپنے فضل سے عطا وافی اور کافی
یعنی بس کر دینے والی یا اونکے اعمال کے موافق رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمان اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا
اور جو کچھ اون دونون کے درمیان ہین ہے الرَّحْمٰنِ بڑا رحم کرنے والا لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہونگے اہل آسمان اور اہل زمین
مِنْهُ خِطَابًا خدا سے بات کہنے کے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ اوس سے بے اذن بات کرسکین یا اس بات پر کہ خدا سے
بات کرین اور اوسکے ثواب اور عذاب پر اعتراض کرین اسواسطے کہ سب مملوک ہین اور مملوک مالک نہین ہوسکتا يَوْمَ يَقُوْمُ
الرُّوْحُ وہ دن کہ کھڑا ہوگا روح فرشتہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور کھڑے ہونگے فرشتے صف باندھے ہوے روح ایک
فرشتہ ہے روحون پر موکل اور تیسیر معالم مین لکھا ہے کہ قیامت کے دن کوئی مخلوق اوس سے بڑا نہوگا وہ تنہا ایک صف ہوگا اور سب فرشتے
باوصف کثرت عدد اور عظمت جسد کے چند صفین اور وہ بڑائی مین سب کے برابر ہوگا عین المعانی مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ روح فرشتہ کا مقام چوتھا آسمان ہے اور ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتا ہے اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ روح ایک گروہ ہے آدمیون کی صورت اور آدمیون مین سے نہین قیامت کو ایک صف اونکی کھڑی ہوگی اور ایک صف
سب فرشتون کی اور یہ بھی کہتے ہین کہ روح جبرئیل علیہ السلام ہین کہ فرشتون کے ساتھ صف باندھینگے لَا يَتَكَلَّمُوْنَ
بات نہ کرینگے شفاعت کے باب مین اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر وہ کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکو اللہ تعالی کہ شفاعت کرو یا کسی کی
شفاعت نہ کرینگے مگر اوسکی کہ خدا جسکی شفاعت کے باب مین اذن دے وَقَالَ صَوَابًا اور کہا اوسنے دنیا مین کلمہ توحید یعنی
مومنون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ وہ دن ہونا ہے ضرور ہوگا فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو
شخص چاہے اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا اپنے رب کے ثواب کی طرف پھرنا ایمان وطاعت کے سبب اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ بیشک ہمنے
ڈرایا تمکو عَذَابًا قَرِيْبًا عذاب قریب سے کہ عذاب آخرت ہے اور اوسکا قریب تحقیق کی جہت سے ہے کہ اوسکا ہونا حق ہے يَّوْمَ
يَنْظُرُ الْمَرْءُ جسدن دیکھیگا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وہ چیز جو آگے بھیجی ہو اوسکے دونون ہاتھون نے یعنی اپنے کردار اچھے برے
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ اور کہیگا کافر اوس روز کہ يٰلَيْتَنِيْ کاش کہ مین كُنْتُ تُرٰبًا ہوتا مین خاک یعنی ہرگز مین اس صورت پر

پیدا ہوا ہی نہوتا یا آج خاک رہتا اور مجکو زندہ ہی نکرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ وحوش کو حشر کر کے جب خاک کرینگے تو کافر تمنا کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ اس کافر سے ابلیس مراد ہی اور وہ آدم علیہ السلام پر عیب لگاتا تھا کہ خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور اپنی تعریف اور بزرگی کرتا سمجھا کہ مین آگ سے پیدا ہون جب ادس وز آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد مومنین کی بزرگی اور اپنا عذاب اور سختی دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ کاشکے مین بھی خاک سے ہوتا اور آدم علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتا اور روشن ہی وجہ اور طنطنہ جو خاکیون کو ہی مخلوقات کے طبقون مین سے کسی طبقہ کو نہین ہی مثنوی خاک را خوار و تیرہ دید ابلیس ٭ کرد انکارش آن حسود خسیس ٭ ماند غافل ز نور باطن او ٭ نشد آگہ ز کنہ کائن او ٭ بہر گنجے کہ ہست در دل خاک ٭ این ہمہ دادہ اند دور افلاک ٭ کنج خاکیست مظہر کل ٭ خاک شو خاک تا بروید گل ٭

سورۃ النزعٰت مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی ست واربعون آیۃ
سورۂ نازعات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھیالیس آیتین ہین

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ قسم کھینچنے والون کی قوت اور سختی کے ساتھ یعنی اون فرشتون کی قسم جو کافرون کی جان سختی سے قبض کرتے ہین وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ اور قسم اون فرشتون کی جو نکالنے والے ہین مومنون کی روحین نکالنے کر وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ اور قسم اون فرشتون کی جو پیرنے والے ہین پیرنا یعنی بدن کے اندر اسطرح آتے جاتے ہین اور دوڑتے ہین جیسے پیراک پیرتے ہین فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ پھر اون فرشتون کی قسم جو سبقت لیجانے والے ہین سبقت لیجانا با سم فرمانبرداری مین فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ پھر قسم اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے ہین دنیا کے کام کی یعنی جبرئیل علیہ السلام جو ہوا اور لشکرون پر موکل ہین اور اسرافیل علیہ السلام کہ امور قضا و قدر کے ساتھ نزول کرنے والے ہین اور میکائیل علیہ السلام کہ مینہ اور گھاس کی تقسیم اونسے متعلق ہی اور عزرائیل علیہ السلام کہ قابض ارواح ہین انکی قسم اور بعضون نے کہا ہی کہ قسم اون تارون کی جو دوڑتے ہین مشرق سے مغرب تک اور جانے والے ہین ایک برج سے دوسرے برج مین اور تیرتے ہین آسمان مین اور ایک دوسرے پر پیشی لیجاتے ہین سیر مین اور تدبیر کرنے والے ہین اوس امر کی جو اونسے متعلق ہی اللہ کے حکم کے ساتھ جیسے ہوا کا اختلاف فصلون کا بدلنا یا غازیون کے گھوڑون کی قسم جو باگ کھچے ہوے جاتے ہین دارالاسلام او تسبیح کرتے ہین چلنے مین اور سبقت لیجاتے ہین صفت جہاد مین اور اونکے سبب سے خدا کے دشمنون پر فتح اور ظفر پانے کا کام تدبیر پاتا ہی یا بزرگ نفسون کی قسم جو چھوڑائے جاتے ہین خواہشون سے اور خوشی کرتے ہوے عالم قدس مین جا کر بلندی کے مراتب مین پیرتے ہین اور کمالات حاصل کرنے مین سبقت کرتے ہین یہانتک کہ مکمل ہو کر ہدایت و ارشاد کے امور کے متکفل اور مدبر ہوتے ہین اور بہر تقدیر قسم کا جواب یہ ہی کہ تم قبرون سے زندہ کر کے پھر اوٹھائے جاؤگے اور تم سے حساب لیا جائیگا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ یاد کر وہ دن کہ ہلیگا ہلنے والا یعنی اوس دن کی ہیبت سے پہاڑ اور زمین سب تھرائینگے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ اور یہ حال نفخۂ اولیٰ کے وقت ہوگا

یعنی جب پہلی بار صور پھونکا جائیگا تو سب تھرائینگے اور ڈر سے ہول کے مارے مرجائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ پیچھے آئیگا اوسکے پیچھے آنے والا یعنی نفخۂ ثانیہ کہ اوسکے سبب سے خلق زندہ ہوگی قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ○ دل اوس روز تھرّاتے اور ڈرتے ہونگے أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○ آنکھیں اون دل والون کی نیچی بند ہونگی يَقُولُونَ کہتے ہین جو بعث وحشر کے آج دنیا مین منکر ہین کہ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ کیا ہم پھیرے گئے ہونگے فِي الْحَافِرَةِ ○ پہلی حالت پر یعنی ہمکو کیا مرنے کے بعد اوسی حالت پر پھیر دینگے جو ہم رکھتے ہین أَإِذَا كُنَّا کیا جب ہم ہو جائینگے عِظَامًا نَخِرَةً ○ ہڈیان پرانی خاک ہوجانے کے قریب تو کیا ہمکو پھر زندہ کیجے اوٹھائینگے قَالُوا پھر بطریق ہنسی کی راہ سے کہ اگر ایسا ہوگا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ○ وہ پھرنا جب پھرنا ہوگا او دھر یعنی اگر ہمکو حشر کی طرف رجوع ہوئی تو ہم نقصان اوٹھانے والے ہونگے اوسواسطے کہ ہمنے تو اوسکی تکذیب کی ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ تم دشوار پکڑتے ہو امر قیامت کو فَإِنَّمَا هِيَ پس اسکے نہین کہ وہ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ○ ایک جھڑک ہی یعنی اسرافیل علیہ السلام کی ایک پھونک کہ سب خلائق اوسکے سبب سے زندہ ہوجائیگی فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ○ پھر تو وہ سب روے زمین مین ہونگے اور وہ زمین سفید ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہی بیت المقدس کے قریب جبل اریحا کے کہ حشر اوس جگہہ ہوگا حق تعالی جسقدر چاہیگا اوسے کشادہ کردیگا اور بعضے کہتے ہین کہ زمین ساہرہ کو خدا نے نئی چاندی سے پیدا کیا ہی اور اوسکا عرض وطول زمین دنیا کی ای چالیس بیسون کے برابر ہوگا هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ○ کیا مین تیرے پاس آئی ای ہمارے حبیب ! بات موسی کلیم اللہ کی تاکہ اپنے دل کو قوم کی تکذیب پر تسلی دے اور مومنون کو وعدہ کی اور کافرون کو وعید کی خبر فرمائے إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ یاد کر جب پکارا موسی کو اوسکے رب نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○ میدان پاکیزہ کہ طوی اوسکا نام ہی یا دو بار پاکیزہ ہوا ہی یا دو بار ندا کی گئی کہ اذْهَبْ جا رسالت کے ساتھ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف إِنَّهُ طَغَىٰ ○ بیشک وہ حد سے گذرا ہی کبر مین فَقُلْ هَلْ لَكَ پس کہہ اوس سے کہ ای حد سے گذرنے والے کچھ ہی تجکو میل اور رغبت إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ ○ اس طرف کہ پاک ہو تو کفر اور گناہ سے وَأَهْدِيَكَ اور کچھ تو چاہتا ہی کہ راہ دکھاؤن مین تجکو إِلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب کی پہچان کی طرف فَتَخْشَىٰ ○ پس ڈرے تو اوسکے عذاب اور بچے تو سرکشی اور نافرمانی سے موسی علیہ السلام خدا کے حکم سے فرعون کے پاس گئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اوسنے معجزہ طلب کیا فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ○ تو دکھایا اوسے موسی نے بڑا معجزہ کہ عصا کو سانپ سے بدل دیا ہی فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ○ پھر جھٹلایا فرعون نے موسی کو اور گنہگار رہا ہوگیا خدا کے حکم مین یعنی جب دیکھا کہ عصا اژدہا ہوگیا تو فرعون بولا کہ یہ خدا کے پاس سے نہین ہی بلکہ موسی کا جادو ہی ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ○ پھر پیٹھ کی موسی کی طرف یعنی اوسنے منھ موڑا اور دوڑتا اور کوشش کرتا تھا اوسکا امر باطل کرنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ اژدہا دیکھکر پیٹھ موڑی اور الٹا بھاگا اور بھاگنے مین دوڑتا تھا فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ○ پھر جمع کی اپنی قوم پھر ندا دی اونکو فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ○ پھر بولا کہ مین تمہارا رب ہون بہت بلند اور بیضاوی یعنی جو بت میری صورت پر ہین سب خدا ہین اور مین سب سے بڑا خدا ہون امام قشیری قدس سرہ نے لطائف مین لکھا ہی کہ ابلیس یہ بات

وقفلا

وقفلا

وقف لازم

[illegible]

سنتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ بات سننے کی طاقت نہین ہی مین نے آدم پر انا خیر منہ کا دعوی کیا تھا مجھپر بلا پہونچی یہہ جو اسکی
توبینگ مانگتا ہو دیکھے اسکا کام کس خرابی کو پہونچے فاخذہ اللہ پھر لیلیا اوسے خدا نے نکال الآخرۃ آخرت کی
سختی مین کہ وہ جلانا ہی والاولی ○ اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہی یا دو کلمون کے وبال مین اوسے ماخوذ کیا پہلا کلمہ تو یہی ہی
کہ انا ربکم الاعلی اور دوسرا کلمہ یہہ ہی جو اوسنے کہا تھا کہ ما علمت لکم من الہ غیری اور ان دونون کلمون مین چالیس برس کا فرق تھا
شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت مجکو جوش ہوا تو مین منصور حلاج کی زیارت کو گیا مراقبہ کیا تو اونکی
روح مین نے علیین سے اعلی مقام مین پائی تو مینے مناجات کی کہ خدایا یہہ کیا حال ہی فرعون نے انا ربکم الاعلی کہا اور منصور نے
انا الحق دونون نے ایک دعوی کیا حسین حلاج کی روح علیین مین ہی اور فرعون کی روح سجین مین تو مجکو ندا پہونچی کہ فرعون
خود بینی مین پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجکو گم کر دیا اور حسین حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کر دیا تو ان دونون کے دعوے مین بڑا
فرق ہی مثنوی گفت فرعونی انا الحق گشت پست * گفت منصوری انا الحق وبرست * این انا را رحمۃ اللہ ای محب وان انا را
لعنۃ اللہ در عقب * زانکہ آن سنگ سیہ بد وین عقیق * آن عدو نور بود و وین عشیق * آن انا ہو بود در سر ای فضول * نہ ز روی
اتحاد و از حلول * ان فی ذلک لعبرۃ لمن یخشی ○ تحقیق کہ فرعون کو پکڑنے مین البتہ نصیحت اور عبرت
پکڑنا ہی اوس شخص کے واسطے جسکی شان یہہ ہی کہ ڈرتا ہی یہانتک کہ نافرمانی سے پرہیز کرکے حکم مانتا ہی ءانتم اشد خلقا
کیا تم بعث و حشر کے منکر وبہت سخت اور دشوار ہو پیدایش کی روسے ام السماء بنہا ○ یا آسمان اس بڑائی کے
ساتھ کہ بنایا اوسکو تمھارے سرپر رفع سمکہا اونچا کیا اوسکی چھت کو یعنی اوسکی بلندی کی مقدار کو زمین سے بلند کیا
فسوٰیہا ○ پھر اوسکو سیدھا اور برابر کردیا نے کچھ فتور اور قصور کے واغطش لیلہا اور تاریک کیا اوسکی رات کو
واخرج ضحہا ○ اور نکالا اوسکے دن کو رات دن کی اضافت آسمان کی طرف اس جہت سے ہی کہ دن رات کے پیدا ہونے کا
سبب آسمان کی گردش ہی امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دنیا مین رات دن آسمان کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اسوجہ سے کہ آسمان آفتاب اور ماہتاب
پیدا ہین والارض بعد ذلک اور زمین کو آسمان پیدا کرنے کے بعد دحہا ○ بچھایا اور پھیلایا جمہور علما اس
بات پر ہین کہ زمین کی خلقت آسمان پیدا ہونے کے قبل ہی اور اوسکا بچھایا جانا آسمان پیدا ہونے کے بعد اخرج منہا نکالا
بچھائی ہوئی زمین سے ماءہا اوسکا پانی چشمے اور نہرین پھاڑکر اور جاری کرکے ومرعہا ○ اور نکالین گھاس
اوگنے کی جگہین اور چراگاہین اوسکی والجبال ارسہا ○ اور پہاڑون کو محکم اور پایدار کردیا زمین کا بچھانا پہاڑون کا
مضبوط جمانا نہرین چراگاہین ظاہر کرنا متاعا لکم فائدے کے واسطے ہی تمھارے لیے ولانعامکم ○ اور تمھارے
چارپایون کے واسطے فاذا جاءت الطامۃ الکبری ○ پھر جب آئیگی بڑی بلا اور بڑی ہول جو
قیامت کی سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہوگی اور وہ وہ ساعت ہی کہ دوزخیون کو دوزخ کی طرف ہنکائینگے اور
بہشتیون کو جنت مین پہونچائینگے اذا کا جواب محذوف ہی تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ اوسوقت ہوگا جو کچھ ہوگا یوم

يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ جسدن کہ یاد کریگا انسان مَا سَعٰى ۝ اوسکو جو کچھ کہ کوشش کی ہوگی اوسنے عمل مین یعنی نامۂ اعمال اوسکے
ہاتھ مین ہونگے پڑہیگا وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِمَنْ يَرٰى ۝ اوس شخص کے واسطے جو کہ دیکھتا ہی یعنی اسطرح
دوزخ ظاہر کیجائیگی کہ جو بینائی والا ہی وہ دیکھیگا فَأَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ پھر جو کوئی حد سے گذرا اور نہ ایمان لایا ہو وَآثَرَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اور اختیار کیا اوسنے دنیا کی زندگی کو یعنی راہ آخرت چلنا بھول گیا اوسکا کام نہ بنایا فَإِنَّ الْجَحِيمَ
هِيَ الْمَأْوٰى ۝ تو بیشک دوزخ وہ اوسکے رہنے کی جگہ ہو وَأَمَّا مَنْ خَافَ اور اگر جو شخص ڈرا ہو مَقَامَ رَبِّهٖ
اپنے کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے یعنی حساب اور عرض کے موقف مین وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ اور منع
کیا اور روکا ہو اپنے نفس کو اوسکی آرزو سے یعنی حرام اور ناشایستہ تمنا سے فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ۝ تو بیشک جنت
وہ اوسکے آرام کرنے کی جگہ ہو منقول ہی کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ کا قصد کرے اور اوسپر قادر ہو اور نفس کے
خلاف کرے خدا سے ڈرے اور اوس کام سے باز رہے نظم گر نفسے نفس بفرمان تست درکفش آور کہ بہشت آن تست ۔ نفس کشیدہ
ہر نفسے سوے بہشت ۔ ہر کہ خلاف نفس زند درست ۔ يَسْأَلُونَكَ پوچھتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ
قیامت سے اور کہتے ہین أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ کب ہو اوسدن کا قائم ہونا اور کس زمانہ مین اوسکا فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝
کس چیز مین ہی تو اوسکے یاد کرنے سے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم چاہتے تھے کہ قیامت کا وقت حق تعالی سے پوچھین ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب قیامت کا وقت جاننے سے تو کس چیز مین ہی
یعنی اوسکا جاننا تیرا حق نہین ہی اوسے ہرگز نہ پوچھنا إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ تیرے رب کی طرف نہایت ہی قیامت کا علم یعنی
کسی کو اوسکی خبر نہ دیگا اسواسطے کہ اوسپر اطلاع خاصہ اوسی حضرت جل شانہ کا ہی إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشٰهَا ۝
بیشک تو ڈرانے والا ہی اوسے جو ڈرے قیامت سے كَأَنَّهُمْ گویا کہ کافر يَوْمَ يَرَوْنَهَا جسدن دیکھینگے قیامت کو جسکے
آنے کا وقت پوچھتے ہین لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً دیر نہین کی اونھون نے دنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام اوسدن کی أَوْ ضُحٰهَا ۝
یا صبح اوسکی جسکی شام مذکور ہوئی یعنی اوس دن کی ہول سے اپنی زندگی کی مدت بھول جاوینگے اور ایسا سمجھینگے کہ دنیا مین رہے تھے مگر ایک شام یا صبح

ع ۲

سورۃ عبس مکیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اثنتان واربعون آیۃ
سورۂ عبس مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	بیالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین حاضر ہوے اور حضرت سرداران قریش کو
دعوت اسلام کرنے مین مشغول تھے عبد اللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس کوئی
بیٹھا ہی اور آپ اوس سے باتون مین مشغول ہین آتے ہی بات کاٹ دی حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ ہوے اور چین بجبین ہوکر
اور عبد اللہ کی طرف سے منھ پھیر لیا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ تیوری چڑھائی اور منھ

پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ اس سبب سے کہ آیا اوسکے پاس اندھا یعنی عبداللہ اندھے ہونے کا ذکر کرنا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ دینے مین عبداللہ کا عذر ظاہر فرماتا ہی وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۙ
اور کس چیز نے تجکو علم دیا شاید عبداللہ بن ام مکتوم پاک کیا جاوے گناہون سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ نصیحت پکڑے پھر فائدہ دے
اوسکو پھر نصیحت کرنا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ لیکن وہ جو بے پروائی کرتا ہی ایمان سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ تو تو اوسکی طرف منھ کرتا ہی
یعنی اوسکے ایمان کی حرص پر اوس سے متوجہ ہوتا ہی وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ اور نہین ہی تجھپر وبال اسکا کہ وہ بے پروا پاک نہو
اسلام قبول کرکے اسواسطے کہ تجھپر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی پس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ اور مگر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا ہوا تعلیم کی
طلب مین یعنی عبداللہ بن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى ۙ اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا تیرے پاس آکر کافرون کی ایذا سے فَاَنْتَ
عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ تو تو اوس سے منھ پھیرا اور اون کی طرف متوجہ ہوتا ہی لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل یہ آیتین لیکر آئے
تو آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہوتا تھا اور کتاب مین لکھا ہی کہ اوس سرو جوئبار رسالت کی نرگس ایک ساعت بے آب و تاب ہو گئی
یعنی جہان آپکی نگاہ مین تیرہ و تار ہو گیا کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی اور قریب تھا کہ چہرۂ مبارک کا رنگ کعبۂ معظمہ کی
دیوارون کو مشرف فرمائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم
رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور اونھین پھیر کر مسجد مین پھر لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اونکا دل خوش کیا اور
اونکو اپنی چادر پر بٹھایا اور پھر جب کبھی آپ اونکو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِيْ فِيْهِ رَبِّيْ یعنی مرحبا اوس
شخص کو کہ عتاب کیا مجھے اوسکے باب مین میرے رب نے اور لڑائی پر جاتے وقت دو بار آپنے مدینہ منورہ مین اونکو اپنا خلیفہ کیا اور جاننا چاہیے
کہ یہ صورت جو واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا نہ تھی اسواسطے کہ حکم اجتہاد سے آپ نے یہ کام کیا تھا اور آپکی کراہت
ابن ام مکتوم کے سوء ادب سے تھی کہ اونھون نے آپکی بات کاٹ دی مگر اندھے پن کے سبب سے معذور تھے كَلَّآ اِنَّهَا
تَذْكِرَةٌ ۚ حق یہ کہ یہ قرآنی آیتین نصیحت ہین خلق کو فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ پھر جو چاہے یاد کرے اوسے اور اوسکے سبب سے
نصیحت پکڑے اور یہ نصیحتین لکھی گئی ہین فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ اون صحیفون مین جو بزرگ کیے گئے ہین خدا کے
نزدیک مَّرْفُوْعَةٍ اوٹھائے گئے اور بلند قدر مُّطَهَّرَةٍ ۙ پاک سب عیبون سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ
ہاتھ مین لکھنے والون کے یعنی فرشتون کے کہ لوح محفوظ سے اونھون نے لکھ لیے كِرَامٍ بزرگ خدا کے نزدیک یا وہ
فرشتے کریم اور مہربان ہین مومنون پر کہ اونکے واسطے استغفار کرتے ہین بَرَرَةٍ ؕ نیک قُتِلَ الْاِنْسَانُ
لعنت کیا جائیو انسان یعنی کافر اور بعض کے قول پر عتبہ بن ابی لہب مراد ہی کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
داماد تھا آخر کو آپکی بیٹی کو طلاق دی اور بولا کہ کفرت برب النجم اذا ہوی یعنی کافر ہوا مین عتبہ قسم ہی ستارے کے رب کی
جب وہ طلوع کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو نفرین کی اور بددعا دی کہ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِّنْ كِلَابِكَ
یعنی ای اللہ اس کافر پر مسلط کر دے ایک کتا اپنے کتون مین سے اور تھوڑا زمانہ نہ گذرا تھا کہ شیر اوسکا سر نوچ لیگیا اس بات پر

حسان بن ثابت کا ایک قصیدہ ہی غرضکہ حق تعالیٰ اوسپر لعنت کرکے فرماتا ہی کہ مَآ اَكْفَرَهٗ ؁ کیا سخت کافر ہی خلق بعد میں
کچھ نہیں خیال کرتا کہ خدا نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؁ کس چیز سے پیدا کیا ہی اوسے مِنْ نُّطْفَةٍ ایک قطرہ آب منی
خَلَقَهٗ پیدا کیا ہی فَقَدَّرَهٗ ؁ پھر اندازہ ظاہر کیا اوسکا اعضا اور شکلون اور حالتون سے ماں کے پیٹ میں ثُمَّ
السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ؁ پھر راہ باہر نکلنے کی آسان کردی اوسکو کہ پیدا ہوا اور نشو و نما پائی یہانتک کہ اپنی عمر کو پہونچا ثُمَّ
اَمَاتَهٗ پھر مار ڈالا اوسے اوسکی انتہائے عمر میں فَاَقْبَرَهٗ ؁ پھر خاک میں گاڑا اوسے کہ مردار کی طرح سر راہ نہ پڑا رہے
ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؁ پھر جب چاہیگا زندہ کریگا اوسے اور پھر زندہ کرنیکا وقت اوسکی مشیت سے متعلق ہی كَلَّا
لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؁ حقا کہ نہیں ادا کیا انسان نے جو کچھ خدا نے حکم کیا اوسے یعنی کافر نے عہد میثاق وفا نہ کیا
اور ایمان اور طاعت کا حکم نہ مانا اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آدمی مراد ہین اسواسطے کہ کسی آدمی نے احکام الٰہی کے حقوق
کما حقہ نہیں ادا کیے اور نہ ادا کرسکتا ہی قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ٭ عذر بدرگاہ خدا آورد ٭ ورنہ سزاوار
خداوندیش ٭ کس نتواند کہ بجا آورد ٭ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ؁ پس چاہیے کہ نظر کرے انسان اپنے
کھانے کی طرف چشم عبرت سے اور دیکھے کہ کس طور سے کھانا پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ؁ ہم نے گرایا
ہمنے پانی ابر سے گرانے کر ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ؁ پھر پھاڑی ہمنے زمین پھاڑنے کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
حَبًّا ؁ پھر اوگایا ہمنے زمین میں دانہ کہ اوسے غذا کرسکین جیسے گیہون جو اور مثل اسکے وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ؁ اور
انگور اور سبزہ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ؁ اور زیتون اور خرمے کے درخت وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ؁ اور باغ چار دیواری
کھنچے ہوے گھنے گنجان بہت بڑے بڑے درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ؁ اور میوے تر اور خشک یا چراگاہ پیدا
ہمنے کیا مَّتَاعًا لَّكُمْ تمہارے فائدے کو وَلِاَنْعَامِكُمْ ؁ اور تمہارے چارپایون کے فائدے کو
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ؁ پھر جب آئیگی آواز بہری کر دینے والی یعنی ایسی سخت آواز کہ جو سنیگا بہرا ہو جائیگا
اس سے دوسری بار صور پھونکنا مراد ہی اور اِذَا کا جواب یہ ہی کہ دیکھو گے بہت ہولین اور شدتین يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ
وہ دن کہ بھاگیگا مرد مِنْ اَخِيْهِ ؁ اپنے بھائی سے باوجود موانست اور مہربانی کے وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے
باوصف اسکے کہ اوسکے حق بہت ہین وَاَبِيْهِ ؁ اور اپنے باپ سے باوصف اسکے کہ اوسکی شفقت اور مہربانی کا جوش
اپنے اوپر دیکھا ہی وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے باوجود اس بات کے کہ وہ اوسکی مونس تھی وَبَنِيْهِ ؁ اور
اپنے فرزندون سے باوجود اس خیال کے کہ یہ ہمارے معین اور مددگار ہین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
ہر مرد کے واسطے اہل قیامت میں سے يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؁ اوسدن ایک کام ہی کہ اوسے دوسرے
کام سے باز رکھیگا اسی باب میں حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے ایک حکایت نظم فرمائی ہی حکایت نظم
کشتیے آمد و در دریا شکست ٭ تختۂ زان جملہ بر بالا نشست ٭ گربہ و موشے بران تختہ بماند ٭ کارشان بایکدگر پختہ نماند

خوف زدگر بہوش بارو سے گرینده بے ز پیش آن گہ بہ اچنگال تیرۂ ہر وشان از ہول دریا سے عجب و در تحیر باز مانده خشک لب
در قیامت بیز این نمو نباد دیعنی آنجا نے تو وستنا بود وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ بہت سے چہرے ہونگے اوس وز تابان
اور روشنان نورایمان سے ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ خندان اور شادمان دوزخ سے نجات پاے اور جنت مین پہونچنے کی
وجہ سے وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ اور چہرے ہونگے اوس روز غبار آلودہ تیرہ و تار کفر اور عنا د کے سبب
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ گہیریگی اونمین تاریکی اور سیاہی انکار اور گناہ کی وجہ سے أُولَٰئِكَ وہ لوگ جنکے چہرے
سیاہ اور گرد آلود ہونگے هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ وہ ہین کافر جہوٹے زبانکار تباہکار بدکردار

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ تکویر کہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس آیتین ہین

حضرت عبداللہ بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی دوست رکھے کہ گویا انکھ سے روز قیامت کا احوال دیکھے اوسے چاہیے
کہ پڑہے إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ جب آفتاب لپیٹا جائے یعنی بساط آفاق سے اوسکے نور کا انبساط یعنی پھیلنا
زائل ہو مراد یہ ہی کہ بے نور ہو جائے وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝ اور جب ستارے گرے ہوے ہو جائین وَإِذَا
الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ اور جب پہاڑ اپنی جگہون سے اوکھڑ کر چلین ہوا مین روئی کی طرح وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝
اور جب دس مہینے کی گابہن اونٹنیان جننے کے قریب پہونچی ہوئین کہ عرب کے مالون مین سے بہت نفیس مال ہی چھوڑ دی جائین یعنی
کسی کو اونکے چرانے کی پروا نہ رہے وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائین اور ایک
دوسرے سے ملین اور ایک کو دوسرے سے باہم ضرر ہو جانے کی مجال نہو خلاف عادت وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جب
دریا ملائے جائین کھاری میٹھے کہ سب ملکر ایک دریا ہو جائے یا بھڑکائے جائین یعنی دریاؤن کو گرم کرکے بھڑکا دین فتوحات مین ہی
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دریا کو دیکھتے تو کہتے کہ یا بحر متی تعود نارا یعنی ای دریا کب عود کریگا تو آگ کی طرف وَإِذَا
النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جب نفسون کو جوڑا کرین یعنی ہر ایک کو اوسکے مثلون کے ساتھ رفیق کرین جیسے
صالح کو صالح کے ساتھ اور بدکار کو بدکار کے ساتھ یا مومنون کو حور عین کے ساتھ جفت کرین اور کافرون کو شیاطین کے
ساتھ یا روحون کو بدنون سے ملائین وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ اور جسوقت لڑکیان زندہ دفن کی ہوئی پوچھی جائینگی
یعنی اونکے قاتلون سے اونکا حال پوچھینگے کہ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝ کس گناہ پر مار ڈالی گئین زمانہ جاہلیت مین
اکثر عرب کی عادت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف یا ننگ و عار کے مارے لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تو حق تعالے نے
فرمایا کہ اونکے قاتلون سے سوال کرینگے اور ایک قول یہ ہی کہ لڑکی سے پوچھینگے کہ تو کیون قتل کی گئی اور اس سوال سے
یہ فائدہ ہی کہ لڑکی جواب دے کہ مجھے بیگناہ قتل کیا ہی تاکہ اوسکا قاتل شرمندہ اور لاجواب ہو جائے وَإِذَا الصُّحُفُ

نُشِرَتْ ۝ اور جس وقت اعمال نامے بندون کی موت کے وقت لپیٹے ہونگے کھولے جاوینگے وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝
اور جس وقت آسمان اوکھاڑا جاوے اور لپیٹا جاوے وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جس وقت دوزخ دہکائی جاوے یعنی خدا کے
غضب کی آگ سے اور تیز کیا جاوے وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ اور جس وقت جنت قریب کیجاوے نزدیک اوسکے دوستون کے تو
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝ جان لیگا ہر ایک جی وہ چیز جو حاضر کی ہوگی نیک یا بد کا جب تک آدمی پیدا ہوا حال
جو نیک و بد ہو سکا انہین سے جو کچھ دنیا مین کیا ہے محشر مین دیکھ لیگا جانیگا کہ کیا کیا ہو اور جب جانیگا تو دیکھیگا کہ نیکی کا بدلا ایک بزرگی
اور عطا ہو اور برائی کا بدلا ایک ملامت اور عتاب تو نیکی پر حسرت کریگا کہ کیون زیادہ نکی اور بدی پر کہا شیگا کہ مین نے کیون کی اور وہ
حسرت اور غم کچھ فائدہ نہ دیگا ظلم تو او دو تو حسرت غنیمت شمار کہ فردا دست نیاید بکار ع بکوش ای توانا کہ فردا بزور نیاید کہ در ناتوانی
سے غم خوری ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ پس قسم کھاتا ہون مین اون ستارون کی جو دن کو چھپ جاتے ہین الْجَوَارِ
الْكُنَّسِ ۝ چلنے والے اپنے غروب ہونے کی جگہون مین چھپ جانے والے شعاع آفتاب مین کشف الاسرار مین ہو کہ ان
ستارون سے خمسہ متحیرہ مراد ہین یعنی زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا خنوس پہرنا ہو اور کنوس ٹھہرنا اور بعضون نے
کہا ہو کہ خنس پہاڑی گائے ہو اور کنس ہرن وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ اور قسم رات کی جب آگے آئے اور پیٹھ کو
پھر کیا کرے یا جب پیچھے جاوے اور اندھیرا جاتا رہے اور یہ کلمہ اضداد سے ہو وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور قسم صبح کی
جب دم لے یعنی طلوع کرے اور اوسکا دم لینا اوسکے طلوع کی ابتدا ہو قسمین کہا کر ارشاد فرماتا ہو کہ إِنَّهُ لَقَوْلُ
رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ بیشک قرآن البتہ پڑھنا ایلچی بھیجے ہوئے کا ہو جو بزرگ ہو خدا کے نزدیک یعنی جبرئیل علیہ السلام بیان مین ہو
کہ رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین پہلے قول کے موافق ذِي قُوَّةٍ جبرئیل علیہ السلام کی صفت ہو
یعنی وہ قوت والے ہین سو لوط کا شہر اوکھاڑ دیا اور قوم ثمود کو اپنی سخت آواز سے ہلاک کر دیا مین عِندَ ذِي الْعَرْشِ
مَكِينٍ ۝ نزدیک صاحب عرش کے جاہ و منزلت والا مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ حکم مانا گیا فرشتون کے درمیان یعنی
جو کچھ وہ کہے سب آسمانون مین فرشتے اوسکا حکم مانتے ہین امانتدار وحی پہونچانے مین اور اگر رسول کریم سے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہون تو وہ طاعت مین صاحب قوت ہین خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہین
مطاع یعنی مستجاب الدعوات ہین امین یعنی اسرار غیب کے امانتدار ہین وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ اور نہین ہو تمہارا
صاحب یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ اور تحقیق
کہ یقینی دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل کو اصلی صورت پر روشن کنارہ پر یعنی آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پر وَمَا هُوَ
عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ اور نہین ہو پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو کچھ اوسے وحی پہونچے بخیل کہ تمکو تعلیم نہ دیوے اور تمسے چھپا رکھے
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ اور نہین ہو قرآن بات شیطان راندے کی فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ پس
کہان تم جاتے ہو اور جو کلام صحیح اور درست ہو اوس سے کیون منہ موڑتے ہو إِنْ هُوَ نہین ہو یہ قرآن إِلَّا ذِكْرٌ

لِلْعٰلَمِیْنَ ۙ نہیں نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف اہل عالم کے واسطے لِمَنْ شَآءَ
بدل ہی عالمین سے یعنی قرآن نصیحت ہی اوس شخص کے واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝ یہ کہ مستقیم
ہو جاوے راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے اور ابوجہل نے سنی تو بولا
کہ جب یہ کام ہمارے واسطے ہی اور ہماری خواہش سے علاقہ رکھتا ہی اگر ہم چاہین تو مستقیم ہو جاوین نہ چاہین تو نہون تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو استقامت اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ رب اہل عالم کا اور تمھارے چاہنے کو کچھ اثر نہین ہی شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا نے
تجکو سب مصنوعون مین حاجتمند کیا ہی تو نہین چاہتا مگر اوسکی مشیت سے اور تو نہین کرتا مگر اوسکی قوت سے اور تو حکم نہین مانتا مگر اوسکے
فضل سے اور تو گناہگار نہین ہوتا مگر اوسکے چھوڑ دینے سے کہ وہ تجکو چھوڑ دیتا ہی پھر تو کیا کام رکھتا ہی اور کس کام پہ
ناز کرتا ہی حال آنکہ تجکو کچھ قوت اور قدرت نہین ہی شعر ز سر تا پا ہمہ پیچم در پیچ ؛ چہ باشد سر بسر ہیچم در ہیچ ؛

سورۃ الانفطار مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وهي تسع عشرة آية
سورۃ انفطار مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونیس آیتین ہین

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ جسوقت آسمان پھٹ جاوے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ
اور جسوقت تارے گر جاوین تبیان مین ہی کہ تارے قندیلون کی طرح طاق فلک کے سامنے سے نور کی زنجیرون مین لٹکتے ہین
اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب اہل آسمان مر جاوینگے تو زنجیرین اونکے ہاتھون سے گر پڑینگی اور تارے زمین پر
آپڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ اور جب دریا جاری کیے جاوین یعنی بعض کو بعض مین کھول دین اور سب ایک دریا ہو جاوے
وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ اور جب قبرین تلے اوپر کی جاوین یعنی خاک کو شورش مین لاوین تاکہ اوسمین جو دفن ہین
مردے وغیرہ وہ ظاہر ہو جاوین اور مردے جی اوٹھین تو عَلِمَتْ نَفْسٌ جان لیگا ہر نفس مَّا قَدَّمَتْ وہ چیز جو آگے
بھیجی نیک کام یا گناہ وَاَخَّرَتْ ۝ اور جو پیچھے چھوڑا عمل یا توبہ ترک کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ جانیگا ہر شخص کہ اوسنے اول
عمر مین کیا کیا اور آخر عمر مین کیا کیا اوسوقت جب کافرون سے خطاب ہوگا کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ اے آدمی کس
چیز نے تجکو فریب دیا کہ تو کافر ہو گیا بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ اپنے رب کے ساتھ جو کرم کرنے والا ہی کہا ہی کہ اوسکا فریب دینے والا
اوسکا دشمن ہی جو اوسکے ساتھ مسلط تھا یعنی شیطان یا اوسکا جہل یا اپنی خواہش کی پیروی کرنا یا دنیا کی محبت بعضون نے کہا ہی کہ اس
آیت کا نزول ابوالاسدین کی شان مین ہی کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج دیا اور کوئی سختی اوسپر نہ پہونچی اسکا انتقام
فرمایا ہی کہ تجکو کس چیز نے مغرور کر دیا کہ خدا کے عذاب سے بیخوف ہو گیا اور خدا کے مہلت دینے سے مغرور ہو
ایک گروہ اس بات پر ہی کہ یہ خطاب عام ہی سب آدمیون سے اسکے معنی یہ ہین کہ اے انسان کس چیز نے تجکو مغ

۱۱۵

گناہگار ہوگیا خدا کے حکم مین اور اوسکی نافرمانی مین دلیر ہوگیا شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا مجھسے یہ سوال کرے تو مین کہون
غرّنی کرمک یعنی مجھے تیرے کرم نے مغرور کردیا معالم التنزیل مین ہے کہ اہل اشارت کہتے ہین کہ اس محل پر اسم کریم کا لانا بندہ کو تعلیم
کرنے کی جہت سے ہے تاکہ بندہ کہے کہ مین فریب مین آیا تیری کریمی کے سبب سے نظم چون تو دادی مژدہ لاتقنطوا ٭ من چرا ترسم
زعصیان وعتو ٭ چون تو ہر شکستہ را سازی درست ٭ پس خطا ہا را امید عفو تست الذی خلقک ایسا خدا جسنے تجھکو
پیدا کیا اور تو کچھ نہ تھا فسوّٰک پھر درست کیے تیرے اعضا اور اجزا فعدلک ٭ پھر تجھکو اور حیوانون کی خلقت
اور صاحب تمیز کردیا ایسی خلقت کے ساتھ جو اونکی خلقت سے جدا ہے فی ای صورۃ ما شاء رکّبک ٭ جس
صورت مین چاہا ترکیب دی تجھکو اور ایک عضو مین دوسرا عضو اور ایک جز دوسرے جز و ملا دیا کلّا نہین ہے ایسا جیسا تم گمان
کرتے ہو کہ قیامت نہوگی بل تکذّبون بلکہ تم تکذیب کرتے ہو بالدّین ٭ روز جزا کی عناد کی راہ سے وان علیکم
اور یقینی تمپر یعنی تمھارے افعال و اقوال پر لحٰفظین ٭ البتہ نگاہبان ہین فرشتے کراما کاتبین ٭ بزرگ خدا کے
نزدیک لکھنے والے روز تمھارے اعمالنامے یعلمون ما تفعلون ٭ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو نیک اور بد اور اپنے علم کی
رو سے لکھتے ہین ان الابرار لفی نعیم ٭ بیشک نیک کام والے اور فرمانبردار لوگ البتہ بہشت مین ہین وان
الفجار لفی جحیم ٭ اور تحقیق کہ جھوٹے اور حق سے منکر البتہ دوزخ مین ہین یصلونہا یوم الدین ٭ داخل ہونگے
اوسمین روز حساب یعنی قیامت کے دن وما ہم عنہا بغائبین ٭ اور نہین ہین فجار دوزخ سے غائب یعنی ہمیشہ
دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکلینگے وما ادرٰک ما یوم الدین ٭ اور کس چیز نے علم دیا تجھکو یعنی تو کیا جانے کہ کیا ہے
جزا و حساب کا دن ثم ما ادرٰک ما یوم الدین ٭ پھر تو کیا جانے کہ کیا ہے روز جزا یہ تکرار مبالغہ اوس روز کی
شان کی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی اوسکی کیفیت کوئی نہین دریافت کرسکتا یوم لا تملک ٭ وہ دن کہ مالک نہ ہوگا
نفس لنفس شیئا کوئی نفس کسی نفس کے واسطے کچھ منفعت یا مضرت یعنی کوئی یہ طاقت نہ رکھیگا کہ اپنی قوت یا قدرت سے
کچھ نفع یا ضرر کسی کو پہونچا سکے والامر یومئذ للہ ٭ اور حکم اوس روز خدا کے واسطے ہے جسے اور جسکے حق مین
چاہیگا مرتبہ شفاعت عطا کریگا جسے چاہیگا جنت مین داخل فرمائیگا جسے چاہیگا دوزخ مین بھیجیگا ٭

ع ربع ۱۹

سورۃ المطففین مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی ستّ وثلثون آیۃ
سورۂ تطفیف کہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھتیس آیتین ہین

لکھا ہے کہ اہل مدینہ تول ناپ مین بڑی خیانت رکھتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت
کرکے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے تو اثناے راہ مین یہ سورت نازل ہوئی کہ ویل للمطففین ٭ ہلاکت
واسطے کم کرنے والون کے تول ناپ مین کہتے ہین کہ مدینہ مین ایک مرد تھا کہ اوسے ابوجہینہ کہتے تھے وہ دو صاع

رکھتا تھا ایک بہت بڑا کہ اوس سے وہ مول لیتا تھا ایک بہت چھوٹا کہ اوس سے بیچتا تھا حق تعالی نے اوسکی شان مین آیت بھیجی الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا وہ لوگ جو لیتے ہین پیمانہ سے عَلَى النَّاسِ لوگون سے اپنے واسطے يَسْتَوْفُونَ ۝ پورا لیتے ہین وَإِذَا كَالُوهُمْ اور جب ناپتے ہین أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ یا تولتے ہین لوگون کے واسطے تو اونکے حق گھٹاتے ہین اور اونکو نقصان دو پہنچاتے ہین تفصیل یہ ہین ہیں کہ جو کوئی تول اور ناپ مین کمی کرتا ہی کل قیامت کے دن اوسے دوزخ کے گڑھے مین ڈال کر آگ کے دو پہاڑون کے بیچ مین بٹھاینگے اور حکم دینگے کہ ان دونون کو تول اور ناپ پس وہ اونکو تولے ناپیگا اور جلیگا یہیت تو کم وہی و بیش تاقی جیل و دزن بہ روزی بود کار کم و بیشت خبر کند ❊ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ کیا نہین جانتے اور یقین نہین رکھتے وہ لوگ جو بہت لیتے اور کم دیتے ہین کہ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝ یہ کہ وہ لوگ اوٹھائے گئے ہونگے لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ اوس دن کے واسطے جو بڑا ہی يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ جس دن کھڑے ہونگے لوگ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اہل عالم کے رب کے حکم کے واسطے یعنی جب تک حکم نہ پہونچیگا کھڑے ہی رہینگے اور وہ ہیبت کا مقام ہوگا کہ اہل عرصات ہین سو برس کھڑے رہینگے اور کسی کو بات کی مجال نہو گی یہانتک کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین شفاعت کرینگے اور خلق کو مقام ہیبت سے محاسبہ کے موقف مین لاینگے اور یہ شفاعت کبری ہوگی كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ حقا کہ کافرون کے نامہ اعمال لَفِي سِجِّينٍ ۝ سجین مین ہونگے اور وہ ایک بڑا پتھر ہی اندر سے خالی دوزخ کے نیچے چھپا ہوا جو کافرون کی جگہ ہی اور کافرون کے نامہ اعمال وہان ہونگے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فاجرون کے اعمالنامے آسمان پر لیجاتے ہین تو آسمان اوسکے قبول سے انکار کرتا ہی وہان سے پھیر لاتے ہین زمین پر وہ بھی قبول نہین کرتی تو ساتوین زمین کے نیچے لیجاتے ہین سجین مین جو ابلیس اور اوسکے لشکر کی جگہ ہی اور وہان رکھتے ہین وَمَا أَدْرَاكَ اور تو کیا جانے کہ مَا سِجِّينٌ ۝ کیا ہی سجین یعنی ہول اور ہیبت اور کفار فجار کے نامہ اعمال کی جگہ ہی کہ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ ایک کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھیگا جان لیگا کہ اسمین نیکی نہین ہی وَيْلٌ یہ ایک کلمہ ہی سب برائیون کو جامع یعنی عذاب سختی شدت محنت يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ اوس روز تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ جنھون نے تکذیب کی ہی بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ روز جزا کی اور اوسے باور نہین رکھا ہی وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ اور تکذیب نہین کرتا اوس روز جزا کی إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ مگر ہر ظالم حد سے گذرا ہوا گنہگار اور بےباک کہ إِذَا تُتْلَى جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ آيَاتُنَا اوسپر آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ کہتا ہی جہل اور حق سے انکار کی شدت سے کہ یہ کہانیان ہین اگلون کی كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ سکتہ ران بلکہ غرور اور غفلت کا پردہ ڈالدیا ہی عَلَى قُلُوبِهِمْ اونکے دلون پر یا انکار کا زنگ اوسپر لگا دیا ہی مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ اوسنے جو تھے وہ کرتے تھے گناہ یعنی برائیون کی شامت سے اونکے دلون کو زنگ لگ گیا اور وہ بیکار ہوگئے حدیث مین ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی تو ایک سیاہ نقطہ اوسکے دل مین پڑتا ہی یہانتک کہ نوبت پہونچتی ہی کہ اوسکا تمام دل سیاہ ہوجاتا ہی كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ حقا کہ وہ کرامت اور رحمت سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ دیدار

الٰہی سے يَوْمَئِذٍ اوس روز لَّمَحْجُوْبُوْنَ ط البتہ روکے گئے ہونگے یعنی اوس سے منع جدا محروم حجاب کیے گئے ہونگے امام مالک
رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس آیت کے معنی پوچھے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنون کو آڑ مین رکھیگا تا کہ اوسکا دیدار نہ دیکھین اور اپنے دوستون پر
تجلی فرمائیگا تا کہ وہ دولت دیدار سے مالا مال ہون امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ لَمَحْجُوْبُوْنَ کفار کی شان مین وارد ہوا اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ مومنون کو دولت دیدار حاصل ہوگی اور دوست محجوب نہونگے کہ اوسوقت دوست اور دشمن کے درمیان فرق ظاہر ہوگا
قطعہ گوئی بہشت مہمانی ست * بے دیدن میزبان چہ باشد * چون دشمن و دوست را حجاب ست * پس فرق دران میان چہ باشد
ثُمَّ اِنَّهُمْ پھر بتحقیق کہ تکذیب کرنے والے لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ط داخل ہونے والے ہین دوزخ مین ثُمَّ يُقَالُ پھر
کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ یہ عذاب وہ عذاب ہی کہ تھے تم اوسکی
تُكَذِّبُوْنَ ط تکذیب کرتے كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ حقا بتحقیق کہ کتاب نیکون کے اعمال کی لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ط
علیین مین ہوگی ساتوین آسمان پر عرش کے نیچے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ عرش کا داہنا پایہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سدرۃ المنتہیٰ
وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے علم دیا تجکو کہ مَا عِلِّيُّوْنَ ط کیا چیز ہی علیین یعنی ایک بلند مقام یا مکان ہی یا نیکون کی
کتاب كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ لا کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھے وہ جان لے کہ اسمین بالکل
نیکیان ہین يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط حاضر ہوتے ہین اوس کتاب پر ملائکہ مقرب جو علیین مین رہتے ہین یعنی
اوسکے استقبال کو جاتے ہین اور اوسکی حفاظت کرتے ہین اور قیامت کے دن اوسپر گواہی دینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ
نَعِيْمٍ بتحقیق کہ نیک پاک لوگ بہشت مین ہین عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ لا آراستہ تختون پر دیکھتے ہین ایسی چیز
کہ اوس سے خوش ہوتے ہین یا کافرون کو دوزخ مین دیکھتے ہین اور اونکا عذاب مشاہدہ کرتے ہین تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
پہچانیگا تو اے دیکھنے والے اونکے چہرون مین نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ج تازگی بہشت کی نعمتون کی اور اوسکی لذتون کی طراوت
يُسْقَوْنَ پلائے جاتے ہین یعنی اونکو پلاتے ہین مِنْ رَّحِيْقٍ شراب خالص سفید خوشبو مَّخْتُوْمٍ لا مہر کیے ہوے اوسکے برتن
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ط مہر اوسکی لاکہ کی جگہ پر مشک ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے پینے کا ختم مشک کی خوشبو پر ہی اور مہر اس جہت سے
کرینگے تا کسی کا ہاتھ اوسپر نہ پہونچے اور ابرار لوگ خود اوسکی مہر توڑین وَفِيْ ذٰلِكَ اور اس شراب مین فَلْيَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُوْنَ ط چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنے والے یعنی ایسا عمل کرین کہ اوسکے سبب سے اوسکے پینے کے مستحق ہو جائین
وَمِزَاجُهٗ اور میل شراب کا مِنْ تَسْنِيْمٍ لا چشمہ تسنیم کے پانی سے ہی تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
منقول ہی کہ تسنیم اوس پانی کا نام ہی جو عرش کے نیچے سے بہشت مین ٹپکتا ہی اور جنت مین جتنی پینے کی چیزین ہین یہ پانی اون
سب مین اشرف اور بہتر ہی عَيْنًا يَّشْرَبُ یعنی ایسا چشمہ کہ پیتے ہین بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ط اوس چشمے سے
درگاہ عنایت الٰہی کے مقرب لوگ یعنی مقرب لوگ صرف اوسی پینگے اور ملایا ہوا ابرار لوگون کو دیا جائیگا صاحب انوار نے فرمایا ہی
مقرب لوگ چونکہ ماسوا کی طرف مشغول نہین ہوے یعنی غیر کی محبت کو خدا کی محبت سے نہین ملایا ہی اونکے پینے کی چیز

خالص ہے یعنی یہ اور وہ لوگ جنکی محبت ملی ہوئی ہو اونکے پینے کی شراب میں بھی دوسری چیز ملی ہوگی لیکن شراب عیش
پیغواہیم بے دُردی و غم با صاف نوشان و گہ اندر دُرد نوشان دگہ اندر بحر الحقائق میں ہی کہ چشمۂ اوس شراب کی طرف اشارہ ہی
جو خالص ہی کونین کے غباروں کی کدورت سے اور اونکے ظروف سر بھر لیا اور اصفیا کے دل ہیں کہ اونپر مشاہدۂ محبت ہی اور
تسنیم اعلیٰ مرتبہ محبت ہی یعنی محبت ذاتیہ اور مقرب وہ لوگ ہیں جنکو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہوا اور جب تک
فرش قرب پر مجلس انس اور ریاض قدس میں ساقی رضا کے ہاتھ سے کوئی اس شراب ناب کا ایک جرعہ نہ چکھے ان باتوں کے بھید کی بو اوسکے
مشام جان میں نہیں پہونچتی بیت سرمایۂ ذوق دو جہان ہی عشق ست ۔ آنہا کہ ازین چشمہ نہ چشیدند چہ دانند ۔ لکھا ہی کہ روسائے
قریش جب فقیر صحابہ کو دیکھتے جیسے حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال اور انکے مثل رضی اللہ عنہم تو انسے ٹھٹھا اور مسخرا پن کرتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا بیشک وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہیں ان لوگوں
یَضْحَکُوْنَ سے کہ ہنستے ہیں وَاِذَا مَرُّوْا بِہِمْ اور جب گذرتے ہیں مومنوں کے ساتھ یَتَغَامَزُوْنَ غمزے کرتے ہیں
آنکھوں سے یعنی ہنسی کے واسطے اشارے کرتے ہیں کشاف میں ہی کہ ایک دن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایک مسلمان کے ساتھ جاتے تھے
منافقوں کا ایک گروہ ہنسا اور چشم و ابرو سے اشارے کرکے ہنسی و مسخرا پن کیا اور اپنے یاروں کے پاس جاکر بولے کہ ہمارا سردار ہمارا
رئیس آج اصلع تھا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اس بات پر بہت ہنسے ہنوز حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں نہ پہونچے تھے
کہ یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ مجرم اور منافق لوگ مومنوں پر ہنستے ہیں اور چشم و ابرو سے اشارہ کرتے ہیں وَاِذَا انْقَلَبُوْا اور
جب پھرتے ہیں اِلٰی اَہْلِہِمُ اپنے لوگوں کی طرف تو انْقَلَبُوْا فَکِہِیْنَ پھرتے ہیں خوش خرم اوس بات پر
جو کی ہی وَاِذَا رَاَوْہُمْ اور جب دیکھتے ہیں کافر اور منافق مومنوں کو تو قَالُوْا اِنَّ ہٰؤُلَآءِ کہتے ہیں ایک
دوسرے سے کہ یہ لوگ جو محمدؐ کی متابعت کرتے ہیں لَضَآلُّوْنَ البتہ گمراہ ہیں وَمَآ اُرْسِلُوْا حالانکہ نہیں
بھیجے گئے ہیں کافر اور منافق عَلَیْہِمْ حٰفِظِیْنَ مومنوں پر نگہبان کہ اونکی ضلالت اور ہدایت پر گواہی دیں
فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس قیامت کے دن یہ لوگ جو ایمان لائے ہیں مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ
کافروں کے حال سے ہنسینگے عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ جڑاؤ تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھینگے
اونکو کہ دوزخ میں کسطرح اونپر عذاب ہوتا ہی اور زنجیروں طوقوں میں کیونکر جکڑے ہوئے ہیں صحابہ کا قول ہی
کہ بہشت کا ایک دروازہ کھول کر دوزخیوں سے کہینگے کہ جنت میں چلے آؤ وہ جلدی جنت کی طرف دوڑینگے جب اوس
دروازے پر پہونچینگے تو جنت کے دربان دروازہ بند کر دینگے اور وہ کافر رنجیدہ اور غمگین دوزخ کی طرف پھرینگے
مومن لوگ اس حال سے ہنسینگے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ کیا جزا دیے گئے کافر مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ
اون کاموں کی جو تھے دنیا میں کرتے ہنسی اور مسخرا پن یعنی مومنوں کے دلوں کی تسلی کے واسطے ہنسے اونکے
دشمنوں کو جزا دی کہ دنیا میں کافر جو مومنوں پر ہنستے تھے آج قیامت کے دن مومن کافروں کے حال پر ہنستے ہیں

سورۃ انشقت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس و عشرون آیۃ
سورۂ انشقت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچیس ۲۵ آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَاۤءُ انْشَقَّتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائیگا فرشتون کے اوترنے کو وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝
اور سنے اور حکم مانے اپنے رب کا اور سزاوار ہوا ہی آسمان خدا کے حکم کی اطاعت کا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور
جسوقت زمین کھینچی جائے یعنی پہاڑون اور دریاؤن کے بیچ سے اوٹھالیں اور اسے چوڑان میں کھینچیں وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا
وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالدے جو کچھ اوسکے اندر ہی خزانے اور مردے اور سب سے خالی ہو جائے وَاَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور فرمانبردار ہو جائے اپنے رب کے حکم کی اور لائق ہو حکم ربانی سننے کی جب ایسا ہوگا تو انسان
ثواب اور عذاب دیکھیگا یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہی رنج اور کوشش کے ساتھ
اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا اپنے رب کی جزا کی طرف کام کرنا جدا اور محنت کے ساتھ فَمُلٰقِیْهِ ۝ پس تو ملاقات کرنے والا ہی
اپنے عمل کی یعنی اپنے عمل کی جزا کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ پھر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۝ نوشتہ اوسکے
اعمال کا اوسکے داہنے ہاتھ میں فَسَوْفَ یُحَاسَبُ تو قریب ہی کہ حساب کیا جائے حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝ حساب آسان
بے تنگی اور بے جھگڑے وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ اور پھریگا اپنے لوگون کی طرف یعنی مومنون کے گروہ کی جانب یا اپنے
قبیلے کے مسلمانون کی طرف یا اپنی جوروؤن اور حورون کی طرف مَسْرُوْرًا ۝ خوش اس سبب سے جو بھلائی اور بزرگی اوسنے
پائی ہو وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ اور مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ وَرَاۤءَ ظَهْرِهٖ ۝ اوسکا نامہ اعمال اوسکے پیٹھ پیچھے
اور وہ اوسکا نامہ اعمال اوسکے ہاتھ میں کھینکے اوسے وہ شخص فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ جلدی پکاریگا یعنی تمنا کریگا
ہلاکت کی یا ثبورا کہیگا اور یہ کلمہ بھی طلب ہلاکت کا ہی وَّیَصْلٰى سَعِیْرًا ۝ اور پہونچ جائیگا جلتی آگ میں اِنَّهٗ كَانَ
فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ یعنی یہ شخص تھا اپنے لوگون میں دنیا میں خوش اور نازان مال فانی اور جاہ ناپائدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ
تحقیق کہ اوسنے گمان کیا ہی اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۝ یہ کہ نہ پھریگا خدا کی طرف یعنی اوسکا بعث اور حشر نہ ہوگا بَلٰۤى ہان اوسکا
بعث و حشر ہوگا اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ۝ بیشک اوسکا خدا ہی اوسکے احوال و اعمال کو دیکھنے والا ہی اوسے چھوڑ نہ دیگا
بلکہ حشر میں لائیگا اور اوسکے اعمال کی جزا اور سزا اوسے پہونچائیگا فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پھر قسم کھاتا ہون میں شفق کی اور
وہ ایک سرخی ہی کہ غروب آفتاب کے بعد مغرب کے کنارے میں دیکھی جاتی ہی اور اوسکا غائب ہو جانا وقت عشا کی علامت ہی امام مالک اور
امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ تعالی کے مذہب پر اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر وہ ایک سفیدی ہی کہ اوسکے بعد سرخی
دکھائی دیتی ہی اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ وہ سفیدی اصلا غائب نہیں ہوتی بلکہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف آ جاتی ہی
وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور قسم رات کی اور اوس چیز کی کہ رات جسے جمع کرتی ہی اور چھپا لیتی ہی یعنی قسم اوسکی جسے

معانقۃ عند المتاخرین ۱۲

رات کی تاریکی چھپا لیتی ہی وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ اور قسم چاند کی جسوقت کہ پورا ہوتا ہی اور بدر ہونے کے مرتبے کو پہونچتا ہی
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ کہ البتہ پہونچوگے اور ملوگے تم ایک حال کو بعد ایک حال کے اوسکے مطابق شدتین
بہت سخت اس سے موت اور روز قیامت کی شدتین اور اوسکے ہولون کے مقامات مراد ہین کہ ایک کے بعد ایک دیکھے جائینگے
تفسیر زاہدی مین ہی کہ بنی آدم کا ایک حال کی طرف سے دوسرے حال کی طرف پھرنا مراد ہی یعنی نطفہ سے تھکے کی طرف پھر لوتھڑا اور ہڈی اور
دوسری خلقت اور پیٹ کے اندر کا بچہ اور پیدا ہوا بچہ اور دودھ پیتا بچہ اور پیرون چلتا ہوا بچہ اور جوانی کے قریب پہونچا ہوا لڑکا
اور جوان ادھیڑ اور بوڑھا ہوجاتا ہی آخر احوال تک فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ پھر کیا ہی آدمیون کو کہ باوجود ان حالون کے
نہین ایمان لاتے خدا اور رسول اور روز جزا کا وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو
لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ نہین سجدہ کرتے اوسکی تلاوت کے واسطے بعضے علما نے یہان پر سجدہ کیا ہی اور اکثر نے سورۃ آخر پر
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہان پر سجدہ کرتے اور کہتے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مین نے یہان پر سجدہ کیا ہی قرآنی
سجدون مین یہ تیرھوان سجدہ ہی صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو جمع کا سجدہ کہا ہی کہ قرآن سننے کے بعد ہی اور قرآن جامع ہی تنزیہ اور
تقدیس کی صفتون کو اور کافرون کا سجدہ نہ کرنا دلیل کی کمی اور انقطاع حجت کے سبب سے نہین ہی بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ
لوگ جو کافر ہوے يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ تکذیب کرتے ہین قرآن کی اور اوسکی آیتون مین غور اور فکر نہین کرتے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھ وہ نگاہ رکھتے ہین اپنے دل مین کفر اور مومنون کے ساتھ کینہ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ پس خبر کر دے انکو عذاب دردناک کی اور بشارت کا لفظ ہنسی کے واسطے ہی اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ
جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے لَهُمْ اَجْرٌ واسطے اونکے اجر ہی غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾
نہ گھٹایا ہوا نہ کاٹا ہوا نہ احسان کیا ہوا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ بروج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس ۲۲ آیتین ہین

وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ قسم آسمان کی کہ برجون والا ہی اس سے بارہ برج مراد ہین یا قمر کی منزلین یا آسمانون کے دروازے
وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ اور قسم دن وعدہ کیے ہوے کی یعنی روز قیامت کی وَشَاهِدٍ اور قسم گواہ کی کہ اللہ ہی سب کو دیکھتا
اور جانتا ہی وَمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ اور قسم اوسکی جسپر گواہی دی گئی ہی کہ وہ بندہ ہی اور بعضون کے نزدیک شاہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور مشہود اونکی امتین یا گواہ آپکی امت ہی اور مشہود اگلی امتین یا شاہد حفظہ فرشتے ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا ہین اور مشہود
آدمی اور دوسرے اقوال کے موافق شاہد اور مشہود یا حجر اسود اور حاجی لوگ ہین یا عرفہ اور اوس مقام کے حضار یا قربانی کا دن اور
ذبح کرنے والے یا جمعہ کا دن اور اوس روز کے نمازی یا آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت یا عیسی علیہ السلام اور اونکی

است یا دن رات اور راوہین عمل کرنے والے اور بہر تقدیر یہ قسمین کہا کر ارشاد فرمایا کہ قتل ہلاک کیے گئے اور ملعون ہوے اصحاب
الاخدود کھودنے والے گڑھون والے اور وہ بت پرست تھے تو نواس یمنی کے لوگ ذو نواس پادشاہ تھا اوسکے زمانہ مین ایک ساحر تھا
کاہن شعبدہ باز پادشاہ کی سلطنت کا مدار اوس ساحر پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا تو پادشاہ سے عرض کی کہ اب مین تو بوڑھا ہوا میرے
قوی مین بالکل ضعف آگیا نظم دیدہ از بہر شعاع تیرہ شود • گوش از وقت سماع خیرہ شود • نہ زبان را مجال گویائی • نہ تن خستہ را توانائی •
مصلحت اب یہی ہی کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کیجیے کہ جو کچھ مین جانتا ہون اوسے سکھا دون اور میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہو
کہ سلطنت کے امور اوسکے سبب سے منتظم رہین پادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور اوسکے مقصود کے موافق ایک لڑکا اوسکے سپرد کیا
ساحر بڑے اہتمام کے ساتھ اوسکی تعلیم مین مشغول ہوا ایک دن وہ لڑکا ایک راہب کے عبادت خانہ مین گیا اوسکے احوال سے
مطلع ہو کر رہبانیت کا طریقہ پسند کیا اور راہب کے دین پر متدین ہو گیا اور خدا پرستی اختیار کی روز بہانہ کرتا کہ مین ساحر پاس
تعلیم لینے جاتا ہون اور راہب پاس آکر اوس سے صحبت رکھتا یہانتک کہ مرد عاقل کامل عامل مستجاب الدعوات ہو گیا اتفاقا ایک بار
ایک دن راہب کے پاس سے باہر نکلا اپنے گھر جا رہا تھا ایک اژدہے نے سر راہ آکر لوگون پر رستہ بند کر دیا تھا خلق ہر طرف حیران تھی
جب وہ جوان آگے آیا تو اسم اعظم پڑھ کر اژدہے کی پیٹھ پر ایک پتھر پھینکا اور بولا کہ اژدہے راہ چھوڑ دے اپنے ٹھکانے پھر جا
پس اژدہا چلا گیا اس جوان کی خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایک اور وقت ایک شیر راہ پر آیا جوان نے ایک بات اوسکے کان مین کہدی
وہ بھی رستے سے دور چلا گیا اب حاجتمند لوگ اوس جوان کے پاس آنے لگے اور اوسکی دعا سے سب اپنی مرادین پانے لگے
یہانتک کہ پادشاہ کا دربان جو اندھا ہو گیا تھا وہ بھی اوس جوان کے پاس آیا اور دعا کی استدعا کی جوان نے کہا کہ اگر تو میری
متابعت کرے اور میرا مذہب چھپا تو تیری آنکھین روشن کر دون دربان نے بسر و چشم قبول کر لیا اور عہد کیا جوان نے اوسکو کلمہ شہادت
تلقین کیا اور اوسکے حق مین دعا کی اوسکی آنکھین روشن ہو گئین دربان روشن چشم پادشاہ پاس آیا ذو نواس پادشاہ نے تعجب کی راہ سے
اوس سے پوچھا کہ تیری آنکھ کیونکر اچھی ہوئی وہ بولا کہ خدا نے مجھکو صحت بخشی پادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے دربان نے جواب دیا کہ
اللہ الذی لا الہ الا ہو پادشاہ نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ تو نے یہ تعلیم و تلقین کس سے پائی کہ مین بھی اوسکا گرویدہ ہون دربان کو پادشاہ کے
اسلام قبول کرنے پر جو خوشی پیدا ہوتی تو خوشی کے مارے جوان کا تمام قصہ کہدیا پادشاہ نے جوان کو بلایا اور اوسکے مذہب پر مطلع ہوا
ہر چند لوگون نے کوشش کی کہ وہ جوان اپنے مذہب سے نہ پھرا حکم ہوا کہ اسے دریا مین ڈبو دو لوگون کی ایک جماعت اوسے دریا کے
کنارے لے گئی اوسنے جو دعا کی تو یہ سب لوگ ڈوب گئے اور وہ صحیح سلامت دریا کے کنارے سے پھرا پادشاہ کو یہ خبر پہونچی ایک
گروہ کو خاص کیا کہ اوسے پہاڑ پر لیجائین اور نیچے ڈھکیل دین جب پہاڑ پر پہونچے تو جوان نے دعا کی ایک ہوا اوٹھی اور اوسنے
اون لوگون کو پہاڑ پر سے نیچے گرا دیا اور جوان صحیح سالم رہا پھر پادشاہ نے حکم دیا کہ اسے آگ مین ڈالدو غضب خدا کہ پادشاہ کے
لوگ جب چلے اور اوس جوان پر آنچ نہ آئی پھر اوسے سولی پر لٹکایا اور تیر مارے کوئی تیر اوسپر کارگر نہوا تو جوان بولا کہ اے پادشاہ خدا پر
ایمان لا کہ یہ سب اوسکی قدرت کے آثار تو دیکھ چکا بیت سعدی ہر چیز کہ بو دنیست ہست • مصرع • ہر چہ وجود نیست ہست •

پادشاہ نے عداوت اور عناد اختیار کر کے کہا کہ مین تجکو قتل ہی کرنا چاہتا ہون جوان بولا کہ اگر تیری یہی مراد ہے تو ایک تیر کمان پر رکھ اور کہہ کر اس غلام کے خدا کے نام کے ساتھ مین یہ تیر مارتا ہون یہ کہہ کر مجکو تیر مار پادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر اوسکے مقتل پر پہونچا جوان نے شربت شہادت پیا جتنے آدمی وہان حاضر تھے سب نے ایکبار بولے کہ ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے پس پادشاہ غصہ مین آیا اور حکم دیا اوسکے حکم سے کئی جگہہ زمین مین گڑھے کھودے اور اونمین آگ جلائی اور پہاڑون کے کنارے پر لوگ بیٹھے اور لوگون کو گرفتار کرنا شروع کیا جسے لاتے وہ لوگ اوس سے پوچھتے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا تو اوسے گڑھون مین ڈال کر جلا دیتے تو حق تعالی اون ظالمون کو جو زمین کے گڑھون والا اور پہاڑون والا فرماتا ہے النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ○ اوس آگ والے جو ایندھن والی تھی یعنی لکڑیان جو اونمین جلائی تھی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ○ جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھے تھے وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُونَ اور وہ پادشاہ اور اوسکے لوگ جو کرتے تھے بِالْمُؤْمِنِيْنَ مومنون کے ساتھ شُهُوْدٌ ○ حاضر اور اوسے مشاہدہ کرنے والے تھے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور عیب نہ پکڑا اور انکار نہ کیا اصحاب اخدود نے مومنون سے کچھ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا مگر یہ کہ ایمان لائین بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا پر جو غالب ہے کہ اوسکے عذاب سے ڈرنا چاہیے الْحَمِيْدِ ○ تعریف کیا ہوا کہ اوسکی رحمت سے امیدوار ہونا چاہیے الَّذِيْ لَهٗ وہ خدا جسکے واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ اور خدا سب چیزون پر مومن اور کافر کے افعال اور اقوال پر گواہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ جنھون نے فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ فتنہ مین ڈالا ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو یعنی اونپر آگ کا عذاب کیا ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا پھر نہ پھرے خدا کی طرف اور کفر سے توبہ نہ کی فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ تو اونکے واسطے ہے عذاب دوزخ کا وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ○ اور اونکے واسطے ہے عذاب آگ جلتی ہوئی کا لکھا ہے کہ وہی آگ جو اونھون نے موحدون کے واسطے گڑھون مین جلائی تھی وہی بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو گئی اور اوسی نے سبکو گھیر کر جلا دیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے واسطے ہین جنتین کہ جاری ہین اونکے درختون یا مکانون کے نیچے سے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ○ وہ ہے بڑا چھٹکارا اور بڑی مقصدوری کہ دنیا و ما فیہا اوسکے مقابلے مین کم اور حقیر ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ یقینی پکڑ تیرے رب کی لَشَدِيْدٌ ○ البتہ سخت ہے اسواسطے کہ کفر کے سبب سے اوسنے جسکو عذاب مین پکڑا اوسے ہرگز نجات نہین ہے اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ تحقیق کہ خدا وہ ظاہر کرتا ہے اپنی پکڑ دنیا مین کافرون پر وَيُعِيْدُ ○ اور پھیریگا اوسی کو اونپر آخرت مین اور یہ عدل کی نشانی ہے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ○ اور وہ بخشنے والا ہے اوسے جو توبہ کرے اور اوسے دوست رکھتا ہے جو حکم مانے اور یہ فضل کی علامت ہے عدل کے سبب سے چھوڑتا ہے اور ربا بو کر دیتا ہے اور فضل کے سبب سے نوازتا ہے اور بلند کرتا ہے بیت فضل او دلنواز غمخواران ٭ عدل او سینہ سوز جباران ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ○ خداوند عرش کا یا مالک ملک کا بزرگ اپنی ذات اور صفات مین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ○ کرنے والا وہ جو کچھ کہ چاہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ۝ کیا آئی تیرے پاس بات یعنی ای ہمارے حبیب پہنچی تمھاری تسلی کے واسطے کفر کے لشکرون کی بات جنھون نے انبیا علیھم السلام پر خروج کیا تھا فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ فرعون اور اوسکی قوم اور ثمود اور قبیلہ ثمود کی آنچ باتین نازل کی گئین اور منکرون نے نہ مانین بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے وہ فِیْ تَكْذِیْبٍ ۝ اور جھٹلانے مین ہین وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۝ اور اللہ اونکے پیچھے سے جانتا ہی اونکو یعنی اوسکی قدرت و شمائل ہر اور اوس سے فوت نہیں ہوسکتی اور ایسا نہیں ہی جو وہ قرآن کے حق مین گمان کرتے ہین کہ سحر اور شعر اور کہانت ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝ بلکہ وہ قرآن شریف اور بزرگ ہی لکھا ہوا فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ لوح مین محفوظ ہی تغییر اور تحریف سے منقول ہین کہ لوح ایک سفید موتی کے مانند ہی اور اوسکا طول آسمان و زمین تک اور اوسکا عرض مشرق سے مغرب تک اور اوسکے کنارے یاقوت کے ہین اور وہ ایک فرشتہ کی گود مین ہی عرش کے داہنے پر اور وہ فرشتہ اوسکا واقف نہیں سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰیَةً
سورۂ طارق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سترہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک شب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک تارا ٹوٹا اور آگ کا ایک بڑا شعلہ اوس سے ظاہر ہوا ابو طالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارا ہی کہ شیطانون کو آسمان سے ہنکاتا ہی اور یہ قدرت الٰہی کی نشانی ہی پس اوسی وقت حضرت جبرئیلؑ اس سورہ کیساتھ نازل ہوئے کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ اور قسم آسمان کی اور تارون کی جو رات کو ظاہر ہونے والے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ اور کس چیز نے تجھکو جاننے والا کیا تا کہ تو جانے کہ کیا ہی طارق اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ستارہ ہی چمکنے والا روشن آگ کے شعلے کی طرح یہ قسم کھا کر فرمایا کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ نہیں ہی کوئی جی لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ۝ مگر اوسپر ایک نگہبان ہی کہ اوسکے قول اور عمل نگاہ رکھتا ہی اور شمار کرتا ہی فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے یعنی جو کوئی بعث و نشر کا منکر ہوا اوسے چاہیے کہ اصل ایجاد کو دیکھے کہ مِمَّ خُلِقَ ۝ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ پیدا کیا گیا ہی ایسے پانی سے جو گرایا گیا ہی رحم مین یَّخْرُجُ نکلتا ہی مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ مردون کی پیٹھ کے درمیان سے وَالتَّرَآئِبِ ۝ اور عورتون کے سینون کی ہڈی سے اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ تحقیق کہ اللہ پھیر دینے پر اوس پانی کے اوس صلب مین جس سے وہ نکلا ہی لَقَادِرٌ ۝ البتہ قادر ہی یعنی موت کے بعد اونکے بعث اور اعادہ پر قادر ہی یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ ۝ جسدن کہ ظاہر ہو جائینگی چھپی باتین یعنی جو باتین دلون مین چھپی ہین وہ ظاہر کر دینگے تاکہ پاکیزہ خبیث سے تمیز ہو جائے یا اوسکے فرض کام پیش کرینگے جیسے روزہ نماز غسل جنابت وضو کہ کوئی اوسپر اطلاع نہیں رکھتا اور آدمی اوسکے ادا پر قادر تھا اور نہ کیا یا اوسکے پوشیدہ کامون پر سے پردہ اوٹھا دینگے اور اس سبب سے بڑی رسوائیان ہونگی بیت گر پردہ

اُس روز سب کا راز ہائے پوشیدہ کی جانچ ہوگی سوائے وہ اعمال اثر ہو اور جو مخفی باتیں کھل جاوینگی فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؀
تو نہیں ہوگی انسان کو کچھ زور اپنی ذات سے کہ اپنے سے عذاب کو روک سکے اور نہ کوئی یار کہ اوس کی مددگاری سے بلا رفع دفع ہو
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ اور قسم آسمان پھیر والے کی یا جست والے کی یعنی ہر روز او بلندی سے رجوع کرتا ہے اوس مقام کی
طرف جہاں سے حرکت کی تھی وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ؀ اور زمین دراڑ والی کہ اوس سے اُگنے والی چیز اور پانی
نکلتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ بیشک قرآن البتہ کلام ہے ٹھیک اور درست جو الگ کرنے والا ہے حق اور باطل کے درمیان وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؀
اور نہیں ہے وہ باطل اور بیہودہ ہنسی کی بات اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا البتہ وہ کافر قریش کے داؤ کرتے ہیں ارادہ کرتے ہیں پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مکر کرنے کی تدبیر جو کہ حق تعالیٰ خبر دیتا ہے وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ؀ اور میں جزا دونگا ان کو مکر کی
آہستہ آہستہ اوسکے مناسب جزا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ پس مہلت دے کافروں کو یعنی ہلاکت طلب کرنے میں جلدی نہ کر
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ؀ چھوڑ دے اونکو تھوڑے سے زمانہ تک یعنی وہ سب جلدی ہلاک ہو جاوینگے کہا یہ آیت قتال سے منسوخ ہے

ع ۱۶

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی تسع عشرۃ آیۃ
سورۃ اعلیٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ انیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ؀ پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی کہ بہت بڑا ہے اور نہیں شریک کیا ٹھہرا اپنے سے اور غیر خدا پر بولے
جانے سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسم صلہ ہے اور معنی یہ ہیں کہ پاکی کے ساتھ تعریف کر اپنے رب کی اور جو صفت کہ نہ چاہیے اوس سے
اوسکی پاکی بیان کر یا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى کہہ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ اپنے سجدوں میں کہو الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ؀ وہ خدا جسنے پیدا کیں سب چیزیں پھر درست کردی ہر ایک کی
خلقت اوس طور سے کہ عطا فرمائی اوسے وہ چیز جو اوسے درکار تھی آدمی کو پیدا کیا اور اوسکے اعضا اور اجزا حکمت کے ساتھ درست کرے
وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ؀ اور وہ خدا جسنے اندازہ کردیں دنیا میں پھر راہ بتائی اونہیں حاصل کرنے کی یا اندازہ کردیں منفعتیں
اور ہدایت کردیا اونکو حاصل کرنا یا اندازہ کردیا رحم میں لڑکے کا ٹھہرنا اور راہ بتائی باہر آنے کی وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ؀
اور وہ خدا جسنے نکالی زمین سے گھاس چرائی کو یعنی چارا اوگایا کہ چارپائے چریں فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ؀ پھر کردیا
اوس اوگے ہوئے چارے کو اوسکے سبز ہونے کے بعد خشک پژمردہ میلا سیاہ محقق لوگ اس آیت کے مضمون سے سمجھے ہیں
کہ فائدہ لینے والوں کی چراگاہ دنیا ہے اگرچہ پہلے تو تازی اور سبزی اور اچھی معلوم ہوتی ہے مگر تھوڑی مدت میں حادثوں کی بادخزاں
چلنے سے اندھیری اور بے طراوت ہو جاتی ہے قطعہ اگرچہ خرم و تازہ است گلشن دنیا ۔ وے بہ نکبت باد خزان نہ ارزد
بہ نگر دہ خوردہ قرض قزح جلے سروہ کہ خوان چرخ بیک پارہ نان نہ ارزد ۔ لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیت
یا سورت لیکر نازل ہوتے اور پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اوسکو پڑھنا شروع کر دیتے اور ہنوز حضرت

پھر جبرئیل نے ختم نہ کیا ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے اول سے تلاوت فرماتے بایں خیال کہ مبادا بھول جائیں تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہے کہ پڑھاوینگے ہم قرآن تجھکو یعنی جبرئیل امین اوسکو ہمارے حکم سے تجھپر پڑھیگا فَلَا تَنْسَىٰ
پھر تو نہ بھولیگا اوسکو اوس یادداشت کی قوت سے جو ہمنے تجھکو عطا فرمائی ہو پایہ کہ ای ہمارے حبیب تو امی ہو قرآن سب سورتوں
اور مشابہ آیتون کا یاد رکھنا اسواسطے ہو کہ تیری رسالت پر یہ دوسری نشانی ہو اس آیت میں حضرت کو اس بات کی بشارت ہو
کہ جو کچھ ہم تجھپر پڑھتے ہیں اوسے تو نہ بھولیگا اسواسطے کہ جبرئیل امین ہمارے حکم سے تیرے درس میں رہینگے چنانچہ اخبار میں
آیا ہو کہ ماہ مبارک رمضان میں ہر سال حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
قرآن شریف تلاوت کرتے اخیر سال جب حضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت جبرئیل دوبارہ آئے اور آپکے ساتھ قرآن ختم کیا
دور کیا حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ اب میری اجل قریب ہو اسواسطے کہ اس ماہ رمضان میں جبرئیل امین دوبارہ آئے اور میں نے
اور اونھون نے دوبارہ قرآن ختم کیا ہر سال ایکہی بار آتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا
إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ مگر وہ جو خدا چاہیگا تو اوسے بھول جا اسطرح پر کہ اوسکی تلاوت منسوخ ہو جاۓ اور حق تعالیٰ سینون
اور قاریون اور حافظون کے سینون سے اوسے محو کردے إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ اللہ جانتا ہو ظاہر احوال خلق کا
وَمَا يَخْفَىٰ اور جو کچھ پوشیدہ ہیں اونکے اطوار وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ اور آسان کرینگے اور توفیق دینگے ہم تجھکو دین کی
یاد رکھنے میں آسان طریقہ کی یا راہ بتاوینگے ہم تجھکو آسان شریعت کی فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ پس نصیحت کر قرآن کے سبب سے
تحقیق کہ فایدہ دیتا ہو مومنون کو نصیحت کرنا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہیں کہ فایدہ دے یا نہ دے یعنی نصیحت کیجے جو نہیں کو فی نفع دے یا نہ
دے بیت مین یہ کہ شرط بلاغ است با تو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ قریب ہو کہ نصیحت پکڑیگا وہ شخص
جو خدا سے ڈرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى اور پہلو تہی کریگا نصیحت ماننے سے بڑا بدبخت یعنی کافر جو فاسق سے بھی زیادہ شقی ہو
الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ وہ جو داخل ہوگا آگ میں جو بہت بڑی ہو یعنی اوس درکہ جہنم کی آگ میں جو کہ بہت تیز اور
بڑی جلانے والی ہو حدیث میں ہو کہ یہ تمھاری آگ یعنی دنیا میں جو آگ ہو ایک جزو ہی جہنم کی آگ کے ستر جزو میں سے اور بعضون نے
کہا ہو کہ نار کبری جہنم کے نیچے والے طبقہ میں ہو جو جگہ ہو آل فرعون کی اور منافقون کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو مایدہ اوترا تھا
اوسکے منکرون کی اور نار صغری اوپر والے طبقہ میں ہو جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہگارون کی جگہ ہو ثُمَّ
لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ تو وہ بڑا بدبخت نہ مریگا اوس بڑی آگ میں کہ آسائش پا جاۓ اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی
جس سے راحت پاۓ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ تحقیق کہ اوسنے چھٹکارا پایا جو پاک ہوگیا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهِ فَصَلَّىٰ اور یاد کیا نام اپنے رب کا اپنے دل اور زبان سے پھر نماز پڑھی کہ جو اسلام کی علامت ہو یا کہا یہ ہو کہ وہ
شخص جسنے طہارت کی اور احرام کی تکبیر کہی اور پانچون وقت کی نماز ادا کی یا صدقہ فطر دیا اور تکبیر عید کی اور نماز عید پڑھی بَلْ
تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کی نعمتون کی طرف خطاب ہو جو دنیا میں مشغول ہو کر آخرت کا

کام نہین بناتے وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ؕ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے اور بہت رہنے والی ہی اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ لا تحقیق کہ یہ بات اگلون کے صحیفون مین ہی یعنی پہلی کتابون مین جو قرآن سے قبل نازل ہوئین صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی ۝ ع صحیفون مین ابراہیم علیہ السلام کے کہ بیس ہین اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفون یعنی تختیون مین

وَهِيَ سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ چھبیس ۲۶ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ غاشیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ کیا آئی تیرے پاس خبر ڈھانپ لینے والی کی کہ قیامت ہی اور وہ ہولون مین خلائق کو ڈھانپ لیگی یعنی اوسکی ہیبت سب کو گھیر لیگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ لا بہت سے چہرے اوس دن ڈرتے ہونگے اور خوار یعنی جنکے چہرے ہین وہ ذلیل ہونگے اور بہتیرے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ لا عمل کرنے والے رنج کھینچنے والے اوس عمل مین یعنی دوزخی وہ کام کرینگے جس سے اونکو رنج اور محنت ہوپہنچیگی جیسے آگ کی زنجیرین کھینچنا عذاب دوزخ مین اوپر آنا نیچے جانا یعنی غوطے کھانا تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً ۝ لا داخل ہونگے آگ مین جو گرمی کے نہایت درجہ پہونچی ہی اور بکرنے تُصْلٰی کی (تے) کو پیش یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی داخل کیے جائینگے نہایت تیز آگ مین تُسْقٰی مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ ط پلائے جائینگے یعنی جب پیاس غالب ہوگی تو اونکو اوس چشمے سے پلائینگے جسکا پانی نہایت گرم ہی بعضون نے کہا ہی کہ جسدن سے آگ پیدا کی ہی اوس پانی کو جوش کر رہے ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہین ہی اونکے واسطے کھانا اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لا مگر ضریع سے اور وہ ایک گھاس خاردار ہی جبتک تر رہتی ہی عرب اوسکو شبرق کہتے ہین اور چارپائے اوسے چرتے ہین اور جب خشک ہوجاتی ہی تو اوسکو ضریع کہتے ہین اور چرنے والا جانور بھی اوسکے پاس نہین پھٹکتا آخرت مین اوسکی صورت پر آگ کا درخت ہوگا ابو جہل نے جب یہ آیت سنی تو بولا کہ کیا ہوا ضریع ہمکو فربہ کریگی جسطرح ہمارے اونٹون کو فربہ کردیتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ ط فربہ نہین کرتی دوزخ کی ضریع کسی کو اور دفع نہین کرتی بھوک کو یعنی کھانے سے بھی کوئی امر مقصود ہوتا ہی مگر ان دونون مین سے کوئی بات نہ حاصل ہوگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لا چہرے اوس دن تر و تازہ ہونگے اور نعمت کا اثر اونسے ظاہر ہوگا یعنی اون چہرون والے ناز و نعمت مین تر و تازہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ لا اپنے کام کو پسند کرنے والے یعنی جو کام اونھون نے کیا ہوا اوسے پسند کرینگے اور چونکہ اوسکا ثواب دیکھینگے تو اوس سے راضی ہونگے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لا بہت بلند قدر مین ہونگے لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ ط نہ سنینگے اون چہرون والے یا تو نہ سنیگا اے مخاطب فِيْهَا لَاغِيَةً اوس بہشت عالی مین بیہودہ بات جنتیون کا کلام سب ذکر اور حکمت ہوگا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ م اوس بہشت مین چشمہ جاری ہوگا کہ اوسکا پانی منقطع نہوگا فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ لا اوس جنت مین تخت بلند اوٹھائے ہوئے ہونگے اونکی اصل سونے کی زمرد یاقوت موتی سے جڑاؤ اور معالم مین کہا ہی کہ وہ تخت ہوا مین بلند ہونگے جب صاحب تخت چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ تخت زمین پر اوتر آئینگے اور جب

اوسپر پہنچیگا تو وہ تخت پھر بلند ہو کر اپنی جگہ پر چلے جاینگے وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ اور اون جنتون مین آبخورے ہونگے
جنتیون کے سامنے رکھے ہوئے وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ اور تکیے برابر رکھے ہوئے وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ اور فرش
بچھے ہوئے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب کافرون نے سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ کا لفظ سنا تو آپس مین کہا کہ یہ کیونکر ہونا چاہیے اور
اگر ہوتا ہی تو بلال اور خباب اور اونکے مثل اور لوگون کو کام پڑا کہ اوس اونچے تخت پر چڑھنے کو بڑی دیر چاہیے اور اوسپر سے اوترنے کو
بڑی فرصت چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ کیا نہین دیکھتے و
اونٹ کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیسا پیدا کیا گیا ہی یعنی باوصف اتنے اونچے اور اتنے بڑے ہونے کے ایک تاگے سے لڑکے کا
مسخر اور تابع ہو جاتا ہی کہ جھکا اوسپر چڑھتا اور اوترتا ہی پھر جنت مین تخت اگر جنتی کا مسخر اور مطیع ہو تو اوس سے یہ کافر کیونکر
تعجب کرتے ہین اور کہا ہی اونٹ کی خلقت خالق جل قدرتہ کے کمال قدرت او حسن تدبیر اور علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہی
اسواسطے کہ بڑا ہی بھاری بوجھ اوٹھاتا ہی مطیع ہی سب کا حکم بجا لاتا ہی قانع ہو سب گھاس پات چرتا ہی متحمل ہو پیاس کی حاجت
سے بے صبری نہین کرتا ہی اسی جہت سے بے پانی کا میدان طے کر جاتا ہی اور جو کچھ حیوان سے چاہیے نسل بوجھ اوٹھانا دودھ گوشت
سواری یہ سب اوس سے حاصل ہو حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہی رباعی برخوان اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ تا قدرت باری ۝ یک رہ بشتر
بنگر تا صنع خدا بینی ۝ در خار خوری قانع در بارکشی راضی ۝ این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی ۝ تبیان مین ہی کہ مخاطب عرب ہین
انہین سے اکثر بدو جنگلی ہوتے ہین اور اونکا مال اونٹ ہی او جدھر دیکھتے ہین سوا آسمان زمین پہاڑ کے کچھ نہین دیکھتے تو اونٹ کے
ذکر کے بعد فرماتا ہی کہ وَاِلَى السَّمَاۗءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے آسمان کی طرف کہ ہماری حکمت سے کیونکر
اوٹھایا گیا ہی بے ستون وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے پہاڑون کی طرف کہ ہماری قدرت سے
کیونکر رکھے گئے زمین پر اور مستحکم ہوئے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے زمین کی طرف کہ کیونکر
چوڑی بچھی ہوئی ہی کہ خلق کے آرام کی جگہ ہو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ پس نصیحت کر اونکو دلائل قدرت مین نظر
کرنے کے بعد سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنے والا ہی ہر ایک کو لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَۜيْطِرٍ ۝ نہین ہی تو اونپر مسلط کہ
ایمان پر اونکو اکراہ کرے آیت قتال نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہی اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ لیکن جو کوئی منہ پھیرے
نصیحت سنکر اور ایمان نہ لائے اور حق کو چھپائے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ تو عذاب کریگا اللہ اوسکو بہت بڑا
عذاب یعنی عذاب آخرت اسواسطے کہ دنیا مین قحط اور قید اور قتل کے عذاب مین تو مبتلا تھے اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ تو
تحقیق کہ ہماری طرف ہی بازگشت اونکی ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ پھر بیشک ہم پر ہی اونکا حساب ہر چیز مین

سورۃ الفجر مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وہی ثلثون اٰیۃ
سورہ فجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیس آیتین ہین

نصف

وَالْفَجْرِ ۙ قسم فجر کی جو دوستون کی مناجات کا وقت اور ساعت ہی یا اظہار فجر کی قسم جسکے سبب سے بیدارون کی جان کو آرام
اور راحت ہی اور ایک قول کے موافق فجر سے محرم کا پہلا روز مراد ہی کیونکہ سال اوس سے شروع ہوتا ہی یا ذی الحجہ کا پہلا روز مراد ہی کہ
لیالی عشر اوس سے ملی ہوئی ہین یا جمعہ کی فجر ہی یا روز عرفہ کی صبح کہ اوسمین حاجیون کی دعا قبول ہوتی ہی یا عید اضحیٰ کی فجر کہ قربانی کا
روز ہی یا صبح قیامت کا اول اور تبیان مین کہا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مبارک اونگلیون سے پانی جاری
ہونے کی طرف یہ اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمون ونہرون سے پانی جاری ہونے کی جانب ایما ہی یا پتھر سے اونٹنی جو
حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کی بدولت پیدا ہوئی تھی یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے پتھر پھوٹکر جو نہرین جاری
ہوئی تھین یا بدلی سے جو پانی برستا ہی یا گناہگارون کی آنکھ سے جو ندامت کے آنسو ٹپکتے ہین اوسکی طرف اشارہ ہی وَلَيَالٍ
عَشْرٍ ۙ اور قسم دس راتون کی یعنی ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی کہ عرفہ اوسی مین ہی یا محرم کے پہلے عشرہ کی کہ اوسمین یوم
عاشورا ہی یا رمضان کے آخر عشرہ کی کہ اوسمین شب قدر ہی یا شعبان کے بیچ والے عشرہ کی کہ اوسمین شب برات ہی وَالشَّفْعِ
وَالْوَتْرِ ۙ اور قسم جفت اور طاق کی جفت سے وہ اضداد اور مخالفت مراد ہی جو مخلوقون کے اوصاف مین ہوتی ہی جیسے
عزت اور ذلت قدرت اور عاجزی علم اور جہل قوت اور ضعف موت اور زندگی اور وتر سے صفات الٰہی کا انفراد مقصود ہی کہ
عزت بے ذلت اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہی کہ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور وتر سے خالق مراد ہی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور بعض کے قول پر جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا برج
اور سیر کرنے والے ستارے یا نماز فجر اور نماز مغرب یا جنت کے درجے اور دوزخ کے درکے یا بقر عید اور عرفہ کا دن یا مکہ معظمہ
اور مدینہ منورہ کی دو مسجدین اور ایک مسجد اقصیٰ یا صفا اور مروہ دو پہاڑ اور بیت الحرام وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ اور قسم
رات کی جسوقت کہ گذرے یعنی شب قدر کی عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ رات کو عام لین هَلْ
فِيْ ذٰلِكَ کیا ہی اس قسم مین جو ہم نے یاد کی قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۗ قسم پسندیدہ عقل والون کے واسطے تاکہ عبرت لین اور
جانین کہ قسم ہی تحقیق اور تاکید کی ہوئی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ ہم تکذیب کرنے والون کو عذاب کرینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے کہ کیا کیا تیرے رب نے بِعَادٍ ۙ قوم عاد کے ساتھ اِرَمَ یعنی عاد اولیٰ کے ساتھ کہ اسے عاد بن ارم
کہتے تھے اور ارم اونکے جد کا نام ہی اسواسطے کہ عاد عوص کا بیٹا تھا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ارم اونکے شہر کا نام ہی اور اس تقدیر پر اہل ارم مراد ہونگے پھر عادیون کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ لمبے لمبے
قدون والے یا ستونون والے الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ ایسا قبیلہ کہ نہین پیدا کیا گیا مِثْلُهَا اوسکے مثل قد کی درازی اور جسم کی بڑائی مین
فِي الْبِلَادِ ۙ شہرون مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ارم عادیون کے شہر کا نام ہی اور ذات العماد اوسکی صفت ہی یعنی شہر ارم
بڑے مکان والا شہر ہی جسکے مثل تمام شہرون مین نہین اور اوس مکان کا قصہ ہی کہ عبداللہ بن قلابہ کھوئے ہوئے اونٹ کو
صحرائے عدن مین ڈھونڈھتے پھرتے تھے ایک بیابان مین ایک شہر کے اندر پہونچے شہر پناہ بہت مستحکم اونچے محل بکثرت عبداللہ

بے امید کرکے شہر پناہ کے دروازے پر آئے کہ کسی کو دیکھیں اور اوس سے اپنا اونٹ کو پوچھیں دروازے پر پہونچے تو دیکھا پھاٹک کی چوڑی مین
قیمتی جواہر جڑے ہین اور کسی کو وہان نہ پایا متحیر ہوے جب شہر کے اندر پہونچے تو اونکو اور زیادہ حیرت ہوئی اسواسطے کہ اونچے اونچے مکانات
دیکھے کہ اونمین یاقوت اور زمرد کے ستون ہین دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی تمام دیوارین سونے چاندی کی تھین
صحنون مین اسی انداز پر فرش سنگریزون کی جگہ مروارید اور موتی پڑے ہوے ہر محل کے گرد نہرین جاری موتی مونگے بہتے درختون
اونکے تنے سونے کے پتے زمرد کے کلیان چاندی کی عبداللہ نے یہ خدا کی قدرت دیکھکر اپنے جی مین کہا کہ یہ وہ جنّة التی وعد بہا
المتقون یعنی یہ وہی جنت ہے جسکا وعدہ ہے متقیون سے مصرع این چہ منزل چہ بہشت این چہ مقامست اینجا ٭ بہت تھوڑا جواہر
وہان سے اوٹھا کر پشت پر باندھا اور یمن مین پھر آئے لوگون نے وہ جواہرات اونکے ہاتھ مین دیکھے گمان کیا کہ انھین خزانہ
کہین ملگیا یہ قصہ لوگون کی زبانون پر جاری ہوا یہانتک کہ یہ حال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اظہار کیا گیا اور وہ اوس
زمانہ مین حاکم شام تھے حضرت معاویہ نے عبداللہ کو بلایا اور اول سے آخر تک تمام حکایت سنی اور اونکو اپنی مجلس مین بٹھایا پھر حضرت
کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہے جسکے مکانات سونے چاندی کے اور اوسکے درختون جواہرات
جڑاؤ ہون حضرت کعب الاحبار نے کہا کہ ہان ایک شہر ہے جسکو حق تعالی نے قرآن شریف مین ذکر فرمایا کہ لم یخلق مثلھا فی البلاد
بیت شہرے چو بہشت از نکوئی ٭ چون قصر فلک بتازہ روئی ٭ اور اوسے شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ بادشاہ عظیم القدر تھا
نو سو برس کی عمر ہوئی تمام عالم مین جہان کہین زر و جواہر تھا سب جمع کیا اور سو افسر ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار لوگ بھیجکر انھون نے
شہر ارم بنایا تین سو برس مین بنکر تیار ہوا توشہ اور زادراہ مہیا کرنے مین مشغول ہوا تمام عالم کے امرا اور سلاطین کو جمع کیا اور
اپنے دارالسلطنت سے اوس شہر کی سیر کو چلا شداد اوسکے لشکر اور اوس شہر مین ایک شب کی راہ باقی تھی کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ
بھیجا اور اوسنے اون لوگون پر ایک سخت آواز کی اور ایک چیخ ماری سب کے سب مر گئے اور وہ شہر لوگون کی نظر سے پوشیدہ
ہوگیا حضرت کعب الاحبار نے یہ حال بیان کرکے حضرت معاویہ سے یہ بات کہی کہ مین نے اگلی کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ آپکی حکومت مین
ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز آنکھ کا کہ اوسکے چہرے پر ایک تل ہوگا اور اوسکی گردن پر ایک علامت ہوگی اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا
وہان پہونچیگا اور اوس شہر کو دیکھیگا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا اور ابن قلابہ کو غور سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ ہو واللہ
ذلک الرجل یعنی وہ قسم اللہ کی یہی مرد ہے وثمود الذین جابوا الصخر بالواد ۝ اور کیا کیا تیرے خدا نے قوم ثمود کے
ساتھ وہ لوگ جو پہاڑ کاٹتے تھے وادی قری مین اپنے رہنے کو وفرعون ذی الاوتاد ۝ اور کیا کیا فرعون کے ساتھ
جو قوی بادشاہی اور بہت لشکرون والا یا میخون والا تھا کہ اوسکے سامنے لوگ میخون سے کھیل کرتے تھے یا لوگون کو چومیخا
کرکے سزا دیتا تھا الذین طغوا فی البلاد ۝ وہ لوگ جو ان تینون گروہون مین جہالت اور شرارت مین
بندگی کی حد سے گذرے اون شہرون مین جہان حاکم تھے فاکثروا فیھا الفساد ۝ تو بہت کی اون شہرون مین تباہی
کہ وہ حق سے مخالف تھے اور خلق پر ظلم تھا فصب علیھم ربک سوط عذاب ۝ تو ڈالا اوپر تیرے رب نے

ایک نوع کا عذاب چونکہ عرب کوڑے کی مار کو سب عذابون مین سخت جانتے تھے تو ہر طرح کے عذاب کو سوط یعنی کوڑا کہتے تھے حق تعالی نے
اونکے کلام کے قاعدہ کے موافق اپنے عذاب کو سوط یعنی کوڑا فرمایا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس کلمہ مین آگاہ کرتا ہی اس بات پر کہ اونکو دنیا کا
عذاب آخرت کے عذاب کی نسبت مثل کوڑے کی ضرب کے ہی تلوار کی ضرب کی نسبت اسواسطے کہ آخرت کا عذاب اشد و ابقی یعنی بہت سخت اور بہت
باقی رہنے والا ہوگا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ○ تحقیق کہ تیرا رب البتہ گھات مین ہی یعنی جو شخص گذرگاہ مین گھات لگا کر بیٹھتا ہی
اور راہ چلنے والون کی گھات مین رہتا ہی جسطرح اوس سے راہ چلنے والے نہین بچتے سب کو دیکھتا ہی اوسی طرح حق تعالی بھی سب بندون کو
دیکھتا ہی اور سب کے کلام سنتا ہی اور سب کچھ پوشیدہ نہین ہی بیت ہم نہان واندوہم آنچہ نہان تر باشد ۞ یعلم السر واخفی صفت حضرت
اوست ۞ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ پس لیکن آدمی یعنی ابی ابن خلف جب مبتلا کرتا ہی اوسے اوسکا رب
یعنی تونگری اور خوشحالی کے سبب آزماتا ہی فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ پھر عزت دیتا ہی اوسکو جاہ و اقتدار کے سبب سے اور نعمت
دیتا ہی اوسکو اور معیشت اوسپر کشادہ کر دیتا ہی اور اوسکا کام آسانی سے بناتا ہی فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ○ تو وہ کہتا ہی کہ میرے
رب نے مجھے بزرگ کیا اور مجھپر عنایتین اور کرامتین فرمائین وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ اور لیکن جب آزماتا ہی اوسے مفلسی اور
سختی کے ساتھ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ پھر تنگ کر دیتا ہی اوسپر اوسکی روزی فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ○ تو کہتا ہی
کہ میرے رب نے مجھکو ذلیل و خوار کر دیا کافر اپنی عزت اور بزرگی تونگری کے سبب جانتا ہی اور اپنی ذلت اور خواری مفلسی کی وجہ اور
یہ بات اوسکے نظر کے قصور اور فہم کی کمی سے ہی اسواسطے کہ فقیری کی آسایش بیحد ہی اور فقیرون کو آرام بیشمار ہی بیت ای دل اگر بدیدہ
تحقیق بنگری ۞ درویشی اختیار کنی بر توانگری ۞ كَلَّا نہ ایسا ہی جیسا کافرون نے گمان کیا ہی بلکہ عزت اور بزرگی طاعت سے ہی اور
ذلت و خواری معصیت سے ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور تم جان لو کہ مین تمکو فقیری اور تنگدستی کے سبب ذلیل و خوار نہین کرتا ہون
بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ○ بلکہ تمھاری ذلت اور اہانت اس سبب ہی کہ بزرگی اور حرمت نہین کرتے ہو تم یتیم کی اور اوسکو خرچ
نہین دیتے ہو وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ○ اور نہین رغبت دلاتے ہو تم ایک دوسرے کو فقیر کے کھانا کھلانے پر
وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ○ اور کھا جاتے ہو مال میراث کھانا سخت اور بہت یعنی حلال حرام مال جمع کرتے ہو اور
عورتون اور لڑکون کو میراث نہین دیتے ہو اور اونکے حصے خود کھا جاتے ہو وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ اور دوست
رکھتے ہو مال کو بڑی محبت اور طمع کے ساتھ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ○ حقا کہ جب توڑی جائیگی زمین توڑ کر
یعنی ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہو جائیگی وَجَاءَ رَبُّكَ اور آئینگی تیرے پروردگار کی قدرت اور ہیبت کی نشانیان یعنی ظاہر
ہونگی وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ اور آئینگے فرشتے میدان حشر مین صف صف اپنی منزلت اور مرتبے کے موافق ایک کے
پیچھے ایک امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہر آسمان کے فرشتون کی صف علیحدہ ہوگی وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ
بِجَهَنَّمَ اور لائی جائیگی اوس دن جہنم حدیث مین ہی کہ ستر ہزار لگام مین جہنم پیچیدہ ہوگی اور ستر ستر ہزار فرشتے
ہر لگام کو پکڑے ہوئے کھینچتے ہونگے اور دوزخ کا زور ان بیشمار ہی جوش و خروش کرتی ہوگی یہان تک کہ میدان حشر مین

لائینگے اور عرش کے بائین پر رکھینگے اوس محل پر کوئی الک مقرب اور نبی مرسل نہ باقی رہیگا کہ اوسکے ہول کے مارے زانو کے بل نہ گر پڑے اور اوسوقت سب کہینگے یا رب نفسی نفسی اور ہمارے حضرت رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہونگے امتی امتی اور جہنم کہیگی کہ آپ کو ہم سے کیا کام اسواسطے کہ حق تعالی نے مجھے آپ پر حرام کر دیا ہی یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ کرے گا الْاِنْسَانُ اوس روز یاد کریگا انسان پچھلے گناہ یا نصیحت پکڑیگا اور اپنے اعمال کی قباحت اور خرابی سے آگاہ ہو جائیگا وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ اور کہان ہوگا اوسکے واسطے فائدہ یاد کرنیکا یا نصیحت پکڑنیکا اسواسطے کہ یاد کرنیکا محل دنیا ہی عقبیٰ نہین اور جب بندہ دیکھیگا کہ اب نصیحت ماننا کچھ فائدہ نہین دیتا تو حسرت کی رو سے یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کہیگا اے کاش کہ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۚ آگے بھیجا ہوتا مین نیک کام اپنی زندگی کے واسطے اس جہان مین فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ پس اوس دن نہ عذاب کریگا کسی کو عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۙ اللہ تعالی کے عذاب کی مثل کوئی لوگون مین سے وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ؕ اور نہ قید کریگا زنجیرون اور طوقون مین کسی کو مثل خدا کے قید کرنیکے کوئی یعنی اوس دن کسی کو عذاب کرنیپر قادر ہوگا نہ قید کرنیپر اسواسطے کہ حکم خدا ہی کے واسطے ہوگا اور حق تعالی موت کے قریب مومن سے کہتا ہی کہ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۙ اوجان آرام کرنیوالی میرے ذکر کیساتھ تو نعمت مین شاکر تھی اور محنت مین صابر تھی ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ پھر جا اپنے رب کی وعدہ گاہ کیجانب رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۚ اوس حال مین کہ پسند کرنیوالی ہی تو وہ جو کہ تجھکو دیا ہی پسند کی گئی ہی تو خدا کے نزدیک اور جب قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالی فرمائیگا فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ پس داخل ہو میرے نیک بندون مین وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۠ اور داخل ہو میری جنت مین اس سے جنتین مراد ہین یعنی جنتون مین میرے مقرب اور خاص لوگون کے ساتھ داخل ہو

سورۃ البلد مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی عشرون اٰیۃ
سورہ بلد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکہ معظمہ کی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ حال یہ ہی کہ تو ای ہمارے حبیب اوترا ہی اس شہر مین باوصف اسکے کہ مکہ معظمہ امن کی جگہ خلق کے ثواب حاصل کرنے کا مقام حج کا محل بیت الحرام کا مکان ہی اوسکی قسم کو اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزول کے ساتھ مقید کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مکان کا شرف مکین سے ہی قطعہ ای کعبہ بازمین قدوم تو صد شرف ہا دیدہ مروہ راز صفت صفا ہا یعنی از نور طلعت تو یافتہ فروغ ہا یثرب ز خاک پای تو بارونق و بہا ہا اور بعضون نے کہا ہی کہ تو حلال ہی اس شہر مکہ مین یعنی جو تو چاہے قتال یا اور جو کچھ اورون پر حرام ہی ایک وقت تجھپر حلال ہو جائیگا اور یہ مکہ کے فتح ہونے اور اوسمین بعض کے قتل ہونیکا وعدہ ہی اور یہ کہ فعل کے پہلے حکم کا نازل ہونا ہی وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ اور قسم باپ کی یعنی حضرت آدم یا حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اور اوسکی قسم جو پیدا ہوا یعنی ذریت آدم یا حضرت محمد

ع ۳

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا ہی کہ والد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ما ولد آپکی امت اور حق تعالی اپنے حبیب اور اوسکی
امت کی قسم کہا کر فرماتا ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا انسان کو سختی اور رنج مین وہ
جو پیدا ہونے اور دودھ پلانے اور معاش اور زندگی اور موت مین اوسکو رنج پہونچتا ہی یا ابو الاشدین کو کمال قوت مین سے
پیدا کیا اور اوسکی قوت ایسی تھی کہ ایک چمڑا پاؤن کے نیچے رکھتا اور دس پہلوان اوسے کھینچتے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اوسکے
پاؤن کے نیچے سے نہ نکلتا اور وہ دعوی کرتا کہ کسی کو مجہپر قابو نہین ہی اور ہمیشہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا پہ
ظلم اور زیادتی کرتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝ کیا گمان کرتا ہی ابو الاشدین
یہ کہ قادر نہوگا اوسپر وہ شخص جو اوس سے ہمارے پیغمبر کا بدلا لے يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ کہتا ہی کہ ضائع کیا
مین نے پیغمبر کی عداوت مین مال بہت اسواسطے کہ لوگون کو رشوت دیتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دین أَيَحْسَبُ
أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ کیا وہ گمان کرتا ہی یہ کہ نہین دیکھا ہی اوسے کسی نے خرچ کرتے وقت تاکہ اوس سے سوال کرے کہ
تو کیون ایسا کرتا ہی یعنی خدا نے اوسے دیکھا اور اوس خرچ کرنے پر اوسے جزا دیگا أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ لا کیا نہین
دین ہمنے اوسے دو آنکھین کہ اونسے دیکھتا ہی وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ لا اور زبان کہ اوس سے بات کہتا ہی اور دو ہونٹھ کہ اوسکے
دہن کو چھپاتے ہین اور بولنے اور کہانے پینے پر اوسکی معاونت اور مدد کرتے ہین وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ ج اور دکھائی
ہمنے اوسکو دو پستانون کی راہ کہ پیدا ہوتے ہی اونمین لپٹ کر دودھ پینے مین مشغول ہوا یا اوسے حق اور باطل کی راہ ہمنے
دکھائی کتاب مین نازل کرکے اور رسول بھیج کر فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ ز پس نہ گذرا وہ عقبہ سے یعنی نفس اور خواہش کی
مخالفت مین اوسنے رنج نہ کھینچا عقبہ یعنی گھاٹی ایک مثال ہی جو شخص نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا ہی اوسے اوس شخص کے
چلنے کے ساتھ مثال دیتے ہین جو رنج اور تکلیف کے ساتھ گھاٹی کے اوپر چڑھتا ہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو مال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عداوت مین صرف کیا وہ یہ گھاٹی طے کرنے مین کیون نہ صرف کیا اسطرح کہ اوسکو خدا کی راہ مین خرچ کرتا وَمَا أَدْرَاكَ
مَا الْعَقَبَةُ ۝ ط اور تو کیا جانے کہ کیا ہی عقبہ یعنی اوسپر گذر جانے کا سبب کیا ہی فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ لا چھوڑا دینا ایک گردن کا
بندگی کی قید سے یعنی مکاتب کے ثمن مین مدد کرنا أَوْ إِطْعَامٌ یا کھانا کھلانا فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ لا اوس دن مین
جو کہ بھوک کا ہو یعنی جن دنون مین خدا کے بندے دشواری سے کھانا پاتے ہون تو وہ کھلائے يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ لا
اوس یتیم کو جو قرابت والا ہو یعنی کھلانے والے سے قرابت رکھتا ہو أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ط یا فقیر کو جو خاک والا ہو یعنی
فقیری اور مفلسی کے سبب سے خاک پر لیٹا ہو اور یہ محتاجی اور تنگدستی اور عاجزی سے کنایہ ہی اور ایسا آدمی یا صاحب عیال ہی
یا قرضدار یا بیمار یا مفلس یا مسافر ثُمَّ كَانَ پھر ہو یہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون مین سے
جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ سب خیرات اور نیکیان قبول ہونے مین ایمان شرط ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور
نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کی طاعت پر یا مصیبت سے یا دین الہی کی نصرت مین انواع و اقسام کی مشقت پہ

وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ ۝ اور نصیحت کی ہو اونھون نے باہم مرحمت اور مہربانی کرنے کی خدا کے بندون پر اُولٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَيۡمَنَةِ ۝ وہ ایمان والے صابر مہربان داہنے طرف والے کہ عرش کی داہنی طرف بہشت مین جاوینگے بابرکت والے لوگ ہین وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِنَا اور جو لوگ نہ ایمان لائے ہماری نشانیون پر یعنی حق پر جو نشانیان ہمنے قائم کی ہین کتاب اور دلیلین اوسپر جو لوگ نہ ایمان لائے هُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَشۡـَٔمَةِ ۝ وہ بائین طرف والے ہین کہ اونکو عرش کی بائین جانب سے دوزخ مین لیجاوینگے یا وہ لوگ شامت والے ہین عَلَيۡهِمۡ نَارٞ مُّؤۡصَدَةُۢ ۝ اوراونپر یا وہ دوزخ مین آگ چھپی ہوئی یعنی حبس ورکہ ہین اونپر عذاب کیا جائیگا اوسکا سر ہوپن سے بند کرکے مضبوط کردینگے کہ نہ کبھی ہوا اوسکے اندر آوے اور نہ کچھ دھوان اوسکے باہر جاوے

سورۃ الشمس مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی خمس عشرۃ آیۃ
سورۂ شمس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پندرہ آیتین ہین

وَٱلشَّمۡسِ وَضُحَىٰهَا ۝ قسم آفتاب کی اور اوسکی دھوپ کی جب وہ بلند ہوتا ہی اور چاشت کے مقام پر پہونچتا ہی وَٱلۡقَمَرِ إِذَا تَلَىٰهَا ۝ اور قسم ماہتاب کی جب آفتاب کے پیچھے جاتا ہی یعنی چاند رات کو جب آفتاب کے پیچھے ماہتاب غروب کرتا ہی یا جس رات کو چاند پورا ہوتا ہی تو اسکا طلوع سورج کے غروب سے ملا ہوا ہوتا ہی وَٱلنَّهَارِ إِذَا جَلَّىٰهَا ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہوتا ہی وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰهَا ۝ اور قسم رات کی جب چھپا لیتی ہی آفاق کو یا ماہتاب کو یعنی اوسکی روشنی کو وَٱلسَّمَآءِ وَمَا بَنَىٰهَا ۝ اور قسم آسمان کی اور اوسکی جسنے اوسے بنایا ہی وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا طَحَىٰهَا ۝ اور قسم زمین کی اور اوسکی جسنے اوسے بچھایا ہی وَنَفۡسٖ وَمَا سَوَّىٰهَا ۝ اور قسم آدمی کی جان کی اور اوسکی جسنے اوسکے اعضا درست کیے ہین فَأَلۡهَمَهَا پھر الہام کیا اور جتا دیا اوسکو فُجُورَهَا جھوٹ اور ناپاکی اور بیباکی اوسکی وَتَقۡوَىٰهَا ۝ اور پرہیزگاری اور نیکوکاری اور فرمانبرداری یعنی بیان اور ظاہر کی اور تعلیم کردی قسمین کھاکر فرماتا ہی کہ قَدۡ أَفۡلَحَ مَن زَكَّىٰهَا ۝ تحقیق کہ کامیاب ہوا جسنے نفس کو پاک کیا برائیون کے میلون سے یا اوسکو نشو ونما دی بزرگیون کے انواع و اقسام کے ساتھ وَقَدۡ خَابَ مَن دَسَّىٰهَا ۝ اور تحقیق کہ بے بہرہ رہا جسنے گم کیا اپنے نفس کو فسق اور جہالت کے سبب یا اوسکی قدر و منزلت گرکی معصیت و ضلالت کے سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس آیت کی تلاوت کے قریب ہی یہ دعا فرماتے تھے کہ اللّٰھم آتِ نفسی تقوٰھا وزکّھا انت خیر من زکّٰھا وانت ولیّھا ومولٰھا محقق لوگ اس بات پر ہین کہ نفس کو پاک کرنا دل صاف ہونے کا سبب ہی جسوقت نفس خواہش کے شائبون سے پاک ہوجاتا ہی فی الحال دل بھی تعلق ماسوی کے لوث سے صاف ہوجاتا ہی و مثنا النفس بمنزلۃ زمینہا ہی نشو ونما ول آئینہ نور الٰہی لشو ونما كَذَّبَتۡ ثَمُودُ بِطَغۡوَىٰهَآ ۝ تکذیب کی قبیلہ ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب صالح علیہ السلام کی إِذِ ٱنۢبَعَثَ أَشۡقَىٰهَا ۝ جسوقت کہ اوٹھا بڑا بدبخت اوس قبیلہ کا کہ قدار بن سالف تھا ایک گروہ کے ساتھ اونٹنی کی

کوچین کاٹنے اور اوسے ہلاک کرنے کو فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰہِ تو کہا اونکو اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے کہ نَاقَةَ اللّٰہِ وَسُقْيٰهَا ۝ مت ہنکرو اللہ کی اونٹنی کو اور گرد نہ جاؤ اوسکے پانی کے یعنی اپنی باری کے دن جو وہ پانی پیتی ہو اوسکے پاس جاؤ تا کہ تمپر عذاب نہ نازل ہو فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ پھر تکذیب کی اونھون نے حضرت صالح کی عذاب نازل ہونے کے باب مین پھر اونھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹ ڈالین فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ پس کیا بارگی ہلاکت بھیجی اونپر اونکے رب نے بِذَنْۢبِهِمْ اونکے گناہ کے سبب سے پھر یکسان کردیا اوس عذاب کو سب پر کہ اونکے چھوٹے بڑے سب مر گئے فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور نہین ڈرتا اللہ ہلاکت کے پیچھے کو یعنی اوسنے سب کو ہلاک کردیا اور اوسکے بد انجام سے نہ ڈرا اسواسطے کہ کسی کو اوسپر قابو نہین ہو اور بد انجامون کو اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہو

سورۃ اللیل مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	احدیٰ وعشرون اٰیۃ
سورہ والیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اکیس آیتین ہین

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھپا لے عالم کو اپنے اندھیرے مین وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہو اور رات کے اندھیرے کو زائل کر دے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰىٓ ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ یعنی حضرت آدم اور حضرت بی بی حوا کو یا سب حیوانون مین سے نر و مادہ کو یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تحقیق کہ تمہارا کامون مین ہماری کوشش کی البتہ پراگندہ ہو یعنی مختلف واقع ہوئی ہو کہ کام کے مناسب بعضی کو ثواب اور کرامت ہو بعضی کو عذاب اور ملامت ہو پھر مختلف کامون اور اونکی مختلف جزا اونکو بیان فرماتا ہو کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پھر کہ جسنے دیا اپنا مال اللہ کی راہ مین وَاتَّقٰى ۝ اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہون سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور تصدیق کی بہت نیک کلمہ کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہو یا اس بدلے کے وعدہ کی کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ یہ سورت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہو اور کچھ امیہ بن خلف یا ابوجہل کی کیفیت مین کشف الاسرار مین ہو کہ دو ادمیون کے باب مین یہ سورت نازل ہوئی ایک اتقیٰ یعنی بڑا متقی کہ سب متقیون کا امام ہو اس امت مین یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین اور ایک اشقیٰ یعنی بڑا شقی کہ بدبختون کا پیشوا ہو اہل ضلالت مین یعنی ابوجہل اور سورت کے شروع مین جو رات دن کی قسم کھائی یہ ایک کی ظلمت اور دوسرے کی نورانیت کی طرف اشارہ ہو یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابوجہل کذاب شقی کو تھی اور روز وحدت مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر ہوا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا مثنوی پیر روشن دلان صدیق اعظم ۝ کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم ۝ ز مہرش روز دین را روشنائی ۝ بدو اہل یقین را آشنائی ۝ سہل گو کہ این قول باورے تتا و تنہا سے دوران بین ز داور ۝ لکھا ہو کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتا تا کہ دین اسلام سے پھر جائین اور اونکے دل مین ہر وقت محبت الٰہی کی آگ اور زیادہ بھڑکتی تھی بیت آنجا کہ منتہاے کمال ارادت ست ۝ ہر چند جور بیش محبت زیادت ست ۝ ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈال رکھا ہی اور پیٹھ پر سے پتھر اونکے سینے پر رکھے ہیں اور وہ اوس حال میں احد احد کہتے ہیں
حضرت ابو بکر صدیق کا دل اوپر جلا اور فرمایا ای امیہ واے تجھپر اس خدا کے دوست پر تو کتنا عذاب کرتا ہی امیہ بولا کہ ای ابو بکر اگر تیرا دل اسپر
جلتا ہی تو اسے مجھسے مول لیلے پوچھا کتنے کو بیچتا ہی بولا کہ اسے نسطاس رومی سے بدلتا ہوں اور نسطاس رومی حضرت صدیق کا
غلام تھا اوس سے ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہدیا تھا کہ اگر تو ایمان لاوے تو مال
تیرے پاس ہی اور تو تجارت کرتا ہی سب تجکو بخشدون نسطاس ایمان نہ لاتا تھا اور حضرت صدیق کا دل اوس سے رنجیدہ تھا جب
امیہ سے یہ بات سنی تو غنیمت جانکر نسطاس کو تمام اسقدر مال اور مقدار دولت امیہ کے حوالہ کیا اور حضرت بلال کو لیلیا اور
اوسی وقت ثواب آخرت حاصل کرنیکی امید پر حضرت بلال کو آزاد کر دیا حق تعالی نے یہ سورۃ بھیجی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی
سعی بہتر سے خبر دی اور فرمایا کہ جسنے اپنا مال خرچ کیا اور وعدہ کا بدلا اور ثواب کی تصدیق کیا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ○
تو قریب ہی کہ آسانی دینگے ہم اوسکو نیک طریقہ کے واسطے کہ آسانی اور راحت ہی یعنی اوس کام میں جو اوسے جنت میں پہونچا دے گا آسانی
اور راحت وہی ہی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ○ اور لیکن وہ جسنے بخل کیا اپنے مال میں یا کہ توحید سے منکر ہیں اور اپنے کو
ثواب الہی سے بے نیاز دیکھا اور وہ سب جو کام ثواب حاصل ہونیکے موجب ہیں اونکی طرف رغبت نہ کی وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰى ○ اور تکذیب کی اوسنے بہشت کی یا کلمہ طیبہ کی کہ دین اسلام کا ساتھ مصدق ہو جاتا ہی یا حق تعالی کے وعدہ کو باور
نہ کیا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ○ تو ہم مہیا کرینگے اوسکو اوس خصلت کے واسطے جو وحشت و خواری اور سختی دین و ار ہے
یعنی وہ کام جو اوسے دوزخ میں لیجائے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰى ○ اور دفع نکریگا اوس سے عذاب کو اوسکا
مال جسمین اوسنے بخل کیا ہی جب کہ وہ مر جائیگا یا جب سر کے بل گریگا یعنی قبر میں گریگا یا دوزخ کے گڑھے میں اِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰى ○ بیشک تحقیق کہ ہمپر ہی بیان کرنا حق اور باطل اور وعدہ اور وعید کا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ○ اور تحقیق
کہ ہمارے ہی واسطے ہی وہ سرا جو عقبی اور پہلی جگہ کہ دنیا ہی جب کہ دونوں جہان کے مالک ہم ہی ہین تو ہم جو چاہیں عطا کریں
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ○ پس ڈراتا ہون میں تمکو ای اہل مکہ اوس آگ سے جو شعلے مارتی ہی لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقٰى ○
نہ جائیگا اوسمین ہمیشہ رہنے کو مگر بڑا بدبخت یعنی امیہ یا ابو جہل الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ وہ شخص جسنے تکذیب کی پیغمبر کی اور
منہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰى ○ اور قریب ہی کہ دور کر دیا جائے اوس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ○ جو کہ دیتا ہی اپنا مال ڈھونڈتا ہی اوس سے پاکی اور نیکنامی کافر کہتے تھے کہ حضرت
بلال کا کچھ حق حضرت ابو بکر صدیق کے ذمہ پر تھا کہ حضرت صدیق نے اونکو مول لیکر آزاد کر دیا حق تعالی نے ان کافروں کی
بات رد کرنے کو فرمایا کہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى ○ اور نہیں کسی کے واسطے نزدیک ابو بکر کے کچھ نعمت
اور احسان کہ بدلا لیا جائے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ○ مگر اوسنے یہ کام کیا اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو جو بر تر
اور بہت بڑا ہی وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ○ اور قریب ہی کہ راضی ہوا اور جو ثواب وعدہ کیا گیا ہی اوسکو پہونچے

سورۃ الضحیٰ مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وھی احدیٰ عشر آیۃ

سورہ ضحی مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور وہ گیارہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل کئی روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہین آئے اور وحی نازل نہوئی تو کافرون نے طعن کرنا شروع کی کہ محمد کے خدا نے اوسے چھوڑ دیا اور دشمن کر لیا تو حق تعالی نے اونکا قول رد کرنے کو یہ سورت بھیجی کہ وَالضُّحٰی ۝ قسم ہی چاشت کے وقت کی کہ آفتاب اوسوقت بلند ہوتا ہی اور روشنی زیادہ ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی وہ وقت تھا جسوقت حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا اور فرعون کے ساحرون نے اوسی وقت خدا کو سجدہ کیا اور بعضے قول پر ضحی سے یعنی وقت چاشت کا رب یا نماز چاشت مراد ہی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ اور قسم رات کی جسوقت کہ تاریک ہو اور تاریکی چیزون کو چھپا لے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب معراج کی قسم ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ دن رات سے کشف اور حجاب مراد ہی کہ لطف اور قہر کی نشانی ہی یا انوار جمال اور آثار جلال کی علامت ہی یا دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف اشارہ ہی اور رات آپکے موے مبارک کی سیاہی سے کنایہ ہی بیت والضحی رمزے زروے مصطفیٰ ست ۔ معنی واللیل گیسوے سیاہ مصطفیٰ ست ۔ یہ جو چیزین کہ مذکور ہوئین حق تعالی انکی قسمین کھا کر فرماتا ہی کہ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝ نہ چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے اور نہ دشمن کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دی اوس فتح کی جو آپکی امت کو دنیا مین ہوگی اور اکثر شہر اونکی حکومت مین آئینگے اور مسخر ہو جائینگے حضرت اوس خوشخبری سے خوش ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْاٰخِرَۃُ اور البتہ آخرت یعنی جو بزرگی آخرت مین حق تعالی تجکو عطا فرمائیگا ای ہمارے حبیب اور وہ اونچے اور بڑے ہزار محل ہین جنت مین موتی کے اور اوسکی خاک مشک ہی اور ہر محل مین خادم اور حورین اور سامان ہی جو اوسکے لائق ہی خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝ بہتر ہی تیرے واسطے پہلی بزرگی سے کہ شہرون کا فتح ہونا ہی یا آپکے کام کی نہایت بہتر ہی ابتدا سے اسواسطے کہ آپ دمبدم بلندی کے درجے پر بلند ہونے والے اور رتبۂ کمال پر ترقی کرنے والے ہین وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ اور قریب ہی کہ عطا فرمائے تجکو تیرا رب یعنی گناہگارون کے باب مین شفاعت کا مرتبہ فَتَرْضٰی ۝ پس تو راضی ہو جائے یعنی اسقدر عطا فرمائے کہ تم کہو بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ای اہل عراق تم کہتے ہو کہ قرآن کی سب آیتون مین بڑی امید کی آیت یہ ہی کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اور ہم اہل بیت اس بات پر ہین کہ آیہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی سے اوسکی نسبت امید بہت زیادہ ہی اسواسطے کہ جب تک آپکی امت مین سے ایک شخص بھی دوزخ مین رہیگا ہرگز آپ راضی نہونگے نظم نماند بدوزخ کسے در گروہ ۔ کہ دارد چنین سید پیشرو ۔ ہمہ علماے شفاعت چنانش رہند ۔ کہ امت تمامی ز دوزخ رہند ۔ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار سے پوچھی ایک پوچھنے کی بات اور مین دوست رکھتا ہون کہ اوسے نہ پوچھتا مین نے کہا کہ الٰہی تو نے سلیمان کو بڑی بادشاہی دی

اور فلان فلان کو یہ نعمت عطا کی حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ کیا نہین پایا تجھے تیرے رب نے
بلے باپ کا بچہ پس جگہ دی تجھکو تیرے دادا اور چچا کی گود مین کہ انھون نے تجھکو پرورش کیا بحر الحقائق مین ہی کہ تجھکو دُر یتیم پایا تو ختم
نبوت کی صدف مین تجھکو جگہ دی بیت پس کہ غواص کرم در تگ دریاے قدیم # غوطہ زد تا بکف آورد چنین دُر یتیم # پایا تجھکو ایک
موتی دیکھا کہ کمال قابلیت کے ساتھ تمام کائنات مین منفرد تھا اور ماسوی سے علاقہ قطع کرنے مین متوحد تھا تو تجھکو متمکن کر دیا
حضرت احدیت نے جمع مین کہ وہ خاص تیرا مقام ہی وَوَجَدَكَ ضَالًّا اور پایا تجھکو تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا مکہ کے دروازہ پر
جسوقت حلیمہ جو تیری دائی تھی تیرے دادا اور تیری ماں کو سپرد کرنے تجھکو لائی تھی فَهَدَىٰ پھر راہ دکھاوی تجھکو اسطرح پر کہ
تیرے دادا کو تیرے پاس پہونچا دیا یا شام کی راہ مین جبکہ میسرہ کے ساتھ اے ہمارے حبیب تو تجارت کو گیا اور تیرا اونٹ راہ سے
بیراہ ہو گیا مین نے جبرئیل کو بھیجا کہ وہ تیرے اونٹ کی نکیل پکڑکر راہ پر لے آیا اے ہمارے حبیب تو نے علم اور احکام کی راہ نہ پائی تھی
تیرے رب نے تجھکو راہ بتادی حقائق سلمی مین مذکور ہی کہ تیرے رب نے تجھکو دوست پایا معرفت اور محبت کے دریا مین ڈوبا ہوا تیرے اوپر
احسان کیا اور تجھکو مقام قرب مین پہونچا یا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ اور پایا تجھکو درویش عیالدار پس مالدار کر دیا تجھکو
خدیجہ کے مال کی وجہ سے کہ تو نے تجارت کی یا غنیمتون کے سبب جو کافرون سے تو نے لین حقائق القرآن مین فرمایا ہی کہ اے
ہمارے حبیب تو فقیر تھا خلق کے مشاہدہ کی وجہ سے تجھکو غنی کر دیا اپنے انوار جمال کے کاشف سے فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ
پس جو یتیم ہوا اوسپر قہر نہ کر اور اوسکی قدر پہچان اسواسطے کہ تو یتیمی کا مزہ چکھ چکا ہی وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو
سائل ہو پس اوسکو نہ ڈانٹ اور محروم نہ کر اسواسطے کہ محتاجی اور تنگدستی کا درد تو دیکھ چکا ہی وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
فَحَدِّثْ اور جو نعمت ہی تیرے رب کی کہ وہ نبوت ہی پس بیان کر یعنی اوسکے احکام خلق کو پہونچا اسواسطے کہ نعمت کا بیان کرنا نعمت
دینے والے کا شکر ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ نعمت ایک چیز محبوب بالذات ہی اور نعمت دینے والا اکثر شکر کیا گیا
ہوتا ہی تو حق تعالی نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ میری نعمت بیان کر اسواسطے کہ خلق محتاج ہی اور محتاج جب نعمت دینے والے کا ذکر سنتا ہی
تو اوسکی طرف رغبت کرتا ہی اور اوسے دوست رکھتا ہی پس میری نعمت بیان کر کے خلق کو میرا دوست کر دے اور مین خلق کو دوست رکھتا ہون

سورۃ الم نشرح مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان آیات
سورہ الم نشرح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہمنے کشادہ نہین کر دیا تیرے واسطے تیرا سینہ تاکہ حق کی مناجات اور خلق کی
دعوت اور امامت کا غم اوس مین سماسکے یا یہ معنی ہین کہ کیا تیرے دل کو ہمنے گنجائش نہین دی کہ وحی کے اسرار جو تجھپر وارد ہون
انھین قبول کر سکے اور بعض نے کہا ہی کہ سینہ کا کشادہ کر دینا اوس طرف اشارہ ہی جو حدیثون مین آپکا سینہ چاک ہونا آیا ہی
اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپکا شق صدر کئی بار ہوا ہی ایک زمانہ طفولیت مین جب آپ قبیلہ بنی سعد مین حضرت حلیمہ کے گھر

تشریف رکھتے تھے پہلی مرتبہ جب حضرت حلیمہ آپ کو دودھ پلاتی تھیں اور دوسری بار جب وہ چھڑانے کے بعد آپ کو لیگئی تھیں اور ایک قول میں ہی
کہ نبوت ہونے کے پیچھے یا گیارھویں برس دوسری بار یہ صورت واقع ہوئی حدیثوں میں ہی کہ معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو تکیہ
لگا دیا اور میرے سینہ کو اوپر سے ناف تک چاک کردیا اور میکائیل ایک طشت میں آب زمزم لائے میرے سینہ کے اندر اور میری رگیں اور
میرا حلق اوس پانی سے دھویا اور جبرئیل علیہ السلام نے میرا دل نکالکر چاک کیا آخر کو ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے
بھرا ہوا لائے اور میرے دل کو اوس سے بھرا اور پھر اپنی جگہ پر اوسے رکھدیا منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے دل پر نور کی ایک
انگوٹھی سے مہر کردی چنانچہ اوسکی راحت اور لذت کا اثر ابتک اپنی رگوں اور جوڑوں میں پاتا ہوں **بیت** دلم خزینہ اسرار
بود و دست قضا ** درش ببست و کلیدش بدلستانے داد ** وَوَضَعۡنَا عَنكَ وِزۡرَكَ ۝ اور ہم نے رکھدیا تجھ سے تیرا
بار گران ٱلَّذِيٓ أَنقَضَ ظَهۡرَكَ ۝ وہ بوجھ جسنے بھاری کردی تھی تیری پیٹھ کہ وہ کافروں کا غم تھا اور کفر پر اونکا
اصرار اور آنحضرت کا تعرض اور بعضوں نے کہا ہی کہ امت کے گناہ کا غم ہی کہ ای ہمارے حبیب تو اوس سے گرانبار تھا وہ
بوجھ تجھ پر سے ہمنے اوٹھا لیا اور تیری شفاعت اونکے باب میں ہمنے قبول فرمائی وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝ اور بلند کیا
ہمنے تیری قدر ظاہر کرنیکو تیرا ذکر نبوت اور رسالت اور خاتم ہونے کے ساتھ یا اسطور پر کہ اذان اقامت تشہد خطبہ میں
تیرا نام اپنے نام سے ہمنے ملا رکھا تاکہ بندے جب مجھکو یاد کریں تو تجھکو بھی یاد کریں یا خود میں نے تجھپر سلام بھیجا اور اوروں کو تجھ
پر درود بھیجنے کا حکم دیا ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا کہ رفعت ذکر اسطرف اشارہ ہی کہ سب انبیا علیہم السلام عرش کے
گرد پھرتے تھے اور آپکی ہمت عالی عرش کے اوپر تھی **قطعہ** مرغ همت کس از انبیا نه رفت ** آنجا که تو ببال کرامت پریدهٔ ** هر
بقدر خویش بجائے رسیدہ اند ** آنجا که جا نیست تو آنجا رسیدهٔ ** ای محمد صبر کر فَإِنَّ مَعَ ٱلۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝ پس تحقیق کہ دنیا میں
دشواری کے ساتھ آخرت میں آسانی ہی إِنَّ مَعَ ٱلۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝ یقینی اس دشواری کے ساتھ جو مکہ میں تجھپر ہی مدینہ میں
تیرے واسطے آسانی ہی اور موضح میں ہی کہ جو سختی اور کلفت مدینہ میں تجھکو ہوتی ہی اوسکے بعد آسانی اور راحت جنت میں ہی
فَإِذَا فَرَغۡتَ فَٱنصَبۡ ۝ پس جب تو فارغ ہوچکا تبلیغ احکام سے تو رنج کھینچ عبادت میں یا جب نماز سے تو فارغ ہو
تو کوشش کر دعا میں یا جب پہونچا چکا تو احکام تو امت کے گناہوں کی مغفرت چاہنے میں مشغول ہو فتوحات مکیہ کے نویں سفر میں
لکھا ہی کہ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ نے اس آیت کی تاویل میں فرمایا کہ جب تو فارغ ہو مشاہدہ اکوان سے تو اپنا دل جما
مشاہدہ جمال رحمن کے واسطے وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرۡغَب ۝ اور اپنے رب کو ہر وقت پکارنے میں رغبت کر اور جو کچھ تو چاہتا ہی
اوسی سے چاہ اسواسطے کہ حاجت اور مرادیں پوری کرنے میں اوسکے سوا کوئی قادر نہیں اور تیری بات درگاہ قرب میں مقبول ہی
اور تیری پاکیزہ دعائیں محل قبول میں ہیں **بیت** مقصود کون و مکان بود دست ** خدا سید بدانچه مقصود تست

ع ۱ / ۸

سورة التين مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي ثمان آيات
سورۃ تین مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ قسم انجیر کی اور زیتون کی انوار مین ہی کہ ان دونون میوون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ انجیر ایک میوہ ہی
اور جیسے فضلہ لطیف غذا جلد ہضم ہوجانے والی ہی اور شریف دوا ہے فائدہ والی طبیعت کو نرم کرتی ہی بلغم کو تحلیل کرتی گردون کو پاک
ریگ مثانہ کو دور کرتی ہی جگر اور تلی کے سدون کو کھول دیتی ہی گردہ کو اور تمام بدن کو فربہ کرتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ انجیر بواسیر کو
قطع کرتا ہی اور نقرس کو فائدہ دیتا ہی اور زیتون میوہ بھی اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز بھی اور دوا بھی اور اوس مین روغن ہوتا ہی
بہت فائدہ والا اور بعض نے کہا ہی کہ انجیر اور زیتون سے انکے اوگنے کی جگہ مراد ہی اور زمین مقدس مین وہ دو پہاڑ ہین ایک طور زیتا دوسرا
طور تینا کہ ہر ایک انمین سے انبیا علیہم السلام مین سے ایک ایک کی عبادتگاہ تھی یا دو مسجدین مراد ہین ایک دمشق کی ایک بیت المقدس کی
تبیان مین فرمایا ہی کہ تین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون مسجد ایلیا ہی تبیان مین ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی
اونکی قسم کھاتا ہی وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ اور قسم طور سینا کی یعنی اوس زمین کی جو حضرت موسی کلیم اللہ کی مناجات کا مقام ہی
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور قسم اس شہر امان دینے والے یعنی مکہ معظمہ کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد
مبارک ہی یعنی آپ وہان پیدا ہوے ہین بحر الحقائق مین اہل اشارت کی زبانی تفسیر لکھی ہی کہ قسم شجرہ تینیہ قلبیہ کی جو ثمر علوم دینیہ ہی
اور قسم شجرہ زیتونہ مبارکہ سریہ کی کہ مصباح دل کو روشنی بخشنے والا ہی اور طور سینین سے روح مراد ہی کہ تجلی الہی سے روشن اور تجلی ہو اور بلد امین
خفی ہی کہ تعلقات اکوان کے ہجوم آفات سے امن وامان کا محل ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو اچھی تصویر اور ترکیب مین یعنی حیوانات مین سے قد مناسب صورت اچھی
مزاج معتدل خواص مخلوقات کو جمع کرلینے کے ساتھ اوسے ہمنے مخصوص کیا یا پیدا کیا ہمنے اوسے مظہر اتم و اکمل تجلیگاہ اعم و اشمل تاکہ
حامل امانت الہی اور منبع فیض نامتناہی ہو سکے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر پھیر دیا ہمنے اوسے بہت نیچے سب نیچون سے
یعنی عالم طبیعت مین یا اوسکے سبب سے ہمنے زندہ کیا ظہور اور اظہار کے آثار اور شعور اور اشعار کے اطوار کو چونکہ اس آیت کے
دقائق اور حقائق جواہر التفسیر مین شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہین تو اوسپر مطلع ہونا اوسی کے مطالعہ پر حوالہ ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ ہمنے آدمی کو بہشت اچھی صورت پر پیدا کیا اور پھر لیجائینگے ہم اوسکو عمر فنا ہو جانے کے سن پر کہ ارذل عمر ہی اور وہ
اسفل السافلین اوسی کی طرف اشارہ ہی اور اوس وقت کچھ کام نہین کر سکتے اور کسی کو اوس سن مین کچھ اجر نہین ہوتا اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مگر اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے فَلَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ تو اونکے واسطے اجر ہی غیر منقطع اور کم نہ کیا گیا یعنی جسطرح جوانی اور تندرستی مین اونکی عبادت کا اجر لکھتے تھے
بڑھاپے اور ضعیفی مین بھی باوصف اسکے کہ وہ عمل نہین کرتے ہین اوسی طرح اونکا اجر ثابت ہی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ پھر
کیا چیز تجھے تکذیب پر رکھتی ہی اے بعث و حشر کے منکر یعنی دلیلین ظاہر ہونے کے بعد روز جزا اور روز حساب کا مقر کیون نہین ہوتا اَلَيْسَ
اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ع کیا نہین ہی اللہ بڑا حکم کرنے والا حاکمون کا یعنی ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی الیس اللہ
باحکم الحاکمین کہے اوسے چاہیے کہ بلی وانا علی ذلک من الشاہدین بھی کہے

ع ٨

سورۃ العلق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع عشرۃ ایۃ
سورۂ علق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ١٩ او نیس آیتین ہین

جمہور علما اس بات پر ہین کہ قرآن مین پہلے جو خبر نازل ہوئی وہ اس سورت کے ابتدا کی پانچ آیتین ہین اور اس حال کا بیان مجمل یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے ہوئے تھے یا پہاڑ پر کھڑے [illegible] ہوئے تھے کہ ناگاہ حضرت جبرئیل امین آپ پر ظاہر ہوئے اور کہا کہ ای محمد خدا نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی اور [illegible] اور تو خدا کا رسول ہی اس امت مین پھر کہا کہ اقرأ یعنی پڑھ آپ نے فرمایا کہ ما انا بقاری یعنی مین پڑھنے والا نہین ہون پس حضرت جبرئیل نے آپکو لپٹ کر زور سے معانقہ کیا ایسا کہ آپ بے طاقت ہو گئے پھر آپکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ آپ نے وہی جواب [illegible] دیا پھر حضرت جبرئیل آپ سے ملے اور زور کیا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ اقرأ باسم ربک الذی خلق اور ایک قول یہ ہی کہ [illegible] بار قرآن الذی [illegible] جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پر کے نیچے سے ایک نامہ حریر بہشت پر لکھا ہوا کہ اوسمین یاقوت اور موتی لگے ہوئے تھے نکالا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون اور اس نامہ مین کچھ لکھا نہین دیکھتا ہون پس حضرت جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور زور کیا ایسا کہ قریب تھا کہ آپ بیہوش ہو جاوین تین مرتبہ یہی صورت ہوئی پھر آپ کو چھوڑ دیا اور یہ قرآن کی آیتین پڑھین اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ پڑھ قرآن شروع کر اپنے رب کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کین سب چیزین یا آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوے خون سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھ تکرار مبالغہ کے واسطے ہی اور تیرا رب بہت بزرگی ہی سب بزرگون سے اور اوسکا کرم سب کریمون کے کرم سے بڑھکر ہی الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھایا لکھنا قلم کو تاکہ علم کو خط مین مقید کرین اور دورون کو نامہ سے آگاہی دین تبیان مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو لکھنا تعلیم فرمایا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ پہلے جسنے لکھا وہ ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ خدا نے علم دیا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احکام شریعت تعلیم فرمائے جو آپ نہ جانتے تھے كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى حقا کہ بیشک انسان یعنی ابوجہل البتہ حد سے بڑھتا ہی اور گردن کشی کرتا ہی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى بسبب اسکے کہ دیکھتا ہی اپنے کو کہ بے نیاز ہوا ہی یعنی توانگر اور مال کے سبب سے کیون کوئی حد سے بڑھے اور حق تعالی کی عبادت مین سرکشی کرے اور چھوڑ دے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق کہ تیرے رب کی طرف ہی بازگشت سب کی آخرت مین اور وہان اعمال کام آئینگے اموال نہین بیت تو نگری نہ بمال ست نزد اہل کمال + کہ مال تالب گورست بعد ازان اعمال + لکھا ہی کہ ابوجہل نے یہ بات کہی اگر مین محمد کو سجدہ مین دیکھون تو اوسکی گردن پر لات مارون ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے اوسکو خبر کی جلدی سے حضرت کی طرف چلا آپ تک نہ گیا بیچ سے پھرا چہرہ سے کا رنگ اوڑا ہوا اعضا پر لرزہ چڑھا ہوا لوگون نے پوچھا کہ تجکو کیا ہوا بولا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان آگ کی ایک خندق دیکھی اور ایک اژدہا منہ پھیلائے ہوے اور پرندہ جانور بہت

پھیلائے ہوئے یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو فرشتے اوسکا ایک ایک عضو اوڑا لیجاتے اور یہ آیت نازل ہوئی
أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۙ کیا دیکھا تو نے اوسے جو باز رکھتا ہی عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۗ بندۂ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہین جسوقت نماز پڑھتا ہی وہ بندہ أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۙ کیا دیکھا تو نے اگر ہو بندہ نماز سے منع کیا ہوا
سیدھی راہ پر أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۗ یا حکم کرے خلق کو پرہیزگاری کا تو اوسکو اوس حال سے باز رکھ سکتے ہین أَرَأَيْتَ
إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۗ تکرار تاکید کی جہت سے ہی کیا دیکھا تو نے اگر ابوجہل تیری تکذیب کرے یا مطلقاً حق بات اور ایمان
سے منھ پھیرے اور فرمانبرداری کی راہ سے پھرے تو کس قسم کے عذاب کا وہ مستحق ہوگا أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۗ
کیا نہین جانا ابوجہل نے یعنی نہین جانتا ہی یہ بات کہ تحقیق خدا دیکھتا ہی اوسکا قصد جو حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ اوسنے کیا
بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ إِنَّ اللَّهَ يَرَىٰ مین وعدہ بھی ہی وعید بھی ہی اور یاد دلاتا ہی کہ وہ تجھکو دیکھتا ہی اور اے فاسق توبہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی
اور اے پیارے اخلاص اختیار کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہی اور اے تنہائی مین گناہ کا قصد کرنے والے وہ تجھے دیکھ رہا ہی ایک درویش سے گناہ کرکے
توبہ کی تھی اور ہمیشہ رویا کرتا تھا لوگون نے کہا اتنا کیون روتا ہی خدا غفور و رحیم ہی درویش بولا ہرچند وہ گناہ معاف کرتا ہی مگر اوسکی
خجلت کا اوسنے گناہ جانا اور دیکھ لیا ہی اپنے دل سے کیونکر دفع کرون بیت گیرم کہ تو از سر گناہم گذری ۔ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم
چہ کنم ۔ فرد سیہ مخالف درویش نالان ہو وہ پریشان کہ گر گناہ بخشد شرمساری ہست ۔ نقل ہی کہ دوسری بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل ملعون پہونچا اور بولا کیا مین تجھکو نماز سے منع نہین کیا پس حضرت نے اوسے بہت تہدید فرمائی اور
وعید سنائی ابوجہل نے کہا کہ تم مجھکو ڈراتے ہو حالانکہ میری مجلس سب بدوون کی مجلس سے بہت بڑی اور مجھ پر اعوان و انصار اور میری طرف
لوگ بہت زیادہ ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ ۙ حقا اگر ابوجہل باز نا آئیگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا
دینے سے تو لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ البتہ ضرور پکڑینگے ہم اوسکو پیشانی کے بالون سے اور دوزخ مین کھینچ لیجائینگے
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ پیشانی جھوٹی خطاکار پیشانی کا وصف کذب و خطا کے ساتھ اسناد مجازی کے طور پر ہی اور
مراد پیشانی والا ہی یعنی ابوجہل کہ جھوٹا اور خطاکار ہی فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۙ پس کہ پکارے ابوجہل اپنی مجلس والون کو سَنَدْعُ
الزَّبَانِيَةَ ۙ قریب ہی کہ پکارین ہم دوزخ کے فرشتون کو اوسے دوزخ مین لیجانے کے لیے كَلَّا لَا تُطِعْهُ ۙ وہ بات نہین ہی
جو وہ کہتا ہی حکم نہمان اوسکا نماز ترک کرنے مین یعنی اوسکی مخالفت پر ثابت رہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ اور سجدہ کرتا رہ
خدا کو اور قریب ہوجا حضرت احدیت کے تحقیق یہ نہین ہی کہ بندہ جسوقت سجدہ مین ہوتا ہی اوسوقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہی
اور قرآنی سجدون مین یہ چودھوان سجدہ ہی فتوحات مین اسکو طلب قربت کا سجدہ کہا ہی

وہی خمس آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ القدر مکیۃ
اور وہ پانچ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ قدر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص ہزار مہینے تک ہتھیار باندھے رہا اور خدا کی راہ مین جہاد کیا
اصحاب متعجب ہوکر بولے کہ ہم ایسی چھوٹی عمر مین اتنی بڑی دولت کیونکر حاصل کر سکتے ہین تو حق تعالی نے یہ سورت نازل کی کہ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ بیشک ہمنے بھیجا ہمنے قرآن بے ذکر کیے ہوے قرآن کی طرف کنایہ فرمانا اوسکی عظمت قدر اور شہرت پر دلالت کرتا ہی یعنی
بزرگی اور شرف کے سبب اپنی تصریح سے مستغنی ہی اور دوسرے اوسے اتارنے کو اپنی طرف اسناد فرمایا کہ اوسے ہمنے اوتارا ہی کہ وقت مین
فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر مین یعنی اوسکے اوترنے کی ابتدا اس شب مین تھی یا تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر
اسی شب مین اوترا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تیئیس برس مین آیت آیت اور سورت سورت وقت کی مصلحت کے موافق دنیا مین
لائے وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے خبر دیا تجھکو کہ تو جانے کہ کیا ہی شب قدر یعنی شرف اور عزت والی
رات کہ اوسمین جو کوئی عبادت کرتا ہی وہ معزز اور مشرف ہو جاتا ہی یا اوس رات کو جو نیک کام وقوع مین آتا ہی وہ خدا کے نزدیک قدر والا ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ قدر حکم کے معنی مین ہی یعنی اوس رات مین ہر ایک کام کو تقدیر کرتے ہین حکمت کے ساتھ کہ اوسکی تفصیل اوسمین پاتا
یا قدر تنگی کے معنی مین ہی اسواسطے کہ اوس رات فرشتے اس کثرت سے اوترتے ہین کہ اوپر زمین تنگ ہو جاتی ہی لَيْلَةُ الْقَدْرِ
خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے ہزار مہینے جہاد کیا اوس شخص کے واسطے
بہتر ہی جو اوس شب کو پاوے اور عبادت مین فجر کرے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر شب قدر تمام سال مین دورہ کرتی ہی
اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ مین نے اس رات کو شعبان اور ربیع الاول مین دیکھا ہی اور اکثر رمضان مین پایا ہی
اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ شب قدر ماہ رمضان مین ہی اخیر عشرہ مین غالبا طاق شبون مین اصحاب امام شافعی رحمہ اللہ علیہ اکیسوین یا
اور تیئیسوین شب کو اختیار کرتے ہین اور حنفی ستائیسوین شب کو حاصل یہ کہ لیلۃ القدر نو حرف ہین اور یہ کلمہ اس سورت مین
تین بار مکرر ہی تو ستائیس ہوے اور لفظ ہی جو اس سورت کے آخر مین ہی یعنی یہ تو یہ بات آخر قول کی تائید کرتی ہی پس معلوم ہوا
کہ شب قدر ستائیسوین شب ہی اور شب قدر پوشیدہ رکھنے مین حکمت یہ ہی کہ سب شبون کی تعظیم کیجاے اور اونمین عبادت کرتے رہین
بیت ای خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی ٭ ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی ٭ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا
اوترتے ہین فرشتے زمین پر یا آسمان دنیا پر اور جبرئیل علیہ السلام اونکے ساتھ اس مبارک شب مین ہوتے ہین اور حدیث مین ہی کہ فرشتون کے
ساتھ ایک بڑا فرشتہ اوترتا ہی کہ روح اوسکا نام ہی یا فرشتون کی ایک قسم کو اوسے روح کہتے ہین یا بنی آدم کی روح یا عیسی روح اللہ
علیہ السلام فرشتون کے ساتھ اوترتے ہین حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی روح اوترتی ہی قصائد مین فرمایا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اون فرشتون کے ساتھ زمین پر آتے ہین جنکو اہل زمین سے علاقہ اور
آشنائی ہی اور مومنون کے گھرون مین جاتے ہین اور جبرئیل علیہ السلام مومنون سے مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کی
علامت یہ ہی جھکنا اوٹھنا بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جانا قلب کی رقت آنکھون کے آنسو اور اس رات کے شرف کے واسطے
کہ ملائکہ روح بہشت زمین پر آتے ہین بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ خدا کے حکم سے ایک برس کے کام کو جسکا خدا نے

النبی صلی علیہ وآلہ وسلم

حکم فرمایا ہی یا ہر کام خیر و برکت والے کے لیے سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؏ سلامتی ہی سب آفتون سے شب قدر کو
سفیدۂ صبح نمودار ہونے تک عالمون اور عارفون کو اس سورت سے اسرار کھلے ہین کہ اونکا ایک شمہ جواہر التفسیر مین مذکور ہے

وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ البینۃ مدنیۃ
اور وہ آٹھ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ بینہ مدینہ منورہ مین اتری

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے یعنی یہود و نصاریٰ
وَالْمُشْرِكِيْنَ اور عرب کے مشرکون مین سے مُنْفَكِّيْنَ باز رہنے والے کفر سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ
اوس وقت تک کہ آئی اونکے پاس دلیل کھلی ہوئی رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ رسول خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً پڑھتا ہو اپنی امت پر صحیفے پاک جھوٹ اور بہتان سے یعنی قرآن اور اوسنے تعظیم کے واسطے صحیفے
فرمایا ہی کہ سب صحیفون کے اسرار اوسمین جمع ہین فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ اون صحیفون مین لکھی ہین صحیح اور درست یعنی احکام اور
نصیحتین ہین اس آیت سے مقصود یہ ہی کہ اہل کتاب اور مشرک اپنے مذہب پر جمے ہوے تھے یہانتک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپنے اونکو ایمان کی طرف بلایا تو بعضے توفیق الہی کی مدد سے دولت ایمان کو پہونچے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین متفرق ہوے یعنی نہین اختلاف کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین اون لوگون نے جو کتاب
دیے گئے ہین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۤءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ مگر بعد اسکے کہ آئی اونکے پاس پیغمبر علیہ السلام یعنی آپکے مبعوث
ہونیکے قبل سب آپکی تصدیق پر متفق تھے جب آپ پیغمبر ہوئے تو مخالف ہوگئے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوگئے وَمَاۤ اُمِرُوْۤا
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور نہین حکم کیے گئے ہین اہل کتاب مگر یہ کہ عبادت کرین اللہ کی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ خالص
پاک کرنیوالے خدا کے واسطے اپنا دین یعنی شرک اور ریا سے پاک رکھیں حُنَفَاۤءَ میل کرنیوالے باطل عقیدون سے دین اسلام کی طرف
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور یہ حکم کیے گئے ہین کہ ادا کرین نماز فرض اوسکے وقتون پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ واجب اوسکے
محل پر وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اور جس چیز کا امر ہوا ہین یہ دین ملت صحیح اور درست ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو
لوگ نہ ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ مین سے وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور مشرکین
یعنی بت پرستون مین سے وہ آتش دوزخ مین ہونگے قیامت کے دن خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین اُولٰۤىِٕكَ
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ وہ لوگ وہ بدتر ہین تمام مخلوقات سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونہون نے اچھے اور نیک اُولٰۤىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وہ لوگ وہ
بہتر ہین سب مخلوقات سے جَزَاۤؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جزا اونکی جو بہتر مخلوق ہین اونکے رب کے پاس جَنّٰتُ عَدْنٍ
بہشت ہین باغ مین قیام کرنے کے کہ جاری ہین تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے درختون کے نہرین اسواسطے کہ باغ بے نہر جاری

ہونا چاہیے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رہنے والے ہیں جنتوں میں ہمیشہ ابدا خلود کی تاکید ہے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوگا
خدا اونسے اور اونکی عبادتوں سے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہونگے وہ خدا سے ثواب بے حساب پانے کے سبب اور نہایت
درجات اور غایت غایات یعنی دولت دیدار کہ مطلب اعلیٰ اور مقصد اقصیٰ ہے وہ اونکو عطا فرمائیگا بیت دارند ہر کس از تو مرادے و مطلبے
مقصود ما ز دنیا و عقبیٰ لقاے تست ⁂ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ یہ جو مذکور ہوئی بہشت اور رضامندی اوس شخص کے
لیے ہے جو ڈرے خدا کے غضب اور عذاب سے اور جو کام ثواب کے موجب ہیں اونمیں مشغول رہے ⁂

سورۃ الزلزال مدنیۃ	بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم	وھی ثمان آیات
زلزال مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا جب ہلائی جاوے زمین ہلایا جانا اپنا کہ نفخہ اولیٰ یا ثانیہ کے قریب ہوگا اور اوسکے
سے زمین ٹوٹ پھوٹ جائیگی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اور نکالیگی زمین اپنے بھاری بوجھ کہ مردوں کے
دفینے اور خزانے ہیں یعنی اپنے اندر سے نکالکر باہر ڈالدیگی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا اور کہیگا انسان یعنی کافر کیا ہے اسکو
کہ جو کچھ پوشیدہ تھا اوسے باہر پھینکتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان عام ہے یعنی سب آدمی یہ بات کہینگے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ
اَخْبَارَهَا اوسدن کہیگی زمین اپنی خبریں زبان حال سے اور یہ صحیح یہ بات ہے کہ حق تعالیٰ زمین کو گویائی عطا فرمائیگا اور وہ خبر دیگی
کہ اپنا ہلنا اور مدفون چیزوں کا باہر پھینک دینا یا جو عمل و سیر بندگان خدا نے کیے ہیں وہ بیان کردیگی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰی
لَهَا بسبب اسکے کہ تیرا رب حکم کریگا اوسکو اور اجازت دیگا کہ لوگوں نے جو کچھ کام کیے ہیں اونکی خبر دے یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ
النَّاسُ اَشْتَاتًا اوس روز پھرینگے اور باہر نکل آئینگے لوگ موقف حساب سے پراگندہ یعنی گروہ گروہ بعضے داہنی طرف بعضے بائیں
لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ تاکہ دکھائے جاویں اپنے اعمال کی جزا اسباب نزول میں لکھا ہے کہ دو آدمی تھے ایک تو سائل کو کپڑا اور نوالہ
دینے پر کہتا تھا کہ یہ تھوڑی چیز ہے بہت خیر کرنا چاہیے تاکہ اوسکا اجر ملے اور دوسرا اپنے گناہ کو کم جانتا تھا اور کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پر
مواخذہ نہوگا بلکہ کبیرہ گناہوں پر بندے کو عذاب کرینگے حق تعالیٰ نے ان دونوں کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی کہ
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پھر جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر نیک دیکھیگا اوسکی جزا
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اور جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر برا پائیگا اوسکی جزا
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی مومن اور کافر نہیں جو دنیا میں کچھ نیکی یا بدی کرتا ہے مگر حق تعالیٰ اوسکا عمل دکھا
دیگا مگر مومن کے برے کام بخشدیگا اور اوسکے نیک کاموں کی جزا عطا کریگا اور کافر کی نیکیاں رد کردیگا اور
عذاب میں مبتلا کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قرآن میں بڑی محکم آیت یہ ہے اور رسول
آلہ وسلم اس آیت کو جامعہ فاذّہ کہتے تھے عین المعانی میں ہے کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کہ فرزدق کے

داوا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہی میرے سامنے پڑھیے تو حضرت نے یہ آیت اونکے
سامنے پڑھی وہ بولے کہ حسبی حسبی یعنی بس ہی جب کسی نے یہ بات جان لی کہ اوس میدان عظیم الشان میں ذرہ ذرہ پوچھینگے اور پوچھنے کو
کسی حال کچھ نہ چھوڑینگے تو وہ ضرور آج اپنے حساب میں مشغول ہوگا اور حاسبوا قبل ان تحاسبوا کا نکتہ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیگا قطعہ
حساب کار خود امروز کن کہ فردا نیست + ز خیر و شر نگر تا چہ ہست حاصل تو + اگر نتیجہ نکوئی توانگری خوش باش + ورنہ بغیر بدی نیست [illegible] بر دل تو

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی احدی عشر آیۃ
سورہ عادیات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتیں ہیں

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر ابن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر صحابہ کے ساتھ قبیلہ بنی کنانہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ فلانا
روز صبح کے وقت چاہیے کہ اون پر شبیخون اور غارت کرو اور فلان روز پھر آؤ اونھون نے ایسا ہی کیا اور پھرنے میں ایک مدت باقی اونکی
وجہ سے توقف ہوا منافقون نے زبان درازی کی اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ تمام لشکر مارا گیا اور کوئی نہ باقی رہا کہ اونکی خبر
پہونچا سکے یہ بات مومنون نے سنکر غمگین ہوے حق تعالیٰ نے اوس قوم کے حال سے مومنون کے خوشدل ہونے کے واسطے یہ سورت
بھیجکر خبر دی کہ والعٰدیٰت ضبحا قسم دوڑنے والے گھوڑون کی کہ دوڑتے وقت سانس لیتے ہیں سانس لینا اوسکی آواز کے
ساتھ کہ وہ ہنہنانا نہین ہی فالموریٰت قدحا پھر قسم آگ جھاڑنے والون کی پتھر سے اپنے سمون کی ٹھوکر سے یعنی
نعل بندھے سم کے نیچے پتھر آنے سے آگ جھاڑتے ہین آگ جھاڑ کر فالمغیرٰت صبحا پھر قسم غارت کرنے والون کی
صبح کے وقت اس سے اون گھوڑون کے سوار مراد ہین فاثرن بہ نقعا پس اوٹھایا اون گھوڑون نے اوس دوڑ
کے غبار اوس جگہ کے کنارے فوسطن بہ جمعا پس بیچ میں دوڑا دی وقت صبح میں گھس گئے ایک گروہ دشمن میں
ان الانسان تحقیق کہ انسان اس سے ابن ابی منافق اپنے گروہ سمیت مراد ہی کہ لوگون میں بدتر یا [illegible]
انسان مراد ہی لربہ لکنود اپنے رب کے واسطے ناشکر گذار ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ابو حباب کی
شان میں ہی [illegible] ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ عرب میں تین آدمی ایک وقت میں ایک ایک صفت میں یگانہ تھے
اشعث طمع میں ابو حباب بخل میں حاتم سخاوت میں تو حق تعالیٰ قسم کھاتا ہی کہ ابو حباب بخیل ہی اور کم خیر اور بعضون نے
کہا ہی کہ کنود وہ ہی جو رنج و محنت کو تو شمار میں لائے اور عیش و راحت کو یاد نہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہی
کہ کنود وہ ہی جو تنہا کھائے و دوسرے کو نہ دے لونڈی غلام کو مارا کرے وانہ علیٰ ذٰلک لشہید اور بے
تحقیق کہ خدا اوسکے بخل اور ناشکری پر البتہ گواہ ہی یا انسان اپنے کنود ہونے پر گواہ ہی اس جہت سے کہ کنود ہونے کا اثر اوس
ظاہر ہی وانہ لحب الخیر لشدید اور تحقیق انسان مال کی محبت کے واسطے البتہ سخت ہی یعنی اوسکا
نہایت کو پہونچ گیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مال کو تو دوست رکھتا ہی تو دے ڈال کہ پھر تجکو ملین اور

عجیب باتون کو شامل ہو یا نماز عصر کی قسم یا پیغمبر کے عصر کی قسم یا صحابہ کے عصر کی قسم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عصرون یعنی زمانون سے افضل ہے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ یقینی ابوالاشد ہیں یا ابوجہل یا سب آدمی لَفِیْ خُسْرٍ ۝ البتہ
نقصان میں ہیں ناپایدار مطلب میں عمرین صرف کرنے کے سبب کہ بیت ۔ ہر ساعت از عمر عزیز گوہر یست (؟) کہ نیست بہای او
سود ہا تو نہ پیشتر کہ سب عمر ضایع کیے والے اور زیانکار ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کیے اونھون نے کام اچھے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ اور نصیحت کی اونھون نے ایک دوسرے کو صحیح اور درست کام کی کہ وہ طریق
قائم رہنا ہی یا صحیح کلام ہی کہ وہ قرآن ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور نصیحت کی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی طاعت
یا مصیبت پر اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ نفی خسر ابوجہل کے حال سے کنایہ ہی اور اٰمَنُوْا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت کی حکایت
ہی اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فعل کی طرف اشارہ ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ عنہ کی بات سے خبر دیتا ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی عادت سے حکایت کرتا

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ تِسْعُ اٰیَاتٍ
سورۃ ہمزہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نو آیتیں ہیں

لکھا ہی کہ اخنس بن شریق رسول مقبول کا عیب آپ کے حضور میں کرتا اور ولید بن مغیرہ ایکی غیبت کرتا حق تعالی نے اون کے
بارہ میں آیت بھیجی کہ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ واسطے ہر عیب کرنے والے لُّمَزَۃِ ۝ غیبت کرنے والے کو یا واسطے ہر چشمک زن و
اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنے والا ہو الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ وہ جس نے جمع کیا مال اور گنتا اوسکو یا اوسکے
شمار کو نگاہ رکھا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ گمان کرتا ہی کہ اوسکا جمع کیا ہوا مال اوسے ہمیشہ رکھیگا دنیا میں
کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝ ایسا نہیں جو کہ آدمی گمان کرتا ہی البتہ ڈالا جائیگا حطمہ میں اور حطمہ دوزخ کا ایک
نام ہی کہ اوس میں جو کچھ پڑتا ہی فوراً شکستہ اور سوختہ ہو جاتا ہی وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ اور کس چیز نے جانے والا کیا
تجھکو تا کہ تو جانے کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ آگ ہی اللہ کی جلائی ہوئی یعنی خدا نے وہ آگ جلائی ہی اپنی قدرت سے
اور جو حق تعالی جلاوے اوسے کوئی دوسرا نہیں بجھا سکتا بیت چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکس پف زند ریشش بسوزد
الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ ۝ وہ آگ ہی کہ چڑھیگی اور غالب ہو جائیگی دلون پر اور دلون کے اندر سما جائیگی اور
کافرون کے دل کے ساتھ اس آگ کا خاص ہونا اس جہت سے ہی کہ کافرون کے دل عقاید ناشایستہ اور اخلاق ناشایستہ کی جگہ ہیں
اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ تحقیق کہ وہ آگ یعنی اوس آگ کا مکان کافرون پر بند کیا گیا ہی فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝
لمبے ستونون سے یعنی اوس در کہ کا دروازہ بند کیا ہی اور ستون اڑا کر مضبوط کر دیا ہی کہ ہرگز نہ کھول سکے اور یہ اشارہ ہی
آگ میں اونکے ہمیشہ رہنے کا صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ جو آگ دل میں راہ پائیگی وہ عجب بلا کی آگ ہی جسمین منصوبے

قدس سرہ نے فرمایا کہ سرّ من سرّ اللہ نار اللہ الموقدۃ میرے باطن میں لگائی یہانتک کہ تمام سوخت ہوگیا ناگاہ ایک شرر مقدمہ انا الحق سے نکلا اور اوس
جلے ہوئے میں جا پڑا اب کوئی جلا ہوا چاہیے کہ ہماری سوزش سے خبر دے بیت ای شمع بیا من و تو راز بگوئیم کاحوال دل سوختہ ہم سوختہ داند
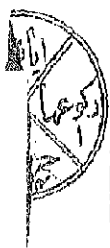
وھی خمس آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الفیل مکیۃ
اور وہ پانچ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ فیل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

سیر کی کتابوں میں معتبر نقلوں کے ساتھ مذکور ہے کہ ابرہہ جو نجاشی کی طرف سے یمن کا والی تھا اوسنے حج کے موسم میں
دیکھا کہ لوگ اطراف و جوانب سے مکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور سوال کیا کہ اونکا مقصد خانہ کعبہ کی زیارت ہے نخوت
اور تکبر کی ہوا اوسکے دماغ میں سمائی و حسد کیا کہ خانہ خدا کے مقابلہ میں ایک گھر بنائے اور حاجیوں کو اوسکی طرف متوجہ کرے
صنعا میں سنگ مرمر سے ایک کلیسا منقش بنایا اور قلیس نام رکھا اور اوسکے در و دیوار زر و جواہر سے مرصع اور مزین کیے
اور ملک یمن میں لوگوں کے گروہ کو اوسکے طواف کی تکلیف دی یہ صورت دیکھ کر قریش کو شاق تھی کہ کعبہ کے سوا اونکو چارہ نہ تھا اوسی کنانہ
میں سے ایک شخص اوس گھر کی خدمت میں مشغول ہوکر وہاں کا مجاور رہا ایک شب اوس میں حدث یعنی نجاست ملکے ہوئے گھر کو حدث سے
آلودہ کرکے بھاگا یہ خبر شہرۂ آفاق ہوئی اور لوگوں کی طبیعت اوس گھر کے طواف سے متنفر ہوئی ابرہہ یہ حال سنکر بگڑا اور لشکر بے شمار
قوی اور مہیب ہاتھیوں بہت جمع کیا اور حرم محترم کو خراب کرنیکے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف چلا اور محمود ایک ہاتھی اتنا بڑا اسکا جیسے
پہاڑ کا ٹکڑا بہت ہیکل قوی راست چون کوہ قاف در شجاعت یکتا در مصاف وہ اس ہاتھی کو ابرہہ نے اپنے ساتھ لیا اور
مکہ معظمہ کے گرد اگرد قریش کے سو اونٹ لوٹ لیے کہ مکہ معظمہ کے بڑے آدمی اور بزرگ لوگوں نے پہاڑوں پہ پناہ پکڑی ابرہہ نے صبح سویرے
لشکر مہیا کیا اور ہاتھیوں کو اوبھارا اور لگا کہ مکہ معظمہ کی طرف چلا ہیں محمود ہاتھی نے کعبہ کی دیوار کی طرف سے منہ پھیر اور لشکرگاہ کی طرف
منہ کیا ہر چند فیلبانوں نے کوشش کی کہ مکہ معظمہ کی طرف اوسے پھیریں اوسنے نہ پھیرا اور کتنے پتھر مارے اور ہاتھی بھی آگے نہ بڑھنے چال
دیکھکر ابرہہ عاجز آیا اور گروہ قریش پہاڑوں کے اوپر سے دیکھنے لگے کہ کیا حال ہوتا ہے ناگاہ دریا کے کنارے سے دیکھا کہ غول کے غول
سیاہ چڑیاں اونکی سبز گردنیں نمودار ہوئیں اور حملہ کرکے اوس لشکر پہ پتھر برسانے پس ایک دم میں وہ تمام لشکر ہلاک اور تباہ ہوگیا چنانچہ حق تعالی
فرمایا ہے کہ **أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ** کیا نہیں جانا تو نے کیسا کیا تیرے رب نے **بِأَصْحَابِ الْفِيلِ** ہاتھی والوں
ساتھ یعنی ابرہہ اور اوسکے لشکر کے ساتھ **أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ** کیا نہیں کیا اور نہیں ڈالدیا اونکے مکر
کعبہ خراب کرنیکے واسطے اونکے ہونے کیا **فِي تَضْلِيلٍ** تباہی اور بطلان میں **وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ**
اور بھیجا اونپر دریا ہند کے کنارے کی طرف سے **طَيْرًا أَبَابِيلَ** چڑیاں غول غول کی جو چیلوں چڑیوں کی
سی تھیں گذرے ہوئے اور سر درندوں کے مثل اور بعض نے کہا ہی کہ چڑیاں سبز تھیں اور اونکی چونچیں زرد **تَرْمِيهِمْ**
بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ ڈالتی تھیں اوس لشکر پہ پتھر کنکر یعنی مٹی خشک ہوکر پتھر ہوگئی تھی **فَجَعَلَهُمْ**

كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝ تو کر دیا خدا نے اون لشکریون کو اون کنکریون کے سبب سے مثل گھاس کھائی ہوئی کے یعنی وہ
مردہ افسردہ نیست و نابود پڑے تھے یہ اون لوگون کی ہلاکت سے کنایہ ہی لکھا ہی کہ ہر چڑیا مین کنکریان تین تھی ایک
چونچ مین دو دونون پنجون مین کافر کے جس عضو پر کنکری پڑتی دوسری طرف پار ہو جاتی تھی اور ہر کنکری پر اون سنگدلون کا
ایک ایک کا نام لکھا تھا جنہون نے کعبہ شریف کو خراب کرنے کا ارادہ کیا تھا ابرہہ شکست کھا کر تنہا بھاگا اور نجاشی کے سامنے
جا کر گرپڑا جس چڑیا کی چونچ مین ابرہہ کے نام کا پتھر تھا وہ ابرہہ کے مکہ سے حبشہ تک اوسکے ساتھ تھی اور نجاشی کے دربار مین ابرہہ کے
سر پر وہ چڑیا اوڑتی تھی جب ابرہہ نے کیفیت بیان کی اور نجاشی نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیسی چڑیان تھین جنہون نے تم
لڑنے والون کو ہلاک کرڈالا اوس حال مین ابرہہ کی نظر اوس چڑیا پر پڑی بولا کہ اے بادشاہ اونہین مین سے ایک چڑیا یہ ہی بس اوس وقت وہ چڑیا
اوسکے نام کی کنکری اوسکے سر پر چھوڑدی بدن کے پار تھی نجاشی کے دیکھتے ہی دیکھتے ابرہہ ہلاک ہوگیا اور یہ حال دیکھ کر نجاشی کے
دل مین عبرت جم گئی ہیبت نوشت خامۂ تقدیر بر جریدۂ دہر خطے کہ فاعتبروا یا اولی الابصار

سورۃ القریش مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی اربع آیات
سورۂ قریش مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ قریش تجارت کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑے مین یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی
طرف لوگ انکو اہل حرم کہتے تھے اور انکی حرمت کرتے تھے اور صحیح روایت یہ ہی کہ نضر بن کنانہ کا لقب قریش ہی غرض یہ ہین جسکا
نسب نضر سے ملتا ہی وہ قریشی ہی اور نسبون کے بعضے عالم اس بات پر ہین کہ فہر بن مالک کا لقب قریش ہی کہ نضر کے
پوتے ہوتے ہین تو حق تعالی نے اونپر نعمت ثابت کرنے کو یہ سورت نازل کی اور کہا کہ تعجب کرو لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝ إِيلَافِهِمْ
واسطے ملنے قریش کے ایک دوسرے سے اونکا ملنا رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝ سفر مین جاڑے اور گرمی کے اور
لوگ انکے پوجنے کے واسطے کہ بت پوجتے ہین یعنی تعجب کا محل ہی کہ مین نے تو اونکو یہ نعمت اور حرمت دی اور وہ میری عبادت چھوڑکر
بتون کی پرستش مین مشغول ہین فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۝ پس چاہیے کہ عبادت کرین اس گھر کے رب کی
کہ یہ گھر تعظیم کیا گیا ہی اور قریش کی تعظیم بھی اسی گھر کی بدولت ہی الَّذِي أَطْعَمَهُمْ وہ رب جسنے کھانا دیا اونکو ان
دو سفرون کی بدولت مِّن جُوعٍ بھوک سے بچایا وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝ اور بے خوف کردیا
اونکو اس حرم محترم کی بدولت اوسکے خوف سے جو مکہ معظمہ کے گرد ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے مارتے تھے

سورۃ الماعون مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی سبع آیات
سورۂ ماعون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سات آیتین ہین

اس بات پر ہین کہ اس سورت مین سے نصف اول کافرون کی شان مین ہی اور نصف اخیر منافقون کے باب مین لکھا ہی کہ ابوجہل
ن قیامت کی تکذیب کرتا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور یتیم اپنے مال مین سے کھانا کپڑا مانگتا تو یہ ظالم اوس یتیم کو مار کر نکال دیتا
اور لوگون کو خرچ کرنے سے باز رکھتا حق تعالی نے فرمایا کہ أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ کیا دیکھا تو نے اور جانا
جو تکذیب کرتا ہی روز جزا کی اور اوس روز کو باور نہین کرتا یعنی ابوجہل فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ پس وہ وہ
ہی جو ظلم اور جبر کے ساتھ دفع کرتا ہی اور ہنکا دیتا ہی یتیم کو اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان یا ولید نے ایک اونٹ ذبح کیا
تقسیم کر رہا تھا ایک یتیم نے اوس سے حصہ مانگا اوسے لاٹھی سے مارا تو حق تعالی اوسکی مذمت فرماتا ہی کہ وہ کافر مارتا ہی یتیم کو
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ اور رغبت نہین دیتا اپنے لوگون کو فقیر محتاج کو کھانا دینے پر یعنی نہ خود دیتا ہی
دوسرے کو دینے کے واسطے کہتا ہی بلکہ نیک کام کرنے کو منع کرتا ہی نظم چون از کرم سفلہ بود بی گران ۞ منع کند از کرم دیگران
نہ خواہد دگری را بکام ۞ خس نگذارد دگری را بجام ۞ پھر منافقون کی شان مین فرماتا ہی کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ
سختی عذاب کی ریاکار نمازیون کے واسطے یعنی ابن ابی اور اوسکے یارون کے واسطے الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ
سَاهُونَ وہ لوگ جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور غفلت کرنے والے یعنی نماز کو شمار مین نہین لاتے اور رفقط لوگون کے
دکھانے ہی نماز ادا کرتے ہین مراد یہ ہی کہ منافق لوگ تنہائی مین نماز کی پروا نہین کرتے ہین اور جب مسلمانون کی صحبت مین
ہوتے ہین تو شرائط اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہین بیت کلید در دوزخ ست آن نماز ۞ کہ در چشم مردم گذاری دراز
الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہین اپنے کام مین لوگون کی تعریف کی امید پر وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ
باز رکھتے ہین مال زکوۃ کو یعنی مستحقون کو نہین دیتے اور بعضون نے کہا ہی کہ ماعون گھر کا اسباب ہی کہ لوگ باہم اوس سے ایک دوسرے کا کام نکالتے ہین
جیسے کلہاڑی بیلچہ ڈول وغیرہ اور ایک قول یہ ہی کہ ماعون تین چیزین ہین کہ اونہین روک رکھنا نہ چاہیے آگ پانی نمک

سورۃ الکوثر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث آیات
کوثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

منقول ہی کہ عاص بن وائل نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے باب بنی سہم کے پاس ملاقات کی تھوڑی دیر
باتین ہوتی رہین پھر حضرت تو باہر تشریف لیگئے اور عاص مسجد مین آیا چند رؤساے قریش جو مسجد مین بیٹھے تھے اونھون نے
اوس سے پوچھا کہ کس سے باتین کرتے تھے وہ بولا کہ اس ابتر سے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ جس شخص کے بیٹا نہ ہوتا اوسے ابتر
کہتے یعنی اوسکی نسل نہ باقی رہیگی اور اونھی ایام مین حضرت کے فرزند طاہر نام نے کہ حضرت خدیجہ سے تھے انتقال فرمایا تھا
یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپکا دل مبارک غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکا دل مبارک خوش کرنے کو
اور تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت نازل فرمائی کہ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ہمنے عطا کی تجھکو کثرت

اور یہ لفظ فوعل کے وزن پر ہی اور کثرت سے کنایہ ہی یعنی بہت نیکو بہت خیر عطا کی ہی اور بہت فرزند عطا فرمائے ہین اور بہت ہم
عنایت کیا ہی اور تفسیر عین المعانی مین ہی کرامت کی کثرت اور بعض نے کہا ہی کہ زمین آسمان مین تیرے ذکر کی کثرت یا کثرت
یاروں کی کثرت اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین معراج کے احوال مین جو حدیثین ہین اونمین سے ایک
حدیث مین وارد ہوا کہ ساتوین آسمان پر مین نے ایک نہر دیکھی اوس نہر کے کنارے یاقوت موتی زمرد کے خیمے تھے اور سبز چڑیان وہان
نہر کے کنارے تھین مین نے دیکھین جبرئیل امین سے مین نے پوچھا کہ یہ نہر کیا ہی کہا کہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپ کو عطا فرمائی معالم التنزیل
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین اوسکے کنارے سونے کے ہین اور اوسکے سوتے موتی
اور یاقوت کے اوسکی خاک مین مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سفیدی ہی دوسری حدیث مین ہی کہ یہ حوض یعنی حوض کوثر
اوسکی سیر مہینہ بھر راہ کی ہی اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی اوسکی بو مشک سے بہتر ہی اوسکے آبخورے اور کوزے آسمان کے
تارون کی طرح روشن ہین جو اوس حوض سے پانی پئیگا پھر کبھی پیاسا نہوگا صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ کوثر کثرت کی معرفت ہی
وحدت مین اور وحدت کا شہود ہی کثرت مین ہی اور یہ ایک نہر ہی بوستان معرفت کی کہ جو کوئی اوس سے سیراب ہوا وہ ہمیشہ کو
جہالت کی پیاس سے بچ گیا ہی اور یہ نہر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدی کے اولیا کرام کا خاصہ ہی **فَصَلِّ
لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝** پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے خاص اوسکی رضامندی کے واسطے اور اونٹ قربانی کر اوسکے لیے بخلاف ان
مشرکون کے کہ وہ بتون کے واسطے قربانی کرتے ہین یا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نماز مین رکھ اور اونٹ کی قربانی کرتے وقت اور
قلادہ کی جگہ ہی سینہ سے اور بعض نے کہا ہی کہ عید اضحی کی نماز مراد ہی اور اوسکے بعد قربانی **إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝**
تحقیق کہ تیرا دشمن یعنی عاص بن وائل وہی دم کٹا ہی اور خیر سے منقطع اور بے نسل و بے ذریت اور تیری بہت ذریت اور
حسن شہرت اور بزرگی کے آثار بے شمار قیامت تک باقی رہینگے بیت آثار اقتدار تو تا حشر متصل بخصم سیاہ روے تو بیحاصل و مخجل

سورۃ الکافرون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	و هی ست آیات
سورہ کافرون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ جیسے ابو جہل عاص ولید امیہ اسود بن عبد یغوث اسود بن عبد المطلب نے عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا کہ آپ ایک سال ہمارے خداؤن کی پرستش کیجیے تو ہم بھی
ایک برس آپکے خدا کی عبادت کرین جیسے ہی حضرت کے پاس یہ پیغام پہونچا اوسکے ساتھ ہی حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ
سورت لائے کہ **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝** کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اے کافرو
یہ وہی گروہ مراد ہی جو مذکور ہوا حق تعالی جانتا تھا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائینگے طعن اور استہزا کی راہ سے یہ بات
کہتے ہین تو اے ہمارے حبیب تو کہہ کہ **لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝** نہ پوجونگا مین وہ چیز جو تم پوجتے ہو یعنی

بودی میان دوکس جنگ چون آتش ست + سخن چین بدبخت هیزم کش ست + کنند این و آن خوش دگر باره دل + وی اندر میان کوربخت و خجل + میان دوکس آتش افروختن + نه عقل ست خود در میان سوختن + اور ام جمیل سخن چینی کی عادت رکھتی تھی یا جہنم کا ایندھن اوٹھانے والی تھی اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کے سبب سے بار گناہ اوٹھاتی تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ حقیقت مین اپنے واسطے لکڑیان ڈھوتی تھی جیسا کہ عرب کی عورتون کا رسم ہی ایکدن لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر رکھے تھی تھک گئی لکڑیون کی رسی اوسکی گردن مین پڑی تھی لکڑی کا گٹھا تو ایک پتھر پر رکھدیا کہ سستا لے ایک فرشتے کو حکم ہوا اوسنے اوس گٹھے کو پیٹھ کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرادیا رسی اوسکے گلے مین رہی اور پھانسی ہوگئی اور وہ بدبخت جہنم کو چلدی اور حق تعالی فرماتا ہی کہ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ع اوسکی گردن مین رسی ہی کھجور کے پوست کی کہ اوس سے لکڑیان باندھے تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ مین زنجیر مراد ہی کہ قیامت کے دن اوسکی گردن مین باندھکر کھینچینگے

سورة الاخلاص مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي اربع آيات
سورۂ اخلاص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ ای محمد ہمارے سامنے اوس خدا کی صفت بیان کرو جسکی عبادت کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اور معالم مین ہی کہ یہود کے ایک گروہ نے کہا کہ ای ابو القاسم خدا کا وصف بیان کرو تاکہ تمپر ایمان لائین اسواسطے کہ ہمنے توریت مین اوسکی صفت لکھی دیکھی ہی اور ہم جانتے ہین کہو تو خدا کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کسکی میراث اوسنے لی ہی اوسکی میراث کون لیگا تو یہ سورت نازل ہوئی کہ قُلْ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے جو خدا کو پوچھتا ہی هُوَ اللَّهُ وہ ہو خدا أَحَدٌ ایک ذات مین متوحد صفات مین منفرد اللَّهُ الصَّمَدُ خدا کہ بے نیاز ہی سب اور وہ نیازمندون کی پناہ ہی تبیان مین ہی کہ باقی ہی کہ ہرگز فنا اور نیست نہوگا اور واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ صمد وہ ہی کہ جو کچھ چاہے کرے عیون المعانی مین امام جعفر بن موسی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ صمد وہ ہی جسکی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلین ناامید ہون بیت صمد یکہ رخش اندیشہ بر بست + خرد راپشت ازین اندیشہ بشکست + لَمْ يَلِدْ نہ پیدا کیا اوسنے کسی کو یہ یہود کی رد ہی کہ کہتے تھے کہ سبحانکما عزیر علیہ السلام اوسکے بیٹے ہین وَلَمْ يُولَدْ اور نہ وہ پیدا کیا گیا کسی سے یہ نصاری کی رد ہی کہ حضرت مسیح کو اوس سے یعنی خدا ہین وَلَمْ يَكُن لَّهُ اور نہ تھا نہ ہی نہوگا اوسکے واسطے كُفُوًا أَحَدٌ برابری کرنے والا کوئی یہ مشرکون کی رد ہی اسواسطے کہ اونھون نے اوسکا برابر اور ہمسر کہا ہی یعنی اہرمن اور بتون کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہوئی ہے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور تقلب اور علت اور معلول اور شکل اور ضد پر جب نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فرماکر عدد اور تقلب اور تنقص کی نفی کی اللَّهُ الصَّمَدُ فرماکر علت اور وفات کی ایکو خبر دی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کال و اضداد کی نفی کی لَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ فرماکر اسی جہت سے اس رسالے کو دو برس زندہ رہے اور آخر سورت جو پوری نازل ہی

ع ۵

آیاتها ۴
رکوعها ۱
کلماتها ۱۵
حروفها ۴۹

ع ۱

سورۂ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہا ہی کہ ماہیت مین دوسرے مثل کے وجود اور قوت مین ہمسری کرنے والے کے و
توحید متصور ہو سکتی ہی اور ماہیت مین مماثل اور قوت مین متکافی یا رتبہ مین متاخر مثل معلول کے ہوتا ہی جیسے ولد یعنی بیٹا
بمنزلۂ علت ہوتا ہی جیسے والد یعنی باپ یا معیت رکھتا ہی بطور مقارن جیسے کفو یعنی برابر اور ہمسر پس قاعدہ توحید کی تمہید
سبب قائم ہوئی لم یلد کے سبب سے کہ قسم اول کی نفی کو مقتضی ہی اور لم یولد سے کہ دوسرے صنف کی نفی کو مقتضی ہی اور لم
احد سے کہ تیسری قسم کی نفی کو مقتضی ہی تمام ہوئی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا ہی کہ معطلہ کہتے ہین کہ عالم کا کوئی صانع نہین
کہ ہو مگر اوسکا نام اور صفت نہین ثنویہ کا مذہب یہ ہی کہ شریک رکھتا ہی مشبہ کا اعتقاد یہ ہی کہ خلق کے مثل ہی یہود و نصاری کہتے ہین
جورو لڑکے ہین معتقد مغان یہ ہی کہ کفو اور ہمسر رکھتا ہی جب بندۂ مومن نے کہا کہ ہو تو معطلہ کے عقیدہ سے بیزار ہوا جب کہا الٰہ
فلاسفہ کے قول سے مبرا ہوا جب کہا احد تو ثنویہ کی روش سے برارت کی جب زبان پر لایا اللہ الصمد تو مشبہ کے مذہب سے
جب پڑھا لم یلد و لم یولد تو یہود و نصاری سے بیزاری کی جب کہ لم یکن لہ کفوا احد کہا معتقد مغان سے ہجر کیا اور کہا ہی کہ
کلمۂ ہو سے حصہ لیتے ہین ارواح کلمۂ اللہ سے راحت پاتی ہین دل نور احد سے حظ اٹھاتے ہین عقلین اللہ الصمد
نفس لم یلد و لم یولد کو سمجھنے سے نفع اوٹھاتے ہین شخص ولم یکن لہ کفوا احد سے مراد کو پہونچتے ہین اور کہا ہی کہ کلمۂ ہو والہون
عاشقون کا حصہ ہی لفظ اللہ عالمون کا نام احد محبون کا کلام اللہ الصمد عارفون کے کلمات لم یلد و لم یولد عاقلون کے لیے
ولم یکن لہ کفوا احد عام مومنون کا حصہ ہی جو سر ہو کو پہونچا وہ یعنی عاشق ہی اور جو اللہ کو جانے عالم ہی جو احد کو دریافت کرے
محب ہی جو صمد کو پہچانے عارف ہی جو لم یلد و لم یولد کا اعتقاد کرے عاقل ہی اور جو کوئی ولم یکن لہ کفوا احد کی تصدیق کرے
وہ مومن ہی اور جو کوئی ان سب معانی کو جمع کرے سو موحد خالص ہی اور اس سورت کے حقائق کا ایک شمہ جواہر التفسیر مین پا سکتے ہین

سورۃ الفلق مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات
سورۂ فلق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک یہودی کا لڑکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مشغول تھا لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیان اوس سے
اصرار اور مبالغہ کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک مانگ لیگئین اور حضرت کا نام لیکر ایک رسی پر جادو کیا
پیوک کے چاہ ذروان مین ایک پتھر کے نیچے دبا دیا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی
حضرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا وہ رسی لے آئے اوسمین گیارہ گرہین لگی تھین تو حق تعالی نے معوذتین یعنی
یعنی سورۂ قل اعوذ برب الفلق اور سورۂ قل اعوذ برب الناس بھیجین گیارہ آیتین اور جبرئیل علیہ السلام نے یہ سورتین
پڑھین تو ہر آیت کے ساتھ اوس رسی کی ایک گرہ کھل گئی عقبہ بن عامر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی
کہا تعوذ المتعوذون بمثل المعوذتین یعنی پناہ مانگنے والون کے واسطے ان دو سورتون کے مثل کوئی پناہ نہین قل

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ کہ پناہ لیتا ہون مین صبح پیدا کرنے والے کی اور بعض نے کہا ہی کہ فلق وہ چیز ہی جو پھٹے جیسے گٹھلی اور گیہون کی بہت سے پھٹ جاتی ہی اور جیسے پتھر اور زمین پانی نکلنے سے شق ہو جاتی ہی یا وہ دوزخ مین ایک قید خانہ ہی اور بہر تقدیر خدا کی پناہ مانگنا چاہیے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ برائی سے اوس چیز کی جو پیدا ہوئی ہی موذی آدمی جن درندے وحشی جانور سانپ بچھو وغیرہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ اور برائی سے اندھیری رات کے جب اوسکا اندھیرا آئے سب چیزون پر یا آفتاب کی برائی سے جب وہ غروب کرے یا چاند کی برائی سے جب گہنا اور گہن پیچھے یا ثریا کی برائی سے جب چھپے کہ وہ بیماریون کی کثرت اور شدت کا محل ہی اور اوسکا طلوع رنجون اور بیماریون کی قلت کا وقت ہی وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور شر سے پھونکنے والیون یعنی اون عورتون کی برائی سے جو جادو کے کلمے کہتی ہین اور پھونکتی ہین فِي الْعُقَدِ ۙ گرہون مین اس سے لبید بن عاصم یہودی کی بیٹیان مراد ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اور برائی سے حسد کرنیوالے کے اِذَا حَسَدَ ۧ جبکہ وہ اپنا حسد ظاہر کرے اور اوسکے موافق عمل کرے اسواسطے کہ اگر چھپائے تو اوسکے حسد کا ضرر اوسی پر پھر آئے اس سے یہود مراد ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد رکھتے تھے اور حق تعالی نے اس سورت کی برائیان حسد پر ختم کین جو سب سے بری صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حسد کی برائی سے زیادہ بری چیز عالم مین کوئی ہوتی تو یہ سورت اوسپر ختم ہوتی پہلی خطا جو آسمان پر ابلیس سے ہوئی وہ حضرت آدم علیہ السلام پر ابلیس کا حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پر صادر ہوا وہ ہابیل پر قابیل کا حسد تھا نظم حسد آتشی دان کہ چون برفروخت

حسود لعین را ایمان بجملہ بسوخت ٭ اگر فہم داری بصورت ہمین شوی راہ حسد گر گذاری کہ حق بین شوی

وھی ست آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الناس مکیۃ
اور وہ چھ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ ناس مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ کہ پناہ لیتا ہون آدمیون کے رب کے ساتھ مَلِكِ النَّاسِ ۙ بادشاہ لوگون کے اِلٰهِ النَّاسِ ۙ معبود ہی آدمیون کا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ شر سے وسوسہ دینے والے چھپ جانیوالے کے جو ہر وقت یاد الٰہی کرتے ہین شیطان کی عادت یہ ہی کہ جب بندہ حق تعالی کو یاد کرتا ہی تو شیطان بھاگتا ہی اور جب یاد الٰہی سے بندہ غافل ہوتا ہی تو شیطان وسوسہ دیتا ہی الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہی لوگون کے سینون مین مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ جنون اور آدمیون سے یعنی شیاطین الانس والجن سے لباب مین ہی کہ اس سورت مین لفظ ناس پانچ مقام پر واقع ہوا اور اوسکے معنی ایک ہی ہین مگر بعضون نے کہا ہی پہلے لفظ ناس سے لڑکے آدمی مراد ہین اور ربوبیت کے معنی یعنی پرورش اور تربیت کی دلالت کرتی ہی اور دوسرے لفظ ناس سے جوان آدمی مراد ہین اسطرف لفظ ملک اشارہ کرتا ہی کہ قہر اور سیاست کی دلیل ہی اور یہ جوانون کی ہوتی ہی اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے آدمی مراد ہین اور الٰہ کا اسم کہ آگاہ کرنیوالا ہی طاعت اور عبادت سے اوسکے مناسب ہی کہ بوڑھاپا عبادت کرنے کا وقت ہی اور چوتھے لفظ ناس سے صالح آدمی مراد ہین اسواسطے کہ وسوسہ اونہی کے اغوا کے واسطے ہوتا ہی اور پانچوین لفظ ناس سے

مفسر آدمی مراد ہین اسواسطے کہ اوسکا عطف جنّ پر ہے کہ اوس سے پناہ مانگی گئی ہے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ پانچ کا عدد کہ اوسکے مراتب
کلّیہ کو حضرات خمس کہتے ہین اوسمین عنصری و نہایت اور تمامی پر دلالت رکھتا ہے اور اس بات سے اوسے دائر کہتے ہین اوسکے دورین اسطرح
اشارہ ہے کہ ہر چند اوسے اوسی مین ضرب دیجیے اور حاصل ضرب کو پھر اوسی مین ضرب دیجیے الی غیر النہایۃ وہی پانچ اپنی اصلی صورت پر
پھر آتے ہین اور نہایت مین وہ عدد پیشتر کو ظاہر کرتا ہے جیسے پچیس ایک سو پانچ اور علی ہذا القیاس پس خلاصۂ مخلوقات کہ انسان ہے
اوسکے جسم کی حدین پانچ عضو پر تمام ہوتی ہین ایک سر دو ہاتھ دو پاؤن پانچ ہوے اور ان پانچ اعضا کے کنارے بھی پانچ پر
تمام ہین ہاتھ پاؤن مین پانچ پانچ انگلیان ظاہر ہین اور سر جو بلندی سے زیادہ علاقہ رکھتا ہے اوسکا ظاہر ظاہری پانچ حواس
اور باطن باطنی پانچ حواس سے آراستہ ہوا ہے اور اس قول کا مؤید یہ ہے کہ اس صورت مین جسپر قرآن کی سورتین تمام ہوتی ہین پانچ بار
لفظ ناس مکرر آیا اور اس عدد مین بے نہایت اسرار پوشیدہ ہین اور یہین سے کچھ اسرار کا بیان جواہر التفسیر مین تحریر ہوا ہے واللہ اعلم
قدرۃ کلام الٰہی کی ابتدا اسم اللہ کی ب سے اور انتہا ناس کے سین پر ہوئے ہین ایک بہت عمدہ نکتہ اور بھید ہے کہ ان دونون حرفون کو
ملایئے تو بس ہوتا ہے اور عرب کہتے ہین بس کا معنی حسبک تو یہ معنی ہوے کہ حسبک من الکونین ما اعطیناک من الحرفین یعنی بس ہے
تجھکو دونون جہان مین وہ جو عطا کیا ہے ہمنے تجھکو دو حرفون کے درمیان مین اور عجیب اتفاق ہے کہ یہ دو حرف بعینہ زبان فارسی مین بھی
اوسی معنی مین آتا ہے حکیم سنائی قدس سرہ نے اسی معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہے بیت اول و آخر قرآن ز چہ با آمد و سین یعنی اندر رہ
دین رہبر تو قرآن بس ٭ مترجم ستم رسیدہ و عجز زدہ کہتا ہے کہ کیا قدرت یزدانی اور کیا معجزہ قرآنی ہے کہ زبان اردو مین بھی بس کا
لفظ اوسی معنی مین بولا جاتا ہے حسبنا اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعی لیس وراء اللہ المنتہی وللہ الحمد فی الآخرۃ والاولی والصلوۃ
والسلام علی حبیبہ محمد المصطفی وعلی آلہ ائمۃ الہدی واصحابہ مصابیح انوار التقی والسلام علی من اتبع الہدی اللہ بس باقی ہوس

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر قادری حرف بحرف ترجمہ تفسیر حسینی مولفہ ملا حسین واعظ کاشفی جسکو مولوی فخر الدین احمد صاحب
حنفی رزاقی قادری ساکن لکھنؤ محلہ دار العلوم فرنگی محل نے حسب فرمائش والا جناب مالک مطبع ہذا کے ترجمہ کیا
اور بعد تالیف ترجمہ کے مترجم موصوف نے کامل طور سے نظر ثانی کی باہتمام تمام و تصحیح مالا کلام مطبع فیض منبع
منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بماہ جنوری ۱۸۸۳ء مطابق ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۰ ہجری بار دوم حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ
ہوکر آویزۂ گوش عالم ہوئی